TEXT CUT WITHIN THE BOOK ONLY

188420

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۰۷ Accession No. ۱۰۸۷۹

Author ع-ب غلام سرور

Title بہارستان تاریخ 4908 T6

This book should be returned on or before the date last marked below.

1975

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

یکتا باد بعهد فرمان آرای گیتی ستان جهانبان پادشاه کیوان بارگاه خورشید کلاه مهر سپاه

مهاراجه شیوا جی تاریخ

معروف به

کارنامه شیوا جی

تصنیف دهمین حلقه مورخان ریاست بیاپور فرمان پذیر صاحب بستعد و علوم عقلی و نقلی ماهر بی همتا

مطبع نامی منشی نولکشور مطبع مقبول جهانیان ہوئی

فہرست مطالب مندرجہ کتاب بہارستان تاریخ المعروف بگلزار ریاض

Checked 1969.

مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن
۱	حمد باری	آغاز	۵۱	ریاست کوہ جموں و کشمیر	دوسرا چمن
۳	ہندوستان کے راجون کے ذکر مین	پہلا حصہ	۵۵	ریاست پٹیالہ	״
۴	ذکر مہاراجگان متقدمین	پہلا چمن	۵۸	ریاست نابھہ	״
״	خاندان مہاراجگان سوریج بنسی	״	۵۹	ریاست جیند	״
۶	خاندان چندر بنسی	״	۶۱	ریاست کلیا	״
۱۴	راجہ پرچھت بن ایجمن	״	״	ریاست فرید کوٹ	״
۱۷	راجہ جنمی جے	״	״	ریاست کپور تھلہ	״
۱۹	راجہ سمند وغیرہ اولاد پانڈوان	״	۶۳	ریاست کنوج یعنی راج کانگڑہ	״
۲۰	ذکر خاندان راجہ بسراو	״	۶۷	ریاست کوہ کلو	״
۲۱	راجہ ہربیاہ اور اوسکی اولاد کا	״	۶۹	ریاست منڈی	״
״	راجہ وندھراو اور اوسکی اولاد کا	״	۷۰	ریاست سوکیت	״
۲۲	راجہ سکونت	״	״	ریاست چنبھہ	״
״	ذکر راجہ بکرماجیت	״	۷۱	ریاست سیبہ	״
۲۹	ذکر راجہ سمندر پال وغیرہ	״	״	ریاست کلہر	״
״	ذکر خاندان تلوک چند	״	۷۲	ریاست سرمور المشہور نامن	״
۳۰	ذکر خاندان راجہ ہرپریم	״	۷۳	ریاست کھلور المشہور بلاس پور	״
״	ذکر خاندان راجہ دیپی چند	״	۷۴	ریاست ہندور یعنی مالاگڈہ	״
״	ذکر راجہ دیپ سنگھہ	״	״	ریاست کیونتھل	״
۳۱	ذکر راج راجہ تھورا	״	۷۵	ریاست باگھل	״
۳۳	ہندوستان کے راجون و رئیسون کے حال مین	دوسرا چمن	״	ریاست جبل	״
״	ذکر خاندان جنوار یعنی رئیس مالوہ پور	״	۷۶	ریاست کمارسین	״
۴۱	ریاست کوہ نیپال	״	۷۷	ریاست بھجی	״
۴۷	ریاست خاندان سکھان پنجاب	״	״	ریاست کوٹھارہ	״
			״	ریاست دھامی	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جزو	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جزو
۷۸	ریاست بگھاٹ	دوسرا حصہ	۱۱۰	ریاست الور	دوسرا حصہ
۷۹	ریاست بلاسن	۔۔	۱۱۱	ریاست بیکانیر	۔۔
۔۔	ریاست مہلوک	۔۔	۱۱۳	ریاست جیسلمیر	۔۔
۔۔	ریاست بیجا	۔۔	۔۔	ریاست سروہی	۔۔
۔۔	ریاست تروج	۔۔	۱۱۵	ریاست ڈونگرپور	۔۔
۸۰	ریاست کنیارہ	۔۔	۱۱۶	ریاست بالسواڑہ	۔۔
۔۔	ریاست منگل	۔۔	۔۔	ریاست پرتابگڈہ	۔۔
۔۔	ریاست درکوٹی	۔۔	۔۔	ریاست سنیدھیا مرہٹا	۔۔
۸۱	ریاست بسہر	۔۔	۱۲۱ X	ریاست اندور	۔۔
۸۲	ریاست بارہ ٹھکرائی	۔۔	۱۲۳ X	ریاست پوار	۔۔
۔۔	ریاست کوٹی	۔۔	۱۲۴	ریاست دیواس	۔۔
۔۔	ریاست گوند	۔۔	۱۲۵ X	ریاست ترا ونگور	۔۔
۸۳	ریاست رانپن	۔۔	۱۲۶	ریاست کوچین	۔۔
۔۔	ریاست بنارس و جونا وغیرہ	۔۔	۱۲۷	ریاست ستارا	۔۔
۸۴	ریاست گڈھ وال	۔۔	۱۲۸	ریاست کولاپور	۔۔
۔۔	ریاست مرہٹا پیشوا	۔۔	۱۲۹	ریاست ساونت واری	۔۔
۹۰	ریاست ناگپور	۔۔	۱۳۱	ریاست بروڈا	۔۔
۹۲	ریاست بندیل کھنڈ	۔۔	۱۳۴	ریاست کولاہا	۔۔
۹۴	ریاست اودے پور	۔۔	۱۳۵	ریاست نوانگر	۔۔
۹۷	ریاست جے پور	۔۔	۱۳۶	ریاست بھونگر	۔۔
۱۰۰	ریاست جودھپور	۔۔	۔۔	ریاست کچ	۔۔
۱۰۲	ریاست بوندی	۔۔	۱۴۰	سلیمان بادشاہ بون آں حال ہیں	دوسرا حصہ
۱۰۴	ریاست جھلدور	۔۔	۱۴۲	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حال	پہلا حصہ
۱۰۵	ریاست قرولی	۔۔	۱۴۴	ابوبکر صدیق خلیفہ اول	۔۔
۱۰۶	ریاست کشن گڈھ	۔۔	۱۴۵	عمر ابن خطاب خلیفہ دوم	۔۔
۔۔	ریاست دھولپور	۔۔	۱۴۶	عثمان ابن عفان خلیفہ سوم	۔۔
۱۰۸	ریاست بھرتپور	۔۔	۔۔	علی مرتضیٰ خلیفہ چہارم	۔۔

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ اجمن
۱۴۵	امام حسن خلیفہ پنجم	پہلا حصہ
۱۴۶	خاندان بنی امیہ کے بیان میں	دوسرا حصہ
۔۔	معاویہ بن ابی سفیان	۔۔
۱۵۱	یزید بن معاویہ	۔۔
۱۵۳	معاویہ اصغر	۔۔
۔۔	مروان بن حکم	۔۔
۱۵۴	عبدالملک بن مروان	۔۔
۱۵۶	ولید بن عبدالملک	۔۔
۱۶۰	حجاج بن یوسف	۔۔
۔۔	سلیمان بن عبدالملک	۔۔
۱۶۱	عمر بن عبدالعزیز	۔۔
۱۶۲	یزید بن عبدالملک	۔۔
۔۔	ہشام بن عبدالملک	۔۔
۱۶۳	ولید بن یزید	۔۔
۱۶۴	یزید بن ولید بن یزید	۔۔
۔۔	ابراہیم بن ولید	۔۔
۔۔	مروان بن محمدؐ	۔۔
۱۶۶	خلفائے عباسیہ کے ذکر میں	تیسرا حصہ
۔۔	ابوالعباس عبداللہ بن محمدؐ	۔۔
۱۶۷	ابوجعفر منصور بن محمدؐ	۔۔
۱۶۹	ابوعبداللہ محمدؐ	۔۔
۱۷۱	موسے ہادی بن محمد	۔۔
۱۷۲	ہارون الرشید	۔۔
۱۷۵	خاندان برامکہ کا حال	۔۔
۱۷۸	محمد امین بن ہارون	۔۔
۱۸۱	محمد اسحاق بن ہارون المشہور معتصم باللہ	۔۔
۱۸۳	واثق باللہ بن معتصم باللہ	۔۔

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ اجمن
۱۸۳	متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ	تیسرا حصہ
۱۸۴	مستنصر باللہ بن متوکل علی اللہ	۔۔
۱۸۵	احمد مستعین باللہ بن محمد	۔۔
۔۔	محمد معتز باللہ بن متوکل علی اللہ	۔۔
۱۸۶	مہتدی باللہ بن واثق باللہ	۔۔
۔۔	معتمد علی اللہ بن متوکل	۔۔
۱۸۷	معتضد باللہ بن موفق	۔۔
۱۸۸	المکتفی باللہ بن معتضد باللہ	۔۔
۔۔	مقتدر باللہ بن معتضد باللہ	۔۔
۱۸۹	محمد قاہر باللہ بن معتضد باللہ	۔۔
۔۔	محمد راضی باللہ بن مقتدر باللہ	۔۔
۱۹۰	متقی باللہ بن مقتدر باللہ	۔۔
۱۹۱	المستکفی باللہ بن مکتفی باللہ	۔۔
۔۔	المطیع باللہ بن مقتدر	۔۔
۱۹۲	طایع باللہ بن مطیع باللہ	۔۔
۔۔	احمد قادر باللہ بن المقتدر باللہ	۔۔
۱۹۳	قائم بامر اللہ بن قادر باللہ	۔۔
۔۔	مقتدی باللہ بن قائم بامر اللہ	۔۔
۱۹۴	المستظہر باللہ بن مقتدی باللہ	۔۔
۱۹۵	مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ	۔۔
۱۹۶	راشد باللہ بن مسترشد باللہ	۔۔
۔۔	المقتضی لامر اللہ بن مستظہر باللہ	۔۔
۔۔	مستنجد باللہ بن مستظہر باللہ	۔۔
۱۹۷	المستضی بنور اللہ بن مستنجد	۔۔
۔۔	احمد ناصر الدین اللہ بن مستضی باللہ	۔۔
۲۰۱	محمد مستنصر باللہ بن طاہر باللہ	۔۔

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چمن
۲۰۴	المستعصم باللہ بن المستنصر باللہ	تیسرا چمن	۲۲۵	محمد ثالث	چھٹا چمن
۲۰۵	شاہان بنی امیہ ملک اندلس کے بیان میں	چوتھا چمن	″	ناصر بن محمد	″
۲۰۶	عبدالرحمان بن معاویہ بن مروان	″	۲۲۶	اسمعیل بن فرح	″
۲۰۷	ہشام بن عبدالرحمان	″	″	محمدؐ چہارم	″
۲۰۸	ابوالعاص حکم بن ہشام	″	″	ابوالحجاز یوسف	″
″	عبدالرحمان ثانی بن حکم	″	۲۲۷	محمد پنجم بن یوسف	″
″	محمدؐ بن عبدالرحمن ثانی	″	″	اسمعیل دوم بن یوسف	″
۲۰۹	منذر بن محمدؐ	″	۲۲۸	یوسف ثانی ابوعمید	″
″	عبداللہ بن محمدؐ	″	″	محمد ششم بن یوسف	″
۲۱۰	عبدالرحمن ثالث بن محمدؐ	″	۲۲۹	یوسف سوم	″
۲۱۱	حکم ثالث بن عبدالرحمان	″	″	محمدؐ ہفتم بن یوسف سوم	″
۲۱۲	ہشام ثانی المؤید باللہ	″	″	محمد ہشتم	″
″	عبدالملک مظفر	″	۲۳۰	یوسف چہارم	″
۲۱۳	عبدالرحمن ناصر	″	″	محمد نہم	″
۲۱۴	مورادی سلطنت کے بیان میں	پانچواں چمن	″	محمد دہم	″
۲۱۵	ابوبکر بن عمر ملثمونی	″	″	ابوالحسین مولی علی	″
۲۱۶	یوسف بن تاشقین بربری	″	۲۳۱	خلفای مصر کے بیان میں	ساتواں چمن
۲۱۸	علی بن یوسف	″	۲۳۴	ملوک طاہریہ کے بیان میں	آٹھواں چمن
″	تاشقین بن علی بن یوسف	″	″	طاہر بن حسین	″
″	سلاطین غزناطہ کے بیان میں	چھٹا چمن	۲۳۵	طلحہ بن طاہر	″
۲۲۲	عبدالمومن الحادی	″	″	عبداللہ بن طاہر	″
۲۲۳	یوسف ابویعقوب	″	۲۳۶	طاہر بن عبداللہ	″
″	ابومحمد عبداللہ ناصر لدین اللہ	″	″	محمد بن طاہر	″
″	یوسف ثانی بن محمد عبداللہ ناصر	″	″	ملوک آل لیث کے بیان میں	نواں چمن
۲۲۴	ابومالک عبدالوحید	″	۲۳۷	یعقوب بن لیث	″
″	المامون ابوعلی	″	۲۳۸	عمرو بن لیث	″
۲۲۵	محمد ثانی	″	″	طاہر بن محمد بن عمرو	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جزو	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جزو
۲۳۹	خلف بن احمد	نواں حصہ	۲۶۰	علی بن بویہ المخاطب بعماد الدولہ	بارہواں حصہ
۲۴۰	سامانی سلطنت کے بیان میں	دسواں حصہ	۲۶۱	رکن الدولہ حسن بن بویہ	״
۲۴۱	نصر بن احمد سامانی	״	۲۶۱	معز الدولہ احمد بن بویہ	״
״	امیر اسمعیل بن احمد	״	۲۶۲	عضد الدولہ بن رکن الدولہ	״
۲۴۲	احمد بن اسمعیل	״	۲۶۳	مؤید الدولہ بن رکن الدولہ	״
״	نصر بن احمد بن اسمعیل	״	״	فخر الدولہ بن رکن الدولہ	״
۲۴۳	امیر نوح بن نصر سامانی	״	۲۶۴	شرف الدولہ بن عضد الدولہ	״
۲۴۴	امیر عبد الملک بن نوح	״	۲۶۵	صمصام الدولہ بن عضد الدولہ	״
״	امیر منصور بن نوح	״	״	بہاؤ الدولہ بن عضد الدولہ	״
۲۴۵	نوح بن منصور بن نوح	״	۲۶۶	مجد الدولہ بن فخر الدولہ	״
۲۴۷	ابو الحارث منصور بن نوح	״	״	سلطان الدولہ بن بہاؤ الدولہ	״
۲۴۸	ملوک غزنویہ کے بیان میں	گیارہواں حصہ	۲۶۷	ابو کالنجار بن سلطان الدولہ	״
״	امیر سبکتگین	״	۲۶۸	جلال الدولہ بن بہاؤ الدولہ	״
״	امیر اسمعیل بن سبکتگین	״	״	خسرو فیروز بن ابو کالنجار	״
۲۴۹	سلطان محمود بن سبکتگین غزنوی	״	۲۶۹	ابو منصور فولاد ستون	״
۲۵۴	سلطان محمد بن محمود	״	״	ابو علی کیخسرو	״
۲۵۵	سلطان مسعود بن محمود	״	״	سلاطین اسمعیلیہ فاطمیہ کے بیان میں	تیرہواں حصہ
۲۵۶	سلطان مودود بن مسعود	״	۲۷۲	ابو القاسم محمد مہدی	״
۲۵۷	عبد الرشید بن مسعود	״	״	القائم بامر اللہ	״
״	فرخ زاد بن مسعود	״	״	المنصور باللہ بن قائم بامر اللہ	״
״	ابراہیم بن مسعود	״	۲۷۳	المعز لدین اللہ بن المنصور	״
۲۵۸	مسعود بن ابراہیم	״	״	العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ	״
״	ارسلان شاہ بن مسعود	״	۲۷۴	الحاکم باللہ بن عزیز باللہ	״
״	بہرام شاہ بن مسعود	״	۲۷۵	الظاہر لدین اللہ بن حاکم باللہ	״
۲۵۹	خسرو شاہ بن بہرام شاہ	״	״	المستنصر باللہ بن ظاہر لدین اللہ	״
״	خسرو ملک	״	۲۷۶	المستعلی باللہ بن مستنصر	״
״	سلطنت آل بویہ کے بیان میں	بارہواں حصہ	״	الآمر باحکام اللہ	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم
۲۷۷	الحافظ لدین اللہ	تیرہواں حصہ	۲۸۷	ملک الاشرف ابو النصر	چودھواں حصہ
″	الظافر باللہ	″	″	ملک الاشرف طوغان بانی	″
۲۷۷	الفائز بنصر اللہ	″	۲۸۷	سلاطین ملاحدہ قہستان کے بیان میں	۱۵ حصہ
″	العاضد لدین اللہ	″	″	حسن صباح حمیری	″
۲۷۸	خاندان ایوبیہ کے بیان میں	چودھواں حصہ	۲۹۲	کیا بزرگ امید	″
″	صلاح الدین بن یوسف بن ایوب	″	۲۹۳	محمد ابن کیا بزرگ امید	″
۲۷۹	الملک المعز عز عثمان بن صلاح الدین	″	۲۹۴	حسن ثانی بن محمد بن کیا بزرگ	″
″	الملک المنصور محمد بن عثمان	″	۲۹۵	محمد بن حسن بن محمد	″
″	الملک العادل سیف الدین	″	″	جلال الدین بن محمد بن حسن بن محمد	″
۲۸۰	الملک الکامل محمد	″	۲۹۶	علاء الدین محمد بن جلال الدین	″
″	الملک العادل ابو بکر	″	″	رکن الدین بن علاء الدین	″
″	الملک الصالح ایوب	″	″	سلاطین سلجوقیہ کے بیان میں	۱۶ حصہ
۲۸۱	الملک المعظم توران شاہ	″	۲۹۷	طغرل بیگ و چغر بیگ سلجوقی	″
″ X	ملکہ شجرۃ الدر	″	۲۹۸	الپ ارسلان بن چغر بیگ	″
″	ملک الاشرف موسی	″	۲۹۹	جلال الدین ملک شاہ	″
″	ملک المغیث عز الدین	″	۳۰۱	سلطان برکیارق بن ملک شاہ	″
″	الملک المنصور علی	″	۳۰۲	سلطان محمد بن ملک شاہ	″
۲۸۲	ملک مظفر قطز معزی	″	″	سلطان سنجر بن ملک شاہ	″
″	ملک الظاہر رکن الدین	″	۳۰۳	فرمانروایان شاہان سلجوقی عراق عجم	″
۲۸۳	ملک السعید محمد ناصر الدین	″	″	سلطان محمود بن محمد بن ملک شاہ	″
″	ملک العادل بدر الدین	″	۳۰۴	سلطان طغرل بن محمد	″
″	ملک المنصور ابو المعالی	″	″	سلطان مسعود بن محمد	″
″	ملک الاشرف صلاح الدین	″	″	ملک شاہ بن محمود بن ملک شاہ	″
″	ملک الناصر محمد بن قلاؤن	″	۳۰۵	سلطان محمد بن محمود بن ملک شاہ	″
۲۸۴	ملک العادل کتبغا منصوری وغیرہ	″	″	سلیمان شاہ بن ملک شاہ	″
۲۸۶	ملک الاشرف ابو النصر	″	″	ارسلان شاہ بن طغرل	″
″	ملک الناصر ابو السعادت	″	۳۰۶	سلطان طغرل بن ارسلان شاہ	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جمین	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا جمین
۳۰۷	ذکر شاہان سلجوقی حکام کرمان	۶ جمین	۳۲۱	ملک صالح بن نور الدین	۱۰ جمین
″	ذکر شاہان سلجوقی حکام روم	″	″	سیف الدین و قطب الدین بنی ایل ارسلان	″
۳۰۸	ذکر سلاطین خوارزم شاہی	۷ جمین	″	سیف الدین بن قطب الدین	″
۳۰۹	قطب الدین محمد بن نوشکین	″	″	عز الدین مسعود بن قطب الدین	″
″	اتسز خوارزم شاہ	″	۳۲۲	نور الدین ارسلان شاہ	″
″	ایل ارسلان بن اتسز	″	″	عز الدین قاہر بن مسعود	″
۳۱۰	سلطان شاہ بن ایل ارسلان	″	″	دوسرا فرقہ اتابکان آذربایجان	″
۳۱۱	سلطان محمد قطب الدین	″	″	جہان پہلوان اتابک محمد	″
۳۱۲	سلطان رکن الدین	″	۳۲۳	اتابک قزل ارسلان	″
۳۱۴	سلطان غیاث الدین	″	″	اتابک ابوبکر بن اتابک محمد	″
″	سلطان جلال الدین	″	″	قتلق ابناج بن اتابک محمد	″
۳۱۶	سلاطین فراخطائی کیان ین	۸ جمین	۳۲۴	تیسرا فرقہ اتابکان سلغر شیرازی	″
″	رکن الدین خواجہ حق بن براق	″	″	اتابک مظفر الدین سنقر	″
″	قطب الدین محمد قتلق شاہ	″	″	اتابک مظفر الدین زنگی	″
″	عصمۃ الدین قتلق ترکان	″	″	اتابک مظفر الدین تکلہ	″
۳۱۷	جلال الدین سیورغتمش	″	″	اتابک مظفر الدین ابوشجاع	″
″	بادشاہ خاتون بنت قطب الدین	″	۳۲۵	اتابک قتلغ خان ابوبکر بن سعد زنگی	″
″	سلطان مظفر الدین محمد شاہ	″	″	اتابک محمد بن اتابک سعد	″
″	قطب الدین شاہ جہان	″	″	محمد شاہ بن سلغر شاہ	″
″	سلاطین آل مظفر کیان ین	۹ جمین	″	اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ	″
۳۱۸	سپہ سالار الدین محمد مظفر بن مظفر	″	۳۲۶	ابش خاتون بنت ابوبکر	″
″	سلطان جلال الدین شاہ شجاع	″	″	چوتھا فرقہ اتابکان جو لرستان ہیں حاکم تھے	″
۳۱۹	سلطان زین العابدین	″	″	اتابک ہزار اسپ	″
۳۲۰	سلاطین اتابک کیان ین	۱۰ جمین	″	اتابک تکلہ بن ہزار اسپ	″
″	پہلا فرقہ اتابکان موصل	″	۳۲۷	شمس الدین الپ ارسلان	″
″	عماد الدین زنگی بن آقسنقر خان	″	″	یوسف شاہ بن الپ ارسلان	″
″	نور الدین محمود بن عماد الدین	″	۳۲۸	ابو اسیاب بن یوسف شاہ	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چمن
۳۲۸	آتابک احمد بن شمس الدین	۲۰ چمن	۳۳۸	غیاث الدین بلبن	۲۳ چمن
″	رکن الدین یوسف شاہ	″	″	معز الدین کیقباد	″
″	مظفر الدین افراسیاب	″	۳۳۹	سلاطین سیستان کے بیان میں	۲۴ چمن
″	سلاطین غوریہ کے بیان میں	۲۱ چمن	″	بہرام شاہ بن تاج الدین حرب	″
۳۲۹	سلطان علاؤ الدین حسین جہان سوز	″	″	نصرۃ الدین بن بہرام شاہ	″
۳۳۰	ملک محمد غوری	″	″	شہاب الدین محمود	″
″	ملک غیاث الدین ابو الفتح	″	۳۴۰	تاج الدین بنا لنگین	″
۳۳۱	معز الدین بن سام یعنی شہاب الدین غوری	″	″	سلاطین کرت کے ذکر میں	۲۳ چمن
۳۳۲	محمود بن غیاث الدین	″	″	ملک شمس الدین بن ابی بکر	″
″	بہاء الدین بن محمود	″	۳۴۱	ملک رکن الدین	″
۳۳۳	سلطان علاؤ الدین الثر	″	″	ملک فخر الدین	″
″	سلطان تاج الدین یلدوز	″	″	ملک غیاث الدین	″
″	دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ حکام ملتان	″	۳۴۲	ملک شمس الدین	″
″	فخر الدین مسعود	″	″	ملک حافظ	″
″	ملک شمس الدین محمد	″	″	ملک معز الدین حسین	″
۳۳۴	بہاؤ الدین بن شمس الدین	″	۳۴۳	ملک غیاث الدین بن معز الدین	″
″	جلال الدین علی	″	″	سلاطین معول تاتاری کے بیان میں	۲۴ چمن
″	تیسرا فرقہ غلامان غوریہ حکام ہند	″	۳۴۴	شاہ معوجین چنگیز خان	″
″	ملک ناصر الدین قباچہ	″	۳۵۲	باتو خان بن جوجی خان	″
۳۴۵	سلطان قطب الدین ایبک	″	″	چغتائی خان بن چنگیز خان	″
″	آرام شاہ بن سلطان قطب الدین	″	۳۵۳	اوکتائی خان بن چنگیز خان	″
″	سلطان شمس الدین التمش	″	″ ×	ملکہ تورا کنیا	″
۳۴۶	سلطان رکن الدین فیروز شاہ	″	۳۵۴	کیوک خان بن اوکتائی خان	″
″ ×	رضیۃ الدین بنت شمس الدین	″	″	منکو قاآن بن تولی خان	″
۳۴۷	معز الدین بہرام شاہ	″	″	قوبلائی خان بن تولی خان	″
″	علاؤ الدین مسعود	″	۳۵۵	تیمور قاآن بن جیم کیم	″
″	ناصر الدین محمود	″	″	دوسرا فرقہ خانان قبچاق	″

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن
۳۵۶	تیسرا فرقہ مغول نوران فوج کرولاکو خان	۲۴ چمن
۳۵۹	ابا قاخان بن ہلاکو خان	״
۳۶۰	تکودار المخاطب سلطان احمد خان	״
۳۶۱	ارغون خان بن ابا قاخان	״
۳۶۲	گنجا تو قاآن بن ابا قاخان	״
״	بائدو خان بن ابا قاخان	״
״	سلطان محمود غازا خان	״
۳۶۳	الجائتو قاآن سلطان محمد خدابندہ	״
۳۶۴	ابو سعید بہادر خان	״
۳۶۵	سلطان اریا خان	״
״	امیر شیخ حسن نوبان	״
۳۶۶	سلیمان خان	״
۳۶۷	ملک اشرف بن تیمور تاش	״
״	بقیہ حال شیخ حسن نوبان	״
״	سلطان حسین بن اویس	״
۳۶۸	سلطان احمد جلائر	״
״	پانچوان فرقہ خانان مغول ماوراء النہر	״
״	سلطان غزا خان	״
״	امیر قزغن	״
۳۶۹	امیر عبد اللہ بن امیر قزغن	״
״	امیر بیان سلدوز	״
״	امیر حسین بن امیر صلائی	״
۳۷۰	چھٹا فرقہ مغول تیموریہ	״
״	امیر تیمور گورکان	״
۳۷۵	امیر زادہ سلطان خلیل	״
۳۷۶	امیر زادہ شاہرخ میرزا	״
۳۷۷	میران شاہ بن امیر تیمور	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن
۳۷۸	میرزا علاؤ الدولہ والغ بیگ	۲۴ چمن
۳۷۹	ابو القاسم بابر شاہ بن بایسنقر	״
۳۸۰	میرزا سلطان محمد	״
״	میرزا ابو سعید	״
۳۸۱	سلطان حسین میرزا	״
۳۸۲	میرزا بدیع الزمان	״
۳۸۳	سلاطین سربداری کی ذکر میں	۲۵ چمن
״	امیر وجیہ الدین سربدار	״
۳۸۴	امیر محمد تیمور	״
״	امیر کاوا اسفندیار	״
״	امیر شمس الدین برادر وجیہ الدین	״
״	شمس الدین علی	״
״	امیر خواجہ یحیی کراوی	״
״	خواجہ ظہیر الدین یحیی سربداری	״
״	امیر حیدر پہلوان	״
۳۸۵	امیر لطف اللہ	״
״	پہلوان حسن	״
״	خواجہ علی موید	״
״	سلاطین جلیریہ کے بیان میں	۲۶ چمن
״	سلطان جلال الدین فیروز شاہ جلیری	״
۳۸۶	علاؤ الدین جلیری	״
۳۸۷	سلطان شہاب الدین عمر	״
״	قطب الدین مبارک شاہ	״
۳۸۸	شاہان تغلقیہ کے بیان میں	۲۷ چمن
״	سلطان غیاث الدین تغلق	״
״	سلطان الغ خان فخر الدین جونا	״
۳۸۹	ملک فیروز المخاطب بہ فیروز شاہ	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہمن
۳۹۰	سلطان لال خان غیاث الدین تغلق	۲۷ چہمن	۴۰۱	محمود شاہ بن شمس الدین	۳۰ چہمن
״	ملک ابوبکر	״	״	احمد شاہ بن محمود	״
״	محمد شاہ بن فیروز شاہ	״	״	علاؤ الدین بن احمد شاہ	״
״	سلطان ہمایون سکندر شاہ	״	۴۰۲	شاہ ولی اللہ	״
۳۹۱	محمود شاہ	״	״	شاہ کلیم اللہ	״
۳۹۲	شاہان خضر خانیہ کے ذکر میں	۲۸ چہمن	״	سلاطین عادل شاہی کے ذکر میں	۳۱ چہمن
״	خضر خان بن ملک سلیمان	״	״	یوسف عادل شاہ	״
۳۹۳	مبارک شاہ بن خضر خان	״	״	اسمعیل عادل شاہ	״
״	سلطان محمد شاہ	״	۴۰۳	ابراہیم عادل شاہ	״
۳۹۴	علاؤ الدین شاہ عالم	״	״	علی عادل شاہ	״
״	سلاطین لودیہ کے ذکر میں	۲۹ چہمن	״	ابراہیم عادل شاہ	״
״	سلطان بہلول لودی	״	۴۰۴	محمود عادل شاہ	״
۳۹۵	نظام خان سکندر لودی	״	״	سکندر شاہ	״
״	ابراہیم شاہ لودی	״	״	خاندان نظام شاہی کے ذکر میں	۳۲ چہمن
۳۹۶	شاہان بہمنی کے ذکر میں	۳۰ چہمن	״	نظام الملک احمد شاہ	״
״	علاؤ الدین حسن بہمنی	״	۴۰۵	برہان نظام الملک	״
״	سلطان محمد شاہ بن حسن	״	״	سلطان حسین نظام شاہ	״
۳۹۷	سلطان مجاہد شاہ	״	۴۰۶	مرتضی نظام شاہ	״
״	سلطان داؤد شاہ	״	״	میران حسین بن مرتضی	״
״	سلطان محمود شاہ	״	״	برہان نظام شاہ	״
״	سلطان شمس الدین	״	״	ابراہیم نظام شاہ	״
۳۹۸	سلطان فیروز شاہ	״	״	احمد نظام شاہ	״
״	سلطان احمد شاہ بن داؤد	״	۴۰۷	بہادر نظام شاہ	״
۳۹۹	سلطان علاؤ الدین	״	״	مرتضی نظام شاہ	״
״	سلطان ہمایون ظالم	״	״	برہان نظام شاہ	״
۴۰۰	نظام شاہ بن ہمایون شاہ	״	۴۰۸	خاندان قطب شاہی کے ذکر میں	۳۳ چہمن
״	شمس الدین محمد بن ہمایون	״	״	سلطان قلی	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم
۴۰۸	حمید قطب شاہ	۳ چمن	۴۱۷	سلطان محمود	۳۷ چمن
۴۰۹	ابراہیم قطب شاہ	〃	〃	شاہان فاروقی کے ذکر مین	۳۸ خس
〃	سلطان محمد قلی	〃	〃	ملک راجہ فاروقی	۳۸ چمن
〃	محمد امین قطب شاہ	〃	〃	نصیر خان بن راجہ فاروقی	〃
۴۱۰	ابو الحسن قطب شاہ	〃	۴۱۸	میران عادل شاہ	〃
〃	شاہان برید شاہی کے ذکر مین	۳۴ چمن	〃	مبارک عادل خان	〃
〃	خاندان عماد شاہی کے بیان مین	۳۵ چمن	〃	میران علیا عادل	〃
۴۱۱	فتح اللہ عماد الملک وغیرہ	〃	〃	سلطان داؤد خان	〃
〃	بادشاہان گجرات کے ذکر مین	۳۶ چمن	〃	اعظم خان فاروقی	〃
〃	مظفر شاہ گجراتی	〃	۴۱۹	میران محمد شاہ بن عادل خان	〃
〃	سلطان احمد شاہ	〃	〃	میران مبارک شاہ	〃
۴۱۲	محمد شاہ بن احمد شاہ	〃	〃	میران محمد شاہ	〃
〃	سلطان قطب الدین	〃	〃	راجہ علی خان	〃
〃	سلطان محمود بہنگرہ	〃	〃	بہادر خان بن راجہ علی	〃
〃	سلطان مظفر شاہ	〃	۴۲۰	شاہان بنگالہ کے ذکر مین	۳۹ چمن
۴۱۳	سلطان اسکندر	〃	〃	محمد بختیار وغیرہ بالاجمال	〃
〃	سلطان بہادر خان	〃	۴۲۳	سلاطین مشرقی جونپوری کے بیان مین	۴۰ چمن
۴۱۴	محمود شاہ بن لطیف	〃	〃	ملک سرور خواجہ جہان	〃
〃	ارضی الملک احمد شاہ	〃	〃	سلطان مبارک شاہ	〃
〃	سلطان مظفر	〃	〃	شاہ ابراہیم شرقی	〃
۴۱۵	شاہان معجر ری و جلجہ مالوی کے ذکر مین	۴۰ چمن	۴۲۴	سلطان محمود	〃
〃	سلطان حسین ولاور خان	〃	〃	سلطان محمد شاہ	〃
〃	سلطان ہوشنگ	〃	〃	سلطان حسین	〃
〃	شہزادہ غزنی خان	〃	۴۲۵	شاہان سندھ بقبضہ کے بیان مین	۴۱ چمن
۴۱۶	سلطان محمود خلجی	〃	〃	امیر شجاع بیگ	〃
〃	سلطان غیاث الدین	〃	〃	شاہ بیگ	〃
	سلطان ناصر الدین	〃	〃	میرزا عیسی خان ترکمان	〃

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم
۴۲۶	شاہان ملتان کے ذکر میں	۲ چہارم
״	سلطان قطب الدین لنگاہ	״
״	شاہ حسین لنگاہ	״
۴۲۷	سلطان محمود لنگاہ	״
״	سلطان حسین ثانی	״
״	شاہان کشمیر کے ذکر میں	۳ چہارم
״	شاہ میر سلطان شمس الدین	״
״	سلطان جمشید	״
״	سلطان علی شاہ	״
۴۲۸	سلطان شہاب الدین	״
״	سلطان قطب الدین	״
״	سلطان سکندر بت شکن	״
״	شاہ علی بن سکندر	״
۴۲۹	شاہی خان زین العابدین	״
״	حاجی خان شاہ حیدر	״
״	شاہ حسن	״
״	فتح شاہ بن ادہم خان	״
۴۳۰	محمد شاہ	״
״	سلطان شمس الدین	״
״	اسمعیل شاہ	״
״	نازک شاہ	
۴۳۱	غازی شاہ چک	״
״	حسین شاہ	״
״	علی شاہ برادر حسین شاہ	״
״	یوسف شاہ بن علی شاہ	״
۴۳۲	شاہان بابریہ کے ذکر میں	۴ چہارم
״	ظہیر الدین محمد بابر شاہ	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ چہارم
۴۳۳	ہمایون شاہ	۴ چہارم
۴۳۵	جلال الدین محمد اکبر شاہ	״
۴۳۷	نور الدین جہانگیر بادشاہ	۴ چہارم
۴۳۹	شاہ جہان بادشاہ	״
۴۴۰	عالمگیر اورنگ زیب	״
۴۴۲	بہادر شاہ بن عالمگیر	״
״	جہاندار شاہ بن بہادر شاہ	״
۴۴۳	فرخ سیر بادشاہ	״
״	روشن اختر محمد شاہ	״
۴۴۴	احمد شاہ بن محمد شاہ	״
۴۴۵	عالمگیر ثانی	״
۴۴۶	شاہ عالم ثانی	״
״	اکبر شاہ ثانی	״
״	ابو المظفر بہادر شاہ	״
״	شاہان سور افغان کے ذکر میں	۵ چہارم
״	شیر شاہ سور افغان	״
۴۴۸	جلال خان سلیم شاہ	״
۴۴۹	فیروز شاہ بن اسلام شاہ	״
״	مبارز خان عادل شاہ	״
״	سلاطین صفویہ کے بیان میں	۶ چہارم
۴۵۱	شاہ اسمعیل صفوی	״
״	شاہ طہماسپ صفوی	״
۴۵۲	شاہ اسمعیل ثانی	״
״	شاہ محمد بن شاہ طہماسپ	״
۴۵۴	شاہ عباس صفوی	״
۴۵۶	سلطان سام میرزا	״
۴۵۷	شاہ عباس ثانی	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	صفحہ چمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	صفحہ چمن
۴۵۸	صفی مرزا شاہ سلیمان	۸۴ چمن	۴۷۴	کریم خان زند	۸۹ چمن
۴۵۹	سلطان حسین	〃	۴۷۵	نواب حسین قلی خان	〃
〃	محمود خان افغان غلزئی	〃	۴۷۶	آقا محمد شاہ	〃
۴۶۰	اشرف خان غلزئی	〃	۴۷۸	فتح علی شاہ	〃
〃	سلطان طہماسپ صفوی	〃	۴۸۱	سلطان محمد شاہ	〃
۴۶۱	شاہ عباس بن طہماسپ	〃	۴۸۲	سلطان ناصر الدین بن محمد شاہ	〃
〃	نادر قلی المشہور نادر شاہ بادشاہ ایرانی	〃	۴۸۶	خانان خیوق کے بیان میں	۸۵ چمن
۴۶۳	علی قلی خان	〃	۴۸۷	سلاطین عثمانیہ رومیہ کے بیان میں	۸۶ چمن
۴۶۵	ابراہیم شاہ افشار	〃	۴۸۹	شاہ عثمان غازی	〃
〃	سلاطین قراقوینلو کے بیان میں	۸۷ چمن	۴۹۰	ارخان ولد عثمان خان	〃
۴۶۶	امیر قرا یوسف ترکمان	〃	۴۹۱	سلطان مراد خان	〃
〃	امیر اسکندر ترکمان	〃	۴۹۳	سلطان بایزید بلدرم	〃
۴۶۷	میرزا جہان شاہ	〃	۴۹۷	سلطان سلیمان خان اول	〃
〃	امیر حسن علی شاہ	〃	۴۹۸	سلطان محمد خان	〃
〃	سلطان آق قیلو کے بیان میں	۸۸ چمن	۴۹۹	سلطان مراد خان ثانی	〃
〃	امیر ابو النصر حسن بیگ	〃	۵۰۰	سلطان محمد خان ثانی	〃
۴۶۸	سلطان خلیل	〃	۵۰۲	سلطان بایزید ثانی	〃
〃	سلطان یعقوب بیگ	〃	۵۰۳	سلطان سلیم خان	〃
〃	سلطان بایسنغر	〃	۵۰۶	سلطان سلیمان خان	〃
۴۶۹	رستم بیگ	〃	۵۰۷	سلطان سلیم خان ثانی	〃
〃	احمد شاہ بادشاہ	〃	۵۰۸	سلطان مراد خان ثالث	〃
〃	میرزا محمد بن یوسف بیگ	〃	〃	سلطان محمد خان ثالث	〃
〃	الوند میرزا بن یوسف بیگ	〃	〃	سلطان احمد بن محمد خان	〃
۴۷۰	سلطان مراد بن یعقوب	〃	۵۰۹	عثمان خان ثانی	〃
〃	سلاطین قاجار کے ذکر میں	۸۹ چمن	۵۱۰	مراد خان چہارم	〃
۴۷۱	نواب فتح علی خان	〃	۵۱۱	ابراہیم خان بن احمد	〃
۴۷۲	نواب محمد حسن خان	〃	〃	محمد خان رابع	〃

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ پانچمن	نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ پانچمن
۵۱۲	سلیمان خان ثانی	۱۰ پنجمن	۵۴۹	خاندان لوہارو	۵۳ پنجمن
۵۱۳	احمد خان ثانی	״	۵۵۳	خاندان پاٹودہی	״
۵۱۳	سلطان مصطفےٰ خان	״	۵۵۴	خاندان بھاولپور	״
״	سلطان احمد خان ثالث	״	۵۵۶	خاندان نظامت حیدرآباد دکن	״
۵۱۵	سلطان محمود اول	״	۵۵۹	خاندان سلطان ٹیپو	״
۵۱۶	عثمان خان ثالث	״	۵۶۲	خاندان ریاست کیمبیٔ	״
״	مصطفےٰ خان ثالث	״	۵۶۳	خاندان جوناگڈہ	״
״	عبدالحمید خان	״	۵۶۴	ریاست پالن پور	״
״	سلیم خان ثالث	״	۵۶۵	ریاست رادھن پور	״
۵۱۷	مصطفےٰ خان رابع	״	۵۶۶	خاندان میران سندہ	״
۵۱۸	محمود خان ثانی	״	۵۶۸	خاندان جاورہ	״
۵۲۰	سلطان عبدالمجید خان	״	۵۶۹	خاندان ٹونک	״
۵۲۱	عبدالعزیز خان	״	۵۷۰	شاہان انگریز کے حالات بین	تیسرا حصہ
۵۲۲	شاہان ابدالی کے ذکر مین	۵۲ پنجمن	۵۷۲	انجبرٹ	״
۵۲۳	احمد شاہ درانی	״	۵۷۳	اہتل ڈلف	״
۵۲۵	تیمور شاہ درانی	״	״	اہتل بلڈ و اہتل سرٹ و اہتل روڈ	״
۵۲۶	شاہ زمان درانی	״	۵۷۴	شاہ الفرڈ	״
۵۲۸	شاہ شجاع درانی و شاہ محمود	״	۵۷۵	ایڈورارڈ اول وغیرہ	״
۵۲۹	امیر دوست محمد خان	״	״	ایڈوارڈ دوم	״
۵۳۳	امیر شیر علیخان	״	״	شاہ اہتل رڈ دوم	״
۵۳۴	ہند کی مسلمان بادشاہوں کے بیان مین	۵۳ پنجمن	۵۷۶	شاہ سوین و شاہ ایڈمند	״
״	ریاست خاندان اودہ	״	۵۷۷	شاہ قانوت	״
۵۳۷	ریاست خاندان رام پور	״	״	شاہ ہرلڈ و شاہ ہارڈی قانوت	״
۵۳۹	خاندان بھوپال	״	۵۷۸	شاہ ایڈورڈ میسرا	״
۵۴۴	خاندان جھجر	״	״	شاہ ہرلڈ دوسرا	״
۵۴۷	خاندان مالیر کوٹلہ	״	۵۷۹	شاہ ولیم فتح مند	״
۵۴۹	خاندان دجانہ	״	۵۸۰	شاہ ولیم رولف	״

نمبر صفحہ	مطلب ضروری	حصہ یا چمن
۵۸۰	شاہ ہنری پہلا	تیسرا حصہ
۵۸۱	شاہ اسٹیون	״
۵۸۲	شاہ ہنری دوسرا	״
۵۸۳	شاہ رچارڈ پہلا	״
۵۸۵	شاہ جان	״
۵۸۷	شاہ ہنری تیسرا	״
۵۸۸	شاہ ایڈوارڈ پہلا	״
۵۸۹	ایڈوارڈ دوسرا	״
۵۹۰	ایڈوارڈ تیسرا	״
۵۹۴	شاہ رچارڈ دوسرا	״
۵۹۶	شاہ ہنری چوتھا	״
۵۹۷	شاہ ہنری پانچوان	״
۵۹۸	چھٹا ہنری	״
۶۰۳	ایڈوارڈ چوتھا	״
۶۰۴	ایڈوارڈ پانچوان	״
״	رچرڈ ظالم	״
۶۰۵	ہنری ساتوان	״
۶۰۷	ہنری آٹھوان	״
۶۰۹	ایڈوارڈ چھٹا	تیسرا حصہ
״	× ملکہ میری	״
۶۱۰	× ملکہ ایلزبتھ	״
۶۱۵	شاہ جیمس پہلا	״
۶۱۷	شاہ چارلس پہلا	״
۶۲۰	کرامول المشہور گرام ویل	״
۶۲۴	چارلس دوسرا	״
۶۲۵	جیمس دوسرا	״
۶۲۷	ولیم تیسرا	״
۶۲۸	کینی شاہ جیمس کے لڑکے	״
۶۲۹	شاہ جارج پہلا	״
۶۳۱	دوسرا جارج	״
۶۳۳	تیسرا جارج	״
۶۳۵	شاہ جارج چوتھا	״
۶۳۶	چوتھا ولیم	״
״	× کونجن وکٹوریا فرمانروائے ہند	״
۶۴۰	خاتمہ	״
۶۴۱	قطعات تاریخ اختتام	

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

یہ کتاب اپنے اسم سے ظاہر ہے کہ اگر کسی شاہزادے کے ہاتھ آئے تو اس سلسلہ وار حالات شاہان گذشتہ سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے

بہار ستان تاریخ

معروف بہ

گلزار شاہی

تصنیف دانائے زمان حلقہ ور نجار ستان بیان نثر من صاحب مستعد دلوم عقلی و نقلی میں ہے اردو معنی مرصع

مطبع نامی منشی نول کشور میں طبع مزین مقبول جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت خالق کی کیا عالی ہے ذات
جسسے ہے بود و جود کائنات

ایک وہ حاکم ہے سب پر حکمران
ہے وہی فرمانروائے دور زمان

سر زمین پر جتنے شاہنشاہ ہین
جتنے دولتمند و عالیجاہ ہین

ہو چکے اور ہونگے اور ہین جسقدر
ملک عالم مین شہان بحر و بر

حکم مین رہتے ہین اوسکے سرنگون
ہے وہ بیچون خالق چون و چگون

اہل فرمان اوسکے ہین فرمان پذیر
بادشہ ساری ہین اوس در کے فقیر

سروران دہر اے سحر و رمدام
تابع فرمان ہین اوسکے صبح و شام

شہسوار دین رسول اللہ ہے
کشور دنیا مین شاہنشاہ ہے

ابتدا و انتہائے کائنات
فی الحقیقت ہی رسول اللہ کی ذات

تا قیام گردش دور سما
حکم جاری ہے رسول اللہ کا

مانتے ہین حکم ختم المرسلین — جسقدر ہین شاہ باتاج و نگین
سرورِ عالم کے در پر ہر زمان — گردنین رکھتے ہین جسم گردنکشان
خود ستداران جنابِ مصطفےٰ — جان نثاران شہِ خیر الورا
اول الصدیق یارِ غار تھے — وقتِ رنج و درد و غم غمخوار تھے
صاحبِ صدق و صفا و راست گو — سرخرو ہر وقت حق کے روبرو
دوسرے حضرت عمرؓ وہ شیر نر — توڑ دی کفار کی جسنے کمر
حاکمانِ روم و روس و مصر و شام — کانپتے تھے اوس کے سایہ سے مدام
دینِ حق کو زیب و زینت اوس سے تھی — کافرون کے دل مین دہشت اوس سے تھی
سروران دہر و شاہانِ دیار — تاجداران جہان لیل و نہار
سرنگون تھے زیرِ شمشیر عمرؓ — سب کو تھی منظور تو قبر عمرؓ
تیسرے عثمانؓ مہیب مصطفےٰ — جسکو ذی النورین حضرت نے کہا
مہربان حاکم شہِ عالی وقار — جان و دل سے دینِ حق پر جان نثار
جامع صدق و صفا حلم و حیا — کان لطف و معدن جود و سخا
چوتھے وہ شیرِ خدا حق کے ولی — ابن عم مصطفےٰ مولے علیؓ
جسم پیغمبر تھا جسم مرتضےٰ — کچھ نہ دونو مین دوئی کو دخل تھا
اونکو اُمت کی امامت مل گئی — زوجہ خاتونِ قیامت مل گئی
تھے بوقتِ جنگ وہ شیرِ دلیر — پنجہ گیرِ دشمنان مانندِ شیر
جان فشان ہر دم رسول اللہ پر — تھے علی المرتضےٰ شام و سحر
نورِ چشمِ مصطفےٰ حضرت حسنؓ — محسنِ دوران محب ذوالمنن
سید عالم شہید کربلا — سرور عالی حسینؓ المجتبےٰ
درگہِ مولے سے ہو لیل و نہار — اون پہ نازل رحمتِ پروردگار

بعد حمد کردگار و نعت سید ابرار سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم احقر الحقیر غلام سرور
خلف مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد ولد مفتی رحیم اللہ قریشی لاہوری شائقین
علم تواریخ کی خدمت مین ملتمس ہے کہ اگرچہ پہلے بہی سلاطین روے زمین کے ذکر سے مملو
کتابین سیکڑون تاریخین سورخان سلف بزبان عربی و فارسی وغیرہ لکھہ چکے ہین مگر بسبب
طوالت اون کے بیان اور وسعت کتاب کے شائق کی طبیعت دیکھتے ہی گھبراتی ہے اور اسقدر
طول وطویل کتاب کے دیکھنے کو ایک مشکل کام وہ تصور کرکے اوسکے مطالعہ سے دست بردار
ہوجاتا ہے اسواسطے بندۂ نحیف وموضعیف غلام سرور نے اون تاریخون کا خلاصہ
کرکے یہہ چھوٹا سا مجموعہ لکھا اور وہ مشکل کہ شائقین تواریخ کو بڑی کتابون کے مطالعہ مین
پڑتی تہی رفع کردی اور نام کتاب کا بہارستان تاریخ المعروف گلزار شاہی رکھا
اور کتاب کے حصص علیحدہ علیحدہ مقرر کرکے ہر ایک حصہ کی الگ الگ چمن ٹھہرائے
ہر ایک چمن مین ایک ایک خاندان و والیان ملک کا حال جدا جدا لکھا جس کی فہرست
مین مفصل تفصیل ہے بہارستان تاریخ کے مادہ سے سنہ ۱۲۳۰ ہجری حاصل ہوتا ہے جس سال مین
اس کی تالیف ختم ہوکر پہلی دفعہ چہاپی گئی تہی اس وقت کے چہاپے کو وقت کسقدر حالات
سلاطین نامدار کے ایزاد بہی ہوئے خداوند تعالے میری اس عرقریزی کو قبول فرماکر
انسان بہائیون کو اس سے فائدہ پہونچائے ۔

قطعہ تاریخ

ہوئی ترمیم جسدم دوسری بار	یہہ نسخہ معتبر گلزار شاہی
رقم کر مصرع تاریخ سرور	کتاب نامور گلزار شاہی

پہلا حصہ

ہندوستان کے سندور راجہن کے ذکر مین اس مین دو چمن قرار پائی ہین پہلا چمن
مہاراجگان متقدمین کے ذکر مین دوسرا چمن اون راجون مہاراجون کے حال مین

جو فی زمانناگورنمنٹ ہند کے ماتحت اپنے اپنے علاقون اور ریاستون پر قابض و متصرف ہو کر فرمانروا ہین واللہ الموفق والمعین و بہ نستعین ٭

پہلا حصہ مہاراجگان متقدمین کے ذکر مین

ہندوؤن کی قدیم زمانہ کی کتابون مین ابتدائے ایجاد و آغاز عالم کائنات کے بیان مین اسطرح تحریر ہے کہ سب سے اول جب عالم ایجاد کا آغاز ہونے لگا تو خالق اکبر نے برہما جی مہاراج کو پیدا کیا اور اوسی کی ذات بابرکات سے تمام پیدائش کا ظہور ہوا تمام بنی آدم اوس کے صلبی اولاد سے تمام سرزمین پر پھیل گئی مختصر حال اس مقال کا یہہ ہے کہ برہما کے دو بیٹے تھے ایک کا نام وچہپا اور دوسرے کا نام وترتھا وچہپا سے سورج بنسی پیدا ہوا اور اوسی سے خاندان سورج بنسی کا نکلا اور بڑے بڑے راجے اوس خاندان کے سرزمین پر قابض و خیل ہوئے اور اترے سوم یعنے چاند نے ظہور پکڑا اور اوس کی اولاد سے چندر بنسی خاندان روشن ہوا سب سے اول اس خاندان کی سلطنت صوبہ اودہ مین قایم ہوئی و دارالسلطنت اوسکا شہر اجودھا تھا اور سورج بنسی راجے اوس پر حکمران و فرمان فرما تھے دوسری ریاست و سلطنت بمقام پریاگ یعنے الہ آباد قائم ہوئی جسپر چندر بنسی جے حکومت کرتے تھے ان دونو عالیشان خاندانون مین بے شمار راجے اور بیحساب فرمان روا ہزارہا سال کے عرصہ مین گذر چکے ہین اور بسبب گذرنے عرصہ دراز کے ٹھیک ٹھیک حال و شاکتب اہل ہنود سے بھی ملنا مشکل ہے اسلیے مختصر احوال جسقدر مل سکا لکھا جاتا ہے ٭

خاندان مہاراجگان سورج بنسی

اس خاندان مین سب سے اول راجہ اکشوا کو ہوا تھا جسنے رہیا اور سلطنت کی بنیاد بسبب دینداری مین قایم کی اور شہر اجودھیا پوری آباد کرکے اوسکو اپنا تخت گاہ بنایا دور دور تک ملک فتح کیا و الیان ملک سے خراج لیا راجہ اکشوا کو سے لیکر مہاراجہ رامچندر اوتار تک ستاون راجے پشت بہ پشت اس خاندان مین تخت نشین ہوتے چلے آئے تھے جنکا دارالحکومت

دہ کا ملک تہا لیکن ان تمام راجون مین مہاراجہ رامچندر اوتار بڑے عظیم الشان اور مشہور نامور بہادر تہے جنکی بزرگی وعظمت وقدرت اور بہادری کا حال بڑے بڑے پرانون اور تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے خصوصاً رامائن بالمیک مین مفصل ومشرح زیب اندراج پایا ہے یہہ مہاراج راجہ دسرتہہ کے گہر پیدا ہوئے جسکا راج ترمتیا جگ مین عالمگیر تہا اور اسکے اسقدر انوار ربانی وموردتجلیات سبحانی تہے ہندو اونکو اوتار مانتے ہین اور رکہتے ہین کہ خالق جن وبشر نے ان کے وجود ذی جود مین سے ظاہر ہوکر اپنی قدرت کے نمونے اپنی مخلوق کو دکہلائے ہین مہاراجہ رامچندر کی سوتیلی والدہ رانی کیکئی راجہ دسرتہ کی بڑی محبوبہ ومقبولہ تہی اوس نے اپنے خاوند سے دو بات کے پورا کرنیکا بر یعنے اقرار لیا ہوا تہا جب رامچندر جی کو راج ملک یعنے ولی عہدی کا تیکہ ملنے لگا تب اوس نے راجہ دسرتہہ سے اون دو سوال کے پورا کرنیکا سوال کیا ایک یہہ کہ راج ملک بہرت جی اوسے بطنی بیٹے کو ملے دوسرے رامچندر بڑا بیٹا چودہ برس بن باس کرے یعنے جلاوطن ہوکر جنگل مین رہے اسبات کو سنکر راجہ دسرتہہ بڑا حیران ہوا اور کہنے سے پہر نا مناسب جانا اور نہ ایسے لائق بڑے بیٹے کو حق سے محروم رکہہ کر جنگل مین نکالدینا گوارا ہوا جب کچہ بن نہ آئی طبیعت پر بیہوشی چہائی اس حال کو دیکہکر رامچندر جی نے اپنی ماتا کے فرمان کی تعمیل کی اور اپنے پتا کے اقرار کی تکمیل اپنی سعادت سمجہا اور چودہ برس کا بن باس اپنی اوپر اختیار کیا روانگی کے وقت سیتا جی اپنی رانی جو راجہ جنتہلا کی بیٹی تہی اور لچھمن جی اپنے حقیقی بہائی کو ساتہہ لیا اور تینون بیش قیمت آبادی چہوڑ کر جنگل کو نکل گئے اس بن باس مین راون لنکا کا راجہ فقیری بہیس بدلکر جنگل مین آیا اور اسحالت مین کہ رامچندر اور لچھمن جی شکار کو گئی ہوئے تہے اور سیتا جی تنہا ایک خطے کے مرکز کے اندر بیٹہی تہین براہ فریب سیتا جی کو ہر لے گیا وجہ اسکی یہہ تہی کہ سورپ نکہا راون کی بہن رامچندر جی پر عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ اپنی شادی رامچندر جی کے ساتہہ کرے رامچندر جی کو دوسری شادی ہرگز منظور نہ تہی وہ انکار کرتے رہے آخر جب وہ بجد ہوئی تو لچھمن جی نے اوسکی ناک کاٹ ڈالی اسبات کی خارہ عداوت راون

کے دل مین تھی اور چاہتا تھا کہ کسی طرح سیتا رامچندر جی کی رانی کو فریب دیکر لے آؤن اور اسکو تنہائی کا غم پہونچاؤن رامچندر جب شکار سے واپس آئے سیتا جی کو نہ پایا تو اون کے ڈہونڈنے کو قدم اوٹہایا دور دور تک تلاش کی مگر کہین پتہ نہ ملا جب دام و دد وحش و طیر اوس تلاش مین مصروف ہوئے تو ثابت ہوا کہ سیتا جی کو راون فریب دیکر جزیرہ لنکا کو لیگیا ہے اوسوقت رامچندر دشمن کے فکر مین ہوئے اتفاقاً اسی عرصہ مین ہنومان منتری یعنے مشیر سگریو راجہ کشکندہ نگر ملک دکن کا جسکو اوسکے بہائی بالی نے ملک سے بیدخل کردیا ہوتہا ملا اور رامچندر اوسکے حامی ہوکر دکن کو گئے جنگ مین بالی مارا گیا اور سگریو دوبارا اپنے ملک پر قابض ہوکر رامچندر جی کا مطیع ہوا تب رامچندر جی نے راون پر چڑہائی کی سگریو اور ہنومان بہی اپنی اپنی فوج لیکر ہمراہ ہوئے دکن سے گذر کر اس آبنای پر جو درمیان ہندوستان اور لنکا کے واقع ہے رامچندر جی نے ایک پل باندہا اور اوس سے عبور کرکے داخل علاقہ راون کے ہوئے راون بمقابلہ پیش آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر راون مارا گیا اور رامچندر جی فتحیاب ہوئے لنکا کا ملک رامچندر جی نے راون کے چہوٹے بہائی بہیشن کو بخشدیا اور سیتا جی کو قید سے چہوڑا کر ہمراہ لے آئے ہنومان اور سگریو نے اس مہم مین بڑی بڑی خدمتین کیہین

خاندان چندربنسی

سری بہاگوت وغیرہ کتب معتبرہ ہنود سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جب برہما جی مہاراج خداوند اکبر کے حکم سے دنیا کی پیدایش پیدا کرنے مین مصروف ہوئے تو اونہون نے ایک مرد مسمہو منو نام اپنے دہنے بازو سے پیدا کیا اور ایک عورت ست روپا نام بازوی چپ سے ظاہر کی اور ان دونو کو آپس مین وصلت دیا اور شبہو من کل سرزمین کا بادشاہ اور راجہ بنایا اوسکے اولاد بہی مدت مدید تک فرمان فرما ہندوستان وغیرہ کی رہی جب راجہ بین کی سلطنت کا عہد آیا تو اوس نے ظلم و تعدی پر کمر باندہ لی رعایا کو بہت ستایا اسواسطے رکہیون خدا پرستون نے اوسکے حق مین بددعا کی اور وہ بے اولاد مرگیا اوسکے مرنیکے بعد جب کوئی وارث تخت

وتاج نہ ہا اور ضرورت ہوئی کہ کسی راجہ کو مالک و حاکم بنایا جائے تو اونہین نے کہیون نے راجہ بین کے جسم کو منہ کرا دوسکے قلب کے مقام سے جو بسبب کثرت ظلم و تکبر اور گناہون کے سیاہ ہو رہا تہا ایک شخص بد شکل و سیاہ رنگ نکلا جسکی اولاد سے جنیورہ فاکروب وغیرہ قومین جو سیاہ رنگ ہوتی ہین پیدا ہوئین جب جسم راجہ کا ظلم و تکبر و گناہ کی کدورتون سے پاک ہو گیا تو اوسکے بازو سے راست سی راجہ پرتہو اور بازوی چپ سے رانی راجر کہیو نے پیدا کی اور سلطنت کا انتظام اونکے حوالے کیا اوس کی اولاد سے بودہ ایک مشہور راجہ ہوا بودہ کے بعد اوسکے بیٹے و تابیات بادشاہ بنا اوسکی وفات کے بعد بدو اتو ترمبو درہی تور پانچ بیٹے رہے مگر راج بدو کے خاندان مین رہا جب نوبت راجہ چتربیرج کی سلطنت کی پہونچی وہ بے اولاد مر گیا اسلیے راجہ کی والدہ پنسوے نے بیاس دیو کو یاد کر کے کہا کہ بھائی تیرا چتربیرج بے اولاد مر گیا ہے دو زوجہ اور ایک کنیز ک اوسکی موجود ہین مین چاہتی ہون کہ تو اون سے اولاد حاصل کرے اوس نے جواب دیا کہ وہ تینون عورتین برہنہ ہو کر میرے سامنے سے گذریں اور مین اونکو دیکھون تو بہتر ہے کہ وہ حاملہ ہو جائینگی اوس نے ایسا ہی کیا پہلے عورت جب بیاس جی کے روبرو آئی تو اوس نے شکل مہیب دیکھکر آنکھین بند کر لین اسلیے اوس کے گھر نابینا بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا دھرتراشٹر رکھا گیا دوسری عورت نے ایسا خوف کہایا کہ رنگ اوسکا زرد ہو گیا اوس کے بیٹے زرد رنگ بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام پانڈو مقرر ہوا تیسری عورت کنیز سے جو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسکا نام بدر قرار پایا اور سلطنت و حکومت منجھلے بھائی پانڈا کے نام قرار پائی جو بڑا زبردست بہادر پرزور اور سخی تہا ایک روز پانڈا جنگل مین شکار کھیل رہا تہا دور سے اوس نے دیکھا کہ ایک ہرنی اور ہرن آپس مین جفت ہو رہے ہین راجہ نے نزدیک جاکر اونکو ایک تیر مارا جس سے وہ دونو شکار ہوئے چونکہ در اصل وہ ہرن ایک رکھی یعنے عابد شخص تہا اور دونو نے بی بی میان بزور کر است ہرنی ہرن کے جسم مین آکر آپس مین صحبت کر رہے تہے مرتے وقت اونہون نے راجہ کے حق مین بد دعا کی اور کہا کہ جیسا کہ تو نے اس لذت و عیش کے وقت مین

ہم کو بچان کیا ہے تو بہی ایسے ہی وقت مین دنیا سے رحلت کرے یعنے جب اپنی عورت سے جمع ہو مر جائے یہہ بد دعا جب اون خدا پرستون کی راجہ نی سنی بہت غمگین ہوا اور عہد کر لیا کہ آیندہ کبھی عورت کے نزدیک جائیگا بلکہ سلطنت کا کام اپنی بہائی دہرم ترشٹر نابینا کو دیکر خود جنگل مین سکونت کی اور بعبادت حق مشغول ہوا ایک روز بڑی رانی کنتی اور راجہ پانڈے عبادتگاہ مین بیٹہے تہے رانی سے راجہ نے کہا کہ بے اولاد شخص بہشت مین نہین جاتا اور ہمارے دین مین درست ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد ہو یا اولاد کے پیدا کرنے پر قادر نہو تو کسی برہمن سے فرزند حاصل کرلے جسطرح کہ میرا بائی بے اولاد مر گیا اور توالد تناسل میرا اور میرے بہائیونکا بیاس دیو کے ذریعہ سے عمل مین آیا تہا اسیطرح تو بہی اگر کسی برہمن سے اولاد حاصل کرلے اور مین صاحب اولاد ہو جاؤن تو مستحق جانے بہشت کا ہو جاؤن یہہ بات سنکر رانی کنتی نے جواب دیا کہ مجھکو یہہ تو اپنی زندگی تک منظور نہین ہے کہ تیرے بغیر کسی بیگانے اور نامحرم مرد سے ہم بستر ہون مگر تو خاطر جمع رکہ کہ مینے ایک بڑے رکہی یعنے خدا پرست آدمی سے ایک منتر سیکہا ہے اوسکو پڑہون تو میرا اختیار ہے کہ جسکو چاہون عالم ملکوت سے طلب کرکے اولاد حاصل کرلون اگر تیری مرضی ہو تو دہرم دیوتہ کو سرگ سے طلب کرون یہہ تقریر سنکر راجہ بہت خوش ہوا اور رانی کو اجازت دی کہ وہ اسیوقت منتر پڑہے اور دہرم دیوتہ کو طلب کرے ہم بستر ہو یہہ بات کہکر راجہ نے حجرہ خالی کر دیا اور دروازہ بند کرکے خود دروازہ پر محافظ و پاسبان ہو بیٹہا رانی نے حجرہ کے اندر وہ منتر پڑہا اور دہرم دیوتہ کو یاد کیا فی الفور دہرم دیوتہ حاضر ہوا اور رانی اوسکے ساتہہ ہم بستر ہو کر حاملہ ہوئی جب یہہ کام ہو چکا رانی نے حجرہ سے نکلکر راجہ کو مبارکی دی نو مہینہ کے بعد لڑکا ولادت پیدا ہوا اوس کا نام جدشٹر رکہا دوسری مرتبہ پہر رانی نے دہرم دیوتہ کو یاد کرکے اولاد حاصل کی اور دوسرا لڑکا بہیم سین نام پیدا ہوا تیسری مرتبہ بہی اوسی عمل کے ذریعہ سے ارجن نام ایک لڑکے کی ولادت عمل مین آئی یہہ تین بہائی ایک رانی کے پیٹ سے جسکا نام کنتی تہا پیدا ہوئے یہہ حال دیکہکر

دوسری رانی راجہ کی جسکا نام مادری تہا راجہ سے ملتمس ہوئی کہ کسی طرح اوس کے پیٹ سے بہی اولاد پیدا ہو راجہ نے اوسکے واسطے بہی رانی کنتی سے سفارش کی اور فرمایا کہ ایک منتر اسکو بہی تو منتر پڑہ اور جس دیوتے کو یہہ رنی کہے اوسکو بلوا دے رانی نے راجہ کے کہنے سے وہ منتر پڑہا اور مادری نے اشنی کمار دیوتے کو جو دو دیوتے ہمیشہ یک جا رہتے ہین یاد کیا فی الفور وہ دونو آئے اور آنے سے ہم بستر ہو کر چلے گئے بعد انقضائے ایام حمل مادرس کے پیٹ سے دو لڑکے توام پیدا ہوئے جنکا نام نکل و سہدیو رکہا گیا ان پانچون بہائیون نے جنگل مین باپ کے پاس پرورش پائی اور اکثر اوقات سیر و شکار مین مصروف رہتے اونہین دنونمین راجہ دہرراشٹر کی رانی حاملہ ہوئی اور وضع حمل کے وقت ایک مضغہ گوشت کا جو لوہے سے بہی زیادہ سخت تہا رانی کے پیٹ سے نکلا وہ اوسکو دیکہکر پشیمان ہوئی اور چاہا کہ کہین اوسکو پہینک دے مگر اوسیوقت بیاس دیو تشریف لائے اور کہا کہ اسکو پہینکو مت کہ اس سے ایکسو بیٹا پیدا ہوگا پہر بیاس جی نے اوسپر سرد پانی ڈالا تو وہ مضغہ ایکسو ٹکڑے ہو گیا اور بیاس دیو نے اون ٹکڑون کو علیحدہ علیحدہ تیل کے برتنون مین ڈالدیا اور حکم دیا کہ ان کو بہت حفاظت سے رکھو دو سال کے بعد انکو کہولنا چنانچہ وہ برتن اوسیطرح دو سال برابر رکھے رہے جب دو سال گذر چکے تو ہر ایک برتن سے ایک ایک لڑکا نکلا سوائے اونکی دوسری زوجہ دہرراشٹر نی کے اونہین ہر ایک مین ایک لڑکا جنا اور کل اولاد کی تعداد ایکسو ایک ہو گئی بڑا اونمین جو دہن نام تہا جو زور آور قوت مین رستم ثانی کہلاتا تہا بدن اوسکا ایسا سخت تہا کہ کوئی حربہ تیر و تفنگ اوسکے جسم پر کارگر نہ ہوتا چند سال کے بعد راجہ پانڈ جنگل مین مر گیا چھوٹی رانی اوس کے ساتہہ ستی ہوئی پانچون لڑکو نکو رکہیون نے شہر ہستنا پور مین پہونچا دیا اور سب کو کہدیا کہ یہہ راجہ پانڈ کے بیٹے ہین جو دہن نے انکار کیا اور کہا کہ راجہ پانڈ نے عورت کی صحبت ترک کی ہوئی تہی یہہ لڑکے کہان سے پیدا ہوئے اوسیوقت آسمان سے آواز ہوئی کہ بیشک یہہ راجہ پانڈ کے صاحبزادے ہین جو بادشاہ عالم ملکوت اوسکی دونو رانیون کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین علاوہ اوس کے پہولون کی بارش

آسمان سے اوتر ہوئی تو سب کو یقین آگیا کہ یہہ پانڈوان ہیں راجہ پانڈا کے بیٹے ہیں اور بھیم سین
بھیکم پتامہ جو راجہ پانڈا کا مچھیرا تھا اون پانچون کو اپنے گھر لیگیا اور اونکی تربیت و تکمیل میں
بجان ساعی رہا جب یہہ پانچون جوان ہوئے ایک ایک اونمیں ایسا پہلوان پر زور و پر قوت
ہوا کہ کوئی پہلوان روئے زمین کا اون کے ساتھہ برابری کا دعوی نہ کرسکتا اور پانچون کا
اتفاق باہم ایسا تھا کہ گویا ایک جان پانچ قالب ہیں انمیں بھی بھیم سین ایسا پر زور پہلوان تھا
کہ کوئی اوسکے روبرو میدان میں نہہ نہ دکھلا سکتا شیدہ میر اوسکے رعب سے روباہ بنجاتا جسدن یہہ
پانچون بھائی ایسی لیاقت و بہادری سے نکلے تو راجہ دھرتراشٹر نے ان میں سے بڑے لڑکے جدشٹر کو اپنا
ولیعہد کیا تاج حکومت کا اوسکے سر پر دیا اس بات سے جرجودہن اوسکا بڑا بیٹا نہایت رنجیدہ
خاطر ہوا اور باپ سے کہا کہ تم نے میری جیسی لیاقت فرزند کو سلطنت سے محروم کرکے اپنے بھائی کے
بیٹے جدشٹر کو ولی عہد کیا یہہ بات مجھکو منظور نہیں ہے میں اپنی آپ پر خنجر مار کر مر جاؤنگا
اس بات کے علاوہ اوس نے کئی مرتبہ بھیم سین کے کھانے میں زہر ڈالا اور کئی مرتبہ نیند کی حالت میں
اوسکے ہاتھہ پانو باندہ کر دریا میں گنگ میں ڈالدیا مگر حافظ حقیقی کی حفاظت سے اوسکے کچھہ اذیت
نہ پہونچی راجہ دھرتراشٹر جب اس حال سے آگاہ ہوا بیٹے کی خاطر اوس نے عزیز سمجھی اور نکل علاقہ
متعلقہ اپنے سے آدھا ملک جرجودہن کو معہ دار الخلافت کے دیدیا اور پانڈوان کو حکم دیا کہ تم شہر
برناوا کو مسکن و تخت گاہ بناکر اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلو جدشٹر معہ چاروں بھائیوں اور
والدہ کی شہر برناوا کو روانہ ہوا ادہر جرجودہن نے اپنے آدمی شہر برناوا کو بہت جلدی کے
ساتھہ روانہ کئے اور حکم دیا کہ پانڈوان کے پہونچنے سے اول وہان ایک عمارت لاکھہ اور رال سے
بناکر تیار کرو جب پانڈوان وہان پہونچیں تو اون کو وہان ہی اوتار و رات کو جب سو جائیں
تو مکان کہ آگ لگادو جس سے وہ پانچون جلکر خاکستر ہو جائیں چنانچہ حسب الحکم جرجودہن کے
وہ مکان بہت جلد تیار ہو گیا جب پانڈوان وہان پہونچے تو اون کو اوسی مکان میں اوتارا
مگر وہ کسی طرح دشمنوں کے مکر و فریب سے آگاہ ہو گئے اور رات رات بھر ثقب اوس مکان سے

نکلکر مکان کو آگ لگا گئی اور وہ مکان معہ ایک عورت مسافر کے جو ساتھ اپنے پانچ لڑکون کے
شب باش تہی جلکر خاکستر ہوگیا ملازمان جرجودہن نے جو اہتمام پر مامور تہے عریضۂ تہنیت
جرجودہن کے نام لکہا اور تحریر کیا کہ پانڈوان پانچون بہائی معہ اپنی والدہ کے مکان مین
جلکر خاک ہوگئے یہہ مژدہ مسکرہ بہت خوش ہوا اور وہ پانچون بہائی اوس تہلکہ سے نجات
پاکر جنگل کو نکل گئے اور کتنی مدت تک سیر و شکار مین مصروف رہے بعد ازان شہر کنپلہ مین پہونچے
وہان کے راجہ درو پدی کے گہر مین ایک جوان لڑکی تہی اور اوس نے اپنی بزرگون کے دستور کے
بموجب ایک جشن مقرر کرکے کل غرب و جوار کے راجون کو بلایا اور ایک بڑی لکڑی میدان مین
کہڑی کرکے ایک سونے کی مچھلی اوسپر لٹکائی اور ایک گہی کی بہری ہوئی دیگ یگدان
بناکر اوس کے نیچے رکہی اور ایک کمان انہایت سخت اور تیر اوس کے پاس رکہا اور اہل مجلس کو کہا کہ جو
شخص اپنے زور و قوت سے اس کمان کا چلہ چڑہائے اور تیر مار کر لکڑی کے اوپر سے مچھلی دیگ کے
اندر گرائے تو راجہ کی لڑکی کی شادی اوس سے ہوگی اوس مجلس مین صدہا راجے اور شہزادے
حاضر تہے مگر کوئی اس کام کو بانجام نہپونچا سکا اتفاقاً پانڈوان بہی پانچون بہائی فقیرون
کی شکل مان ایک گوشے مین بیٹہے تہے اونمین سے ارجن اوٹہا اور کمان چڑہا کر ایک ایسا
تیر مارا کہ مچھلی گر کر دیگ مین آ پڑی جب ارجن یہہ شرط جیت چکا راجہ کی لڑکی درو پدی
کو جو مجلس مین بیٹہی تہی بے اجازت اوسکے باپ کے اوٹہا لیا اور مجلس کے احاطہ سے باہر نکل آیا
اہل مجلس مین سے کسیکو یہہ جرات نہوئی کہ اوسکو پکڑ سکین جب ارجن اوس راجے کی لڑکی کو اپنی
والدہ کے پاس لایا تو اوسکے حکم سے وہ پانچون بہائی اوس لڑکی کے شوہر بنے اور یہ
قرار پائی کہ وہ ستر ستر روز ہر ایک شخص کے پاس رہا کرے اونہین ایام مین یہہ خبر ہستنپور
مین پہونچی کہ پانڈوان زندہ و حیات موجود ہین اور رانی درو پدی راجہ درو پدی کی
لڑکی کو وہ جیت کر لے آئے ہین یہہ خبر پاکر راجہ دہرتراشٹر نے اونکو اپنے پاس بلایا
اور دوبارہ تمام ملک نصف حصہ اونکو بانٹ دیا اپنی بیٹون کے ساتہہ یہی اندلی صحبت کرتے

پانچون بہائی پانڈوان دہانسے رخصت ہوئی اور دریائی جمن پر آکر شہر اندریت آباد کیا اور وہان ہی سکونت اختیار کی اور جدشٹر جو چار بہائیون سے بڑا تہا راجہ و فرمان فرما بنا اور تہوڑے عرصہ مین ایسی دولت و شوکت بہم پہونچائی کہ راجگان ہفت اقلیم سے کسی کو نصیب نہین ہوی تہی جب کل فرمانفرمایان و راجگان روئے زمین اوسکی متابعت مین آگئی تو جدشٹر نے ایک یگ کیا اوس مین تمام راجے اور فرمان فرمایان روی زمین بہی حاضر ہوکر شامل جلسہ ہوئے اور کروڑہا روپیہ خیرات مین صرف ہوا چونکہ جرجودہن بہی جلسہ مین حاضر تہا یہہ عزت و شوکت اوسکی دیکہکر جرجودہن کے دل مین حسد پیدا ہوا اور چاہا کہ کسیطرح پانڈوان کی دولت پر زوال آوے چونکہ راجہ جدشٹر کو جوا کہیلنے کا بہت شوق تہا یہہ ذریعہ اوسکو ہاتہ ملا کہ جوا کہیل کر جدشٹر کا ملک و مال جیت لے اسلئے اوی برا منسے پانڈوان کو ملاقات کی بہانے اندریت سے بلایا اور بڑی خاطرداری سے پیش آیا چند روز کے بعد ایک روز جوا کہیلنا شروع کیا جدشٹر سب سے آگے بڑہا اور جرجودہن کے ساتہہ کہیلنے لگا قضا کار ہر ایک بازی جدشٹر نے ہاردی چند بازیون مین تمام ملک و مال و دولت خزانہ معہ رانی دروپدی کے جرجودہن نے جیت لیا اخیر بازی پر یہہ شرط ٹہہری کہ اگر اب کی بازی بہی جدشٹر ہاردی تو معہ اپنی بہائیون ملک و مال سے دست بردار ہوکر بارہ برس ویرانہ مین رہی تیرہوین برس ویرانہ سے کسی شہر مین آئی مگر اوایک سال تک اپنے آپ کو ظاہر نہ کرے اگر ظاہر کرے تو بارہ برس تک پہر ویرانہ مین رہے اتفاقاً یہہ آخر بازی بہی جرجودہن کی ہاتہہ آئی اور جدشٹر نے اپنے بہائیون اور رانی کی بازی کی شرط کی بموجب جنگل مین نکلگیا بارہ برس تک جنگل مین رہکر بڑی بڑی مصیبتین اوٹہائین تیرہوین برس شہر بیراٹہہ مین پہونچے اور بہیس تبدیل نام و لباس وہان کے راجہ کی نوکری کری جب وہ سال گذر چکا تو جرجودہن کیطرف پیغام بہیجا کہ نصف حصہ راج کا جو حق ہمارا ہے چہوڑ دو اگر نصف نہین دیتے تو بقدر گزارہ حصول معاش دیدو کہ ہم سب بہائی ملکر اوس مین اوقات گذاری بآسودگی کرین راجہ جرجودہن

نے اس درخواست پر کچھہ لحاظ نہ کیا اور نہ چاہا کہ وہ باآسودگی گذارہ اوقات کریں اسواسطے طرفین سے لڑائی کی تیاری ہوئی چونکہ اس مقدمہ مین حق بجانب پانڈوان کے تھا بہت سے راجے ہندوستان کے مددگار پانڈوان کے تھے اور مہاراجہ کرشن بھی برعایت ہم جدی وحقداری کے حامی پانڈوان کے ہوئے اور بمقام کورچھتر جسکو تھانیسر بھی کہتے ہین فریقین کی فوجین جمع ہوئین اور اٹھارہ کوس کا میدان جنگ کے لئے قرار پایا باعث یہہ تھا کہ یہہ مقام ہنود کے مذہب مین نہایت متبرک گنا جاتا ہی کیونکہ آغاز آفرینش کا خالق جل شانہ اسی مقام سے کیا تھا اور لکھا ہے کہ جو شخص اس اڑتالیس کوس کے اندر مریگا اوس کی مکتی ہو جائیگی بعد اجتماع فوج کے فریقین مین ایسی لڑائی ہوئی کہ آجتک وہ جنگ ضرب المثل اہل روزگار ہے اس جنگ مین لکھہا آدمی فریقین کیطرف سے کام آیا اور دونو فریق کی فوج سے اکیانوین لاکھہ اٹھائیس ہزار ایکسو ساٹھہ آدمی سوائے ہاتھی اور گھوڑون اور بیلون اور اونٹون وغیرہ کے کام آئے اور صرف گیارہ کس کل فوج اور افسران فوج سے باقی رہے اون مین سے سات کس تو پانڈوان کیطرف سے یعنے پانچون بھائی چچیرے بھائی مہاراجہ کرشن اور ساتگ جادو جان بر ہوئی اور چار کس کہروان کیطرف سے زندہ رہے جرجودہن بھی بکمال جوانمردی وولاوری عین معرکہ مین کام آیا اور یہہ معرکہ اٹھارہ روز برابر کورچھتر کے میدان مین قائم رہا اگرچہ آخر راجہ جدشٹر کی فتح نصیب ہوئی مگر سب اسکے کہ تمام خویش و اقربا دوست و آشنا راجہ کے قتل ہو چکے تھے نہایت پشیمانی وغمگینی شامل حال اوسکے ہوئی اور چاہا کہ دنیا اور سلطنت کو چھوڑ کر جنگل مین نکلجائے مگر مہاراجہ کشن جی سمجھانے سے دل کو ٹھہرایا اور میدان سے شہر ہستناپور مین آیا راجہ دھرتراشٹر اور اوسکے وابستگان کے اتفاق سے جرجودہن کا ماتم کیا پھر باجازت راجہ دھرتراشٹر مل سلطنت کا مالک بنا اور مدت مدید تک سلطنت کے گھوڑے کی قربانی اور جگ جو بڑے بادشاہ اور سمدوراجی کرتے ہین اپنے کیا کل سلاطین رئیے زمین کو اپنی اطاعت مین لیا جب طبیعت بادشاہت سے سیر ہو گئے اور کچھہ بسبب قتل کشن جی کی طبیعت بحالی و برقرار نہ رہی تو ترک سلطنت کرکے پایتخت

دنتہر تنہا ملا اوس سے تجھک نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کدہر کو جاتا ہے اوس نے کہا کہ مینے سنا ہے
کہ آج راجہ کو تجھک سانپ کاٹیگا اور وہ اوسکے زہر کے صدمہ سے مرجائیگا اسواسطے مین جاتا ہون
کہ راجہ کو سانپ کی زہر سے نجات دون اور اوسکی جان کو بچالون تجھک یہہ تقریر سُنکر حیران ہوا
اور کہا کہ مین تجھک سانپ ہون اور جاتا ہون کہ راجہ کو کاٹ کر اوسکو ہلاک کرون میری زہر سے
کوئی دیگر جان بر نہین ہوسکتا تم کیونکر اوسکو بچا سکتے ہو آؤ مین تمہارے روبرو ایک درخت
کو کاٹتا ہون اور میری زہر کی آگ سے جلکر خاک ہوجائیگا اگر تم نے اوسکو سبز کر لیا تو جانونگا
کہ راجہ کو بھی تم پھر زندہ کروگے یہہ بات کہکر تجھک ایک بڑے درخت کے نیچے گیا اور سانپ بنکر
درخت کی لکڑی کو کاٹا فے الفور درخت کو آگ لگ گئی اور کئی ہزار جانورون کے ساتھہ
جو اوسپر رہتے تھے جلکر خاکستر ہوگیا دنتہر نے جب یہہ حال دیکھا ایک چلو پانی کا لیکر اوسپر چھڑکا
پڑتا اور درخت کے راکھہ پر چھڑک دیا اوسیوقت درخت پھر بدستور سبز ہوگیا اور جسقدر جانور
جل چکے تھے دوبارہ زندہ ہوگئے دنتہر کا یہہ کمال تجھک نے دیکھکر اوسکو کہا کہ میری خاص عداوت
راجہ کے ساتھہ کچھہ نہین خداوند حقیقی کے حکم سے اوس کے کاٹنے کے لیے جاتا ہون اور حکم تقدیر
یہہ ہے کہ آج وہ میری زہر کے صدمہ سے ہلاک ہوا گرچہ تو اپنے فن مین کمال ہے مگر خدا کے حکم کو تو روک
نہین سکتا علاوہ اس کے تو دنیا کی دولت کی طمع کے ماری جاتا ہی کہ راجہ کو زندہ کرکے انعام پاوے
وہ طمع تو مجھہ سے ہی لے لے اور اسی جگہہ سے اپنے گھر کو چلا جا یہہ کہکر تجھک نے ایک نگینہ الماس کا
دنتہر کو دیا اور کہا کہ اگرچہ یہہ نگینہ بذات خود بہی بڑا قیمتی ہے مگر اس مین یہہ بہی تاثیر ہے
کہ جو چیز تو اس سے قسم مال و دولت وغیرہ سے مانگے گا فے الفور موجود ہوجائیگی دنتہر نے اوسوقت
دل مین سوچا کہ بیشک مین خدا سے زیادہ زبردست نہین ہون اگر مین راجہ کے پاس گیا اور
میرا عمل اوسپر نچلا تو شرمندگی کے بغیر کچھہ نہ حاصل ہوگا اور اب یہہ دولت بے زوال جو مجھکو تجھک
سے ملتی ہے چاہیئے کہ لیلون اور اپنے گھر کو چلا دون چنانچہ دنتہر تو الماس لیکر اوسی مقام
سے واپس اپنے گھر کو چلا گیا اور تجھک دریاے گنگ کے کنارے جہان راجہ دریا کے اندر بکان

محفوظ بیٹھا ہوا تھا جا پہونچا تمام دن بیٹھا رہا شام کے قریب راجہ کی بیٹی راجہ کو ملنے کو آئی اور
برہمنوں کے لباس پہنکر اور چند خوان میوہ جات کے ساتھہ لیکر راجہ کی خدمت مین بذریعہ
کشتی کے گئی تچھک بھی ایک چیونٹی کی شکل بنکر میوون کے خوان مین ہو بیٹھا جب وہ خوان راجہ کے
روبرو رکھا گیا راجہ نے وہ تمام میوہ برہمنون کو بانٹ دیا اخیر کا ایک میوہ اپنے ہاتھہ مین لیا
دیکھا کہ ایک چھوٹا سا کرم میوہ کے ساتھہ لگا ہوا ہے کہا کہ تچھک سانپ پہونچا یہہ کرم کہ میوے
کے ساتھہ ہے بیشک یہی تچھک ہے اب خدا کی تقدیر سے بھاگا نہین جاتا یہہ کہکر اوس کرم
کو پکڑ لیا اور اپنی گردن پر رکھہ دیا تچھک نے الفور ایک مہیب سانپ کی شکل بنکیا اور راجہ
کو کاٹ کر ہلاک کیا بلکہ اوسکی زہر کی یہہ تاثیر ہوئی کہ وہ مکان جس مین راجہ بیٹھا تھا جلکر خاک
ہوگیا اور وہ ستون جسپر وہ مکان بنایا گیا تھا اس زور سے پھٹا کہ بجلی کی سی آواز اوس سے نکلی دوسرے
روز امرای دربار نے دریا پر جاکر راجہ کی نعش تلاش کی اور حسب دستور ہنود کے دریا کے کنارے

راجہ جنمی جی پسر راجہ تریکھیت

راجہ تریکھیت کی وفات کے بعد باتفاق امرا و وزرا کے راجہ جنمی جی اوسکا بڑا بیٹا تخت نشین
ہوا اس نے اپنی حکومت کی وقت سلطنت کا انتظام بخوبی کیا بڑے بڑے راجون کو جو اسکے
باپ کے مرنے کے بعد اطاعت سے منحرف ہوگئے تھے اونکو اس نے بزور شمشیر و تیر سیدھا کیا اوسی عرصہ مین
جرنگا نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور راجہ کو نصیحت کی کہ تو نے اسقدر جنگ اور معرکے
جو راجون کے ساتھہ کئے ہین اس سے سوا اس کے کہ دونو طرف سے ہزارون آدمیون کا خون ہوا صدہا
جانین مفت ضایع ہوئین اور کیا حاصل ہوا تجھکو چاہیئے کہ کوئی ایسا کام کر جس سے ہمیشہ کے لئے تیرا
نام باقی رہے وہ یہہ ہے کہ تچھک سانپ نے تیرے باپ کو ہلاک کیا تھا اگر تو باپ کا خلف بیٹا ہے تو
چاہئے کہ سانپ سے بدلا آیندہ کے لئے اوس کے پنجہ سے بنی آدم کو رہائی دے اگر یہہ کام
تجھسے انجام پاگیا تو یہہ جان کہ ہمیشہ کے لئے تیرا نام زمانہ پر رہا عابد کے کہنے سے راجہ ہمکام
پر مستعد ہوگیا اور چاہا کہ تچھک سانپ سے اپنے باپ کے خون کا عوض لے بلکہ کسی سانپ کے قسم کو

زمین کے کوہ بیابان کے اندر باقی نہ چھوڑے یہہ ارادہ جب راجہ کے دل مین قایم ہوگیا تو اوسنے
بڑے بڑے کامل منتری جن کے عمل کے زور سے تمام پیدایش مدنی زمین کی مسخر ہوسکتی ہی بلایا
اور فرمایا کہ تم اپنی منتر دن کے عمل سے روئی زمین کے سانپ پکڑ منگواؤ اور سب کو آگ مین جلادو
عامل راجہ کے حکم کے بموجب اپنی عمل مین مصروف ہوئے اور میدان جنگل مین ایک بڑی آگ روشن
کی آخر اون کے عمل کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ہزارون سانپ ہر روز خود بخود اوس آگ کیطرف دوڑے
آتے اور آگ مین پڑکر جل جاتے جب لاکھون کروڑون سانپ جل چکے اور یہہ نوبت پہونچی کہ سیکھ
ناگ نے بھی جسکے سر پر بقول اہل ہنود کرۂ زمین قایم ہی چاہا کہ اپنے مقام سے حرکت کرکے اپنے
آپ کو اوس آگ مین ڈالدیوی تو استیک نام ایک عابد راجہ کے دربار مین حاضر ہوا اور بعد دعا
وثنا کی قصور سانپون کا معاف کرایا اور راجہ کی غضب کی آگ فرو ہوئی بعض کا قول ہے کہ تچھک
ہی اوس آگ مین جلگیا اور بعض کہتے ہین کہ تچھک اپنی جان بچانیکے لئے رحم اندر کی خدمت مین حاضر ہوا اور رحم اندر کے اشارے سے استیک
عابد راجہ کی خدمت مین آیا اور تچھک کا قصور معاف کرایا اسکام کے انفراغ کے بعد ایک روز ویاس
دیوجی راجہ کے دربار مین تشریف لائے راجہ نے اون سے پوچھا کہ میرے بزرگ پانڈوان باوجودیکہ
عقیل و دانا و ذی ہوش عابد زاہد تھے اور جانتے تھے کہ دنیا ناپائدار ہے آخر ایک روز مرنا ہے
جہان فانی سے کنارہ کرنا ہے پھر اونہون نے کسواسطے کیرون کے ساتھہ جنگ کیا لاکھون آدمیون کا
خون اپنی گردن پر ناحق لیا اپنے بھائی بیٹے برادر عزیز قتل کئے ہزارون جانور مار دیئے ویاس دیوجی
نے جواب دیا کہ اس مین وہ ناچار تھے کیونکہ ارادہ خدا کا یہی تہا کہ بھایون کے آپس مین جنگ
ہون اور اتنی مخلوق اوس مین ماری جائے بلکہ تجھہ سے بھی عنقریب ایک ایسا عمل صادر ہونے
والا ہے کہ تو اوسوقت جان بوجھکر آنکھین بند کرلیگا اس لئے مین تجھکو پہلے سے اطلاع دیتا ہون
کہ فلان روز کوئی سوداگر فلان رنگ کا گھوڑا بیچنے کو لائیگا تو اوسکو ہرگز خریدنہ کرنا اگر خرید
لیگا تو اوسپر سوار نہونا اور اگر سوار ہوگا تو اوسکو جنگل کیطرف نہ لیجانا اور اگر وہ تجھکو بے
بسی کی حالت مین جنگل کو لے گیا تو وہان تجھکو ایک عورت نوجوان با طلعت دلفریب

خبردار تو اوس پر فریفتہ نہو جانا اور اگر ہو گیا تو اوسکو گھر مین نہ لانا اور اگر لایا تو رانی نہ بنانا
اپنے ازدواج مین نہ لانا اور اگر لایا تو اوسکا محکوم نہو جانا اوسکو پردہ مین نہ کہنا کسیکے روبرو نہونے
دینا یہہ بات کہکر بیاس دیو غائب ہو گئے اور بروز مقررہ ایک سوداگر دربار مین آیا اور ایک ایسا
عجیب و غریب گہوڑا اوس نے پیش کیا کہ راجہ نے بے اختیار ہوکر اوسکو خرید لیا اور سوار ہوکر چاہا کہ
اوسکی رفتار کا لطف دیکہی گہوڑا راجہ کو اپنی پشت پر لیکر دوڑا ہر چند روکا رک نسکا آخر وہ جنگل
مین جاکر کہڑا ہو گیا اوسی وقت جنگل کے اندر سے ایک عورت نوجوان خوبصورت حسینہ جمیلہ نکل آئی
اور راجہ اوسکو دیکہہ کر ایسا مفتون ہوا کہ بیاس دیوجی کی نصیحت بالکل بہول گیا فی الفور
اوسکو گہوڑے پر چڑہا کر گہر لے آیا اور اپنی رانی بنایا اوس رانی نے راجہ کی مزاج پر ایسا اختیار
پایا کہ راجہ کی حکومت برائے نام رہ گئی ایک روز راجہ کے گہر برہمنون کا کہانا تہا صدہا برہمن
مائدہ شاہی پر حاضر تہے جب کہانا ہر ایک کے آگے رکہا گیا تو وہ رانی بے حجاب اپنا ناز و شیوہ
دکہلاتی ہوئی برہمنون کے سامنے آموجود ہوئی چونکہ حسن گلوسوز اوسکا ایسا تہا کہ اگر
چاند بہی روبرو آتا حلقہ بگوش بنجاتا سورج اوس کے سامنے شرماتا برہمن سب کے سب اوسکو
دیکہکر آئینہ کیطرح حیران رہ گئے اور کہانا چہوڑ کر سب اوسی کو دیکہنے لگے یہہ حال دیکہکر
راجہ کو غیرت و حمیت لاحق حال ہوئی اور کل برہمنون کے لئے قتل کا حکم نافذ کیا چنانچہ
نے الفور قتل ہوئی جب یہہ بدعمل راجہ سے دیدہ و دانستہ سرزد ہوا تو بیاس دیوجی حاضر ہوئے
اور کہا کہ مین نے پہلے تجہکو اس بدعمل سے آگاہ کر دیا تہا پہر تو کسواسطے مرتکب اس عمل کا ہوا راجہ
اوسکے کہنے سے متنبہ ہوا اور زار زار رونے لگا اور ماتہہ بانده کر عرض کی کہ اب مجہکو کوئی ایسا
عمل فرمایئے جو عوض اس بدعمل کا ہو جائے فرمایا کہ خیرات بہت کرو اور ہر روز کتہا کتا میا بہارت
کی سنا کرو کہ کفارہ اوس گناہ کا سوا اس کے اور کوئی نہین ہے جب اسی برس اس راجہ کے
راج کو گذر گئے تو اس جہان فانی سے رحلت کی ۔

ذکر راجہ اسمند وغیرہ اولاد پانڈو انکا بطور اجمال

راجہ جمی کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اسمند راجہ بنا اور بیاسی سال تک بادشاہت کی بعد اسکے راجہ اوپن اٹھاسی سال ۹ ماہ اور راجہ مہاجی اکیاسی سال گیارہ ماہ اور راجہ جسرتھ پچہتر سال ۹ ماہ اور راجہ دشت وان چہتر برس اور راجہ اوگرسین اٹہتر سال اور راجہ سورسین اسی سال اور راجہ شدشٹ پینسٹھ سال ۹ ماہ اور راجہ رہی اٹہتر سال پنج ماہ اور راجہ پرچہل چوسٹھ سال سات ماہ اور راجہ سونہپال اسی سال اور راجہ نرہرد بو اکیاون سال گیارہ ماہ اور راجہ سوجرت بیالیس سال اور راجہ بہوپ اٹھاون سال تین ماہ اور راجہ سوہن پچپن سال آٹھ ماہ اور راجہ سیدائی باون سال نو ماہ اور راجہ سرون اٹھاون سال اور راجہ بھیکھم سینتالیس سال سات ماہ اور راجہ پدرتھ پینتالیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دسوان چوالیس سال نو ماہ اور راجہ اوتی چوالیس سال ۹ ماہ اور راجہ اولی چہیاسی سال ۹ ماہ اور راجہ استی اکیاون سال اور راجہ دندپال اٹہتیس سال پنج ماہ اور راجہ درسال چالیس سال تین ماہ اور راجہ شبک چہتیس سال اور راجہ کہیم اٹھاون سال پنج ماہ پشت بہ پشت بعدل و داد بادشاہی کرتے رہے جب راجہ کہیم کی وفات کے بعد راجہ کہین تخت نشین ہوا تو اوس نے بخلاف طریق اپنے باپ دادا کے رعایا پر ظلم و ستم کرنا شروع کیا اور رعایا و فوج اس کے ظلم سے بجان تنگ آئی آخر سب امرا و وزرا آپس میں ملگئے اور راجہ کو قتل کر ڈالا اور بسراؤ نام وزیر کو تخت نشین کیا راجہ کہین نے اڑتالیس سال سلطنت کی اسکی ذات پر سلطنت خاندان پانڈوان کی ختم ہوئی اور ابتدائے عہد راجہ جدشٹر سے اس راجہ تک اکتیس راجون نے راج کیا اور اکہزار آٹھ سو چوہتر سال مدت راج کی شمار میں آئی ؛

ذکر خاندان راجہ بسراؤ اور اوسکی اولاد کا

راجہ کہین کے قتل کے بعد اوسکا وزیر بسراؤ تخت نشین ہوا سترہ سال چار ماہ اوس نے نہایت عدل و داد سے راج کیا پھر اوس کے بعد اوسکا بیٹا سوربین بیالیس سال سات ماہ اور راجہ سیرساہ باون سال ۹ ماہ اور راجہ اننگ ساہ سینتالیس سال نو ماہ اور راجہ برجیت تیس سال

گیارہ ماہ اور راجہ درپہہ چوالیس سال تین ماہ اور راجہ سودہ پال تیس سال نو ماہ اور راجہ آپدت بیالیس سال تین ماہ اور راجہ امرجودہ ستائیس سال چار ماہ اور راجہ مین پال بائیس سال گیارہ ماہ اور راجہ سروسی ہنیتالیس سال سات ماہ اور راجہ بدارتہہ پچیس سال پانچ ماہ پشت بہ پشت فرمان فرمائی مند ہوئی راجہ بدارتہہ کے بعد بدہ مل اوسکا بیٹا راجہ ہوا چونکہ یہ راجہ ہمیشہ شراب اور بنگ اور چرس کی نشہ مین مستغرق رہتا تہا اسلئے اوسکو اوسکے وزیر پرماہ نے قتل کر ڈالا اس خاندان نے بانسو ایک سال دو ماہ سلطنت کی اور چودہ کس راجہ ہوئے۔

ذکر سلطنت راجہ پرماہ اور اوسکی اولاد کا

راجہ پرماہ جب مالک سلطنت کا ہوا تو پنتیس سال اوس نے بآرام تمام راج کیا بعد اوس کے راجہ جیپال ستائیس سال سات ماہ اور راجہ شرگن اکیس سال اور راجہ بھیپ پچیس سال اور راجہ جہاجل پنتیس سال آٹھ ماہ اور راجہ سروپ دت اٹہائیس سال اور راجہ مترسین چوتیس سال تین ماہ اور راجہ سکہدان ستائیس سال دو ماہ اور راجہ جیپال اٹہائیس سال اور راجہ کلنک انتالیس سال چار ماہ اور راجہ کلمن چھیالیس سال اور راجہ شرمرون آٹھ سال گیارہ ماہ اور راجہ جیون جاٹ چھبیس سال نو ماہ اور راجہ مری چک تیرہ سال دو ماہ اور راجہ بیرسین چھبیس سال دو ماہ راجہ رہی من بعد راجہ اوہت راجہ بنا اور عیش و عشرت مین پڑ گیا بدانتظامی تمام ملکون مین پہیل گئی آخر وزیر دندہر نے راجہ کو قتل کر ڈالا سولہ راجے اس خاندان مین راجہ ہوے چار سو چھیالیس سال تک یہہ راج رہا +

ذکر سلطنت راجہ دندہر اور اوسکی اولاد کا

راجہ دندہر نے تخت نشین ہوکر بعد داد اکتالیس سال سلطنت کی پہر راجہ سین دہج پینتالیس سال تین ماہ پہر راجہ مینگ اکتالیس سال پہر راجہ مہاجودہ تنتیس سال پہر راجہ ناتہہ ستائیس سال پہر راجہ جیون راج پینتالیس سال پہر راجہ اودے سین ستتیس سال پہر راجہ انند مل اکیاون سال پشت بہ پشت راجہ ہوتے رہے پہر اوس کے

بعد راجپال راجہ بنا یہہ شخص مغرور و متکبر و خود پسند تہا اِس لئے سب نے ملکر راجہ سکونت کو کہ کاؤن کے راجہ کو بُلا بہیجا جنگ مین راجپال مارا گیا اور پچیس سال سلطنت کی نوراجون نے اِس خاندان مین رواج کیا ٭

ذکر راجہ سکونت

اِس راجہ نے سلطنت پاکر غفلت اختیار کی کونکہ کا نشہ اسپر ایسا غالب آیا کہ رات دن یہہ نشہ مین مستغرق رہتا آخر راجہ بکرماجیت نے اِسپر چڑہائی کی اور یہہ لڑائی مین مارا گیا

ذکر راجہ بکرماجیت اور راجہ بھرتہری کا

راجہ بکرماجیت بہت بڑا راجہ ہوگذرا ہی اوس کے قصے اور فسانے عجیب عجیب لوگون کی زبان پر جاری ہین اور یہہ بات سب اہل ہند یقین کرتے ہین کہ اوس سے پیچھے کوئی راجہ موصوف باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ نہین ہوا اور تمام ہندوستان مین سنہ بکرماجیتی جو اب ۱۹۲۹ ہی جاری ہے اور شروع ہر ایک سال کا ماہ چیت سے ہوتا ہی قصہ تولد اس راجہ کا اسطرح درج کتب بنود ہے کہ ایک روز راجہ اندر نے جو ایک دیوتا بارش باران رحمت الٰہی پر موکل ہی بہشت مین مجلس عیش و عشرت کی گرم کی ہوئی تہی اور اپچھرا نام حور بہشت محفل مین رقص کر رہی تہی گندہرب سین دیوتا اندر کا بیٹا بہی وہان موجود تہا اوسکو اپچھرا کی صورت بہت پسند آئی اور محو تماشا ہوکر عاشقانہ نگاہ سے اوسکو دیکہنے لگا راجا اندر کو یہہ حرکت اوسکی پسند نہ آئی اور غضبناک ہوکر اوسکو سراپ دیا کہ تو بہشت سے نکلکر زمین پر چلا جا اور اس حالت مین رہو کہ تمام دن تیری شکل گدہ کی اور رات بہر آدمی کی رہی اور جب تک کوئی تیرے اوس جنم جو گدہے کی صورت مین ہوگا قتل کرکر آگ مین نہ جلائیگا تو یہہ بہشت مین آنیکے قابل نہوگا یہہ سراپ دیکر اندر نے ایک منتر اوسپر پہونکا جسکی تاثیر سے وہ گدہی کی صورت بنگیا اور آسمان سے گر کر دہارا نگری شہر کے پاس تالاب مین آپڑا چند سال تک اوسی تالاب مین رہا ایک روز چند برہمن تالاب پر غسل کرنے گئے گندہرب سین نے تالاب کی اندر سے اونکو آواز دی کہ مین گندہرب سین دیوتا

اندر کا بیٹا اس تالاب مین ہون تم اس شہر کے راجہ کو کہدو اپنی لڑکی میری نکاح مین دے تو مین تالاب سے نکلون برہمنون نے اس آواز پر کچھ خیال نہ کیا مگر جب چند روز برابر یہی آواز سنتے رہے تو راجہ کی خدمت مین حاضر ہو کر اطلاع اس امر کی کردی راجہ اس امر کی تصدیق کے لیے خود تالاب پر آیا تو اوسکو بھی گندھرب سین نے اسیطرح کی آواز دی اوس نے جواب دیا کہ اگر تو دیوتا اور اندر کا بیٹا ہے تو میرے شہر دھارانگری کی فصیل لوہے کی کردے چنانچہ اوسی رات مین وہ فصیل لوہے کی ہوگئی جب ایسے خارق ظہور مین آئی تو راجہ کو یقین ہوگیا اور دوسرے روز تالاب پر جاکر کہا کہ مہاراج اب اگر تم تالاب سے باہر آجاؤ تو مین اپنی لڑکی کی شادی تم سے کردون بہادر گندھرب سین نے الفور بصورت حضر پانی سے نکل آیا راجہ اوسکو دیکھکر سخت غمناک ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر اب مین اسکو لڑکی نہین دیتا تو یہہ دیوتا ہی ایک دم مین میری سلطنت کو زیر و زبر کردیگا اور اگر دیتا ہون تمام زمانہ کا مطعون ہونگا اور لوگ کہینگے کہ گدہی کو راجہ نے لڑکی دی ہے یہہ حال دیکھکر گدہے نے آواز دی کہ مین بیشک دیوتا ہون مگر کسقدر مدت تک دن کو گدہا اور رات کو آدمی ہوجایا کرونگا جب میعاد گذر جائیگی تو اس سے میری رہائی ہوجائیگی تم کچھ غم نہ کرو آخر راجہ اوسکو رسی ڈالکر طویلہ مین لیگیا جب رات ہوئی اور وہ آدمی کی شکل بنا تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کردیا چند سال یہی حال رہا کہ دن کو وہ بادشاہ کے طویلے مین بندھا رہتا اور رات کو آدمی بنکر بادشاہ کی محلون مین چلا جاتا تمام رات وہان رہتا آخر شہزادی کی ایک کنیز کے گندھرب سین کے نطفہ سے حاملہ ہوئی اور ایک لڑکا جنی جسکا نام بھرتھری رکھا گیا پھر شہزادی کو حمل ہوا حمل کے وضع کے دن جب قریب آئے تو ایک روز راجہ اپنے گھوڑون کے دیکھنے کے لئے طویلہ مین گیا اور اوس گدہی کو بھی جو اوسکا داماد تھا بندھا دیکھا تو راجہ کی طبیعت نے اوس سے نہایت نفرت کہائی اور حکم دیا کہ اس گدہے کو تلوار مار کر مارڈالو نوکرون نے الفور تعمیل کی اور اوس کے جسم کو آگ مین جلا دیا جب جل چکا تو آسمان سے آواز ہوئی کہ اے راجہ تیرا احسان ہمپر آج تمام ہوا کہ تیرے ذریعہ سے

اوس روز راجہ بہی عورت کی ساتھہ محبت رکھنے اور اپنی حقیقی بہائی بکرماجیت کے جلا وطن کردینے سے پچھتایا اور دنیا اوسکے لیے ایسی سرد ہوگئی کہ دوبارہ اوسکو سلطنت کی خواہش نہری دولت وحکومت کو ترک کرکے جنگل مین گیا اور بذریعہ عبادت وریاضت کے حیات ابدی پائی راجہ جب سلطنت چھوڑکر اوجین سے نکل گیا اور سلطنت بے راجہ وفرمانفرما رہ گئی تو بکمال جرأت ودلیری مالوہ مین برپا ہوگئی تمام علاقہ دیوان خونخوار وحشیان مردم آزار نے اوجاڑ دیا اور دار الحکومت اُجین پر ایک دیو سرپتال نام نے قبضہ کرلیا اوسکی خوراک آدمی کا گوشت تہا ہزارون آدمی اوس نے شہر کی رعایا مین سے کہالیے ہزارون جان بچاکر بہاگ گئے ہزارون نے دیو کے خوف سے خودکشی کی آخر جب سرپتال نے دیکہا کہ اگر یہہ شہر ایک ہی مرتبہ اوجڑ گیا تو مین اپنی خوراک روزمرہ کہان سے لونگا تو اوس نے یہہ بات مقرر کردی کہ شہر کے لوگ ہر روز ایک آدمی مجکو کہانے کے لیے دیدیا کرین اور اسکو سن طعام قسم شیرینی وحلوا وغیرہ سے مہیا کردیا کریں وہ آدمی جو میری خوراک کے لیے آیا کرے ہر روز تمام روز تخت شاہی پر بیٹہکر حکومت کیا کرے شام کو وہ تخت پر رہے اوسکو مین کہالیا کرونگا ناچار یہہ شہر والون نے منظور کیا اور ہر روز جو نیا بادشاہ قرار پاتا شام کو وہ لقمہ شکم دیو کا ہوجاتا چند سال اسیطرح گذر گئے آخر یہہ اتفاق حسنہ وقوع مین آیا کہ گجرات سے ایک قافلہ سوداگران غلہ فروش کا مالوہ کو آیا جب سوداگر متصل اُجین کے پہونچے شہر کی بربادی کا حال سنکر رات کو وہ دریا کے کنارے پر اُتر پڑے اون مین راجہ بکرماجیت بہی تہا جو اپنے وطن مالوہ کے دیکہنے کے شوق سے گجرات سے سوداگرون کے ہمراہ ہولیا تہا جب آدہی رات گذری جنگل سے ایک گیدڑنے آواز دی اوس دریا کے اندر ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی چلی آتی ہے اوسکے پاس جلد لعل قیمتی ہیں پس جو شخص اوس مردہ کو دریا سے نکالکر میرے کہانے کے لیے خشکی مین ڈالدیوے وہ جلد لعل لے لیوے بلکہ اس کار صواب کے عوض مین اوسکو تمام ہندوستان کی سلطنت بہی ملیگی بکرماجیت چونکہ دام ودد وحش وطیور کی زبان سمجہتا تہا یہہ آواز سنکر دریا پر جا کہڑا ہوا ایک

گھڑی کے بعد ایک آدمی کی نعش بہتی ہوئی اوسکو نظر آئی وسکو اوس نے پکڑ لیا چار دن بعد
اوسکی جیب سے نکال لیے اور اوسکو گیدڑ کے کھانے کے لئے خشکی مین ڈالدیا اور امیدوار حصول
سلطنت کا ہوا جب دن ہوا تو شہر کے دیکھنے کے لیے بکرماجیت گیا تمام کارخانہ برہم درہم
دیکھا محلون کے محلے اوجڑے ہوئے پائے جب بازار مین گیا تو دیکھا کہ ایک شخص فیل سوار سوار
پیادہ کے تجمل کے ساتھ سوار چلا جاتا ہے اور ماں باپ اوس کے جو قوم کے کہار تھے اوس کے پیچھے روتے
چلاتے سر پر خاک اوڑھتے ہوئے چلے جاتے ہین یہہ دیکھکر بکرماجیت کو حیرت دامنگیر ہوئی اور لوگون
سے اصل حال دریافت کیا بازار والون نے تمام قصہ بیان کر دیا کل ماجرا سے واقف ہوکر بکرماجیت
دربار مین گیا اور کہا کہ تم آج اس کمہار کے لڑکے کی جگہہ مجھکو رجہ بناؤ مین اپنی جان اس شہر
پر فدا کرتا ہون اگر رات کو مین دیو پر غالب آیا تو سلطنت حق میرا ہے اور اگر دیو نے مجھکو
مار لیا تو اختیار ہے کل اسکو پھر راجہ بنا دینا لوگون نے مسافر جانکر ہر چند بکرماجیت کو اس درخواست
سے باز رکھا مگر اسنے نمانا اور راجہ ہونے پر مصر ہوا آخر اُمرا نے بکرماجیت کو ایک روز کے لیے
راجہ بنایا تمام روز یہہ تخت نشین ہوکر سلطنت کرتا رہا جب شام ہوئی تو تمام اُمراء و ملازم
شاہی اسکو تنہا تختگاہ مین چھوڑ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے دو گھڑی رات گئے تو بیتال سر
دیو آیا پہلے اوس نے اکیسو من شیرینی وغیرہ لذیذ غذائین نوش کین پھر بکرماجیت کی طرف متوجہ
ہوا اور چاہا کہ اسکو بھی غوشجان کرے بکرماجیت اوسکو دیکھکر اوٹھ کھڑا ہوا اور دیو کے ساتھ
کشتی شروع کی چونکہ بکرماجیت کے جسم مین ایکہزار ہاتھی کا زور تھا فی الفور دیو کو گرا لیا اور چاہا
کہ دیو کو مار ڈالے دیو بخوشامد پیش آیا اور بہزار منت عرض کی کہ مین اس شہر سے چلا جاتا ہون
تخت سلطنت کا تجھکو مبارک ہو آئندہ مین کبھی اسطرف رخ نہین کرونگا بلکہ جب تو مجھکو
کسی مشکل کے وقت یاد کریگا حاضر ہوکر خدمت کرونگا غرض بکرماجیت نے اوس سے عہد لیکر رخصت
کیا اور خود تخت شاہی پر تمام رات بآرام تمام سو رہا جب صبح ہوئی شہر کے لوگ بکرماجیت
کے حال دیکھنے کو آئے دیکھا کہ صحیح و سلامت موجود ہے اس بات پر سب خوش ہوئے اور بے

بلکہ اوسکو تلک راج کا دیا جب ثابت ہوا کہ یہ شخص وہی بکرماجیت راجہ بھرتہری کا بھائی اور وزیر ہے تو سب نے شکرانہ ادا کیا کہ حق بحقدار رسید ہوا۔

یہہ بادشاہ بڑا دانا عالم فاضل بہادر سخی جامع طریقت وحقیقت تھا علما و فضلا کی بہہ بڑی توقیر کرتا اسکے وقت شہر اجین معدن علوم وفنون ہوگیا تھا خزانہ شاہی مین سے یہہ اپنی گذارہ خاص کے لیے کچھہ نہ لیتا اور اپنی اجرت ومحنت روزمرہ سے گذارہ کرتا تمام جانورون کی زبان سے اسکو آگاہی تھی اپنی سلطنت کے وقت اس نے اپنی قلمرو کو وسیع کیا ولایت دکن اور اوڑیسہ وبنگ وبہار وگجرات وسومنات کو زور شمشیر اپنے تصرف مین لایا بہر شہر اندرپت پر چڑھائی کی راجہ بنگونت راجہ اندرپت اسکے مقابل ہوا اور لڑائی مین مارا گیا اسکے ماری جانے کے بعد تمام ولایت وسیع ہند کی اسکے تحت مین آگئی خطہ پنجاب کا بھی شہر کابل تک اسکی حکومت مین شامل ہوا اخیر عمر مین راجہ سالباہن والی دکن جو پہلے اسکا مطیع تھا اسے پھر گیا مگر ماجیت نے اوپر لشکر کشی کی عند المقابلہ بکرماجیت کی فوج بھاگ نکلی اور یہہ راجہ سالباہن کی قید مین آگیا اوس نے براہ بیرحمی ایسے رحیم وکریم ونہ مند راجہ کو قتل کر دیا قتل کے وقت جب سالباہن نے بکرماجیت کو رو برو بلایا تو کہا کہ جو تیرے دلکی آرزو ہو بیان کر بکرماجیت نے جواب دیا کہ اگر تو میری تاریخ کو اپنی دفترون مین جاری رکھے تو جو ارزو مین داخل ہے اسبات کو اوس نے منظور کیا اور سمت بکرمی کے رائج رہنے کا حکم دیا کہ اوس روز سے آجتک رائج ہے۔ نسخہ راجہ دلی اور راج ترنگی مین قصہ وفات راجہ بکرماجیت کا اسطرح پر درج ہے کہ راجہ کی اخیر عمر مین سمندر پال جوگی راجہ کا مصاحب ومقرب بنا اور اوسنے اپنے شعبدے وطلسمات عجیب وغریب دکھلا کر راجہ کو اپنا معتقد بنایا آخر جوگی کے دل مین ہوس سلطنت کی دامنگیر ہوئی تو اوس نے راجہ کو کہا کہ تمہارا جسم اب ضعیف ہوگیا ہے تم کو چاہیئے کہ اس جسم کو چھوڑ کر کسی جوان جسم مین آجاؤ اور مجھکو یہہ عمل یاد ہے کہ اسکے عمل سے انسان کی روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم مین جا سکتی ہے راجہ نے یہہ

عمل اوس سے سیکھا اور ایک روز امتحاناً اپنا جسم چھوڑ کر دوسرے جسم مین کہ ایک نوجوان آدمی کا جسم تھا داخل ہوا جب راجہ کا جسم خالی ہوگیا تو سمندر پال اپنا قالب چھوڑ کر راجہ کے قالب مین آگیا اور جس قالب مین راجہ کی روح داخل ہوئی تھی اوسکو قتل کر ڈالا اس فریب سے سلطنت کا مالک ہوا بعض کا قول ہے کہ راجہ بعمر طبعی پہونچکر مرگ اتفاقیہ سے مرگیا عمر راجہ بکرماجیت کی بتول اہل سنہا یکہزار ایک سو سال ہوئی ❊

ذکر خاندان سمندر پال اور اوسکی اولاد کا

بعد وفات راجہ بکرماجیت کے سمندر پال جوگی باتفاق اہل دربار بادشاہ ہوا اور چوبیس سال سلطنت کی پھر راجہ چندر پال چالیس سال پانچ ماہ پھر راجہ بنین پال اکیاون سال پنجماہ پھر راجہ دیس پال سینتالیس سال دو ماہ پھر راجہ سنگھ پال اڑتالیس سال پھر راجہ سوبہ پال ستائیس سال گیارہ ماہ پھر راجہ نکھپ پال اڑتیس سال دو ماہ پھر راجہ امرت پال ستائیس سال چھ ماہ پھر راجہ بھی پال پچپن سال پنجماہ پھر راجہ بھیم پال اڑتالیس سال آٹھ ماہ پھر راجہ گوبند پال سنتیس سال نو ماہ پھر راجہ بینی پال اڑتالیس سال دو ماہ پھر راجہ ہرپال چوبیس سال نو ماہ پھر راجہ مدن پال اکتیس سال دو ماہ پھر راجہ کرم پال پینتالیس سال پنج ماہ پھر راجہ بکرم پال چوالیس سال تین ماہ پشت بہ پشت سولہ راجے راجہ ہوتے رہے راجہ بکرم پال آخری راجہ فی آخیر عمر مین راجہ تلوک چند والی پھر ایچ پر لشکر کشی کی اور لڑائی مین مارا گیا تین سو ستتالیس ۳۴۷ اس خاندان کی سلطنت رہی۔

ذکر خاندان تلوک چند اور اوسکے خاندان کا

بعد اختتام خاندان سمندر پال جوگی کے تلوک چند بہدرساسی علاقہ پھر ایچ سے آکر اندت کے تخت پر بیٹھا اور دو سال سلطنت کی مرگیا اوسکے بعد راجہ کرم چند بائیس سال سات ماہ پھر راجہ جان چند چار سال تین ماہ پھر راجہ رام چند چودہ سال دو ماہ پھر راجہ ہرچند اٹھارہ سال دو ماہ پھر راجہ کلیان چند پندرہ سال سات ماہ پھر راجہ بیم چند اٹھارہ سال تین ماہ پھر راجہ گوبند چند بائیس سال دو ماہ راجہ کرور بیگھ چند گوبند چند کی اولاد نرینہ کو جو مہدس کی جگہہ جانشین ہوئی مگر وہ بھی ایک سال کے بعد رحلت کر گئی اس خاندان مین دس

راجون نے راج کیا اور ایکسو پینتالیس سال سلطنت رہی +

ذکر خاندان راجہ مہر یم اور اوسکی اولاد کا جو فقیری سے بادشاہ ہوا

بعد اختتام خاندان تلوک چند کے اُمرائے دربار نے ایک شخص فقیر خدا پرست کو جسکا نام مہر یم تھا تخت نشین کیا وہ سات سال پانچ ماہ راجہ رہا پھر راجہ گوبند پریم تیئیس سال تین ماہ پھر راجہ گوپال پریم پندرہ سال تین ماہ پھر راجہ مہا پریم جانشین ہوا اسنے چھ سال آٹھ ماہ راج کیا چونکہ یہہ شخص عابد خدا پرست تھا اسکو دنیا کی سلطنت خوش نہ آئی اور تارک ہوکر گوشہ نشین ہوا چلدراجہ اس خاندان کے تریپن سال تک فرمانفرما رہے +

ذکر راجہ دیبی سین اور اوسکے جانشینون کا

مہا پریم کی ترک سلطنت کے بعد جب تخت دہلی کا خالی ہوا تو بہت سے راجون کو اسکی طمع دامنگیر ہوئی مگر راجہ دیبی سین راجہ بنگالہ نے سب سے اول سبقت کی اور آکر قابض ہوگیا اور اٹھارہ سال پانچ ماہ راج کیا اوسکے مرنے کے بعد راجہ بلاول سین بارہ سال چار ماہ اور راجہ کیشو سین پندرہ سال دو ماہ اور راجہ مادہو سین گیارہ سال چار ماہ اور راجہ سور سین بت سال دو ماہ اور راجہ بھیم سین پنجیال دو ماہ اور راجہ کانگ سین چار سال نو ماہ اور راجہ ہری سین بائیس سال دو ماہ اور راجہ لکھمن سین بیس سال گیارہ ماہ اور راجہ نرائن سنگھ دو سال تین ماہ اور راجہ لکھمن سنگھ چھبیس سال گیارہ ماہ اور راجہ دہوج سین گیارہ سال تین ماہ فرمانفرمای ہندوستان رہے مگر چونکہ راجہ دہوج سین بڑا ظالم و خود پرست بے انصاف تھا اوسکے امراؤ اوس کے دشمن ہوگئے اور یہہ بے انتظامی دیکھکر راجہ دیپ سنگھ کوہ سوالک سے اوپر حملہ آور ہوا اور دہوج سین لڑائی مین مارا گیا بارہ راجے اس خاندان کے فرمان فرما ہوئے اور ڈیڈھ سو سال تک سلطنت رہی +

ذکر سلطنت راجہ دیپ سنگھ اور اوسکی اولاد کا

دیپ سنگھ جب کوہ سوالک سے آکر دہلی مین فرمان فرما ہوا تو ستائیس سال سلطنت کی پھر راجہ رن سنگھ بائیس سال دو ماہ پھر راجہ راج سنگھ نو سال آٹھ ماہ پھر راجہ ہر سنگھ چھیالیس سال

آٹھ ماہ پہر راجہ نرسنگہ پچیس سال تین ماہ پہر راجہ جیون سنگہ آٹھ سال پانچ ماہ بیٹھ بیٹھ
فرمان فرماہے چونکہ راجہ جیون سنگہ نہایت غافل اور بے خبر تھا اسپر پرتھی راج المشہور
رائے تہور راما کم سیر اٹھہ جو پہلے جیون سنگہ کا مطیع و نائب تہا حملہ آور ہوا اور جنگ مین فوج
دہلی کی بھاگ نکلی جیون سنگہ پہاڑ کو بھاگ گیا دہلی کا تخت رائے تہور کے نصیب ہوا اس اخیار
کے چہہ راجون نے ایکسو اوستالیس برس راج کیا ہے

ذکر سلطنت رائے پتہورا آخری راجہ دہلی کا

یہہ راجہ قوم کے چوہان اجہ بلدیو چوہان کی اولاد مین سے تہا راجگان قوم تو نور المشہور تو ور پر
غالب آکر بلدیو کے حکومت پائی اور راجہ ہائے قوم تو ر انگپال وغیرہ نے جنہون نے شہر اندرپت
کے پاس شہر دہلی کو آباد کیا تہا بلدیو کی ساتوین پشت مین یہہ رائے پرتہی راج المشہور رائے تہورا
تہا جس نے دہلی کے تخت پر قبضہ پایا اور بڑا راجہ ہندوستان کے راجون مین ہوگیا علما و فضلا و منجم
اسکے دربار مین بہت رہا کرتے تہے ایک دفعہ منجمون نے اس سے کہا کہ ایک ستون لوہے کا بنوا کر
اور اوسپر آپ کا نام لکھہ کر اگر باعث مقررہ باسنگ ناگ کے سر پر جو زیر زمین ہے ٹھوک دین
تو پہر باسنگ ناگ اس سر زمین سے سرہلانہ سکیگا اور ہمیشہ کے لئے سلطنت تمہاری خاندان مین
رہیگی راجہ کو یہہ تجویز پسند ہوئی اور منجمون نے اپنی تجویز سے وہ کیلے بطور ستون بنوا کر بوقت مقررہ
اندازے علم نجوم زمین مین ٹھونک دیے اور راجہ سے جاکر مبارکدی کہ اب آپ کی سلطنت
تا قیام قیامت قائم رہیگی کیونکہ وہ کیلے باسنگ ناگ کے مین سر پر لگی ہے یہہ بات سنکر راجہ کے
دل مین شبہ پیدا ہوا اور منجمون کی تقریر نے اوسکی عقل کے میزان مین کچہہ وزن نہ پایا اور چاہا
کہ منجمون کے قول کی تصدیق کرے اسلیے کیلے کے اوکہاڑنے کا حکم دیا جب وہ کیلے اوکہاڑی
گئی تو کیلے کے نیچے کے سرے کو خون لگا ہوا نظر آیا یہہ حال دیکہہ کر راجہ بہت پچہتایا اور منجمون سے
کہا کہ اسیطرح دوبارا یہہ کیلے زمین مین اوسیطرح ٹھوکی جاوے منجمون نے کہا کہ وہ وقت
اب پہر ہاتہہ نہین آسکتا اور نہ ممکن ہے کہ اب وہ کیلے پہر باسنگ ناگ کے سر پر لگے جب یہہ

نے بہرا سرار کیا تو منجموں نے پہروہ کیلے زمین مین ٹھونک دیے مگر وہ تاثیر حاصل نہ ہوئی اسکے
وقت سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ تسخیر دہلی کا کیا اور شکست کھاکر واپس گیا
اوسکو شکست دیکر اسکی مزاج مین بڑا غرور پیدا ہوا چونکہ راجہ جے چند حاکم قنوج نے جو قوم کا راٹھور
تھا اوسنہین ایام مین چاہا کہ جشن جگے راجسویہ کرے اور کل راجون کو جمع کرکے اپنی لڑکی کی شادی
کسی راجہ کے ساتھہ کردے اس تقریب سے اوسنے کل راجون کو طلب کیا پرتھی راج بھی اوسی مین بلایا
گیا مگر یہہ بعض دراندازون کے کہنے سے شامل جشن کے نہوا راجہ قنوج اسکی غیر حاضری سے رنجیدہ
ہوا اور رائے پتھورا کی سونے کی تصویر بنواکر بطور دربان جشن گاہ کے دروازے کے آگے کھڑی
کردی رائے پتھورا نے جب یہہ خبر پائی غیرت کی آگ سے جلگیا اور پانسو چیدہ جوان ہمراہ لیکر سیر
قنوج پر چڑھا اپنی تصویر اٹھالایا اور بہت سی فوج راجہ قنوج کی قتل کرکے واپس آیا چونکہ
راجہ قنوج اوسوقت پر جگے انتظام مین مصروف تہا بہرحال اوس نے اوس کام کو بانجام
پہونچایا مگر راجہ کی بیٹی نے حاضرین جلسہ سے کسی راجہ کو بشوہری قبول نکیا اور رائے پتھورا کی چستی
وچالاکی دیکھکر کمال عدل سے عاشق ہوگئی اور چاہا کہ اوسکو اپنا شوہر بنائے جب یہہ حال راجہ قنوج
پر کھلا تو وہ بیٹی کی صورت سے بیزار ہوگیا اور شہر کے باہر اوسکے لیے علیحدہ ایک نیا مکان مقرر
کردیا یہہ خبر جب رائے پتھورا کو پہونچی چاند نام بادفروش کو اپنی طرف سے وکیل بناکر راجہ قنوج
کے پاس بدرخواست ناطہ دختر کے بہیجا اور خود بھی اون سوارون مین جو چاند کے ساتھہ قنوج
کو روانہ ہوے تھے بہ تغیر لباس ہمراہ ہولیا جب قنوج پہونچا چیتی وچالکی راجہ کی دختر کو اوس کے
محل سے نکال لایا اور بسبیل استعجال روانہ دہلی ہوا یہہ خبر جب راجہ قنوج کو پہونچی اسکی گرفتاری
پر فوج مامور کی اور فریقین کے آپس مین سخت محاربہ وقوع مین آیا اور سات ہزار آدمی فریقین
سے کام آیا اور رائے پتھورا راجہ قنوج کی لڑکی کو لیکر دہلی مین آیا اور اب مستغرق عشرت
ہوا کہ انتظام سلطنت سے بالکل غافل و بے خبر ہوگیا جب یہہ خبر سلطان شہاب الدین غوری کو
پہونچی اوس نے پہلے راجہ قنوج کے ساتھہ سازش کی اور اوسکو اپنے ساتھہ لایا پھر ٹڈے زور و شور

لشکر کے ساتھ دہلی پر حملہ کیا چونکہ اوسوقت راجہ عیش مین تہا اور حکم تہا کہ تین مہینہ تک کوئی بدخبر کوئی شخص راجہ کو نہ سنائے اس لئے کسی نے اطلاع اس امر کی راجہ کو نہ کی جب سلطانی لشکر پاس سے اور قریب نے ترسان و لرزان معرفت چاند ابہاٹ کی کہ اوس سے زیادہ اور کوئی محرم راز و مصاحب خاص راجہ کا نہ تہا اس امر کی اطلاع راجہ کو کی چونکہ پہلے راجہ سلطان شہاب الدین کو شکست فاش دی تہی اسلئے دفعہ یہی راجہ نے اوسکی لڑائی کو کچھ بڑی بات نہ جانا اور بعد اختتام مدت عیش کے محل سے نکلا چونکہ ایسی جلدی کہ دشمن سر پر آکھڑا ہوا تہا اجتماع فوج کا ممکن نہ تہا اور دشمن دونو طرف سے حملہ آور تہے یعنے ایک طرف تو راجہ قنوج کی فوج اور دوسری طرف سلطانی لشکر قریب آپہنچا تہا اس لئے راجہ کو لڑائی مین ایسی شکست ہوئی کہ فوج بہاگ گئی اور راجہ سمیت چند امراؤ کے گرفتار ہوکر مقتول ہوا راجہ کے بیٹے نے شہر دہلی حوالہ سلطان کے کرکے اپنی جان بچالی اور یہ واقعہ ۱۱۹۳ بکرمی مطابق ۱۱۳۳ ہجری وقوع مین آیا اور اوس روز سے حکومت اہل اسلام کی ہند مین ہوگئی ۔

دوسرا چمن ہندوستان کے راجوں اور رئیسون کی حال مین جو فی الحال اپنے علاقون مین تحت حکومت ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا شاہنشاہ ہند و انگلنڈ دامت سلطنتہا حاکم ہین

ذکر خاندان جنوار یعنے ریاست بلرام پور و قلعہ بلرامپور و اودہ

فی زمانہا مالک ورئیس اس ریاست کے جناب آنریبل مہاراجہ سر دگجی سنگہ صاحب بہادر کی سی ایس آئی ہین جن کے ارشاد اور ایما سے اس کتاب کی یہ دوسری جلد راقم نے لکہی اسلئے واجب ہوا کہ اپنے محسن کا حال و اون کے بزرگون کا ذکر خیر راقم کل روئے ہند سے اول اس جلد مین درج کرے اور جسقدر حال مولف کو کتاب احسن التواریخ مولفہ سید آقا حسن رضوی لکہنوی المتخلص بنوای وظیفہ یعنی جواہر سنگہ المتخلص بہر ضا حضور نویس مہاراجہ صاحب بہادر مدوح سے حاصل ہوا ہے خلاصہ اوسکا بیان کرتا ہے ۔ بالکین و سامعین اہل یقین سے کہ ان تک پہونچے اور بہرہ اندوز سعادت ابدی ہو ۔

— وہو ندا — یہہ خاندان اولاد راجہ بربار سائی کی مشہور ہے جو سمت ۱۲۰۰ بکرمی مین تاج الدین شاہ غوری کی قید مین سبب عبادت کے بیالیون کے آگیا تہا اور مدت تک قید مین رہا آخر کسی فقیر خدا پرست نے اوسکو خواب مین آکر ارشاد کیا کہ یہہ درخت برگد جو تمہارے روبرو ہے اسکی ایک شاخ توڑ کر ہاتہہ مین لیلو اور چلدو کوئی شخص تمہارا مزاحم و مانع نہو گا اور جس مقام پر جاکر تم اس شاخ کو زمین پر رکھ دوگے اوسی علاقہ کو تم اپنا وطن اور ریاست گاہ تصور کرلو راجہ نے اوس خواب کو الہام غیبی جانا اور اوسپر عمل کیا قید سے نکلکر اودہ کو آیا جب بقیام دہرسوان متعلق ضلع بہرائچ پہونچا وہ شاخ زمین پر رکھ دی اور بنا ریاست و حکومت کی قائم کی اکثر لوگ اطاعت مین آئے کچھہ عرصہ کے بعد بادشاہ بارادۂ زیارت مقبرۂ حضرت سلطان سالار مسعود غازی شہید بہرائچ کو آیا تو راجہ بہی بادشاہی دربار مین حاضر ہوا بادشاہ نے اوسپر مہربان ہوکر انتظام اس علاقہ کا راجہ کے اختیار مین دیدیا پہر تبشاہی نائب ہوکر راجہ نے بڑے بڑے سرکشون کو جو اس علاقہ مین رہتے تہے زیر کیا اختیار حکومت کا اپنے اختیار مین لیا آخر سینتیس سال حکومت کرکے فوت ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا اجل دیو عہ ۱۳ بکرمی مین جانشین ہوا اور سولہ برس حکومت کرکے مرگیا پہر اوسکا بیٹا وہیر سائی گدی نشین ہوا اوس نے بیالیس سال حکومت کی پہر راجہ رام سائی پہر راجہ بشن سائی پہر راجہ گنگا سنگہ پہر راجہ کنیس سنگہ پہر راجہ لچھمی نرائن پہر راجہ کلیان سائی پہر راجہ ہرنادہ سنگہ بن گنیس سنگہ پہر راجہ بلرام سائی ایک دوسرے کے بعد حاکم و فرمان فرما ریاست کے رہے بلرام سائی نے شہر بلرام پور آباد کیا اور بڑی نیکنامی کے ساتہہ دنیا سے رحلت کی اوسکے بعد راجہ کلیان سائی پہر راجہ پران چند پہر راجہ تیج سائی پہر راجہ ہرنخش سنگہ پہر راجہ چتر سنگہ اپنے اپنے وقت مین فرمانروا رہے چتر سنگہ کے وقت نواب سید وجد علی ناظم اودہ نے اوسپر لشکر کشی کی اور شکست کہاکر قتل ہوا راجہ چتر سنگہ کے بعد راجہ نرائن سنگہ جانشین ہوا اوسپر نواب مرتضوی خان ناظم نے یورش کی اور شکست کہاکر بہاگ گیا نرائن سنگہ کے بعد راجہ انوپ سنگہ پہر پرتہی پال سنگہ پہر راجہ نول سنگہ اپنے اپنے عہد تک حاکم و مالک

ریاست کے رہے راجہ نول سنگھ بڑا بہادر و جوانمرد تھا بائیس لڑائیان یہہ اپنی حکومت کے عہد مین
لڑا اور ہر ایک مین فتحیاب رہا احد علیخان ناظم سے بھی اس نے جنگ کئے اور اوسکو شکست دی
اوس کے بعد ۱۸۰۸ بکرمی مین راجا رجن سنگھ جانشین ہوا اِس کے گھر جب راجہ زالم سنگھ پیدا
ہوا تو پنڈت بشرام نام نے از روئے علم نجوم حکم دیا کہ یہہ لڑکا نہایت تیز طبع و عقیل و فہیم ہوگا
مگر عمر اسکی پچیس برس سے زیادہ نہوگی اسلئے راجہ نہایت غمناک ہوئے بشرام نے پھر احکام نجوم
مین غور کی تو خوشخبری دی کہ آج سے ساتوین سال ایک اور نونہال نورچشم جاہ و اقبال کا شاہنشاہ
اجمل مین پیدا ہوگا جسکے روی منور سے تمام خاندان آفتاب کیطرح منور ہو جائیگا اوننالیس برس کی
عمر مین وہ تلسی پور وغیرہ پر قبضہ پائیگا غرض جب وہ حمل گذر چکا تو رحم کے گھر امیدواری ہوئی
اور باوجود گذرنے عرصہ دس ماہ کے بیٹی بیٹا پیدا نہوا اوسپر سب کو گمان گذرا کہ یہہ کوئی بیماری
ہے اور پنڈت بشرام کو بلا کر حال بیان کیا اوس نے کہا کہ یہہ مولود سعادتمند آمود گیارہ ماہ کے بعد پیدا
ہوگا جب ایک ماہ اور گذر چکا تو بماہ اگہن ۱۸۰۹ بکرمی مہاراجہ دیگجی سنگھ بہادر فرمان فرمائے حال پیدا
ہوئے راجا رجن سنگھ نے اِس شکرانہ مین بہت سا روپیہ خیرات کیا جب یہہ مہاراج سات برس کے
عمر کو پہنچے نہایت ہوشیار اور باہر نکلے بے مدد غیر گھوڑے پر سوار ہو جاتے اور اوسی زمانہ مین
جو لال بہادر سنگھ راجہ اکونا جسکو جنون کا مرض تھا بہت سا لشکر اور توپین لیکر راجہ رجن سنگھ پر
چڑھ آیا اور دو کوس پر ڈیرہ کیے راجہ کو لڑنے کے لئے بلایا یہہ گئے اور اوسکو جنون تھا خاندان
تصور کرکے گھر بیٹھ رہے مگر مہاراجہ دیگجی سنگھ بہادر باوجود کم سنی کے نہ رہ سکے پہلے بڑے بھائی
سے جاکر ذکر کیا جب اونہون نے نہ سنا تو والد کی خدمت مین عرض کی اونہون نے براہ خوشنودی
فرمایا کہ اگر ہم کچھ نہین کر سکتے تو تم جاؤ دیکھین کیا کرتے ہو یہہ حکم پاتے ہی فوج کی تیاری کا
حکم دیا اور اپنی والدہ سے روپیہ لیکر تنخواہ کی تقسیم شروع کی اگرچہ افسران فوج اونکو بچہ سمجھکے
آرے دیلے کرتے رہے اور نہ جانا کہ بے حکم بڑے راجا کے سوار ہون مگر بعض لوگون نے کمرین
باندھ لین اور ہمراہ روانہ ہوئے اودھپٹ پٹ بیلا گھاٹ اوتر گئی یہہ حال سنکر مہاراج کی

بڑی والدہ نے ایکہزار سپاہی مدد کو بھیجا جب راجہ صاحب نے سُنا کہ صاحبزادہ یارا تر گیا تو امراؤ کو واپسی کے لئے مامور کیا وہ دوڑے آئے اودہر جب دشمن نے سُنا کہ فوج آئی ہے بھاگ کر موضع تھیرا کو چلا گیا اور مہاراج واپس آئے دوسرے روز خبر پہونچی کہ راجہ کونانے کئی ایک گانو کو لوٹ کے جلا دیا ہے تمام علاقہ مین قیامت برپا کردی ہے اسلئے فوج اوسکی سرکوبی کو مامور ہوئی اور بعد ایک جنگ صعب کے دشمن مغلوب ہوا اُسی عرصہ مین مہاراجہ گنجی سنگھ بہادر ہر طرح کے علم و ہنر مین طاق و شہرۂ آفاق ہوئے تیر لگانا والد بزرگوار سے سیکھا گھوڑے کی سواری کی تعلیم بڑے بھائی سے پائی علم ناگری دیوان رام پرشاد اور فارسی میر ذاذو الفقار بیگ سے پڑھا شاعری کے فن مین کامل ہوئے علم موسیقی مین بھی یگانۂ روزگار ہوئے نظم و نثر مین بھی وہ کمال پایا کہ متقدمین سے گوئے سبقت لے گئے ۱۸۰۱ء مکرمی مین راجہ ارجن سنگھ سرگباش ہوئے اور ریاست کی گدی پر راجہ جے نرائن سنگھ نے قیام کیا یہہ نوجوان بعد حصول ریاست کے صرف پانچ سال زندہ رہا ۱۸۰۹ء مین رحلت کی اخیر وقت اِس راجہ نے اپنی سواری کے گھوڑے روبرو طلب کئے ایک ایک کو دیکھا خاص گھوڑا جب روبرو آیا تو کس مایوسی سے اوسکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ تجھکو خبر ہے کہ اب ہمارا دنیا سے سفر ہے کیا تو ہمراہ نہ چلیگا بس یہین تک ساتھ تھا اس کلمہ درد آمیز اثر انگیز نے اوس بے زبان بے عقل کے دل مین یہہ تاثیر کی کہ گھوڑا کانپنے لگا آنسو جاری ہوئے آثار مرگ کے طاری ہوئے فی الفور زمین پر گرا اور مرگیا سوار سے پہلے ہی چلدیا راجہ جے نرائن سنگھ نے بھی اوسیوقت جان دی اون کی وفات کے بعد جانشین حال یعنے مہاراجہ گنجی سنگھ بہادر نے مسند پائی پہلے یہہ رئیس ماتحت سلطنت بادشاہ لکھنؤ کے اپنی ریاست پر قابض رہا اور اپنے رئیس ہمسایون کے ساتھ جو اسکے دشمن تھے کئی مرتبہ لڑ کر فتحیاب ہوتا رہا پھر جب سلطنت لکھنؤ کی سرکار انگریزی کی ضبطی مین آئی تو یہہ ریاست بھی انگریزی متابعت مین آگئی ۱۸۵۷ء مارچ مین دہلی کا مفسدہ اور انگریزی فوج کا بلوا شروع ہوا اوسوقت مہاراجہ و لیفٹیننٹ صاحب کی سرکار بہرتاپور کے جنگل مین شکار کھیل رہے تھے جا رشیر شکار کر چکے

تھے کہ بیرٹھ کے مفسدہ کی خبر وہان پہونچی یہ سُنکر مہاراج نے صاحب کو رخصت کیا اور آپ
بہرائچ ہوتے ہوئے سکرور مین پہونچے پہر جب لکھنؤ مین مفسدہ ہوا تو ولیفیلڈ صاحب نے
مہاراج کو معہ فوج اپنی حفاظت کو بُلایا یہہ نے الفور صاحب کے پاس سکرور مین گئے اور جزئات
لائقہ بجالائے پہر راستہ کی حفاظت کے لئے مہاراج بلرام پور آئے اوسی شام کو چند انگریزون
کو ولیفیلڈ صاحب نے بنظر حفاظت بلرام پور مین بھیجدیا اور خود گونڈہ مین گئی اور اُسی جگہہ کی
انگریزون کو ساتھہ لیکر بلرام پور مین آئی اور کل رئیسون کے نام خطوط مضمون تمول اعداد
صاحبان عالیشان کے جاری کئے چونکہ اوسوقت تمام زمانہ کی ہوا بدل چکی تہی کسی نے جواب
باصواب نہ دیا آخر ولیفیلڈ صاحب کلکتہ کو روانہ ہوئی مہاراج نے اپنے محافظ ہمراہ کرکے صاحب
کو گورکھپور تک پہونچا دیا جب بہرائچ حیلہ و تدبیر کلکتہ پہونچے تو مہاراج کے نام خط لکھا کہ
اپنے اہل و عیال کو ملک نیپال مین پہونچا کر خود میرے پاس چلے آؤ یا اپنے قلعہ پٹوہان مین
قیام رکھو بلرام پور مین تمہارا رہنا اب مناسب نہین ہی اور اِس مضمون کا خط مہاراجہ جنگ
بہادر نائب ریاست نیپال کے نام لکھا کہ جب متعلقین مہاراجہ بلرام پور کے آپکے پاس آئین
اونکی حفاظت اپنے متعلق سمجھو چنانچہ مہاراج بلرام پور سے قلعہ پٹوہان مین چلے گئے اور
آٹھہ نو مہینے وہان رہی اوسوقت بہی حکام انگریزی سے برابر نوشت خواند رہی اس عرصہ مین
چار مرتبہ مفسدون نے قلعہ پر حملہ کیا مہاراج ہر طرح حسب ایمای حکام انگریز مفسدون کے مقابلے
سے پہلوتہی کرتے رہے مگر ایسا کیا کہ خود تو نہ لڑے مگر مفسدون کو آپس مین لڑوا دیا پہر
گروہ اون مین سے لکھنؤ پہونچا اور قیامت برپا کی پرجیس قدر کو زبردستی بیجا بادشاہ بنایا
احمد اللہ شاہ فقیر نے علیحدہ سر بشورش اوٹہایا اور قدرے حکومت قایم کی شرف الدولہ
محمد ابراہیم علیخان کو وزارت ہوئی ممون خان کو کل کا حاکم بنایا دس ماہ تک لکھنؤ مین
توپ چلی آخر انگریز فتحیاب ہوئے بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر لکھنؤ سے بہاگ کر بوندے
مین آئین اور لشکر باغی نے بہرائچ اور بوندے مین قیام کیا اودہر سے ولیفیلڈ صاحب

کلکتہ سے واپس آکر کمشنر گورکھپور کے ہوئے میر محمد حسن کلکٹر کو جو علاقہ گورکھپور پر قابض تھا
نکالدیا راجہ دیبی بخش رئیس گوندہ بھی صاحب کے ساتھ بہت لڑائیاں لڑا آخر شکست کھائی
بالا راؤ اور نانا راؤ دو مفسد بہت سے مفسدوں کو لیکر قلعہ پٹو مان پر چڑھ آئے مہاراج نے ولیعہد
صاحب سے مدد طلب کی بسبب کمی فوج کے مدد نہ آئی اور لکھا آیا کہ کسی حکمت عملی سے مفسدوں کو
نکال دو مہاراج نے تیس ہزار روپیہ مفسدوں کو دیا اور روپیہ کی پیزار مار کر انکو دور کیا اس بار
جو روپیہ پایا دوسری بار اوسی چال پہر آئی جب دیکھا کہ ادہر سے بھی جنگ تیار ہی تو وہ بس
چلے گئے ۱۲۶۶ فصلی مین کمانڈر انچیف صاحب بہادر جنرل ہوپ گرانصاحب گہاگرا کے پاس
پار آئے اور باغیون کی سرکوبی کی شکست کہا کر بیگم صاحبہ بہارکو بہاگ گئین بالا راؤ اور نانا راؤ
باغی سولہ توپین چھوڑ کر بہاگے مہاراج بہی حسب الطلب کمانڈر انچیف صاحب بہادر کے پہر گئے
گئے اور پرگنہ تلسی پور ضلع گوندا اور علاقہ بانکی ضلع بہرائچ جسکے عوض مین پہر علاقہ چردہ ملا
بطور حقیت وملکیت سرکار سی بائیس توپین بہی عطا ہوئین بیگم صاحبہ والدہ مرحومہ نے
فوج انگریزی کے ہاتہہ سے بہت سی صدمے پائے آخر نیپال مین پہونچی وہان فوج انگریزی اور مہاراجہ
نیپال نے جنگی مدد سے دوبارا لکھنؤ بقبضہ سرکار انگریزی آیا تہا اوسکو گہیر لیا مفسد بہت سے
قتل ہوئے اکثر بہاگ گئے بریس قدر معہ اپنی والدہ کے دستگیر بدست افواج کورنمنٹ نیپال
ہوئے اور پناہ یاب بامن عاطفت امالیان سلطنت کوہ نیپال ہوئے انگریزی فوج کی واپسی
کے بعد نانا راؤ اور بالا راؤ اور راجہ دیبی بخش پہر پہاڑ سے اوتری اور غارت شروع کی
صاحب چیف کمشنر بہادر نے لکھنؤ کے مقام پر مہاراج کو حکم دیا کہ آپ باتفاق جنرل گران
صاحب و کرنیل بروس صاحب کے جاکر مفسدون کی سرکوبی کیجئے پس مہاراج دونو صاحبون کے
ساتھہ فیض آباد آئے وہان سے مفسد بہاگ گئے وہان جنرل گران صاحب نے فوج کے دو حصے
کر دیئے ایک گروہ تو اپنے ہمراہ لی اور گجادہر سنگہ مفسد کے تدارک کو گئے اور مہاراج اور
کرنیل بروس صاحب کو دیوی دین کی تعاقب پر مامور کیا گجادہر سنگہ کو تو جنرل صاحب نے بگانو

کے قلعہ مین گھیر کر مارلیا اور دیوی دین مہاراج سے تین لڑائیان لڑکر جنگل کو بھاگ گیا پھر
جنرل صاحب مہاراج کی معیت سے مقام پیر ضلع گورکھپور کو چڑھے مفسدون کی سرکوبی کو
پیر پہونچکر ڈبل کوچ بولدیا جب چھتیس کوس تک گئے موخان اور نانا راؤ و بالا راؤ مفسدان
کو ایک ہی جگہہ پایا دو گھنٹہ برابر لڑائی ہوئی باغی زمین چھوڑ کر بھاگے مہاراج نے اونکا تعاقب
کرکے بہتسے قتل کئے آخر وہ پہاڑ مین گھس گئے تو مہاراج ہمرکاب صاحب کے واپس آئے میر حیدر
سردار بہادر ایک پلٹن اور تپ سوارون کے ساتھہ علاقہ دامن کوہ مین مامور ہوئے پھر بھی
مہاراج نے بہت مرتبے باغیون سے مقابلے کئے اون کے خون کے دریا بہا دیے سنہ ۱۸۵۹ء کو
نواب گورنر جنرل بہادر لکھنؤ مین آئے تمام راجون اور تعلقہ دارون کو یاد فرمایا ہر ایک رئیس کو
حسب وفاداری و خیر خواہی خلعت و انعام عطا کیا سب سے اول مہاراجہ دگبجی سنگھ صاحب بہادر
بلرام پور سے ملاقات ہوئی دربار مین سب سے اول درجہ جانب راست پر کرسی مہاراج کی پھر بھی
دونو راج یعنے تلسی پور اور بانکے کے نواب گورنر جنرل بہادر نے اپنے ہاتھہ سے دین بلرام پور
کی ریاست پر بہہ ریاست زائد افزود کی مہاراجگی کا خطاب بخشا اختیارات دیوانی و فوجداری
و کلکٹری اون اضلاع مین عطا کئے سات ہزار روپیہ کا خلعت کلغی و سرپیچ و بالا مرصع و بیش قیمت
ولایتی و سپر و کھڑی کلاک و دوربین و گاڑی مع اسپ ولایتی دو دوشالہ و رومال و دستار کارچوبی
و گوشوارہ و کمربند و نیمہ زرین و جامہ زرین عدہ و بلدستی کارچوبی دربار عام مین بہنایا خلعت
پاکر مہاراج ابھی لکھنؤ مین ہی تھے کہ سر صاحب کمشنر بہرائچ نے مہاراج کو لکھا کہ یہان باغی
آگئے ہین اون کی سرکوبی ضرور ہے یہہ خبر پاتے ہی مہاراج مقام ملکھیا مین کہ نیپال کے
علاقہ مین ہی جا پہونچے اور ہر سہ مہاراجہ جنگ بہادر نایب راج نیپال اپنا اپنا لشکر لیکر آموجود
ہوئے اور مفسدون کے ساتھہ سخت لڑائی ہوئی رانا بینی مادھو مالک بیسولہ مارا گیا دیبی بخش
راجہ گونڈہ اور ہردت سنگھ راجہ بونڈی اور نانا راؤ اور بالا راؤ کانپہ پوری چلے ہی
مر چکے ہے موخان اور خان بہادر نواب بانسی بریلی اور دیبی دین کو دو سہزار آدمی کے

ساتھ مہاراجہ جنگ بہادر نے گرفتار کیا اور معرکہ بغاوت تمام ہوا مہاراجہ صاحب باعزت و اقبال بلرام پور میں تشریف لائے ۲۰ جون ۱۸۵۹ء کو مہاراج نے اپنے فرزند دلبند جوانمرد سعادت مند مہاراجہ جنگ بہادر کی شادی کے خزانہ وافر خرچ کیا ۱۸۶۶ء میں جوانک دربار فیض آثار اکبر آبادی میں بتاریخ شانزدہم نومبر سنہ مذکور منعقد ہوا مہاراجہ دکھی سنگھ بہادر کو تمغہ سٹار آف انڈیا یعنے خطاب ستارۂ ہند پیشگاہ سلطان اسلاطین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا فرمان فرمائے کشور ہند و انگلنڈ سے ملا اور ایک فرمان بھی اونکے ہمراہ عطا ہوا۔ مہاراجہ دکھی سنگھ بہادر والی بلرام پور و تلسی پور بڑے جوانمرد و دلیر سپہ سالار کے شیر طالب کارزار دشمن شکار دلاور بہادر ہیں شکار کا کمال شوق ہے زور آزمائی کا ذوق ہے ہر سال معدود شیر شکار فرماتے ہیں ہاتھی پکڑنے کے آپ کی ذات بابرکات ایک معدن علم و فضل اور چشمۂ فیض ہے علما و فضلا و شعرا کی آپکے دربار میں بہت قدر ہے اہل ہنر و صاحب فن کی توقیر ہے خود بھی مہاراج شاعر ہیں راجہ تخلص ہے چنانچہ دیوان مخزن فصاحت جو اسم بامسمی ہے مہاراج کی تصانیف میں سے علیہ مہاراج رائے کے مطالعہ میں بھی گذرا ایک ایک مصرع دیوان کا بجائے خود دیوان ہے سچ پوچھو تو دیوانوں کی جان ہے کیوں نہ ہو کلام الملوک ملوک الکلام مہاراج کے دربار دربار کو منبع علم کہیں تو بجا ہے دریائے فیض کہیں تو روا ہے بڑے بڑے علما اچھے اچھے فضلائے بلند اقتدار اہلکار ہوشیار ہر وقت حاضر دربار ہیں عمر عزیز و جان نثار ہیں اول سب سے عالی گوہر جامع علم و ہنر افضل الشعرا علم العلما جامی و نظامی سید آقا حسن رضوی نامی ہیں جنہوں نے اپنی لیاقت و فضیلت سے اس دربار میں تمام بایا کتاب احسن التواریخ و احسن التواریخ یعنے شجرہ و سوانح عمری مہاراجہ صاحب بہادر لکھا علاوہ بران اور بھی کتابیں مثل نوشتار و نامہ نامی و ذخیرہ جنگ بہادر و افاضت وغیرہ بہ کمال فصاحت و بلاغت تالیف و تصنیف کیں ابتک یہ مہاراجہ اپنی ریاست پر قابض زندہ و حیات موجود ہے ۔

خاندان ریاست کوہ نیپال

یہہ ریاست قدیمی چوہان راجپوتون کی چلی آتی ہے اصلی وطن انکا علاقہ اودے پور صاحب علاقے الدین خلجی بادشاہ دہلی نے راجہ رتن سین پر چڑھائی کی اور چوہان اودے پور سے متفرق ہوئی تو سنہ ۱۳ بکرمی مین اس خاندان کے بزرگ اودے پور سے جلاوطن ہوکر اس پہاڑ مین آئے اور مامن بنایا یہان انکی ایسی ترقی ہوئی کہ مالک حکومت و ریاست ہوگئے اور پشت بہ پشت راج کرتے چلے آخر سنہ ۱۰۶۶ مین خاندان توار کا معدوم ہوکر نیپال غارت ہوا راجہ پرتھی نراین کو شکست ہوئی گورکھہ سلطنت نے ظہور کیا اگرچہ اوسوقت صاحبان انگریز بھی حامی و مددگار خاندان توار کے تھے مگر جب فتح نصیب طرف ثانی کی ہوئی تو انگریزون نے بھی انہین کا راج مان لیا سنہ ۹۳ مین گورکھیون نے بہت سا ملک سلہٹ کی طرف فتح کیا اور تمام علاقہ فتح کرتے کرتے مقام ڈکارچی تک پہونچ گئے اوسکو بھی انہون نے خوب ٹہونک ڈکارچی کا لاما چین کا گورو تہا اُس نے گورکھیون کی زبردستی کا حال شاہ چین کی خدمت مین لکہہ بہیجا شاہ چین نے جب سنا کہ گورکھیون نے اوسکے پاک عبادت گاہ مقام ڈکارچی کو لوٹا ہے تو اوس نے ایک قاہرہ فوج گورکھیون کے مقابلے کو مامور کی اوسوقت راجہ نیپال نے بحالت ناچاری صاحبان انگریز کی مدد طلب کی اور انگریزون سے صلح کرکر مدد لی اوسوقت ایک عہدنامہ مہاراجہ رن بہادر شمشیر جنگ کے اور اوسے بذریعہ دیکن صاحب رزیڈنٹ کے دونو سرکارون مین رباب اجرائے تجارت کے تحریر ہوا اوسوقت انگریزون نے یہہ چاہا تہا کہ کسی طرح مہاراجہ نیپال اور شاہ چین کی آپس مین صلح ہوجائے اور اس کام کے انجام کے لیے سیجر کرگیا ترکے بار گورنری سے مامور ہوا مگر وہ ابہی نیپال کی سرحد تک بہی نہین پہونچا تہا کہ یہہ خبر آئی کہ گورکھیون نے مجبور ہوکر شاہ چین سے صلح کرلی کیونکہ چین کی فوج چند میل کے فاصلے پر مقام نیپال سے پہونچ گئی تہی چونکہ مہاراجہ رن بہادر نے پہلے راجہ کو جو اوسکا حقیقی چچہ تہا قتل کرکے زبردستی ریاست لے لی تہی اور چند سال بکمال ظلم و تعدی اوس نے راج کیا تہا اس لیے تمام اُمرا و رعایا اوس کی قتل کے فکر مین ہوگئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ سنہ ۱۸۴۶ مین مجبوری راجہ نے راج کو چہوڑا اور گردان جودہ بکرم ساہ اپنے بیٹے کو جو غیر منکوحہ رانی کے

پیٹ سے تھا راج پر بٹھلایا اور اوسکی والدہ کو تجار کل کر کے خود ہندوستان کو چلا آیا اور تجویز ہوئی کہ مہاراجہ جلاوطن ہوکر انگریزی سلطنت مین جہان چاہے رہے چنانچہ اوس نے بنارس کا رہنا منظور کیا اور بنارس کو چلا آیا یہ ذریعہ انگریزون کو واسطے قائم کرنے دوستی اور تجارت نیپال کے بہت اچھا مل گیا اس لیے گورنمنٹ انگریزی نے مہاراجہ کی بڑی لڑکی کی بہت سا روپیہ سالانہ ضروری خرچ کے واسطے بھی دیا اور اوس سے سازشنامہ کر کے کمپنی اور کرنل صاحب مہاراجہ معزول کے تقرر گذارہ و اجرائے تجارت لینے تعمیل عہدنامہ مجررہ ۱۸۱۶ء و انتظام گرفتاری مجرمان کے لیے جو سرحدی علاقون سے بھاگ کر نیپال کے علاقے مین چلے جاتے تھے نیپال سے گئے چنانچہ وہان پہونچکر صاحب ممدوح نے تینون امور ضروری کا انتظام بخوبی کر لیا تھا کہ ناگاہ بڑی رانی مہاراجہ رن بہادر کی جو اوسکے ہمراہ بنارس گئی تھی خاندان سے علیحدہ ہوکر کھٹمنڈو یعنے دارالریاست مین پہونچی اوسکے آتے ہی سب اہل دربار اوسکی مددگار ہوگئے اوس نے رانی تجار کو بند خل کیا اور کل اختیار اپنے قبضہ مین لیا اور مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ کو جو ابھی خود سال تھا اپنی حفاظت مین لیا اوسکے آنے سے اہل دربار کی تجویز بدل گئی اور چاہا کہ تعمیل عہدنامجات جو پہلے رانی کے وقت لکھے گئے ہین نہ کیجائے ریزیڈنٹ انگریزی کو بھی جو نیپال مین مقرر ہوا تھا نکالدیا اسواسطے کپتان نوکس صاحب رزیڈنٹ ۵ مارچ ۱۸۱۳ء مین نیپال سے چلا آیا اور ماہ مارچ مین لارڈ ونسلی صاحب بہادر نے دوستی دربار نیپال کی ترک کی اور مہاراجہ رن بہادر سے راجہ معزول کو لکھا کہ وہ بنارس سے چلا جائے چنانچہ وہ پھر نیپال مین گیا اور گروہ مخالف کو قتل کر کے دوبارہ مالک سلطنت کا ہوا عرصہ قلیل کے بعد مہاراجہ اور اوسکے بھائی کے درمیان عداوت پیدا ہوگئی اور اوس نے موقع پاکر مہاراجہ رن بہادر کو قتل کر ڈالا اوسکے قتل کے بعد مالک گدی کا تو وہی گردان جودہ بکرم ساہ قرار پایا مگر مختاری و کارپردازی بھیم سین مل بڑی رانی مہاراجہ متوفی کے بھی اوسکے ممد و معاون ہوئی اوسی سال یعنے ۱۸۱۴ء مین فوج نیپالی نے علاقہ راجہ پالپا کا فتح کر لیا بلکہ پرگنہ بٹول و شیوراج پر جو انگریزون کے نواب

دہ کو دیا ہوسے متی قبضہ کر لیا اس عوض سے کہ یہہ علاقہ بھی پہلے راجہ بالا کے ماتحت تھا گورکھا
انگریزی نے اوس سے چشم پوشی کی ۱۸۱۴ء مین ناظم سرحد گورکھا نے جو مورنگ مین مامور تھا بلا اجازت
ہیمگر واقع سرحد بوریا پر بھی قبضہ کر لیا اسلیے ماہ جون ۱۸۱۴ء مین انگریزی فوج سرحد کو یا مور
ہوئی اور یہ نتیجہ ہوا کہ دربار نیپال نے وہ زمین جو ۱۸۱۴ء مین دی اور ۱۸۱۴ء مین دربار نے اوس علاقہ پر قبضہ
انگریزی ہو گیا ۱۸۱۴ء پھر گورکھا فوج سرحد انگریزی کیطرف آئی اور قندرے علاقہ بٹول اور بیتیا
پر قابض ہوئی اوسوقت سرحدی فوج نے اونکا مقابلہ کیا اور ایک سخت لڑائی ہوکر افسران فوج
انگریزی دربار نیپال رفع تنازع سرحدی کے لئے مقرر ہوئے اگرچہ عند التحقیقات حق سرکار انگریزی
کا ثابت ہوا مگر دربار نیپال نے اوسکی واپس دینے سے انکار کیا اسلئے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء مین
انگریزون نے زبردستی اوسپر قبضہ کر لیا اور فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاریان ہوئین ماہ نومبر ۱۸۱۴ء
مین فریقین کا لشکر سیوان مین آیا اور بہت مرتبہ آپس مین مقابلے و مجادلے ہوئے اس لڑائی مین
گورکھا فوج بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑے بڑے بڑے حملے انگریزون کے اونہون نے روکے
چونکہ اوسی زمانہ مین چند پلٹنین فوج گورکھا کی سرکردگی سردار امر سنگھ تھاپا کے کوہستانی علاقہ
کی فتح کرنے کو مامور ہوئی تھی اور امر سنگھ نے تمام کوہستانی علاقہ جو دریاے جمنا اور ستلج کے درمیان ہے
فتح کر کر کل پہاڑی راجون کو اون کی ریاستون سے بیدخل کر دیا تھا اور دریاے ستلج تک قبضہ
لیجا کر قلعہ کانگڑہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور راجہ سنسار چند والی کانگڑہ کو محاصرہ مین لیکر اونکا دم
ناک مین کر دیا تھا اور ہر چند جب درخواست راجگان کوہی کے انگریزی فوج مامور ہوئی اور علاقہ جات
ریاست بلاسپور و کیونتھل و سرمور و کھلور و بھٹہ و دودہ و بگل و جبل و کمارسین وغیرہ دریاے ستلج تک
گورکھپون نے فتح کر لئے تھے تمام و کمال اونہون سے چھوڑا لیے اور قلعہ کانگڑہ و علاقہ کوہی دوآبہ بیاس
مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور نے گورکھپون کو بیدخل کیا بعد جنگ و جدال معرکہ آرائی علاقہ ترائی
دینا کر کے دربار نیپال نے انگریزون سے صلح کی مگر دو مرتبہ عہد شکنی ہوئی اور علاقہ ترائی انگریزی
قبضہ مین نہ آیا اس لیے انگریزون نے پھر تیاری جنگ کی کی ابھی مقابلہ نہین ہوا تھا کہ صلحنامہ

ثانی بمقام سکولی دوسری ستمبر ۱۸۱۵ء کو لکھا گیا جسکے رو سے تمام علاقہ دامن کوہ جو درمیان دریائے
کالی اور رائتی کے واقع ہے اور علاقہ بٹول خاص جو درمیان رائتی اور گنڈگ ہے اور وہ علاقہ
درمیان دریا گنڈک اور کوسی کے ہے اور وہ علاقہ جو درمیان دریا مشی اور ٹیلے کے واقع ہے
اور تمام علاقہ جو درمیان کوہستان مشرقی جس مین قطعہ وزمین نگری اور ریاستہ نگرکوٹ کا شامل ہے
سرکار نیپال کے قبضہ سے نکلکر انگریزی تحت مین آیا اور قرار پایا کہ عوض اس علاقہ کے سرکار انگریزی
دو لاکھ روپیہ سالانہ پنشن اہلکاران دربار نیپال کو جنکا نقصان اس سپردگی ملک مین ہوا ہے
دیا کرے گی اور راجہ سکم جو پہلے انگریزی اطاعت مین آچکا تھا نیپال کی حکومت سے بری
رہیگا بعد ازان ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء کو سرکار انگریزی نے علاقہ ترائی مع بٹول و شیوراج مہاراجہ نیپال کو
واپس بعوض دو لاکھ روپیہ سالانہ پنشن مقررہ کی دیدیا اور تقرری رزیڈنٹ کی عمل مین آئی ۱۸۱۷ء مین
مہاراجہ گردان جودہ بکرم ساہ بعمر اٹھارہ سال کے مرگیا اور اوسکا بیٹا خورد سال جسکی عمر دو سال کی
تھی گدی نشین ہوا اسکے وقت بھی وزارت و مختاری بھیم سین تھاپا کی قائم رہی چنانچہ چار شنبہ
کے دن سی ۱۸۳۳ء تک برابر وہ کل مختار و وزیر رہا کسی امر مین مداخلت مہاراج مالک ریاست کی نہ
تھی اور بسبب اس کے کہ فوج اور ملک کے ہر ایک امور مین بھیم سین کے خویش و اقربا و عزیز دخیل تھے کوئی
اوسپر ہاتھ نہین ڈال سکتا تھا ۱۸۳۳ء کے بعد قوم پانڈی نے جو مدت سے مقہور ہو چکی تھی اور اونکا
سردار بوقت دربسی مہاراجہ رن بہادر کے قتل ہو چکا تھا سر اوٹھایا اور دربار مین بمرضی
مہاراجہ کے وہ پھر دخیل ہوئی اور تجویز یہہ ہوئی کہ قوم پانڈے کو زور دیکر بھیم سین کو کمزور کیا جائے
۱۸۳۷ء مین مہاراج کا خورد سال لڑکا یکایک مرگیا اور مشہور ہوا کہ بھیم سین کی ترغیب سے اوسکو
زہر دلایا ہے اس شبہ مین بھیم سین وزیر اور جرنیل معتبر سنگھ سپہ سالار دونو پاز بخیر ہوئی اونکی تمام عزیز
و اقربا گرفتاری مین آئی چند ماہ قید رہے بعد ازان دونو کی رہائی عمل مین آئی بھیم سین تو بعزت
و آبرو اپنے گھر جاکر خانہ نشین ہوا اور جرنیل معتبر سنگھ لاہور مین مہاراجہ رنجیت سنگھ کے پاس چلا
گیا دو سال کے بعد پھر بعض دراندازون نے مہاراج کو بھیم سین کیطرف سے بدظن کیا اور وہ دوبارا

گرفتار ہوکر قید شدید مین رکھا گیا اوس قید مین اوس نے خودکشی کی اور مہاراج کے حکم سے اوس کی نعش ٹکڑے ٹکڑے کرکے بازار کے کتون کے آگے پھینکدی گئی بعد بربادی خاندان بھیم سین کے پھر دربار نیپال کی دشمنی انگریزون سے شروع ہوئی اور خفیہ تحریریں درپیغام سازشی راجہ جودہ پور راجہ گوالیار ونواب والیٔ حیدرآباد دکن وگیکوار ولاہور اور ریوان مرہٹہ کے راجپوتانہ بخلاف صاحبان انگریز کے جاری ہوئے اور سب کو لکھا گیا کہ کل رؤسائے ہند درباب اخراج حکام انگریزی کے یک دل ویک زبان ہوجائین ظاہر اس مین بہانہ نامزد پیغام بھیجنے کا شادی ولیعہد کا تھا راجہ سکم اور بھوٹان کو بھی انگریزون کی مخالفت کی ترغیب ہوئی جب بھید راز فاش ہوا تو انگریزون کو سخت اندیشہ پیدا ہوا مگر چونکہ اوسی زمانہ مین انگریزون نے کابل کو فتح کرکے شاہ شجاع کو کابل کے تخت پر بٹھلایا تھا اوس سے دربار نیپال کے حوصلے بھی ٹوٹ گئے اور حسب التحریک انگریزون کے ایک عہدنامہ دباعہ تحریر سازشی کے دربار نیپال کی طرف سے تحریر ہوا ۱۸۱۶ء مین سرکار نیپال نے اکثر دیہات علاقہ رام نگر متعلقہ انگریزی پر قبضہ کرلیا اور دوستی مین فرق آگیا انگریزی فوج نیپال کی سرحد تک آپہونچی اوسطرف سے بھی جنگ کی تیاری ہوئی مگر لڑائی وقوع مین نہ آئی اور سرکار نیپال نے وہ دیہات سرکار انگریزی کو واپس کردیئے اور آیندہ کے لیے بعہود دوستی واتحاد تسلی گورنمنٹ انگریزی کی کردی چونکہ ولیعہد اس مہاراج کا آدمی ظلم دوست اور سخت دل مغرور تھا اوسکے زور وتعدی سے امرائے دربار اور تمام رعایا ناراض ہوگئی بلکہ کل ریاست اوس سے بدل گئی اس مین فریب اور سازش ایک رانی کی بھی تھی جو چاہتی تھی کہ بعد مہاراجہ کے سیرا مٹیا جانشین ہو اوسوقت دربار لوگون مین طرح طرح کے فساد اور دشمنیان ظاہر ہوئین اوسطی جرنیل معتبر سنگہ جو پنجاب سے دوبار طلب ہوکر آیا تھا وزیر ومدار المہام قرار پایا چونکہ تقرری اوسکی رانی کی بے مرضی عمل مین آئی تھی اوسکو یہ امر سخت ناگوار گزرا اور اوسنے اپنے مشیر گیگن سنگہ کی تجویز سے جرنیل معتبر سنگہ کو قتل کرادیا ۱۸۳۱ء مین جرنیل معتبر سنگہ کے قتل کے بعد گیگن سنگہ کو عہدہ وزارت کا ملا مگر ایک برس سے زیادہ یہ رتبہ اوسکے نصیب نہوا اور ۱۸۳۲ء مین وہ بھی مخالفون کے ہاتھ سے مارا گیا اوسکی قتل کے وقت

بڑی خونریزی ہوئی کتیں مراد اور بہی جو اوسکے خیرخواہ و ہمدرد تھے مارے گئے اور عہدہ
وزارت جنگ بہادر نے پایا کچھ عرصہ کے بعد مہارانی کی طبیعت اوس سے بہی برگشتہ ہوگئی اور
بہائی جنگ بہادر کو بہی قتل کرادیوے مگر یہہ خبر جنگ بہادر کو پہونچ گئی اور وہ ہوشیار ہوگیا
بہت سے تکرار کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ مہارانی اپنے دو لڑکوں کو لیکر علاقہ نیپال سے نکلجائے
چنانچہ وہ نکلکر بنارس کو چلی آئی مہاراجہ بہی مہارانی کے ساتھہ بیدخل ہوکر بنارس پہونچے
مگر دو سے سال پہر نیپال مین گئے اور مہاراجہ دہراج سوراندر بکرم ساہ شمشیر جنگ کے ریاست
دیکر راج کا کام اپنی گدی نشینی سے منظور ہوئی اور فساد رفع ہوا ۱۸۴۶ء مین وزیر
جنگ بہادر نے گلستان کی سیر کو گیا اور سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین بہر رشتہ اتحاد نہایت
مضبوط ہوگیا آئندہ کا حال تم ہوگیا ۱۸۴۷ء مین ایک عہدنامہ درباب سپردگی مجرمان سرحدی
سرکار سرکار انگریزی اور دربار نیپال مین تحریر ہوا اور جنگ فتح نیپال کی راجہ تبت کے ساتھہ
وقوع مین آئی چند مقابلون کے بعد راجہ تبت نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ خراج
سرکار نیپال کو ادا کیا کریگا اور سفیر نیپال بمقام لاسا رہا کریگا ۱۸۵۶ء مین مہاراجہ دہراج
سوراندر بکرم ساہ والی نیپال نے خطاب مہاراجگی کا وزیر جنگ بہادر کو دیا اور راجگی دو
اضلاع کی کلیتاً اوسکو بخش دی کیونکہ خیرخواہی و نمکحلالی اوس وزیر کی بظاہر و بالمن مہاراجہ کو
ثابت ہوچکی تہی بلکہ ایک فرزند دو دختر اوسکی کی شادی مہاراج کے خاندان مین ہوچکی تہی
جب بلوہ فوج ہندوستانی ملازم انگریزی کا ۱۸۵۷ء مین وقوع مین آیا تو وزیر جنگ بہادر
خیرخواہ اور دوست وفادار سرکار انگریزی کا رہا اور بوقت مہم فتح گورکہپور و قبضہ شہر
لکہنؤ فوج گورکہے نے باتفاق وزیر کے بڑی بڑی جانفشانیان کین اور مفسدان فتنہ پرداز
جو علاقہ سرکار نیپال مین جاکر پناہ گزین ہوئے اونکو اوسنے بہ کمال دلاوری و جوانمردی قتل
و مجروح و گرفتار کیا اس خدمت مین ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا نے اوسکو خطاب نائیٹ اوف دی
گرینڈ کراس اوف ڈی نائیٹ کا عطا کیا اور تمام علاقہ سرحدی ملک اودہ جو ۱۸۵۶ء مین

متصل علاقہ انگریزی ہو چکا تھا وہ تمام و کمال مہاراجہ نیپال کو واپس ملا اور یہہ سرکار گورنمنٹ انگریزی کے وفادار دوست قرار پائے چنانچہ اب تک دونو سرکارون مین بدستور اتحاد و یگانگت چلی آتی ہے باشندگان علاقۂ نیپال کی تعداد اگرچہ درست اور ٹھیک ٹھیک معلوم ہونا غیر ممکن ہے مگر جہین لاکھ تک تخمینہ ہو چکا ہے شہر کٹمنڈو دارالریاست نیپال مین پینتیس ہزار آدمی کی آبادی ہے اور رقبہ تمام علاقہ کا قریب چون ہزار میل مربع کے ہے اور آمدنی کل راج کی قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے انتظام ریاست کا بسبب سرگرمی و تدبیر لائق کے بہت اچھا ہے کل اختیار ریاست مین وزیر مہاراجہ جنگ بہادر کا ہی ہے یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کو کچھہ خراج نہین دیتی مگر ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر بہ تحائف لائقہ مکن کو متعلق جین کے ہے روانہ ہوا کرتا ہے ٭

ذکر ریاست سکھان و خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب

باقی مذہب سکھی کا بابا نانک کہتری قوم بیدی کا لوکہتری کا بیٹا موضع تلونڈی ضلع لاہور تحصیل شرقپور کے رہنے والا تھا اوس نے تارک الدنیا ہو کر فقیری حاصل کی اور تمام عمر سیر و عبادت مین گذرانی وہ سنہ ۹۶۷ بکرمی مین مر گیا اور اوسکی جگہہ لہنا کہتری قوم کانٹھ جسکو گورو انگد کہتے تھے جانشین ہوا وہ سنہ ۱۰۰۹ بکرمی مین مر گیا اوسکی جگہہ امرداس کہتری ذات بہلہ جانشین ہوا وہ سنہ ۱۶۳۱ بکرمی مین فوت ہوا اوسکی جگہہ رامداس کہتری قوم سوڈھی نے گدی پائی وہ سنہ ۱۶۳۳ بکرمی مین سرگباش ہوا پہر ارجن سنگھ اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا وہ سنہ ۱۶۶۳ بکرمی مین چندو دیوان کے ہاتھہ سے قتل ہوا پہر ہرگوبند اوسکا بیٹا گدی پر بیٹھا وہ سنہ ۱۶۹۵ مین مر گیا پہر ہرراے بن گورو تا بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ سنہ ۱۷۱۹ بکرمی مین فوت ہوا پہر ہرکشن خورد سال بن ہرراے جانشین ہوا اور سنہ ۱۷۲۱ مین بعارضہ چیچک مر گیا پہر تیغ بہادر بن ہرگوبند نے مسند پائی وہ سنہ ۱۷۳۲ مین بحکم اورنگزیب عالمگیر قتل ہوا پہر گورو گوبند سنگھ بن تیغ بہادر گورو بنا اس نے سکھی مذہب جو اس زمانہ مین رائج ہے ایجاد کیا احکامات مذہب سکھی جاری کئے بادشاہی لشکر کے ساتھہ چند بار یہہ معرکہ آرا ہوا والدہ اور دو بیٹے اسکے ناظم سرہند نے پکڑ کر قتل کیے

اخیر کی عمر مین یہہ پنجاب سے دکہن کو چلا گیا اور سنہ ۱۷۱۰ مین مقام اچلپا گڑہ ایک مسلمان کے ہاتہہ سے زخمی ہو کر مر گیا ان مسون گورؤن کو سکہہ دس بادشاہ کہتے ہین گوبند سنگہ کے بعد بندا بیراگی اسکا جانشین ہوا اوس نے بہی مسلمانون کے ساتہہ بڑے معرکے کیے صدہ گانو کو لوٹا آخر عبدالصمد خان ناظم لاہور نے اوسکو پکڑ کر فرخ سیر بادشاہ کے پاس بہیجدیا اور وہ دہلی کے بازار مین مقتول ہوا اسکے بعد جب سلطنت دہلی کی ضعیف ہوگئی تو سکہہ زور پکڑ گئے اور تمام پنجاب کا علاقہ آپسمین بانٹ کر علیحدہ علیحدہ ریاستین قائم کر بیٹہے اگرچہ چہوٹے سکہہ سردار تو بہت تہے مگر بارہ مثلین سکہون کی بڑی مشہور ہین پہلی مثل بہنگیون کی دوسری رام گڈہیون کی تیسری کنہیون کی چوتہی نکیون کی پانچوین آلووالیون کی جنکے خاندان مین سے ابتک مہاراجہ کپورتہلا اپنی علاقہ مین فرمان فرما ہین چہٹے ڈلی والون کے ساتوین نشان والون کی آٹہوین فیض اللہ پوریون کی نوین کروڑی سکہون کی دسوین شہید بنگیون کی گیارہوین سکرچکیون کی جن کے خاندان مین اب تک مہاراجہ پٹیالہ وجیند و ناہہ موجود ہین بارہوین سکرچکیون کی اس مثل مین سے مہاراجہ رنجیت سنگہ بڑا اولوالعزم مہاراجہ ہوا مختصر حال اوسکا یہہ ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کا مورث اعلے کالو جاٹ قوم سانسی تہا اوس نے قزاقی و دہزنی کا پیشہ اختیار کیا اوسکے پوتون مین سے بدہو نام نے سکہی مذہب اختیار کرکے بدہ سنگہ اپنا نام رکہا اور عام دہزنی کا پیشہ اختیار کرکے کچہہ ثروت بہم پہونچائی پہر اوسکا بیٹا چڑہت سنگہ مثل کا سردار بنا اور دور دور تک جاکر قزاقی کرنے لگا پہر اوسکا بیٹا سردار مہان سنگہ اوسنے گوجرانوالہ و رسول نگر وغیرہ پر قابض ہوکر اپنی ریاست علیحدہ قائم کی وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا رنجیت سنگہ مالک ریاست کا ہوا اس نے اپنی اولوالعزمی سے لاہور پر قبضہ کرلیا اور بسبب اسکے کہ دہلی کی سلطنت بالکل برباد تہی اور کابل کی بادشاہت بہی بسبب نااتفاقی باہمی کے ماتہہ پانو ہلانے کے قابل نہ تہے اور انگریزون نے ابہی دہلی بہی فتح نہین کی تہی کوئی پرسان حال اوسکا نہوا اور اس نے زور و قوت بہم پہونچاکر قصور و ملتان و دوابہ بست جالندہر و جہنگ

سیالکوٹ گجرات کشمیر و پشاور پر بزور شمشیر قبضہ پالیا اور بڑا علیجاہ مہاراجہ بن گیا چونکہ اس نے اپنے زور کے وقت روسائے ریاست سن تلج یعنے پٹیالہ و جیند و ناہہ وغیرہ کو بہت ستایا تھا اور ہر سال ہزارہا روپیہ زر بزور دستی وصول کر لیتا تھا اون تمام رئیسوں نے انگریزی اعانت قبول کر لی اور صاحبان عالیشان نے اونکو اپنی حمایت میں لے لیا اور انگریزی علاقہ دریائے ستلج تک قایم ہو گیا یہہ دریا دونو سلطنتوں میں حاصل قایم ہو گئے اس سے بعد رنجیت سنگھ نے کانگڑہ و منڈی و سکیت وغیرہ علاقہ کوہی پر تسلط پایا اور پہاڑی راجون کو اپنا تابعدار بنایا اور شاہ شجاع الملک کو جو کابل سے مطلب اور رنجیت سنگھ کے پاس آیا تھا اوسکو قید کر اس نے جواہر کوہ نور چھین لیا انگریزون سے بھی رنجیت سنگھ نے دوستی پیدا کی اور عہد نامہ دوستی کے تحریر کیے ۱۸۳۸ء کے لڑائی میں اس مہاراجہ نے لاہور پر قبضہ پایا اور ۱۸۳۹ء میں بمرض فالج مر گیا فوج اسکی قریب ستر ہزار کے سوار و پیادہ تھین اور تخمیناً چار سو ضرب توپ اور آمدنی کل علاقہ پنجاب کی نو کروڑ روپیہ سالانہ تھی اس کی وفات کے بعد کھڑک سنگھ اوسکا بیٹا جانشین ہوا چونکہ وہ آدمی نرم مزاج اور سادہ لوح تھا اوسکا بیٹا نونہال سنگھ کل امور سلطنت میں دخیل ہو گیا بلکہ سردار جیت سنگھ کو جو شیر سنگھ صاحب کھڑک سنگھ کا بھائی قتل کرا دیا اسبات پر آپس میں باپ بیٹے کی رنجیدگی پیدا ہوئی اور اوسی غم و غصہ میں کھڑک سنگھ بیمار ہوا یا اور ۱۸۴۰ء میں مر گیا نونہال سنگھ کو بھی اوس کے بعد سلطنت نصیب نہ ہوئی کیونکہ جب وہ باپ کی نعش کو جلا کر واپس آیا تو دروازہ قلعہ سے ایک سل سنگ سرخ کی تقدیراً اوسکے سر پر آ پڑی جس سے وہ بھی اوسی روز جان بحق تسلیم ہوا اوسکے مرنے کے بعد راجہ دھیان سنگھ وزیر نے چاہا کہ شیر سنگھ خلف رنجیت سنگھ جانشین ہو اور سرداران سندھانوالیہ جو ہم جدی رنجیت سنگھ کے تھے یہہ چاہتے تھے کہ رانی چند کنور زوجہ کھڑک سنگھ والدہ نونہال سنگھ جانشین ہو اور کاربرداری سرداران مذکور کی رہے آخر رانی چند کنور گدی نشین ہوئی اور شیر سنگھ کو حکم ہوا کہ وہ شہر بٹالا اپنی جاگیر کو چلا جائے چند ماہ کے بعد شیر سنگھ نے دربار تمام فوج کے ساتھ سازش کر لی اور ناگاہ بٹالا سے

لاہور آ پہونچا اوسکے آتے ہی تمام فوج شیر سنگھ کے ساتھ مل گئی اور رانی چند کنور معہ سرداران سندھانوالیہ قلعہ مین محصور ہوئے تین روز برابر قلعہ پر گولہ چلتا رہا آخر قلعہ فتح ہوا اور مہاراجہ شیر سنگھ کی گدی نشینی عمل مین آئی اور سرداران سندھانوالیہ جو شیر سنگھ کے مخالف تھے انگریزی علاقہ مین بھاگ گئے دو سال کے بعد مہاراجہ شیر سنگھ اور راجہ دیان سنگھ وزیر کی آپس مین رنجیدگی پیدا ہوئی اور مہاراجہ شیر سنگھ نے سرداران سندھانوالیہ کو ستلج پار سے بلا کر پھر سرفراز کیا اور چاہا کہ انکو قوت دیکر راجہ دیان سنگھ کو کمزور کرے سرداران سندھانوالیہ نے جو دونوکے دشمن تھے قابو پاکر راجہ دیان سنگھ اور شیر سنگھ دونو کو ۱۵ ستمبر ۱۸۴۳ء مین قتل کر ڈالا اور مہاراجہ دلیپ سنگھ رنجیت سنگھ کے بیٹے خورد سال کو گدی نشین کیا اور قلعہ مین جاکر ایسے عیش مین مستغرق ہوئی کہ خویش اور بیگانے کی خبر نہ رہی اوس وقت راجہ ہیرا سنگھ پسر راجہ دیان سنگھ نے کل پیادہ فوج سے سازش کرلی اور کہا کہ اگر تم مجھکو سرداران سندھانوالیہ سے عوض خون مہاراجہ شیر سنگھ اور میرے باپ کا لے دو تو فی پیادہ بارہ روپیہ ماہوار اور فی سوار ایکروپیہ کو سیہ تنخواہ کردونگا اس طمع پر تمام فوج ہمراہ اوس کے ہوگئی اور سب ملکر قلعہ پر حملہ کیا آٹھ پہر لڑائی ہوتی رہی کہ غرجیت سنگھ دلہنا سنگھ سرداران سندھانوالیہ قلعہ کے دیوار سے کودتے ہوئے پکڑے گئے اور قتل ہوئی فوج نے شہر اور خزانہ بھی لوٹ لیا پھر مہاراجہ دلیپ سنگھ کا نائب اور وزیر راجہ ہیرا سنگھ مقرر ہوا اور فوج آئین کی بارہ روپیہ مشاہرہ اور سواری فوج کی تنخواہ تیس روپیہ ماہوار مقرر ہوئی چھ سات مہینے کے بعد راجہ سوجیت سنگھ چچہ ہیرا سنگھ وزیر کا بہار سے بطمع وزارت لاہور مین آیا فوج نے اوسکو بھی قتل کیا اور ہیرا سنگھ سے فی کس ایک ایک تنکی طلائی قیمتی سات روپیہ اوس کے عوض مین انعام پایا پھر چند ماہ کے بعد راجہ جواہر سنگھ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے ماموں نے فوج سے سازش کی اور بعوض قتل راجہ ہیرا سنگھ ایک ایک تنکہ طلائی قیمتی پچیس پچیس روپیہ انعام دینا کیا چنانچہ فوج نے ملکر راجہ ہیرا سنگھ کو قتل کیا اور انعام موعودہ اوس خدمت مین راجہ جواہر سنگھ سے لیا چند ماہ کے بعد سکھی فوج راجہ

جواہر سنگہ پر بسبب قتل سردار پنڈ رانگہ رنجیت سنگہ کے بیٹے کے غضبناک ہوئی اور اسکو فوج مین بلا کر
قتل کر ڈالا اتنی خونریزیان جب پے در پے فوج سے وقوع مین آئین تو سرداران لاہور نے فوج کو
انگریزون کی لڑائی پر آمادہ کیا اور تمام فوج پیادہ وسوار دریائے ستلج کو روانہ ہوگئی اور پانچ لاکھ
انگریزون کے ساتھہ لڑکر مغلوب ہوئے کل توپین سکھون کی انگریزون نے جبین لین ہزارون سکھہ قتل
ہوئی اور ہزارون بھاگنے کے وقت دریا مین غرق ہوگئے تمام سامان لوٹ لیا اس فتح کے بعد انگریزی
فوج داخل علاقہ لاہور ہوئی اور راجہ گلاب سنگہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کو ساتھہ لیکر بمقام قصور نواب
گورنر جنرل بہادر کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہہ قرار پایا کہ علاقہ دوآبہ بست جالندہر کا ضبط
ہوکر شامل علاقہ انگریزی ہوا اور ایک کروڑ روپیہ خرچہ فوج سرکار لاہور انگریزون کو ادا کرے
چونکہ ایک کروڑ روپیہ نقد اوسوقت ادا ہونا مشکل تہا اس لیے وہ روپیہ راجہ گلاب سنگہ
سے بتعداد پچہتر لاکھ روپیہ کے وصول کیا گیا اور علاقہ کشمیر وغیرہ کوہستانی علاقہ اوسکے پاس
فروخت ہوا اور خطاب مہاراجگی کا راجہ گلاب سنگہ کو گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے عطا ہوکر
کوہستانی ملک مین اوسکو حاکم بالاستقلال کیا گیا اور قرار پایا کہ نو ماہ تک انگریزی فوج لاہور
مین رہے اور خرچہ فوج کا سرکار لاہور سے لیا جائے مگر نو مہینے تک بھی کچہہ انتظام نہوا تو یہہ بات
مقرر ہوئی کہ مہاراج کی عمر بلوغ تک فوج انگریزی لاہور مین قیام رکہے چند ماہ کے بعد پہلے
مولراج ناظم ملتان برسر فساد ہوا پہر شیر سنگہ و چتر سنگہ سرداران اٹاری نے شورش برپا کی اور
بڑا اجتماع سکہون کا عمل مین آیا انگریزون نے بڑے زور و شور سے سکہون کا مقابلہ کیا جس مین
سکہہ شکست کہا کر بہاگ گئے شیر سنگہ و چتر سنگہ وغیرہ منمداز خود حاضر آئے اور ملتان فتح ہوکر
مولراج پکڑا گیا اس انتظام کے بعد گورنمنٹ انگریزی نے لاہور کی کل ریاست ضبط کرلی اور مہاراجہ
دلیپ سنگہ کی پنشن ساڈہے چار لاکھ روپیہ سالانہ مقرر ہوئی اور لاہور سے مہاراج فرخ آباد
کو بہیجا گیا اور حکومت سکہون کی خطۂ پنجاب سے ختم ہوئی ۔

ذکر ریاست کوہ جمون و کشمیر

ہندوستان کے متعلقہ ریاستون مین یہہ بڑی ریاست ہے اگرچہ پہلے ہی شہر جمون قدیم سے دارالریاست و دار الحکومت پہاڑی ملک متعلقہ پنجاب کا چلا آیا ہے مگر اس خاندان جال نے جنکی ابتدا و آغاز مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ سے ہوا ہے ایسی ترقی پائی ہے کہ پہلے کبھی جمون کی ریاست کو نصیب نہین ہوئی تھی اب حدود اس کے تاتار چین کے ملک کے ساتھہ ملتے ہین ملک کشمیر و لداخ و تبت خورد و کلان و کشتوار وغیرہ کوہستانی بڑے بڑے علاقے جو دریاے بیاس سے دریاے سندھ تک ہین سب اس ریاست کے متعلق و ماتحت ہین مہاراجہ رنبیر سنگھ خلف مہاراجہ گلاب سنگھ فی زمانہ اس تمام ریاست کے مالک و فرمان فرما ہین جنکی بزرگ قوم کے ڈوگر راجپوت پہلے ہی جمون کے راجاے کے راجے ہے اور اپنی آپ کو مہاراجہ رام چندر سورج بنسی کی اولاد سے بیان کرتے ہین اسطرح پر کہ جب سورج بنسیون کی سلطنت ہندوستان مین منسوخ ہوگئی اور چند بنسی خاندان نے ترقی پائی تو سورث اعلے اس قوم کا بہوم دت نام اپنے بھائیون کے ساتھہ رنجیدہ ہوکر اجودھیا سے اول کشمیر کو آیا پھر وہان سے واپس ہوکر جہان اب قصبہ سنگوٹ آباد ہے مدت تک قیام پذیر رہا اوسکی اولاد سے چند پشت کے بعد راجہ جاموون لوجن بڑا اقبال مند راجہ پیدا ہوا جس نے اپنے نام سے شہر جمون آباد کیا ہے اور اپنی سلطنت اوس نے پہاڑی ملک مین قائم کی اوس کی چوتھی پشت مین پھر جوگراج نام ایک نامی راجہ ہوا جو ۸۴ بکرمی مین جمون کا راج کرتا تھا پھر اوسکی گیارھوین پشت مین راجہ رامدیو ہوا جسکے تین بیٹے مسمیان بجے دیو رے جگو سنسار دیو ہوئے پھر بجے دیو کے دو بیٹے ہوئے زنگر دیو جی سنگھ پھر زنگھ دیو کا پوتا جو دیو ہوا جسکے دو بیٹے مالدیو و جنگر دیو تھے مالدیو کے تین بیٹے پکھارو دیو ہمیر دیو مانک دیو ہوئے اونمین سے پکھار دیو تو دہنی کے علاقہ مین جاکر آباد ہوا اس کی اولاد اب بھی دہنی مین رانا کہلاتے ہین مانک دیو نے قصبہ سنگوٹ آباد کیا جو شہر جمون سے مشرق کو بفاصلہ پندرہ کوس کے آباد ہے اوسکی اولاد اب سنگوٹہ کہلاتی ہے ہمیر دیو جمون کا راجہ رہا

اوسکی چوتھی پشت مین راجہ کہو کہر دیو ہوا جس کے ایک بیٹی جسدیو نے شہر جسروٹہ آباد کیا اوسکی اولاد جسروٹہ کہلاتی ہے دوسرا بیٹا ہمیر دیو کا کپور دیو تھا جسکے ایک بیٹے سدمانے قصبہ سانبہا بسایا اوسکی اولاد سیپال کہلاتی ہے پہر سنگرام دیو ولد کپور دیو کی چوتھی پشت مین راجہ دہر پدیو ہوا اوسکے چار بیٹے تھے ایک رنجیت دیو دوسرا بدھ دیو تیسرا نینسار دیو چوتھا سورت سنگہ ان چاروں مین رنجیت دیو بڑا تھا اور ریاست پر متصرف راجہ شہور رہے اوسپر مہان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے باپ نے سکھون کو جمع کرکے بارادۂ غارت جموں چڑھائی کیا اور غالب آکر شہر جموں کو غارت و تاراج کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا برج دیو گدی نشین ہوا اوسپر بھی سکھہ غالب آئے اور وہ سکھون کی لڑائی مین بمقام رومال متصل چیرا ر قتل ہوا اور گدی راج کی رنجیت دیو کے خاندان سے جاتی رہی اب اوسکی اولاد موضع کہرونہ ضلع دینا نگر مین آباد ہے مگر راجہ رنجیت دیو کے اور سب بھائی جموں مین رہتے ہے منجملہ اون کے سورت سنگہ کے چار بیٹے ہوئے میان موٹا و میان ہیرا دو بیٹے تو عورت قوم سلہریہ کے بطن سے اور میان نین ور آور سنگہ و دلاور سنگہ اور عورت قوم چارگہ کے شکم سے زور آور سنگہ کا بیٹا کسور سنگہ پیدا ہوا کسور سنگہ کے تین بیٹے راجہ دھیان سنگہ و زیر سہارا جہ رنجیت سنگہ و راجہ سوچیت سنگہ و راجہ گلاب سنگہ تھے چونکہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے قیام سلطنت سے پہلے پنجاب کے سکھون کے اجتماع سے خاندان راج جموں کے بڑے بڑے صدمے اوٹھائے تھے اور سکھون نے راج کا خزانہ اور شہر کو لوٹ کر برباد کر دیا تھا اس لیے راج کے متعلقین بھی خستہ حال مفلس ہو گئے تھے آخر جب مہاراجہ رنجیت سنگہ کی دولت کا ستارہ چمکا اور اوس نے حکم دیا کہ کوہستان کے مہون کے لیے ایک رسالہ پہاڑی نوکرون کا بھرتی کیا جائے تو میان کسور سنگہ بھی جموں سے معہ اپنے تینون بیٹون دھیان سنگہ اور گلاب سنگہ اور سوچیت سنگہ کے باسید نوکری لاہور مین آیا اور پہاڑی رسالہ مین نوکری اختیار کی حاضری کے وقت مہاراج نے جب میان کسور سنگہ کو آدمی معزز و اشراف دیکھا تو اوسکے حسب نسب کا حال دریافت کیا اوس نے اپنا تمام احوال اور خاندان کی تباہی کا قصہ مہاراج کے گوش گذار کیا دلنشکر مہاراج نے اوسکی تو قیر کی اور حکم دیا کہ کسور سنگہ ہماری دربار کے مصاحبین مین جلو مہاراج

اور اوسکی تینون رانیون بھی ڈیوڑھی پر کام دیا کرین چونکہ اوادہ حکم الحاکمین کا تہا کہ یہہ خاندان پھر ترقی
پائے اور تمام کوہستان دوبارہ اِن کی حکومت مین آئے روز بروز مہاراج کے دربار مین ترقی ان
کی ہوتی گئی تینون بہائیون کو باجگی کا خطاب ملا اور راجہ دیہان سنگہ وزیر اعظم سلطنت پنجاب
کی قرار پائی علاقہ جمون وغیرہ جو متعلق پہاڑ کے تہا مہاراج نے انکی جاگیر مین دیا مہاراج کی وفات کے
بعد جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو سرداران سندانوالیہ نے بانجام جیت سنگہ ولہنا سنگہ تہا براہ
عداوت راجہ دیہان سنگہ وزیر اور مہاراجہ شیر سنگہ کو قتل کر ڈالا اوسکے عوض مین راجہ ہیرا سنگہ راجہ
دیہان سنگہ کے بیٹے نے سرداران سندانوالیہ کو تہہ تیغ کیا اور وزارت کا عہدہ خود لیا پھر راجہ
ہیرا سنگہ اور راجہ سوچیت سنگہ کی آپس مین عداوت پیدا ہوئی اور ہیرا سنگہ نے سکہون کے ہاتہہ سے
اپنی چچہ سوچیت سنگہ کو بہی قتل کرا دیا اور اوسی سال مین خود بہی سکہون کے ہاتہہ سے قتل ہوا راجہ
گلاب سنگہ کڑہا عقیل اور دانا شخص تہا ایسے پُر آفت وقت مین کہ سکہہ ہر روز لاہور کی سلطنت
کا نیا وزیر بناتے تہے جمون مین ہی قیام پذیر رہا اوس نے کسی طرح کا دخل دربار لاہور مین نہ دیا بعد
قتل راجہ ہیرا سنگہ کے جب سردار جواہر سنگہ دربار لاہور مین وزیر ہوا تو اوس نے سکہی فوج جمون پر
مامور کی اور راجہ گلاب سنگہ نے بڑی لیاقت اور دانائی سے اپنا ملک و مال و عزت سکہون کے
ہاتہہ سے بچائی اور اون کے ساتہہ لاہور چلا گیا اور بعد تقرر کچہہ روپیہ نذرانہ کے پہر لاہور سے جمون
آیا آخر جب سکہون نے انگریزون سے شکست کہائی تو رانی جندہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کی والدہ نے
اسکو جمون سے بلایا اور یہہ مہاراج کو ساتہہ لیکر نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گیا اور بعد انتظام
امور ریاست لاہور کے تمام علاقہ کشمیر و تبت و لداخ وغیرہ جو متعلق علاقہ کوہستان کے تہا بعوض
پچہتر لاکھ روپیہ نقد کے اِس نے انگریزون سے خرید لیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے جمون
کی سلطنت علیحدہ قائم ہوئی اور مہاراجگی کا خطاب راجہ گلاب سنگہ نے ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا
سے حاصل کیا اور بعد علیحدہ ہونے اِس ریاست کے گیارہ سال تک زندہ رہکر آخر ۱۸۵۷ء کو مر گیا
اوس کے بعد اوسکا خلف الرشید مہاراجہ رنبیر سنگہ بہادر جانشین و مالک ریاست کے قرار پائے

جواب تک زندہ وحیات موجود ہین اور اونکا بڑا بیٹا مہاراجہ رتن سنگھ ولیعہد ریاست قرار پایا ہے یہہ ریاست گورنمنٹ انگریزی کی مطیع ہی اور تعمیل اون شرائط کی جو بوقت سپردگی ملک کے باہم مہاراجہ گلاب سنگھ اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پائی ہین راج کیطرف سے بخوبی ہوتی ہے عورتون کا ستی ہونا اور بردہ فروشی وغیرہ بالکل مسدود ہی دہلی کے سفر مین ہی ہمون کی فوج نے دہلی پہونچکر بڑے بڑے کارنمایان کئے اور ایک بڑا افسر فوج کا ہری چند وہان کام آیا اب یہہ سلطنت علم وہنر کی ایک معدن ہے مہاراج کو علم کی ترقی کا بڑا شوق ہے اُمرا وزرائے ریاست بھی بڑے بڑے لئیق اس دربار مین ہین چنانچہ راجہ موتی سنگھ فرزند راجہ دیان سنگھ ودیوان جوالا سہائے وزیر اعظم وزیر زور آور سنگھ ودیوان کرپارام ودیوان نہال چند وغیرہ مشیران ریاست بڑے بہادر وجوانمرد وعالم وفاضل مشہور ہین انمین سے دیوان نہال چند تو اس سال یعنی ۱۸۴۶ء مین بعارضہ ہیضہ وبائی گذر گئے اور باقی سب صحیح وسلامت ہین۔ اس ریاست کا طول مشرق سے غرب تک تین سو پچاس میل اور جنوب سے شمال تک عرض دو سو ستر میل کل علاقہ پچیس ہزار میل مربع ہے

خاندان ریاست پٹیالہ

پنجاب کے ملک مین جسقدر کہ سکھون کی ریاستین باقی ہین اون سب سے ریاست بڑی ور قدیم اور معزز ریاست ہے رئیس اس ریاست کا دولت وجاہ وعزت ورتبہ وتوقیر وانتظام مین سب رئیسون سے اگے سمجھا گیا ہی مہاراجگی کا خطاب بھی اس رئیس کو حاصل ہے مورث اعلے اس خاندان کا مسمی پھول قوم جاٹ گوت برار سندھو تھا اوس نے سلطنت چغتائی کی ضعف کے وقت بہت سی زمینداری حاصل کی اور موضع پھول جو اب سرکار نابھہ کے علاقہ مین ہے آباد کیا اوس کے چھ بیٹے تھے تلوکا رامارکھتو چندو جتو تخت مل اما کی اولاد مین سے پہر پانچ بیٹے ہوئے آلا سنگھ دونا سنگھ سنجت مل سوبھا سنگھ لدھا سنگھ اون مین سے آلا سنگھ نے اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور بہت سا ملک بزور شمشیر اپنے قبضہ مین لیا پہلے خان ریس مالیر کوٹلہ پر بھی فتحیاب ہوکر بہت سا علاقہ اوسکا اپنے علاقہ کے شامل کیا شہر پٹیالہ کو بھی اسی نے آباد کیا ۱۷۶۱ء مین جب احمد شاہ درانی ہند پر حملہ آور ہوا

تو اوس نے اول قلعہ برالہ کو لوٹا پھر پٹیالہ کو متوجہ ہوا آلا سنگھ نے اطاعت قبول کرلی اور چار لاکھ روپے بادشاہ کو دیکر اپنے ملک کو بچایا احمد شاہ نے خطاب راجگی کا آلا سنگھ کو دیا اور بادشاہی سند عطا کی جب احمد شاہ چلا گیا تو آلا سنگھ نے بالتفاق اور سکھوں کے سرہند پر حملہ کیا اور فتحیاب ہوکر زین خانی ظالم کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ کر ویران کردیا وہان سے اسکو بڑی دولت حاصل ہوئی اور کل سرہند متعلقہ شہر سرہند پر اسکا قبضہ ہوگیا آلا سنگھ کی وفات کے بعد سردول سنگھ اور سردول سنگھ کے بعد امر سنگھ جانشین ہوا امر سنگھ کے وقت اوسکا بھائی ہمت سنگھ دعویدار ریاست کا ہوا مگر اوسکی ریاست قیام نہ پکڑا بلکہ اوس کی مرنے کے بعد اوسکا علاقہ مقبوضہ بھی ریاست کے شامل ہوگیا امر سنگھ نے قلعہ بٹھنڈہ فتح کرکے اپنے علاقہ کے شامل کیا جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے صاحب سنگھ نے ریاست پائی اوس کے وقت مین بے درپے حملے رنجیت سنگھ والی لاہور کے پٹیالہ پر ہوئے اور کل ریاستین یعنی تانبہ وھنیدوالیہ کوٹلہ وغیرہ رنجیت سنگھ کی زور و تعدی سے تنگ آئین اسواسطے سب رئیسون نے ملکر درخواست اطاعت اور محفوظ رہنے اپنے کی بحضور صاحب ایجنٹ دہلی کے گذرانی اور بعد منظوری مسٹر شکلف صاحب سفیر انگریزی تو لاہور مین بھیجے گئے اور جنرل اوکٹرلونی صاحب بہادر معہ فوج انگریزی لودہانہ مین داخل ہوگئے بعد سوال و جواب سرکار لاہور و سرکار انگریزی کی حد فاصل دریای ستلج مقرر ہوگئی اور کل ریاستین علاقہ مسمی ستلج کی انگریزی حفاظت و حمایت مین آئین مگر اوسوقت یہہ تمام علاقہ رئیسون کے قبضہ مین تہا انگریزی مداخلت اس مین کچھہ نہ تہی صرف ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ لودہانہ مین رہا کرتے تہے جب کوئی تنازع حدود وغیرہ کا باہم رئیسون کے برپا ہوتا تو وہ فیصل کردیتے تہے رفتہ رفتہ دخل سرکار انگریزی کا اس ملک مین بہی ہوتا گیا اسطرح پر کہ جو رئیس لاوارث مرجاتا اوسکا علاقہ انگریزی ضبطی مین آتا راجہ صاحب سنگھ کی وفات کے بعد راجہ کرم سنگھ گدی نشین ہوا وہ سنہ ۱۹ مین مرگیا تو اوسکی جگہہ راجہ نرندر سنگھ نے راج پایا اوسکی وفات کے بعد اب مہاراجہ مہندر سنگھ مالک فرمان فرمائے ریاست کا ہے یہہ مہاراجہ باپ کے مرنے کے بعد نابالغ رہ گیا تہا مگر بندوبستی اہلکاران نمک حلال کے انتظام

ریاست کا بخوبی رہا اب مہاراجہ با اختیار اپنے علاقہ مین ہین اور سید محمد حسن وزیر بڑے لیاقت انتظام مالی ملکی مین مصروف رہتے ہین - کل رقبہ اس ریاست کا جو فی زمانہ اس ریاست کی حکومت مین ہے پانچہزار چار سو بارہ میل مربع ہے اور مردم شماری پندرہ لاکھ جیاسی ہزار نفری اور آمدنی سالانہ تیس لاکھ روپیہ کی مہاراجہ کو اختیار سنبھے کرنے کا حاصل ہے اور خطاب سٹار آف انڈیا یعنے اختر ہند کا گورنمنٹ سے پا چکا ہے شش ضرب توپ کی سلامی ہوتی ہے اور مہاراج اکیسو نفر سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کارروائی حکام انگریزی کے دیتے ہین اس علاقہ کے رئیس نے سرکار انگریزی کے ساتھہ دل سے دوستی قائم رکھی اور ہمیشہ وقت ضرورت مددگار رہا پہلے بوقت جنگ نیپال کے اس نے اپنی فوج سے انگریزون کو مدد دی اور بعد اختتام مہم گورکھے کے جزو علاقہ کیونتھل و بگہاٹ جمعی پنتیس ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ بعوض مبلغ دو لاکھہ اسی ہزار روپیہ سالانہ کے اسنے انگریزون سے لیا پھر ۱۸۳۴ء مین انگریزون نے پہاڑی علاقہ شملہ کا اس رئیس سے لیکر تین مواضع پرگنہ نردلی اوس کے عوض مین اوسکو دیے پھر ۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین جب سرکار انگریزی اور فوج لاہور کی آپس مین لڑائی ہوئی اور اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی تو جو علاقہ سرکار نابہہ کا انگریزون نے ضبط کیا تہا وہ بھی اسکے حوالے ہوا اور سرکار انگریزی نے تمام دعاوی خراج و مالگذاری و خرچہ فوج وغیرہ اس رئیس کو معاف کئے بلکہ علاقہ منضبطہ سرکار لاہور سے جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ کا دوام کے لیے اس رئیس کو بعوض چھوڑ دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا ۱۸۵۷ء مین بوقت مفسدہ بہی یہ رئیس خیر خواہ گورنمنٹ کا رہا اور فوج اسکی دہلی گئی اور دہلی کے لئے مین انتظام دار کا قائم رکھا گوالیار اور دہولپور مین بہی اسکی فوج نے خدمتین نمایان کین اور زر نقد سے بہی سرکار گورنمنٹ کا رہا تو سوے اور نعامات کے پرگنہ نارنول واقع علاقہ جیجر جمعی دو لاکھہ روپیہ سالانہ اور حکومت علاقہ بہدور کی اس مہاراج کو ملی بعد ازان جزو علاقہ پرگنہ کنہو واقع علاقہ جیجر اور تعلقہ کہاؤن مہاراج کی تہا بعوض زر قرضہ اصل و سود جو مہاراج نے گورنمنٹ سے لینا تہا گورنمنٹ نے فروخت کر ڈالا -

خاندان ریاست نابھہ

رئیس اس ریاست کا ہم جدی رئیس پٹیالہ کا ہے اسکا مورث اعلےٰ وہی پھول نندار ہے جسکا ذکر پٹیالہ کی ریاست کے حال مین آچکا مگر اسکی شاخ علحدہ ہے اسطرح پر کہ پھول کا بڑا بیٹا تلوکا تھا اوسکا بیٹا گوردت سنگھ صاحب اقبال ہوا اوس نے بوقت ضعف حکومت چغتائی کے آلا سنگھ برادر چچہ زاد کے ساتھہ ملکر بڑا علاقہ زیر حکم کرلیا اور جمعیت معقول بہم پہونچائی اوسکے مرنے کے بعد مورت سنگھ اوسکا بیٹا بہر مورت سنگھ کا بیٹا مہیر سنگھ جانشین ہوا مہیر سنگھ نے نابھہ کی آبادی کی بنیاد رکھی قلعہ بھی پختہ بنوایا وہ مرگیا تو جسونت سنگھ رئیس نابھا اوسکے وقت صاحب سنگھ والی پٹیالہ اور اوسکے درمیان ایک قطعہ زمین پر تنازع برپا ہوا اور نوبت بہ جنگ پہونچی چونکہ رنجیت سنگھ والی لاہور خاندان جنید کا دشمن تھا جسونت سنگھ نے اپنا حامی سمجھکر اوسکو بلایا وہ فی الفور چڑھ آیا اور زمین متنازعہ پر پہونچکر پٹیالہ اور جنید و نور پاستین سے مذرانے معقول وصول کیے اور زمین متنازعہ جسونت سنگھ کو دیکر واپس چلا گیا جسونت سنگھ کے بعد راجہ دیوا ندر سنگھ نے راج پایا اوس کے وقت ہنگامہ جنگ سکھون کا گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وقوع مین آیا اوسوقت دیوندر سنگھ انگریزی اطاعت سے نکلکر سکھون کا حامی بنگیا جب سکھون کو شکست ہوئی اور انگریز فتحیاب رہے تو دیوندر سنگھ کو انگریزون نے ریاست سے معزول کرکے لاہور بھیجدیا کہ اپنی زیست تک وہ لاہور مین رہا اور پچاس ہزار روپیہ سالانہ خرچ ریاست سے پاتا رہا اوس کی معزولی کے بعد بہر پور سنگھ اوسکا خورد سال بیٹا گدی پر بیٹھا اور گوربخش سنگھ کو سرانجام کاری ملی چہارم علاقہ ریاست کا سوا بارہ ہزار روپیہ کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا فیما بین مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جنید کے بحصص مساوی بالعوض اون کی خدمات شایستہ کے تقسیم ہوا ۱۸۵۷ء مین جب ہنگامہ دہلی برپا ہوا تو اس رئیس نے خدمات شایستہ کین اوسکے عوض مین علاوہ کانٹھی علاقہ منضبطہ نواب جھجر مین سے جمعی ایک لاکھہ چھبیس ہزار سالانہ اس رئیس کو اور بعوض زر قرضہ جو گورنمنٹ نے اس رئیس سے بوقت ہنگامہ دہلی لیا تھا ایک جزو علاقہ محصل کنڈ و ضلع جھجر کا اس رئیس کو ملا ۱۸۵۸ء مین راجہ بہر پور سنگھ نے دنیا سے

رحلت کی اور بسبب لاولدی راجہ کے کوئی وارث تخت وتاج کا نرہا اس لیے گورنمنٹ نے مہاراجہ
پٹیالہ اور جیند کو اس بات مین اختیار دیا کہ جو شخص ہم جدی لائق گدی نشینی کے ہو اوسکو مقرر کرین
چنانچہ ان دونو اکابرون نے راجہ بیر سنگھ کو جو ہم جد اور مستحق ریاست کا تھا مقرر کیا اور وہ
منظوری گورنمنٹ گدی نشین ہوا گدی نشین حال نہایت لیق اور ہوشیار ہے اس نے انتظام
ریاست کا بہت اچھا کیا ہے - کل رقبہ اس ریاست کا آٹھ سو ترسٹھ میل مربع ہے اور مردم شماری
دو لکھ چھیہتر ہزار نفری کی آمدنی علاقہ کے چار لاکھ روپیہ سالانہ ہے راجہ سوا رکنٹنجنٹ کا سرکار
انگریزی کے لیے نہین دیتا کیونکہ اونکی تنخواہ کا روپیہ اوس جزو علاقہ کی ضبطی مین جو بعد جنگ
ستلج کے ضبط ہوا تھا محسوب ہو چکا ہے سلامی راجہ کی گیارہ ضرب توپ ہوتی ہے

خاندان ریاست جیند

مورث اعلے اس ریاست کا بھی وہی ہول زمیندار تھا جسکا ذکر ریاست پٹیالہ اور نابھہ مین ہو چکا ہے ہول کے بعد اوسکا بڑا بیٹا تلوکا اور تلوکا کا بیٹا منن سکھ ہوا جس نے موضع پالا والی آباد کیا پھر
منن سکھ کا بیٹا گجپت سنگھ رئیس بنا اس نے بہت سا علاقہ بزور شمشیر سر کیا اور گوہانہ مین سکونت
اختیار کی اوس کے تین بیٹے مہر سنگھ بھوپ سنگھ بھاگ سنگھ اور ایک دختر راج کنور تھی راج کنور
سردار مہان سنگھ رئیس گوجرانوالہ کے ساتھ بیاہی گئی جس کے پیٹ سے مہاراجہ رنجیت سنگھ پیدا ہوا اور
تینون نے علاحدہ علاحدہ ریاست قایم کی مہر سنگھ تو مالک ریاست کہنہ کا ہوا اوسکے بعد ہری سنگھ
اور ہری سنگھ کے بعد سمات دیا کنور زوجہ ہری سنگھ رئیسہ ہوئی جب وہ لاولد مر گئی تو ریاست
اوسکی ضبط سرکار انگریزی ہوئی اور بھوپ سنگھ نے اپنا قبضہ بارندہ پور کی ریاست پر کیا
اوسکے دو بیٹے بساوا سنگھ و کرم سنگھ ہوئے سروپ سنگھ کرم سنگھ کے بیٹے نے آخر ریاست نابھہ کی
پائی تیسرا بیٹا گجپت سنگھ کا بھاگ سنگھ ہوا اوس نے باپ کے مرنے کے بعد ریاست جیند ولوہارہ
وغیرہ کی پائی اس راجہ نے سرکار انگریزی کی مہم دہلی مین مدد کی اور بعد فتح دہلی اور شکست
فوج مرہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کی خدمت مین حاضر رہا اور جب لارڈ لیک صاحب ہولکر پر چڑھا

مرہٹا کے تعاقب مین بیلاسانگ آئے تو یہہ راجہ بھی ہمراہ تہا اسکو کچہہ جاگیر شاہ دہلی اور مرہٹا سندہیا سے بہی ملی تہی جو قریب پچیس ہزار روپیہ کے تہی اوسوقت انگریزون نے بہی علاقہ فرید پور واقع ضلع پانی پت جمعی سترہزار روپیہ کا اسکو بطور جاگیر حین حیات کے دیا تہا جو اوسکے وفات کے بعد ضبط ہوا تہا بہاگ سنگہ کے تین بیٹے پرتاب سنگہ مہتاب سنگہ فتح سنگہ تہے پرتاب سنگہ اور مہتاب سنگہ لاولد مرگئے اور فتح سنگہ گدی نشین ہوا اسکو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور نے بلحاظ رشتہ داری کے کہ یہہ اوس کے ماموں کا بیٹا تہا کچہہ علاقہ دیا جو اسکے حین حیات تک واگزار رہا فتح سنگہ کے بعد اوسکا بیٹا راجہ بہنگت سنگہ جانشین ہوا اسکو رجگی کا خطاب ملا مگر وہ لاولد مرگیا اسواسطے کل علاقہ اوسکا گورنمنٹ انگریزی نے ضبط کرلیا اس لیے راجہ سوریہ بنسی بن کرم سنگہ بن بہوپ سنگہ بن گجپت سنگہ دعویدار ریاست کا ہوا پہلے دعوی اوسکا نامسموع ہوا مگر آخر کار یہہ طور ہی ہوئی کہ جسقدر علاقہ پہلے پہل راجہ گجپت سنگہ نے حاصل کیا تہا وہ اسکے نام پر معاف ہو باقی ضبطی مین رہے چنانچہ علاقہ جیند وسفیدون وسنکروڑ وبالاوالی واگذار رہ کر باقی علاقے کی ضبطی عمل مین آئی اور ریاست جیند کی دوبارا بحال ہوئی ۱۸۴۸ء کے موسمے مین اس رئیس نے انگریزون کی مدد مین بڑی بڑی جانفشانیان کین اور راجہ جیند اول شخص تہا جو مقابلہ مفسدان دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور دیسی کارد یعنے فوج مقدم انگریزی فوج کے آگے کوچ کرتی تہی اور ہمراہ فوج انگریزی دہلی کی لڑائی مین حاضر رہے بلکہ تہوڑی فوج اسکی شریک حملہ بہی ہوئی تہی ان خدمات کے عوض مین ایک علاقہ جمعی یکلاکہہ سولہ ہزار آٹہہ سو تیرہ روپیہ کا سوائے علاقہ سابق کے پرگنہ دادرے مین اسکو ملا بلکہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ نے ایک خود علاقہ تحصیل کنود ضلع ہجر کا اسکو بعوض نرقرضہ جو گورنمنٹ کے ذمہ تہا دیدیا اب اس ریاست مین راجہ رگھبیر سنگہ فرمان فرما ہین رقبہ اس ریاست کا دو ہزار دو سو چونتیس میل مربع ہے اور تین لاکہہ لیاسی ہزار آدمی کی آبادی آمدنی چار لاکہہ روپیہ سلامی رئیس کی گیارہ ضرب توپ سے ہوتی ہے اور راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ کے گورنمنٹ انگریزی کی دیتا ہے

خاندان ریاست کلسیا

اِس خاندان کے بزرگ بھی کلسیا علاقہ مانجہ سے آکر اس علاقہ پر قابض ہوئے جب کل رئیس علاقہ سرستلج کے انگریزی حمایت مین آگئے تو سوبھا سنگھ رئیس کو بھی اطلاع دی گئی اوسنے انگریزی اطاعت مین بہت تامل کیا اسلئے اوس کے نام لکھا گیا کہ اگر وہ اور رئیسون کے ساتھہ اتفاق نہین کرتا اور متفق رنجیت سنگھ والی لاہور کے رہتا ہے تو گورنمنٹ انگریزی اوسکو دشمن تصور کریگی اور علاقہ اوسکا ضبط سرکار ہوگا آخر سوبھا سنگھ رئیس بھی مطیع گورنمنٹ کا ہوا سردار سوبھا سنگھ ماہ فروری ۱۸۴۸ء مین گیا اور اوسکا بیٹا بھیا سنگھ جانشین ہوا رقبہ اس ریاست کا اکیسو پچیس میل مربع باشندہ ہزار مردم شماری آمدنی ایک لاکھہ تیس ہزار روپیہ ہے۔

خاندان ریاست فرید کوٹ

علاقہ فرید کوٹ کا فرید کوٹ اور کوٹ کپورا دو حصون مین منقسم ہے جنوب و مغرب کیطرف اسکے ضلع فیروزپور واقع ہے رقبہ اسکا ایکسو تینتالیس میل مربع ہے آبادی اکیاون ہزار آدمی کی آمدنی پچیس ہزار روپیہ ہے رئیس اس علاقہ کا جاٹ قوم براڑ ہے بزرگ اسکا بہلن نام اکبر بادشاہ کے وقت ذمی رتبہ ہوگیا تھا اوسکی برادر زادی نے کوٹ کپورا کا قلعہ بنایا اور خود سر حاکم دمان کا ہوا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت دیوان مخلم چند لاہور سے آکر کوٹ کپورا پر قبضہ کرلیا ۱۸۴۶ء مین بعد فتح لاہور انگریزی قبضہ مین آیا مگر بعوض خدمات کے جو رئیس نے مہم ستلج مین کی تھین گورنمنٹ نے علاقہ کوٹ کپورا اکاہن سنگھ رئیس کو بطور جاگیر دیدیا اسوقت سے رئیس اس ریاست کا راجہ وزیر سنگھ ہے اور ولیعہدی بکرمان سنگھ کو ملی ہے یہ راجہ کچھہ مالگذاری سرکار انگریزی کی نہین کرتا اور نہ کچھہ فوج دیتا ہے صرف پچاس سوار اکیسو پیادہ اوسکے گھر کے نوکر ہین۔

خاندان ریاست کپورتھلہ

اِس خاندان کا مورث اعلےٰ جسا سنگھ سردار قوم سکھہ تھا جس نے کپور سنگھ فیض اللہ پوریہ کی نسل کے شمول رتبہ و عزت حاصل کی جب آدینہ بیگ خان ناظم دوآبہ بست جالندھر مرگیا تو جسا سنگھ

نے اپنی علیحدہ مثل قائم کرلی اور سرہند کے علاقہ مین جاکر قصبۂ فتح آباد فتح کیا پھر رئیس ابراہیم خان رئیس کیتھل پر یورش کی اور کل ملک املاک وخزانہ اوسکا لے لیا اور کیتھل کو ریاست گاہ بنایا جسا سنگھ کی وفات کے بعد بھاگ سنگھ گدی نشین ہوا جو وہ مرگیا تو فتح سنگھ نے ریاست پائی یہہ رئیس بڑا بہادر وجوانمرد مشہور ہے اس نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کی رفاقت مین بڑی بڑی خدمتین کین اور فتوحات ملک مین اوسکے شامل رہا ۱۸۲۶ء مین سردار فتح سنگھ رنجیت سنگھ کی زیادتی سے بھاگ کر سرکار انگریزی کے علاقہ مین چلا گیا اور درخواست حمایت کی کی درخواست اوسکی منظور ہوکر مشتہر ہوا کہ سردار فتح سنگھ زیر حفاظت انگریزی آگیا بباعث اسکے کہ علاقجات موروثی اسکے دریاے ستلج کے شرقی علاقہ مین ماتحت انگریزی مین اور نیز بسبب اسکے کہ دارالریاست اوسکا دوابست علاقہ لاہور مین واقع ہی یہہ رئیس مطیع دربار لاہور کا بھی متصور ہوگا مگر انگریزی حفاظت دونوطرف مبسوط ہے فتح سنگھ کی وفات کے بعد سردار نہال سنگھ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اسکے وقت جنگ دایی ستلج کا فیما بین سرکار لاہور و گورنمنٹ انگریزی کے واقع ہوا اور حکم انگریزی اوس کے نام بھی درباب شامل فوج انگریزی کے نافذ ہوا اگرچہ اسکا دلی ارادہ تہا کہ وہ شامل انگریزون کے ہو مگر اسکی فوج سرکش ہوگئی اور راجہ کے وزیر کو قتل کرڈالا اسواسطے راجہ کیطرف سے تعمیل حکم انگریزی کی نہوئی بعد فتح پنجاب کے انگریزون نے اس ریاست کا علاقہ جو ستلج پار تہا ضبط کرلیا اور علاقہ واقع بست جالندہر اسکے نام بحال وبرقرار رکھ کر راجگی کا خطاب عطا کیا ماہ ستمبر ۱۸۵۴ء مین سردار نہال سنگھ مرگیا اور مہاراجہ رندہیر سنگھ بڑا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اس نے ۱۸۵۷ء کے معرکہ مین وفاداری ظاہر کی اور اپنی فوج کے ساتھہ خدمات لائقہ مین حاضر رہا اس لئے اوسکو ایک سال کا پورا نذرانہ معاف ہوا جو تقدر ایک لاکھ بتیس ہزار روپیہ کے تہا اور دس ہزار روپیہ کا خلعت ملا دوسری مرتبہ ۱۸۵۸ء مین مہاراجہ لکھنؤ کو گیا اور انتظام ملک مین خدمات نمایان کین تو دوبارا دس ہزار روپیہ کا خلعت اور زمینداری جمعی ایک لاکھ روپیہ کی نصف جمع بر بصیغہ استمرار

علاقہ بونڈی وبٹھولی بن عطا ہوئی اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ زر مالگذاری ریاست سے کم کیا گیا اور جو جاگیر جمی پچیس ہزار روپیہ سالانہ بنام نہال سنگھ کے علاقہ باری دوآب مین اوسکے عین حیات داگذار رہی اور ۱۸۴۳ء مین ضبطی اسکی عمل مین آچکی تھی اب مہاراجہ رندھیر سنگھ نے درخواست کی کہ بعوض معافی مالگذاری پچیس ہزار روپیہ سالیانہ وہ جاگیر موروثی اوسکی واگذار ہو چنانچہ درخواست اوسکی بحضور گورنمنٹ منظور ہوئی ۱۸۴۶ء مین مہاراجہ رندھیر سنگھ بغرض سیر ولایت کے روانہ ہوا مگر جب جہاز عدن کے قریب پہونچا بیمار ہوکر مرگیا اور اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا راجہ کھڑک سنگھ فرمان فرمای ریاست ہوا جو اب زندہ وحیات موجود ہے۔ رقبہ اس ریاست کا پانسو اسی میل مربع ہے اور آبادی دو لاکھ بارہ ہزار سات سو گیارہ نفری جمع پانچ لاکھ ستر ہزار روپیہ ہے

خاندان کٹوچ یعنے راج کانگڑہ

کانگڑہ کی سلطنت بہت پرانی اور قدیمی ہے پانڈوان کی سلطنت کے وقت راجہ کانگڑہ کا راجہ سسرم چند رہتھا اوس نے تمام کوہستانی علاقہ مین اپنی حکومت قائم کی ہوئی تھی اور سیدا علاقہ مین بہی کہمہ سس تلج مین تا حدود مٹیالہ اور دوآبہ جالندہر اور دوآبہ باری مین تا دریای راوی اوسکا راج تہا اوسی راجہ نے قلعہ کانگڑہ جو استحکام ومضبوطی مین تمام سفت اقلیم کے قلعون پر فوق لیگیا ہے اپنا یادگار بنایا مگر جب وہ راجہ کیروان اور پانڈوان کی لڑائی مین مارا گیا تو اوس کے بعد تا عہد سلطنت راجہ میگہہ چند دوسو بائیس راجہ پشت بہ پشت راج کرتے ہوئے چلے آئے اوس کے وقت مین فیروز شاہ بارک شاہ دہلی نے کانگڑہ پر حملہ کیا چند سال تک محاصرہ رہا آخر راجہ نے اطاعت قبول کی اور قلعہ پر بادشاہ کا دخل کرادیا بادشاہ نے قلعہ کا نام محمد آباد رکہا اور دیوی کی مورت جو قلعہ کے اندر تہی نکالکر دہلی لیگیا اور دہلی سے اپنی شان وشوکت کے اظہار کے لیے مکہ ومدینہ کیطرف بہجوادی مگر بادشاہ نے حسب الوعدہ سوئے اس قلعہ کے راجہ کے اور ملک ومال سے غرض نہ رکہی جب میگہہ چند مرگیا تو راجہ کرم چند جانشین ہوا اوس کے وقت سے راجہ رام چند کے عہد تک چہہ جانشین ہوئے اوس کے عہد مین سلطان سکندر

افغان اکبر بادشاہ سے بھاگ کر اس پہاڑ مین جا چھپا رام چند نے براہ مہمان نوازی اوسکی بہت خاطر کی چند ماہ وہ کانگڑے مین رہا پھر اوپر کے پہاڑ کو چڑھ گیا جب اکبر بادشاہ اوسکا تعاقب چھوڑ کر ہندوستان کو گیا تو سکندر پھر پہاڑ سے اُترآیا اور پنجاب مین پہونچکر دست اندازی شروع کی اس لیئے اکبر بادشاہ پھر اوسکے تعاقب پر سوار ہوا اور نور پور تک پہونچا اوسوقت راجہ رام چند سے اکبر بادشاہ سے دوستانہ ملاقات کی رام چند کی وفات کے بعد دھرم چند دھرم چند کی بعد نانک چند پھر جے چند پھر بدن چند اپنے اپنے عہد مین رہے ہوئے بدن چند نے اکبر بادشاہ کی فوج کے ساتھ جنگ کیا اور بہ کمال جوانمردی اپنے ملک کو اکبر کے تسلط سے بچایا اوسکے بعد تلوکی چند راجہ ہوا اسنے بھی اکبری فوج کو شکست دی مگر دوسری لڑائی مین خود پکڑا گیا چند ماہ قید مین رہا آخر اسنے شہزادہ سلیم اکبر کے بیٹے کے ساتھ سازش کی اور اوسکی سعی سے دوبارا تاج و ملک پاکر اپنے علاقہ مین آیا اوسکے بعد راجہ پرتھی چند راجہ بنا اس نے مسلمانون کی اطاعت کو اپنا عار تصور کیا اور شاہی اہلکارون کو اپنے علاقہ سے نکالدیا اس لیے جہانگیر بادشاہ اکبر کے بیٹے نے راجہ بکرماجیت اپنے ایک امیر کو اسکی تادیب کو مامور کیا مدت تک یہ محصور ہو کر لڑتا رہا آخر راجہ کی فوج طول محاصرے سے تنگ آئی اور قلعہ سپرد راجہ بکرماجیت کے کردیا انہین ایام مین راجہ پرتھی چند لاولد مرگیا شاہ جہانگیر نے بنظر قرابت اس راج کے کلیان چند راجہ پرتھی چند کے برادر زادے کو علاقہ راجگیر جاگیر مین دیا اور خطاب راجگی کا عطا کیا اوس روز سے قلعہ کانگڑہ شاہی قبضہ اور تسلط مین آگیا کلیان چند کے بعد بجی رام جانشین ہوا مگر وہ بھی لاولد مرا اس لئے عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ نے بہیم چند اوس کے برادر زادہ کو اوسکی علاقہ پر بحال کیا اوسکے مرنے کے بعد راجہ عالم چند راجہ بنا اسکے عہد مین سلطنت چغتائی نہایت ضعیف ہوگئی اور راجہ نے کوشش کرکے سوائے جاگیر مقررہ کے اپنا علاقہ بڑھالیا جب وہ مرگیا تو ہمیر چند راجہ بنا اوسکے گھر اولاد نہوئی آخر اوس نے تیغ چند اپنے بھائی کو متبنے بنایا ہمیر چند جب مرگیا تو کرپال چند ہمیر چند کا بھائی راجہ بنا اوس نے بہلے چنبہ کا قلعہ فتح کیا پھر کوٹلہ پھر

راجے کے ملک کو لیا کہمیر چند کے بعد بتھ چند جانشین ہوا اسکے وقت رام گدھ یہ مثل کے سکھ پہاڑ پر حملہ آور ہوئے راجہ نے بڑی جرأت سے اونکا مقابلہ کیا اور اون کو شکست سی پھر راجہ جموں کے ساتھ معرکہ آرا ہوا اوس مین بھی فتحیاب رہا جب وہ مرگیا تو راجہ سینسار چند اوسکا بیٹا دس سال کی عمر مین گدی نشین ہوا اور بارہ برس کی عمر مین اوس نے کلو والی راجے کے ساتھ جنگ کیا اور اوسکو اپنی اطاعت مین لیا پھر پہاڑ سے اُتر کر دوابہ بست کے میدان کو آیا اور علاقجات ہوشیارپور و بجواڑہ وغیرہ سکھون سے چھین لیا بجواڑہ مین اوس نے ایک قلعہ بھی تعمیر کیا پھر قلعہ کانگڑہ کے لینے پر مستعد ہوا اوسوقت کانگڑہ کے قلعہ مین نواب سیف علیخان بادشاہی قلعدار قابض تھا اور قلعہ کے پاس پاس کے علاقہ پر اوسکے بطور خود مختار حکومت تھی بلکہ اوسکو ایک فقیر مجذوب کی زبانی بشارت ہو چکی تھی کہ جب تک تو زندہ رہیگا تیری حکومت قلعہ مین رہیگی راجہ سینسار چند نے کئی سال تک قلعہ کا محاصرہ رکھا مگر سیف علیخان مغلوب نہوا آخر اوسی محاصرے مین سیف علیخان مرگیا اور میرزا مہون بیگ خان اوسکے بیٹے نے قلعہ چھوڑ دیا چونکہ اوسوقت سردار جے سنگھ کنہیہ جو سکھون کے بارہ مثلون مین بڑا سردار تھا بطلب راجہ سینسار چند کی اوسکی مدد کو گیا تھا جیون بیگ کے نکلتے ہی جے سنگھ قلعہ پر قابض ہوگیا جب راجہ سینسار چند نے یہہ بیوفائی جے سنگھ کی دیکھی ناچار قلعہ اوسیکے پاس چھوڑکر اپنے علاقہ کو چلا گیا چند سال کے بعد سردار مہان سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے باپ اور راجہ سینسار چند نے آپس مین اتفاق کیا اور چاہا کہ آپسمین ملکر قلعہ کانگڑہ علاقہ مقبوضہ جے سنگھ سے لے لین اس ارادہ پر فوج سکھی و کوہستانی جمع ہوئی ابھی نوبت بجنگ نہین پہونچی تھی کہ جے سنگھ نے خوف کھاکر قلعہ کانگڑہ راجہ سینسار چند کے حوالے کردیا اور مہان سنگھ کے بیٹے رنجیت سنگھ کے ساتھہ اپنی پوتی کی نسبت کرکر اوسکو راضی کرلیا قلعہ پر قبضہ پاتے ہی راجہ سینسار چند نے اپنا تسلط بڑھایا تمام پہاڑی راجون کو مطیع بنایا پہاڑی رئیسون سے بڑے بڑے نذرانے وصول کئے اس لئے سب اوس سے دل سے اوس کے دشمن ہوگئے اور بسبب ملکر پوشیدہ عرضی مہاراجہ رن بہادر کی

نیپال کی خدمت مین روانہ کی اور لکھا کہ اگر اسوقت مہاراج کی فوج اس پہاڑ پر آئیگی تو کوہ جمون و کشمیر تک تسلط مہاراج کا ہو جائیگا رن بہادر نے باوجود اسقدر بعد مسافت کے ایک جرار فوج بافسری سمی مرنگ تہاپہ کی ادہر کو مامور کی فوج گورکہنے پہلے کل باستون کو جو مابین دریای جمن و ستلج تہین فتح کیا پہر ستلج سی اوتر کر داخل علاقہ کانگڑے کے ہوئی اوسوقت راجہ سنسار چند نے کل پہاڑی راجون کو اپنی مدد پر بلایا اور لشکر جمع کر کر گورکہیون کا راستہ روک لیا مگر عند المقابلہ سب سے پہلے راجون کی فوج بہاگ گئی اور راجہ سنسار چند شکست کہا کر قلعہ کانگڑہ مین محصور ہوا چار سال تک برابر گورکہیون نے قلعہ کا محاصرہ رکہا اور تمام علاقہ راجہ سنسار چند کا اونہون نے لوٹ کر اجاڑ دیا آخر جب راجہ سنسار چند تنگ آیا تو مہاراجہ رنجیت سنگہ والی لاہور سے مدد طلب کی اور لکھا کہ اگر تم گورکہیون کا لشکر میرے علاقہ سے نکالدو تو قلعہ کانگڑہ آپ کی نذر کرونگا بلکہ خراج بہی بھیجا کرونگا بلکہ میرے اور علاقہ سے مزاحمت نہو رنجیت سنگہ نے یہہ درخواست منظور کی اور فوج لشکر کانگڑے جا پہونچا چونکہ اوسوقت گورکہیون کی فوج بہی بہت سے ملنے رسد کے تنگ تہے علاوہ اوس کے اون کی فوج مین بیماری اور وبا پہیل گئی تہی اونہون نے رنجیت سنگہ کے جاتے ہی محاصرہ چہوڑ دیا اور بار برداری کا سامان رنجیت سنگہ سے لیکر ستلج پار اوتر گئے اون کے جانے کے بعد قلعہ کانگڑہ پر رنجیت سنگہ نے قبضہ پایا اور اپنے عہد کے برخلاف راجہ سنسار چند کے کل علاقہ مین اپنے کاردار بہیجدیے اور کل علاقہ متعلقہ مین سے صرف تعلقہ ناادون و کوٹلہر وغیرہ راجہ سنسار چند کے گذارہ کے لیے چہوڑے اس تنزل کے بعد راجہ سنسار چند چند سال زندہ رہا آخر ۱۸۱۸ء مین مرگیا اور زندہ چند اوسکا بیٹا ناادون مین جانشین ہوا مگر رنجیت سنگہ کے تشدد اور فتح چند اپنے چچا کے نفاق سے تنگ آکر ترک ریاست کرکے انگریزی علاقہ مین جا بیٹہا اوس کے جانے کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ نے خود راجہ سنسار چند کے دوسرے بیٹے کو جو رانی گدن کے پیٹ سے تہا راجگی کا خطاب دیکر جانشین کیا اور خود ناادون جاکر راجہ جودہ بیر کی دو بہنون سے جو نہایت خوبصورت تہین

شادی کی اور فتح چند سنسار چند کے بھائی کو راج گیر کا قلعہ جاگیر مین دیکر راجگی کا خطاب عطا کیا
اور راجا نرودہ چند سمت ۱۸۰۰ بکرمی مین بمقام ہردوار مرگیا ان سیر چند و پرمودہ چند اوسکے
دو بیٹے باقی رہے اونہون نے اپنی حقرسی کے لئے بحضور نوب گورنر جنرل بہادر درخواست
کی اور بذریعہ مسٹر صاحب جنٹ رزیڈنٹ بہادر کے اون کی سفارش دربار لاہور مین ہوئی رنجیت
سنگھ نے انگریزون کے کہنے کے موجب علاقہ سوری مع جمعی پنجاہ ہزار روپیہ اونکو دیا اور نرودہ
چند کے بڑے بیٹے رنبیر چند کو راجگی کا خطاب عطا کیا اور وہ علاقہ اونکی جاگیر مین مہاراجہ
دلیپ سنگھ کی عہد تک قائم رہا پھر جب بعد فتح پنجاب دوابہ بست جالندہر انگریزی علاقہ کے
متعلق ہوگیا تو یہہ ریاست بھی ماتحت صاحبان انگریز کے ہوگئی اور سمت ۱۹۰۱ مین رنبیر چند
فوت ہوگیا اور بحکم مسٹر کارنک صاحب کمشنر کانگڑہ کے پرمودہ چند اوسکا بھائی جانشین
ہوا مگر اوسی سال مین جب سکھون کی فوج انگریزون کے برخلاف گجرات وغیرہ مین جمع
ہوئی تو پرمودہ چند نے بھی سرکشی کی اور مسٹر بارنس صاحب کے ساتھہ جنگ کرکر قید ہوا
اور بحالت قید الموڑہ کو بھیجا گیا اور وہانہی بحالت قید سمت ۱۹۰۶ بکرمی مین مرگیا یہہ علاقہ
تو اسطرح ضبط سرکار ہوا اور دوسرے خاندان فتح چند کا یہہ حال ہوا کہ فتح چند کے مرنے
کے بعد لاڑ چند اوسکا بیٹا جانشین ہوا جب وہ مرا تو تین بیٹے پرتاب چند وغیرہ وارث
چھوڑے اونکی بابت گورنمنٹ کا حکم نافذ ہوا کہ فتح چند کی ریاست تینون بھائیون کو تقسیم
کردی جائے مگر پرتاب چند نے اپنے بھائیون کو راضی کرکے سب کیطرف سے یہہ درخواست
دی کہ ہماری جاگیر تقسیم نہو وہ درخواست منظور ہوئی اور سمت ۱۹۰۱ مین خطاب راجگی
کا پرتاب چند کو ملا مگر تقسیم کا حکم بدستور قائم رہا ٭

خاندان ریاست کوہ کلو

یہہ علاقہ ہندوستان کے ملک کی کوہ شمالی کانگڑہ سے شرق کیطرف سرکار انگریزی
کے اخیر حد حکومت کے اوپر واقع ہے شرقی حد اسکی چینی تاتار کے ساتھہ ملتی ہے اور غرب اور

شمال کیطرف جنبہ کی ریاست کا علاقہ اور کچھ غرب و جنوب کی سمت کو علاقہ منڈی اور جنوب و شرقی کی جانب علاقہ حکومت سیبہ واقع ہے اور تمام ملک کوہستان و دشوار گذار و ویرانہ و جنگل بکثرت ہے ہرن اس جنگل کے مشکی ہوتے ہین - سلطنت اس خاندان کی قدیمی چلی آتی ہے اور مختصر حال اوسکا یہہ ہے کہ اول ارنگان دکن سے ایک چھتری راجہ بوندیر پال نام کسی تقریب سے اس پہاڑ مین آیا اور ریاست قائم کی اوس کے بعد راجہ کیلاس پال کے عہد تک اوسکے نہتر راجہ پشت بہ پشت اس پہاڑ کی حکومت کرتے رہے مگر ایک ہی علاقہ وزیری پر قناعت رکھی علاقہ کیلاس پال کے بعد اوسکے بیٹے سدھا سنگھ نے ریاست پائی اوس نے اپنا علاقہ بڑہایا اور سوائے علاقہ وزیری کے اور چھہ علاقے سلراج کے اپنے قبضے مین کیے بعد اوس کے تین پشت تک اوسیقدر علاقہ رہا جب چوتہا جانشین پرتہی سنگھ راجہ ہوا تو اوس نے ایک اور پرگنہ سراج کا فتح کر لیا اوس کے بعد کلیان سنگھ پہر جگت سنگھ نے حکومت پائی اوس نے پانچ تعلقے سراج کے اور لئے اوس کے پوتے پرتہی سنگھ ثانی راجہ بنا اوس نے کل علاقہ سراج کا اپنے قبضہ مین کر لیا اور بہی تسلط اپنا بڑہایا بلکہ دریای ستلج سے اُتر کر کوٹ گرو پر تسلط ہوا بعد اوس کے چار پشت تک ریاست اوسیقدر قائم رہی جب پانچوان جانشین بکرمان سنگھ رئیس بنا تو اوسکے عہد مین وزیری کی چہارم حصہ منڈی کے راجہ نے اوس سے چھین لیا علاقہ کوٹ گورو بہی اوس سے نکل گیا بعد اوس کے جیت سنگھ نے گدی پائی اوس کے وقت ۱۸۹۹ بکرمی مین لاہور کی سکہی فوج مرگ مفاجات کی طرح اوسکے سر پر جا پہونچی اور کل ملک و مال و خزانہ راجہ کا لوٹ لیا تمام علاقہ کلو کا ضبط ہو کر شامل سرکار لاہور کے ہوا اس غم و غصہ مین راجہ جیت سنگھ بیمار ہو کر مر گیا وارث بہی اوسکا باقی نہ رہا جب مہاراجہ شیر سنگھ اونہین ایام مین لاہور کے راج پر بیٹہا تو اوس نے بلحاظ قدامت خاندان و سفارش سردار لہنا سنگھ کوہستان حاکم متوفی کے بھتیجے سمی ٹہاکر سنگھ کو راجہ بنایا اور علاقہ وزیری اور جو موروثی ورثہ اس خاندان کا تہا اوسکو عطا کیا اور باقی تمام علاقہ ضبط کر لیا جب ۱۹۰۳ مین بعد فتح پنجاب یہ علاقہ صاحبان انگریز کی ملکیت مین آیا تو حکام انگریزی نے بہی بعد تقرر بارہ ہزار روپیہ خراج کے علاقہ بدستور ٹہاکر سنگھ کی تحویل مین رکہا کہ اب اوس کے

بیٹے کے قبضہ مین ہے ؛

خاندان ریاست منڈی

دوابسبت جالندہر کی پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک مشہور ریاست ہے پہلے پہل شہر منڈی راجہ کرک سین نے آباد کیا جو سکیت کے راجون مین ایک راجہ کا بیٹا تہا اوس نے یہان آکر اپنے الگ ریاست قائم کی اور شہر کی آبادی کی بنا ڈالی چونکہ کرک سین نے سب سے اول یہان آکر اپنا محل اور دار الحکومت بنایا اور پہاڑی زبان مین منڈی راجہ کے محل کو کہتے ہین اسلئے یہہ شہر بہی منڈی کے نام سے مشہور ہوا راجہ کرک سین کے وقت سے شب جو الاسین کے عہد تک تئیس راجے پشت بہ پشت یہان راج کرتے آئے جو الاسین کی بعد شمشیر سین پہر السری سین راجہ ہوا پہر ظالم سین السری سین کے بہائی نے حکومت پائی اوس کے عہد مین رنجیت سنگہ کی حکومت نے یہان دخل پایا اور پے در پے نذرانے یعنے اور تکلیفین دینی شروع ہوئین ظالم سین کے بعد بل سین کنور زادے نے بڑا بہاری نذرانہ سرکار لاہور کو دیکر گدی حاصل کی مگر پہر بہی نذرانے دیتے دیتے تنگ آگیا اور ریاست مفلس ہو گئی رنجیت سنگہ کی وفات کے بعد کنور نونہال سنگہ نے بسبب عدم وصول نذرانے کے منڈی پر فوج کشی کی اور بل سین محبوس ہوکر قلعہ گوبند گڈہ مین بہیجا گیا چند سال محبوس رہا جب مہاراجہ شیر سنگہ کا وقت آیا تو اوسکو سرافرازی ہوئی اور دوبارہ اپنے علاقہ پر مامور ہوا کچہہ نوکری اوسکے ذمہ قرار پائی بعد اختتام سلطنت سکہی کے جب تسلط انگریزی دوابسبت جالندہر مین ہوا تو گورنمنٹ انگریزی نے بہی ایک لاکہہ روپیہ سالانہ نذرانہ اس ریاست پر مقرر کیا اور ریاست بدستور بحال و برقرار رکہی ۱۸۵۲ء مین بل سین سنگہ مرگیا اور اوسکا بیٹا خود سال راجہ بجے سین باقی رہا گورنمنٹ نے اوسکو گدی نشین کیا اور انتظام ریاست کا اپنے ذمہ پر لیا صاحب کمشنر بہادر دستمت جالندہر مہتمم مقرر ہوئے اور وزیر گوشاؤن کا پردازریاست کا قرار پایا ۱۸۶۶ء مین راجہ منڈی بجد بلوغ پہونچا اور اختیارات ریاست کے اوسکو عطا ہوئے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار اسی میل مربع آبادی ایک لاکہہ اوستالیس ہزار دوسو اوسٹہہ نفوس

کی آمدنی ریاست کی تین لاکھ روپیہ ہے ٭

ریاست خاندان سوکیت

یہہ خاندان بہی ہم جدی خاندان منڈی کا ہے اور ریاست بہی بہت قدیمی ہے علاقہ اس ریاست کا باون میل لمبا اور بیس میل چوڑا ہے اور کل سطح چار سو بیس میل مربع ہے کل علاقہ مین جالیس ہزار پانسو باون آدمی کی مردم شماری ہے اور اسی ہزار روپیہ ریاست کی آمدنی ۱۸۴۶ء مین یہہ ریاست بہی اور کوہی ریاستون کے ساتہہ بعد ضبطی ملک دوآبہ جالندہر کے انگریزی اطاعت مین آئی اور راجہ اگر سین اپنی ریاست برحال و برقرار کیا گیا

خاندان ریاست چنبہ

کوہستان شمالی پنجاب مین یہہ ایک نامی گرامی ریاست ہے حکومت اس خاندان کی اس پہاڑ مین زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عملداری سے پہلے اس ریاست کی حکومت مین بہت سا علاقہ تہا مگر رنجیت سنگہ نے بہت سا ملک اسکا چہین کر اپنی ملک سے متعلق کر لیا جو بعد ضبطی سلطنت لاہور کے صاحبان انگریز نے مہاراجہ گلاب سنگہ والی جموں وکشمیر کے پاس فروخت کر ڈالا باقی علاقہ جو اب رئیس چنبہ کی ماتحت ہی بنام راجہ سری سنگہ واگذار کیا سری سنگہ کی وفات کے بعد اب فرمانفرما اس پہاڑ کا راجہ گوپال سنگہ بہائی اوسکا بہی اور سوچیت سنگہ دوسرا بہائی اوسکا جو دعویدار ریاست کا ہوا اوسکی دعوی کو گورنمنٹ نے قبول نہ کیا طول اس ریاست کا لاحل سے کشتواڑ تک تخمیناً دو سو میل اور عرض ہی تہی دہار سے جسکر تک اسی کوس کل سطح اسکا تین ہزار دو سو سولہ میل مربع شمار مین آیا ہی شرق کیطرف اسکی علاقہ لاحل و کلو جنوب کی سمت کونور پور و کانگڑہ غرب کی سمت بسوہلی و جسروٹہ شمال کیطرف جسکر و کشتواڑ و بہدروا ہین مگر یہہ تمام علاقہ سرد و زرخیز ہے سردی کے موسم مین بسبب بارش برف کے تمام علاقہ سفید نظر آتا ہے بہار کے موسم مین وہ بہار ہوتی ہے کہ اوسکو دیکہکر سیر کرنے والون کو باغ بہشت یاد آتا ہی مردم شماری اس ریاست کی ایک لاکہہ بیس ہزار نفری

اور آمدنی سالانہ بھی ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہے اوس مین سے مالگذاری سرکار انگریزی کی دس ہزار روپیہ ہے ٭

خاندان ریاست سیمبہ

علاقہ معون کے شمال دریاے بیاس کے کنارے اس ریاست کا علاقہ تمام پہاڑ نا ہموار دشوار گذار جنگل غدار و ویرانہ پرخار ہے رہنے والے اس کے عموماً راجپوت ہلیدہ کا جنگل اس علاقہ مین بہت ہے اور ادویات کرمانیہ بھی بہت پیدا ہوتی ہین اور خوشبودار پھول بکثرت عطر سیمبہ کا تحفہ مشہور ہے بانی اس قدیمی ریاست کا پہلے راجہ برنس چند کٹوچ کی اولاد مین سے راجہ سری چند تھا جس نے اپنی بھائی گیان چند راجہ گلہر سے ناراض ہوکر یہہ جنگل آباد کیا اور اپنی ریاست الگ قایم کی اوس کے بعد بھی چند پشت تک کئی پشتین برابر راج کرتی رہین جب نانک چند کے دو بیٹے ہوئے بڑا بیٹا انوکھیپ چند تو باپ کی گدی کا مالک بنا اور دوسرے بیٹے مکوند چند پرگنہ دانا پور کا ملک علیحدہ کرکے راج اپنا علیحدہ قایم کیا پھر انوکھیپ چند کا بیٹا اجی چند ہوا اجی چند سے پرتھی چند تک آٹھ راجے علے الاتصال حکومت کرتے رہے پرتھی چند نے اورنگ زیب عالمگیر کی طاعت قبول کی بعد اوسکے امر سنگھ پھر جسونت سنگھ پھر بہاؤ سنگھ پھر مادھو سنگھ پھر شیو سنگھ پھر گوبند سنگھ برابر حکومت کرتے چلے آئے گوبند سنگھ نے رنجیت سنگھ کی اطاعت قبول کی اوس کے پیچھے راجہ رام سنگھ جاگیردار و مجسٹریٹ بہادر قابض و متصرف ہوا اور جمع اس علاقہ کی بیس ہزار روپیہ ہے ٭

خاندان ریاست گلہر

یہہ ریاست کانگڑہ سے جنوب دریاے بان گنگا اور بیاس کے کنارے پر واقع ہے مورث اعلے اس خاندان کا راجہ میگھ چند کٹوچ تھا اوسکے دو بیٹے ہوئے ایک کرم چند دوسرا بریش چند کرم چند اپنے باپ کی جگہہ جانشین ہوا جسکا راج اسی پہاڑ کے بلند علاقہ مین تھا اور بریش چند دوسرا بیٹا محروم الریاست ہوکر گلہر مین آیا اور شہر بری پور آباد کرکے اپنی علیحدہ حکومت قایم کی بریش چند کا بیٹا گنی چند اوسکا بیٹا اودھان چند اوسکا بیٹا سویرن چند ہوا سویرن چند کے

چار بیٹے ہوئے جن سے خاندان علیحدہ علیحدہ قائم ہوئی پہلا بیٹا اوسکا گیان چند اس راجہ کا مالک ہوا گیان چند سے روپ چند تک بارہ پشتین علی الاتصال خود مختار راجے رہے روپ چند شاہان دہلی کا مطیع ہوا اور اکبر کے وقت کشمیر کی مہم مین بخایت علیخان فوجدار کی ہمراہ مارا گیا بعد اوسکے مان سنگھ نے ریاست پائی یہہ راجہ عالمگیر اورنگ زیب کے وقت تک صاحب اقتدار رہا اوسکے بعد بکرم سنگھ جلیسر نشین ہوا بکرم سنگھ سے ہوپ سنگھ تک پانچ راجے ہوئے پھر ہوپ سنگھ کا بیٹا راجہ شمشیر سنگھ سے کہون کا مطیع ہوا اس کی اولاد اب تک باعزت و آبرو شہر ہری پور مین جاگیردار موجود ہے اور تابع گورنمنٹ انگریزی کے ہے ۔

خاندان ریاست سرمور المشہور ناہن

ستلج پار کی کوہستانی علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے بزرگ اس ریاست کے پہلے جلیسر کے علاقہ مین حکومت کرتے تھے جب جلیسر کو سلطان فیروز شاہ تغلق نے ۷۵۹ھ مین فتح کیا تو یہہ خاندان وہان سے بیدخل ہوا اور بادشاہ کی حکم سے اونکو اس پہاڑ مین جاگیر عطا ہوئی تھی برابر یہہ اس علاقہ پر قابض رہے ۱۱۳۰ھ مین گورکھپہ فوج نے بحکم مہاراجہ نیپال اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور راجہ بیدخل ہو کر صاحبان انگریز سے خواستگار امداد کا ہوا گورنمنٹ نے شمول اور راجون کے اسکی امداد کی اور نظر بقدامت خاندان اسکو حقدار جانا اور گورکھپون کو بیدخل کر کے ۱۸۱۵ء مین یہہ علاقہ پھر راجہ کے حوالہ فرمایا جس سے اس خاندان کی عزت و توقیر زیادہ ہوئی پہلے آمدنی اس ریاست کی چالیس ہزار روپیہ تھی بعد شمول علاقہ کیا رودون کے اکیلاکھہ روپیہ آمدنی ہو گئی کل علاقہ اسکا ستاسی پرگنون مین منقسم ہے اور راجہ پندرہ پشتون سے یہان حکومت کرتا ہے بوقت دخل فوج گورکھپہ کے راجہ اس پہاڑ کا رام پرکاش نام تھا اوس کے بعد اوسکا بڑا بیٹا فتح پرکاش جانشین ہوا راجہ حال شمشیر پرکاش نام ہے جسنے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کو اپنی خدمات سے خوش کیا اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا ۔ سلامی اس راجہ کی سات ضرب توپ کی ہوتی ہے اور دو سو پچاس سپاہی مستعد قواعد آموختہ راجہ کے پاس نوکر ہین کل علاقہ کی مردم شماری پچہتر ہزار

پانسو پچانوے نفری ہے اور آمدنی ایک لاکھ روپیہ کی اوس مین سی پیہ گورنمنٹ انگریزی کو کچھ نہین دیتا مگر بوقت ضرورت اپنی فوج سے مدد دیتا ہے۔

خاندان ریاست کہلور المعروف بلاسپور

یہہ ایک چھوٹی سی ریاست کوہ ہمالہ کی نچلی قطارون مین واقع ہے اِس کے شمال کو دریاے ستلج شرق کیطرف ریاست بہاگل جنوب مین بھی اوسی ریاست کا علاقہ مغرب کی طرف سرحد علاقہ سرہند پہلے اس ریاست کا کچھ حصہ جو دہنے کنارے دریاے ستلج کے تہا مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کے قبضہ مین آگیا تہا علاقہ اِس ریاست کا تمام سبز و شاداب ہے بہت سی ندیان اودنالے اوس مین جاری ہین اور ایک بڑی جھیل کہنڈ الو نام بھی اس مین واقع ہے اِس ریاست کے رئیس کا پہلے بڑا علاقہ تہا مگر جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے زور پورش کی اور بہت سا علاقہ اوسسے چھین لیا تو طاقت اس کی بہت کم ہوگئی تو بہی اِس نے ستلج کے بائین کنارے پر کچھ علاقہ اپنا بڑہا لیا اور بارہ ریاستین اور بھی جمع کی ایک لاکھ چھتیس ہزار روپیہ کے اسکے مطیع ہوگئین ۱۸۱۴ء مین امر سنگھ تہانیہ سپہ سالار فوج گورکہہ نے نیپال سے آکر اسکا کل علاقہ چھین لیا بعد طے کے راجہ جگت سنگھ اس ریاست کے رئیس نے بشمول اور راجون کے سرکار انگریزی سے مدد طلب کی اور فوج انگریزی اس علاقہ مین داخل ہوئی امر سنگھ اوسوقت قلعہ مالون مین محصور ہوا آخر جب گورکہیہ فوج اس علاقہ سے نکل گئی تو علاقہ دوبارا راجہ جگت سنگھ کو عطا ہوا اوسکے بعد اوسکا پوتا مہر چند جانشین ہوا ۱۸۴۶ء مین جب سرکار انگریزی نے پنجاب کو فتح کیا تو وہ علاقہ اِس راجہ کا جو دہنی کنارے دریاے ستلج کے سرکار لاہور کے قبضہ مین تہا گورنمنٹ کے حکم سے اِس راجہ کے حوالے ہوا راجہ حال ہرچند نام ہے اِس نے ۱۸۵۷ء کی مفسدہ مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش کیا اور پانچہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اِس علاقہ کی قریب پچہتر ہزار سالانہ کے ہے اور تاسف جہاسٹہ ہزار آٹھسو اڑتالیس نفری سلامی رئیس کی سات ضرب توپ کی ہے چار سو سپاہی رئیس کے گہر کا نوکر ہے خراج اس سے سرکار انگریزی کچھ نہین لیتی مگر حسب ضرورت فوج سے

مذکر تا ہے اس ریاست مین بڑے قصبے بلاسپور کہلور نند نور مکوال ہین اور خاص کہلور ریاست کا مہے ✤

خاندان ریاست ہنڈور عرف مالاگڈہ

یہہ ایک ریاست کوہ ہمالہ کے جنوب مغرب کی گہاٹیون مین واقع ہے اسکی شمال کو کہلور شرق کو بہاگل و مہلوگ جنوب مغرب مین علاقہ سرمور کل سطح اسکا دو سو تینتیس میل مربع ہی اور اونچاس ہزار چھیہ سو اٹھتر مردم شماری آمدنی ساٹھ ہزار روپیہ ہے علاقہ اسکا آباد و سرسبز و زرخیز ہے بہت سے چشمے اور چھوٹی ندیان اوس مین جاری ہین دریاے سرسولوندو وکالا کنڈ وبلاوہ وغیرہ اسکو سیراب کرتے ہین اناراو بیر سیب اکھروٹ زردالو خمانی رس بہری اشٹادر می وغیرہ طرح طرح کے میوے یہان پیدا ہوتے ہین کل علاقہ مین ایکسو تیس گانو ہین ۱۸۱۴ء مین اس ریاست پر بھی فوج گورکھہ قابض ہوئی اور ۱۸۱۵ء مین بامداد صاحبان انگریز کے پھر وہ بیدخل ہوئی اور راجہ رام سنگھ کو دوبارہ انگریزون نے اس علاقہ پر قائم کیا اوسکے بعد راجہ بجی سنگھ اوسکا بیٹا جانشین ہوا و ۱۸۵۶ء مین لاولد مرگیا مگر بنظر خدمات لائقہ اس خاندان کے سرکار انگریزی نے میان اگر سنگھ کو جو راجہ مستوفی کا بیٹا غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو آبکے فرمانفرما اس ریاست کا ہے ✤

ریاست خاندان کیونتھل

یہہ ایک پہاڑی ریاست دریاے ستلج اور جمنا کے درمیان ہے شمال کیطرف اسکی کوہ شملہ کوٹی و مدہان و تھیوک و گوندشرق مین بلسن جنوب مین سرمور و علاقہ رجہ پٹیالہ مغرب مین بگہاٹ و علاقہ پٹیالہ ہے طول اسکا پندرہ میل شمال سے جنوب کو اور اسقدر چوڑا ہی ۱۸۱۴ء مین یہہ راجہ بہی گورکہون کے حملے سے بیدخل ہو کر انگریزون سے مستعد امداد کا ہوا ۱۸۱۵ء مین بعد اخراج گورکہون کے سرکار انگریزی نے اسکو دوبارہ اس علاقہ مین گدی نشین کیا اور ایک حصہ اس کے علاقہ کا اس سے لیکر مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت کر ڈالا اور راجہ کے لئے آئندہ کے لئے خراج مالگذاری معاف کی اور حکومت دوامی علاقہ خورد تھیوک کوٹی و گوندگہیاری پر راجہ کو دی گئی اور سردارا ن علاقہ جات

مذکور کو پیدا ہوئی کہ وہ دو سو بچاس روپیہ سالیانہ اس راجہ کو بطور خراج دیا کریں ۱۸۲۳ء میں علاقہ پوتریہی اس راجہ کو معاف اور علاقہ شمالی جو اسی ریاست کے علاقہ تھا اس سے لیا گیا اور جو علاقہ دیا گیا ۱۸۵۷ء کی مفسدہ میں یہی اس ریاست کے راجہ نے خدمات لائقہ کیں اور اسکے عوض میں دس ہزار روپیہ کا خلعت پایا آمدنی اس علاقہ کی تیس ہزار روپیہ ہے اور مردم شماری اٹھارہ ہزار تراسی نفر ہے راجہ حال کا نام مہندر سنگھ قوم راجپوت ہے جسکا خاندان قدیمی ہے ٭

خاندان ریاست باگہل

یہہ ایک ریاست پہاڑی ریاستوں میں ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ سکیت شرق کیطرف علاقہ بھکی و دھامی دپٹیالہ جنوب شرق کو کنیار غرب کو منڈور و کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو اٹھارہ میل اور دس میل عرض ہے کل سطح ایکسو میل ہے بارہ اسکے پرگنہ میں اور آبادی بائیس ہزار چھ سو پانچ نفری کی آمدنی بتیس ہزار روپیہ ۱۸۶۱ء میں فرمانفرما اس ریاست کا راجہ شیوسرن تھا اوسکے بعد کشن سنگھ جانشین ہوا اب یہی یہہ علاقہ اوسی خاندان کے قبضہ میں ہے تین ہزار چھ سو روپیہ خراج اس سے سرکار انگریزی لیتی ہے ٭

خاندان ریاست جوبل

یہہ ایک پہاڑی ریاست جنوبی کوہ ہمالہ میں واقع ہے شمال کیطرف اس کے علاقہ پنڈر و کیونتھل و بسہر مشرق کیطرف علاقہ بسہر و گڈہ وال جنکے درمیان دریا پاموٹون جاری ہیں جنوب کو ریاست سرمور مغرب میں سرمور علاقہ ریاست بلسن کل سطح تین سو تیس میل مربع ہے قصبہ دیواری سکا دارالریاست ہے آمدنی کل ریاست کی اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ اور آبادی ستر ہزار دو سو ستر نفری کی تین سو سپاہی فوج کے ہیں ۱۸۱۴ء میں یہہ علاقہ ہی گورکھیوں نے لیا اور راجہ پورن سنگھ اس ریاست سے بیدخل ہوا ۱۸۱۵ء میں انگریزوں کی مدد سے دوبارا بحالی اوس راجہ کی اس ریاست پر ہوئی چونکہ اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اسواسطے ۱۸۳۲ء میں اوس نے ریاست سے استعفا دیا اور علاقہ سرکار کے حوالے کر دیا اور گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے چار ہزار چار سو روپیہ نقد پنشن اوسکی مقرر ہوئی مگر

اوس نے نہ لی اور ریاست کے چھوڑنے پر بہت پچھتایا اور درخواست اس امر کی کی کہ کسیطرح دوبارہ اوسکو یہہ علاقہ ملجائے بہت سے سوال و جواب اور رد و بدل کے بعد ۱۸۴۶ء مین گورنمنٹ نے بہ منظور کیا کہ علاقہ راجہ کو واپس کیا جاوے منجملہ تجویز ظہور مین نہین آئی تہی کہ راجہ اوسی سال مین مر گیا اور حکم ہوا کہ ریاست اب اوسکے نابالغ بیٹے ٹیکا کرم چند کو دیجاوی اور راجہ کے بالغ ہونے تک ریاست کا انتظام سرکار انگریزی کے متعلق رہے ۱۸۴۷ء مین راجہ کرم چند بالغ ہوا اور کامل اختیار ریاست کا اوسکو ملا کرات تک اوسکے قبض و تصرف مین ہے اس راجہ کا قدیمی خاندان قوم راجپوت ہے سالانہ دو ہزار پانسو روپیہ اس ریاست سے گورنمنٹ خراج لیتی ہے اور علاقہ اتراکی پیچھے سے اس راجہ کو گورنمنٹ نے دیا جو شامل اسکے علاقہ کے ہے ۔

خاندان ریاست کہارسین

یہہ ایک پہاڑی ریاست جمنا اور ستلج کے درمیانی ریاستون مین ہے اسکے شمال مین علاقہ کلو اور دونو علاقون کے درمیان دریا ستلج جاری ہے شرق کی سمت کوریاست کوٹ گڈہ اور انگریزی ضلع سندوکہہ کوٹ کہائی جنوب مین بلس غرب مین گوندہ ضلع متعلقہ تحصیل تہل ہین کل سطح اسکا چہین میل ہے ایک نالہ درمیان مابین کنارہ ستلج کے ہے افیون اس علاقہ مین اعلی قسم کی ہوتی ہے انگور سیب ناشپاتی زرشک اخروٹ بکثرت پیدا ہوتے ہین بانسون کے درختون کا حد و حساب نہین ہے تین نہان جاری ہین جو کل علاقہ کو سیراب کرتی ہین راجہ اس ریاست کا پہلے مطیع راجہ سرمور کا تہا پہر جب اس پہاڑ پر گورکہیا فوج غالب ہوئی اور دوبارہ قابض اس ملک کے راجون کا بامداد انگریزی عمل مین آیا تو یہہ راجہ خود مختار قرار پایا اور بتقرر خراج ایکہزار چار سو جالیس کے یہہ علاقہ انگریزون کیطرف سے حوالہ راجہ گہیر سنگہ کے ہوا راجہ گہر سنگہ ۱۸۳۹ء مین لاولد مر گیا اور کل علاقہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین آیا چند ماہ کی بعد نواب گورنر جنرل بہادر نے بنظر اتحاد و خدمتگذاری راجہ متوفی اور قیام خاندان کے یہہ علاقہ رانا پریم سنگہ راجہ متوفی کے رشتہ دار کو جو وارث حقیقی نہ تہا دیدیا اور رسم خراج ایزاد ہوکر دو ہزار روپیہ قرار پایا اوس کے مرنے کے بعد سنا ہوا نی سنگہ جانشین

مہاراؤس اس خاندان کا بڑے خاندان راجپوت سے ہے اور آمدنی علاقہ کی سات ہزار روپیہ سالانہ ہے

خاندان ریاست بیجے

یہہ ایک پہاڑی ریاست کوہ ہمالہ کی ریاستون مین ہے اسکی شمال کو علاقہ سکیت ہے اور دونو علاقون کے درمیان دریائے ستلج بہتا ہے مشرق مین ریاست گوند جنوب مین علاقہ کوٹی و دامی اور علاقہ پٹیالہ کا غرب کیطرف بہاگل علاقہ اسکا طول مشرق سے غرب کو بیس میل اور عرض مین جنوب سے شمال کو سات میل کل سطح ستر میل مربع ہے یہہ ایک لمبا ٹکڑا زمین کا ستلج کے بائین کنارے پر پھیلا ہوا ہے یہہ ریاست بھی بارہ ٹھکرائی کی ریاستون مین تھی جو گورکھیون کے حملے سے پہلے دریائے ٹونس اور ستلج کے درمیان خودمختار تھین جب سرکار انگریزی نے گورکھیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو یہہ علاقہ راجہ رودر پال راجپوت کے نام بحال فرمایا جو ۱۸۱۴ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بہادر سنگھ جانشین ہوا جو موجود ہے آمدنی اس ریاست کی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ اور خراج انگریزی ایکہزار چارسو چالیس روپیہ ہے اور آبادی نوہزار نفری کی اور کل علاقہ ریاست کا دسبیس گنون مین منقسم ہے ٭

خاندان ریاست کوٹہار

یہہ ایک قدیمی ریاست کوہی ریاستون مین ہے مشرق کیطرف اسکے کوہ سیاٹو اور باقی طرفون مین ریاست مہلوک اور بیجا کا علاقہ ہے علاقہ اسکا پانچ میل لمبا اور تین میل چوڑا ہے ۱۸۱۵ء مین بعد فتح اس پہاڑ کے انگریزون نے یہہ علاقہ رانا بہوپ سنگھ کے نام واگذار کیا اور ایکہزار سی روپیہ سالانہ خراج مقرر فرمایا اب اوس رانا کی جگہہ رانا جے چند جانشین ہے آمدنی اس علاقہ کی پانچہزار روپیہ سالانہ اور آبادی تین ہزار نوسو نومی نفری کی ٭

خاندان ریاست دمٹے

اس پہاڑی ریاست کے شمال کو علاقہ بھجی مشرق اور جنوب کو علاقہ پٹیالہ غرب مین بہاگل ہے طول اسکا چھہ میل اور بسیقدہ عرض کل سطح بیس میل ہے آمدنی ریاست کی چارہزار روپیہ

آبادی دو ہزار آٹھ سو تیرہ نفری کی اور سات آبادیان ہین ۱۸۵۷ء مین جب سرکار انگریزی نے گورکھیون کو اس پہاڑ سے نکالا تو رانا گوربخش وارث اس ریاست کا خورد سال تہا اوسکے نام یہہ علاقہ واگذار ہوا اور سات سو بیس روپیہ خراج قرار پائی چونکہ ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین یہہ رانا مخلص متگذار رہا تو رقم خراج کی کم ہوکر تین سو ساٹھ روپیہ باقی رہ گئی ٭

خاندان ریاست بگہاٹ

ستلج کے پار کی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی و مشہور ریاست ہے اس کے شمال کو علاقہ پٹیالہ شرق کو ریاست کیونتہل جنوب شرق و جنوب کو بہی علاقہ پٹیالہ غرب کو بیجاوکوٹہار و سپاٹو ہی طول اسکا جنوب شرق سی شمال غرب کو نو میل اور عرض چہہ میل کل سطح تیس میل مربع ہی چونکہ بوقت مہم گورکھیہ کے اس ریاست کے رانا نے سرکار انگریزی کے ساتہہ کچہہ اتحاد ظاہر نہ کیا اسواسطے بعد اخراج گورکھیان کے تین حصے اس ریاست کے ضبط ہوکر راجہ پٹیالہ کے پاس ایک لاکہہ تین ہزار روپیہ کو فروخت ہوئی باقی ایک حصہ رانا مہندر سنگہہ کی نام واگذار ہوا ۱۸۳۹ء مین راجہ مہندر سنگہہ بے اولاد مرگیا اس لئے کل علاقہ سرکار مین ضبط ہوگیا اور مبلغ ایکہزار دوسو بیاسی روپیہ پنشن رانا کے وابستگان کے لئے قرار پائی گو کہ مہاراجہ پٹیالہ قیمت اس علاقہ کی بہی ایک لاکہہ پچاس ہزار روپیہ دیتا تہا مگر اوسکو نہ ملا اور آبادی کے واسطے جاجا تقسیم ہوا اور یکہہ حصہ انگریزی جہاونی کے نیچے آگیا اوسوقت رانا کی وارثون نے اس ریاست کے حصول کے لیے ولایت مین دعوی پیش کیا وہان سے لارڈ النبرا صاحب گورنر جنرل بہادر سی کیفیت طلب ہوئی بعد گذرنے کیفیت کے یہہ علاقہ رانا متوفی کے بہائی بچہ سنگہہ کے نام واگذار ہوا اوسوقت جہاونی کسولی بہی مسمار ہوچکی تہی اگرچہ رانا راضی تہا کہ وہ زمین سرکار اپنے قبضہ مین رکہے مگر سرکار سے اوسی کو دی گئی ۱۸۴۹ء مین رانا بچہ سنگہہ بہی لاولد مرگیا اور یہہ علاقہ دوسری مرتبہ ضبط سرکار ہوا ۱۸۶۱ء مین دوبارہ منظوری اس علاقہ کی بنام رانا امید سنگہہ کے ہوئی ابہی دخل اوسکا نہین ہوا تہا کہ وہ بہی مرگیا اور اوسکی درخواست کے موجب جو اوس نے اپنے آخری وقت

گورنمنٹ مین بھیجی تھی سنہ ۱۸۱۶ء مین دلیپ سنگھ اوسکا بیٹا رنا بھات کا قرار پایا جو ابتک زندہ وحیات قابض علاقہ کا ہے ؛

خاندان ریاست بکسن

پہلے یہہ ریاست ماتحت ریاست سرمور کے تھی بعد اخراج فوج گورکھیہ کے انگریزی اطاعت مین آئی اور ایکہزار اسی روپیہ سالانہ خراج انگریزی اسپر قرار پایا اسکے شمال کو ریاست نمارسین و کوٹھکائی و گوند سرق کو علاقہ ہنڈور جنوب و مغرب کو سرمور مغرب مین کیونتھل طول اسکا جنوب و شرق سے شمال غرب کو بارہ میل اور آٹھہ میل عرض ہے کل سطح چونسٹھہ میل مربع ہی کل آبادی اسکی چار لاکھ سات سو بیانوی نفری چھہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی ہی چار سو کی قریب فوج ٹھہاکر جو گراج راجپوت سنہ ۱۸۱۶ء مین اس ریاست کی موروثی گدی پر بیٹھا تھا ؛

خاندان ریاست مہلوک

پہاڑی ریاستون مین یہہ بھی ایک قدیمی ریاست ہے شمال مین اسکے ہنڈور شرق مین علاقہ پٹیالہ و ریاست کوٹھا جنوب مین ریاست بیجا غرب مین بنجور دون و ہنڈور طول اسکا شمال جنوب کو پندرہ میل اور شرق سے غرب کو عرض سات میل اور آمدنی سات ہزار روپیہ سالانہ مردم شماری سات ہزار تین سو اٹھاون خراج انگریزی ایکہزار چار سو چالیس روپیہ مقرر ہے ٹھاکر دلیپ چند رئیس حال قوم راجپوت رئیس ہے

خاندان ریاست بیجا

یہہ ایک چھوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اسکے شمال کو کوٹھار شرق کو بوگھاٹ جنوب کو علاقہ پٹیالہ مغرب کو مہلوک ہے جنگل غیر آباد اس مین پانچ کوس تک ہے دو ہزار روپیہ آمدنی ایکسو روپیہ خراج انگریزی نوسو اکیاسی آدمی کی آبادی ہے اور ایکسو پچیس روپیہ سالانہ بابت معاوضہ زمین کسولی رئیس یہان کا سرکار سے پاتا ہے اور اودے چند نام ٹھاکر یہان کا رئیس اب اس علاقہ پر حکومت کرتا ہے جسکا خاندان قدیم سے یہان کا حاکم ہے ؛

خاندان ریاست ترموج

پہاڑی ریاستون مین یہہ بھی قدیمی ریاست ہے ۱۸۱۵ء مین جب فوج گورکھپور کا انگریزی نے پہاڑ سے نکالا تو ٹہاکر کرم سنگھ کے نام یہہ علاقہ بحال رکھا جب وہ مرگیا تو اوسکا بھائی ٹہاکر جوہو نام کا ٹہاکر متوفی کے وقت سے کاروبار تہا جانشین ہوا ۱۸۳۵ء مین جوہو کے برادر زادے رنجیت سنگھ نے دعوی ریاست کا کیا اور بہت لوگ اپنی حامی بنالئے بعد ردوبدل سوال و جواب کے جوہو کو حکم ہوا کہ اپنے پسر سیام کے نام یہہ علاقہ کردیوے چونکہ سیام کو لیاقت ریاست کی نہ تہی اسواسطے ۱۸۴۱ء مین گورنمنٹ نے حکم دیا کہ سیام کو برخاست اور علاقہ ریاست جوبل کے شامل کردیا جاوے ۱۸۴۳ء مین گورنمنٹ نے دعوی رنجیت سنگھ کا منظور کیا اور علاقہ دوام کے لئے اوسکو مل گیا اس ریاست کی سالانہ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ اور مردم شماری تین ہزار نواسی اور خراج انگریزی دو سو اسی روپیہ ہے۔

خاندان ریاست کنہار

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے اس کے شمال مغرب مین بہاگل اور تین طرف نیپر علاقہ پھیلا ہے طول اسکا پانچ میل عرض تین میل کل سطح پندرہ میل مربع ہے آمدنی سالانہ تین ہزار روپیہ آبادی دو ہزار تین سو چوبہتر نفری کی خراج انگریزی اکیسو روپیہ رئیس حال کا نام کشن چند ہے جو اپنی موروثی ریاست پر قابض ہے۔

خاندان ریاست منگل

یہہ ریاست پہلے ریاست کہلور کی سطیع تہی ۱۸۱۵ء مین بوقت اخراج گورکھا انگریزی تحت مین آئی آمدنی اس کی ایکہزار روپیہ سالانہ آبادی نوسو سترہ نفری بہتر روپیہ خراج انگریزی اور ٹہاکر جیت سنگھ جسکا خاندان قدیمی راجپوت سے ہے رئیس حال ہے۔

خاندان ریاست درکوٹی

یہہ چھوٹی سی ریاست پہاڑی ریاستون مین ہے اس کے شرق کو علاقہ سبہا اور تین طرف انگریزی علاقہ ضلع کونہکا ئی کل سطح اسکا ساڑہے پانچ میل آمدنی اسکی پانسو روپیہ سال اور آبادی چھ سو بارہ نفری کی خراج انگریزی کچھ مقرر نہین ہے پہلے یہہ علاقہ ۱۸۱۵ء مین ٹہاکر سیتا رام

کے نام سے مشہور ہوا اب تک اسی کی اولاد قابض ہے ۔

خاندان ریاست بسہر

پہاڑی ریاستون مین یہہ بڑی اور بالدار ریاست ہے اسکے شمال کو انگریزی ضلع بیشی ستلج کو علاقہ چینی تا کہ جنوب کو ریاست گڈہ وال غرب کو جنوب غرب کو مختلف علاقجات پہاڑی ریاستون کے ہین یہہ علاقہ پچانوے میل لمبا شمال شرق سے جنوب غرب کو اور پچپن میل چوڑا فصل سطح اسکا تین ہزار میل مربع ہے اور تمام علاقہ اونچے پہاڑون اور بلند چوٹیون کے اندر واقع ہے اسقدر کہ اسکے ساتھ کا اور کوئی بلند پہاڑ روے زمین پر نہین ہے دریاے ستلج اس ملک مین شرق سے غرب کو بہتا ہے اوس کے اجرائے سے یہہ ریاست دو حصون مین منقسم ہوگئی ہے جنوبی حصہ کو بسہر اور شمالی حصہ کو کنا ور کہتے ہین کنا ور کے رہنے والے لوگ بڑے جوانمرد اور سپاہی مشہور ہین اور اونہون نے گورکھیون کی فوج کا مقابلہ اور راجی کی حمایت بڑی مضبوطی سے کی تھی اور روا نہ رکھا کہ گورکھا فوج ستلج سے اوتر کر کنا ور کے علاقہ مین داخل ہو آخر امر سنگھ تہیلدار گورکھا سات ہزار روپیہ سالانہ لینا کر کے کنا ور سے واپس آیا ۔ اس پہاڑ مین طرح طرح کی کانین ہین کئی جگہہ سے تانبا اور لوہا نکلتا ہے بسہر بھی اعلے قسمون کا بہت نکلتا ہے پیدائش انگور وغیرہ میوون کی بکثرت بہار کے موسم مین پھولون کے جنگل ایسے ہوتے ہین کہ انسان کو اون کے دیکھنے سے بہشت یاد آتا ہے چائی بھی اچھی ہوتی ہے شراب خام انگوری بکثرت عورتین بہت خوبصورت اور مرد بغیرت ویوث ہین جنکو اپنی عورت کی غیرت نہین ہے ایک عورت کے پانچ پانچ بھائی شوہر ہوتے ہین یہان عام رسم ہے جس گھر مین چار پانچ بھائی ہوتے ہین وہ ایک عورت روپیہ دیکر خرید لاتے ہین اور وہ سب کی زوجہ ہوتی ہے نوبت بنوبت سب کے پاس رہتی ہے جنوبی حصہ کے لوگ گنیش کی پوجا اور کالی دیوی کی پرستش کرتے اور ہندو کہلاتے ہین مگر شمالی حصہ کنا ور کے لوگ سب بودھ لامہ مذہب کے ہین ۔

بعد اخراج فوج گورکھیا کی یہہ علاقہ بھی انگریزی اطاعت مین آیا اور راجہ مہندر سنگھ یہان کا ۱۸۱۵ء مین دوبارہ اپنے بسہر کے راج پر مقرر ہوا اوسوقت انگریزی خراج پندرہ ہزار روپیہ راجہ مہندر سنگھ برقرار

پایا تہا مگر پہر ۱۸۱۴ء مین جب راجہ نے محصول پرمٹ وغیرہ معاف کر دیا تو تین ہزار تین سو بتیس روپیہ مقرر ہوا بوقت تقرری راجہ کے اکثر قلعجات اس علاقہ کے بضرورت قیام فوج انگریزی کے راجہ سے سرکار انگریزی نے لیلیے آخر وہ واپس لی گئی راوہن جو دریاے ستلج کے بائین کنارے تہا وہ سرکار انگریزی نے راجہ کیتہل کو دیدیا اور ریاست کوٹ گڈہ و کہمارسین راجہ کی ماتہی سے الگ کی گئی ۱۸۵۳ء مین راجہ مہندر سنگہ مرگیا اور بیٹا اوسکا خورد سال تہا سرکار خود اوسکی سرپرست ہوئی اور اپنی سپرستی سے ملک کا انتظام راجہ کے امراؤ کے حوالے کیا اخیر راجہ شمشیر سنگہ با اختیار ہے اس ریاست کا ہے آبادی اس ریاست کی بتیالیس ہزار بائیس نفری ہے اور آمدنی ستر ہزار اسکا راجہ کو لوہے اور تانبے اور پتہر کی فروخت سے سوای اس آمدنی کے بہت سا روپیہ حاصل ہوتا ہے تجارت چاے وغیرہ کی بہی راجہ کرتا ہے ٭

ریاست کوٹ گڈہ المشہور بارہ ٹہکرائی

پہاڑی ریاستون مین یہہ بہی ایک ریاست ہے اسکے شمال کو دریاے ستلج مشرق مین علاقہ کیہر جنوب مین کوٹہکائی مغرب مین کہارسین ہے یہہ علاقہ سات میل لمبا پانچ میل چوڑا اسی میل مربع ہے اس ریاست کا نام پہلے بارہ ٹہکرائی تہا اس لئے کہ بارہ ریاستین جو مابین دریاے ستلج اور توس کے ہین وہ اسکے ماتحت تہین اور یہہ ریاست کیہر کی ریاست کے مطیع تہی مگر جب صاحبان انگریز کو کہیتور پر فتحیاب ہوے تو اونہون نے اس ریاست کو کیہر کی تحتی سے علیحدہ کر لیا اور علاقہ سندوکہہ جو اس ریاست کے صدر ہے وہان انگریزی فوج کی چہاونی مقرر ہوئی ٭

ریاست کوٹی

پہاڑ کی ریاستون مین یہہ بہی ایک چہوٹی سی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ بہکی مشرق کو مکن جنوب مین شملہ و کیونتہل مغرب مین علاقہ پٹیالہ کل سطح بنیتس میل مربع آبادی تین ہزار نفری کی آمدنی سالانہ چار ہزار روپیہ ہے اور راجہ قوم راجپوت یہان کا رئیس ہے ٭

ریاست کونڈ

پہاڑی ریاستون مین یہہ ایک قدیمی ریاست ہے اسکے شمال کو علاقہ کلو مشرق مین کہمارسین جنوب کو بلبن و بہمان مغرب مین پہوگی و تہیوگ ہے طول اسکا شمال سے جنوب کو بارہ میل اور عرض شرق سے غرب کو چہہ میل ہے بعد فتح فوج گورکہہ کے یہہ علاقہ بہی انگریزون نے قدیمی رئیس کو دیدیا ۱۸۱۶ء مین پہلا راجہ مرگیا اور ریاست اوسکے پوتے کو ملی *

ریاست رامپئن

یہہ ایک پہاڑی ریاست قدیمی خاندان کی ہے اسکے شمال کو علاقہ سکیت ہے جسکے اندر دریا بیاس بہتا ہے مشرق جنوب مین علاقہ بہاگل مغرب مین کہلور طول اسکا شمال سے جنوب کو اور عرض شرق سے غرب کو چار میل آمدنی سالانہ ایکہزار روپیہ اور آبادی ایکہزار آدمی کی ہے *

خاندان ریاست بنارس و جونار وغیرہ

اس خاندان کی ابتدا منسارام زمیندار ساکن کنگلہ پور سے ہے جسنے خاندان جیپالی کے ضعف کے وقت اپنی علیحدہ حکومت قائم کرلی تہی وہ ۱۷۳۸ء مین مرگیا اور بلونت سنگہ جانشین ہوا ۱۷۶۵ء مین حکام انگریزی کی تجویز سے یہہ علاقہ ماتحت حکومت اودہ کے ہوگیا بلونت سنگہ ۱۷۷۰ء مین مرگیا اور نواب اودہ نے چاہا کہ اوسکا علاقہ ضبط کرلے مگر انگریزون نے بنظر قیام خاندان چیت سنگہ اوسکے بیٹے کو جانشین کیا اور حکم ہوا کہ راجہ بائیس لاکھ چہیاسٹہزار انگریزی روپیہ سالانہ نواب اودہ کو دیا کرے اور اپنا سکہ جاری رکہی ۱۷۷۵ء مین یہہ تجویز ہوئی کہ راجہ پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ تین پلٹن فوج کا خرچ بہی ادا کیا کرے وہ روپیہ بہی راجہ نے تین سال تک ادا کیا آخر مستعد ہنگامہ پردازی ہوا انگریزون کے دشمنون سے بہی اوسنے خط کتابت شروع کی اسواسطے راجہ پر فوج کشی ہوئی اور ۱۷۸۱ء مین مقید ہوکر نظر بندی مین رکہا گیا مگر راجہ نے ایسی چالاکی کی کہ جنگی گارد کو قتل کرکے بہاگ گیا اور فوج جمع کرکر آمادۂ جنگ و پیکار ہوا خیر ۱۷۸۱ء مین اوسنے شکست کہائی آخر ناچار ہوا اور مہاراجہ سندیہ کے پاس بہاگ کر چلا گیا اور وہان ہی رہا اور اوسی مقام پر ۱۷۸۹ء مین مرگیا اوسکی بیدخلی کے بعد اوسکا علاقہ اوسکے برادر زادے راجہ مہیپ نارائن

راجہ بلونت سنگھ کے پوتے کو بشرط آدائے مالگذاری چالیس لاکھ روپیہ مگریزون کیطرف سے ملا اور اجرائے سکہ و اختیارات ملکی و مالی موقوف ہوئی ۱۷۹۵ء مین وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین جانشین ہوا وہ ۱۸۳۲ء مین مرگیا اور اوسکا برادرزادہ و متبنی ایسری پرشاد تارائن رئیس بنارس بھی ۱۸۴۲ء مین مرگیا اب اوسکا بیٹا جانشین ہے اس رئیس کی سلامی تیرہ ضرب توپ سے ہوتی ہے اور اختیار ہے کہ بصورت لاولدی کسی وارث شرعی کو متبنے بنالے۔

خاندان ریاست گڈہ وال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۶ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھون نے جیتلیا نہایت مفلس و ناچار ہوکر مقام دہیرہ رہا کرتا تہا گورنمنٹ انگریزی نے اوسکی قدردانی کی اور ایک حصہ اوسکے موروثی علاقی کا جو جانب شرق دریائے الکنندہ کے واقع ہے فتح کرکر اوسکو دیا علاوہ اسکی علاقہ ڈیرہ دون اور پرگنہ رام گڈہ بنے پاس سے عطا کیا اور دو بار رئیس و راجہ بنایا اس راجہ نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین بہت سی خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کے فائدے مین سرگرم رہا آخر ۱۸۵۹ء مین مرگیا اور وارث صاحب حق کوئی نہ چھوڑا مگر انگریزون نے راجہ متوفی کی خدمات لائقہ پر لحاظ کرکر اوسکے بیٹے بہون ساہ کو جو غیر منکوحہ عورت سے تہا جانشین کیا جو ات تک موجود ہے آمدنی اس ریاست کی قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ نفری کی راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور نہ وہ خراج دیتا ہے۔

خاندان راج مرہٹا پیشوا یعنے سلطنت پونا

اس خاندان کا بانی سیواجی مرہٹا تہا جسنے سترہ برس کی عمر مین قزاقی و رہزنی کرکے جمعیت و دولت حاصل کی اور اکثر اضلاع کوکن پرجو دکن کے ملک مین ہے قابض ہوگیا وہ ۱۶۸۰ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا سنبہاجی جانشین ہوا اوسکو شاہ اورنگزیب عالمگیر نے بہاموری فوج قید کرکے قتل کیا اور اوسکے فرزند ساہوجی کو قید مین رکھا پیشتر بھی اوسکی فوج کے افسر کو جو قوم مرہٹا تہی بادشاہی مختلف سرداروں کے شاہی علاقہ مین حملہ اور غارت کرتے رہے اور اپنی آبرو دولتمند بنایا انکے ظلم

تاراج سے تمام اکوے دریائے نربدا کے جنوبی کنارے پر سے اُجڑ گیا اگرچہ شاہ اورنگ زیب نے
بہت مرتبہ ان کے انتظام کے لئے فوج مامور کی مگر کچھ نہ بنا اور یہہ قوم بڑھتی چلی گئی شاہ اورنگ زیب کی
وفات کے بعد ساہوجی قید سے چھوٹا جب وہ دکن مین گیا تو اوسکا ہمشیرہ زادہ سیواجی اور
اوسکی خالہ تارا بائی اوس کے برخلاف تہی اونکو منظور نہ تہا کہ وہ پھر راج پائے مگر اوسکے وزیر بالاجی
بسونا تہہ نے اپنی لیاقت اور ہمت سے دوبارا اوسکو حاکم بنایا اوس نے قیام اپنا بمقام ستارا رکہا چونکہ
ساہوجی ایک عیاش اور آرام طلب آدمی تہا اس لئے کل ریاست کا مالک و مختار بالاجی بسونا تہہ ہوگیا
بالاجی ماہ اپریل ۱۷۱۳ء مین مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا باجی راؤ جانشین ہوا اس نے بیس برس تک ریاست
کی گجرات کو بہی اپنے اوٹا اور مالوہ کا ملک فتح کیا اپنی راج کو وسعت دی ناچار شاہ دہلی نے بہی صوبہ
داری ملک مالوہ کی اوسکے نام پر کردی چونکہ نظام الملک ناظم حیدرآباد دکن بہی اوسوقت شاہ دہلی سے
منحرف تہا وہ بہی مددگار باجی راؤ کا ہوا اسلئے کہ اوسکو منظور تہا کہ علاقہ مرہٹا کا میرے اور شاہ
دہلی کے درمیان سدراہ رہے باجی راؤ خود دہلی مین گیا اور بادشاہ کو چوتہہ یعنے چہارم حصہ آمدنی
ملک کا دینا کر کے بہت سا علاقہ دکن اور مالوہ وغیرہ کا اپنے نام پر لکہا لایا واپسی کے وقت جب متصل
دریائے نربدا کے پہونچا تو ۱۷۴۰ء مین مرگیا اوسکے تین بیٹے بالاجی باجی راؤ - راگوبا -
شمشیر بہادر رہے دو بیٹے تو صل انی سے تہے اور تیسرا شمشیر بہادر ایک مسلمان کنیز کے پیٹ سے
تہا وہ علاقہ بندیلکہنڈ مین جانشین ہوا اور اوسکی اولاد بنام نہاد نواب باندہ کے مشہور ہوئی
اور بالاجی باجی راؤ المعروف بہ نانا صاحب اپنے والد کی جگہہ پیشوا کے دربار مین مالک بنا اوسکو
ساہوجی نے بہی جو ہر ہی نام مہاراجہ بنا بیٹہا تہا کل مختاری کی خلعت دی بالاجی باجی راؤ نے
اپنی سستی و آرام طلبی کے سبب سے انتظام کل مملکت کا اپنی ہمشیرہ زادی سدا شیو بہاؤ کے سپرد کیا
اور فسری فوج کی اپنے بہائی رگہناتہہ المعروف راگوبا کو تفویض کی بالاجی باجی راؤ کے
عہد مین سرداران سندیا اور ہولکر کم رتبہ سے بڑہ کر افسران فوج ماتحت راگوبا کے مقرر ہوئے
اور تمام ملک مالوہ کا باستثنائے چند جاگیرداروں کے اون کی آپس مین تقسیم ہوگیا ۱۷۴۱ء مین

بسبب سازش آدینہ بیگ خان ناظم دوآبہ بست جالندہر کے مرہٹانے پنجاب کا تمام علاقہ لاہور و ملتان وغیرہ کے لیا قلعہ اٹک تک ان کی حکومت ہوگئی اور دریاے سندھ فاصل مقرر ہوئی شاہزادہ تیمور جو احمد شاہ درانی شاہ کابل کی طرف سے پنجاب کا حاکم تہا مرہٹون کے خوف سے پنجاب کو چہوڑکر چلا گیا یہہ حال سنکر احمد شاہ ابدالی کابل سے بجلی کیطرح مرہٹون کے سر پر آگرا اور فوج مرہٹا کی اوسکے خوف سے خود بخود پنجاب کو خالی کرکر چلے گئے بادشاہ نے تعاقب کیا اور پانی پت کے میدان مین فریقین مین سخت لڑائی ہوئی جس مین مرہٹون نے شکست فاش کہائی اگرچہ اوسوقت احمد شاہ کی ہمراہ پندرہ ہزار سوار سے زیادہ نہ تہا اور فوج مرہٹا ڈیڑہ لاکہہ سوار و پیادہ و تین سو ضرب توپ تہی مگر فتح خداداد ہے احمد شاہ فتحیاب ہوا اسّی ہزار فوج مرہٹہ کی قتل ہوئی دو تین ہفتہ پہلے لاکہہ سپاہی میدان مین کام آیا لاکہہ روپیہ نقد و توپخانہ وغیرہ سامان دشمن کے ہاتہہ لگا دوسری لڑائی سکندرے کے قریب ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اوس نے بہی شکست کہائی پہر شیو دیو راؤ مرہٹہ ایک لاکہہ چالیس ہزار سوار لیکر میدان مین آیا احمد شاہ نے جمنا سے اوتر کر اوسپر حملہ کیا اور ایسا لڑا کہ مرہٹے بہاگ نکلے بائیس ہزار ہندو مقید ہوا پچاس ہزار گہوڑے غارت مین گئے توپخانہ و خزانہ سب ہین گیا باعث اس شکست کا باوجود کثرت فوج کے یہہ تہا کہ اوسوقت افسری فوج کی راگوبا سے تبدیل ہوکر سداشیو راؤ بہاؤ کو مل گئی تہی اس سبب سے کہ افسر فوج کے سیدل و نافرمان ہوتے تہے اس شکست کے بعد بالاجی باجے راؤ پیشوا چند ماہ زندہ رہا پہر مرگیا حکومت بہی اوسکی اکثر ممالک واقعہ ہند سے جاتی رہی اوس کے مرنے کے بعد دوسرا بیٹا اوسکا مادہو راؤ بلال سترہ سال کی عمر مین جانشین ہوا اور مدار المہام اوسکا چچا راگوبا قرار پایا اوس نے انگریزون سے بہی اتحاد پیدا کیا اسلئے کہ نواب نظام الملک سے اوسکو کمال اندیشہ تہا اگرچہ راگوبا مدار المہام نے بہت کوشش کی کہ مادہو راؤ کو اپنے حکم و اختیار مین رکہے مگر وہ اپنی لیاقت و ہوشیاری سے کل امور سلطنت مین دخیل ہوگیا اور گیارہ سال حکومت کرکے عشرۂ اولیٰ مین لاولد مرگیا اوس کے مرنے سے اول ایک سال سندہیا مرہٹا نے اپنی حکومت پہر ہندوستان مین قائم کی اور روہیلکہنڈ کو فتح و غارت کرکے دہلی جا پہونچا اور شاہ عالم بادشاہ

کو تخت نشین کرکے اپنا دست نگر رکھا مادھو راؤ کے بعد اوسکا بھائی نرائن راؤ جانشین ہوا مگر راگوبا نے
اوسکو قتل کرادیا اور خود محیط امور سلطنت کا ہوا اور چاہا کہ خود گدی نشین ہو مگر اوسکی نہین چلی تب
رانی گنگا بائی بیوہ نارائن راؤ مقتول کی پیٹ سے بعد قتل اوسکے خاوند کے بیٹا پیدا ہوا اوسکا نام
مادھو راؤ نارائن رکھا گیا اور اُمرای دربار نے اوسکو جانشین تصور کیا اور نخلاف راگوبا کے بہت
سا مجمع اُمراؤ اور فوج کا وقوع مین آیا اور چاہا کہ راگوبا کا کام تمام کرین یہہ حال دیکھکر راگوبا نے
سندھیا اور ہولکر اور انگریزون سے سازش کی اور چاہا کہ انکی مدد سے مخالفین پر غالب ہو مگر چند روز
مین سندھیا اور ہولکر اوس سے الگ ہوگئے اور انگریزون نے مقام بسین جزیرہ سالسی وغیرہ خراج
کی بابت راگوبا سے لیکر اوسکو مدد دی اور فوج انگریزی نے اوسکی مدد پر جاکر کارنایان کسی اسپر
راگوبا بہت خوش ہوا اور اضلاع بہوت و اموو جمعی دولاکھ ستر ہزار روپیہ سالانہ شکرانہ مین
انگریزون کے حوالے کردیے مگر یہہ تجویز حکام اعلے انگریزون نے منظور نہ کی کیونکہ راگوبا حق پر نہ تہا
اور حق پر وہ تہا جسکو سب اُمراؤنے ملکر مورونی گدی پر بٹہلایا تہا یہہ بات سوچکر انگریزون نے
بہ ماموری کرنیل اٹہین صاحب وکیل کے پنڈت دیالے جی وغیرہ اُمرائے دربار مہاراجہ پیشوا کے ساتہہ صلح
کی اور راگوبا کی دوستی کو بالائے طاق رکھا چند عرصہ کے بعد اراکین دربار مہاراجہ کے سبب سے
کہ مہاراجہ خورد سال تہا باہم ایک دوسرے کے مخالف ہوگئی ایک فریق تو بدرداری نانا فرنویس
مرہٹہ اور سندھیا کی حامی مہاراجہ خورد سال کا ہوا اور دوسرا فریق یاسری موراباہیر زادہ
نانا فرنویس امداد ہولکر کے راگوبا کا مددگار بنا مگر ہولکر کے دل مین استقلال نہ تہا اس لئے
نانا فرنویس کا گروہ لڑائی مین سبقت لے گیا اور ہولکر کی لڑائی مین شامل نہوا نانا فرنویس نے
جب اختیار کلی دربار مہاراجہ مین پایا تو اوسنے برخلاف انگریزون کے فرانسیسیون کے ساتہہ
سازش کی اور اونکو انگریزون کے مقابلے پر بامداد اپنی مستعد کیا اور چاہا کہ بامداد فرانسیس کے
اپنی مراد کو پہونچے۔ انگریزون کو اندیشہ پیدا ہوا کہ اب علاقہ مغرب ہندوستان
مین جو انگریزی قبضہ مین ہے ضرور خلل پیدا ہوگا یہہ حال دیکھکر گروہ موراباکی جو مخالف

نانا فرنا دیس کے تہا انگریزون سے مدد طلب کی اور وعدہ کیا کہ بعد فتحیابی کے مہاراجہ خورد سال بدستور جانشین و مالک رہیگا اور راگوبا اوسکا کارپرداز عمر بلوغ تک متصور رہوگا یہہ سر انگریزون کو منظور ہوا اور راگوبا کے ساتہہ دوبارا صلح کی اور فوج بہیجی کی اوسکی مدد پر پونا کو روانہ ہوئی جب وہ فوج بمقام تلنگا تک پہونچی تو مخالف بڑی چستی کے ساتہہ اوسکے مقابل ہوئی اور شکست دیکر انگریزی لشکر کے معاودت کا رستہہ ہی بند کردیا جب کوئی وجہ رہائی کی نہ دیکہی تو انگریزون نے بہ مجبوری منظور کیا کہ جس قدر علاقہ بعد وفات مادہو راؤ بلال کے انگریزی تصرف مین آیا ہے وہ تمام وکمال سرکار مہرٹہا کو واپس کیا جائیگا مگر سرکار مرہٹا بہی اپنے علاقہ سے تمام افسر و سپاہی قوم فرانسیس نکالدیوے چنانچہ اس باب مین عہدنامہ تحریر ہوا اور فوج مقید نے رہائی پائی فرانسیسے ملازم بہی مرہٹا کے علاقہ سے نکل گئی چند ماہ تک یہہ صلح قائم رہی پہر دشمنی کا آغاز ہوا کیونکہ اہلکاران دربار مہاراجہ کا یہہ منشا رہوا کہ سرکار انگریزی راگوبا مرہٹا کو جو انگریزی حفاظت مین ہے اون کے حوالے کردیوے جیسے منشاء اونکا ظہور مین آیا تو اونہون نے حیدر علی والی میسور کے ساتہہ جسکی دلی دشمنی انگریزون سے تہی سازش کی مگر انہی مراد کو نہ پہونچا چونکہ اونہین ایام مین انگریزون کو چند فتوحات ملک مالوہ اور کونکان مین نصیب ہوئین اسلئے پہر اہلکاران دربار مہاراجہ نے انگریزون سے صلح کی اور علاقہ سالٹی انگریزون کو دیدیا اور قرار پایا کہ جسقدر انگریزی علاقہ حیدر علی نے لیا ہے واپس کردیوے اور قیدی چہوڑدیوے اور راگوبا کبہی انگریزون سے لشکر اور روپیہ کی مدد نہ پاوے بلکہ اوسکے گذارہ کے لئے سرکار مہاراجہ سے خرچ ملا کرے اور یہہ صلح ایسی عام ہوئی کہ نواب نظام علیخان والی حیدرآباد و حیدر علیخان والی میسور کے ساتہہ بہی انگریزون کی صلح ہوگئی اور صلحنامہ پر بخوبی عملدرآمد ہوا چونکہ یہہ صلح راگوبا کے برخلاف تہی وہ اونہین ایام مین نہایت غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا حیدر علی نے بہی ماہ دسمبر ۱۷۸۲ء مین وفات پائی مگر اوسکا بیٹا سلطان ٹیپو پہر انگریزون کا مخالف ہوا اور پے در پے لڑایان شروع کین اور تجویز قرار پائی کہ مہاراجہ پونا اور نواب حیدرآباد اور انگریز باتفاق سلطان ٹیپو سے لڑین اور جو ملک فتح ہوا آپس مین بانٹ لین چنانچہ بعد جنگ جسقدر علاقہ

فتح ہوا تینوں سلطنتوں نے آپس میں تقسیم کر لیا جبکہ انگریزوں کی ترقی روز بروز ترقی پر تھی اسلئے
پہرا لمکاران سرکار پونا کو رشک ہوا اور بدد انگریزوں کی اور نہوں نے بمقابلے سلطان ٹیپو کے
نامنظور کی ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ء میں بادہو راؤ نرائن مہاراجہ خورد سال پونا کا فوت ہوا اندیا جی
زاؤ پسر اگو بارا جہ اور دولت راؤ سندیا متخار سنا دولت راؤ نے پہرا انگریزوں کے ساتھہ صلح کی مگر
شرائط صلح کی جو قرار پائی تھی مہاراجہ ہولکر کو ناگوار گذرین اور بڑی فوج کی ساتھہ باجی راؤ اور دولت
راؤ کی ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور ۱۸۰۳ء میں ایک سخت محاربہ ہولکر باجی راؤ اور دولت راؤ کو شکست
ہوئی اور خانمان بدد کے سرکار انگریزی سی ہوئی اوس روز سی اختیار کلی انگریزوں کو دربار پونا
میں حاصل ہوا اور پیشوائی اور تو پخانہ انگریزی مہاراج کی مدد کو آئی ۱۳ مئی ۱۸۰۳ء کو میجر جنرل
انگریز کی امداد سی دوبارا باجی راؤ پونا کی راج پر قائم ہوا اور مختاری دولت راؤ نے پائی ہولکر
کی فوج دار الریاست سے نکالی گئی کچھہ عرصہ کے بعد دولت راؤ کو اطاعت انگریزوں کی ناگوار گذری
اور در پردہ ہولکر وغیرہ کو انگریزوں کی مخالفت پر مستعد کیا انگریزوں نے بڑے زور و شور سے
سندیا اور ہولکر کا مقابلہ کیا اور شکست فاش دی اور دونو کو زیر کیا بلکہ وہی فتح موجب قیام
سلطنت انگریزی کا ہندوستان میں ہوا تیسرے ہی انگریزوں نے حسب شرائط عہد نامہ جسقدر علاقہ
سندیا اور رجپوتانہ کا فتح کیا اوس سے حصہ برابر نظام الملک اور مہاراجہ پونا کو دیدیا اور مہاراجہ
پونا کے حصہ میں شہر اور ضلع جھنگر آیا بعد ازاں کئی سال تک کوئی امر خلاف دوستی فیما بین
باجی راؤ اور راجہ پونا اور انگریزوں کے واقع نہوا مگر ۱۸۱۵ء میں جب وزیر کمبوار کا گنگا دھر
شاستری جو دوست سرکار انگریزی کا تھا بضمانت انگریزوں کے معاملات تا ہمی تصفیہ کے
لئے پونا میں آیا تو مہاراجہ پونا نے اوسکو بشرارت اور ترغیب ٹریمبک جی وزیر کے قتل کرا دیا
اسلئے انگریزوں نے مہاراجہ کو مجبور کر کے ٹریمبک جی وزیر کو اوس سے لے لیا اور قلعہ تنا میں
قید کیا ستمبر ۱۸۱۵ء میں ٹریمبک جی قلعہ سے بھاگ گیا اور مہاراجہ پونا نے خفیہ اوسکو اپنے پاس
رکھا اگرچہ بظاہر مہاراجہ دوستی کا دم مارتا مگر باطناً انگریزوں کا دشمن ہو گیا اور خفیہ خط

کتابت آمیز منشی راجہ ہولکر و ناگپور و پنڈارا کی ساتھ تیاری کی اور تیاری سامان جنگ مین
مصروف ہوا اسپر ایک گورنمنٹ انگریزی کا مہاراجہ کے نام اس مضمون سے آیا کہ اگر تمکو دوستی
سرکار انگریزی کی منظور ہی تو تین قلعہ مستحکم اپنے چھوڑ دو ٹرسیک جی وزیر کو پکڑ کر بھیجدو اور جو
علاقہ بعوض خرچہ فوج کے دینا مقرر ہوا ہے اوسپر قبضہ انگریزون کا کرادو اور دعوی حصہ کیکواڑ یعنے
ریاست برودا کی نسبت باز دعوی لکھدو اور انگریزون کو اپنا مالک و افسر جانکر اور رئیسون کے
ساتھ خط کتابت ترک کرو چونکہ ادنہین ایام مین صاحبان انگریز نے سولکر کو مقام مہدپور شکست فاحش
دی اور پنڈارا کو ایک ہی جنگ مین تباہ کر دیا اور مہاراجہ انگریزی قید مین آگیا تھا
اسلیے پیرا جی راؤ نے بھی بالکل سررشتہ دوستی کا توڑ دیا اور ماہ دسمبر ۱۸۱۷ء مین مستعد و تیار ہوکر
محکم ریزیڈنسی پونا پر حملہ آور ہوا اور اوسکو لوٹ لیا انگریزون نے بڑی چستی سے اوسپر فوج کشی
کی اور بہت سے جنگ اوس مین متوقع ہین آخر جب پیرا جی راؤ تنگ آیا تو ماہ جون ۱۸۱۸ء مین
اوسنے اپنے آپ کو انگریزون کے حوالہ کر دیا اور تجویز قرار پائی کہ وہ سلطنت سے دست بردار ہو کر
دریائے گنگا کے کنارے پر مقام بھوربتھل کانپور قیام کرے اور آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ گذارا لیا کرے
اوس روز سے کل علاقہ سلطنت پونا انگریزی قبضہ مین آگیا اور مہاراجہ باجی راؤ ۱۸۵۱ء
تک زندہ رہکر گذارہ پاتا رہا اوسکے مرنے کے بعد کل جائیداد اوسکے متبنی دھوندوپنت المشہور
ناناراؤ کے قبضہ مین آئی ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین وہ مفسد ہوگیا اور انگریزون کے قتل و غارت
مین بمقام کانپور اوس نے بڑی کوشش کی اب مفقود الخبر ہے نہین معلوم کہ کہان گیا
یا مر گیا یا مارا گیا ؛

خاندان ریاست ناگپور

اس خاندان مین پہلے پہل راگھوجی مرہٹا سرگروہ ڈاکوؤن کا تہا اوس نے اپنی جوانمردی و
زور قوت سے قوم مرہٹا کی حکومت تمام ملک مین جو درمیان دریائے نربدا اور گوداوری
اور بجانب مشرق کوہستان اجنٹا کی واقع ہے سمندر کے کنارے تک قائم کر دی تہی ۱۷۵۵ء

مین وہ مرگیا اور چار فرزند اوسکے جانوجی ساباجی مادہوجی بیباجی تھے اون مین سے بڑا بیٹا
جانوجی جانشین ہوا اوس نے ۱۷۵۲ء مین وفات پائی اور نصلاح پیشوا مرہٹا کی اپنے برادر
راگھوجی بسیار دہوجی کو وارث و جانشین کر گیا مگر اوسکے مرنے کے بعد حکومت اوسکی بہابھی
نے لے لی اور بہزار نزاع و تکرار ۱۷۵۸ء تک حکومت کرتا رہا آخر اوسکے بہائی نے اوسکو جنگ مین
قتل کیا اور راگھوجی گدی نشین اور مختار کل مادہوجی اوسکا باپ ہوا ۱۷۵۹ء مین مادہوجی نے ایک
فوج بارادۂ تسخیر ملک بنگالہ کے بسازش نظام حیدرآباد و حیدر علی والی میسور امور کی مگر وہ فوج
اوڑیسہ سے واپس گئی مادہوجی ۱۷۶۳ء مین مرگیا اور کل اختیار راگھوجی کو ملگیا اور چند سنین مین
کہ تین سرکارین یعنی سرکار پیشوا و نظام حیدرآباد و انگریز مسلطان ٹیپو کے استیصال پر متفق ہوئے
تو راگھوجی کو رشک پیدا ہوا اور چاہا کہ کسی طرح ہولکر اور سندیا مین اتفاق ہوجائے اور ہم
سب ملکر انگریزون کہ سندوستان سے نکالدین مگر یہہ کوشش اوسکی فائدہ بخش نہ ہوئی پھر جب
مہاراجہ پونا سرکار پیشوا انگریزون کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا تو اوس نے بھی ہنگامہ جنگ گرم کیا اور
بمقامات ارکام اور آسی اور گول گڈہ بڑی بڑی لڑائیان انگریزون سے کین آخر شکست کھائی
کہانگی اور سرکار انگریزی سے ملک کنگ آدی اضلاع واقع مغرب کوہ وردہ جنوب کوہستان
نربدا و گول گڈہ راجہ سے لیے اور بمقتضائے ملک ہر ایک کروڑ سے کم ہوکر ساٹھہ لاکھہ روپیہ قرار پایا ۱۸۱۶ء
مین علاقہ سنبل پور راجہ کو انگریزون نے احسانا واپس دیا ۱۸۱۶ء مین راگھوجی مرگیا اور اوسکا
اکلوتا بیٹا پرسوجی جانشین ہوا اور بسبب ایم المرضی اوسکی مادہوجی بھونسلا المشہور آپا صاحب
کل مختار بنا اوس نے انگریزون کی فوج جسکا خرچ سات لاکھہ پچاس ہزار روپیہ تھا اپنے علاقہ مین
رکھنی منظور کی اور اقرار کیا کہ اپنی فوج وہ ایکہزار سوار پیادہ معہ سامان توپخانہ سے
زیادہ نہ رکھیگا ۱۸۱۷ء مین پرسوجی کو مادہوجی نے زہر دیکر مار ڈالا اور خود جانشین ہوا
اور انگریزون کے برخلاف ہوکر محکمہ ریذیڈنسی پر حملہ آور ہوا مگر ریذیڈنسی والون نے اوسکو
شکست دی ۱۸۱۸ء مین مادہوجی بھونسلا مغلوب و مجبور ہوکر علاقہ اپنا بعوض خرچہ فوج

انگریزی مرفوج کنٹنجنٹ کی انگریزون کو دیا اور اقرار کیا کہ وہ اپنے ملک کا انتظام صاحب رزیڈنٹ کی منظوری سے کریگا چند روز کے بعد وہ اوس اقرار سے بھی پھر گیا اور انگریزون نے اوسکو گرفتار کرایا چند ماہ قید مین رہکر وہ بھاگ گیا اور گوندون مین پناہ گزین ہوکر حصول سلطنت کے لئے بہت تدبیرین کرتا رہا مگر کچھ پیش رفت نہ گئی ۱۸۱۹ء مین وہ بھاگکر ہندوستان مین گیا اور آوارہ جا بجا پھرتا رہا آخر ۱۸۲۰ء مین بمقام جودہ پور آکر مرگیا آپا صاحب بادہو چکے اخراج کے بعد راگھونانا خورد سال بڑے راگھوجی کا دہوتا جسکا نام بہنام اپنے نانا کے تہا باجازت صاحبان انگریز کے جانشین ہوا اور انتظام ریاست کا باختیار صاحب رزیڈنٹ بہادر رہا ۱۸۲۶ء مین بعد بلوغ اختیار ریاست کے راجہ کو ملے اوس نے کچھ مدت بابت خرچ فوج انگریزی کے جسقدر اوس نے اپنے پاس رکھی تہی علیحدہ کردیا اور وعدہ کیا کہ اوسکی فوج بہی زیر حکم انگریزون کے رہیگی اور وہ زیر حکم صاحب رزیڈنٹ کے حکومت کریگا ۱۸۲۹ء مین راجہ کو اوسکے علاقجات جو انگریزون نے لے لئے تہے واپس کردیے اور آٹہ لاکہ روپیہ نقد اوس سے لینا مقرر کیا اور فوج کمکی برخاست ہوئی اور راجہ کو اختیار ملا کہ وہ جسقدر مناسب سمجہے اپنے ملک کے انتظام کے لئے نوکر رکہہ لے گیارہوین دسمبر ۱۸۳۳ء کو راگھوجی مرگیا اور بسبب لاولدی اوسکے کل علاقہ ضبط سرکار ہوا ۱۸۳۸ء مین بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بہونسلا نامی کو جو اون کی دختری اولاد سے تہا متبنے کیا اوس نے معسدہ دہلی ۱۸۴۸ء مین گورنمنٹ کی بڑی خدمتین کین اسواسطے بنظر قدردانی و قدرشناسی اوسکے گورنمنٹ نے اوسکو راجگی کا خطاب بخشا اور علاقہ دیوارہ واقع ضلع ستارا دوام کے لیئے اوسکو اور اوسکے ورثا و متبنے کے لئے عطا فرمایا راجہ مرحوم کے خاندان کو بہی دو لاکہ بہتیس ہزار روپیہ کی پنشن ملی *

خاندان حکومت بندیلکہنڈ

قدیمی خاندان ہندون کا جو اس ملک مین فرمانفرما تہا اوسکے راجون نے مدت مدید تک اپنی آزادی قائم رکہنے کے لئے مسلمان بادشاہون کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے آخر شاہجہان

بادشاہ کے وقت راجہ جیت سال نے اِس ملک مین اپنی آزادی ظاہر کی اور اوسکے فرزند چترسال نے ایک خاندان جدید مشرق کے ملک مین قائم کیا اور ایک کروڑ کی آمدنی کا ملک اپنے تصرف مین لایا اوسکے پاس قلعہ کالنجر بڑا مضبوط قلعہ تہا اِس لئے دشمن کبھی ایک سو برس تک اوسپر دستیاب نہین ہو سکتا تہا شہر نباہ مین اوس کی سکونت تہی جسکے پاس کان الماس مشہور ہے راجہ چترسال کے ضعیف العمری کے وقت محمد خان بنگش افغان بیس فرخ آبادی نے اوسپر حملہ کیا جب راجہ تنگ آیا تو اوس نے مہاراجہ پیشوا بالجی راؤ کو دکن سے بلایا اوس نے آکر افغانون کو راجہ کے علاقہ سے نکالدیا راجہ چترسال بالجی راؤ پر خوش ہوکر اوسکو اپنا متبنے قرار دیا اور تمام علاقہ اپنی ریاست کا اپنے دو فرزندون اور بالجی راؤ پر بحصص مساوی تین حصص پر تقسیم کردیا اس اتفاق حسنہ سے پیشوا قابض بڑے علاقہ ملک بندیلکہنڈ کا ہوگیا اور یہہ ملک گویا پہلے پہل ہندوستان مین سے سوای علاقہ دکن کے مرہٹون کے قبضہ مین آیا بعد ازان اور ملک بہی فتح کرکے اوسکے شامل کیا گیا باقی دو حصص فرزندان چترسال کے پاس چہوٹے چہوٹے حصون مین رہے کیونکہ اون کے نوکرون نے بباعث ضعف خاندان کے جابجا اون کے علاقے دبالیے اور اونکو جو اضلاع دیدیا تہا بہرماد ہوجی سندیا کے وقت جو اوس نے مہنکے شمالی ملکون پر حملہ کیا تو علی بہادر پوتا بالجی راؤ اور بیٹا شمشیر بہادر مسلمان کنیز کزادہ مہاراجہ پیشوا کا اوسوقت سندیا فوج کا افسر تہا اوس نے ترغیب راجہ ہمت بہادر کے جسکے قبضہ مین تہوڑا سا ملک بندیلکہنڈ کا تہا مادہوجی سے علیحدگی اختیار کی اور ارادہ کیا کہ وہ تمام علاقہ بندیلکہنڈ کا فتح کرکے اپنی علیحدہ ریاست قائم کرے چنانچہ وہ تہوڑے ہی عرصہ مین ایک بڑی جزو بندیلکہنڈ پر قابض ہوگیا کہین اوسکو اتفاق جنگ کا نہ پڑا صرف قلعہ کالنجر بسخت جنگ ہوئی جو اوسوقت بقبضہ کہیم راج چوبہ کے تہا اوسی محاصرہ کے عرصہ مین علی بہادر مرگیا اوسکے دو بیٹے شمشیر بہادر و ذوالفقار علی تہے مگر وہ پونا کے دربار مین رہتے تہے اسواسطے ہمت بہادر نے علی بہادر کا علاقہ اوسکے خسر پوزہ غنی بہادر کے حوالے کردیا اور خود اپنے علاقہ مین بدستور حاکم رہا

بعد مخالفت دربار پونا اور صاحبان انگریز کی پونا کے راجہ نے چاہا کہ انگریزی علاقہ پر جو دریا
نربدا کے درمیان ہے حملہ کیا جائے اور فوج کشی مرزا پور اور بنارس پر براہ بندیلکھنڈ غل بن
آوے اور شمشیر بہادر دربار پونا کیطرف سے اس کام کے انصرام کے لیے مامور ہوا اوسوقت راجہ
بہادر کو سخت اندیشہ پیدا ہوا اور سمجھا کہ اگر مرہٹون کی فوج میرے ملک کے راہ سے ہوکر گذرگئی
تو میری ریاست کا قیام محال ہے اسلئے اوس نے توسل اپنا مرہٹون سے ترک کیا اور انگریزون سے
موافقت پیدا کی اور مرہٹون کے روکنے مین وہ بدل و جان ساعی رہا اور انگریزی فوج بسہولت
دریای جمن سے بسعی ہمت بہادر کی اُتر کر بندیلکھنڈ مین پہونچی اور قابض ہوئے انگریزون نے اس
خیرخواہی کے عوض مین جاگیر دوامی بیس لاکھ روپیہ کی راجہ ہمت بہادر کو بندیلکھنڈ مین دی جو
کنارۂ مغرب دریای جمن و الہ آباد سے کالپی تک علاقہ تھا ۱۸۱۰ء مین راجہ ہمت بہادر مرگیا گورنمنٹ
انگریزی نے کل علاقہ اوسکا ضبط کرکے کچھ جاگیر اور پنشن اوسکے خاندان کے لیے مقرر کردی
نواب شمشیر بہادر بن علی بہادر بن شمشیر بہادر نے جب سنا کہ راجہ ہمت بہادر و انگریزون
کی آپس مین صلح ہوگئی اور سرکار انگریزی کا قبضہ بندیلکھنڈ پر ہوگیا تو وہ بھی بندیلکھنڈ
کو آیا اور دربار حاصل کرنے علاقہ مفتوحہ علی بہادر کے بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ
نہوا آخر راضی ہوکر سرکار انگریزی سے چار لاکھ روپیہ سالانہ لینا منظور کیا اور حسب الاجازت
گورنمنٹ بمقام بانده سکونت اختیار کی ۱۸۲۳ء مین نواب شمشیر بہادر مرگیا اور پنشن مقرر
اوسکے بھائی ذوالفقار علی کے نام قرار پائی اوسکے بعد علی بہادر چار لاکھ روپیہ سالانہ
کیتارہا آخر علی بہادر ۱۸۴۳ء مین مفسدون کے شریک ہوا گورنمنٹ نے اوسکو پکڑ کر اندور بھیجدیا

ریاست خاندان اودے پور یا میواڑ

یہہ راجپوتی خاندان روسائے اہل ہنود اور رجگان ہندوستان سے بڑی شان اور شوکت
شمار کیا جاتا ہے بسبب اسکے کہ شجرۂ نسب انکا صحیح صحیح مہاراجہ رامچندر راوتار سے ملتا ہے اور
زود رسوخ سلطنت اہل اسلام کے اس خاندان کے راجون مین سے کسی نے اپنی لڑکی مسلمان بادشاہ

کو نہ دی اور اپنی بات پر قایم رہی اس خاندان کی بنیاد ۷۴۳ھ میں قایم ہوئی اور ایکہزار سات سو تیس برس سے برابر اس خاندان کی نسل کے راجے اس ریاست پر قائم و گدی نشین ہوتے چلے آئے ہین تمام ہندو مین کسی ہندو راجہ نے ایسا سخت اور دیرتک مقابلہ مسلمانون کا نہین کیا جیسا کہ یہہ خاندان کرتا رہا اور سیوا جی بانی حکومت مرہٹا اور خاندان بھونسلا کا خراج بھی اسی خاندان سے ہوا بلکہ اس خاندان کے راجون نے اور ہندو راجون کے ساتھہ جنہون نے مسلمان بادشاہون کو لڑکیان دی تہین اپنی اولاد کی شادی کرنی چھوڑ دی آخر رانا امر کے ۱۰۲۶ھ مین گدی نشین ہوا اوس نے ایک صلحنامہ راجہ پورو جو دہ پور کے ساتھہ اس مضمون سے کیا کہ باہم اتفاق رکھنے کے حفاظت ایک دوسرے کی مسلمانون کے مقابلہ پر کرین اس مین ایک شرط یہہ بھی تھی کہ یہہ راجے آیندہ اپنی لڑکی مسلمانون کو نہین تو مجاز شادی کرنے کے خاندان اودے پور مین ہونگے مگر جو اولاد اودے پور کے راجہ کی دختر کے پیٹ سے ہوگی وہ مالک و گدی نشین ہوگی اس کی تصویب کیجانیکی اس شرط کے باعث جو فساد آپس مین ہوا اوسکا نتیجہ یہہ نکلا کہ اس ریاست کو مرہٹون نے بھی فتح کیا اور زیر حکم مرہٹون کے اسقدر تباہی و بربادی علاقہ کی ہوئی کہ کبھی مسلمانون کے عہد مین بھی نہین ہوئی تھی ۱۱۸۳ھ مین رانا امر کی وفات کے بعد سنگرام سنگھ ثانی گدی نشین ہوا وہ مرگیا تو جگت سنگھ ثانی نے ریاست پائی اوسکے عہد مین پیشوا مرہٹا دہلی مین گیا اور کل علاقہ مالوہ وغیرہ کا اوس نے شاہ دہلی سے بمقرری چوتھہ اپنے نام پر کرالیا تو اوس نے رانا اودے پور سے بھی اور رئیسون کی طرح چوتھہ طلب کی بہت سے سوال و جواب کے بعد ایک لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ حق چوتھہ رانا پر مقرر کرایا چونکہ جے سنگھ راجہ جے پور نے سنگرام سنگھ رئیس اودے پور کی دختر سے شادی کی تھی اوسکے بطن سے مادھو سنگھہ نام لڑکا پیدا ہوا اور دوسرا ایشوری سنگھہ نام اور بھی دوسری رانی کے پیٹ سے تھا جے سنگھہ مرگیا تو حسب شرائط عہدنامہ مادھو سنگھہ کو جو دہوتا خاندان اودے پور تھا گدی نشین ہوئی اور ایشوری سنگھہ دوسرا ننیا جانشین ہوگیا اسپات پر سخت

لکھا رہوئی اور مہارانا اودے پور نے مہاراؤ ہولکر مرہٹے سے اسباب مین مدد طلب کی اور قرار کیا
کہ اگر مہاراؤ ہولکر بعد بیدخلی و مفرولی الیشوری سنگھ کے ادیہو سنگھ کو جے پور کی گدی دلادیوے
تو مہارانا اوسکو اسی لاکھ روپیہ دینگے اور بابت جزو مقدار اس روپیہ کے مہارانا نے علاقہ رام پورہ
ہولکر کو دیدیا اوس روز کے بعد ایک رسم قائم ہوگئی کہ اگر کوئی نزاع یا رنج باہم راجون کے پیدا
ہوتا تو اوسکے عوض لینے کے لیئے مرہٹون سے مدد طلب ہوتی اسطرح مرہٹون کا قدم میوار مین
قائم ہوتا چلا گیا اور اہل حاکم وہی قرار پاگئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ اودے پور کے علاقہ کو فوج
سندھیا و ہولکر و امیر خان و نگر سرگروہ فوج نیہہ نے خوب لوٹا اور مہارانا کی یہہ حالت ہوئی
کہ گذارہ اوسکا ظالم سنگھ کا روبرو از علاقہ کوٹا کی فیض بخشی پر منحصر ہوگیا وہ ایکہزار روپیہ ماہوار
مہارانا کو بطور گذارہ دیا کرتا اوسوقت مہارانا کی بڑی اہلکار و جاگیردار تمام اپنے اپنے
علاقون مین جاکر اپنی اپنی حفاظت و خودداری مین مصروف ہوگئے رانا جنگ بہادر کے بعد
۱۸۲۸ء مین رانا پرتاب سنگھ ثانی اور ۱۸۵۵ء مین راج سنگھ ثانی پھر ۱۸۶۱ء مین رانا اودے
ریاست پائی اوسکے وقت رانا کی بے پرواہی و بدمزاجی سے تمام سردار اوس سے الگ ہوگئے
اور اضلاع جاورجیر نیمچ و منور و مہاراؤ سندھیا لے لیئے اور علاقہ نیم بہرا ہولکر نے اور
گودرا راجہ جودہ پور نے جنمین لیئے ۱۸۷۴ء مین ہمیر سنگھ گدی نشین ہوا اسکے وقت سندھیا
نے اضلاع رتن گڈھ و گھیری و سنگولی اور اضلاع جانہ و بخور و ندوتی مہاراؤ ہولکر نے
اپنے اپنے تصرف مین کرلئے پھر ۱۸۷۴ء مین رانا بھیم سنگھ گدی پر بیٹھا اس نے اپنی ریاست
سرکار انگریزی کی حفاظت مین دیدی اور انگریزون نے بنظر قدامت اس خاندان کے
بہت سی کوشش ریاست کے انتظام و ترقی مین کی ۱۸۲۸ء مین رانا بھیم سنگھ مرگیا اور
جوان سنگھ اوسکا بیٹا جانشین ہوا اور دس برس ریاست کرکے ۱۸۳۸ء مین لاولد مرگیا
پھر اوسکا متبنے سردار سنگھ رئیس بنا وہ ۱۸۴۲ء مین مرگیا اور سروپ سنگھ اوسکا بھائی
جانشین ہوا وہ ۱۸۴۲ء مین فوت ہوا اور اوسکا برادرزادہ اور متبنے سمبھو سنگھ مالک

راج کا ہوا چونکہ یہہ نا خورد سال تہا ریاست کا انتظام بصلاح وصوابدید صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کے راج کے اہلکاروں کے تفویض ہوا کچھہ عرصہ کے بعد راج کونسل کے تین اہلکار بعلت بدوضعی وبددیانتی برخاست ہوئے اور اختیارات کل دیوانی وفوجداری وکلکٹری کی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر کے متعلق ہیں رقبہ اس ریاست کا گیارہ ہزار چہہ سو چودہ میل مربع ہے اور آبادی گیارہ لاکھہ اکہتر ہزار چار سو نفری کی نکاسی عام قریب چالیس لاکھہ روپیہ ہے مگر منجملہ اسکے قریب بارہ لاکھہ روپیہ کے جاگیردار ہیں اور وہ ششم حصہ اپنی آمدنی کا دیتے ہیں پس بعد منہائی جاگیر و دہم ارتہہ وخراج انگریزی وغیرہ کے قریب چودہ لاکھہ روپیہ سالانہ ریاست کو بچتا ہے اور مہاراناکی سلامی سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے ✣

خاندان ریاست جے پور

یہہ خاندان متعلق کچھواہا راجپوتوں کے ہے جو اپنا شجرہ نسب مہاراجہ رامچندر اوتار مہاراجہ اجودیا کے ساتہہ ملاتے ہیں اور اونکا بیان ہے کہ مہاراجہ رامچند سے دہولارائے تک جو بانی اس خاندان کا ہے چوتیس پشتیں گذری تہیں جب دہولارائے کا عہد آیا تو اوس نے ۱۰۶۷ھ میں بنیاد خاندان حال کی قائم کی اس ریاست کے آغاز کی وقت ملک راجپوتانہ چہوٹے چہوٹے رئیسوں راجپوت اور مہنتوں میں منقسم تہا اور سب کے سب اطاعت ہندو راجون کی جو دہلی کے تخت پر بخت نشین ہوتے تہے کیا کرتے تہے مگر دہولارائے نے چند سال میں اپنی دولت وحشمت کو ترقی دی اور عزت ومرتبہ میں سب سے بڑہہ گیا جب مسلمانون کی سلطنت کا وقت آیا تو اس ریاست کے رئیس نے بنظر خودداری وبمآل اندیشی کے سب سے اول اطاعت مسلمانون کی کرلی اور اون میں سے راجہ بہگوانداس اول راجہ راجپوت تہا جسنے اپنی لڑکی کی شادی شاہنشاہ دہلی کے ساتہہ کی اور اس خاندان کے بڑے بڑے نامی افسر اور سردار دربار دہلی میں صاحب عزت رہے تو قریب راجگان جے پور سے ایک راجہ جے سنگہہ ثانی تہا جو ۱۱۰۰ھ میں راج کی گدی پر بیٹہا تہا یہہ شخص علم وفضل ونوکادت طبع وعلوم ہیئت ونجوم وغیرہ میں فضلائے متقدمین سے

کم نہتا اسی عرصہ مین راجہ جے پور وجودہ پور و اودے پور نے باہم اتفاق کیا کہ ہم آپسمین
یک دل یک جان ہوکر اپنی آزادی کو قائم رکھین مسلمانون کی اطاعت کو چھوڑدین اور
در باب دوبارہ اجاری کرنے رسم شادی کے جو خاندان اودی پور نے اس خاندان کے ساتھہ
ترک کردی تہی یہہ شرط قرار پائی کہ جو نرینہ اولاد راجہ جے پور کی کنور مہارانا اودے پور کے
دختر کے بطن سے پیدا ہو وہی جانشین ممالک ریاست کی متصور ہو اور بعد مضبوطی اس امر کے
یک عہدنامہ لکہا گیا جب وسپر تعمیل نہوئی تو ادن راجون کی آپس مین بڑے بڑے فساد و
نکرار واقع ہوئے اور اسی سبب سے بعد ضعف سلطنت اہل اسلام کے حکومت قوم مرہٹہ کی اس ملک
پر بہی حاوی ہوئی آخر راجہ جگت سنگہ والی جے پور نے صاحبان انگریز کے ساتھہ سنہ ۱۸۱۷ء مین
اتفاق کیا مگر جو شرائط صلح کے قرار پائے تہے اونکا انجام بخوبی عمل مین نہ آیا سو واسطے گورنمنٹ
انگریزی نے حفاظت کی ذمہ داری اس ریاست سواد ہالی مگر راجہ یہہ بہی انگریزون کے ساتھہ
وفادار رہا اور مقابلہ ہولکر مہٹہ کے لارڈ لیک صاحب کے ہمراہ ہوکر بڑے بڑے کارنمایان کیے
اور لارڈ ممدوح نے یہہ اس ریاست کو اپنی حفاظت مین لیا مگر یہہ تجویز حکام اعلے کے حضور مین
منظور نہوئی آخر سنہ ۱۸۱۸ء مین جب گورنمنٹ انگریزی کو مفسدان قوم پنڈارا کی سرکوبی
کی ضرورت ہوئی اور کل رسائی جو اس ریاست کے ہمسائے تہے اس کام مین انگریزون کے مطیع ہوئے
اور امیر خان کی فوج نے اپنے حملون سے اس ریاست کو ستایا تو یہہ راجہ بہی انگریزی اطاعت
مین آیا اور عہد ہوا کہ راجہ اس وقت ضرورت اپنی فوج سے گورنمنٹ کو مدد دیگا اور
آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ او سوقت تک ادا کریگا جب تک آمدنی ریاست کی چالیس لاکہہ روپیہ تک
رہیگی جب زیادہ آمدنی ہوگی تو اوسکا پانچ آنہ سوائے اس رقم واجب الادا کے ہوگا اور
جو علاقہ اس ریاست کا اور سردارون نے دبالیا ہو ہے وہ راجہ کو واپس ملیگا سنہ ۱۸۱۸ء مین
مہاراجہ جگت سنگہ مرگیا اور بسبب ولدی اوسکے یہہ تجویز قرار پائی کہ موہن سنگہ جو ایک پشت
دار بعیدہ مہاراجہ کا تہا جانشین ہو مگر جب ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۹ء مین راجہ کے گہر بیٹا پیدا ہوا

ہوا اور اوسکا نام جیسنگھ رکھا گیا سنے اوسکی جانشینی منظور کی اور ایک افسر انگریزی کو نظم
مالی وملکی ریاست کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے بنظر خورد سالی مہاراجہ کے مامور ہوا اور توپخانہ کی
طرف سے رانی مہاراجہ مرحوم رامدجی سنگھ کی والدہ امور ریاست مین دخیل و کارپرداز رہی ۱۸۳۳ء
مین رانی نے وفات پائی اوسکے دو برس بعد مہاراجہ جیسنگھ نوجوان ۱۸۳۵ء مین مرگیا اور رام
شیر خوارہ بیٹا اوسکا باقی رہا چونکہ مہاراجہ کی مرگ ناگہانی سے شبہ سیاست کا تھا کہ کسی شخص نے
اوسکو زہر دیدیا ہے اور اکثر لوگ یہہ گمان کرتے ہے کہ امیر چوتی رام نے جیسکو رانی کی عنایت
سے بڑا رتبہ و اقتدار حاصل ہوا تھا اور اوسی نے راول سہری لعل آوردہ گورنمنٹ کو عہدہ وزارت
پر مقرر کرایا مہاراج کو زہر دیا ہے ہیلیی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس مقدمہ کی تحقیقات کے
لیے گیا چوتی رام نے اوسوقت بلوا کرا دیا اور چاہا کہ صاحب ایجنٹ کو قتل کرادے اگر صاحب
ایجنٹ تو بچ گیا مگر صاحب اسسٹنٹ مارا گیا اور خاندان صاحب اسسٹنٹ کا گرفتار ہوکر بحکم
راول سہری لعل وزیر کے جیسکو صاحب ایجنٹ نے ہی وزیر مقرر کرایا تھا سزایاب ہوا آخر چوتی رام
اور اوسکے ہمراہی سرکش گرفتار ہوکر دام الحیات قلعہ جونار مین قید ہوئے چونکہ بسبب بے
انتظامی و عدم توجہی اُمرا کے بہت سار و پیہ خراج انگریزی کا ریاست کیطرف سے جمع ہوگیا
تہا اور آمدنی ملک کی بند ہوگئی تہی اسواسطے گورنمنٹ انگریزی نے راج مین مداخلت کی
اور انتظام و انصرام امور ات سنگیں کا سپرد صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ہوا فوج مین بہی کمی ہوئی
اور دختر کشی و بردہ فروشی کی سخت ممانعت و قوع مین آئی اور سختی ہونا بالکل موقوف
ہوا ۱۸۴۲ء مین جیالیس لاکہہ روپیہ باقی خراج کا گورنمنٹ انگریزی نے ریاست کو چھوڑدیا
اور آیندہ چار لاکہہ روپیہ سالانہ قرار پایا مہاراجہ رام سنگھ والی جے پور نے ۱۸۵۷ء
مین گورنمنٹ کے ساتھہ خیرخواہی و وفاداری ظاہر کی اور انگریزون کی خوبی و بہبودی
مین حتے الامکان مصروف رہا اس لئے پرگنہ کوٹ قاسم اوسکو شکرانہ مین ملا اور خیرخواہان
باصفا و دوستان باوفا مین شمار ہوا ۔ قصبہ اس راج کا قریب پندرہ ہزار نفر

مربع کی ہے اور باشندے اونیس لاکھ نفری آمدنی اس راج کی اکثر دہم ارتہہ اور جاگیردن مین منقسم ہے تاہم چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ آتا ہے اور قریب چار لاکھ روپیہ کے آمدنی نمک سامبر کی ہے جو اس علاقہ مین پیدا ہوتا ہے کسی فوج لوکل یا کنٹنجنٹ کی تنخواہ جے پور کی آمدنی سے سرکار انگریزی کو نہین ملتی اصلی فوج راجہ کے گہر کی لائق کار چار ہزار چہہ سو پیادہ پانچہزار ایک سو پینتالیس سوار چار سو باون گولہ انداز چار ہزار چیالیس متفرق مین مہاراجہ کی سلامی سترہ ضرب توپ کی ہوتی ہے مہاراجہ کو اختیار تنبیہ کرنے کا بہی گورنمنٹ سے حاصل ہے اور قرار پایا ہے کہ استحقاق گدی نشینی اس راج کا در صورت نہونے کسی اصلی وارث کے منحصر اوپر اولاد راجہ پرتہی راج کے جو اس خاندان کا بزرگ تہا بنا برنگانی زمانہ انتظام اس ریاست کا بہت اچہا ہے اور مہاراجہ نیک نام ہے

خاندان ریاست جودہ پور مارواڑ

یہہ ریاست اودے پور اور جے پور کی ریاست سے چہوٹی اور تمام راجوتانہ کی ریاستون سے بڑی ہے شہر جودہ پور اور اس ریاست کی بنیاد پہلے پہل جودا نام ایک رئیس نے جو راٹہور راجپوت راجگان قنوج کے اولاد سے تہا قایم کی اور مشہور ہے کہ شہر جودہ پور قریب ۱۴۵۰ء کے آباد ہوا اور یہ رئیس یہانکا خراج گذار مسلمانون کا تہا بلکہ کئی لڑکیان اس خاندان کی مسلمان بادشاہون کے گہر مین گئین اور مغلون کی سلطنت کے وقت اچہے اچہے نامی سردار اس خاندان کے شاہی دربار مین عہدہ دار رہے اور اس خاندان سے راجہ اجیت سنگہ نے بشمول راجہ جے پور کے مہاراناؤدے پور کے ساتہہ ایک عہد نامہ لکہا اوس مین تحریر کیا کہ آئندہ یہہ تینون ریاستین باہم یک دل و یک جان ہوکر مسلمانون کی اطاعت چہوڑ دین اور راجہ اودے پور نے جو سبب بیاہ لڑکیون کے مسلمان بادشاہون کو خاندان جے پور اور جودہ پور کے ساتہہ رشتہ داری ترک کی ہوئی تہی وہ پہر جاری ہو مگر اس شرط پر کہ جو لڑکا مہاراناؤدے پور کی لڑکی کے پیٹ سے پیدا ہووے جے پور اور جودہ پور کا جانشین اور مالک تصور کیا جائے اس باہمی انتظام کا یہہ نتیجہ معلوم کہ ریاستون مین نخالفت متواتر پیدا ہوا اور جو شخص سوائے اولاد دختری اودے پور کے مستدعی گدی نشینی

کی ہوئی اونہون نے مرہٹون سے امداد طلب کی اور مرہٹون کا طمان جل یا ستون مین ہو گیا بلکہ کل ریاستین راجپوتانہ کی خراج گزار مرہٹون کی ہو گئین اور سندیا مرہٹے نے جودہ پور کو فتح کر کے سات لاکھ روپیہ خراج لیا قلعہ اجمیر پر بھی اوس نے اپنا قبضہ کر لیا ۱۸۰۳ء مین سردار ان علاقے نے راجہ مان سنگھ کو بیس جودہ پور کا مقرر کیا اور بھیم سنگھ اوسکے بھتیجہ زادہ کو بعد جنگ و جدل بیدخل کیا مان سنگھ نے انگریزون کی ساتھہ صلح کی مگر اوسپر قایم نرہا اور ہولکر مرہٹہ سے طالب مدد کا ہوا اور تام دیوان کنول و فرزند بھیم سنگھ اور مان سنگھ کے سخت سخت تنازع برپا ہوئی اور خاندان کو سخت نقصان پہونچا علاوہ اوسکے جو معرکہ راجہ جے پور کی ساتھہ واقع ہوا اوس سے نقصان پر نقصان ریاست پر آیا ہوا امیر خان والی ٹونک نے بھی بار بار حملے اس ریاست پر کئے اور علاقے کو لوٹا ۱۸۱۸ء مین جسونت سنگھ راجہ مان سنگھ کا بیٹا بسبب دیوانگی مان سنگھ کے گدی نشین ہوا اوس نے پہر انگریزون کی اطاعت کی اور حسقدر خراج وہ سندھیا کو دیتا تہا انگریزون کو دینا منظور کیا اور بوقت ضرورت پندرہ سو سوار بھی دینے قبول کئے ۱۸۱۸ء مین جسونت سنگھ بعد انعقاد اس صلح کے مر گیا اور اوسکے باپ مان سنگھ نے پہر ریاست پائی ۱۸۲۴ء مین بیس گانو پرگنہ چانگ وغیرہ کی راجہ نے گورنمنٹ کو دی اور پندرہ ہزار روپیہ سالانہ بھی لوکل فوج کے لئے ادا کرنا قبول کیا اوسی سال مین راجہ اپنے علاقے کے اُمراؤ اور ٹہاکردن سے برگشتہ مزاج ہو گیا بعض کو تو اوس نے قتل کیا بعض کو قید بعض سے جرمانہ لیا بعض کو جلاوطن کر دیا بعض خود بہاگ گئے مگر نکل گئے اُن سب نے ملکر انگریزون سے امداد طلب کی اور اپنا انصاف چاہا انگریزون نے امداد تو نہ دی مگر اون کی رضامندی و آبادی کے لئے حکم نافذ کیا وہ بہی راضی نہوئی اور سب نے آپس مین ملکر بڑا اجتماع کیا اور چاہا کہ جودہ پور پر حملہ آور ہون چونکہ مخالفین کا حامی و مددگار مہاراجہ جے پور تہا اس لئے گورنمنٹ اوسپر بڑی ناراضی ظاہر کی اور حسب درخواست راجہ جودہ پور کے اپنی فوج راجہ کی مدد کو بہیجی اور وہ فوج پانچ مہینے جودہ پور مین رہی دہونکل سنگھ جو سرگروہ بلوائیون کا تہا حسب التحریر انگریزون کے اون سے علیحدہ ہو گیا پانچوین ستمبر ۱۸۳۳ء کو راجہ مان سنگھ مر گیا چونکہ کوئی وارث اصلی

یا مبتنے اوسکا نہ تہا اِس لئے گدی نشینی دو خاندان پر منحصر رہی ایک تو میسان امیر دوسرے رو سائے احمد نگر اونمیں سے راجہ کی بیوون نے سجنت سنگہ جو خاندان احمد نگر سے تہا پسند کیا اور وہ طلب ہو کر گدی نشین ہوا اوسوقت دہونکل سنگہ سیم سنگہ کے بیٹے نے بہی دعوی ریاست کا کیا مگر سماعت نہوا مہاراجہ سجنت سنگہ اِس سال ۱۸۱۸ء مین مر گیا اور جسونت سنگہ بیٹا اوسکا مالک ریاست ہے اس رئیس نے مفسدہ ۱۸۱۷ء مین وفاداری ظاہر کی اور خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا رہا۔ رقبہ جودہ پور کا پینتیس ہزار چہہ سو بہتر میل مربع ہے اور آبادی سترہ لاکہہ اسی ہزار نو سو نفری کی آمدنی ریاست کی قریب سترہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے علاوہ اوسکے آمدنی نمک کی پانچ لاکہہ روپیہ فوج چہہ ہزار سوار و پیادہ ہے جس مین اکثر تغیر و تبدل رہتا ہے ۔

خاندان ریاست بوندے

یہہ قدیمی خاندان ریاست بوندی کا راجپوت قوم کا رہا ہے عرصہ اکیسو برس سے زیادہ گذرتا ہے کہ راؤ حمید نامی اس ریاست کا فرمان فرما تہا اوس نے گورنمنٹ انگریزی سے اتفاق کیا اور ہولکر مرہٹہ کی جنگ مین مدد دی ۱۸۱۷ء مین پچاس سال ریاست کر کے وہ راجہ مر گیا اوسکا نابالغ بیٹا بشن سنگہ نامزد جانشین ہوا اوس نے ہولکر وغیرہ مرہٹون سے بڑے بڑے صدمے اوٹہائے اور انگریزون کا دوست بنا رہا اور جب ۱۸۱۷ء مین ہندوستان مفسد انگریزون سے بہاگ کر اسکی علاقہ سے گذرتے تو اوس نے اوسکی گرفتاری مین بڑی کوشش کی اسی ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسنے انگریزون کو دینا کیا بشن سنگہ چودہوین جولائی ۱۸۱۸ء مین مر گیا اور رام سنگہ نابالغ اوسکا بیٹا جانشین ہوا بسبب نابالغی راجہ کے گورنمنٹ انگریزی کو اوسکے انتظام مین مداخلت ضرور ہوئی جب سمجد بلوغ پہونچا اختیارات کلی اوسکے تفویض ہوئے ۱۸۵۷ء کی مفسدہ کے وقت یہہ راجہ پورا رہا بلکہ گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اوسنے دوستانہ خط و کتابت بہی رکہی مگر مفسدون کے ساتہہ بہی کسی طرح کی مدد و آمیزش اوسکی ثابت نہوئی ۔ اِس ریاست کا رقبہ دو ہزار دو سو اکیانوے میل مربع ہے اور آبادی دو لاکہہ بیس ہزار نفری کی آمدنی سالانہ پانچ لاکہہ روپیہ ہے

فوج اسکی سات سو سوار اور دو ہزار سات سو پیادہ اور بارہ ضرب توپ ہے ستر ضرب توپ کی اوسکو سلامی ملتی ہے ✤

خاندان ریاست کوٹا

دو سو پچاس سال کا عرصہ گذرا ہے کہ اس ریاست کی بنیاد بہی بوندی کی رئیس سنہ قائم کی مگر مہارانا اودے پور نے اوسکو مجبور کرکے نصف علاقہ ریاست کا اوسکے چھوٹے بہائی کو دلادیا اور وہ رانا امید کے وقت تک اوسپر قابض رہا پھر تمام و کمال علاقہ رانا امید سنگہ کی قبضے مین آیا مرہٹون کے وقت اس ریاست نے اونکی تاخت و تاراج و ظلم و تعدی سے بڑے بڑے صدمے اٹہائے اور تمام علاقہ ویران و برباد ہوگیا خاندان پوار و سیندیا و ہولکر و پونا چارون حکام مرہٹہ کے علحدہ علحدہ خراج اس ریاست سے لیتے تہے اور شرائط ایسی سخت قرار پائی تہین کہ رانا کو نا اوسے عہدہ برا نہین ہوسکتا تہا اگرچہ اوسوقت قریب تہا کہ یہ ریاست بالکل معدوم ہوجاتی مگر بہ سبب لیاقت وزیر ظالم سنگہ کے جو اس ریاست مین رانا امید سنگہ رئیس بوندی کی طرف سے نیابتاً کام کرتا تہا یہ ریاست قائم و بحال رہی اور اوسوقت رانا اس ریاست کا گویا ظالم سنگہ ہی قرار پایا جاتا تہا روسائے راجپوتانہ سے اول بوقت جنگ پنیارا کی سنہ ۱۸۱۷ء مین ظالم سنگہ نے گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کی اور یہہ ریاست زیر حفاظت انگریزی کی آگئی اور انتظام ریاست کا متعلق ظالم سنگہ کے ہوگیا اور دعاوی خراج شاہ آباد کی جو ذاتی علاقہ ظالم سنگہ کا تہا انگریزی کی طرف سے متعلق ریاست کوٹا کی متصور ہوئی اور چار اضلاع اس ریاست کے جو ہولکر نے چھین لئے تہے بعوض خیر خواہی ظالم سنگہ کے جو دوسرے جنگ پنڈاری مین واقع ہوئی تہی بطور انعام گورنمنٹ سے عطا ہوئی امید سنگہ رانا بوندی کی حیات تک انتظام عہد قدیم بدستور قائم رہا اور یہہ ریاست برای نام اوسکے متعلق سمجہی گئی سنہ ۱۸۳۱ء مین امید سنگہ کے بیٹے نے چاہا کہ اپنا قبضہ زبردستی اس ریاست پر کرے لڑائی مین بہی اوسنے شکست پائی آخر انگریزون نے یہہ فیصلہ کیا کہ کشور سنگہ ایک لاکہ چوبیس ہزار روپیہ نقد سالانہ اس ریاست سے لیا کرے سنہ ۱۸۳۸ء مین

ظالم سنگھ مرگیا اور اوسکا فرزند مادھو سنگھ جانشین ہوا چونکہ وہ لیاقت اس امر کی نہین رکھتا تھا اسلیئے وہ معزول ہوا اور ۱۸۴۵ء مین رام سنگھ برادر رانے کشور سنگھ نے ریاست پائی اور وزارت متعلق اولاد ظالم سنگھ کے رہی ۱۸۴۷ء مین فتح بہادر سنگھ بن مادھو سنگھ اور رئیس کی آپس مین سخت تکرار ہوئی اور رئیس نے چاہا کہ اوسکو خارج کردے آخر گورنمنٹ انگریزی نے بمنظوری رئیس کے یہہ تجویز کی کہ منجملہ علاقہ ریاست بارہ پرگنے جمعی بارہ لاکھہ روپیہ بدن سنگھ کو دیئے جائین اور فوج کمکی جسکا خرچ تین لاکھہ روپیہ سالانہ ہوا اوس سے لیا کرے مگر ۱۸۴۸ء مین خرچ اوس فوج کا کم کرکے دو لاکھ روپیہ باقی رکھا گیا ۱۸۵۷ء کے مفسدہ مین ریاست کی فوج نے کنتھ نامی بلوا کرکے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کو معہ اوسکے دو پسران کے قتل کر ڈالا چونکہ رئیس کہیں طرف سے اوسوقت کچھہ مدد صاحب کے بچانے کے باب مین وقوع مین نہین آئی تھی اسلیئے ناراضمندی گورنمنٹ کی رئیس پر ہوئی اور حکم ہوا کہ رئیس کی سلامی سترہ ضرب توپ سے کم ہوکر تیرہ ضرب باقی رکھی جائین - رقبہ اس ریاست کا قریب پانچہزار میل مربع کے ہے اور آبادی چار لاکھہ بتیس ہزار نفر ہے آمدنی سالانہ ریاست کی پچیس لاکھہ روپیہ ایک لاکھہ چوراسی ہزار اسی روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے اور دو لاکھہ فوج کا اور رئیس کو بارہ ہزار تک فوج ملازم رکھنے کی اجازت ہے ۔

خاندان ریاست جھلدور

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست کوٹا کی ہے جو ۱۸۳۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کے حکم سے ظالم سنگھ کے پوتے مادھو سنگھ کے بیٹے بدن سنگھ وزیر کوٹا کی ریاست سے بنظر حقداری اوسکے علیحدہ ہوکر عطا ہوئی اور رقبہ سو ہزار روپیہ سالانہ خراج اوسپر قرار پایا اور خطاب مہاراناکا ملا ۱۸۴۵ء مین بدن سنگھ مرگیا اور پرتھی سنگھ اوسکا بیٹا جانشین ہوا مفسدہ ۱۸۵۷ء مین یہہ رئیس خدمات لائقہ بجا لایا اور اکثر صاحبان انگریز کو اوسنے اپنی حفاظت مین رکھا اور مفسدہ والے کے ہاتھہ سے اونکی جان بچائی - آمدنی اس ریاست کی چودہ لاکھہ روپیہ سالانہ

رقبہ دو ہزار پانسو میل مربع آبادی دو لاکھ بیس ہزار نفری کی فوج پانسو سوار اور تین ہزار پیادہ پندرہ ضرب توپ کی سلامی انیسی ہزار روپیہ خراج انگریزی مقرر ہے ❊

خاندان ریاست قرولی

صاحبان انگریز کے دخل کے وقت مہاراجہ ہرگوبند پال ملک اس ریاست کا تھا اور پچیس ہزار روپیہ سالانہ خراج مہاراجہ پونا سرکار مرہٹا کو دیتا تھا پھر جب انہوں نے شرط چہاردہم عہدنامہ پونا کی بہ ریاست گورنمنٹ کے تحت میں آئی تو انگریز دونوں یہ خراج راجہ کو معاف کر دیا اور قرار پایا کہ راجہ حسب ضرورت انگریزوں کو مدد فوج سے دیگا ۱۸۱۲ء میں دیوان سنگھ ہمشیرزادہ بلونت سنگھ رئیس بہرت پور نے سرکشی کی تو اس راجہ نے خلاف مرضی حکام انگریز کے دیوان سنگھ کی مدد کی اور راجہ بہرت پور کا دشمن بنا مگر بعد فتح بہرت پور کے پھر انگریزوں کا مطیع ہو گیا ۱۸۲۳ء میں ہرگوبند پال مر گیا اور اوسکا بیٹا پرتاب پال جانشین ہوا اوس نے بیس برس ریاست کی اور ۱۸۴۳ء میں فوت ہوا اور بسبب لاولدی اوسکے امراؤں نے ایک طفل خورد سال نرسنگھ پال نام کو جانشین کیا چونکہ ایک لاکھ چون ہزار تین سو ستروہ روپیہ قرضہ گورنمنٹ کا اس ریاست کے ذمہ تھا اوسکے ادا کی تدبیر کے لیے ایک صاحب ایجنٹ قرولی میں مامور ہوا کہ وہ انتظام ریاست کا اپنے قبضہ میں رکھے ۱۸۵۳ء میں نرسنگھ پال بھی مر گیا اور بہرت پال کا ایک رشتہ دار بعیدہ ریاست کا جانشین ہوا مگر اسکے جانشینی گورنمنٹ نے منظور نہ کی اور تجویز ضبطی ریاست کی درپیش ہوئی وہ تجویز دلائے نامنظور ہوئی اور مدن پال نام جو رشتہ دار قریبی ریاست کا تھا جانشین بنا اور مداخلت پولٹیکل ایجنٹ کی ریاست سے موقوف ہوئی ۱۸۵۷ء میں بوقت مفسدہ فوج یہہ راجہ وفادار و خیرخواہ سرکار انگریزی کا ہوا اور اوسکے عوض میں اسکو رقم قرضہ انگریزی جو بذمہ راجہ کے بتعداد ایک لاکھ ستروہزار روپیہ کی تھی معاف ہوئی اور ایک خلعت گران بہا عطا ہوا اور سلامی توپ کی پندرہ ضرب سے بڑھ کر سترہ ضرب ہو گئی اختیار متبنے کرنے کا بھی راجہ کو ملا اس ریاست کا رقبہ ایکہزار آٹھ سو اٹھتر میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ اٹھاسی

ہزار نفری کی اور آمدنی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ اور فوج قریب دو ہزار نفری کی ٭

خاندان ریاست کشن گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ ریاست جودہ پور کی ہے اور پرتہی سنگہ راجہ یہاں کا ۱۸۰۸ء مین اس ریاست پر منظوری کلیان سنگہ اپنے باپ کے قائم ہوا گورنمنٹ نے اوسکو اپنی حفاظت مین رکھا اور واضح ہو کہ پہلا راجہ کشن گڈہ جو ۱۸۰۸ء سے اس ریاست کا مالک تہا راجہ پرتہی سنگہ کا باپ کلیان سنگہ تہا مگر بسبب دیوانہ مزاجی کی اوس سے انتظام ریاست کا نہو سکا اور رہا کر فتحگڈہ وغیرہ سردار جو اوسکے دشمن تہے تاراج اوسکے انتظام کے ہوئی اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اسلیے سب سردار راجہ پرتہی سنگہ اسکے بیٹے کی حکومت پر رضی ہوئی گورنمنٹ نے بہی یہہ امر منظور کیا اور کلیان سنگہ نے اپنی مرضی سے ریاست اپنے بیٹے پرتہی سنگہ کو دیدی اوس روز سے یہہ ریاست بقبضہ پرتہی سنگہ اور اوسکی اولاد کی سمجہی گئی ۔ رقبہ اس ریاست کا سات سو میل مربع ہے اور آبادی ستر ہزار آدمی کی جمع لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی دو سو پچاس سوار اور تین سو پیادہ تیس ضرب توپ فوج ریاست ہے پندرہ ضرب توپ کی سلامی یہہ ریاست انگریزی سرکار کو کچہہ خراج نہین دیتی اور نہ کچہہ خرچہ فوج کا اسکے ذمہ ہے ٭

خاندان ریاست دہولپور

یہہ خاندان قوم جاٹ سے ہے اور باجے راؤ پیشوا مرہٹہ کے وقت اس خاندان کا بزرگ لکندر سنگہ اوسکے دربار کا ایک امیر اور مشہور رانا گوہد کا تہا جب مرہٹون نے بمقام پانی پت احمد شاہ ابدالی کے جنگ مین شکست فاش کہائی تو لکندر سنگہ کے چچہ نے مرہٹہ کی حکم سے سرکشی اختیار کی اور صاحبان انگریز کے ساتہہ سازش کر کے اوس نے قلعہ گوالیار پر بہی قبضہ کر لیا اوسوقت لکندر سنگہ نے بہی انگریزون کو اپنا مالک سمجہا اور اقرار کیا کہ ایک تو وہ علاقہ انگریزی پر حملہ کرے دوسرے دشمنون کے حملے کے وقت سد راہ ہو تیسرے جو انگریزی فوج بمبئی کیطرف سے آوے وہ یہان آکر آرام پاوے اور انگریزون کی طرف سے بہی اقرار ہوا کہ وہ مدد مہاراجہ کی بمقابلہ اوسکے

دشمنون کے کرینگے اور جسقدر ملک مرہٹہ کا باتفاق بہم دگر فتح ہوگا اوس مین دونو فریق کا حصہ ہوگا پھر جب ۱۸۰۳ء مین انگریزون نے مرہٹہ کے ساتھہ صلح کی تو صلحنامہ مین یہہ بھی درج کردیا کہ جب تک مہاراناگوہد اپنی عہد و قول پر جو انگریزون کے ساتھہ منعقد ہے قائم رہیگا سرکار مرہٹہ کو اختیار نہوگا کہ اوسکے ملک مقبوضہ مین دست اندازی کرے بعد اس تحریر کے انگریز مہاراناکیطرف سے بدظن ہوگئے اور اونکو ثابت ہوگیا کہ مہاراناگورنمنٹ انگریزی کے دشمنون کے ساتھہ خط کتابت رکھتا ہی اس لئے اوسکی دوستی ترک کی اور مرہٹون نے موقع پاکر گوہڈ اور گوالیار دونو علاقے مہاراناسے چھین لیے اور اپاجی کلیسا سرکار مرہٹہ کیطرف سے حاکم گوہڈ کا بنا اناجی فی بھی اطاعت مرہٹہ کی چھوڑ دی اور ۱۸۰۴ء مین سندھیا سے منحرف ہوکر سرکار انگریزی کا مطیع ہوا اور قبول کیا کہ وہ قلعہ گوالیار اور بعض اضلاع جو گورنمنٹ انگریزی کی نیت مین حسب موقع انتظام رانا لکندر سنگہ کو دینے منظور ہین انگریزون کے حوالے کردیگا اور باقی علاقہ بلا ادائے خراج اپنے قبضہ مین رکھیگا چنانچہ سرکار انگریزی نے جسقدر علاقہ اناجی کلیسا سے لیا وہ تمام و کمال رانا کیرت سنگہ کو جو وارث و جانشین رانا لکندر سنگہ کا تھا دیدیا اور قلعہ و شہر گوالیار شامل علاقہ انگریزی کے ہوا اسباب مین بہت سی تکرار انگریزون کی مرہٹون کے ساتھہ ہوتی رہی آخر برگنہ دھولپور و باڑی و راجگیر وغیرہ رانا کیرت سنگہ کو دیا گیا اور دریاے جمنا اور سندھیا اور دھولپور کے درمیان حد فاصل قرار پائی مہاراناکیرت سنگہ بڑی عمر پاکر ۱۸۴۸ء مین مرگیا اور اونکی جگہ بھگونت سنگہ نے ریاست پائی اوس نے ۱۸۴۸ء کی مفسدہ مین مدد مفسدون گوالیار کی کی اور اونکی جان کا حافظ ہوا مگر مہاراناکی وزیر دیوبنس نے اضلاع آگرہ کی دیہات کو غارت کرکے گورنمنٹ انگریزی کو اپنے سے ناراض کرلیا چنانچہ بعد اختتام مفسدہ وزیر بنارس مین نظربند اور مہاراناباعوض خیرخواہی سرکار کے مورد تحسین سمجھا گیا اس ریاست کا دیوان علے التعینی حکیم عبدالنبی خان بڑا لئیق و دیانتدار تھا وہ اسی سال یعنے ۱۸۴۸ء مین بقضاے الٰہی مرگیا رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چھ سو چھبیس میل مربع ہے آبادی پانچ لاکھہ نفری کی اور آمدنی

سالانہ ریاست کی چھ لاکھ روپیہ ہے رئیس کی سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے ۔

خاندان ریاست بھرت پور

بنیاد اس ریاست کی ایک شخص برج نام قوم جاٹ نے قائم کی جسکے قبضہ مین موضع سنتی برگنہ دیگ تہا اوس نے بہت سا علاقہ غارت کرکے استقامت بہم پہونچائی پہر ہنگام ضعف سلطنت مغلیہ کے برج کے پرپوتہ سورج مل نے بہت سا شاہی علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا و ۱۷۶۳ء مین قتل ہوا اوسکے پانچ بیٹے تہے منجملہ اون کے تین بیٹون نے تو ایک دوسرے کی بعد راج کیا جب چوتہا اور نابالغ بیٹا جانشین ہوا تو رنجیت سنگہ اوسکے بہائی سورج مل کے پانچوین بیٹے نے سرکشی کی اور نجف خان دہلی سے اوسکا مددگار ہوا جب امدادی فوج فتحیاب ہوئی تو کل علاقہ نجف خان کے قبضہ مین آگیا صرف قلعہ بہرت پور رنجیت سنگہ کی قبضہ مین رہا کچھ عرصہ کے بعد نجف خان نے سورج مل کی بیوہ کو نو لاکھ روپیہ کا علاقہ واپس کیا جب نجف خان مرگیا تو بہرت پور کے علاقے پر سندہیا مرہٹا کا تسلط ہوگیا مگر حسب درخواست بیوہ سورج مل کے اوس نے بہی علاقہ جمعی دس لاکھ روپیہ اوسکے حوالے کردیا پہر بکلید و نے خدمات شائستہ جو راجہ رنجیت سنگہ نے جنرل سیرون صاحب کے حضور مین کین تہین تین برگنے جمعی چار لاکھ روپیہ کے اوسکو ملے وہ بہی اوس علاقہ کی شامل ہوکے بیس چودہ برگنے اب بہی بہرت پور کی ریاست کے مشہور ہین شروع جنگ مرہٹا مین ۱۸۰۴ء مین انگریز مرہٹون کے ساتہہ لڑے تہے انگریزون کی دوستی راجہ رنجیت سنگہ کے ساتہہ ہوئی اور اضلاع کشن گڈہ ریواڑی و گوکل و ساہروئی و کہتو وراوسکو ملے بعد جنگ دیگ کے ہولکر مرہٹا نے قلعہ بہرت پور مین پناہ لی اور لارڈ لیک صاحب نے اوسکے تعاقب مین بہرت پور جاکر رنجیت سنگہ سے ہولکر کو مانگا جب وہ نہ دیا تو بہرت پور کا محاصرہ عمل مین آیا راجہ رنجیت سنگہ نے سخت سخت محاربے انگریزون کے ساتہہ کیے اور چار مرتبے بہ بحال جوانمردی انگریزی فوج کے حملے کو روکا جس مین تین ہزار سپاہی انگریزی مارا گیا افسر بہی بہت سے کام آئے اون معرکون کے بعد رنجیت سنگہ نے آل کار کو سونپا اور بسبب مدد دی رسد وغیرہ بواعث کے قلعہ حوالے

انگریزوں کے کر دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہولکر کو اپنے علاقہ سے نکالدیگا بیس لاکھ روپیہ نقد معاوضہ نقصان کا بھی دینا منظور کیا جس میں سے سات لاکھ روپیہ اوسکو معاف ہوئے اور جسقدر علاقے اوسکو بجلدیے خدمت ملے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے ضبط کرلئے اور وہی قدیمی علاقہ بدستور اوسکے پاس رہا راجہ رنجیت سنگھ ۱۸۱۹ء میں مرگیا اوسکے چار بیٹوں میں سے بڑا بیٹا راجہ ہندیپ سنگھ جانشین ہوا اوس نے اٹھارہ سال ریاست کی اور ۱۸۳۷ء میں مرگیا اوس کے بعد راجہ بلدیو سنگھ نے ریاست پائی اٹھارہ مہینے کے بعد وہ بھی فوت ہوا اور بلونت سنگھ اوسکا بیٹا جو پندرہ سال کی عمر کا تھا جانشین ہوا اوسپر درجن سال اوسکا ماموں غالب آیا اور اوسکو قید کرکے خود مالک و متصرف بن بیٹھا چونکہ اوسکی جانشینی انگریزوں کی مرضی کے برخلاف تھی اور اوس نے مرہٹوں سے سازش کرکے سامان جنگ وغیرہ کا درست کرلیا تھا اسلیے انگریزی فوج اوس کی سرکوبی کو مامور ہوئی ور ۱۰ جنوری ۱۸۴۶ء کو بہرت پور پر حملہ ہوا لڑائی میں درجن سنگھ نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر الہ آباد کو بھیجا گیا اوسکے اخراج کے بعد بہرا راجہ بلونت سنگھ خوردسال باجازت گورنمنٹ انگریزی کے جانشین ہوا اور اوسکی والدہ کارپرداز مقرر ہوئی اور ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ واسطے نگرانی انتظام سلطنت کے مامور ہوا کچھ عرصہ کے بعد رانی کی مداخلت امور ریاست سے برطرف ہوئی اور ایک مجمع سرداران ریاست کا بنام نہاد کونسل قرار پایا ۱۸۵۳ء میں بعد بلوغ مہاراجہ بلونت سنگھ کے اختیار کلی اوسکے سپرد ہوا اوس نے اٹھارہ برس راج کیا اور ۱۸۵۳ء میں فوت ہوا اوسکی جگہہ مہاراجہ جسونت سنگھ خوردسال جانشین ہوا اور ریاست کا انتظام پانچ کس سرداروں اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے تفویض ہوا اور رقبہ اس ریاست کا ایکہزار نوسو چوہتر میل مربع ہے اور آبادی چھ لاکھہ پچاس ہزار نفری کی آمدنی اکیس لاکھہ روپیہ انگریزی خراج مقرر نہیں ہے اور نہ کسی طرح کی فوج کا خرچہ ریاست کے ذمہ ہے تین ہزار تین سوا ڑسٹھہ پیادہ اور دو ہزار دوسو سوار اور تین سو تیرہ سیاہ توپخانہ کی ہمیشہ سلامی مہاراج کی ستروضرب توپ کی ہے ۔

خاندان ریاست الور

یہہ علاقہ مستقل اور چند ریاستون خورد کے ہے اور پہلے علاقہ متعلقہ اس ریاست کا مہاراجہ جے پور و بہرت پور کے متعلق تہا حصہ جنوبی اسکا ہنگام خورد سالی مہاراجہ جی پور کے مسمی پرتاب سنگہ نے جو قوم کا مراکہا راجپوت تہا شہ اہ مین غصباً لیا یہہ مقام ماچڑی بہرت پور کے علاقی مین سے فتح کرکے اپنے قبضہ مین لایا پرتاب سنگہ کی وفات کے بعد بختاور سنگہ پسر تیسرے اوسکا جانشین ہوا اوسکے ساتہہ اول رابطہ گورنمنٹ انگریزی کا شروع ہوا راجہ بختاور سنگہ پسر تیسرے کی طرف سے نواب احمد بخش خان وکیل حاضر باش حضور لارڈ لیک صاحب بہادر کے تہا اوس نے جنگ مرہٹہ مین بڑی بڑی خدمتین کین اوس کے عوض مین احمد بخش خان کو سرکار انگریزی نے علاقہ لوہارو تورا جہ الور کیطرف سے دلایا اور علاقہ فیروزپور خود عنایت کیا اونہین ایام مین ریاست الور کی انگریزی حفاظت و حمایت مین آگئی اور وہ چند اضلاع جو سرکار انگریزی نے ریاست بہرت پور سے واپس کیے اس ریاست کے متعلق کردیے ۱۸۰۵ء مین انگریزون کو درپیش ہوا کہ راجہ الور نے جے پور کی ریاست کے بعض امور مین مداخلت کی ہے اور محمد شاہ خان نام ایک پٹہان کے ساتہہ اقرار کیا ہے کہ وہ ضامن بابت ادائی ڈیڑہ لاکہہ روپیہ ماہواری خرچ فوج کا واسطے تقرری وزارت جے پور کے ہوگا چونکہ یہہ مداخلت عہدنامہ کے برخلاف تہی اس لیے عہدنامہ جدید رو سے دربابِ عدم مداخلت کسی امر مین ریاست غیر مین لیا گیا ۱۸۱۸ء مین راجہ بختاور سنگہ نے قلعہ دہولی و قلعہ سکراوا وغیرہ علاقجات متعلقہ جے پور پر زبردستی قبضہ کرلیا اس لیے گورنمنٹ نے الور پر لشکرکشی کی جب فوج قریب الور کے جا پہونچی راجہ حاضر ہوگیا اور تین لاکہہ روپیہ خرچہ فوج کا دیکر وہ تمام علاقہ مہاراجہ جے پور کو واپس کیا ۱۸۱۹ء مین راجہ بختاور سنگہ مرگیا اور گدی نشینی پر سخت تکرار ہوئی بنی سنگہ جو برادر زادہ و پسر تیسرے راجہ منوفی کا تہا اوسکے حامی سب سپہ و سردار تہے اور بلونت سنگہ جو راجہ مرحوم کا بیٹا غیر منکوحہ کے پیٹ سے تہا اوس کے مددگار مسلمان اُمرا ہوئے جنکا سرگروہ نواب

احمد بخش خان تہا آخر دو فریق مین فیصلہ اسبات پر ہوا کہ بنی سنگہ برادر زادہ و متبنی جانشین ہو
اور بلونت سنگہ وزیر و کارپرداز ریاست کا قرار پائے چونکہ اوسوقت دونو نابالغ تہے اس
لئے یہی تصدیق گورنمنٹ انگریزی نے بہی کی جب وہ بلوغ کو پہونچے تو بنی سنگہ
نے کل کاروبار ریاست کے اپنے متعلق کر لیے اور بہائی کو قید کر دیا اور نواب احمد بخش خان
کے قتل کی تجویز کی چونکہ یہ ارادہ راجہ کا چند مصاحبون کے اغوا سے ہوا تہا سرکار انگریزی نے
راجہ سے اوسکو طلب کیا راجہ نے انکار کیا اسلیے فیروز پور کو مامور ہوئی ناچار راجہ نے اطاعت کی اور
گورنمنٹ کے حکم سے بلونت سنگہ وغیرہ وارثان راجہ بخت سنگہ مرحوم کے لیئے علاقہ جس مین نصف
نقد اور نصف جاگیر تہا مقرر کر دیا ۱۸۱۳ء مین دہلی کے مفسدہ کے بعد راجہ بنی سنگہ مر گیا
اور شیودان سنگہ اوسکا بیٹا بعمر بارہ سال جانشین ہوا اور سپر مصاحبان اہل اسلام حاوی ہو گئے
یہہ امر سرداران ہندو قوم راجپوت کو ناگوار گذرا اسلیے وہ سب لوگ ریاست سے نکالے گئے
اور حکم ہوا کہ بنارس مین جاگیر پر رہا کرین اور ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہو کر
انتظام ریاست کا کرے ۱۸۳۳ء مین راجہ شیودان سنگہ بعمر بلوغ پہونچا اور کل انتظام
ریاست کا اوسکے سپرد ہوا مگر بسبب عیاشی و بیخبری اوسکے پانچ چہ برس مین ریاست
کا انتظام خراب ہو گیا اسلیے پہر مداخلت انگریزی ریاست مین ہوئی اور اب تک ہے - رقبہ اس ریاست
کا تین ہزار تین سو میل مربع ہے مردم شماری دس لاکہ آدمی کی سوا لاکہ روپیہ آمدنی سالانہ ہے دو ہزار
پیادہ ڈیڑہ ہزار سوار ریاست کی فوج ہے گورنمنٹ کسی جراح کا فوج کا خرچ ریاست سے نہین لیتی -

خاندان ریاست بیکانیر

پہلے اس علاقہ مین قوم جاٹ و بہٹی سکونت پذیر اور خود مختار تہے اور علاقہ چہوٹی چہوٹی ریاستون مین
تقسیم تہا پہر بسبب نااتفاقی باہمی ان کے راجہ بیکا سنگہ نے جو ایک شخص فرزندان خاندان راجہ جودہ پور تہا
اس ملک کو فتح کیا علاقہ بہٹیان اور جیسلمیر کا بہی اوس نے لیا شہر بیکانیر کی آبادی کی بنیاد رکہی بعد
آبادی اس شہر کے وہ ۱۵۴۲ء مین مر گیا اور ریاست اوسکی اولاد مین ہی چونہی پشت مین رہی

جب مادھو سنگھ سنہ ۱۷۷۷ء میں جانشین ہوا تو اوس نے اکبر بادشاہ کی اطاعت منظور کرلی اور اکبر بادشاہ نے اپنی فوج سواری کا اوسکو افسر بنایا اور باون پرگنہ مع علاقہ ہانسی حصار اوسکی جاگیر میں دیئے اوسکے بعد بھی پشت بہ پشت اس خاندان کے راجے اس ریاست پر قائم رہتے چلے آئے [illegible] سنگھ نے ریاست پائی چونکہ اوسپر راجہ جودھپور وغیرہ نے چندبار حملے کئے اور چاہا کہ اوسکا علاقہ چھین لیں تو اوس نے گورنمنٹ انگریزی کی حمایت طلب کی چونکہ اوسوقت حکام مرہٹہ اور گورنمنٹ انگریزی کے درمیان عہد ہوچکا تہا کہ جو ریاستیں دریائے جمن کے مغرب کیطرف ہیں اونمیں کسی طرح کی دست اندازی معاملہ انگریزوں کا نہوگا اس لیے گورنمنٹ نے راجہ کی درخواست نامنظور کی آخر جب جنگ قوم پنہارا کی شروع ہوئی تو یہہ ریاست بہی انگریزی حفاظت میں آگئی چونکہ اس ریاست نے کبہی خراج اپنے علاقہ کا مرہٹوں کو نہیں دیا تہا انگریزوں نے بہی اسکو ادای خراج سے معاف رکہا سنہ ۱۸۲۳ء کے مین راجہ سورت سنگہ مرگیا اور اوسکا بیٹا رتن سنگہ جانشین ہوا اوسکا تنازع درباب حدود علاقہ راجہ بیسلپور کے ساتہہ ہوگیا اور نوبت بجنگ پہونچی آخر گورنمنٹ نے درمیان آکر شالنی مہارانا اودے پور اوسکا فیصلہ کرادیا سنہ ۱۸۳۵ء مین راجہ رتن سنگہ فوت ہوگیا اور راجہ سردار سنگہ نے ریاست پائی اس نے سنہ ۱۸۵۷ء مفسدہ مین اپنی خدمات لائقہ سے گورنمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور جسقدر انگریز مفسدوں کے خوف سے بہاگ کر اسکے پاس پناہ گزین ہوئے اونکو اس نے اپنیپاس پناہ دی اور بمقابلہ مفسدان ہانسی حصار بہہ دگار سرکار انگریزی کا رہا اس خدمت کے انعام مین اکتالیس موضع ضلع سرسہ سے اوسکو ملے سنہ ۱۸۶۷ء مین یہہ راجہ مرگیا چونکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں اور جملی وارث باقی نہ تہا راجہ کی رانی نے ایک طفل خورد سال کو جو اسی خاندان سے ہے تبنے کرکر اوسکی گدی نشینی کی تجویز کی سر قباس ریاست کا سترہ ہزار چہہ سو چہتر میل مربع ہے اور آبادی پانچ لاکہہ اڑتالیس ہزار نفری کی آمدنی قریب چہہ لاکہہ روپیہ سالانہ کے فوج دو ہزار اکیسو سوار اور ایکہزار پیادہ اور تیس ضرب توپین ہین سرکار انگریزی کچہہ خراج اس ریاست سے نہیں لیتی اونہہ کچہہ خرچہ فوج کا اس ریاست پر مقرر ہے ❊

خاندان

خاندان ریاست جیسلمیر

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاستون مین سے ہے جب فعل انگریزون کا ہندوستان مین ہوا تو مہاراول مولراج اس علاقہ کا رئیس تہا جس نے سنہ ۱۸۱۸ء مین گہی رائی تہی اور اپنے علاقہ کو اوس نے مرہٹون کے تاخت وتاراج سے بچایا سنہ ۱۸۱۸ء مین اوس نے اطاعت انگریزون کی قبول کی مگر یہ سکے کہ اوسکو فلگور فنٹ کو دریاسی جیسن کے مغربی علاقی مین جب شرط عہدنامہ کے دست اندازی کا اختیار نہا درخواست جاگیر کی منظور ہوئی سنہ ۱۸۱۸ء مین یہہ علاقہ انگریزی حفاظت مین آگیا اور یہہ ریاست نسلاً بعد نسل راجہ کو ملی مہاراجہ مولراج سنہ ۱۸۱۸ء مین فوت ہوا اور اوسکے پوتا گج سنگہ نے ریاست پائی چونکہ ظالم سنگہ مدار المہام اس ریاست نے بوقت تحریر عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ء کے گورنمنٹ سے یہہ حکم حاصل کرلیا ہوا تہا کہ عہدہ کاربرداری و اہتمام ریاست ہمیشہ کے لئے اوس کے متعلق رہیگا اسلئے اب بہی وہی مہتمم مقرر ہوا مگر اوس نے اپنی ظلم وتعدی سے تمام علاقے کو برباد کردیا مہاراول کے قریبی رشتہ دارون کو قتل کرڈالا امتیارت بہی موقوف ہوئی رعایا بہاگ کر چلی گئی سنہ ۱۸۲۴ء مین ظالم سنگہ مرگیا امراؤنے چاہا کہ اب بڑا بیٹا اوس کا مہتمم مقرر ہو مگر مہاراول نے اوسکو قید کرلیا انگریزون نے بلحاظ آبادی ملک کے اوسکی وزارت منظور کی سنہ ۱۸۴۳ء مین جب انگریزون نے سندہ کا ملک فتح کیا تو قلعجات شاہ گڈہ وگورسا وکٹورا جو علاقہ جیسلمیر سے جنکر شامل سندہ کے ہوگئے تہے میر علی مراد حاکم سندہ نے گورنمنٹ کے حکم سے حوالہ اس ریاست کے کردیئے سنہ ۱۸۴۳ء مین گج سنگہ مرگیا اور اوسکی بیوہ نے بجیت سنگہ نامی کو بسبب بے اولادی اپنی گود لیا۔ رقبہ جیسلمیر کا بارہ ہزار دوسو بادن میل مربع ہے اور آبادی تہتر ہزار سات سو نفر ہے۔ محاصل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ فوج ایکہزار سپاہی پندرہ ضرب توپ کی سلامی ہے۔

ریاست سروہی

یہہ ریاست بہی قدیمی ریاستون مین سے ہے اور ابتدا خاندان سے پشت بہ پشت اس خاندان کے راجے جانشین چلے آئے سنہ ۱۸۱۸ء مین راؤ شیو سنگہ حسب تجویز رعایا اور سرداران ریاست کے رئیس سروہی مقرر ہوا اور بڑا بہائی اوسکا پہلا فرمانفرما جسکا نام اودی بہان تہا

تنہا باعث ظلم و تعدی وزیادتی کے معزول ہوکر مقید ہوا راجہ مان سنگہ رئیس جودہ پور جو اس
ریاست کو اپنے زیر حکومت تصور کرتا تہا اودے بہانجے کا حامی بنا اور فوج اوسکی رہائی کے
لیئے مامور کی مگر کامیاب نہ ہوا اور اودے بہانجی تاحیات قید میں رہ کر ۱۸۴۳ء میں مرگیا پہر اسکے
اودے پور نے اس ریاست پر فوج کشی کی اور رجہ شیو سنگہ نے اوسکے ہاتہ سے تنگ آکر گورنمنٹ
انگریزی کی مدد طلب کی اور اطاعت میں آیا اور سوائے شرائط مندرجہ عہدنامہ کے یہہ بہی قرار کیا کہ
کل آمدنی سالانہ سے شش آنہ فی روپیہ خراج گورنمنٹ کو راجہ دیا کریگا گورنمنٹ نے اوسکی درخواست
منظور کی اور حکم دیا کہ اگر بعد وفات شیو سنگہ کے کوئی وارث شرعی اودے بہانجی کا ہوگا تو
ریاست حق اوسکا تصور کیا جائیگا شیو سنگہ کی اولاد مستحق نہ سمجہی جائیگی مگر جب اودے
بہانجی مرگیا اور اوسکا کوئی وارث باقی نرہا تو سنیودان سنگہ ہی مالک بالاستقلال قرار پایا
اور اوسکا بیٹا ولیعہد سمجہا گیا بعد مداخلت انگریزی کے بسبب سرکشی بعض ٹہاکروں کے نئی
فوج بہرتی ہوئی اور پچاس ہزار روپیہ نقد بی سود گورنمنٹ نے ریاست کو دیا اور تین حصے
محصول پرگنے کے اوس کے عوض میں لیئے منجملہ اون ٹہاکروں سرکش کے ایک ٹہاکر نیمچ کا بڑا
قوی اور صاحب جاہ تہا اوسکو گورنمنٹ نے اوس کے علاقے پر بحال رکہا اور چہ آنے دلوانے
تجویز کئے ۱۸۴۵ء میں کچہرہ میں کوہ آبو کی واسطے قائم کرنے مقام ہوا خوری صاحبان انگریز
کے گورنمنٹ نے راؤ سیوسنگ اور راؤ نی دیدی مگر یہہ شرط کی کہ اوس میں گاؤکشی نہوا کرے
۱۸۵۷ء میں سبب درخواست راؤ کے بمنظور اہونے زر قرضہ انگریزی جو قریب دو لاکہہ روپیہ کے تہا
ریاست آٹہہ سال کے لئے حوالے گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ۱۸۶۱ء میں بسبب نالیاقتی
راؤ کے امید سنگہ اوسکے بیٹے کو ریاست دی گئی اور راؤ کی فقط عزت و توقیر باقی رہی کچہہ
عرصے کے بعد راؤ مرگیا اور امید سنگہ رئیس بنا اوسکے تین بہائی اور تہے وہ مستعد فساد کے ہوئے
آخر کار گذارہ پاکر راضی ہوئے ۱۸۵۸ء کے مفسدہ میں یہہ ریاست خیرخواہ و وفادار
سرکار انگریزی کی ہوئی اوسکے عوض میں نصف جمع خراج ادا کی جو مبلغ پندرہ ہزار

روپیہ سالانہ مقرر تہا معاف ہوکر مبلغ سات ہزار پانسو آٹہہ روپیہ قرار پایا - اس ریاست کا کل رقبہ تین ہزار میل مربع ہے آبادی پندرہ ہزار نفری کی جمع محاصل سالانہ اسی ہزار سات سو روپیہ ہے اور سپاہ اونہتر سوار اور دو سو تئیس پیادہ اور پندرہ ضرب توپ ہے کسی طرح کی فوج اس ریاست کو دینی نہین پڑتی *

خاندان ریاست دونگرپور

یہہ ریاست خاندان اودے پور سے شمار کیجاتی ہے جب سلطنت چیتاکی مین ضعف آیا تو یہہ ریاست بہی اور راجپوتانہ کی ریاستون کی طرح مرہٹون کی ماتحت ہوگئی اول یہہ تجویز قرار پائی کہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ محاصل اسکا تینون خاندان یعنی سندہیا اور ہولکر اور پنوار آپسمین تقسیم کرلیا کرینگے مگر آخر کار پنوار کا خاندان غالب آیا اور اوس نے اپنی حکومت اسپر قائم کی ۱۸۱۸ء مین یہہ ریاست انگریزی عملداری مین آئی اور مہاراول جسونت سنگہ مطیع ہوا انگریزون نے بسبب شورش ملک اور نالیاقتی اور عیاشی جسونت سنگہ کے اوسکو معزول کرکے اسکے پسر بتیسی دلیپ سنگہ کو جو تہا ساونت سنگہ رئیس پرتاب گڈہ کا تہا رئیس مقرر کیا ۱۸۴۳ء مین گدی پرتاب گڈہ کی بہی دلیپ سنگہ کو ملی اور تجویز درپیش ہوئی کہ دونگرپور اور پرتاب گڈہ کو شامل کرکے ایک ریاست مقرر کیجائے یا راجہ دونگر کیسکو متبنے کرکے پرتاب گڈہ مین مقرر کرے یا پرتاب گڈہ سرکار انگریزی مین ضبط ہو آخر گورنمنٹ نے یہہ حکم صادر کیا کہ اودے سنگہ پسر نابالغ ٹہاکر ساہبلی کو دلیپ سنگہ متبنے کرکے دونگرپور مین قائم کرے اور خود حاکم پرتاب گڈہ کا رہے مگر بعمر نابالغی اودے سنگہ کی حکومت دونگرپور کی بہی اپنے متعلق رکہی اوسوقت بہی جسونت سنگہ معزول نے بہت سی کوشش کی کہ کسی طرح سے دوبارہ حکومت اوسکی دونگرپور مین ہوجائے اور ہنونت سنگہ پسر ٹہاکر منگلا کو اپنا جانشین قرار دیوے مگر یہہ سعی اوسکی رائیگان گئی بلکہ حکم ہوا کہ وہ نظربند ہوکر متھرا مین قیام پذیر رہے دس ہزار دو سو روپیہ سالانہ گذارہ پاوی ۱۸۵۷ء مین بسبب بدنظمی دلیپ سنگہ کے حکومت اوسکی دونگرپور سے اوٹہائی گئی اور ایک ہندوستانی ایجنٹ خبرگیر ریاست کا

کا یام نبالغی اودے سنگھ کے سرکار انگریزی کیطرف سے مامور ہوا - رقبہ اس ریاست کا پچہتر میل مربع آبادی ایک لاکھ آدمی کی آمدنی بعد ادائی خراج وغیرہ فوج وجاگیرداری قریب بہتر ہزار روپیہ کے ہے سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہی کسی فوج کنٹنجنٹ وغیرہ کا خرچ اس ریاست سے نہین لیا جاتا ذاتی فوج ریاست کی ایکسو پچیس سوار اور دوسو پیادہ ہے +

خاندان ریاست بانسواڑہ

علاقہ اس ریاست کا ایک جزو علاقہ میواڑ کا ہے جو انگریزی حکومت سے پہلے ہی اوسکی ماتحتی سے آزاد ہوچکا تہا ۱۶ ستمبر ۱۸۱۸ء مین انگریزون کی ماتحتی مین آیا اور عہدنامہ راے اسید سنگھ کے نام سے منعقد ہوا جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا بہوانی سنگھ جانشین ہوا پہر اوسکا بیٹا بہادر سنگھ پہر لچھمن سنگھ بہادر سنگھ کا جانشین ریاست کا ہوا جو اب موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا تیس ہزار پانسو میل مربع ہی اور آبادی ایک لاکھ بچاس ہزار نفری کی آمدنی تین لاکھ روپیہ سالانہ اس میں سے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ کی تو جاگیرداران اور باقی رئیس لیتا ہی کیسی سلامی پندرہ ضرب توپ کے ہے

خاندان ریاست پرتاب گڈہ

یہہ ریاست ایک شاخ خاندان اودی پور کی ہے پہلے یہہ ہولکر مرہٹہ کے ماتحت تہی مگر اکتوبر ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہوئی اور چھپن ہزار آٹھہ سو تراسی روپیہ خراج اسپر قرار پایا اب رئیس اس ریاست کا دیپ سنگھ پوتا رئیس پرتاب گڈہ کا ہی جو پہلے ڈونگر پور کا رئیس تہا - رقبہ اس ریاست کا ایکہزار چار سو ساٹھہ میل مربع آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار نفری کی آمدنی بعد مجرائی خراج انگریزی دو لاکھ باسٹھہ ہزار چار سو روپیہ سالانہ اوس مین سے قریب دو لاکھ روپیہ کے جاگیردارہین باقی رئیس لیتا ہی کیسیطرح کی فوج کا خرچ ریاست کے ذمہ پر نہین ہی اور سلامی پندرہ ضرب توپ کی ہے +

خاندان سیندیا مہاراجہ یعنے ریاست گوالیار

راناجی جو اول اس خاندان سیندیا مین نامی اور مشہور سردار ہوا ہے وہ ابتدا مین کفش بردار

بردار بالاجی راو پیشوا کا تہا مگر اوس نے اس کمینے کام کو ایسی خوبصورتی اور ہوشیاری کے ساتہہ انجام دیا کہ مالک نے اوس سے خوشنود ہوکر اوسکو عہدہ خاصر پاگا یعنے خاص طلبی کا افسر مقرر کر دیا اس خدمت سے وہ بہت جلد ترقی کرکر بڑا نامی سردار بنگیا اور ملک مالوا مین جہان اوسکی جاگیر تہی مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بیٹا مادہوجی سیندہیا رئیس بنا یہہ شخص احمد شاہ ابدالی کے جنگ مین زخمی شدید ہوکر بہاگ گیا پہر ۱۷۶۱ء مین مرہٹے ہندوستان مین آئے تو اون مین بڑا سردار یہی مادہوجی سیندہیا تہا اسکی فوج نے جس مین اہل فرانس افسر تہے اسکو کل ہندوستان کا حاکم بنادیا اور وہ اوسوقت برائے نام ملازم مہاراجہ پیشوا مرہٹا کا کہلاتا تہا اصل مین خود مختار تہا اوسوقت انگریزون نے چاہا کہ اس سے صلح کرین مگر اوس نے اپنے غرور اور بلند نظری سے نانا آخر جب انگریز بہی فوج بنگالے سے آکر اسپر حملہ آور ہوئی اور لڑائی مین اوس نے شکست کہائی تو ۱۳- اکتوبر ۱۷۸۲ء کو اوس نے انگریزون کیساتہہ صلح کی اور اقرار کیا کہ وہ اور رئیسون کی صلح و صفائی مین بہی کوشش کریگا بخلاف انگریزون کے کسیکا مددگار نہوگا بلکہ جب دربار پونا کے ساتہہ صلح انگریزون کی ہوئی تو یہہ ضامن ہوا کہ وہ دونو سرکارین صلحنامہ پر تعمیل کرینگی اس خدمت و شکرانہ مین انگریزون نے پرگنہ اور شہر بروچ سیندہیا کو دیا اگرچہ ازروی عہدہ کے مادہوراو سیندہیا خود حاکم و ارباب معاملات فیابین اوسکے اور سرکار انگریزی کے قائم ہوچکی تہی مگر اور امورمین وہ صریح اپنے آپ کو تابعدار دربار پیشوا کا ظاہر کرتا تہا اور طریق عدم جانبداری جو گورنمنٹ انگریزی نے اوسوقت اختیار کرلیا تہا اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مہاراجہ سندہیا نے اپنی حکومت تمام ممالک شمالی ہندمین قائم کرلی حتے کہ تخت دہلی بہی اوسکے اختیار مین آگیا ۱۷۹۰ء مین جب مہاراجہ پیشوا اور نواب حیدرآباد اور انگریزون نے درباب استیصال سلطان ٹیپو کی اتفاق کیا تو اوس نے اپنا متفق ہونا بدین شرط منظور کیا کہ گورنمنٹ تا اتمام مہم اوسکے ملک کی حفاظت کرے اور بمقابلے راجپوتانہ رئیسون کے اوسکی مدد کرے یہہ امر انگریزون نے منظور کیا اور سیندہیا در پردہ بدخواہ انگریزون کا رہا ۱۷۹۴ء مین مادہوجی سیندہیا مرگیا اور

اور اوسکے برادر زادے کا بیٹا دولت راؤ سندیہا جانشین ہوا اوس نے بعد وفات مادہو
نارائن پیشوا مہاراجہ پونا کے اوسکے خاندان پر اختیار پاکر بابجے راؤ کو گدی نشین کیا اکثر علاقے
دربار ہولکر کے بھی اس نے لیئے قلعہ اجنگر بھی اسکے قبضہ مین آیا جو عین دروازۂ علاقہ دربار
پونا اور حیدر آباد کا تھا اسبات پر گورنمنٹ انگریزی کو بکمال خطرہ پیدا ہوا مگر اونہین ایام مین دستر س
انگریزی بھی دربار پونا مین ہوگئی اور دربار برار کی ساتھ عہدنامہ جدید منعقد ہوکر فوج انگریزی
پونا مین مامور ہوئی دولت راؤ سندیہا کو اسبات پر نہایت رشک ہوا اور چاہا کہ مہاراجہ برار کے
ساتھہ اتفاق کرکے پونا کے عہدنامہ کو منسوخ کرادیوے آخر فریقین کیطرف سے جنگ کی تیاری ہوئی
اور چند لڑائیون مین دولت راؤ کی شکست کہائی اور صلح پر راضی ہوا انگریزون نے اوسوقت
کل ملک خاص ہندوستان اور علاقہ جنوب کوہستان ریتی باستثنای چند دیہات موروثی کے
سندیہا سے لے لیا اور جن جن رئیسون نے اوسوقت متابعت انگریزی کرلی تہی اون کے سر سے سندیہا
کی حکومت اٹہائی گئی اور سندیہا نے اقرار کیا کہ استیصال سلطان ٹیپو مین دربار پونا اور حیدر آباد
کی طرح وہ بھی شامل و مددگار انگریزون کا رہیگا اور چھ پلٹنین انگریزی علاقہ سرحدی سندیہا پر
آکر قیام پذیر ہوئین بعد استنظام کے انگریزون کو دریافت ہوا کہ دولت راؤ سندیہا دربار ہولکر
کے ساتھہ خط و کتابت رکھتا ہے اور ماورائے اوس کی یہہ بھی حرکت اوس سے ہوئی کہ اوس نے
صاحب رزیدنٹ کی کوٹہی کو لوٹ کر صاحب کو قید کرلیا اوسپر بہر خصومت برپا ہوئی مگر دولت
آنے لارڈ کورنوالس گورنر جنرل بہادر کے اونکی تجویز سے علاقہ گوہد اور گوالیار حوالہ سندیہا کے
ہوئی اور جو زر نقد پنشن پندرہ لاکہہ روپیہ سالانہ امرای سندیہا کو بعوض ممالک مضبطہ گوہد
وغیرہ کے دیا جاتا تہا موقوف ہوا اور حد شمالی علاقہ سندیہا کی دریاے چنبل قرار پایا جسکے رو سے
گورنمنٹ انگریزی مجاز عہدنامہ جدا کرنے کے ساتھہ راجہ اودے پور و جودہ پور و کوٹا وغیرہ
ریاستہا کے تحت سندیہا کے زیر ہے اور تمام ریاستین مالوہ و مارواڑ کی سندیہا کی ماتحت شمار
کی گئین اور سندیہا کو چار لاکہہ روپیہ سالانہ نقد اور دو لاکہہ روپیہ کی جاگیر اوسکی زوجہ رانی

سہرا بائی اور ایک لاکھ روپیہ اوسکی دختر جمنا بائی کو گورنمنٹ نے دینا منظور کیا پھر جب جنگ
قوم پنڈارا کا انگریزون کے ساتھہ شروع ہوا تو اونہون نے مہاراجہ سندیہا سے بہی مدد طلب کی
مہاراجہ پونا نے بہی انگریزون سے برگشتہ ہوکر سندیہا سے مدد مانگی اور سندیہا نے اگرچہ بظاہر کوئی
حرکت خلاف نہ کی مگر در پردہ سب کے ساتھہ خط کتابت رکہی اور چاہا کہ بعد خاتمہ جنگ فریق غالب
ہوا اوسکیطرف ہوجاے اسواسطے انگریزون کیطرف سے اوسکو اطلاع دی گئی کہ اگر تم جانبی دوست
سرکار انگریزی کے ہو تو اپنی فوج مقامات متعینہ پر قایم کرکہو جہان سے وہ بغیر حکم گورنمنٹ کے حرکت نکرے
اور قلعجات اوسیرگڈہ اور منڈیا تا اختتام مہم پنڈارا انگریزون کے حوالے کردو اگرچہ اس حکم کی سندیہا نے
فوراً تعمیل کی مگر جب قبضہ انگریزون کا قلعہ اوسیرگڈہ پر ہوگیا تو اوس میں سے ایک پروانہ دربار سندیہا
کا اسمی قلعہ دار بمضمون نکلا کہ قلعہ دار مہاراجہ پیشوا کی حکم کی تعمیل کرے جو بخلاف انگریزون کے
رزیڈنسی پونا پر حملہ کریگا چونکہ یہہ مضمون پروانہ کا خلاف عہدنامہ دوستی تہا مہاراجہ کو لکہا گیا
کہ اس قلعہ اور منڈیا ہمیشہ کے لئے سرکار انگریزی کی قبضہ میں دینگے سال آیندہ میں انگریزون نے
مقام اجمیر و دیگر اضلاع سندیہا سے لیکر اوس کے عوض میں اور علاقہ اوسکو دیا ماہ مارچ ۱۸۱۸ء
میں دولت راؤ سندیہا مرگیا اور موکب راؤ نامی ایک لڑکا گیارہ برس کا جو رشتہ دار مہاراجہ کا
تہا جانشین ہوا اور دولت راؤ کی بیوی کے ساتہہ اوسکی شادی ہوئی عالیجاہ مہنگو راؤ
سندیہا اوسکا خطاب قرار پایا اور رانی سہرا بائی کاریرداز و مختار مقرر ہوئی کچہہ عرصہ کے بعد
رانی نے چاہا کہ جانشین خورد سال کو قید کرلے اور خود مالک راج کی بنے اسواسطے وہ بہاگکر
صاحب رزیڈنٹ کے پاس چلا آیا اور سپرد رانی کی نسبت حکم ہوا کہ وہ ریاست سے نکلجاے چنانچہ
وہ نکل گئی اور سینتیس لاکھ روپیہ نقد خرچ ذاتی روپیہ رانی کا خزانہ بنارس میں جمع ہوا کچہہ
عرصہ کے بعد پہر اوسکو گوالیار میں آنے کی اجازت ہوئی اور رانی ۱۸۶۳ء ایک زندہ رہکر
مرگئی بعد اخراج و بیدخلی رانی کے مہاراجہ کا ماموں کاریرداز مقرر ہوا ۱۸۴۳ء میں
مہاراجہ مہنگو راؤ مرگیا اور تارا رانی اوسکی رانی بعمر بارہ سال بے اولاد رہ گئی اور اہل

دربار نے باجے راؤ سندیا پسر بلونت راؤ کو مہاجی راؤ کا خطاب دیکر جانشین کیا چونکہ یہہ جانشین آٹھہ برس کا تہا اس لئے باباصاحب نام ایک امیر دار المہام و وزیر مقرر ہوا چونکہ باباصاحب خیر خواہ سرکار سندیا و سرکار انگریز دونو سرکارون کا نہا گروہ مخالفین نے اوسپر غالب آکر اوسکو ریاست سے نکالدیا اور دادا خاص جی کو وزیر بنایا اوسکے وقت فوج مفسدہ پردازنے بڑی قوت حاصل کی اور اوسکا ارادہ ہوا کہ علاقہ سرونج متعلقہ نواب ٹونک پر حملہ کرکے باباصاحب کو کہ وہ اوس جگہہ پناہ گزین تہا پکڑ لائین جب اسپر شور حالت ہوئی تو گورنمنٹ نے صاحب رزیڈنٹ کو ریاست سے بلالیا اور مہارانی کے نام خط لکہا کہ اگر تم کو دوستی سرکار انگریزی کی منظور ہی تو دادا خاص جی کو حوالے گورنمنٹ کے کرو فوج مفسد کو برخاست کرو اوسپر دربار والون نے دادا خاص جی کو پکڑلیا اور چاہا کہ گورنمنٹ کے حوالے کردین مگر مفسد فوج اوسکی حامی ہوئی اور بلوا کرکے اوسکو چہوڑا دیا اوسپر فوج انگریزی گوالیار کو روانہ ہوئی اور اہل دربار نے دادا خاص جی کو پکڑ کر حوالہ افسران فوج انگریزی کے کردیا اور واسطے تقرری مدار المہام اور تجویز تخفیف فوج کے یہہ بات قرار پائی کہ ۲۶- دسمبر ۱۸۱۸ء کو رانی صاحبہ اور مہاراجہ کی ملاقات افسران انگریزی کے ساتہہ مقام مہنگوتا ہوگی مگر اوس روز سرکش فوج مہاراجہ و مہارانی کو شہر سے نکلنے نہ دیا اسلیے ۲۹- دسمبر ۱۸۱۸ء کو فوج انگریزی آگے بڑہی اور ایکسٹائی مقام مہاراج پور میں فوج سندیا اور انگریزی کے وقوع میں آئی اگرچہ اس لڑائی میں فوج مرہٹا بڑی بہادری سے جم کر لڑی اور انگریزون کا نقصان بہت کیا مگر آخر شکست کہائی اور بہاگ گئی سوائے اوسکے اور دو لڑائیان ایک مقام چاندا دوسری بمقام پنیر ہوئین اون میں بہی انگریز فتحیاب ہوئے اس شکست کے بعد اہل دربار نے اطاعت منظور کی اور قرار ہوا کہ علاقہ جمعی اٹہارہ لاکہہ روپیہ سالانہ سرکار گوالیار گورنمنٹ انگریزی کو بابت صرف فوج کنٹنجنٹ کی دیگی سوائے اسکے اور بہی علاقہ اور اہی فرضہ اور مصارف جنگ کی بابت دیا جائیگا بعد ازان فوج میں تخفیف ہوگی اور صرف چہہ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ اور دو سو گولہ انداز اور بتیس ضرب توپ باقی رہین

اور نظام ملک کا تا صغر سنی مہاراجہ بصلاح و تجویز گورنمنٹ ہونا مقرر ہوا مابین سنہ ۱۸ مین فوج کنٹنجنٹ متعینہ گوالیار نے بلوا کیا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بجبوری گوالیار سے چلا آیا سنہ ۱۹ مین جب مفسدون کی فوج بسرکردگی نانیتا ٹوپی کے گوالیار مین آئی تو مہاراجہ کی فوج نے اوسکو تنہا چھوڑ دیا اسواسطے مہاراجہ اور اوسکا وزیر دنگر راؤ بھاگ کر آگرہ مین آئی اور انگریزی فوج نے گوالیار پہونچکر علاقہ پر مفسدون کے ہاتھ سے چھڑایا اور دوبارہ احوالے مہاراج کی کیا اس وفاداری مین تین لاکھ روپیہ کا اور علاقہ مہاراج کو گورنمنٹ سے ملا اور دو ہزار نفری کی ایزادی فوج پیادہ مین ہوکر پانچہزار مقرر ہوئی اور بیس ضرب توپ کے عوض چھیاسٹھ ضرب کے رکھنی کی اجازت ہوئی اور بہی عنایات گورنمنٹ کی درباب معافی زر قرضہ وغیرہ کی نسبت اس ریاست کے عمل مین آئین - کل آمادنی اس ریاست کی پچیس لاکھ نفری کی اور آمدنی سالانہ تقریباً کہ نو ہزار ایکسو دو روپیہ منجملہ اوسکے اڑسٹھ لاکھ جمع ماکدار اور چودہ لاکھ نو ہزار ایکسو دو روپیہ آمدنی متفرقات سائر وغیرہ باقی آمدنی دیہات جاگیرداران سے وصول ہوتی ہے مہاراجہ کو خطاب افتخر ہندگورنمنٹ سے عطا ہوا ہے اور اکیس ضرب توپ کی سلامی ہے +

خاندان ہولکر مرہٹہ یعنی ریاست اندور

رئیس اس خاندان کے ذات کے سودراہ قوم گدریا سے ہین اول جو ان مین سے نامی سردار ہوا ملہار راؤ نامی مرہٹا تہا جب مرہٹون نے اول ممالک متوالی ہند پر یورش کی تو یہہ بہی فوج کی افسرون مین تہا آخر چھیاسٹھ سال کی عمر پاکر سنہ ۱۷۶۶ مین مرگیا اور اسکا پوتا مالی راؤ جانشین ہوا اور نو ماہ حکومت کی پہر دیوانہ ہوکر مرگیا اوس کے بعد اوس کی والدہ الیا بائی جسکا خطاب پاکدامن تہا منتظمہ ریاست قرار پائی اور توکا ہولکر فوج سپاہ کا مقرر ہوا الیا بائی سنہ ۱۷۹۵ء مین مرگئی اوسی سال مین توکا ہولکر نے بہی وفات پائی اوس کے بعد جسونت راؤ توکاجی کا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے تہا کارپرداز ریاست کا ہوا اس نے سنہ ۱۸۱۷ مین فوج مجموعی مہاراجہ سندیا و پیشوا کو متصل پونا کی شکست دی مگر جب فیما بین سرکار پونا اور گورنمنٹ انگریزی نے صلح ہوکر عہدنامہ مقام

بسین لکھا گیا تو جسونت راؤ فتح پونا سے نا امید ہو گیا سال آئندہ جب راجہ سندیا اور راجہ برار شامل
ہو کر سرکار انگریزی کی لڑائی کو سوار ہوئی تو جسونت راؤ نے بھی اون کی ساتھ شامل ہونیکا وعدہ
کیا مگر جب جنگ شروع ہوئی تو وہ سب سے علحدہ ہو گیا اصل مین اوسکی نیت یہہ تہی کہ سندیا کے
نقصان سے اپنے علاقے کو ترقی دے پھر جسونت راؤ نے بلا اعانت غیر بذات خود مقابلہ انگریزون
کا کیا اور شکست کہا کر بھاگا لارڈ لیک صاحب بہادر فی اوسکا تعاقب ستلج پار تک کیا جہان
ہولکر سکھون کی مدد لینے کے لئے امرت سر تک گیا تہا آخر تنگ آکر طالب صلح کا ہوا اور عہدنامہ
پر لب دریا بنارس تحریر کیا جسکے رو سے بہت سا ملک اوسکا انگریزون کے قبضے مین آگیا اور ضلع
ٹونک رام پورہ بہی اوس سے علحدہ ہو گئی اور علاقہ منضبطہ مین سے صرف ضلع کوٹہ واقعہ
بندیلکھنڈ بیجا بائی دختر جسونت راؤ کی جاگیر مین قایم رہا جو ۱۸۵۸ء حین حیات بائی مذکورہ
تک اوسکے قبضہ مین رہا پھر ضبطی مین آیا اس شکست اور جہن جانی بڑے ملک کے غم مین جسونت راؤ
مبتلا ہوا اور چند ماہ بحالت دیوانگی بیمار رہ کر ۱۸۱۱ء مین مر گیا اور اوسکا بیٹا خورد سال ملہار
راؤ جانشین ہوا مسمات تلسی بائی طوائف دخیل امور انتظام ریاست ہوئی چند سال کی بعد سے
کی فوج نے ایسا زور پکڑا کہ امرائے دربار مغلوب ہوئے اور تلسی بائی نے چاہا کہ انگریزون کی
حفاظت مین آکر مہاراجہ خورد سال کی ریاست کا انتظام کرے جب اے اس نے یہہ پیغام خفیہ انگریزون
کے پاس بہیجا اور فوج سرکش کو اطلاع ہو گئی تو اونہون نے تلسی بائی کو بڑی ذلت سے قتل کیا
اور انگریزون کی لڑائی پر مستعد ہو گئی کیونکہ اوسوقت دربار پیشوا بہی انگریزون کا دشمن
تہا اور لڑائی درپیش تہی ان کو بہی عداوت کا موقع ملا مگر جب مقابلہ ہوا تو مہدپور کے
مقام پر ہولکر کی فوج نے شکست فاش کہائی اس فتح کے بعد تمام راجپوتانے مثل اودے پور
وجے پور وغیرہ انگریزی اطاعت مین آئے امیر خان والی ٹونک سے بہی صلح ہو گئی بہت
سا علاقہ ہولکر کا دوبارا انگریزی تصرف مین آگیا علاقہ اندرا اور بجانب جنوب کوٹہ پیپلیہ
تمام وکمال ریاست سے چہوٹ گیا قلعہ سیندیا بہی انگریزی تصرف مین آگیا آیندہ سکے

ریاست انگریزی اطاعت وحفاظت مین آگئی ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ء مین ملہار راؤ ہولکر اٹھائیس سال کی عمر مین لاولد مرگیا مہاراجہ کی بیوہ اور والدہ نے ایک طفل ۳ سالہ کو خطاب مارتبند راؤ کا دیکر گدی نشین کیا اس سے مطلب مہاراجہ کی والدہ کا یہ تھا کہ اس خورد سال کی گدی نشینی مین عرصہ دراز تک حکومت میری ماتحت رہیگی آمرا نے یہہ تجویز منظور نہ کی اور چاہا کہ ہری راؤ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ متوفی کا جانشین ہوچنانچہ ہوگیا اور مارتند راؤ کو معزول کرکے پانسو روپیہ ماہوار گذارہ مقرر کیا مہاراجہ ہری راؤنے کل انتظام ملک کا ریواجی وزیر کے سپرد کردیا آخر وزیر کے ظلم وتعدی سے لوگ ناراض ہوگئے اور ۸ ستمبر ۱۸۳۵ء مین جانب داران مارتند راؤنے بارادہ قتل ہری راؤ اور وزیر کے محل پر حملہ کیا مگر مطلب حاصل نہوا بلکہ حملہ کرنے والے گرفتار ہوکر قتل ہوئے ۱۸۴۱ء مین مہاراجہ نے ایک زمیندار کم قدر ہم قوم کا لڑکا لیکر ولیعہد بنایا اور کھانڈے راؤ بہادر خطاب بخشا اور خود ۱۸۴۳ء مین مرگیا اوسکی جگہہ کھانڈے راؤ جانشین ہوا دوسرے سال ۱۷ فروری ۱۸۴۴ء کو کھانڈے راؤ بھی مرگیا اور پسر کو چاکھانڈے راؤ ہولکر مہاراجہ حال ہولکر گدی نشین ہوا ۱۸۴۵ء مین یہہ سن بلوغ کو پہونچا اور ریاست اوسکے سپرد ہوئی جو تا تکنندہ وحیات ہے - آبادی ملک ہولکر کی پانچ لاکھ چہتر ہزار نفری کی ہے اور رقبہ آٹھہ ہزار تین سو اٹھارہ میل مربع آمدنی ہر قسم کی قریب تینتیس لاکھہ روپیہ کے خرچ ریاست کا قریب بائیس لاکھہ روپیہ کے ملازم فوج دو ہزار پچاس سپاہی آئینی پیادگان اور چار ہزار تین سو غیر آئین پیادے دو ہزار ایک سو آئینی اور بارہ سو غیر آئین سوار پانسو گولہ انداز چوبیس ضرب توپ سلامی اور نیں ضرب توپ کی ہوتی ہے ٭

خاندان ریاست پوار

مرہٹون کے اوائل حکومت کے وقت یہہ خاندان نہایت مشہور تہا اور نند راؤ پوار بانی اس خاندان کا بڑا امیر کبیر وبہادر وشجاعت مین شہرت رکہتا تہا اوسکا بیٹا جسونت راؤ پوار جب احمد شاہ ابدالی کی لڑائی مین مارا گیا تو اوسکا بیٹا خورد سال کھانڈے راؤ جانشین ہوا جب وہ مرگیا تو اوسکے بیٹے انند راؤ پوار نے ریاست پائی اور ۱۸۴۱ء مین مرگیا پہر اوسکا بیٹا رام چند

پوار کا اوسکی وفات کے بعد پیدا ہوا تھا جانشین قرار دیا گیا اور انتظام ریاست کا مسمات مینا بائی والدہ رام چندر اؤ کی کے متعلق ہوا وہ بھی بہت جلد فوت ہوا اور مینا بائی نے بصلاح امرائے دربار اپنی ہمشیرہ زادی کو جانشین کرکے نام اوسکا رام چند پوار رکھا پس سال قبل فتح مالوا کی جو انگریزون نے کی تھی سنہ سیا اور ہولکر اکثر ریاست پوار مین تاخت و تاراج کرتے رہے مگر بسبب لیاقت مینا بائی کی یہ ریاست قایم رہی آخر یہ ریاست بھی زیر حفاظت انگریزی آگئی اکثر اضلاع ریاست کے جو مرہٹون نے چھین لئے تھے انگریزی فوج کے ذریعہ سے رئیس کو واپس دلائی گئی اور جو استحقاق خراج اسکا اور بانسواڑہ و دنگر پور وغیرہ ریاستون کے تھا وہ گورنمنٹ انگریزی نے لے لیا بلکہ گورنمنٹ انگریزی نے پرگنہ پیرسیا بابت قرضہ دولاکھ پچاس ہزار روپیہ جو اس ریاست سے لینا تھا پانچ سال کے لئے اپنے قبضہ مین کرلیا ۱۲۱۸ھ مین پرگنہ پیرسیا اور خراج علی ہومن کا گورنمنٹ انگریزی کو بابت ادائی مبلغ ایک لاکھ بس ہزار روپیہ کے ریاست کی طرف سے دیدیا گیا رام چند پوار کے بعد اوسکا بیٹا جسونت راؤ پوار جانشین ہوا وہ ۱۲۵۶ھ مین مر گیا پھر اوسکا بھائی اندرا راؤ پوار جو دوسری والدہ سے تھا بعمر تیرہ سال کے جانشین ہوا اور ریاست نے بھی مفسدون کے ساتھ شمول پیدا کیا اس جرم مین سرکار انگریزی نے ریاست ضبط کرلی مگر بعد رد و بدل سوال و جواب کے پھر بنام اندرا راؤ کے بہ استثنائی پرگنہ پیرسیا کے واگذار ہوئی اور تا عمر بلوغ اندرا راؤ کی انتظام ریاست کا متعلق گورنمنٹ کے رہا - رقبہ اس ریاست کا دو ہزار اکیانوین میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ پچیس ہزار نفوس کی آمدنی سالانہ چار لاکھ سینتیس ہزار روپیہ ہے اور ایک کمپنی فوج ریاست بھوپال کی جو قلعہ کی نگہبانی کرتی ہے تنخواہ اس ریاست سے پاتی ہے اور مبلغ اوسیر ہزار چھ سو چھپن روپیہ سالانہ خرچ فوج انگریزی کا یہہ ریاست دیتی ہے اور سلامی رئیس کی نیدرہ ضرب توپ کی ہے *

خاندان ریاست دیواس

بانی اس ریاست کے دو بھائی تو کاجی اور جیواجی مرہٹے تھے جو باجی راؤ پیشوا کے ساتھ مالوہ کے

ملک مین آئے تھے جب بعد فتح اسلک کے تقسیم ہوئی تو اوہنون نے دیواس اور سارنگ پور معہ دیگر اضلاع جمعی دولاکھ بیالیس ہزار نوسو روپیہ کے پائی اور قابض ہوئی منجملہ اوسکے وہ چھبیس ہزار روپیہ سالانہ اکثر رؤسا کو دیتے تھے اور بعض اضلاع دیگر کا خراج تعدادی اٹھتر ہزار اکیسو ائیس روپیہ سالانہ خود لیتے تھے بعد ازان خراج علاقہ ہمیرپور واقع بندیلکھنڈ جمعی پچھتر ہزار روپیہ اور ضلع کنیدو واقع دواب بھی شامل اسکے ہوا مین سال تک انگریزی عملداری ہی پہلے حکام سندیا ہولکر و پیدا اس ریاست کو غارت کرتے رہے اور اکثر اوقات حاصلات ہمیرپور و کنیدو بالیتے رہے ۱۸۱۸ء مین معرفت اس ریاست کے توکاجی کا پوتا توکاجی جو اپنے دادا کے نام سے ہمنام تھا اور ہندا و ہمشیرہ زادہ اور متبنے جیواجی کا زیر حمایت انگریزی آگئی ۱۸۴۳ء مین توکاجی کی جگہ اوسکا متبنے کمار نندراؤ معروف خاصہ صاحب جانشین ہوا اور ۱۸۴۸ء مین مر گیا اور کرشناجی اور اوسکا متبنے جانشین ہوا اور رئیس خرد دیواس نے بہت راؤ کو ۱۸۴۲ء مین متبنی کیا اور جو ہی اوسکا جانشین قرار پایا ۱۸۵۵ء مین بہت راؤ نے ایک شخص کو اپنا متبنے کیا کہ اگر اوسکے متبنے ہونے کے بعد کوئی بیٹا اصلی پیدا ہوگا تو پشتینی اپنا استحقاق چھوڑیگا ۱۸۵۶ء مین اوسکے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا اور جانشین جا پیدا ہوا اور خود بہت راؤ ۱۸۵۹ء مین مر گیا اور نارائن راؤ کو ملی کارپردازی ریاست کی مسمیان گوبند رام و رام چند کے حوالے ہوئی اور صاحب بچے نگران حال رہے ان دونو رئیسون نے مفدہ ۱۸۵۷ء مین اپنی خدمات سے گورنمنٹ کو خوش کیا اور مورد تحسین ہوئے آمدنی سالانہ اس ریاست کی چار لاکھ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اور رقبہ دوسو چھبیس میل مربع آبادی پچیس ہزار نفری کی تو قرمین دونو رئیس برابر مین کل آمدنی ملک کی برابر حصہ مین تقسیم ہوتی ہے سلامی ہر ایک رئیس کی پندرہ پندرہ ضرب توپ کی ہے پنتیس ہزار چھ سو روپیہ سالانہ خراج گورنمنٹ انگریزی کو دیا جاتا ہے ۔

خاندان ریاست ترانکور

یہہ ریاست متعلق علاقہ مدراس ہی ۱۸۵۰ء مین اس ریاست کا مسمی بالا پرابالا ہوا اوسنے اپنی قوت و زور سے کل ریاستین اس علاقہ کی اپنے ماتحت کرلین جب جنگ انگریزون مین پیسو

سلطان کے ساتھہ شروع ہوئی تو یہہ راجہ دوست صادق انگریزون کا تہا ۱۷۹۲ء مین ٹیپو سلطان نے اسپر حملہ کیا اور غالب آکر اسکے تمام علاقہ پر متصرف ہوگیا انگریزون نے راجہ کی حمایت کی اور سلطان کو شکست دیکر دوبارا علاقہ اسکا اسکو دلوایا ۱۷۹۹ء مین راجہ مرگیا اور راجہ رام ورما پرمل جانشین ہوا وہ ۱۸۱۱ء مین مرگیا اور رانی لچھمی جانشین ہوئی اور صاحب رزیڈنٹ وزارت کا کام دیتے رہے اوسکے بعد اوسکا بڑا بیٹا نابالغ رئیس بنا اور کارنیابت اوسکی ہمشیرہ کرتی رہی ۱۸۲۹ء مین وہ سن بلوغت کو پہونچا اور ۱۸۴۶ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی مانند ورما جانشین ہوا وہ ۱۸۵۰ء مین مرگیا اور ریاست اوسکی ہمشیرہ زادی رامادریا کو ملی جو موجود ہے رقبہ ریاست کا چھہ ہزار چھہ سو ترپن میل مربع ہے اور آبادی بارہ لاکھہ باسٹھہ ہزار چھہ سو سنتالیس نفری۔ آمدنی بیالیس لاکھہ پچاسی ہزار روپیہ فوج ایکہزار چھہ سو اسی پیادہ اور بتیس نفر گولہ انداز معہ چار ضرب توپ کے ہین اور وراثت وگدی نشینی اس خاندان کی خاندان کے رسم کے بموجب اولاد دختری کو پہونچتی ہے ٭

خاندان ریاست کوچین

اس ریاست کے راجے جنیار قوم سے ہوتے آئے ہین اور بایام قدیم تمام ملک گوکرا شمال کمارا سے کنپ کومار تک اون کے زیر حکم تہا ۱۵۰۹ء مین راجہ اس راج کا پرتاپ دیو دلیارامادریا تہا اوسپر راجہ کالکٹ نے حملہ کیا اس نے راجہ ترنگور سے مدد لی اور اوسکو نکال دیا اوس وقت سے بعض علاقجات راجہ ترنگور کے متعلق ہوگئے ۱۷۶۶ء مین یہہ علاقہ نواب حیدر علی نواب میسور نے فتح کرلیا جسکے قبضہ مین ۱۷۹۲ء تک رہا جب انگریزون اوسپر فتحیاب ہوئے تو یہہ علاقہ پھر قدیمی خاندان کے حوالے ہوا اور راجہ کا جانشین اوسپر حکومت کرنے لگا ۱۸۰۵ء مین جب اگلا مہاراجہ مرگیا تو اوسکا بہائی راوی دریا جانشین ہوا جو موجود ہے رقبہ اس ریاست کا ایکہزار ایکسو چھتیس میل مربع ہے آبادی تین لاکھہ تانوے ہزار ساٹھہ نفری کی آمدنی دس لاکھہ ستاون ہزار چار سو ستانوے روپیہ فوج تین سو سنتالیس نفری اور دو ضرب توپ ہے دو لاکھہ روپیہ خراج ادا کرتی ہے

سرکار انگریزی کے خزانہ میں داخل ہوتا ہے اور وراثت گدی نشینی کی اس خاندان نمبر ۳ کی اولاد کو پہونچتی ہے ٭

خاندان ریاست ستارا

جب ساہوجی سیواجی مرہٹا کا پوتا عالمگیر کی قید سے رہا ہوا اور ستارا میں آکر پہرا دوسرے اپنی ریاست قایم کی تو اوسنے کلیتاً انتظام ریاست کا اپنے وزیر بالاجی بشونا تھہ المشہور پیشوا کے حوالے کردیا اور قبل از وفات اوسنے رام راجہ نبیرہ اپنی خالا تارا بائی ملہار پور والی کو جو فوج کو چک خاندان سیواجی سے تھا متبنے کیا اور ایک سند اس مضمون سے پیشوا کو لکھہ دی کہ وہ مالک مرہٹے کی کل سلطنت کا رہیگا بشرطیکہ وہ مرتبہ اور شان وشوکت راجہ رام کی مرے بعد قایم رکھیگا مگر ساہوجی کے مرنے کے بعد وصیت پر کچھہ عمل نہوا اور پیشوا اور اوسکے خاندان کی جانشین سب اس خاندان کے جانشینوں کو قیدیوں کی طرح رکھتے اور کمال بے اختیاری کی حالت میں گذارہ کرتے رہے بلکہ جب انگریزوں کے ساتھہ خاندان پیشوا کی لڑائی شروع ہوئی تو پیشوا نے راجہ ستارا کو پابزنجیر کرکے قید میں ڈالدیا تھا اسلئے کہ وہ میرے برخلاف انگریزوں کے ساتھہ سازش نکرے ۱۸۱۸ء میں خاندان پیشوا کی سلطنت برباد ہوگئی تو اوسوقت پرتاپ سنگہ راجہ ستارا کی بجائے اپنے والد ساہوجی ثانی کے جسکو رام راجہ نے متبنے کیا تھا جانشین اس ریاست کا تھا اور اوسی کو پیشوا نے بوقت جنگ انگریزوں کے پابزنجیر رکھا تھا بعد فتح خاندان پیشوا کے انگریزوں نے یہہ تجویز مشہور کی کہ راجہ ستارا کو ایک اور ریاست اوسقدر جسقدر اوسکے پاس ہے دی جائیگی جس سے عزت خاندان کی ہو ۲۵ ستمبر ۱۸۱۸ء کو راجہ قید سے چھوٹا اور احساناً دوبارا اپنی ریاست پر قایم ہوا اراضی واقع کوہستان مہابلیشور کو راجہ سے انگریزوں نے انگریزوں کی ہوا خوری کے لئے بعوض موضع کاندلا کے لی ۱۸۳۹ء میں انگریزوں کو ثابت ہوا کہ راجہ ستارا نے برخلاف عہدنامہ کے خط کتابت ناجایز حکام علاقہ گوا اور آیا صاحب راجہ معزول ناگپور کے ساتھہ جاری کی ہے بلکہ افسران جنگ ہندوستانی نمبر ۲۳ میں کو ترغیب مجرمانہ دی ہے اسلئے راجہ ریاست

سے معزول ہوا اور دس ہزار روپیہ ماہوار گذارہ پاکر بنارس کو بھیجا گیا اور اوسی مقام پر
۱۸۴۷ء مین مرگیا اوس کے اخراج کے بعد اوسکا حقیقی بھائی المشہور آپا صاحب رئیس مقرر
ہوا وہ پنجم ۱۸۴۸ء مین مرگیا اوسنے اپنی بیماری کے وقت جے راؤجی نام اپنے جدی رشتہ دار
کو جو خاندان سیواجی بانی خاندان کی اولاد سے تھا متبنے کیا مگر اوسکی منظوری گورنمنٹ مین
نہوئی اور ریاست ضبطی مین آئی ؛

خاندان ریاست کولہاپور

راجگان کولہاپور بھی ایک شاخ خاندان سیواجی مرہٹہ کی ہے یعنے جب سیواجی مرہٹہ شاہ دہلی کی قید
مین آیا تو اوسکے غیبت مین راجہ رام پسر خورد سیواجی رئیس قوم کا ہوا جب وہ مرگیا تو اوس کی
بیوہ تارا بائی نے اپنے فرزند سیواجی ثانی کو گدی نشین کیا وہ بھی ۱۷۱۲ء مین مرگیا تو سنبھا
جی اوسکا بھائی یعنے دوسرا بیٹا تارا بائی کا جانشین ہوا ۱۷۱۲ء مین سنبھاجی مرگیا اوسکے بعد
اولاد نسلی سیواجی کی نابود ہوگئی اور ایک شخص خاندان بھونسلات جانشین قرار پایا
اوسکا نام بھی سیواجی رکھا گیا اور مدار المہام سنبھاجی کی بیوہ قرار پائی اسکے وقت
انتظام مین کمال خرابی واقع ہوئی اور تری اور خشکی کے راستون مین غارت گری کا بازار
گرم ہوا اسواسطے صاحبان انگریز نے ۱۷۶۵ء مین کولہاپور پر فوج کشی کی راجہ نے خرچہ فوج
کا ادا کیا اور مقرر ہوا کہ آئندہ وہ انسداد غارت گریکا ۱۷۷۲ء مین بیوہ سنبھاجی مدار المہام
ریاست نے وفات پائی اور بسبب تکرار باہمی اُمرا کے ریاست مین کمال ضعف آگیا
۱۸۱۲ء مین یہہ ریاست انگریزی حفاظت مین آگئی اور انتظام کی صورت نمودار ہوئی سیوا
جی تربیتن سال حکومت کرکے مرگیا تو دو فرزند اوس کے آپا صاحب وساہ جی باقی رہے
اون مین سے آپا صاحب جانشین ہوا یہہ رئیس جنگ بہادر اپنے پیشوا مین بہی حامی و شامل
انگریزون کے تہا اس خدمت مین اوسکا اضلاع چکوری و منولی گورنمنٹ سے ملے ۱۸۱۲ء
مین آپا صاحب دشمنون کے ہاتہہ سے قتل ہوا اور اوسکا خورد سال بیٹا دوسرے سال

مرگیا اسوسطے ریاست ساجی المشہور باپا صاحب کی حکومت مین آئی اس نے انتظام بگاڑدیا
جاگیرداروں کی جاگیرین ضبط کرلین وہ متعد فساد کے ہوئے فصول دیجی سی ریاست مقروض
ہوگئی چند بار گورنمنٹ نے اوسکو فہمایش کی مگر کارگر نہوئی ناچار انگریزی فوج اوسپر مامور ہوئی تو
راہ اطاعت مین آیا اور بہ تعمیل حکم گورنمنٹ اپنی فوج اوس نے صرف چار سو سوار اور آٹھسو پیادے
باقی رکھکر برخاست کردیے چکورے ومتولی وہ نوعلاقی عطیہ گورنمنٹ چھوڑ دیے قلعون مین انگریزی
فوج مامور کردی جاگیرداروں کی جاگیرین بحال کردین عہدہ وزارت کا ایک شخص متوسل انگریزی
کردیا آخر ۱۸۳۸ء مین مرگیا اوسکے بعد اوسکے خورد سال فرزند سیواجی نے گدی پائی اور چھ
کس امراؤجن مین ایک سیواجی کی والدہ اور خالہ اور چار امیر اوتھے منتظم ریاست کے مقرر
ہوئی کچھ عرصہ کے بعد اون مین مخالفت پیدا ہوگئی اور راجہ کی خالہ نے کل انتظام اپنے متعلق کیا
کرشنا پنڈت المشہور واجی وزیر بنا اوسوقت تمام علاقہ مین سرکشی پھیل گئی ناچار گورنمنٹ نے
مناسب جانا کہ تا سن بلوغ راجہ کی مداخلت کیجائی اس لئے حکومت متعلق انگریزون کے ہوگئی قلعجات
مسمار ہوئی فوج ریاست کی برخاست ہوئی ۱۸۶۷ء مین بعد بلوغ ہونے راجہ کے اختیارات ریاست کے
اوسکو دیئے گئے اس راجہ نے انتظام ریاست کا بخوبی کیا مفسدہ ۱۸۷۸ء مین بھی یہہ راجہ پارکاب
گورنمنٹ انگریزی کے مفسدون کی سرکوبی مین رہا اور دوسرا بھائی اوسکا صاحب جو
شامل مفسدون کی ہوا وہ قید مین آیا رقبہ اس ریاست کا تین ہزار ایکسو چوراسی میل مربع ہے
اور آبادی پانچ لاکھ چیالیس ہزار ایکسو چھپن نفری کی آمدنی سالانہ دس لاکھ روپیہ کی ہے
اوس مین سے چار لاکھ روپیہ جاگیرداران بانحت لیتے ہین +

خاندان ریاست ساونت واری

یہہ خاندان ساونت ویش سوکہہ بھی کہلاتا ہے اصل انکا خاندان بھونسلا مقام واری سے ہے
جو متصل گوا کے واقع ہے پہلا رئیس اس خاندان کا کھیم ساونت تھا جسنے ۱۷۱۰ء مین ساہوجی
جانشین سیواجی سی یہہ علاقہ پایا اور بشرکت رئیس کولابا کے نصف آمدنی علاقہ کولابا کی

بہی حاصل کی وہ ۱۷۹۸ء مین مرگیا اور برادر زادہ اوسکا مسمی بلونت ساونت جانشین ہوا
اوس نے بخوف کشوجی غارت گر رئیس کولاپا کی انگریزون سے راہ ورسم پیدا کی وہ ۱۸۰۳ء مین
مرگیا اور اوسکا پوتا رامچند ساونت رہنبادہ ۱۸۰۳ء مین مرگیا اور کہیم ساونت جانشین ہوا اوسنے
اٹھائیس سال حکومت کی اور راجہ کولہاپور اور پرتکال وغیرہ کی ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے اور کئی دفعہ ۱۸۱۷ء
اوسکے دشمنون کے قبضہ مین آگئی چونکہ اکثر پیشہ اس راجہ کا غارت و رہزنی تہا صاحبان انگریز سے
بحال تنگ ہوئے اور نوبت بہ فوج کشی پہونچی اور راجہ نے مغلوب ہوکر علاقہ دریا بانی دریا مای کرنی و
سالسی سمندر کے کنارے سے دامن کوہ تک انگریزون کو دیدیا ایک لاکھہ روپیہ بابت خرچہ فوج
بہی ادا کیا انگریزون کو اپنے علاقہ مین تجارت کرنے کا بہی اختیار دیا اور ایک کوٹہی تجارت
انگریزی کی اپنے علاقہ مین بنوادی یہہ راجہ ۱۸۱۳ء مین مرگیا اور راجہ رامچند ساونت المشہور بہاؤ صاحب
جانشین ہوا یہہ شخص ۱۸۴۴ء مین قتل ہوا اور پہوند ساونت نے ریاست اوسکی کارپرداز مستعد درگا
بائی دوسری بیوہ کہیم ساونت کے مقرر ہوہی اوسکی وقت مین بسبب قزاقی اور رہزنی ریاست کے
قلعہ ونگورلا اور راری اور بنوتی انگریزون نے لیا پہوند ساونت کے مرنے کے بعد کہیم ساونت
ثانی اوسکا خورد سال بیٹا جانشین ہوا اور درگا بائی کل مختار ہوئی اس نے شروع حکومت
مین قلعہ پہرت گڈہ و نرسنگہ گڈہ راجہ کولہاپور کی ریاست کے جو حفاظت انگریزی مین تہے
لے لئے علاقہ بہی اوسکا بہت سا چہین لیا انگریزون نے اوسوقت چاہا کہ اوسپر فوج کشی کرین
مگر ملتوی رہی اسلئے کہ ریاست کے اُمرای مین فساد برپا ہوا درگا بائی اور دادا بائی دونو
عورتین جو ایک خاوند کی بی بیان تہین کل مختاری کی طلبگار ہوئین اور اُمراؤ مین سے
سنبہاجی ساونت مددگار درگا بائی کا اور چندر وما ساونت مددگار دادا بائی کا ہوا
دادا بائی کے حامی فرقہ کا یہہ بیان تہا کہ بہاؤ صاحب ۱۸۴۴ء مین قتل نہین ہوا وہ ہماری پاس
موجود ہے اور ایک شخص جعلی بہاؤ صاحب بناکر وہ وعوید ارریاست کی اوسکے لئے ہوئی
ناچار ہوکر درگا بائی نے انگریزون سے مدد طلب کی مگر منظور نہوئی اوسوقت کہ ریاست مین

دوئی پڑی ہوئی تہی غارت گری کا بازار گرم تہا آخر دُرگا بائی غالب ہوئی اور اوس نے انگریزون کے دشمن ہوکر پیشوا مرہٹا کو مدد دینا اور انگریزی علاقہ کو غارت کرنا شروع کیا بعد شکست سے خاندان پیشوا کے انگریزون نے اس ریاست پر بہی لشکر کشی کی جب قلعہ اشونت گڈہ فتح ہوا تو دُرگا بائی مرگئی اور سرداہی ریاست کی دو عورتون میسمان ساونتری بائی و ترمدہ بائی بیوگان کہیم ساونت اول کے متعلق ہوئی وہ انگریزی اطاعت مین آئی اور انگریزون نے ۱۸۱۹ء مین صلح منظور کرکے علاقہ ریاست کا کنارۂ سمندر دریا کارنی سے حدود پرتگالی تک لیا فوج انگریزی ریاست گاہ مین مین قایم ہوئی ۱۸۴۴ء مین بعد بلوغ کہیم ساونت کے علاقہ ریاست کا اوس کے سپرد ہوا پہر سردارن متعلقہ ریاست نے فساد برپا کیا اور چاہا کہ کسی طرح انگریزی اطاعت سے بری ہوجائین اون کی سرکوبی بخوبی ہوئی اور ۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۶ء تک بالکل امن ہوگیا — رقبہ اس ریاست کا نو سو میل مربع ہے آمدنی دو لاکھ روپیہ آبادی ایک لاکھ باون ہزار دو سو چھہتر نفری کی —

خاندان ریاست گیکوار یعنے راج بروڈا

افسران کلان قوم مرہٹا سے ایک شخص سردار کہنڈے راؤ دہابری تہا گجرات اور کاٹہیاوار کے علاقہ مین اوسکی جاگیر تہی جب مرہٹون کی آپس مین عداوت و نزاع پیدا ہوئی تو کہنڈے راؤ نے جانبداری ساہوجی کی کی اور ساہوجی نے اوسکو عہدہ سنتاپتی کا دیا اور اوسکے سفارش سے داماجی گیکوار کو اپنا نایب مقرر کیا کہانڈے راؤ اور داماجی دونونے ۱۷۲۱ء مین وفات پائی کہانڈے راؤ کی جگہہ اوسکا بیٹا ترمبک راؤ دہابری اور داماجی کی جگہہ اوسکا برادر زادہ پیلاجی گیکوار قایم ہوا ۱۷۲۱ء مین پیشوا باجی راؤ نے سربلند خان صوبہ دار گجرات سے جو منجانب شاہنشاہ دہلی مامور تہا چہارم حصہ آمدنی صوبہ کا لینا کے اپنا تابعدار بنایا اور حکم دیا کہ آیندہ وہ کسی اور فرمانروا قوم مرہٹا کو اپنے علاقہ مین دست اندازی نہونے دی اور یہہ انتظام اوس نے صرف بخیال فساد انگیزی و دست اندازی ترمبک راؤ دہابری اور پیلاجی گیکوار کے کیا تہا چونکہ ترمبک راؤ اور پیلاجی کی جاگیرین یہی علاقہ گجرات سے ملتی تہین اور وہ چاہتے تہے کہ گجرات کا قلمرو

قبضہ مین آجائے اسلئے اونہون نے گجرات کی فوج کے افسرون کی سازش سے گجرات پر حملہ کیا
مگر عند المقابلہ ۱۷۳۱ء مین ترمبک راؤ مارا گیا اوس روز سے حقوق پیشوا مرہٹا کے گجرات مین قایم ہوگئے
اور قرار پایا کہ جسونت راؤ پسر خورد سال ترمبک راؤ نامزد عہدہ سنتاپتی کا ہو اور بیلاجی گنیکوار
عہدۂ سنتا خاص پر قیام پائے راجہ پیشوا اور سنتا مین ایک دوسرے کی علاقہ مقبوضہ سے مزاحم ہون
جسونت راؤ کے اختیار مین کل انتظام گجرات کا رہے مگر نصف آمدنی خاندان پیشوا کو ادا کیا کرے
چونکہ سربلند خان صوبہ دار گجرات نے آمدنی چوتھ بے اجازت شاہ دہلی کے راجہ پیشوا کو دینی کی
تھی اسلئے بادشاہ نے اوسکو برخاست کرکے نظامت گجرات کی ابھی سنگھ راجہ جودھپور کو دی
راجہ جودھپور نے جب اپنی فوج گجرات کو بھیجی تو اوسکے ایک افسر کے ہاتھ سے بیلاجی گنیکوار
مارا گیا مگر داماجی گائکوار بیلاجی کے بیٹے نے قاتل پر خروج کرکے اوسکو قتل کیا اور شاہ دہلی کے
دربار مین بڑا نذرانہ ادا کرکے کل علاقہ گجرات کا اپنے نام پر لکھالایا جسونت راؤ دامابڑی جب
سن بلوغ کو پہونچا تو محض نالائق نکلا اسلئے خاندان گنیکوار نے زور و رتبہ حاصل کیا مگر خراج
گذار دربار پونا کا رہا ۱۷۵۲ء مین جب حکومت مغلیہ بالکل گجرات سے جاتی رہی تو شہر
احمد آباد اور اوسکا علاقہ نصف نصف دربار پیشوا اور گائکوار نے آپس مین بانٹ لیا
داماجی کے مرنے کے بعد اوسکے چار بیٹے باقی رہے ایک سیاجی بڑا بیٹا دوسری رانی سے اور
گوبند اوسرا بیٹا بہلی رانی سے اور راماجی اور فتح سنگھ تیسری رانی سے ان مین سے گوبند راؤ
بوقت وفات اپنے باپ کے پونا مین تھا اوس نے راجہ پیشوا کو ایک بڑی رقم نذرانہ کی دیکر حکومت
اپنی ریاست کی اپنے نام پر حاصل کی سیاجی بڑا بیٹا داماجی کا بحمایت فتح سنگھ اپنے بھائی
کے دعویدار ریاست کا ہوا اوسکا حق بھی دربار پونا مین منظور ہوا اور بعد یہ نذرانے کے
حکومت سیاجی اور کارپردازی فتح سنگھ کو ملی چونکہ دربار پونا دل سے دشمن اس خاندان کا
تھا اوس نے دونو کی حکومت ادھی منظور کرکے چاہا کہ بھائیون مین خونریزی ہو اور خاندان
برباد ہوکر انکا علاقہ بھی سرکار پونا کے شامل ہوجائے چنانچہ بھائیون مین بڑے بڑے فساد اور

اور تنازع ہوئے آخر ریاست پرسیاجی اور فتح سنگھ قائم ہوگئے جب عہد سلطنت راگوبا پیشوا کا آیا تو اوس نے بہرحق گوبند راؤ کا منظور کیا مگر عمل و دخل اوسکا نہوا اور فتح سنگھ بنیابت سیاجی بدستور حاکم رہا فتح سنگھ ۲۱ - ماہ ستمبر ۱۸۰۸ء مین مرگیا اور اوسکے بھائی مانا جی نے فوراً انتظام ریاست کا اپنی بھائی سیاجی کے نام سے اپنے قبضے مین کرلیا چونکہ گوبند راؤ طرف ثانی کا مددگار رہا راجہ مادھوجی سندھیا تھا اسلئے مانا جی نے خائف ہوکر انگریزون سے مدد طلب کی مگر حسب موقع وقت منظور نہوئی ماہ اگست ۱۸۹۳ء مین مانا جی مرگیا اور بسیا لیا فتی سیاجی کے گوبند راؤ جانشین ہوا اس جانشینی کے عوض مین گوبند راؤ نے دوبارہ ایک قسم نذرانہ کی دربار پونا مین داخل کی اور اضلاع جنوب تاپتی اور حصہ محاصل پرسٹ مقام سورت بہی جولے راجہ پیشوا کے کردیا مگر پیشوا نے کچھ عرصہ کے بعد انگریزون کی سفارش سے یہہ علاقہ واپس کردیا گوبند راؤ نے انگریزون کے ساتھہ بہی اپنی رسم و رسم پیدا کی ہی ماہ ستمبر ۱۸۱۹ء مین گوبند راؤ مرگیا اور اوسکا بڑا بیٹا انند راؤ جانشین ہوا چونکہ یہہ کم عقل تہا اوسکا بہائی جو غیر منکوحہ عورت کے بطن سے تہا مختار و مدار المہام بنا مگر اوسکو سرکش پاکر باشارہ راؤ آپاجی وزیر کی ریاست سے بیدخل کردیا اوسپر ملہار راؤ ہمشیرزادہ گوبند راؤ نے فوجی کی اعانت کی اور راؤ آپاجی کو ترک وزارت پر مجبور کیا اس لئے راؤ آپاجی نے انگریزون کو اپنا حامی بنایا اور انگریزون نے ملہار راؤ پر فوج کشی کی اور اوس نے حاضر ہوکر ایک لاکہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اپنا گذارہ لینا قبول کیا اور بیٹی کو روانہ ہوا اس انتظام کے بعد چہارم حصہ علاقہ سورت اور پرگنہ چورا سے اس ریاست سے انگریزون کو ملا اور وزارت راؤ آپاجی کی دوام کے لئے قائم ہوئی چونکہ اوسوقت عرب کی فوج کا اس ریاست مین بڑا زور و شور تہا اور بڑے بڑے مقامات مستحکم اون کے قبضہ مین تہے اور مہاراج کو بیس لاکہ روپیہ اونکی تنخواہ کا دینا تہا اسلئے اونہون نے مہاراج کو بطور قیدیون کے رکہا تہا اختیار کل ریاست مین فوج کا تہا بنظر رفع کرنے اس قباحت کے انگریزون نے بیس لاکہ روپیہ ریاست کو اپنے پاس سے قرضہ دیا اور فوج سرکش کو برخاست کیا مہاراجہ انند راؤ نے ماہ اکتوبر

سنہ ۱۹ء مین وفات پائی اور اوسکا بھائی سیاجی گدی نشین ہوا اور وہ فرزند اصلی اوس کے بلونت راؤ اور بیلاجی کارپرداز مقرر ہوے ماہ دسمبر سنہ ۴۴ء کو راؤ سیاجی نے بھی وفات پائی اور بڑا بیٹا اوسکا گیپنت راؤ جانشین ہوا وہ نوبرس تک حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۶۰ء مین مرگیا اوسکا کوئی فرزند نہ تھا اِس لیئے اوسکا بھائی کہانڈے راؤ مہاراجہ بنا اور بڑی سخاوت ودریا دلی وعالی ہمتی کے ساتھہ حکومت کرتا رہا آخر سنہ ۸۲ء مین فوت ہوا چونکہ یہہ بھی بے اولاد تھا اسلیئے منظوری گورنمنٹ وامراے دربار اوسکا بھائی مہاراجہ ملہر راؤ رئیس بناجو اب مالک حاکم ریاست کا ہے - رقبہ اس ریاست کا چار ہزار تین سو ننانوے میل مربع ہے آمدنی ساٹھہ لاکھہ روپیہ کی آبادی سترہ لاکھہ دس ہزار چار سو چار نفری کی فوج ریاست کی پانچہزار سات سو پچاس سوار سمیت فوج کنٹنجنٹ اور چار ہزار پیادہ پچیس گولہ انداز تین ہزار سپاہ سرحد بندی ہے گورنمنٹ انگریزی کو استحقاق حکومت کا رخانجات تہک اور اختیار قائم کرنے لنگر گاہون کا اس ریاست مین حاصل ہے ؛

خاندان ریاست گولاہار

بانی اس ریاست کا اول انگریا کا فوجی نام ملازم سیواجی مرہٹا کا ہوا اوس نے سیواجی اور اوسکی اولاد کی وقت بڑی ریاست تحصیل کی یہہ علاقہ بہی اور علاقون کے جو متعلق علاقہ سورت کی تہا اوس کے قبضہ مین آیا اوس کے بعد یہہ علاقہ دو حصون مین منقسم ہوگیا یعنے سنبہاجی وسیکوجی دو بیٹے اوس کے بحصہ نصفا نصف اسپر قابض ہوئی یہہ خاندان دور دور تک جاکر سمندر جہازون کو لوٹتا تہا اِسلیئے اوسکو تمام لوگ دریائی چور کہتے تہے جب ترقی خاندان پیشوا یعنے دربار پونا کی ہوئی تو تولاجی پسر سنبہاجی سے نصف علاقہ تو چہن گیا اور وہ قید مین مرگیا سیکوجی دوسرا رئیس بہی لاولد مرا چونکہ اون کی مدعیون کی بغیر کانوجی کے اور تین بیٹے غیر منکوحہ کے پیٹ سے تہے اون مین سے بڑے بیٹے ناناجی نے دربار پونا سے فوجداری پائی اور راو اوسکا بیٹا راگہوجی سنہ ۱۷۶۶ء مین مسند اختیار ہوا اور بآرام تمام ستایئس سال حکومت

آخر ۱۸۱۸ء مین مرگیا اور ریاست بسبب دغا بازی کے دربار پونا کے حکم سے ضبط ہوئی ۱۸۱۹ء مین
پہر ماناجی بن راگھوجی بن ماناجی نے ریاست اس علاقہ کی دربار پونا سے حاصل کی ۱۸۲۹ء مین
راجہ ستارہ کے سفارش راجہ سندیا کی ماناجی کو ریاست سے بیدخل کرکے اوسکے برادر زادی سنبھاجی
کو رئیس نیا یاد ۱۸۴۷ء مین مرگیا اور راگھوجی جانشین ہوا بعد استیصال دربار پونا کے یہہ ریاست
انگریزی حکومت مین آئی ۱۸۴۸ء مین راگھوجی مرگیا بعد مرنے اوسکے ایک لڑکا اوس کی
رانی کے پیٹ سے پیدا ہوا اور وہ جانشین قرار پایا مگر وہ بھی تین مہینے کی عمر پاکر فوت ہوا اسلئے
ریاست ضبط ہوکر شامل علاقہ انگریزی کی ہوئی ٭

خاندان ریاست نوانگر

یہہ ریاست ضلع ملا رعلاقہ کاٹھیاوار مین واقع ہے رئیس یہان کے قوم چہار بچا راجپوت ہین اور جام
کے خطاب سے اپنی آپ کو مخاطب کرتے ہین اس ریاست کے ماتحت اور جاگیردار شامل ہیں گوندل و
راجکوٹ وغیرہ بہت ہین پہلے یہہ خاندان کیچھ کی ملک سے کاٹھیاوار مین آکر آباد ہوا شہر
نوانگر بھی اونہون نے ہی آباد کیا اور بعد اخراج خاندان جتو اوسکے خود قابض و متصرف ہوگئے
پہلا خاندان اب ریاست خور دیو ربندر مین رہتا ہے چونکہ یہہ خاندان سمندر مین چوری کرتا تہا
اس لئے ۱۸۰۸ء مین گورنمنٹ انگریزی نے سنونت جی رئیس سے بزور یہہ عمل ترک کرایا بلکہ حقوق
محصول جہازہای طوفان زدہ کا بھی رئیس نے انگریزون کے کہنے سے چھوڑ دیئے ۱۸۱۰ء مین اس
علاقہ کا جام برسر فساد ہوا اور صاحب ایجنٹ انگریزی کو جو اوسکی علاقہ مین تحقیقات دختر کشی
کے لئے گیا تہا نکالدیا اور رؤسائی کو بھی اوس نے ترغیب دی کہ انگریزی اطاعت چھوڑدین
اسواسطے اوسپر فوج کشی ہوئی اور وہ بہت سے لیت و لعل کے بعد مطیع ہوا سنونت جی کی
وفات کے بعد رول جام برادر زادہ اوسکا جانشین ہوا اوسکے بعد ویاجی نے حکومت پائی
آمدنی اس ریاست کی چھ لاکھ روپیہ سالانہ ہے جس مین سے پچاس ہزار تین سو بارہ روپیہ
گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے اور مہاماحہ بروڈہ چونسٹھ ہزار ایک سو تراسی روپیہ اور نواب

جوناگڈہ چار ہزار آٹھ سو تینتالیس روپیہ خراج اس سے وصول کرتا ہے۔

خاندان ریاست بھونگر

بھاکر بھونگر کا قوم سے گوہیل راجپوت ہے عرصہ ایکہزار دو سو برس کا گذرا ہے کہ یہہ قوم بسر کردگی اپنے رئیس سیجک نام کر اس علاقہ مین جو متعلق کاٹھیاوار کے ہے آکر آباد ہوئی سیجک کے تین فرزند تھے اون تینون کی اولاد سے تین ریاستین ہوئین یعنی رانوجی سے رئیس بھونگر اور سارن جی رئیس روہی اور ستیاجی سے رئیس بالیتانا پیدا ہوا شہر بھونگر کے بنیاد ۱۷۲۳ء مین بھوسنگہ عہد وقت سنگہ نے ڈالی تھی اور وقت سنگہ ۱۷۶۲ء مین رئیس ہوا ۱۸۱۶ء مین وقت سنگہ مرگیا اور اوسکا بیٹا وجی سنگہ رئیس ہوا وہ ۱۸۲۹ء مین مرگیا اور اکراجی جانشین ہوا وہ ۱۸۵۴ء مین فوت ہوا اور اوسکا بھائی جسونت سنگہ رئیس بتاجواب موجود ہے۔ آمدنی اس ریاست کی آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ اوس مین سے ایک لاکھ بتیس ہزار روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو خراج ملتا ہے۔

خاندان ریاست کچھ

یہہ ریاست جہاریجا کچھ کی ایک فرع خاندان شاہی سے ہے جو عرصہ قریب چار سو برس سے زیر حکم جام لکھا پسر جہاجا سے سندھ کے ملک سے اسملک مین آکر آباد ہوئی اوسی جہاجا کے نام سے اس قوم کا نام جہاریجا مشہور ہے اوسکے بعد علاقہ مقبوضہ کچھ کا اوسکے تین پوتون مین تقسیم ہوگیا اور ۱۷۴۱ء مین تینون خاندان جام وادر جام ہمیر جام راول اپنی اپنی حکومت پر قایم ہوئے جام وادر کی حکومت علاقہ واگر یعنے طرف شرق اس علاقہ کے تہی جام راول نے اپنے رشتہ دار ہمیر کو قتل کرکے اوسکا علاقہ جو خاص کچھ تہا اپنی شامل کرلیا مگر گنہگار ہمیر مقتول نے باعانت رجہ احمد آباد کے جس سے اوس نے خطاب راؤ کا حاصل کیا تہا اپنا اور کل علاقہ راول کا چھین لیا وادر کو بھی اپنی زیر حکومت کیا اوس کے بعد جب گیارہ پشتین برابر گذر چکین تو ۱۸۱۹ء مین راجہ رای دہن رئیس بنا اس نے صاحبان انگریز سے اتفاق کیا چونکہ نہایت بے رحم وظالم تہا امراؤ کے اسکو قید کرلیا اور ریاست ایک شخص مسلمان فتح محمد

نام کے ماتحت آئی اوس نے انتظام بہتر پایا کہ کیا ۱۷۹۵ء مین انگریزون سے صلح کی ۱۷۹۷ء مین مرگیا اور راے دہن کا بیٹا مان سنگھ المعروف بہاریل جانشین ہوا اوسپر راؤ لادو یا برادر زادہ راے دہن کا دعوے دار ریاست کا ہوا مان سنگھ اگرچہ پسر راے دہن کا غیر سنکو حقدار تھا مگر حسین میان اور ابراہیم میان پسران فتح محمد اوسکے حامی ہوئے اسلئے مان سنگھ فتحیاب ہوا چونکہ یہہ شخص علانیہ انگریزی مین غارتگری و رہزنی کرتا تھا اور چند مرتبہ کی فہائش سے باز نہ آیا اسلئے ۱۸۱۷ء مین اوسپر فوج کشی ہوئی اور راؤ کو معزول کرکے اوسکے بیٹے آدی سال کو انگریزون نے جانشین کیا فوج انگریزی بمقام کچ ماموہوئی حکومت مین بھی مداخلت انگریزی ہوگئی ۱۸۳۲ء مین انتظام ہوشیاری و لیاقت اس راؤ کی کل حکومت اوسکے حوالی ہوگئی کیونکہ اوس نے انتظام دختر کشی و بردہ فروشی وغیرہ امور ناجائز کا بخوبی کیا تہا بلکہ علاقہ انجار بھی اوسکو بعوض اٹھاسی ہزار روپیہ سالانہ کی گورنمنٹ سے عطا ہوا راؤ دی سال ۱۸۶۱ء مین گیا اور اوسکا بڑا بیٹا راؤ برگ مل رئیس بنا جو اب تک زندہ جات ہے - آبادی علاقہ کچ کی چار لاکھہ نوہزار پانسو بائیس نفری کی ہے اور رقبہ تخمیناً نوہزار میل مربع آمدنی علاقہ کی پندرہ لاکھہ روپیہ سالانہ جس مین سے نصف رئیسون و جاگیردارون کا اور نصف حق ریاست کا ہے ایک لاکھہ چھیاسی ہزار چھہ سو اونچاس روپیہ خراج کا گورنمنٹ انگریزی لیتی ہے اور ریاست بارونق و آباد ہے سوا اون ریاستون کے جو اس حصہ مین مذکور ہوئی ہین اور بھی ریاستین ہندوستان مین چھوٹی چھوٹی بہت ہین مگر اونکے تحریر حال سے طوالت ہوتی ہے -

دوسرا حصہ

مسلمان بادشاہون کے حال مین عہد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے آخیر معہ ذکر رؤسای اہل اسلام ہندوستان جنت نشان

چونکہ اس کتاب کے حصہ مین صرف مسلمانی سلطنت کا حال لکھنا منظور ہے اسواسطے بطور

اجمال عرب کے ملک کا حال جسسے مسلمانی دین کا شیوع وظہور ہوا ہے لکھا جاتا ہے بد ہنمراد کہ شائقین تواریخ معلوم کرلین کہ آیا اسلام سے پہلے ملک عرب کس حالت مین تہا اور بعد ظہور اسلام وہ کس درجہ کو پہونچا واضح ہو کہ عرب کا ملک ایک بیابان اور کوہستانے غیر آباد بے آب ملک ہے اسلام سے پہلے بہی عرب کے رہنے والے بیابانیون کیطرح جنگلون اور ویرانون مین اپنا مال مویشی لیکر گزارہ کرتے تہے اور سب لوگ متفرق فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم تہے ایک مذہب قایم نہ تہا بعض دہریہ اعتقاد رکہتے اور خدا کی ہستی کے بہی قایل نہ تہے اکثر اون مین سے بتون کو پوجتے اور ہر ایک فرقہ کا بت علیحدہ علیحدہ ہوتا تہا ایک کو دوسرے سے مشابہت نہ تہی چنانچہ ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نایلہ صفا و مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا بت طائف مین اور عزے قریش کے قبیلہ کا اور منات اوس اور خزرج کے قبائل کا بت اسیطرح اور قبائل اپنا اپنا بت الگ الگ رکہتے تہے بعض عرب فرشتون اور جنات کے معتقد تہے بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے اکثر یہودی و نصرانی بہی تہے علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہہ تہا کہ ہمجدیون کے نسب نامے اور شجرے یاد رکہتے اون کی تاریخ سے واقف رہتے خوابون کی تعبیر جانورون کے آواز اور پرواز کی شگون لیتے اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم لگاتے تہے بڑے بڑے سن رسیدہ بڈہے دنیا اور دنیا کی لذتون سے تارک ہوکر جنگلون اور پہاڑون کی غارون یا عبادت گاہون مین بیٹہکر غیب دانیون اور پیشین گوئیون کا دعوی باندہتے وہ لوگ کاہن اور راہب کہلاتے تہے تمام عرب مین کعبہ مقدس مقام تہا اور سال بسال حج ادا ہوتا تہا اور ضروری غسل مسواک کلی استنجا ناک مین پانی دینا بغل کو منڈانا ناخن اور ترقوہ ختنہ کرانا ہر ایک قوم مین جاری تہے چور کا دہنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا چونکہ سرزمین اسکی خشک اور برسات بہی کم ہوتی تہی قبیلون کے قبیلے اپنے اپنے مویشیون کے گلے لیکر اپنے مسکنون کو چہوڑ کر جہان پانی یا چشمہ کا نشان پاتے مقیم ہوجاتے

پیڑون کے جھنڈ نہ دن کی نہر گاہین اور کل تانکر کو سون نہ اور پڑتے جب تک وہ پانی وہان موجود رہتا انکا قیام بہی وہان رہتا پہر اور آسایشگاہ کی تلاش ہوتی مگر سب خانہ بدوش بہی نہ تہے جہان گزارہ کا سامان دامی دیکہتے وہان گہر بہی بنا لیتے تہی چنانچہ مکہ و مدینہ اور کئی اور مقام بہی تہے چونکہ شہر مکہ ایسے موقع پر واقع ہے کہ ہند اور افریقہ کی تجارت کے دو راستے یہان ملتے تہے اسواسطے یہان اجتماع لوگون کا رہتا تہا تمام عرب مین کوئی بادشاہت نہ تہی اگر تہے تو جمہوری طرز کی حکومت تہی ہر ایک قبیلہ کا جدا رئیس تہا جب کوئی باہر کا دشمن آپڑتا تو سب یکدل یک جان ہو جاتے قریش کا قبیلہ قدیمی و معزز مکہ کے قبائل مین سے تہا اور کام مہمان کی پذیرائی تہی مکہ کی آبادی اور شہر والون کی بہبود و سود مین اس قبیلہ کے لوگ کہان ساعی تہے تجارت کا انتظام بہی انہین کے متعلق تہا اون مین بنی ہاشم کا خاندان نامی و بزرگ و صاحب عظمت شمار ہوتا تہا زیادہ تر عزت اون کی اس لحاظ سے تہی کہ کعبے کے متولی بہی وہی تہے اور وہ بہی اس خدمت کا حق بخوبی ادا کرتے تہے عرب کے لوگون مین فصاحت کلام و سخاوت و مہمان نوازی و غیرت و حمیت و استقلال طبیعت و انتقام جوئی و شجاعت و جوانمردی جبلی تعریف بہی اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کے حکام نے تسخیر کی ارادے کئے مگر دیرینی ملک اور وحشت کے سبب سے اون کے ارادے ٹوٹ جاتے تہے اور یہ قومین آزادانہ گزارہ کرتی رہین مگر آپسمین ان کے ذرہ ذرہ سی بات پر خونریزیان واقع ہو جاتی تہین یہودی عرب کے قدیمی رہنے والے نہی بلکہ جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت سے یہودی اوس ملک سے بہاگکر عرب مین آ گئے اون کے بعد عیسائی بہی اون کے شامل ہوئے مقام کعبہ حضرت ابراہیم کے وقت سے مرجع خلائق تہا اور ہزارون لوگ جمع ہو کر ہر سال حج کے لیے آتے تہے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی تولد سے اول مسمی ابرہہ حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ حبش کے حکم سے صنعا مین ایک عمارت عالیشان بنائی اور عام منادی کی کہ اہل عرب اس گہر کے حج کے لیے آئین وہ گہر ایک کلیسا تہا اور لاکہون روپیہ اوس کی تیاری پر صرف ہو کر قلیس نام رکہا گیا تہا

در و دیوار اوسکے زر و جواہرات سے مرصع تھے عیسائی کلیسائی مذہب کے بت اوس مین رکھے گئے اور نہایت زیب و زینت کا سامان تیار ہوا باہر مکان کے مسافر خانے پختہ مسافرون کے آرام کے لئے بنوائے گئے جب وہ مکان تیار ہو چکا کلیسائی مذہب کے لوگون کی آمد و رفت شروع ہوئی عرب بھی بعض بعض اوسطرف رجوع لائے مگر خاندان قریش پر یہہ امر نہایت ناگوار گزرا انتہی مین ایک شخص بنی کنانہ کے قبیلہ کا مین مین جا پہونچا اور اوس مکان کا جاروب کش و فراش مقرر ہوا جب آمد و رفت اوسکی بخوبی اوس مین ہو گئی اور اعتبار بڑھ گیا تو ایک رات اوس نے جا بجا اوس مصفا مکان مین پائخانہ پھرا اور صبح ہوتے ہی بھاگ گیا جب یہہ خبر ابرہہ کو پہونچی کمال غضبناک ہوا اور جانا کہ عرب کے رہنے والے لوگ جو کعبے کے حج کو مائل ہین اس مکان سے عداوت رکھتے ہین اور حتی کعبہ مسمار نہو گا اس مکان کی زرگی شائع نہو گی ابرہہ اس ارادے مین تھا کہ ناگاہ ایک اور گل یہ سنا کہ ایک قافلہ عرب کا جو حرم کے رہنے والے لوگ اوس مین تھے رات کو اوس مکان کے پاس شب باش ہوئی دو گھڑی رات رہی وہ جب چلنے لگے اور آگ جلائی اتفاقاً اوسوقت ہوا تیز چلتی تھی آگ اوڑکر اوس گھر کے سامان و اسباب مین جا لگی اور تمام فرش و فروش و زیور و جواہرات سب جل گیا اور دیوارین و نقش و نگار سب ہوئین سے سیاہ ہو گئی یہہ حال دیکھکر عرب سب وہان سے بھاگے چونکہ یہہ نقصان بھی اہل عرب کے سبب سے ہوا ابرہہ مین سے ماتھیون کا لشکر اور بیشمار فوج لیکر مکہ پر چڑھ آیا اس ارادہ پر کہ کعبہ کو گرا کر مکان کو بے نشان کر دیوے جب وہ فوج داخل عرب ہوئی ہزارون عرب جمع ہو کر ابرہہ کے پاس گئے اور نہایت زاری کی کہ کعبہ نہ گرایا جائے مگر وہ باز نہ آیا پھر سب نے ملکر ایک رقم کثیر نقد اپنے ذمہ پر قبول کی تاکہ وہ لیکر اس ارادہ سے باز آئے مگر ابرہہ نے کسیکی نہ مانی آخر جب وہ لشکر مکہ کے پاس آ پہونچا مکہ کے رہنے والے سب کے سب خوف کے مارے اپنا مال و اسباب و عیال لیکر پہاڑون پر چڑھ گئے اور شہر خالی رہ گیا نام شہر مین صرف عبدالمطلب حضرت پیغمبر کے دادا جو متولی کعبہ کے تھے رہ گئے اور حیران تھے کہ آیا اس مکان کے بچنے کے لیے کیا تجویز کیجائے تیسرے روز محاصرہ کے

ابرہہ اپنے ہاتھی اور لشکر لیکر سوار ہوا اور چاہا کہ آج اس متبرک مکان کو گرا کر خاک کے برابر کر دیجائے
کہ یکایک سبز رنگ کی چڑیاں جدہ کیطرف سے کہ دریائے شور کا کنارہ ہے اور مکہ معظمہ سے مغرب کیطرف
واقع ہے غول کے غول جمع ہو کر ابرہہ کے لشکر کیطرف آئیں اور ہر ایک چڑیا کے پاس ان چڑیوں میں سے
تین تین کنکر تھے مسور کے دانہ سے کچھ بڑے تھے ایک ایک تو دو پنجوں میں اور ایک ایک چونچ
میں جب وہ چڑیوں کے غول لشکر کے سر پر پہونچے تو وہ کنکر اونہوں نے پھینکنے شروع کیے اور وہ
کنکر جس ہاتھی یا آدمی جسکے سر پر پڑتا اوس کے پاخانہ کی راہ سے نکلجاتا اور وہ نے الفور گر کر مر جاتا ہزاروں
آدمی اور ہاتھی اون کنکروں کے صدمہ سے قتل ہوئے یہہ حادثہ وادی محسر میں واقع ہوا جو مکہ سے بفاصلہ
چھ کوس کے عرفات کے راستے میں ہے تمام اسباب لشکریوں کا اوسی جنگل میں پڑا رہا چند روز کے بعد
آکر مکہ والوں نے لوٹا اور وہ کنکریاں مدت مدید تک شہر مکہ میں بطور یادگار رہی ہیں قبل از
اسلام اہل عرب میں بڑا فخر فصاحت اور بلاغت کا تھا اور ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو
فقط اپنی قدرت کلام سے اپنا رام کر لیتا تھا جب کہ جنگ میں رجز خوانی منظوم اشعار سے
پڑھے جاتے تو اوس سے شجاعوں کی شجاعت کا جوش دوبالا ہو جاتا تھا جب عرب اپنے مکتوں پر
نوحہ کرتے تو اوس کلام کی تاثیر سے پتھروں کے دل موم ہو جاتے تھے بڑے بڑے صاحب کلام
اونمیں سے خطیب کہلاتے تھے جبل عرفات کی پیچھے مکہ کے پاس عکاظ ایک مقام تھا وہاں برس میں ایک
بازار لگتا اور میلا ہوتا تھا اور ہزاروں لوگ جمع ہو کر تجارت کا بازار گرم کرتے تھے اوس میں
بھی بڑے بڑے شاعر اور خطیب آکر اپنے اپنے کلام سے لوگوں کو مستفید کرتے تھے اور بنظر
اشتہار اپنے اپنے قصائد کو کعبہ کے دروازہ پر آویزان کر دیتے تھے جب قصائد و خطبہ نویسی
کا چرچا پہیلا زبان آور لوگوں کی عزت بڑھ گئی وحشی جنگلی آدمی آدمیت سیکھ گئی پاکیزہ پاکیزہ
الفاظ فصیح محاورے نکمین اصطلاحین استعمال میں آنے لگیں سب لوگ تاریخدان ہو گئے
غرض جب ستارہ بخت عرب کا اوج پر آیا اور حکم الحاکمین نے چاہا کہ عرب والوں کی حکومت
دور دور ملکوں میں پہیلی تو ایسے ایسے موقعے ظہور میں آنے لگے جن سے اہل عرب کے

شائستگی پانے لگی آخر پوری تکمیل ملک عرب کی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہوئی جنکا ذکر تحریر ہوتا ہے اور حضرت کی ہدایت اور رہنمائی اور نوجہ سے عرب کے رہنے والون نے دین اور دنیا کی وہ دولت پائی کہ ہفت اقلیم مین کسیکو نصیب نہی اور نہوگی

پہلا چمن

حضرت خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اون کے خلفا کی بیان مین -

اللہ کے رسول پیغمبر مقبول احمد مجتبے محمد مصطفے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکو خدا نے نبی بنایا اُن کے ذریعہ سے مسلمانی دین پھیلایا مسلمانون کا اعتقاد ہے کہ زمین آسمان کے ظہور سے پہلے خدا نے محمد صاحب کا نور پیدا کیا تھا پھر اوس نور سے زمین آسمان جن انسان تمام جہان کل حیوان سب سامان سورج چاند نباتات جمادات نبائی طرح طرح کے جلوے دکھلائے جب پیدا نمود پایا وحدت مین کثرت کا ظہور نظر آیا حضرت کے بزرگ قریشی کی اسماعیلی کہلاتے تھے انکی باپکا نام عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف اور والدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن عبدالمناف تھا چالیس برس کی عمر مین مکہ مین حضرت کو پیمبری اُتری وحی نازل ہوئی اونہون نے خدا کے حکم سے لوگون کو دین اسلام کیطرف رہبری شروع کی مکہ مین ہی حضرت کو معراج ہوئی تیرہ برس بعثت کے بعد بسبب ایذارسانی کفار کی حضرت نے خدا کے حکم سے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ مین گئے مدینہ کے لوگ حضرت پر ایمان لائے اور مسلمانی دین کو فروغ ہونا شروع ہوا اور پے در پے لڑائیان مکہ والون وغیرہ کفار کے ساتھ ہوئین +

پہلی لڑائی

بدر کے مقام پر ہوئی اس مین مکہ کے کفار ایکہزار آدمی کی فوج لیکر مدینہ پر چڑھ آئے حضرت

بھی باتفاق تین سو تیرہ آدمیوں کے اُن کے مقابلہ کو نکلے اور عند المحاربہ ابوجہل و عتبہ بن ربیع و شیبہ بن ربیع و حنظلہ بن ابی سفیان باتفاق ستر کس اپنے ہمراہیوں کے ماری گئی بہت سے گرفتار ہوئے حضرت کی طرف سے چودہ آدمیوں نے شہادت کا جام پیا اور کفار کو شکست ہوئی مال اور نخلہ لوٹا گیا۔

دوسری لڑائی اُحد کے مقام پر ہوئی اس میں پہلے مسلمان فتحیاب ہوئے اور کفار کا مال لوٹنے لگے کفار دوسرے راستہ سے ان پر آپڑی اور ستر آدمیوں کو شہید کیا امیر حمزہ حضرت کے چچا بھی اسی میں شہید ہوئے مگر باوجود اس غلبہ کے بھی کفار وہاں نہ ٹھہر سکے اور واپس چلے گئے۔

تیسرا غزا بنی نضیر یہودیوں کے ساتھ ہوا یہ لوگ حضرت کے دشمن تھے اُن پر حضرت خود گئے اور اُنکو گھیر لیا ملک سے بیدخل کیا اور اموال و سامان اسباب و سامان جسقدر تھا غنیمت میں آیا جلاوطن کر دیا

چوتھا غزائے خندق مشہور ہے اس میں مکہ کے کفار بڑا ہجوم کر کر مدینہ پر چڑھ آئے اور حضرت نے مدینہ شہر کے گرد خندق کھودوائی کفار خندق کے باہر اترے رہے تیرون اور پتھروں سے لڑائی ہوتی رہی آخر کفار بہ سبب نہ ملنے رسد کے اور طوالت ہم کے فتح سے ناامید ہو کر واپس چلے گئے اس جنگ میں کفار کیطرف سے عمر بن عبد ود جسکو اہل عرب ہزار بہادر کے برابر گنتے تھے مرتضی علی کے ہاتھ سے قتل ہوا اس جنگ میں مرتضی علی حضرت کے عم زاد بھائی نے بڑے بڑے کار نمایاں کئے۔

پانچوان غزا بنی قریظہ ہے ان کو حضرت نے بدعہدی کی سزا دی کہ وہ باوجود عہد کے کفار مکہ سے ملگئے تھے حضرت نے ان کو جلاوطن کیا مال اسباب لیا اور اُنکے املاک مسلمانوں کو دیدیے

چھٹا غزائے خیبر ہے خیبر کے یہودی حضرت کے دشمن تھے انپر بھی حضرت خود چڑھ کر گئے اور اُنکو غارت کیا قلعہ کا مضبوط دروازہ علی المرتضی کی پہلوانی کے زور سے لوٹا اور مرحب یہودی یہودیوں کا بہادر افسر علی المرتضی نے قتل کیا بڑی دولت یہودیوں کی مسلمانوں نے پائی

ساتوان غزائے فتح مکہ ہے اس میں بارہ ہزار سوار و پیادہ حضرت کے ساتھ مکہ کو گیا اور مکہ فتح ہوا ابوسفیان جو کفار کا سپہ سالار و سردار تھا مسلمان ہوا عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ خالد بن ولید کی تھوڑی سی لڑائی ہوئی اُس میں ستر کافر ماری گئے اور سب کو امان ملی

اور کعبہ جسمین تین سو ساٹھ بت تھے اوسنے سب سے پاک ہوا تمام بت توڑے گئے ۔

آٹھوین غزا سے حنین ہے یہہ غزا حنین کے مقام پر طائف کے کفار کے ساتھہ ہوا حضرت اون پر بارہ ہزار اصحاب کے ساتھہ گئے اور فتح پائی اور اونکا مال جو لوٹا تھا وہ پھر کے نو مسلم لوگونپر تقسیم کر دیا ۔

نوین غزا تبوک ہے اس مین حضرت تیس ہزار سوار کے ساتھہ روم و شام کی فوج کے مقابلہ کو گئے مگر مقابلہ نہوا ۔ غرض کہ آنے مدینہ کے حضرت نے اپنے اصحاب کے اتفاق سے دین اسلام پھیلانے مین بڑی کوششین کین ہزارون آدمیون کو مسلمان کیا توحید الٰہی پھیلائی مین کا ملک فتح کر کے لوگون کو اسلام کی ہدایت کی مگر افسوس کہ حضرت کی عمر نے وفا نہ کی اور حضرت تریسٹھہ سال کی عمر سنہ ۱۱ ہجری ۱۲ ربیع الاول مین وفات پا گئے مدینہ مین مدفون ہوئے حضرت کی اولاد باقی نہین ہے ہی آل سادات حسنی و حسینی موجود ہین ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات بعد باجماع صحابہ ابوبکر صدیق جو قبیلہ بنی تیم مین سے تھے خلیفہ ہوئے فضیلت یہہ تھی کہ ابوبکر جو ان آدمیون مین سب سے اول ایمان لائے تھے بی بی عائشہ صدیقہ حضرت کی زوجہ محبوبہ کے یہہ باپ تھے چار دن اصحاب کبار سے یہہ پہلے اصحاب تھے انہون نے حضرت کے روبرو بڑی خدمتین کین تھین انکا مال حضرت اپنا مال جانتے تھے ہجرت کے وقت بھی یہہ غار مین رفیق اور سفر مین یار کار تھے ان کی خلافت کے وقت مسیلمہ کذاب نے پیغمبری کا یمامہ مین دعوی کیا اصحاب کے لشکر نے اوسکو مارا ۔ دوسرے اسود بن عیسی بنوت کا جھوٹا دعوا کیا فیروز دیلمی کے ہاتھہ سے قتل ہوا ۔ تیسرے طلحہ بن خویلد جو جھوٹا پیغمبر بنا تھا اپنی سزا کو پہونچا چوتھے سجاع نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار ہوئی تھی اپنے دعوی سے تائب ہو کر مسلمان ہوئی ۔ پانچوین عرب کے بہت سے قبائل جو حضرت کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ دوبارا زور و شمشیر مسلمان کیے گئے ۔ قرآن کی آیتین جو ایک مقام پر جمع نہ تھین ان کے حکم سے سب جمع کی گئین اور ولایت فارس یزان کے حکم سے اصحاب مامور ہوئی شام پر بھی لشکر بھیجا گیا اور

ونقوش شام کے لشکر کا سپلار مسلمانون کی قید مین آیا - دو برس تین ماہ اس خلیفہ نے خلافت کے آخر بائیسوین جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری مین وفات پائی حضرت کے روضہ کے اندر مدفون ہوئے ان کی اولاد صدیقی قریشی مکہ مین موجود ہے ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ

ابو بکر خلیفہ اول کے وفات کے بعد عمر جو قبیلہ بنی عدی سے تھے باجماع صحابہ خلیفہ ہوئے یہ خلیفہ پیمبر صاحب کے ہم جدی دوست بڑے ہوشیار دلاور زبردست بہادر صاحب رعب تھے پیمبر صاحب کے روبرو اونہون نے بڑی بڑی جانفشانیان کین ہر ایک غزا مین تلوار لیکر کفار کی فوج مین اتارین اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح حضرت کے ساتھہ کیا فاروق اعظم خطاب لیا ان کی خلافت کے وقت اسلام نے وہ رونق پائی کہ جسطرف انکی فوج جاتی فتح و نصرت استقبال کو آتی عدالت ان کی مشہور ہے انصاف کا چرچا دور دور ہے عدالت کا درہ انہون نے ایجاد کیا مظلوم کا انصاف ظالم سے لیا شہر کوفہ و بصرہ انہون نے ہی آباد کیا مصر و اسکندریہ و عراق و فارس و کرمان طبرستان کی مہمون مین فتح پائی روم و شام کی ولایت قبضہ مین آئی کل انیس ہزار چھتیس بڑے بڑے شہر انکے مطیع فرمان ہوئے نو کروڑ آدمی مسلمان ہوئے چالیس ہزار مسجد تعمیر ہوئی چار ہزار بت خانے گرائے گئے ایکہزار نوسو منبر جامع مسجدون مین رکھا گیا بیت المال کا انتظام ہوا سنہ ہجری قرار پایا - شہر بعلبک و حمص ان کے تصرف مین آیا شاہ ہرقل عیسائی بے درپے شکستین اصحاب کے لشکر سے کھاکر یورپ کو بھاگ گیا بیت المقدس کی پاک زمین مسلمانون کے قبضہ مین آئی اور وہان ایک عالیشان مسجد بنی مقام مسجد وہ اصلی مقام تھا جہان حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر تھی فارس کا بادشاہ یزدجرد مغلوب ہوا اکاسرہ کی سلطنت خاک مین ملی بڑے بڑے شہر مثل حلب انطاکیہ و تبریز وغیرہ فتح ہوئے شہر مدائن دارالخلافت کسرے مسلمانون نے اپنے قبضہ مین کیا لاکھون روپیہ کا مال لوٹ مین لیا ایوان کسرے مین سے کھود دیا گیا کتاب خانہ ایرانیون کا آگ اور پانی کے حوالے ہوا اسکندریہ

سے بہی بڑی دولت مسلمانون کو ملی دریاے شط العرب کے کنارے جو نہایت موزون موقع ایران وہندوستان وغیرہ ملکون کی تجارت کا تہا شہر بصرہ آباد ہوکر تجارت کی منڈی وہ شہر قایم ہوا شہر اہواز وملک شام ومصر کی مہمون مین مسلمانون نے اپنی جانین دین اور دین کو پہیلایا آذر بائیجان وہرات وجرجان تک فتوحات اسلامیہ نمایان ہوئین شہر نہاوند پر یزدجرد شاہ بکمال سختی مسلمانون کے مقابل ہوا آخر شکست کہاکر بلخ کو بہاگ گیا اور دریاے جیحون سے اوتر کر ترکستان کی راہ لی اوسوقت اسلام کی فوج نے ہندوستان کے کنارے کوہ مکران تک ملک فتح کرلیا تہا وہان آکر ابوموسی اشعری سپہ سالار نے اجازت نہ دی کہ فوج دریاے سندہ سے اوتر کر ہند مین داخل ہو اس خلیفہ نے امیرالمومنین کا خطاب لیا دیوان ودفتر مقرر کئے شہرون مین چوکیدار وعسس مامور فرمائے گہوڑدون پر ڈاکہ مقرر کی شہرون مین قاضی حاکم بہیجے کوفہ۔ بصری الجزیرہ۔ شام۔ مصر۔ موصل کو شہر اعظم قرار دیا رمضان کے مہینے مین نماز تراویح عشا کی نماز مین ایجاد کی ماہ رمضان مین مسجدون مین قندیلون کے روشن کرنے کی اجازت دی غریبون ومفلسون ومحتاجون ویتیمون کی صرف کے لئے اناج کا ذخیرہ مقرر کیا مسجد نبوی کو وسعت دی یہودی قوم کو حجاز اور شام سے نکالدیا کعبہ مین مقام ابراہیم اوسکے قدیم جگہ پر مقرر کیا علی المرتضے ہر ایک امر مین اس خلیفہ کے وزیر اعظم تہے اور بڑی مشیر کوئی امر بغیر تجویز ومنظوری علی المرتضے کے جاری ہوتی نہین پاتا تہا بعض اوقات کہ خلیفہ کی تجویز مین کوئی امر کسی موقع پر ہوتا اور علی برخلاف اوسکے فرماتے تو خلیفہ مان جاتے اور کہتے کہ اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا۔

دس برس چار ماہ پانچ روز انہون نے خلافت کی آخر ابولولو نام ایک مجوسی کے غلام کی تلوار سے پہلی محرم الحرام کے روز ۲۴ ہجری مین شہید ہوئے ۶۳ برس کی عمر پائی اولاد ان کی فاروقی قریشی کہلاتی ہے۔ ان کے اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ کو بیان سے تواریخ کی کتابین بہری ہوئی ہین انتقا یہان تک تہا کہ یہہ اپنے ہاتہہ کی مزدوری سے کہانا کہاتی بیت المال کا مال اپنی ذات کے تصرف مین نہلاتی فقیرانہ گودڑی پیوند کی ہوئی اپنے ہاتہہ کی سی ہوئی پہنتے

اپنے کام کے انجام کے لئے کسیکو تکلیف نہ دیتے شجاعت و جوان مردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر دلیر رو برو آتا ماری خوف کے رو پاہ بنجاتا۔

عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ

عمر دوسرے خلیفہ کی شہادت کے بعد کل صحابہ نے ان کو خلیفہ بنایا خلافت کا تاج پہنایا یہہ خلیفہ بڑے غنی مالدار کم آزار کم گو کم زبان باحیا شرمناک کم غضب سخی متقی پیمبر صاحب کے ہم جدی بہائی اور داماد تہے دو لڑکیان حضرت کی ان کے نکاح مین آئین اور ذی النورین کے خطاب سے مخاطب ہوے ان کی خلافت کے وقت بہی بہت حصہ روم کا اور ممالک افریقہ و جزیرہ قبرس و اندلس و خراسان و اصطخر و طبرستان و کرمان و سجستان و ارمینیا و نیشاپور و سیستان و قہستان و مرو و طالیقان سند و ہند پر فوج کشی ہوئی شہر ہمدان و بلاد طبرستان و جرجان و ملکت ایران مسلمانون کے تصرف مین آئی قرآن کو انہون نے جمع کیا کلام الٰہی کی آیات کو باہم انتظام دیا گیارہ سال گیارہ ماہ اٹہارہ روز انہون نے خلافت کی آخر مصر والون کے بلوے مین اٹہارہوین ذی الحجہ جمعہ کے روز ۳۵ھ مین شہید ہوے انکی اولاد عثمانی قریشی کہلاتی ہے مسجد الحرام کے چارون طرف کی زمین انہون نے خرید کر اوسکو وسیع کیا۔

علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتہے خلیفہ

عثمان خلیفہ ثالث کی شہادت کے بعد علی پیمبر صاحب کے حقیقی چچہ کے بیٹے اور داماد صحابہ کی اجماع سے خلیفہ ہوئے یہہ خلیفہ بڑے دلیر خدا کے شیر صاحب ذوالفقار و دلدل اسوار قاتل کفار شاہ ولایت مسلم ہمت تہے نادانی کی عمر مین یہہ حضرت کے رسالت پر ایمان لائے بدر و احد وغیرہ وغیرہ لڑائیون مین انہون نے بڑی بڑی شجاعتین کین اور پیمبر صاحب نے ان پر نہایت رضامند ہو کر لحمک لحمی دمک دمی روحی روحک کی حدیث ان کی حق مین جاری کی فاطمہ اپنی پیاری لڑکی ان کے نکاح مین دی اسد اللہ الغالب ان کو خطاب دیا اپنی اہل بیت کے رتبہ سے سرفراز کیا چار سال نو مہینے انہون نے خلافت کی مگر یہہ سبکو اوسکے جہگڑون اور فسادون مین ضائع ہوئی پہلے ابی طلحہ اور زبیر عائشہ صدیقہ کو ساتہہ ملا کر مستعد شورش کے ہوے اور عثمان رضہ کے قاتلون کے چہپا رکہنے کا عذر

دعوی کیا اور آپس میں بڑی لڑائیاں ہوئیں جب انکا خاتمہ ہوا تو معاویہ بن ابی سفیان حاکم شام نے فساد اوٹھایا اور عثمان کے خون کے عوض لینے پر آمادہ ہوکر باغی ہوا اسکے ساتھ بھی بڑے بڑے معرکے اور جنگ ہوئے تھے ہر ان لڑائیوں میں اسی ہزار مسلمان فریقین کیطرف سے کام آیا ستر کس بھی اصحاب جو اہل بدر تھے اور علی کے ساتھ اس معرکے میں خلیفہ برحق جانکر گئے تھے شہید ہوئے جب اس جنگ سے علی نے فراغت پائی قوم خوارج نے خروج کیا جو علی اور معاویہ دونوں سے بیزار تھے تعداد میں دو آٹھ یا نو ہزار تھی علی نے ان کو بڑی جوانمردی کے ساتھ تہ تیغ کیا اور تمام خارجیوں سے صرف نو کس بچے جو معرکہ سے بھاگ کر چلے گئے تھے اس جنگ کے بعد علی کا یہ ارادہ تھا کہ بسیب تمام رہ جانے ہم معاویہ کی پھر شام کیطرف فوج لیجائے مگر مرگ نے فرصت نہ دی اور وہ صاحب ذوالفقار حیدر کرار ستر ہویں رمضان سنہ ابن ملجم خارجی کے ہاتھ سے جسکا نام عبدالرحمان تھا کوفہ میں شہید ہوئے نجف میں انکا مزار ہے اولاد ان کی حسنی وحسینی سید موجود ہے علوی قریشی بھی انکی اولاد کہلاتے ہیں جو حسنی وحسینی نہیں ہیں۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہ خلیفہ پنجم

مرتضے علی کی شہادت کے بعد حسن علی کے بڑے بیٹے پیر صاحب کے نواسی خلیفہ ہوئے شام والوں کے بغیر کل مسلمانوں نے ان کی بیعت کی کل صحابہ ان کی خلافت پر رضامند تھے مگر معاویہ امیر شام کو جو خود خلافت کا امیدوار تھا یہ امر ناگوار تھا اور نے ان کی خلافت کے وقت کئی ایک طرح کی فساد برپا کئے اور دوبارہ لڑائی کی تیاری ہوئی دونو فوجیں میدان میں آئیں مگر حسن جو نہایت حلیم ونرم دل تھے خونریزی سے باز آئے اور خلافت معاویہ کو دیدی اور فرمایا کہ میرے نانا رسول مقبول فرماگئے ہیں کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی سو اب وہ میعاد گذر چکی ہے اس لئے میں خلافت سے دست بردار ہوں خلافت کے سپرد کرنے کے وقت حسن نے معاویہ سے ایک قرارنامہ لکھالیا تھا جس میں یہ بھی شرط تھی کہ معاویہ اپنے بعد جانشین کسیکو نہ بنائے اسکے مرنے کے بعد صحابہ کے اجماع سے کوئی اور خلیفہ مقرر ہوگا یہ امر اگرچہ معاویہ کو منظور نہ تھا مگر حسب مصلحت وقت اور

اوس نے منظور کرلیا اقرار نامہ لکھدیا اور نو برس کے بعد جب حسن نے زہر کے صدمہ سے شہادت پائی تو معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد بنایا روضۃ الصفا وحبیب السیر وشواہد النبوت وحدیقۃ الاقالیم وغیرہ تاریخ کی کتابون مین اگرچہ لکھا ہے کہ معاویہ نے بحکم ولیعہدی اپنے بیٹے کے حسن کو زہر دیا اور شہید کیا مگر اسبات کے منکر اہل سنت وجماعت ہین وہ کہتے ہین کہ حسن کو یزید معاویہ کے بیٹے نے جعدہ اونکی زوجہ کے ساتھہ سازش کر کر زہر دلوایا اور وہ نبی کا پیارا فاطمہ کا جگر بارہ ۵۰ھ ہجری مین شہید ہوا۔ امام حسن کی نعش بموجب اونکی وصیت کے اور اجازت عائشہ صدیقہ کے رسول صلعم کے روضہ مین دفنانے کے لئے روضہ کے دروازہ پر لے گئے مگر مروان نام ہوا اسواسطے جنت البقیع مین دفنائے گئے

دوسرا چمن — خلفاے بنی امیہ کے بیان مین

معاویہ بن ابی سفیان

یہہ خاندان بنی امیہ کہلاتا تہا انکا شجرہ نسب اسطرح پر عبد المناف پیغمبر خدا کے جد چہارم کے ساتھہ ملتا ہے کہ عبد المناف کے دو بیٹے تہے ایک کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام عبد الشمس تہا ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور اون کے بیٹے عبد اللہ اور اوسکے بیٹے محمد تہے اور عبد الشمس کا بیٹا امیہ تہا امیہ کے دو بیٹے ایک حرب دوسرا ابو العاص حرب کا بیٹا صخر اور صخر کا بیٹا ابو سفیان اور ابو سفیان کا بیٹا معاویہ جو بنی امیہ کے خاندان مین پہلا خلیفہ تہا اسکا باپ ابو سفیان فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا جنگ بدر و احد و خندق مین وہ کفار کا سردار تہا اسکی والدہ کا نام ہندہ تہا جو جنگ احد مین کفار کی ساتھہ آئی تہی اور بسبب اسکے کہ حمزہ اوسکا بہائی بدر کے جنگ مین مارا گیا تہا اس نے امیر حمزہ کی شہادت کی بعد اوسکو اپنی بہائی کا قاتل جانکر اوسکے ناک و کان و ہاتہہ پانو وغیرہ تناسل اپنے ہاتہہ سے کاٹا اور سینہ سے کلیجا نکال کر دانتون مین چبایا اسلام کے بعد نبی صاحب نے ان کو اپنا دوست بنالیا خلیفہ ثانی و ثالث کے وقت معاویہ شام کا حاکم رہا جب عثمان نے شہادت پائی یہہ اُنکے قتل اور خون کا دعویدار ہوکر علی کا مقابلہ اور باغی بن گیا پے در پے کئی لڑائیان اُنکی ساتھہ لڑا علی کی شہادت کے بعد حسن اُنکی بیٹے نے اسکی مزاحمت سے تنگ آکر خلافت اسکو دیدی اور یہہ مستقل خلیفہ بنگیا اس نے اپنی حیات مین یزید اپنے بیٹے کو ولیعہد کیا تمام مسلمانون سے باکراہ و اجبار و طمع و دہم و دینار بیعت کرائی صرف امام حسین

بن علی وعبداللہ بن زبیر وعبداللہ بن عمر ومحمد بن ابی بکر وغیرہ چند آدمی بیعت کے نہ کرنے میں ثابت قدم ورسخ دم رہے اس خلیفہ نے خلیفہ ہوکر دمشق کو دارالحکومت بنایا خلافت کا طریق چھوڑ کر بادشاہی نقشہ جمایا پانچوں خلیفوں کے برخلاف منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا فوج کی تنخواہیں افسروں کے رویرے مقرر کئے رعایا سے خراج لئے شاہی محل بنائے دربار عام تعمیر کرائے زنانہ محل میں خواجہ سرا مقرر فرمائے ایک بڑی مسجد دمشق میں تعمیر کی ۶۰ھ ہجری میں وہ مدینہ ومکہ کو گیا حج کیا دونو شہروں کے رہنے والوں سے یزید کی بیعت لے آخر کار بتقضائے کردگار ۶۴ھ ہجری میں مرگیا - یہ خلیفہ دنیا کے کام اچھے انجام دیتا تھا ہر ایک سے اپنا مطلب نرمی کے ساتھ لیتا مکر وفریب میں استاد تھا دولت کا بڑا نامور ریاست کا اپنے قبضہ میں لانا اسکو خوب یاد تھا خوشگوئی میں طاق تھا رمز وکنایہ میں شہرہ آفاق تھا سخاوت عام تھی لوگوں کی دلجوئی کیطرف رغبت تام تھی غصہ کے وقت بردبار تھا انصاف کے وقت نرمی کا حامی تھا مددگار رہا ملک کا انتظام سلطنت کا کام یہ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتا مگر بقول صاحب روضۃ الصفا وحبیب السیر وغیرہ جو جو کام کہ خلاف عدالت ومروت واسلام اس سے وقوع میں آئے وہ بھی بہت ہیں - اول خلیفہ برحق علی کا بیٹا فرمان ہوا باغی وخاطی بنا دوسرے حسین پانچویں خلیفہ کو اسکے حکم یا اس کی چشم پوشی کے سبب سے زہر ملا تیسرے عبدالرحمن بن خالد بن ولید کو اس نے زہر دیکر شہید کیا چوتھے محمد بن ابوبکر کو اس نے آگ میں جلایا - پانچویں حجر بن عدی نبی کے اصحاب کو اس نے ناحق قتل کیا عمرو بن حکم کو پھانسی دیا چھٹے یزید اپنے بیٹے کو جو فاسق وفاجر شرابی وزانی تھا اس نے خلیفہ بنایا جس سے بڑے بڑے فتور اسلام میں پیدا ہوئے اس نے کچہری خلافت کی مدینہ سے دمشق میں منتقل کی روم اور یونان کی تسخیر کے لئے اس نے لشکر بھیجا اور یزید اپنے بیٹے کو اوسمیں سپہ سالار بنایا اور اوس نے ایشیائے کوچک کا رستہ تمام دریا ستون سے صفا کرکے استنبول کو جا گھیرا مگر فتح نصیب نہ ہوئی ناچار لشکر واپس آیا اس خلیفہ کے حکم سے عبداللہ سردار خراسان کو مامور ہوا اور سعید ماوراء النہر کیطرف بھیجا گیا خنک خاتون سنجارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند کا محاصرہ ہوکر پانچ لاکھ ہنگ سرخ سالانہ خراج قرار پایا اور عبدالرحمن بن سمرہ نے کابل فتح کیا اور فوج کابل کے

راستہ پشاور تک پہونچا افغانستان مین اسلام پہیلا سندہ کی ملک مین بہی پے درپے فتوحات نمایان ہوئین سنتیس ہن بیس سیر سونا سالانہ خراج شاہ یونان پر مقرر ہوا ہرکارون کی ڈاک اسنے مقرر کی بادشاہی مہرین کہودوائی گئین ٭

یزید بن معاویہ دوسرا خلیفہ

معاویہ کے مرنے کے بعد یزید اوسکا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت زمانے اور ہی صورت دکہلائی بدمعاش اوباش اسکے اہل دربار تہے بہلے لوگ ذلیل اور خوار تہے انصاف کی تدبیر شرع کی تو قدر تہی عالم فاضل ٹکڑے کے محتاج تہے مغنی مطرب صاحب تاج تہے اجلاف امیر تہے اشراف فقیر تہے شراب کا پینا برا تہا جوئے کا کہیلنا جایجا تہا مسلمانی اسلام شرع کے احکام ملت کے انتظام ٹوٹ گئے تہے دین کے قواعد چھوٹ گئے تہے بیدادی کا زور تہا بیرحمی کا شور تہا اس کی کج ادائیون کا بیان ظلم کا داستان قلم دوزبان کہانتک لکہے واقعہ شہادت نورالعین سید الکونین حسین کا جو دشت کربلا مین اسکے حکم سے وقوع مین آیا وہ مشہور ہے کہ ابن زیاد بدنہاد نے کوفہ کا لشکر لیجاکر کس کس بیرحمی کی ساتہہ حسین مظلوم نواسہ سید معصوم کو بے آب و بے طعام تشنہ کام شہید کیا اور حسین کے ساتہہ کے بہتر تن کس کس رنج و محن کے ساتہہ بہوکہے پیاسے قتل کئے اُن کے حرم محترم کو کیا کیا مصیبتین دکہلائین معصوم بچون مستورات کو کیا کیا اذیتین پہونچائین ہمیر کے فرزندون پر خنجر چلائی شہیدون کی نعشون کو گہوڑے دوڑاکے سرسبزون پر چڑہائے اس صدمہ کے علاوہ جو دوسرا صدمہ یزید کے حکم سے مکہ و مدینہ دونو شہرون پر وقوع مین آیا اسکے ذکر سے زبان آدمون کی زبان بل کہاتی ہے کلک دوزبان حسرت کے آنسو بہاتی ہے وہ یہ ہے کہ جب حسین شہادت پاچکے اہل بیت وہ صدمہ اوٹہاچکے مکہ و مدینہ کے علما و صلحا و اصحاب یزید کے کردار سے بیزار ہوئے ہر چند بزرگانہ رعب دکہلایا خدا کے غضب سے ڈرایا بہت سمجہایا کچہہ کام آیا آخر مدینہ کی مہاجر و انصار نے یزید کا حاکم شہر سے نکالدیا اور عبداللہ بن مطیع کو قریش اور عبداللہ بن حنظلہ کو انصار نے علیحدہ علیحدہ امیر بنالیا اسی طرح مکہ والون نے یزید کی بیعت سے ہاتہہ اوٹہایا عبداللہ بن زبیر کو امیر بنایا یہ حال سنکر یزید غضب مین آیا

اور مسلم بن عقبہ کوفی کو حکم دیا کہ تم بہت جلد شام کی فوج لیکر مدینے جاؤ اور اونکو میرا حکم سناؤ کہ اگر تم بدستور تابعدار بنے رہوگے بیعت میں آؤگے تو امان پاؤگے ورنہ قتل کیے جاؤگے پس اگر وہ تیرے حکم کو مان جائیں بیعت میں آئیں تو بہتر ورنہ زن و مرد پیر و جوان بچے نادان سب کو قتل کر دو سب کا مال ضبط کر لو یزید کے حکم کے بموجب مسلم نامسلم مدینے گیا مگر مدینے والوں نے اسکے پہونچنے سے اول شہر کے گرد خندق کھود لی تھی اسکے دخل کے راستے بند کر دیے تھے کچھ مدت تک یہ خندق کے باہر اترا رہا آخر اس نے مروان کے ساتھ سازش کی اور اس نے برخلاف قول و قسم اپنے کے بنی حارثہ کی چند آدمیوں کے ساتھ جو محافظ دروازے کے تھے ملکر راستہ کھولدیا اور مسلم نے شہر میں داخل ہوکر قتل عام شروع کی شہر کو لوٹ لیا سات سو مہاجر و انصار نبی کی یار و تابعین جانثار شہید ہوئے اور اسقدر حاملان و حافظان قرآن علما و صلحا و محدث مارے گئے بیشمار رعایا قتل میں آئی ہزاروں لڑکیوں و لڑکوں کو یزیدیوں نے غلام بنالیا ہزاروں عورتوں کے ساتھ بدفعلی کی باقیماندوں سے بیعت یزید کی اس عہد پر لی کہ تم عبد یعنے غلام یزید کے ہوئے وہ چاہے تمکو آزاد کرے چاہے فروخت کرے طاعت کا کام ہے بیعت کا حکم دی اسوقت جو چند آدمیوں نے یہہ کہا کہ ہم نے بیعت یزید کی قرآن و حدیث کے حکم پر کی وہ بے سماعت عذر گردن ماری گئے مسلم نامسلم نے اسوقت حضرت کے حرم و مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوا دیے اونٹوں کے گلے کٹوا دیے تھے جس سے اس پاک مکان میں میلے کے ہزار لید کے انبار لگ گئے روضۂ رسول میں کئی روز تک دیے نہ بتائے شمع روشن نہوئی اس ضروری کار سے جب مسلم فارغت پائی مکے کیطرف باگ اوٹھائی مگر تین دن کے سفر کے بعد عین رستہ میں ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی اسی مقام پر وہ دفنایا گیا اور اسکی وصیت کے موجب حصین بن نمیر سکونی فوج کا سردار بنا اور فوج کو لیکر وہ مکہ کیطرف چلا اسکی جانکنی کے بعد ایک قریشیہ عورت جسکا بیٹا مسلم کے ہاتھ سے مدینہ میں مارا گیا تھا مسلم کی قبر پر آئی اور اوسکی نعش کو نکالکر اس میں آگ لگادی دوزخ کے پہلے منزل تک پہونچادی حصین بن نمیر نے مکے پہونچکر شہر کو گھیر لیا اونچی اونچی مقامات پر منجنیق نصب کرادیں شہر میں گولے لگانے

شروع کئے چونکہ خانہ کعبہ کے اندر عبداللہ بن زبیر تھا حصین وہاں بھی گولے مارتا تھا جنکے صدمہ سے حجر الاسود ٹوٹ گیا کعبہ کے پردے جلگئے اکثر مکانات مسمار ہوگئے ادہی حصین نامراد اپنی مراد کو نہین پہونچا تھا اور شہر مفتوح نہین ہوا تھا کہ یزید کے مرنے کی خبر وہان آپہونچی یہ خبر سنتے ہی شامی سخت ناکامی کے ساتھ وہان سے بھاگے اور تمام سپاہ بہزار حسرت و آہ اپنا اجتمام توڑ کر بیٹھ رہی بتر ہوگئی - یزید پلید جو چار سال بکمال ظلم و ستم حکومت کرکے ذات الجنب کی مرض کے ساتھ بحالت نشہ شراب ۶۴ھ ہجری مین مرگیا بیت ناند ستم گار بد روزگار یہ ماند بد و لعنت پایدار

معاویہ اصغر بن یزید بن معاویہ بن ابی سفیان

یزید کے مرنے کے بعد امرائے شام نے اسکے بیٹے معاویہ کو خلافت کی مسند پر بٹھلایا یہ شخص بڑا نیک اور نیک کردار تھا کل اطوار اسکے پدر بزرگوار کی برخلاف تھے اسکے تخت نشین ہونے کے بعد شام کے امراؤ پھر متحرک اس سلسلے کے ہوئے کہ معاویہ کو فوج لیکر مکے جائیں اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھ جنگ کرے مگر معاویہ نے یہہ بات منظور نہ کی اور حرم پر فوج کا لیجانا اس نے مناسب نہ جانا اس لئے اسپر کچھہ صورت نا اتفاقی کی وقوع مین آئی اور معاویہ اپنی رضامندی سے خلافت سے دست بردار ہوا اور عبادت کے گوشہ مین بیٹھکر جبتک جی اس نے بسر کیسکی صورت نہ کھلا بالآخر بکمال رضا اور مرگیا

مروان بن حکم

اس خلیفہ کا شجرہ بنی امیہ کے خاندان مین اسطرح پر عبد المناف کے ساتھہ پہونچتا ہے کہ مروان بیٹا حکم کا اور حکم بیٹا ابو العاص کا اور ابو العاص امیہ کا اور امیہ عبد الشمس کا اور عبد الشمس بیٹا عبد المناف کا - معاویہ بن یزید کی ترک خلافت کے بعد شامیون نے مروان بن حکم کو جو بنی امیہ مین سے ایک سردار تھا خلیفہ بنایا اسکے باپ حکم کو پیمبر صاحب نے بسبب وقوع کسی جرم قبیح کے مدینہ سے نکالدیا تھا ابو بکر و عمر حضرت کی سنت پر عمل کیا بلکہ جہان رہتا تھا وہان سے بھی دو فرسنگ دور اسکے رہنے کا حکم دیا عثمان کے وقت اوسکی خطا معاف ہوئی اور مدینہ مین بلایا گیا اوسکے بیٹے مروان کو خدمت حضور نویسی کی عطا ہوئی جب مروان نے خلافت مین دخل پایا اپنی شرارت سے

باز نہ آیا مصریون کا بلوا اوٹھایا عثمان کو شہید کرایا پھر معاویہ کا خیر خواہ اور یزید کا دوست بنا
مدینہ کی قتل و غارت مین مسلم کامد گار رہا معاویہ کے تخت سے اوترنے کے وقت سب نے اسیکو لائق
کا سمجھ شیار تصور کیا اور خلیفہ بنا دیا مگر اسکے حکم مین سوا شام کی ولایت کے اور کوئی ولایت نہ تھی
کیونکہ تہامہ حجاز وغیرہ بہت سا ملک عبد اللہ بن زبیر کے قبضہ مین آچکا تہا کوفہ کے لوگ بھی
اس سے روگردان تھے بصرہ کی رہنے والے نافرمان تھے سلیمان بن صیرونی نے اسکے وقت کوفہ
بلوا اوٹھایا کوفہ والون کو اپنے ساتھ ملایا بہت سی فوج لیکر شام پر چڑھ آیا ابنی امید سے امام حسین
کے خون کی عوض کا طلبگار ہوا آمادہ جنگ و پیکار ہوا ادہر سے مروان جنگ کا سامان لیکر دمشق
سے نکلا اور آپس مین سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر کوفیون نے شکست کہائی اس واردات کو صرف
دس مہینے ہی گزرنے پائے تھے کہ یزید کی عورت نے اسکو زہر دیکر ہلاک کیا جھگڑا پاک کیا باعث
اسکے زہر دینے کا یہ ہوا کہ مروان نے خلیفہ بنکر یزید کی بیوہ سے نکاح کیا اور نکاح کی وقت یہہ
عہد ہو گیا تہا کہ مروان اپنی جن حیات خالد یزید کے بیٹے کو ولیعہد کریگا اور اسکے بعد وہی
وارث تخت و تاج کا ہوگا مگر جب نکاح ہو چکا وعدہ وفائی ظہور مین نہ آئی بلکہ برخلاف
اسکے مروان نے خالد کو اپنی نظر سے گرا دیا اور اسبات پر آمادہ ہوا کہ اوسکے بعد اوسکا بیٹا
عبد الملک خلیفہ ہو یہہ بات یزید کی بیوہ کو سخت ناگوار گزری اور زہر دیکر مروان کا کام تمام کیا۔

عبد الملک بن مروان بن حکم

اس خلیفہ نے تخت نشین ہوتے ہی یزید کی سنتون کو تازہ کیا ظلم و ستم کو رواج دیا حجاج بن یوسف
ظالم کو جسکا نام ظلم کی بدنامی سے قیامت تک بدنام ہے اس نے کل مختار و امیر الامرا بنایا اس نے
ہزارون علما صلحا زاہد متقی اللہ کے ولی سادات کرام مشائخ عظام بے گناہ قتل کر دیئے کربلا کے
شہیدون کے روضے گرا دیئے اسکے وقت مظلوم بیچارے ظلم کے مارے مارے پھرتے تھے کہین
اونکو پناہ نہ تھی **حکایت** ایک پیرزادہ مدت سال کسی معاملہ مین حجاج کے روبرو گرفتار ہو آئے
حجاج نے اپنی حسب العادت اسکی نسبت قتل کا حکم جاری کیا سو قتل لوگون نے بڑی لمبی تعریف

کی کہ یہہ قرآن بہت خوش الحانی کے ساتھہ پڑہتی ہے حجاج نے بڑہیا کو کہا کہ اگر تو اسوقت قرآن کی کوئی آیت مجھکو سنائیگی تو میں تیری جان بخشی کردونگا وہ بولی کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا یہہ تقریر سنکر حجاج بولا کہ یہہ تو نے کیا غضب کیا ہے کہ قرآن بدل دیا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح کی جگہہ اذا جاء غضب اللہ والقہر سنایا ہے یدخلون فی دین اللہ کے مقام پر یخرجون من دین اللہ بنایا ہی بڑہیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سید ابرار احمد مختار کا تہا کہ جب اذا جاء نصر اللہ کی آیت آئی ہزارہا کفار خدا کی دین میں داخل ہوئے اب جو عبدالملک کی حکومت اور تیری امارت ہے لگے مسلمان مصیبت میں گرفتار مسلمانی سے بیزار ہیں اب اور کون اس دین میں داخل ہوگا پس یدخلون کا موقع بدلکر یخرجون کا وقت آرہا ہے یہہ بات سنکر حجاج شرمسار ہوا اور اوسکے خون سے درگذرا - اسی خلیفہ کے عہد میں مختار ثقفی نے کوفہ سے خروج کیا تمام عرب میں اوس نے ایک شورش برپا کردی مجمل حال اوسکا اسطرح ہے کہ جب منتقم حقیقی کی یہہ مشیت ہوئی کہ مظلومون کی داد ظالمون سے لے حسین کے قاتلون کا نام و نشان زمانہ پر نرکہی تو یہہ موقع بنایا کہ مختار نے اپنی جاہ حکومت کی حصول کے لئے حسین کے خون کا دعوی ایک حیلہ اوٹہایا پہلے اوس نے کوفہ والون کو اپنی ساتہہ ملایا اور کہا کہ تم سے یہہ سخت گناہ دو قوم میں آیا ہے کہ تم نے ابن حسین سے بیعت کی اوسکو اپنی پاس بلایا جب وہ آیا تو بیوفائی سے پیش آئے اور اوسکو شہید کیا اب تمکو چاہیئے کہ اوسکا عوض لو مارو اوسکے دشمن کو مارو اپنی جانیں دو قاتلون سے بدلہ لو یہہ بات سنکر کوفی مختار کے تابعدار ہوئے لڑنیکو تیار ہوئی ابراہیم بن مالک اشتر جو علی کا یار کوفیون کا سردار تہا مختار کا کل مختار تہا یہہ خبر جب عرب میں مشہور ہوئی تو چاروں طرف سے شیعان علی محبان اہل بیت نبی کوفہ کو آئے لڑنے کو قدم جمانے مختار نے جب اختیار پایا حسین کے قاتلون پر خنجر چلانا انکو جہنم میں پہونچانا شروع کیا ہزارون خارجی بدکار معہ عیال و اطفال بہت برے حال سے مارے گئے سینکڑون کو آگ میں جلایا اونکا نام و نشان گنوایا ابن زیاد بن زیاد اور تمر لعین کا فرید دونو مختار کے حکم سے قتل ہوئے غرض اسی مزار حسین کے قاتلون اور انکی

متوسلون و متعلقون سے بیدرنغ تہہ تیغ ہوئی اس کام سے فارغ ہوکر مختار نے چاہا کہ اب اپنی حکومت اور مملکت کو وسعت دی تہامہ و حجاز کی ولایت کو لے اس ارادہ پر اسنے مکے پر چڑہائی کی مصعب بن زبیر سے لڑائی کی اس مین خود بہی مارا گیا عبد الملک نے جب مختار کے مرنے کی خبر پائی بہت خوش ہوا حجاج کو لشکر دیکر حجاز کو بہیجا اور باہم اسکے اور آل زبیر کے سخت جنگ ہوکر حجاج غالب آیا عمرو بن سعید بہی قتل ہوا ان دونو کے قتل کے بعد بڑی سہم مملکت پر حجاج قابض ہوا اور عبد الملک کی خلافت نے دوبارا رونق پائی اور اسنے دیوانی قانون اور آئین کی کتابین فارسی سے عربی مین ترجمہ کراکر اور حکم دیا کہ پہلے خلفا کی برخلاف جو کوئی سیر یا فقیر سیرے روبرو آئے گردن جہکا کر تسلیم بجا لاوے صرف سلام کے لفظ کو کافی نہ سمجہے اس سے اول جو درہم و دینار عربی خط مین مسکوک ہوتے تہے وہ سکہ اسنے موقوف کیا اور حکم دیا کہ آیندہ فارسی خط کی ضرب جاری ہو ایک بڑا بہاری قیمتی تاج اس نے بنوایا اور پہلے خلفا کی برخلاف اس نے تاج پہنا اور اپنی بادشاہت کے زیب و زینت کے لئے نئی نئی رسمین جاری کین آخر شہ بحری مین مرگیا۔ مال و دولت اسکے خزانہ مین بے انتہا جمع تہا اور یہہ اپنی جمع کی ہوئی خزانہ کو بار بار دیکہکر بہت خوش ہوتا اور کہتا کہ ملک اور سلطنت کے حصول کے لئے خزانہ جمع کرنا اس خلیفہ نے عزیز کا ملک فتح کیا ایشیا کو حکومت مین لیا اور ایک شہر افریقہ مین آباد کیا مصر کے مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی کچہہ نیا علاقہ سوائے ممالک مفتوحہ سابق کے بہی اپنے قبضہ مین لایا اور سابقہ سلطنت کو تمام دعویداروں سے صاف کرکے اپنی خلافت قائم کی ایک قسم کی اسکے سکہ مین سورۃ اخلاص مضروب تہی دوسرے مین محمد رسول اللہ ارسلہ بالہدی و دین الحق مسکوک تہا اور کل فلمرو اسلام مین دفتر عربی خط کے جاری ہوئے اس خلیفہ کے سر پر ہر وقت مسلح سپاہی ننگی تلوارین لیکر کہڑے رہتے تہے یہہ خلیفہ بخیل تہا اور اسکے منہ سے سخت بدبو آتی تہی جسے مکہیون کو بہی اوسکے منہ پر بیٹہنے سے نفرت تہی لیکن زبان عربی نہایت صاف تہی

ولید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ اگرچہ آدمی بے رحم ظالم بے باک خونریز و سفاک تہا مگر ملک کا انتظام اسنے بخوبی کیا

چونکہ زبان اسکی نہایت خراب اور تقریر لغو تھی اسلئے اسکے باپنے حکم دیا کہ فصحا و بلغاعرب کے
بلائے جائین اور چھ ماہ تک وہ اوسکی صحبت مین بیٹھکر اپنی زبان صاف کرے چھ ماہ کی بعد
جب اسکا امتحان ہوا تو پہلے سے بھی بدتر نکلا یہہ خلیفہ باوجودیکہ قرآن شریف کی تلاوت
بہت کرتا تھا تسپر بھی اسکے ظلم و جبر و بیرحمی کا کچھہ حد و حساب نہتھا اس نے حجاج ظالم کو امیرالامرائے
سے معزول کرکے عراق عجم کا حاکم بنایا اسکے وقت اسلام کے لشکر نے ہند کی طرف دیبل کے کنارے
بڑی بڑی فتوحات حاصل کین جس ملک کو اب ٹھٹھہ کہتے ہین باعث اس مہم کا یہہ ہوا کہ اہل عرب کا
ایک جہاز مقام دیبل یعنے بندرگاہ سندھ مین پہونچا تو سندھون نے براہ زبردستی لوٹ لیا اسپر
حجاج حاکم عراق کا بہت غضبناک ہوا اور محمد قاسم اپنی برادرزادہ کو بہت سی فوج دیکر ہند
کو مامور کیا وہ پہلے کرمان مین آیا وہان سے مکران مین ہوتا ہوا مقام ارمائیل کو قابض ہوا
اور کمال جوانمردی کے ساتھہ سندھ مین پہونچکر دیبل کو فتح کیا پھر روڑی کو اپنی قبضہ مین لایا
اوسوقت سندھ کا راجہ مسمی داہر تھا جسکی حکومت مین تمام علاقہ سندھ کا اور تمام علاقہ
کنارے دریاے سندھ و اس کوہ و کنارہ باغ کشمیر کی حد تک تھا محمد قاسم کے آنیکے اوسوقت ایک
منجنیق تھا جسکو عروس کہتے تھے اور پانسو آدمی اوسکے کھینچنے پر مامور تھے اوسکے ذریعہ
سے دشمن کے قلعہ پر پتھر برسائے جاتے تھے اور مسمی جیوبہ بسلمی اوسکے نشانہ کا قدانداز تھا
دیبل کے فتح کے بعد علاقہ نیرون کا جسکو اب حیدرآباد دکن کہتے ہین فتح ہوا پھر سیہوان
کا قلعہ کہ نہایت مستحکم تھا سات روز کے عرصہ مین فتح ہوا ملتان اور اوسکا علاقہ بھی لیلیا گیا
اور وہی شہر دارالحکومت قرار پایا محمد قاسم اگرچہ ایک نوجوان پہلوان سترہ برس کا
تھا مگر اوس نے بڑے بڑے ملک اپنی جوانمردیکی زور سے فتح کئے قندھار بلوچستان سندھ ملتان
و پنجاب پر بہت جلد قبضہ پالیا قنوج تک تمام راجون کو اپنا باجگزار بنالیا باعث صرف یہہ ہوا
کہ اوسکے دل مین ہندؤن کیطرف سے تعصب بہت کم تھا مسلمان زمینداردن سے عشر یعنے دسوان
حصہ خراج لیتا کیا اور ہندؤن سے زرمالگذاری بموجب رواج ملک کے لیا مندرون اور

سوالون کے گرانے مین تامل نرکہا بلکہ اجازت دیدی کہ جو ہندو جزیہ قبول کرے اپنی مذہبی رسوم کے
ادا کرنے مین مختار ہو برہمنون اور پوجاریون کے وظیفے تین روپیہ فیصدی کے حساب سے بموجب
آئین قدیم کے بحال رکھی گئی سود اگرون اور پیشہ وروں کے لئے بھی وقت جنگ و کشت و خون
کی بھی امان کا حکم جاری تہا فتح کے بعد وہی لوگ سزا پاتے تہے جو مقابلہ پر آتے تہے غرض
تہا کہ محمد قاسم اپنی تدبیر اور شمشیر کے زور سے تمام ہند پر فتحیاب ہو جاتا کہ اچانک ایک ایسا
سبب پیدا ہو گیا جس سے اوس پہلوان کی جان سفت مین جاتی رہی اوسکا صحیح صحیح ذکر
اسطرح پر ہے کہ جب محمد قاسم قنوج تک فتحیاب ہو چکا تو اوس نے کئی ہزار اونٹ زر نقد و تحائف
منہ کے لادکر خلیفہ کی خدمت مین روانہ کئے اور راجہ کشکن پور کی لڑکی کنواری جو نہایت خوبصورت
تہی خلیفہ کی خدمت مین روانہ کی جب وہ خلیفہ کی خدمت مین پہونچی خلیفہ اوسکو دیکہکر
بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ آج رات خلیفہ کے پلنگ پر یہہ حاضر ہو جب وہ رات کو حاضر ہوئی
خلیفہ اوسوقت شراب کے نشہ مین سرمست تہا عورت نے عرض کی کہ مین خلیفہ کی ہم بستری
کے لائق نہین کہ محمد قاسم پہلے میرے ساتہہ ہم بستر ہو چکا ہے خلیفہ یہہ بات سنتے ہی غصہ
کی آگ مین لال ہو گیا اور اوسیوقت محمد قاسم کے نام اپنی دستخط سے حکم لکہا کہ محمد قاسم
کو چاہئے کہ گدہے کے کچے چمڑے مین اپنے آپ کو سلا کر حضور مین حاضر کرے اوسیوقت قاصد سوار
حوالے وہ فرمان کر و جب وہ فرمان محمد قاسم کے پاس پہونچا حیران ہو گیا کہ آیا مجہسے کون
قصور سرزد ہوا ہے جسکی یہہ سزا مجہکو دی گئی ہے اگرچہ فوج کے سالار اس فرمان کی تعمیل سے
اوسکو مانع ہوئے اور کہا کہ تم اپنی سلطنت علیحدہ ہند مین قائم کرو خلیفہ کی اطاعت کا خیال ہی
دل مین نہ لاؤ جب خلیفہ فوج بہیجیگا ہم جانبازیان کرینگے کو طیار رہین مگر محمد قاسم نے کسی کی نہ
مانی اور اپنے آپ کو کچے چمڑے مین سلا کر حکم دیا کہ مجہکو خلیفہ کی خدمت مین پہنچا دو چمڑے مین
سے جانے سے وہ پہلوان اوسیوقت مر گیا جب نعش محمد قاسم کی خلیفہ کے پاس پہونچی راجہ کی
بیٹی بلائی گئی اور کہا کہ یہی محمد قاسم ہے جسنے تیرے ساتہہ ہم بستر ہو کر بہر تجہکو ہماری ماں

بھیجا تھا عورت محمد قاسم کی نعش دیکھکر بہت روئی اور کہا کہ افسوس ریاست و سلطنت بے وقوفوں کے ہاتھ آگئی اسنے جو امرد پہلوان پر مینے صرف تہمت بدکاری کی تہی اسواسطے کہ اس نے میرے باپ و خاندان کو قتل کیا ریاست چھین لی تہی خلیفہ نے میری دروغ تقریر پر مغلوب الغضب ہوکر ایسے جوامرد کی جان بمعنت ضایع کی مناسب تہا کہ خلیفہ اول تحقیقات میرے بیان کی کرتا اگر بہت پایا جاتا تو اسکو سزا دیتا اور یہہ بات ظاہر تہی کہ اگر محمد قاسم میرے حسن پر خود فریفتہ ہوتا تو خلیفہ کے پاس مجھکو کیوں بہیجتا اپنے پاس رکہ لیتا باوجود اسکے کہ خلیفہ نے ایسی سخت سزا اوسکو دی تو بہی وہ اپنی وفاداری سے نہ چوکا اور خلیفہ کے حکم کی فوراً تعمیل کی اگر بہاگ ہی جاتا تو بہی خلیفہ اسکا کچہہ نہیں کرسکتا تہا کہ ہند میں اس نے بڑی سلطنت حاصل کرلی تہی یہہ تقریر سنکر خلیفہ بحال شرمندہ ہوا اور بیتیم نام ایک اور حاکم کو اوسکی جگہہ مامور کیا ۹۶ برس ہجری کے بلاد مفتوحہ پر تا بعض رہا جب بنی امیہ کی خلافت نابود ہوگئی تو ہندو راجون نے اوسکو ہند سے نکالدیا - اس خلیفہ کے وقت شہر ملاطیہ فتح ہوا اور موسی اور طارق سپاہ ایران نے سپاہ یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور پہاڑی علاقہ کا نام اوسروز سے جبل الطارق طارق کے نام پر مشہور ہوگیا ممالک فرنگستان میں بہی دور دور تک اسکی سلطنت پہیل گئی بڑے بڑے شہر فرغانہ و کوکان و شاش و تاشکند مفتوح ہوئے اسکے وقت عمارت کے علوم کی بڑی ترقی ہوئی ایک عظیم الشان مسجد دمشق میں تعمیر ہوئی بحساب روپیہ اوسپر خرچ ہوا مسجد اقصے کی عالیشان عمارت بہی اس نے بنوائی اور مدینہ منورہ جاکر مسجد نبوی کی تعمیر کا اس نے حکم دیا مسجدوں کے بلند منار اسی کی تجویز سے بنوائے گئے اس مراد سے کہ موذن اوپر چڑہ کر اذان نماز کی کہیں اسکے وقت اگرچہ سلطنت کا انتظام اچہا تہا مگر ظلم بہی اسکا اندازہ تحریر سے زیادہ ہے سعید بن جبیر جو بڑے بزرگ اور نبی کی تابعین میں سے تہے اسکے حکم سے قتل ہوئے دوسرے امام زین العابدین بن حسین بن علی المرتضے جو گوشہ نشین و تارک الدنیا شخص تہے بکفتہ غرض گویوں کے مدینے سے دمشق میں بلائے گئے اور چند ماہ مقید رہکر بصدمہ

زہر شہید ہوئے اس خلیفہ نے گیارہ سال خلافت کی اور ۹۶ھ ہجری مین مرگیا ؛

حجاج بن یوسف

یہہ شخص وزیر و امیر الامرا خاندان بنی امیہ کا عبد الملک خلیفہ کے وقت مقرر ہوا اوسکے وقت کل مدار مہمات خلافت کا اسی شخص پر تہا اسکا کہنا خلیفہ کبہی منظور نہین کرتا تہا اس نے بنا ہی استحکام خلافت ظلم و تعدی و قتل پر رکہی ہوئی تمام زمانہ اسکی سیاست سے ڈرتا تہا ظلم مین اسنے اسقدر شہرت پائی تہی جسقدر نوشیروان نے عدل اور حاتم نے سخاوت اور سکندر نے جہان گیری مین عبد الملک کے بعد ولید کے وقت یہہ وزارت سے برطرف ہوکر عراق عجم کا حاکم بنا گو یا عراق پر قہر الٰہی نازل ہوگیا کعبہ کے تعمیر بہی اسکے اہتمام سے ہوئی شہر واسط اور اردبیل بہی خلیفہ کے حکم سے اس نے آباد کیا عرب مین کشتیو نپر رال کا روغن اس نے لگایا اور یہہ پہلا امیر تہا جسکے عالیشان دربار مین ہزار خوان طرح طرح کے کہانون کا اہل مجلس کے آگے چنا گیا بے سقف قید خانے اس نے بنوائے اور قیدیون کے دہوپ اور بارش کی تکلیف روا رکہی مردون اور عورتون کو ایک بخیر مین قید کرنا اسی کا شیوہ تہا ناک اسکی پکی ہوئی تہی اور آدمی بدصورت تہا اسکے ظلم کی تلوار سے ایک لاکہہ بیس ہزار صحابہ اور علما و فضلا و سادات قتل ہوئے آدمی کا قتل کرا دینا اسکی آنکہہ مین کچہہ قدر نہین رکہتا تہا گویا خالق حقیقی نے رحم اوسکے جسم محسوس مین پیدا ہی نہین کیا تہا منبر مرتضے علی کا دفادار غلام بہی اسی کے حکم سے مارا گیا اور سادات کے بڑے بڑے صدمے اسکے ہاتہہ سے اوٹہائے تمام زمانہ اسکی موت خدا سے چاہتا تہا آخر خدا نے ہندون کی دعا قبول کی اور وہ ظالم خدا کا دشمن ۹۵ھ ہجری مین مرگیا موت اسکی خلیفہ ولید کی موت سے ایک سال اول ہوئی ۔

سلیمان بن عبد الملک

ولید کے مرنے کے بعد اسکا بہائی سلیمان خلیفہ ہوا اجلاس کے دن قید خانہ کے کل قیدی آپہوڑے اور مفتاح الخزانہ طلب کیا اور ایک بہاری لشکر اس نے روم کی فتح کے لئے مامور کیا مسلمہ اپنے بہائی کو اوس مین افسر بنایا اگرچہ مسلمہ نے روم مین جاکر بڑے بڑے جنگ کئے لیکن ہستنطو

مگر اصلی قبضہ نہ پایا اور لشکر واپس لایا دوسری فوج یزید بن مہلب کے سرداری میں جرجان وطبرستان خراسان کے لینے کے لئے مامور ہوئی اس جرنیل نے موقع پاکر بڑی جوانمردی دکھلائی اور کل ملک پر اپنی حکومت جمائی - یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد بڑی عالی ہمت تہا مگر یہہ عیب اس میں تہا کہ کہانا یہہ بہت کہاتا تہا کبھی سیر نہوتا ابوالاسود علامہ نے اسکے وقت میں علم ایجاد کیا تمام عرب میں اسکو رواج ہوا یہ دو سال آٹھ ماہ اس نے خلافت کی سنہ ۹۹ ہجری میں مرگیا پرخوری اس خلیفہ کی یہانتک بڑہ گئی تواریخ ہے کہ ایک مجلس میں یہہ ستر انار ایک حلوان کا گوشت یہہ مرغیان اودچہ سیر طائف کا منقی کہا گیا اور ایکدن کہ اوسکی مرگ کا دن تہا دو بڑے ٹہیلے انجیر اور انڈوں کے بہرے ہوئے تمام دکمال یہہ کہا گیا اور بند میفہ ہوکر مرگیا اس خلیفہ نے حلب میں بڑی عالیشان مسجد بنوائی جیسے کہ ولید نے دمشق میں بنائی تہی

عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم

بنی امیہ کے خاندان میں یہہ خلیفہ نہایت نیکوکار و خدا پرست عادل با انصاف مشہور ہے اس نے اچھے اچھے کام عدالت و انصاف کئی اور نیکنام رہا مرنے علی کا سب جو معاویہ کے عہد سے برسر منبر کیا جاتا تہا اس نے موقوف کیا کربلا کے روضے دوبارا بنوائے اس کے وقت کوئی کسی طرح کا فساد برپا نہوا دو سال پانچ مہینے اس نے خلافت کی انتیس ۲۹ سال کی عمر پائی سنہ ۱۰۱ ہجری میں مرگیا اسکے مرنے کے باب میں اکثر اہل تواریخ کا قول ہے کہ یزید عبدالملک کے بیٹے نے اسکو زہر دیا تہا جسکے صدمہ سے یہہ شہید ہوا باعث اسکے زہر دینے کا یہہ تہا کہ اسکی رغبت سادات کی طرف بہت تہی باغ فدک بہی اس نے سادات کو دیدیا تہا اور چاہتا تہا کہ کسی لائق سید کو اپنے جیتے جی ولیعہد کرے اور خلافت کا حقدار ان کے حوالے کرے اس لئے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ اسکی جانی دشمن ہوگئے اور زہر دیکر مار ڈالا اس خلیفہ نے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت کی بی بی کے گہر بہی مسجد کے شامل کردیئے کہ اوس سے میدان مسجد کا دوسو ہاتہہ لمبا ہوگیا اسکے غلام نے اسکو ایکہزار دینار کے لالچ سے زہر دیا مرض الموت کی حالت میں اس نے غلام کو تنہائی میں بلایا اور حال پوچہا اوس نے قبول کرلیا کہ میں نے تمکو زہر دیا ہے اور دینار جو لئے تہے پیش کردیئے

خلیفہ نے دینار اوس سے لیکر بیت المال مین بھجوا دیئے اور غلام سے کہا کہ بہاگ جا نہین تیرے مقام مین ارا جائیگا چنانچہ وہ بہاگ گیا +

یزید بن عبد الملک

یہ خلیفہ نہایت خود پرست خود پسند تہا بدمزاجی اسکی مزاج مین بدرجۂ کمال تہی ہر ایک سے اپنی رائی کو بہتر جانتا کسیکا کہا نہین مانتا تہا اسکے وقت یزید بن مہلب نے باغی ہوکر بصرہ پر تسلط کرلیا اسکے استیصال کے لئے خلیفہ نے مسلمہ اپنے بہائی کو ایک جرار فوج دیکر بہیجا جب یہ بصرہ پہونچا تو یزید سے سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمہ نے فتح پائی اور یزید بن مہلب قتل ہوا - چار سال کی خلافت کے بعد ۱۰۱ھ ہجری مین یہ خلیفہ مرگیا اسکے مرنے کی ایک عجیب کہانی اسکے جہل کی نشانی اسطرح پر ہے کہ اس خلیفہ کے محل مین ایک خوبصورت کنیز تہی خلیفہ اسکا عاشق زار تہا ایکروز خلیفہ اس کنیز کو ساتہہ لیکر باغ کی سیر کو گیا اور آپسمین ملکر دونو یار گلزار کی بہار دیکہہ رہے تہے پہرتے پہرتے ایک انگور کے درخت کے پاس جا پہونچے ایک ایک خوشہ دونو نے توڑ لیا اور یہہ انداز شروع کیا کہ جو انگور کا دانہ خلیفہ کنیز کیطرف پہینکتا وہ اسکو منہہ مین لیتی زمین پر گرنے نہ دیتی اور جو دانہ وہ خلیفہ کی طرف پہینکتی اسکو خلیفہ منہہ پسار کر منہہ مین لیتا گرنے نہ دیتا اسی طرح آپس مین ناز و انداز ہوتے رہے آخر ایک دانہ موت کا بہانہ جو خلیفہ نے پہینکا اور کنیز نے دوڑکر منہہ مین لیا وہ زبان پر نہ ٹہہرا فی الفور گلے مین اتر گیا اور سانس کو بند کر لیا اور اسی صدمہ سے ایک دم مین کنیز تڑپ کر مرگئی کنیز کے مرنے کا خلیفہ نے سخت غم کیا تین روز تک اسکی نعش کو دفن ہونے نہ دیا اور اس تین روز کے عرصہ مین کئی مرتبہ اس مردہ کے ساتہہ مباشرت کی چوتہے روز علمائی سمجہایا اور ایسی بدحرکت سے منع فرمایا تو کنیز کے دفن کرنے کی اجازت دی مگر خود بہی اوسی روز بیمار ہوا اور نہایت غم والم کے ساتہہ چند روز مین مرگیا +

ہشام بن عبد الملک

بیالیس سال کی عمر مین اس خلیفہ نے خلافت پائی اگرچہ سخت بدمزاج تہا مگر ملک کا انتظام

سلطنت کا کام اس نے بخوبی انجام دیا اس نے اپنی فوج ترکستان کی مہم پر مامور کی والی ترکستان بھی مقابلہ پیش آیا مگر شکست کھائی اور مسلمانوں نے فتح پائی - زید بن زین العابدین بن حسین نے اسکے وقت دعوی امامت کا کیا اور خلافت کے حصول کی امید پر اسنے ہزارون خیر خواہ اپنے ساتھ جمع کر لئے مگر جب جنگ کا موقع آیا تمام مشیعے بھاگ گئے اور زید تنہا بیکس و بے یار شہید ہوئے اس خلیفہ نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بڑے بڑے متمردون سے خراج لیا ایکمرتبہ اس ترکستان کے ساتھ یہ حج کرنے کے لئے مکے مین گیا کہ جبہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک و تجمل کے اسباب کا لدا ہوا اسکے ساتھ تھا علاوہ اسباب سلطنت کا کہ کسقدر تھا اسی پر خیال کر لینا چاہیئے انتیس برس اس خلافت کی اکہتر برس کی عمر پائی ۱۲۵ ہجری مین مر گیا لیلی و مجنون دو نو عاشق و معشوق اسکے عہد تھے اس کے عہد مین بلاد روم کیطرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئی کوہ قاف اشیا اور وسط ایشیا مین بھی فتوحات حاصل ہوئین مسلمانی فوج نے فرانس مین جاکر بڑے بڑے جنگ کئے چارلس مارٹل صاحب شاہ فرانس بڑی جرات کے ساتھ مقابل ہوا اور مسلمانی لشکر کو پس پا کیا ٭

ولید بن یزید بن عبد الملک

یہہ خلیفہ مزاج کا تیز سخت خون ریز تھا ہزارون آدمی بے گناہ اس نے قتل کرا دئی صدہا قید خانون مین ڈلوا دیئے یحیی بن زید بن علی بن حسین کو اس نے شہید کیا سلیمان بن ہشام اپنے چچہ کے بیٹے کو جسنے خلافت کا دعوی کیا تھا اس نے پکڑ کر سخت قید مین ڈالا اور ذلیل ایسا کیا کہ اسکی داڑھی منڈوا کر سر دربار تازیانے مارے ہشام کے زن و فرزند اہل و عیال تمام و کمال اسنے قید کر لئے خالد بن عبد اللہ قشیری کو اس نے ناحق قتل کیا اسلئے کہ خلیفہ اہل سنت کے مذہب سے بدعتقاد ہو کر زندیقی مذہب کا پابند ہو گیا تھا خالد بن عبد اللہ کو اس نے زندیقیون کی عداوت کے سبب قتل کرایا جب خلیفہ کی دائم الخمری و رتا کاری و بدمزاجی و خونریزی سے اہل دربار تنگ آ گئے تو سب نے ملکر اسکو مار ڈالا ایک سال تین مہینے اس نے خلافت کی اس خلیفہ سے حمص اور فلسطین کے لوگ جو شام کے جنوبی حصے کنعان کے رہنے والے تھے بگڑ گئے اور انہین نے اسکو قتل کیا -

یزید بن ولید بن یزید بن عبد الملک

باپ کے قتل ہونیکے بعد یزید نے سر دربار زندیقی مذہب سے توبہ کی اور خلیفہ بنا اسکے اوضاع واطوار واخلاق اُسکے باپ کے برخلاف سب نیک تھے مگر اُسکی عمر نے وفا نہ کی اور صرف چھ مہینے سلطنت کرکے طاعون کی مرض سے مرگیا اپنی سلطنت کے وقت یہہ یزید ناقص کے نام سے مشہور رہوا اسلئے کہ خلیفہ ہوکر اسنے فوج کی تنخواہین کم کردی تہین اس خلیفہ کی والدہ جسکا نام شاہ فرند تہا یزدجرد بادشاہ کی پوتی تہی اور اسکے نانا کی والدہ نوشیروان کی پوتی تہی اور اسکے پڑنانا کی والدہ بہی بڑے عالی قدر شہزادی صاحبعزت وجاہ خاقان کی بیٹی تہی اور اسکے نانا کی نانی قیصر روم کی بیٹی تہی اسکے عہد مین راگ رنگ اور میخواری کا چرچا دار الخلافت مین بہت ہوگیا تہا مگر خلیفہ بذات خود شراب نہین پیتا تہا۔

ابراہیم بن ولید بن یزید

یہہ خلیفہ صرف تین مہینے خلافت کی تخت پر سربرآرا رہا اسکے خلیفہ ہوتے ہی مروان خلیفہ کا سپہ سالار ارمینیہ کا حاکم باغی ہوا اور یہہ خود فوج لیکر اُسکی سرکوبی کے لئے گیا مگر جنگ مین شکست فاش کہاکر خلافت سے دست بردار ہوا اور مروان سے بیعت کرلی تیسرہی سال قید قتل ہوا۔

مروان بن محمد

یہہ خلیفہ اگرچہ بڑا منتظم وعقلمند تہا مگر اسکے وقت خلافت کا انتظام بالکل بگڑ گیا جا بجا فساد برپا ہوا اول سلمان بن ہشام نے خلافت کا دعوی کیا خلیفہ اُسکی سرکوبی کو خود گیا اور اُسکو شکست دی دوسرے عبد اللہ بن معاویہ نے خروج کیا بہت سا ملک اوس نے دبالیا تیسرے ضحاک نام ایک مفسد نے شورش اُٹہایا۔ چوتہے ایک شخص طالب الحق نام مین کیطرف باغی ہوا۔ پانچوین ابو حمزہ نام ایک امیر خلیفہ سے باغی ہوکر مکہ و مدینہ پر قابض ہو بیٹہا خلیفہ نے ایک جرار فوج اُسکی گرفتاری کو مامور کی وہ مقابلہ پیش آیا اور جنگ مین مارا گیا چہٹے ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد اللہ نے امامت کا دعوی کیا اور جا بجا اپنے گماشتے نائب اُسنے دعوت کے لئے مامور کردیئے اور رہنے

لوگ اوسکی امامت پر راضی ہوگئے خلیفہ نے اُسکو بکر و فریب کے ساتھ اپنے پاس بلاکر قتل کرا دیا اُسوقت تک اُسکی دعوت خفیہ تھی جب وہ مارا گیا اسکا بھائی ابو العباس برملا باغی ہوا پہلے کوفہ کے لوگ اُسنے اپنے ساتھ ملائے اور جمعیت بہم پہونچاکر عام دعوت شروع کی یہہ حال سنکر ہزارون لوگ جو بنی امیہ کے ظلم سے بجان تنگ آئے ہوئے تھے اُسکے پاس آگئے تمام عراق و خراسان بلکہ تمام ہمان خلیفہ کیطرف سے پھر گیا بنی عباس کی بیعت مین آیا یہہ خبر جب خلیفہ کو پہونچی اپنی تمام فوج ہمراہ لیکر اجتماع کے توڑنے کے ارادہ پر دار الخلافت سے نکلا مگر جنگ مین خود مارا گیا اور خلافت بنی امیہ کے خاندان کی ختم ہوئی چھ سال اس نے خلافت کی ۱۳۳ ہجری مین مقتول ہوا عرب مین اس خلیفہ کو مروان الحمار کہا کرتے تھے اسلئے کہ اسکے خاندان کے بزرگ ایکسو برس سے حاکم ہوتے چلے آئے تھے اور حمار عرب مین اُسکا خطاب ہے تاہم جس کے خاندان کی حکومت ایکسو برس تک برابر قایم رہتی چلی آئی ہو۔ ڈاکٹر لٹنر صاحب مورخ سنین الاسلام مین اس سلطنت و خلافت کے زوال کی حالت اسطرح پر بطور خلاصہ بیان کرتے ہین کہ جب خلافت بنی امیہ کی بسبب نفاق باہمی و عیش و عشرت و کمال غفلت ضعیف اور کمزور ہوگئی تو بنی ہاشم بہر خواہان اس امر کے ہوئے کہ خلافت کے حاصل کرنے مین کوشش کرین اور اپنی گم گشتہ دولت کو پھر کوشش کرکے گھر مین لائین تو اون مین سے ایک شخص ابراہیم نام جسکا شجرہ نسب حضرت عباس رسول مقبول کے حقیقی چچہ کے ساتھ ملتا تھا اس کام پر کمر ہمت باندھی اور اپنے آپکو امام قرار دیا اور بہت ملکون کو اپنی بیعت پر راضی کرلیا مروان نے اوسکو بکر و فریب و قول و قسم سے پاس بلاکر قتل کرا دیا مگر ابراہیم نے اپنی خلافت و نیابت کا عہدہ ابو مسلم کو جو گودر پہلوان ایرانی یا بندر جمہر حکیم کی اولاد سے تھا دیکر مروان کے پاس آنے سے اول خراسان کو بھیجا ہوا تھا یہہ شخص بڑا اولوالعزم بہادر زبان آور لیئق آدمی تھا اس نے اپنی مفوضہ خدمت کو بخوبی ادا کیا اور ایک زمانہ کو جو بنی امیہ کے ظلم سے تنگ تھا اپنی اطاعت مین کرلیا خراسان کے ملک مین ابو مسلم نے خوب جمعیت بہم پہونچائی ایک بہاری لشکر اور سامان سلطنت کا

اوس نے قائم کر لیا اور نقیب آل محمد اپنا خطاب مقرر کر کے شتر لائق شخص اپنی نائب اور خلیفے
ملکون مین روانہ کر دیئے چنانچہ وہ بھی جسطرف کو گئے کامیاب ہوئے اوسوقت ان ہی
لشکر عباسی کالسیاہ قرار پایا اور برابر خبر پہونچا دی گئی کہ ماہ رمضان کے اخیر روز جہان
عباسیہ خیر خواہ ہون اوٹھہ کھڑے ہون اودہر تو یہہ حال گزر رہا تہا اور ابراہیم امام مروان
کی قید مین مر گیا اور اپنی زندگی سے نا امید ہو کر اوس نے سفاح اپنے حقیقی بھائی کو امامت کی پگڑی
دی وہ بھی اودہر کو گیا جابجا برو زمقررہ بلوا کر ملک گیری شروع ہو گئی اور تمام ملک الجزیرہ
مین کہ دریای فرات اور دجلہ کے درمیان آباد ہی سفاح کی خلافت کے منادی ہو گئی سفاح نے
محمد بن علی اپنے چچا کے بیٹے کو بڑے لشکر کے ساتھہ مروان الحمار کی سرکوبی کو روانہ کیا وہ
اوسوقت ایران کے دفع فساد مین مصروف تہا وہان سے واپس آیا اور عباسیہ لشکر کے ساتھہ بے
دریغ لڑا یان لڑا آخری شکست مقام زاب پر کہائی اور مصر کو بہاگا دشمنون نے پیچھا نہ چہوڑا
آخر پکڑا گیا اور دریای نیل کے کنارے مقام ذات السلاسل مین قتل ہوا اور لشکر عباسیہ دمشق
مین داخل ہوا بنی امیہ کے خاندان کے اراکین و امراؤ اور اون کے متوسل بیدریغ تہہ تیغ ہوئے اور بڑے
بڑے وزرا و امراؤ خلافت بنی امیہ کی محمد بن علی کے روبرو حمام مین مارے گئے اور بنی عباس
نے اون کے لاشون کا فرش بنا کر اور اوسپر مسند بچہا کر بکمال خوشدلی کہانا کہایا بنی امیہ کے خاندان کا آدمی
اوسوقت جہان ملتا تہا بلا تامل قتل کر دیا جاتا تہا صرف اوس تمام خاندان سے ایک شخص عبدالرحمان
نام افریقہ کیطرف بہاگ گیا تہا جسنے اندلس مین پہر سلطنت بنی امیہ کی قائم ہو گئی اور ۱۴۱۴ھ ہجری
تک خلفائے عباسیہ کے مقابل مین آزاد خود مختار رہے ✱

تیسرا حصہ - خلفائے بنی عباس کے بیان مین

ابو العباس عبد اللہ بن محمد بن علی بن عباس

بنی امیہ کے خلافت کے خاتمہ کے بعد یہہ پہلا خلیفہ بنی عباس کے خاندان کا خلافت کی تخت پر

بیٹھا اس نے بنی امیہ کے خاندان کا نام و نشان گم کر دیا ہزاروں آدمی قتل کیے سینکڑوں کو قید میں ڈالکر مار دیا باقیماندہ جلاوطن ہوکر بھاگ گئے بنی امیہ کا گورستان اس نے بیخ و بنیاد سے اوکھیڑ کر اُن کی ہڈیاں آگ میں جلائیں راکھ دریا میں بہنکو ادی معاویہ بن ابی سفیان و یزید سے لیکر مروان آخری خلیفہ تک کسیکے قبر کا نام و نشان باقی نہ رکھا اُن کے بڑے بڑے مکان عمارتیں عالیشان بادشاہی سلامان گرائی گئے بیخ سے نکلوائے گئے چار برس نو مہینے اس خلیفہ نے حکومت کی ۱۳۶ھ ہجری میں دنیا سے کنارہ کیا خاک میں گزارہ کیا یہ خلیفہ نہایت سفاک و خونریز تھا اسواسطے سفاح اسکا خطاب قرار پایا مگر جسقدر یہ خونریز تھا اوسیقدر زر ریز تھا موت اسکی چیچک کے عارضہ سے وقوع میں آئی مرض الموت میں منصور اپنے بھائی کو اپنے خلیفہ کیا اس خلیفہ کے وقت ترک لوگ اس استحقاق سے کہ خروج کے وقت وہ خلیفہ کے حامی ہیں دربار میں داخل ہوکر بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہوئے ❊

ابو جعفر منصور بن محمد عباسی الملقب مہدی

ابو العباس کے مرنے کے بعد ابو جعفر منصور اوسکا بھائی خلافت کے تخت پر بیٹھا مزاج اس کا خونریزی کیطرف بہت مائل تھا ادنا ادنی گناہ پر مجرم کو قتل کی سزا دیدیتا اسکے وقت میں سلطنت کا انتظام خوب ہوا اور جن جن مفسدوں نے فساد برپا کئی وہ اپنے اعمال کی سزا کو پہونچے پہلے اسکی حقیقی چچا کا بیٹا عبد اللہ بن علی بن عباس جو بڑا امیر کبیر تھا سلطنت کا دعویدار ہوا بہت سی فوج اُسنے جمع کی اور شورش برپا کی خلیفہ نے ابو مسلم خراسان کے حاکم کو اُسکے مقابلہ کے لئے مامور کیا اور فریقین میں سخت جنگ ہوکر عبد اللہ مقتول ہوا اور مہم انجام کو پہونچی چونکہ خلیفہ کے دربار میں ابو مسلم ایک بہادر بنی امیہ صاحب تدبیر تھا اور اُسی کی عرقریزی و جانفشانی سے بنی امیہ کا استیصال اور بنی عباس کی حکومت کا آغاز ہوا تھا اور اُسی کی تلوار کے زور سے عبد اللہ دعویدار خلافت کا مقتول ہوا تھا اسلئے وہ اپنی خدمات کے غرور میں مغرور ہوکر خلیفہ کے حکم کو نہ مانتا بلکہ اُسکو برابر نام خلیفہ جانتا خلیفہ کو یہ خود مختاری اسکی

پسند نہ آئی اور چاہا کہ کسی طرح اُسکو قید کرے اپنی اختیار کو فروغ دے یہ سوچکر خلیفہ نے فرمان
اُسکی طلبی کا جاری کیا مگر وہ خلیفہ کے ارادہ سے متوہم ہوکر نہ آیا خلیفہ نے ایک عہد نامہ بھیجا یا خدا
و رسول کو اپنے عہد پر ضامن دیا اور بظاہر اُسکی تسلی کردی عہدنامہ کے پہونچنے کے بعد وہ حاضر
ہوگیا بظاہر خلیفہ اور سپہ مہربان تھا پردہ اسکے قتل کا سامان تھا آخر یہہ نوبت آئی کہ
اُس نمک حلال امیر نے خلیفہ کے ہاتھہ سے شہادت پائی۔ دوسری شورش جو اس خلیفہ کے
عہد میں ہوئی سنباد مجوسی نیشاپوری کا فساد ہے اُس نے سخت شورش برپا کی بہت سا ملک
اپنے قبضہ میں لے لیا خلیفہ نے جمہور بن مراد امیر کو ایک برجستہ فوج کے ساتھہ اسکی سرکوبی کے
لئے مامور کیا مجوسی بہت سے لڑائیاں لڑا آخر مقتول ہوا۔ تیسرے زندیہ قوم اس خلیفہ کے
وقت میں برسر فساد ہوئی اور چاہا کہ اپنی نو ایجاد مذہب کو پھیلا کر سلطنت کی بنیاد ڈالیں
خلیفہ نے اس قوم کی سرکوبی بے خوبی کی اور ایک ایک مفسد کو آئین سے قتل کیا ۱۴۰ھ
میں خلیفہ نے شہر بغداد کی آبادی کی بنیاد رکھی اور زر کثیر خرچ کرکر اسکو آباد کیا پانچ برس کے
عرصہ میں اسکی عمارت باختتام پہونچی پہلے اس مقام پر دجلہ دریا کے کنارے نوشیروان عادل کا باغ
بنا ہوا تھا مقام بہایت سرسبز اور باغ داد کے نام سے مشہور تھا خلیفہ نے اسی باغ کی مقام پر
شہر کی تعمیر شروع کی اور بہت توجہ کے ساتھہ تھوڑے سی عرصہ میں ایک شہر نمونہ بہشت
آباد کردیا ۱۵۰ھ ہجری میں بائیس سال کی حکومت کے بعد ترسٹھہ برس کی عمر میں مرگیا یہہ خلیفہ
بہادر و منتظم تھا علم کو اس نے بڑی ترقی اور فوج کو رونق دی خزانہ بہت سا جمع کیا نامہ الخلفا
خطاب لیا بخل بھی اسکی طبیعت میں بکمال تھا اور املاکاروں سے کوڑی کوڑی کا حساب لیتا
تھا اخلاق کے علوم کے رواج میں اس نے بہت کوشش کی بنی فاطمہ کے خاندان کے ساتھہ اس نے
عداوت ڈال لی اور امام حسن کی پوتے امام محمد کو شہید کیا اسبات پر امام محمد کے بھائی نے
خروج کرکے واسط اور اہواز پر قبضہ کیا اور لڑائی میں مارا گیا بہت سے جزائر شمل قبرس
وغیرہ اسکے وقت میں فتح ہوئے اور قیصر روم سے کتب علمیہ کے ترجمے اسنے منگوائے اور فلاسفہ

علم کا چرچا پہلا رومی فارسی سنسکرت کی کتابین عربی مین ترجمہ ہوئین کلیلہ دمنہ کا ترجمہ بھی عربی مین ہوا کتابون کی جلدین تیار ہوئین کیونکہ اسسے پہلے علما مسائل مذہبی وعلمی وتاریخی زبانی بیان کیا کرتے تہے اور تحریرین کہال اور جھالی اور پتون پر ہوتی تہین اسکے وقت ہر ایک علم کی تدوین شروع ہوئین چنانچہ ابن جریج مکہ مین اور مالک مدینہ مین اور اوزاعی شام مین وابن عروبہ وحماد وابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین اور معمر مین مین سفیان توری صاحب تصوف کوفہ مین علوم کے امام قرار پائے احادیث کی کتابین بروایات صحیحہ تحریر ہوئین اسی کے وقت مین امام ابوحنیفہ کوفی نے فقہ مین اجتہاد کا جھنڈا بلند کیا اور دینی علم مین اپنی رائے ظاہر کی محمد بن اسحاق نے کتاب السیر والمغازی سی تاریخ کا ڈھنگ نکالا اسحاق بن حسین نے علم ہیئت مین شہرت پائی عیسے بن شہیلانہ وغیرہ بڑے بڑے طبیب بنے غرض کہ ہر ایک علم کی ترقی خلیفہ کی قدردانی کا نتیجہ تہا نجوم کی علم کیطرف خلیفہ کی کمال توجہ تہی اور اپنے عجمی غلامون کو اس نے بڑے بڑے عہدے دیکر عربون پر مقدم کیا لمبی لمبی پیان سیاہ رنگ اپنی فوج کو پہنائین + اسکے وقت روم کا فرمان فرما پہلے جرجین تہا پہر قسطنطنین ہوا جس نے شہر قسطنطنیہ آباد کیا اور اب تک آباد ہے ٭

ابوعبد اللہ محمد بن ابوجعفر مہدی منصور عباسی

اس خلیفہ نے اپنے باپ کے تخت پر تخت نشین ہو کر بغداد کو دار الخلافت بنایا اسکی قدردانی وجوہر شناسی کی سبب سے بڑے بڑے علما وصلحا صاحب علم وہنر بغداد مین آکر سکونت پذیر ہوئے اور وہ شہر علم وہنر وفضل کا ایک معدن بن گیا - اسی خلیفہ کے وقت مقنع نام ایک شعبدہ باز ماوراالنہر مین خدائی کا دعوی کیا اور بہت سے جاہلون بیوقوفون کو اپنا تابعدار بنا لیا خلیفہ نے ایک لشکر جرار اسکی استیصال کے لئے بھیجوایا وہ کئی لڑائیان لڑا آخر مبدان سے بہاگ کر قلعہ کش مین قلعہ بند ہوا مسلمانون نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا محاصرہ کے وقت وہ سر شام اپنی شعبدہ سی ایک مصنوعی چاند تنخت کے چاہ سی نکال کر زیر آسمان نمودار کر دیتا اسکی روشنی دو دو فرسنگ تک مین بکور روشن کر دیتی

ایسے ایسے اور بہی شعبدے وہ دکہلاکر اپنی خدائی کو ثابت کرتا مگر مسلمان اُسکے فریب مین نہ آئے اور محاصرہ مین اُسکو سخت تنگ کیا محاصرہ مین تنگ آکر پہلے اُس نے شراب مین بیس ہمراہیون کو زہر دیا اور اُن کے جسمون کو تیز اب خمون مین ڈالکر گلا دیا پہر خود بہی ایک خم مین بیٹہہ کر گل گیا اس عمل سے اُسکا مطلب یہ تہا کہ مرگ کے بعد بہی اُسکے مقلد یہہ اعتقاد رکہین کہ ہمارا خدا قلعہ کے اندر سے گم ہوگیا مگر یہہ فریب اُسکا کہل گیا کیونکہ ایک عورت نے جو قلعہ کے اندر تہی مقنم کے اس ارادہ سے مطلع ہوکر شراب زہر آمیز نہین پی تہی اور اپنی آپ کو اُسکی نظر سے چہپا رکہا تہا جب وہ بہی مرگیا تو اُس نے قلعہ کا دروازہ کہولدیا اور مسلمانون کو قلعہ مین بُلالیا تیز اب کے خمون مین مسمومون کی جسم کا نام ونشان باقی نہین رہا تہا صرف اُن کے جسم کے بال باقی تہے جو تیز اب مین بہی گلنے نہین پائے تہے بڑا گناہ جو اس خلیفہ سے وقوع مین آیا یعقوب بن داؤد وزیر کا قید کرادینا ہے مجمل حال اُسکا یہ ہے کہ یہہ وزیر صاحب عقل وتدبیر خلیفہ کا خاص مشیر تہا خلیفہ کو اسپر نہایت اعتبار تہا ہر ایک کام مین اُسکو کامل اختیار تہا خلیفہ نے جب اُسکا پایہ اس پایہ کو پہونچایا حاسدون کو سخت حسد ہوا اور سب نے ملکر خلیفہ کی مزاج کو وزیر کیطرف سے برگشتہ کردیا اور اُس نے بے تحقیق ایسے خیرخواہ کو کنوئین مین ڈلوادیا سولہ برس تک اُسی کنوئین مین وہ مقید رہا آخر ہارون رشید نے اپنی خلافت کے وقت اُسکو رہا کیا اور وزیر بنایا مگر اُسنے یہہ عہدہ منظور نہ کیا اور تارک الدنیا ہوکر فقیر بنگیا - اِس خلیفہ نے ملحدون اور زندیقون کی کتابون کو ترجمہ کرایا جب اُنکا اعتقاد برخلاف اسلام کے پایا تو اُنکو اسیر کیا بہتسے اُن مین سے قتل کرائے ۱۶۹ سنہ ہجری مین یہہ خلیفہ مرگیا تینتالیس برس کی عمر پائی گیارہ سال خلافت کی بغداد مین مدفون ہوا اِس خلیفہ کے وقت اسلام کا لشکر پہر ہندوستان کیطرف حملہ آور ہوا اور سندہ کے علاقہ مین ملک ٹٹہہ مفتوح ہوا روم کی علاقہ پر اُس نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو بیشمار فوج کے ساتہہ مامور کیا اگرچہ وہ خورد سال لڑکا تہا مگر اپنے اقبال وجوامردی کی زور سے پے درپے فتوحات حاصل کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا اور دشمن کی لوٹ اسقدر ہاتہہ آئی

کہ تمام لشکر مالا مال ہوگیا لاکھون روپیہ نقد و جنس حاصل ہوا اور گھوڑے اسقدر ملے کہ ایک ایک گھوڑا ایک ایک درہم کو فروخت ہوا اس خلیفہ نے شاہانہ شان و شوکت بہت بڑھایا بغداد اور مکہ معظمہ کے راستہ مین جابجا اس نے عمارتین و سرائین و تالاب بنوائے مدینہ و یمن و مکہ و بغداد کے راستون مین اس نے اونٹون کی ڈاک قائم کی مسجد الحرام کے مکان کو وسیع کیا اور بہت سے مکانات خرید کر اسکے شامل کئے اسکے وقت شریک نام ایک فاضل متبحر اور دیندار ترک الدنیا مشہور تہا خلیفہ نے اوسکو روبرو بلایا اور تین امر کی درخواست کی کہ یا عہدہ قضا کو قبول کرے یا خلیفہ کے لڑکون کو پڑہائے یا خلیفہ کے ساتہہ ایک نوالہ کہانے کا کہائے شریک نے عہدہ قضا اور خلیفہ کی اولاد کی تعلیم سے انکار کیا اور ایک نوالہ طعام کا خلیفہ کے ساتہہ ملکر کہانا منظور رکھا جب دسترخوان شاہانہ بچہا اور رنگارنگ کہانے پزائقہ روبرو لاکر کہے گئے تو شریک ایک نوالہ کہاتے ہی اوسکے ذائقہ پر محو ہوگیا اور پیٹ بہر کے کہانا کہا لیا بعد فراغت کے خلیفہ نے نہایت خوش ہوکر شریک کے خدمتین التجا کی کہ اگر دو وقتہ کہانا میرے ساتہہ آکر کہایا کرین تو مین نہایت خوش ہونگا شریک نے بڑی خوشی کے ساتہہ منظور کیا چند روز کہانا کہلا کر جب خلیفہ نے اوسکو ممنون کرلیا تو عہدہ قضا کا خلعت اوسکو بخشا وہ انکار نہ کرسکا چار ماہ کے بعد حکم دیا کہ قاضی رات کے وقت جب کہانا کہانے کو آیا کرے دو گہنٹہ تک خلیفہ کی اولاد کو پڑہایا کرے وہ بہی شریک کو منظور کرنا پڑا غرض بادشاہی طعام کے ایک لقمہ لذیذ نے شریک کے عقل و ہوش و ترک و دیانت کو خاک مین ملا دیا اور کہانے کے طمع پر اوسکو ہر ایک بات منظور کرنی پڑی جسے اوس نے پہلے سخت انکار کیا تہا ؎ طمع بگسلد دیدۂ ہوشمند * دریدہ طمع مرغ دانا نبند۔

موسی ہادی بن محمد مہدی

محمد مہدی کی وفات کے بعد موسی ہادی تخت نشین ہوا اسکے وقت حسین بن علی بن حسن بن علی نے مکہ مین شورش برپا کرکے مکے پر قبضہ لیا عمر بن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب جو خلیفہ کیطرف سے مدینہ کا حاکم تہا اپنی فوج لیکر مکے گیا اور فریقین مین لڑائی ہوئی آخر مدینہ

کی فوج نے شکست پائی اور عمر مارا گیا اور مکہ مدینہ دونو شہرون مین حسین کی عملداری ہوگئی یہہ خبر سنکر خلیفہ نے محمد بن سلیمان ایک امیر کو بشمار لشکر دیکر حسین کے مقابلہ کے لیئے ماموریا یہہ یہ بھی مین گیا اور پے در پے لڑائیان لڑا آخر حسین نے شہادت پائی - چونکہ اس خلیفہ کی وقت زندیقون نے بڑی طاقت حاصل کی تہی اور زندیقی مذہب بہت جاری ہوگیا تہا اور زندیقون نے عبد اللہ بن مقفع کو امام بناکر جابجا شورش برپا کردیا تہا اسلیے خلیفہ بدل اُنکی سرکوبی کیطرف متوجہ ہوا اور بہت سے قتل کرائے ہزارون کو قید کرکر مار دیا ۱۷۵ھ مین یہہ خلیفہ بمرگ مفاجات مرگیا ایک سال تین ماہ حکومت کی چھبیس برس کی عمر پائی بغداد کے مقبرہ سلطانی مین مدفون ہوا - یہہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی مین فوج برہنہ تلوارین لیکر دوڑے اس خلیفہ کو لوگ طبق کہتے تہے اسواسطے کہ بچپن مین اسکو دونو ہونٹہ کہلے رکہنے کی عادت تہی مہدی نے ایک خادم تعینات کیا اور حکم دیا کہ جب یہہ ہونٹہ کہولے وہ کہدیوے اطبق یعنے ہونٹہ بند کر اس لفظ کی یہان تک شہرت ہوئی کہ اسکا خطاب بہی اطبق قرار پاگیا سوا برس کی خلافت کے بعد اسکا ارادہ ہوا کہ ہارون رشید کو مار ڈالے اسواسطے اسکی والدہ نے اسکو زہر دیکر مار دیا اور ہارون رشید کی جان بچائی -

ہارون الرشید بن جعفر بن محمد مہدی

عباسی خلیفون کے خاندان مین یہہ خلیفہ بڑا عالی دماغ اپنے بزرگون کے گہر کا چراغ عادل باذل بہادر سخی خوش مزاج شیرین کلام عالم و فاضل و شاعر مشہور ہے اسکے وقت خلافت نے ترقی پائی مملکت وسعت مین آئی علما و فضلا و حکما اسکے مشیر ہوئے اہل علم و ہنر امیر ہوئے اسکی زوجہ زبیدہ خاتون بہی بڑی عاقلہ و لایقہ فاضلہ و عالمہ و سخیہ و متقیہ تہی ایکہزار کنیز حافظ قرآن ہر وقت اوسکی صحبت مین حاضر رہتی تہی وزیر اس خلیفہ کے یحیے برمکی و جعفر برمکی تہے جنکا اختیار کل سلطنت پر تہا اونکا اختیار و حکم خلیفہ کی کل مملکت و خلافت و دولت پر حاوی تہا اس خلیفہ کا خطاب واسطۃ الخلفا مقرر ہوگیا تہا کیونکہ واسطہ عرب کے محاورہ مین اُس زیور کو کہتے ہین جو موتیون کے ہار کی وسط مین ہوتا ہے اس کے وقت یونان پر شکر اسلام فتحیاب

ہوا اور یونان کا تمام علاقہ خلیفہ کا خراج گزار بنا اور روم کی سرزمین میں شہر ہرقلہ فتح ہوکر اوسکا متعلقہ ملک مسلمانون نے لے لیا قلعہ صقلیہ جو بڑا نامی و مضبوط قلعہ تہا لشکر اسلام نے مفتوح کیا فارس کے ملک کو بہی خلیفہ نے فتح کرکے باغیون کی بستیون کو آگ لگادی اور سولہ ہزار قیدی وہان سے گرفتار کیا خراسان کے ملک کا دورہ بہی خلیفہ نے بذات خود کیا عمر خود سالی میں قبل از خلافت بہی یہہ سب کرکے روم کی فتوحات میں کئی سال تک مصروف رہا اور پے در پے ملک فتح کرتا ہوا خلیج قسطنطنیہ تک جا پہونچا تہا ذاتی بہادری و شجاعت خداداد اسکو حاصل تہی جنگ کے وقت کبہی خوف و ہراس اسکی طبیعت پر غالب نہین ہوتا تہا اول اس نے اپنے بیٹے محمد کے لئے ولیعہدی کی تجویز کی اور امین خطاب دیکر لوگون کی بیعت اوسکی ماتہہ پر کرائی پہر عبداللہ دوسرے بیٹے کے لئے بیعت لیکر اوسکو مامون کے خطاب سے مخاطب کیا اور ملک خراسان و فارس کی حکومت و بادشاہت اوسکو سپرد کی پہر تیسرے بیٹے قاسم کے لئے بیعت لیکر موتمن اوسکو خطاب بخشا اور تمام علاقۂ جزائر اور حدود روم کا اوسکے سپرد کیا معتصم چوتہا بیٹے کو اپنی بالکل محروم رکہا جو بالکل امی و ناخواندہ تہا مگر تقدیر الٰہی اوسکے برخلاف تہی کہ آخر وہ خلیفہ بہی ہوا اور خلافت بہی آخر تک اوسکی اولاد میں رہی اس خلیفہ نے شہر طرسوس اور مصیصہ اور عرش کو آباد کیا اور یہہ تینون شہر بہت جلد خلیفہ کی توجہ سے آباد ہوگئے اہل علم کی جلسے اور مجلسیں ہر ایک شہر میں مقرر فرمائی اوسوقت خلیفہ کی قدردانی کے سبب سے بڑی کتابیں عربی زبان میں تصنیف ہوئیں کتاب الف لیلہ کا آغاز ہوا اور تیس راتین اسکے وقت تک بانجام پہونچ گئین بغداد اور کوفہ اور اسکندریہ میں علوم دینی و دنیاوی کی بڑے بڑے مدرسے جاری ہوئے حقیقت میں سلطنت اسلام و دین محمدی کی یہہ اوج کا وقت تہا کہ خلیفہ اور اوسکے اراکین جامع خلافت و سلطنت و علوم و فنون تہے اس خلیفہ کے مزاج میں تعصب نہا ہر ایک مذہب کے بادشاہون کے ساتہہ بے تکلف و تعصب خطوط و تحائف کی آمد و رفت اور ارتباط جاری تہا یہودی و عیسائی و پارسی و ہندو فضلا و علما دربار میں حاضر رہتے تہے

شارل مین شہنشاہ فرانس کے ساتھہ اس خلیفہ کی دوستی قایم ہوئی اور فریقین کیطرف سے شاہانہ
تحایف آتے جاتے تہے اور ایکمرتبہ جو خلیفہ نے اوسکے پاس تحایف روانہ کئی تو اوس مین ایک
گھڑی قیمتی بغداد کی ساخت موجود تہی تجارت نے بہی اسکے وقت بڑی ترقی کی دور دور سے تجار
اجناس نفیسہ لیکر اسکے ملک مین آتے اور کامل فایدہ اوٹہاتے ملکہ ایرینی جسکی سلطنت روم مین
تہی اسکے وقت سرکش ہوگئی خلیفہ نے اودہر کو لشکر لیجانے کے لئے جہاز تیار کرائے اور بے تعداد
فوج لیجاکر اوسکو شکست دی اور بڑی دولت خراج مین لی یورپ کی ولایت مین بہت سے
ملک فتح کئے جب یورپ سے لشکر واپس آگیا تو مین سیکوفورس یعنی نیقفور بادشاہ روم نے
خلیفہ کے نام نامہ لکہا اور درج کیا کہ عورت کی عقل ناقص ہوتی ہے ملکہ ایرینی فرمانفرمائے
سابق روم نے جو کچہہ کیا سو کیا اب جو مین تاجدار روم کا ہون آپ کو چاہیئے کہ جسقدر
دولت آپ ملک سے لے گئے ہین واپس دیدین خلیفہ نے جب یہہ خط پڑہا غضب کی آگ سے
لال ہوگیا چہرہ سے جون بارہی جوش کہانے لگا اوسوقت حاضرین دربار مارے خوف کے
کانپنے لگے ہر ایک شخص اپنے اپنے گہر ٹل کر چلا گیا کسیکو یہہ طاقت نہ ہوئی کہ خط کا مضمون
دریافت کرسکے وزیر الممالک بہی اوسوقت الگ ہوگیا اور خلیفہ نے اپنی قلم سے اوس خط کی
پشت پر یہہ جواب لکہا کہ ہم نے تمہارا خط پڑہا جواب اسکا تم کان سے نہ سنوگے بلکہ آنکہہ سے
دیکہہ لوگے یہہ جواب سفیر کو دیکر فوج کو روانگی کا حکم دیا اور بذات خود روم مین جاکر
بڑے بڑے جنگ کئے اور فتوحات بے در بے حاصل کین اور خراج لیکر واپس آیا جب خلیفہ
واپس بغداد مین پہونچا یہہ نیقفور نے سرکشی شروع کی جب یہہ خبر اہل دربار کو پہونچی مارے
خوف کے کوئی خلیفہ کی خدمت مین یہہ خبر پہونچا نہین سکتا تہا آخر عبد اللہ بن یوسف
شاعر نے وہ مضمون نظم مین منظوم کرکے خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے بڑے زور و شور سے
روم پر فوج کشی کی اور اسقدر زور و شور سے لڑا کہ دشمن کے مسکن و قلعہ خاص مین اونٹ چلایا
اور دشمن کو بکمال ذلیل و عاجز کرکے دوبارہ تاج بخشی کی اور جرمانہ مین بڑی دولت حاصل کی

یہہ خلیفہ باوجود اس شجاعت و بہادری کے بہت دوست بہی تہا باگ کے سننے کا اسکو بہت شوق تہا اور ابراہیم موصلی ہر علم موسیقی جو اسوقت بگانۂ زمانہ مشہور تہا اسکے دربار کا حاضر باش تہا یہہ خلیفہ چوگان بہی کہیلتا اور آہو زبان نشانہ پر شرط باندہ کر تیر اندازی کرتا تہا اور حکم اندازی کا یہہ حال تہا کہ کبہی تیر اسکا خطا نشانہ سے نہ گیا شطرنج کے کہیلنے کا بہی اسکو بہت شوق تہا ۲۳ برس اس خلیفہ نے خلافت کی آخر ۱۹۳ھ مین چون برس کی عمر پاکر مر گیا اسکی بیماری کے وقت کسیکو امید نہی کہ یہہ مرجائیگا مگر بجنتیوع حکیم نے معالجہ مین غلطی کی اور خلیفہ کی جان برباد ہوگئی اوسوقت لوگون کو یہہ بہی ظن تہا کہ امین خلیفہ کے بیٹے کے حکم سے طبیب نے معالجہ برخلاف فرض کے کیا تہا تمام عمر اس خلیفہ کی دینداری و نیکوکاری و عدل و سخاوت و نیکنامی و خوشنودی مین بسر ہوئی سوائے قتل امام موسے کاظم بن جعفر بن باقر بن علی بن حسین بن علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی خون ناحق اسکے ہاتہہ سے سرزد نہین ہوا اگرچہ دلی ارادہ اسکا امام کے قتل پر قائم نہ تہا مگر سماندان اہل بیت محمدی نے اسکو شک و شبہہ مین ڈالکر یہہ عمل اسسے کرایا چونکہ بڑا اختیار اس خلیفہ کے وقت مین جعفر برمکی کو سلطنت کے کام مین حاصل تہا اور آخر کو وہ خاندان اسی خلیفہ کے ہاتہہ سے ایسا برباد ہوا کہ نشان تک باقی نرہا اسواسطے مناسب ولابد ہے کہ اسکا حال بہی اس مقام پر زیب اندراج پائے

حال خاندان برامکہ

اس خاندان کا حال کتب سیر مین ایسا دریافت ہوتا ہے کہ ابوالعباس سفاح خلیفہ اول خاندان عباسیہ کے وقت برمک نام ایک ترک بچہ نے بلخ سے آکر سفاح کی خدمت مین ملازمت اختیار کی اور تہوڑے عرصہ اپنی جوانمردی و حسن خدمات کے سبب سے وزارت کی عہدہ تک پہونچ گیا اور اوسکا بیٹا خالد اور اوسکا بیٹا یحیے اور اوسکا بیٹا جعفر پشت بہ پشت عباسی خلفا کی دربار مین وزیر و مدار المہام و صاحب اختیار ہوتے رہے ان وزرا نے خلافت کو بڑی ترقیان دین اور علوم دینی و دنیاوی کو اس درجہ پر پہونچایا کہ خلفا کا تمام قلمرو علاقہ معدن علم و ہنر ہوگیا اس خاندان مین تمام زمانہ کی دولت جمع تہی لاکہون روپیہ روزمرہ خیرات کیا جاتا تہا غرض کہ ان کی

عشمت و دولت و اقبال کی تشریح تحریر و تقریر سے افزون ہے ہارون رشید کی محبت جعفر کے ساتھہ کمال تہی اوسکو منظور نہ تہا کہ جعفر کو ایک دم بہی نظر سے غایب کہے اکثر اوقات زنانہ محل مین اوسکی طلبی ہوجاتی تہی اور ساری ساری رات آپسمین گفتگو مین رہتی تہین چونکہ خلیفہ کی محبت مستا عباسہ اپنی بہن کی ساتھہ بہی کمال تہی بسبب ستر داری کے جب یہہ محل مین طلب ہوتا تو عباسہ خلیفہ کے پاس سے اوٹھہ کر پردہ مین ہوجاتی خلیفہ کو بہن کا الگ رکہنا بہی منظور تہا تو یہہ حیلہ شرعی کر لیا کہ عباسہ کا نکاح جعفر کے ساتھہ صرف اسواسطے کر دیا گیا کہ جب جعفر آوے عباسہ بہی بے حجاب بیٹہے رہے مگر جعفر سے خلیفہ نے عہد لے لیا کہ وہ کبہی عباسہ کو اپنی عورت نہ سمجہے اور کبہی ہم بستری کا طالب نہو چند سال اسیطرح گزر گئے اور جعفر کو کبہی یہہ خیال نہوا کہ عباسہ کے ساتھہ ہم بستر ہو مگر عباسہ جعفر کے حسن و جمال پر دل سے عاشق تہی اور چاہتی تہی کہ کسیطرح اپنے شوہر کے ساتھہ ہم بستر ہو اسباب مین وکلاے زنانہ کی معرفت جعفر کی خدمت مین عباسہ نے کمال خواہش ظاہر کی مگر وہ بخوف خلیفہ کے اسبات کا روادار نہین ہوتا تہا آخر عباسہ نے جعفر کی والدہ کو اپنا ذریعہ بنایا اور یہہ بات قرار پائی کہ جب جعفر خلیفہ کے پاس سے رات کو شراب پی کر گہر آئے عباسہ کو خبر کر دیجائے چنانچہ ایک روز ایسا ہی اتفاق ہوا اور عباسہ فی الفور جعفر کے پاس جاکر بحالت بدمستی جعفر کے اوسکے ساتھہ ہم بستر ہوئی اوسی رات حمل رہ گیا جب وضع حمل کے دن قریب آئے بہانہ بیماری عباسہ خلیفہ کے پاس نہ آئی اور خلیفہ کو ہرگز اس راز سے آگاہ نہونے دیا آخر بیٹا پیدا ہوا اور وہ لڑکا ایک معزز دایہ کو دیکر مکہ معظمہ کو بہیجدیا گیا وہان ہی وہ پرورش پاکر جبہ برس کا لڑکا ہوگیا چونکہ جعفر کے حاسد بہت تہے ایک آدمی سے اس راز کی خبر ہوگئی اور اوس نے خلیفہ کو آگاہ کر دیا یہہ بات سنتے ہی خلیفہ غضب کے مارے کانپنے لگا اور دل سے جعفر کا دشمن ہوگیا جب خلیفہ کی یہہ حالت دیکہی فضل بن ربیع جو کہ منصور اور مہدی اور ہادی کے وقت سے حاجب تہا اور جعفر کے رتبہ کو دیکہکر جلا کرتا تہا عداوت پر کمربستہ ہوگیا اور کہا کہ جعفر چاہتا ہے کہ خلافت علی کے خاندان مین منتقل ہوجاے اور

اور ایک سید علوی کو کہ خلیفہ کے حکم سے قید تہا اوسنے چھوڑ دیا ہے یہ بات سنکر جعفر سے خلیفہ نے
پوچہا کہ فلان علوی کہ بحالت قید تیری سپرد تہا کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ موجود ہی خلیفہ نے کہا
کہ تمہین میری جان کی قسم وہ موجود ہے یہ بات سنکر جعفر سمجہ گیا اور کہا کہ اوسی بن نے چھوڑ دیا
اسلئے کہ اوسکا قید رکہنا نہ کہنا یکسان تہا اگر اوسکی رہائی مین کسیطرح کا اندیشہ ہوتا تو قید کہا
جاتا یہہ تقریر سنکر خلیفہ خاموش رہا پھر جب جعفر اپنے گہر گیا خلیفہ نے اپنا غلام بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگایا
اوسی خاندان کے لوگ جسقدر تہے بہت سے قتل کئے اور بہت سے سعید اور بعضون کو جلا وطن کر دیا
اور تمام خاندان کا مال و اسباب لوٹ لیا سب کو ٹکڑے کا محتاج کر دیا لاکہون روپیہ کی عمارتین
عالیشان برامکہ کی مسمار کر دین عویلیان بیچ سے نکلوا ڈالین جعفر کی عمر قتل کے وقت سینتیس برس کی
تہی اور سترہ برس تک وزارت کے عہدہ پر سرفراز رہا اس وزیر نے خالص سونے کو مسکوک کرایا اور وہ
خالص سونا اوقت زر جعفری کہلاتا تہا اور اب تک بین خالص سونے کو زر جعفری کہتے ہین بخاوت دمروت و نخی جعفر کی طبیعت مین بدرجہ
کمال تہی جسکی تشریح کرنے تو تاریخ مین اکثر لکہی ہی ایک واقعہ نمین سے یہہ ہے کہ جعفر وزیر کے ساتہہ حاکم مصر کی کچہہ شکر بہیجی تہی
ایک شخص کارنے جو اس معاملہ سے بیخبر تہا ایک جلی رقعہ جعفر کیطرف سے لکہہ کر حاکم مصر کے پاس گیا اور اوس
مین درج کیا کہ حامل رقعہ میرا دوست ہے جو مروت اسکی نسبت کیجائی کی مہربانی احسان ہوگا حاکم مصر کو
بسبب اسکی کہ دونو ایک دوسری سے بخیدہ تہے ایسے رقعہ کی تحریر کا کمال تعجب ہوا اور وہ رقعہ بجنبہ جعفر
کے وکیل کے حوالے کر دیا کہ وزیر سے اسکی تصدیق کرے جب وہ رقعہ جعفر کے پاس پہونچا کمال حیرت
مین آیا اور اراکین مجلس سے مشورت لی کہ ایسے جعلساز کو سزا کیا ہونی چاہئے کسی نے قتل کسی
نے کٹوا دینے کی تجویز کی مگر جعفر نے کیسکا کہنا نمانا اور رقعہ جعلی کی پشت پر لکہہ دیا کہ بیشک یہہ خط میرا
لکہا ہوا ہے اور حامل خط میرا کمال دوست ہے اور مین نے ہی اسکو آپ کی خدمت مین بہیجا ہی اور اسپر
جسقدر مروت ہوگی مبہر ہوگی جب یہہ جواب حاکم مصر کے پاس گیا بہت خوش ہوا اور رنجیدگی بالکل
دور کر دی اور کئی لاکہہ دینار سرخ حامل رقعہ کو دیکر رخصت کیا وہ مال لیکر وہ جعلساز جعفر کی خدمت
مین آیا اور پانو پر سر رکہہ کر رونے لگا جعفر نے کہا تو کون ہے بولا مین آپکا چہوٹا جعلساز ہون

جعفر نے کہا کہ بتلاؤ تو کیا ملا اوس نے کل مال پیش کیا اوسکو دیکھکر جعفر بہت خوش ہوا اور کہا کہ چند روز تاب میرے پاس ٹہرو اسی قدر مال اور اوسکے ساتھہ مل جائیگا چنانچہ وہ چند روز حد تمہر رہا اور جعفر نے اوسسے بہی زیادہ زر نقد دیکر اوسکو رخصت کیا جعفر کے مروت و احسان کے قصے اور بہی بہت مشہور ہین اگرچہ خلیفہ نے حاسد دن کے کہنے پر غضب مین آکر جعفر کو قتل اور اوسکے خاندان کو برباد کیا مگر تا دم عمر افسوس کرتا رہا کیونکہ ہر ایک امر مین جعفر سچا اور خلیفہ جہوٹہا تہا عباسہ کے ساتہہ ہم بستری بہی اگرچہ باختیار خود و قیام ہوش و حواس جعفر نے نہین کی تہی اگر کرتا تو بہی مضایقہ نہ تہا کہ خلیفہ نے روبرو اپنی بہن کا نکاح جعفر کے ساتہہ کر دیا تہا پہر ہم بستری مین کونسا گناہ تہا اور علوی کے چہوڑ دینے مین بہی کسیطرح کا فساد برپا نہین ہوا تہا درنے اگرچہ بمصلحت وقت اوسکو چہوڑ دیا تو عیب نہ تہا کہ اوسکو اوسسے بہی بڑہکر خلافت مین اختیار حاصل تہے ۔

محمد امین بن ہارون رشید عباسی

اول تحریر مین آچکا ہے کہ ہارون الرشید نے اپنی حین حیات خلافت کا علاقہ بیٹون پر تقسیم کر دیا چنانچہ اوس کی وصیت کے تعمیل اوسکے مرنے کے بعد ہوئی اور محمد امین نے خلافت پائی مامون نے اپنی سلطنت ایران و خراسان مین علیحدہ قائم کی چند مدت باہم کچہہ نہ کہا اور اوسمین ایک کو دوسرے سے سروکار نہ تہا آخر امین کے دل مین بدنیتی آئی اور چاہا کہ مامون کو کسی بہانے کے ساتہہ بغداد مین بلاؤن اوسکو اپنے قابو مین لاؤن اوسکی ولایت پر تصرف پاؤن یہہ سوچکر ایک شوقیہ خط اوسکی طلبی کا بہجوایا ملنے کا اشتیاق جتایا مگر وہ نہ آیا اور لکہا کہ میری حکومت کا ابہی نیا کام ہے نیا انتظام ہے اسلئے آنہین سکتا بہائی کا دیدار یا نہین سکتا خلیفہ جب کہ رسنہ کر خط بہیجکر اوسکے آنے سے ناامید ہوا حکم دیا کہ وصیت نامہ رشید کا کعبہ کی دیوار سے اوتار کر پہاڑ دیا جائے خطبہ سے نام مامون کا نکالدیا جائے اور علی بن عیسے چالیس ہزار فوج اور چاندی کی سیڑیان لیکر خراسان کو جائے اور مامون کو پابزنجیر کرکے حضور مین لے آئے خلیفہ کے اس ارادہ سے

مامون

مامون نے خبر بائی طاہر نام اپنے وزیر کو ایک برجستہ و مستعد فوج کے ساتھ مقابلہ پر بھیجا دونو فوجون مین ایک سخت لڑائی وقوع مین آئی آخر خلیفہ کی فوج نے شکست کھائی اور بھاگ کر بغداد کو چلی آئی طاہر نے بغداد تک اونکا تعاقب کیا آتے ہی شہر کو محاصرہ کر لیا پندرہ مہینہ محاصرہ رہا منجنیقون سے تمام دیوارین شہر کی گر گئین شہر لوگ غارت کے خوف سے بھاگ گئے جو باقی رہے سخت عذاب مین گرفتار رہتے آخر خلیفہ کے تمام امیر بڑے بڑے مشہور طاہر کے ساتھ ملگئے اور خلیفہ تنہا دم بے یار و بے ہم دم رہ گیا ناچار اس نے حاضری کی درخواست کی طاہر نے درخواست مان لی اور آنے کی اجازت دی جواب بامراد یا کر خلیفہ کشتی پر سوار ہوا چلنے کو تیار ہوا مگر جب شہر کے حصے سے باہر نکلا دشمن کی فوج نے کشتی کو گھیر لیا خلیفہ کو قتل کر دیا چار سال آٹھ مہینے خلافت کی ۱۹۸ھ ہجری مین مقتول ہوا۔ یہ خلیفہ بدمزاج خود پسند نہایت عیاش خام طمع تھا اسلئے اسکے ارکین دربار اسکے افعال سے بیزار تھے کام کے وقت کسی نے اسکو مدد نہ دی سب کے سب دشمن کے ساتھ ملگئے اس خلیفہ نے خلافت کے زمانہ مین کوئی عمدہ کام نہین کیا کھیل اور عیش و عشرت مین مصروف رہا پچاس کشتیان شیر ہاتھی عقاب سانپ کی شکلون کے بنوا کر اور اوس مین بیٹھ کر دریا کی سیر کیا کرتا تھا۔

مامون رشید بن ہارون رشید عباسی

محمد امین کی قتل کے بعد مامون رشید خلیفہ بنا یہ خلیفہ بلند حوصلہ عالی ہمت جوانمرد دولت مند مشہور ہے اسکے وقت سادات نے اپنا حق ظاہر کیا جا بجا شورش برپا کی اسلئے اسنی مصلحت وقت علی بن موسی رضا کو مدینہ سے اپنے پاس بلایا اور ولیعہد بنایا غرض یہ تھی کہ جب سادات اپنا داخل خلافت مین پائینگے فساد سے باز آئینگے اس حین تدبیر سے تمام فساد رفع ہو گئے اور انتظام کلی ہو گیا مگر اس نے اپنا کام نکالکر علی رضا کو زہر دیکر شہید کر دیا۔ ابراہیم بن مہدی خلیفہ کا چچا بھی اسکے عہد مین خلافت کا دعویدار ہوا لڑنے کو تیار ہوا خلیفہ نے اسکی سرکوبی کے لئے فوج مامور کی اور گرفتار کر کے قید مین بھیجوا دیا انیس سال کمال استقلال سے خلیفہ نے سلطنت کی ۲۱۸ھ مین مر گیا یہ خلیفہ

دولت وعظمت وسخاوت مین مشہور تہا خوش خلقی کا چرچا دور دور تہا جب اسنے امام علی رضا
کو ولیعہد کرکے داماد بنایا تو حکم دیا کہ آل عباس سیہ لباس کو ترک کرکے سبز لباس پہنین چونکہ سبز
لباس بنی فاطمہ کی پوشش تہی سب نے باتفاق انکار کیا ناچار خلیفہ نے وہی لباس قایم رکہا
جو پہلے تہا فرآن کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے مین اسکے وقت بڑی بڑی بحث علما مین ہوئی
۱۴ سنہ مین اس نے سنا کہ روم مین ایک فاضل علوم ریاضی مین تمام زمانہ سے مرتاض موجود ہے اس نے
قیصر روم کے نام خط لکہا اور اس فاضل کو اپنے دربار مین طلب کیا بقفو قیصر روم نے اوسکے
بہیجنے سے صاف انکار کیا اسلئے روم پر لشکر کشی ہوئی اور فوج اسلام نے پے در پے فتوحات
روم مین جاکر حاصل کین اور اسلام کا لشکر اوس فاضل کو لیکر واپس آیا دولت بنی عباس کی
سلطنت کی شان وشوکت اس خلیفہ کے عہد مین ہارون الرشید کے وقت سے بہی زیادہ بڑہ
گئی تہی اور دولت اس ترقی پر پہونچی کہ جب خلیفہ نے اپنی شادی فرمات بوران بنت حسن
ابن سہل کے ساتہہ کی تو لاکہون مشک وعنبر کی گولیون مین کاغذون کے پرچے لپیٹ کر نثار
کئے اور اوپر جہون مین جاگیرین اور زر نقد وخلعت وگہوڑے وغلام وکنیزون کی تعداد
لکہہ کر بہی نثار کئے وقت جس شخص کے ہاتہہ وہ پرچہ آیا مندرجہ انعام نے الفور اوسکو خلافت
ملگیا اس خلیفہ نے مختلف ولایتون سے علما وفضلای اہل کمال صاحبان ہنر وفن کو طلب کرکے
اپنے دربار مین جمع کیا اور ہر ایک علم کے مدارس جابجا کہولے لاکہون روپیہ سالانہ وظیفہ اس کار
خیر مین خرچ کیا جزیرہ قبرس سے بہت سی کتابین فلسفہ وحکمت یونانی کی اسکو ملین اور اپنی
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی ورومی کتابون کے ترجمے اس نے منگوائے اور اپنے مترجم
بہیجکر ہزارون کتب کے ترجمے اس نے کرائے علوم کا سامان بخوبی جمع ہوگیا تو علمائے
اسلام نے وہ کمال پیدا کیا کہ معلم اول کی کتابون کے نقص ظاہر کئے اور انکی اصلاح کی اور جدید
بہی ہزارون کتابین تالیف وتصنیف کرکے اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو بیس
ہزار تین سو ۲۱۳۰۰ مین عبیدہ مصلیہ خلیفہ مدان کے قبضہ سے نکلکر دوبارہ اسکے قبضہ

مین آیا چونکہ ظاہر ذوالیمینین اسکے وزیر کے تہہ سے امین اسکا بھائی مارا گیا تہا جب رو برو آیا خلیفہ بھائی کے یاد مین چشم پر آب ہوجاتا اس لئے اس نے اوسکو علیحدہ کرکے خراسان کا ملک اور ولایت اوسکو دیدیا اور خراسان کا حاکم بالاستقلال اوسکو کردیا یہہ خلیفہ شطرنج کے کھیلنے کا بہت شائق تہا مگر ایسا کہیل نہین سکتا تہا اکثر اوقات بازی مین مات اسکو ہوجاتی تہی اور مات کہا کر یہہ کہتا تہا کہ تمام سرزمین کا انتظام مین کرتا ہون مگر اس دو بالشت کپڑے کا انتظام مجھسے نہین ہوسکتا اس خلیفہ کو سادات کیطرف بہت خیال تہا اور قصد خلافت کا اونہین کو نصور کرتا تہا اور اسی خیال سے اس نے امام علی رضا کو ولیعہد بہی کیا مگر عباسی خاندان کے لوگون نے اسکو طعن و ملامت کرکے اونکی محبت سے باز رکہا اور امام کو زہر دلاکر قتل کرادیا مرگ کے روز یہہ خلیفہ بیمار نہ تہا باعث مرگ کا یہہ ہوا کہ اوس روز اس نے کہجور بن اس کثرت سے کہائین کہ پیٹ پہول گیا اور مرگیا مرتی دفعہ بہی اس نے وصیت کی کہ آل نبی فاطمہ کو عزیز رکہنا چاہیے ٭

محمد اسحاق بن ہارون رشید الملقب معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ ہارون رشید کا تیسرا بیٹا بڑا جوانمرد صاحب اقبال فتح مند بخت بلند تہا جب اس نے خلافت کی ولایت وسیع کی فتوحات بے دریغ اسکے نصیب ہوئین بڑے بڑے بادشاہ اسکے ہوا خواہ ہوئے مامون کے بیٹے عباس نے جو خلافت کی دعوی پر فساد اٹہایا وہ قید مین آیا بابک نام ایک مفسد نے جو شورش برپا کی اس نے اپنے اعمال کی سزا پائی خلیفہ نے افشین نام اپنے ایک امیر کو اسکی سرکوبی کے لئے نامور فرمایا اور بہت سی لڑایون کے بعد بابک قتل مین آیا روم کے لینے کے ارادہ پر بہی اس خلیفہ نے فوج بشمار پیادہ و سوار بہیجی اسے نوفل قیصر روم مقابلہ پیش آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر خلیفہ کی فوج نے فتح پاکر بہت سی لوٹ حاصل کی اور ہزارون رومی گرفتار آئے شہر سرمن رای جو اب سامرہ مشہور ہے بغداد کی پاس اس خلیفہ نے آباد کیا بغداد کی رعایا کو وہان رہنے کا حکم دیا اس خلیفہ کا نام خلیفہ مثمن مشہور ہوگیا تہا اسلئے کہ اس نے اسکو مرا ایک پیر آٹہ کی تعداد پر عطا کی تہی یعنے اسکے وقت عجم کے آٹہ بادشاہ

تاجدار اسکے باجگزار ہوئے آٹھ لڑائیون مین اس نے فتح پائی ۱۳۸ مین پیدا ہوا ۱۸۱ مین خلیفہ
بنا ۲۱ سال آٹھ مہینے آٹھ روز کی عمر پائی عباسی خلیفون مین ۸ آٹھوان خلیفہ تھا آٹھ سال آٹھ مہینے
آٹھ روز اسکی خلافت قایم رہی آٹھ اسکے گھر بیٹے ہوئے آٹھ محل آٹھ باغ آٹھ مسجدین تعمیر
فرمائین آٹھ نہرین کھدوائین آٹھ شہر آباد کئے آٹھ ہزار غلام آزاد کئے خاص سواری کے
گھوڑے بھی آٹھ ہزار تھے آٹھ ہزار اونٹ خاصہ بردار تھے آٹھ ہزار کنیز آٹھ ہزار غلام تھا ۱۲
ہزار ترکی سوار خلیفہ کی خدمتگار رہتے غرض خلیفہ کی ہر ایک چیز کا آٹھ پر حساب تھا اسلئے معتصم
خطاب تھا مگر جب مرگ قریب آئی آٹھ روز بھی مہلت نہ پائی ۲۲۷ھ کے آغاز مین جلد فرمائے
یہہ خلیفہ بڑا جوانمرد و قوی ہیکل و دلچلا آدمی تھا ترکی غلامون کو اس نے بڑے بڑے کام
دیئے اور اونکو امیر کبیر کر دیا ترکون کا گویا یہہ عاشق تھا زبان بھی ترکی اون کے ساتھہ
بولتا لباس بھی ترکی ہوا کرتا تھا اکثر غلام سمرقند اور فرغانہ سے منگوائے گئے تھے ہر ایک
غلام کا لباس شاہانہ ہوتا تھا اور کمر پر کمربند زرین مرصع بندھی ہوئی ہوتی تھی چونکہ وہ غلام تمام
روز گھوڑے دوڑاتے ہوئے شہر مین پھرا کرتے تھے اور رعایا سے زبردستی پیش آتے تھے تمام شہر اون کے
ہاتھہ سے بجان تنگ آگیا اور سب نے ملکر خلیفہ کے روبرو فریاد کی کہ اگر خلیفہ اپنا ترکی لشکر لیکر شہر سے
نہ نکل جائیگا تو ہم خلیفہ کے ساتھہ لڑینگے اور خلیفہ پر جا دوکرینگے خلیفہ نے شہر والون کی التجا
قبول کی اور شہر کا طول کے پاس نیا شہر سرمن رائے آباد کیا اور غلامون کے ساتھہ وہان سکونت
کی قیصر روم کے کی ساتھہ اسکی ٹرکوں کی بدولت جو لڑائی ہوئی باعث یہہ ہوا کہ قیصر نے پیش قدمی کر کے
ممالک اسلام سے شہر عموریہ را بطرف فتح کر لیا اور تمام مسلمانون کو جو وہان تھے مقید کر لیا اوسوقت
ایک عورت علویہ قیدیون مین سے پکار کر بولی کہ وامعتصماہ حافظ سپاہی یہہ بات سنکر ہنسے اور
کہا کہ دیکھہ ابھی معتصم ابلق گھوڑے پر سوار تیری چھوڑائی کو آتا ہی جب واقعہ نویس کے ذریعہ سے
یہہ خبر خلیفہ کو پہونچی اوسیوقت سخت سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور حکم دیا کہ ایک لاکھہ تیس ہزار سوار
جنکی سواری مین سب ابلق گھوڑے ہون سواری مین حاضر ہوا اور خود بھی ابلق گھوڑے

پر سوار ہوا اور برق کیطرح دشمن پر جا پڑا پہلے شہر رالبطر کو دشمن سے چھوڑایا پھر عمور یہ پر قبضہ پایا اور بڑی تلاش کے بعد اوس عالیہ عورت کو دشمن سے لیکر آزاد کر دیا اور اوسکی پوری حقرسی کی خیدرابن کاؤس ماوراالنہر کے ایک خاندانی ترک کو اس نے افشین خطاب دیکر سپہ سالار مقرر کیا مگر اوسکی تقرری اور حکومت سے اور ارکین دربار ناراض ہوگئے اور صورت بغض و فساد کی نمودار ہوئی خلیفہ نے اوسکو قید کرکے زہر دیدیا انڈیس کی تسخیر کا ارادہ اسی اخیر سلطنت مین کیا تہا مگر موت نے مہلت نہ دی یہہ خلیفہ کہانا نہایت لذیذ کہاتا تہا جسکے پکانے پر ہزار اشرفی روزمرہ خرچ ہوتی تہی ایک عالیشان محل اس نے بغداد کے میدان مین بنایا اور خود ہی ویران کر دیا عجیب نام ایک غلام ترک کے ساتہہ اسکی بیحد محبت تہی اکثر اوقات اوسکی تعریف مین خود بہی شعر کہتا اور اوروں سے بہی کہلواتا تہا ٭

ہارون واثق باللہ بن معتصم باللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ معتزلہ مذہب کا پابند تہا مگر عدالت و سخاوت کیطرف اسکی توجہ بحال تہی بغض و کینہ و تعصب اسکی مزاج مین بہت ہی کم تہا پانچ مہینے پانچ سال بحال استقلال خلافت کی ۲۳۳ھ مین مرگیا سامرہ مین مدفون ہوا ٭

ابوالفضل جعفر متوکل علی اللہ بن معتصم باللہ بن ہارون رشید

یہہ خلیفہ نہایت بدخو بدمزاج ظالم خود پرست معتزلہ مذہب کا معتقد تہا اسکے دربار مین معتزلہ مذہب والون نے بڑے بڑے رتبہ پائے علما و مشائخ و سادات کی ساتہا اسکی بحال عداوت تہی اسنے سنا کہ کربلا مین ہر سال مسلمان ہجوم کرتے ہین ایسا نہو کہ کوئی فتنہ برپا کرین اسلئے اس نے وہان کے روضے و مزار جو عمر بن عبدالعزیز نے بنوائے تہے پہر مسمار کرا دیئے پیچ سے نکلوا دی اسکے وقت سادات بیچارے مصیبت کے مارے وطن چہوڑ کر جلا وطن ہوگئے امام احمد بن حنبل کو اسنے کوڑے مارے کہ وہ شہید ہوگئے کیونکہ اونکا مذہب معتزلہ مذہب کے برخلاف تہا اسلئے یہہ اونکی جان کا خواہان ہوا۔ اس خلیفہ کی تمامی عمال سے کئی سال بارش بند رہی اور قحط پڑگیا اور

ایک ایسا زلزلہ آیا کہ زمین کئی ایک مقام سے شق ہوگئی تیرہ گانو کی آبادی ایک مقام پر زمین
مین دھنس گئی اُنکے رہنے والون مین سے صرف چالیس آدمی بچے واصفہان مین سخت بھونچال آیا ہزارون
آدمی مر گئے شہر بسطام کا تیسرا حصہ مسمار ہوگیا مشہد طوس کے آدھی عمارت گر گئی اصفہان مین سخت
نقصان ہوا غرض اس خلیفہ کی خلافت کا زمانہ قیامت کا نشانہ تہا اسنے یہود و نصارا کو زنار بندھوانے
دیوانی کام جو اُنکی سپرد تہے موقوف کرائے عورتین اسکی بیشمار تہین کنیزکین دو ہزار تہین جنکی
بطن سے چالیس بیٹے توام پیدا ہوئے اور سب کے سب زندہ رہے آخر مستنصر اسکا بیٹا
اس کی جان کا دشمن بنگیا باغر نام خلیفہ کے غلام کو اُسنے خلیفہ کے قتل پر آمادہ کیا اور خلیفہ
اوس نکے حرام کی ماتہہ سے ۲۴۷ھ مین قتل ہوا جو دہ سال نو مہینے خلافت کی چوالیس برس کی عمر
پائی — اس خلیفہ کے وقت روم کی فوج نے اسلام کی ولایت پر یورش کی اور دمشق تک
آکر ملک کو لوٹ کر دریا کے رستے واپس گئے یہہ خلیفہ مغلوب الغضب ایسا تہا کہ ایک روز ابن سکیت
فاضل اسکے لڑکون کو جنکا نام حسن و حسین تہا پڑہا رہا تہا خلیفہ نے فاضل سے پوچہا کہ ان
دونو لڑکون سے حسن اچہا ہی یا حسین فاضل نے جواب دیا کہ ان سے قنبر اچہا تہا یعنے قنبر خادم
غلام مرتضے علی کا ان دونو سے اچہا تہا اسبات سے خلیفہ غضبناک ہوا اور فاضل کی زبان کہلوا دالی

ابو جعفر محمد مستنصر باللہ بن متوکل علے اللہ عباسی

یہہ خلیفہ اگرچہ نرم مزاج دانا عقلمند باسخاوت کریم تہا مگر اسکی عمر بہت کم تہی چھ سے زیادہ اسکو
خلافت نصیب نہوئی اُسی تہوڑی عرصہ مین جو اس سے نیک کام ہوا یہہ تہا کہ اس نے خلیفہ ہونے ہی
کربلا کی مزاروں کی بنوانے کا حکم دیا سادات کو جو اسکی باپ کے عہد مین جلاوطن ہوئی تہی اس نے
پھر بلایا اُنکی گہرون مین اُنکو آباد کیا ایک روز خلیفہ نے مکلف فرش مجلس عشرت مین بچھوایا
اوسپر ایک بادشاہ کی تصویر اور کچھہ لکھا ہوا پایا جب وہ پڑہا تو اوسکا یہہ مضمون معلوم ہوا کہ
مین شیرویہ کسرے کا بیٹا ہون مین نے باپ کو قتل کیا اور چھ سے زیادہ سلطنت نہ پائی چونکہ
اس نے بہی باپ کو قتل کرکے خلافت پائی تہی سنتے ہی رنگ اسکا فق ہوگیا اور فرش کو اوسیوقت جلا دیا

ابوالعباس احمد مستعین باللہ بن محمد بن معتصم باللہ

اس خلیفہ نے احمد بن صالح وزیر کی سعی سے خلافت پائی مگر بسبب اسکی کم سنی اور قلت رعب حکومت کا نہین کہتا تھا تین سال نو مہینے کے بعد معزول و مقتول ہوا چونکہ امرائے ترک اسکی برخلاف ہو گئے تھے یہہ سامرہ سے بھاگ کر بغداد مین آگیا بغداد والون نے اسکی حمایت کی اور کئی ماہ تک دونو فریق مین لڑائی رہی شہر کے لوگ قحط اور جنگ سے سخت تنگ ہوئے آخر ترکون نے خلیفہ کو پکڑ کر قتل کر ڈالا اور شہر کے لوگ بسبب اسکے کہ خود وہ تنگ ہو چلے تھے اسکی حمایت سے دست بردار ہوئے۔

محمد معتز باللہ بن متوکل علے اللہ عباسی

معتز ۲۵۲ھ مین مسند نشین ہوا مسند نشین ہوتے ہی ترکی امرا اسکے دشمن ہو گئے اسے اوسوقت یہہ چوکہ ہوئی کہ باوجودیکہ تمام عرب اسکی رفاقت مین تھے پھر بھی اس نے ترکون کو صاف کر لیا اور وہ عداوت بڑھتی گئی یہہ خلیفہ نوجوان ۱۹ برس کی عمر کا تھا پہلے خلفا چاندی کا زیور رکھتے تھے اس نے سونے کے زیور سے سواری کی اور نائبون اور سپاہیون کو اس نے تغیر و تبدل کیا اسکی وقت صالح ابن وصیف ایک ترک بڑا سردار تھا اوس نے خلیفہ بھی ڈرتا تھا سپاہ کی سرداروں نے خلیفہ سے التجا کی کہ اگر خلیفہ ہماری تنخواہ ہمکو دیدیوے تو ہم صالح ابن وصیف کو قتل کر دیتے ہین معتز نے اپنی والدہ سے پچاس ہزار دینار طلب کئے اور چاہا کہ فوج کی تنخواہ دیدیوے مگر اس نادان عورت نے صاف جواب دیا آخر نفاق یہان تک پہنچی کہ فوج مسلح ہو کر دار الخلافت کے دروازے پر آئے اور معتز کو طلب کیا معتز نے کہلا بھیجا کہ مین ہمایہون آنہین سکتا فوج نے کچھہ خیال نہ کیا اور دار الخلافت مین گھسکر اور خلیفہ کو ٹانگون سے پکڑ کر باہر گھسیٹ لائے بہت سے سونٹے مارے دھوپ مین ڈھلا دیا منہہ تمانچے مارے اور کہتے تھے کہ خلافت سے مستعفی ہو آخر اس نے استعفا ظاہر کیا فوج نے محمد وثق باللہ کو خلیفہ بنایا اور اسکی بیعت اوسکی ہاتھہ پر کرائی اور اسکو قید کر دیا معتز کو تین روز تک پانی و کھانا نہ دیا پھر حمام مین لیجا کر غسل کرایا جب تشنگی غالب ہوئی تو برف کا پانی پینے کو دیا جسے پیتے ہی فوراً مر گیا اوسوقت اسکی والدہ بھی قید مین آئی اور زانہ اوسکا منضبط

مین آیا تو تیرہ لاکھ دینار سرخ اور چھ سیر جواہرات نکلے مگر وہ پہلے پچاس ہزار دینار اپنے فرزند کو نہ دے سکے یہ خلیفہ ۵۰۰ھ مین مارا گیا +

مہتدی باللہ صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ

اس خلیفہ نے صرف گیارہ مہینے سترہ روز خلافت کی آدمی حلیم الطبع و نیک مزاج و حسین و جمیل و شجاع و بہادر تھا مگر بسبب باہمی نفاق امراء کی خلافت کے احکام کی پوری پوری تعمیل نہین ہوتی تھی جب اسنے دیکھا کہ امراء میرے حکم سے باہر ہین تو اس نے علیحدگی اختیار کی کہانے پہننے مین بھی درویشون کیطرح گزارہ کرتا تھا راگ رنگ سب موقوف کر دئی حتے الامکان ظلم کو روکتا رہا بعض بعض سرکشون کو دار الخلافت سے نکالکر دور دور ملکون مین بھیجدیا اکثر اوقات یہ خلوت مین بیٹھا رہتا اور لکھنے والا منشی اسکے سامنے بیٹھے لکھا کرتے تھے آخر الامر گیارہ ماہ کی بعد پھر امراء مین فساد ہوا اور امراء ترک اسکے دشمن ہو گئی اور انکے ہاتھ سے خلیفہ اڑتالیس برس کی عمر مین شہید ہو گیا ۲۵۵ھ اسکا سال مرگ تھا +

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل علی اللہ

خلافت سے پہلے یہ خلیفہ جو سق کی قید خانہ مین قید تھا وہان سے نکالکر خلافت کے تخت پر بٹھلایا گیا اگرچہ اس خلیفہ کو راگ کا کمال شوق تھا خود بھی گانا بجانا بخوبی جانتا تھا اور رات دن عشرت و عشرت مین مصروف رہتا تھا مگر اسکا بھائی موفق نہایت بیدار مغز جوانمرد بہادر منتظم آدمی تھا اوس نے انتظام خلافت کا بخوبی کر لیا آخر نا دان خلیفہ اپنے بھائی کیطرف سے بدظن ہو گیا اور اوس نے امور خلافت مین دست اندازی چھوڑ دی اور ملکون مین فساد برپا ہوئی احمد بن طولون مصر مین اور یعقوب صفار خراسان مین خود سر ہو گئے ملک زنج سے بھی دنام خارجی نے خروج کر کے مسلمانی ممالک کو دور دور تک لوٹکے تباہ کر دیا لکھو کہا سادات و مسلمان قتل و غارت مین آئی اور ایک لاکھ سیاہی غارت گر کے پاس دس دس عورتین مسلمان تھین اور وہ غارت گر اونپر قابض و متصرف تھے یہ خوفناک خبر جب بغداد مین آئی موفق اسلام کی فوج کے

ساتھہ دشمن کی سرکوبی کو روانہ ہوا اور تمام باغیان بطینت کو تہہ تیغ کرکے میدان اہل اسلام کو انکی قید سے چھوڑایا اور یہود کا سر کاٹ کر اوسکی قوم کو قرار واقعی سزا دی اور رعایا کو دوبارا آباد کیا یہہ خبر جب بغداد مین پہونچی عام شہر نے خوشی کی شادیانی بجائی اور عید سے زیادہ خوشی کی - دوسرا حملہ اہل فرنگ کا مملکت اسلام پر ہوا اور نوبت یہانتک پہونچی کہ دو حملون مین اہل فرنگ نے شہر لؤلوہ اور دیار بکر و الجزیرہ و موصل فتح کرکے بصرہ تک آ پہونچے اور جنگلی اعرابی بسبب کم رعبی خلیفہ کے کعبہ پر حملہ آور ہوکر بیت اللہ کے پوشش تار تار کرلے گئے موفق نے اس مرتبہ بھی کرمت کی باندھی اور جوانمردی و بہادری کی زور سے اہل فرنگ کو اپنی مفتوحہ علاقہ سے نکالدیا اور تمام اہل اسلام کو اپنی رستانہ خدمت سے خوش کیا موفق نے یہہ بھی دیکھا کہ سلطنت مین ضعف و کمزوری بسبب فساد ترکون کے پھیلتے جاتی ہے تو اس نے انکا بندوبست بھی ایسا کیا کہ کوئی گردن ملانی لائق نہ رہا اس انتظام سے موفق لائق تحسین و آفرین تہا مگر خلیفہ پھر حاسدون کے کہنے مین آگیا اور موفق کیطرف سے بدگمان ہوگیا اور حاکم مصر کے ساتھہ جو اوسکا مخالف تہا سازش کرلی اسباب باہمی فساد نے پھر ترقی کی اور جب تک موفق مرگیا خلیفہ کی خاطر جمع نہوئی مگر بعد مرنے موفق کے خلیفہ کو اوسکی قدر ہوئی اور افسوس سے اوسکو یاد کرنے لگا اور اوسکے بیٹے احمد ابو العباس کو ولیعہد کرکے تخت خلافت کا حوالہ کیا اور موفق کی مرگ کے بعد ایک سال ۲۷۹ ہجری مین خناق کی مرض سے مرگیا ؛

احمد ابو العباس معتضد باللہ بن موفق

یہہ خلیفہ نہایت شجاع و بہادر و جوانمرد اپنے باپ کیطرح تہا خوبرویی و صفا کی کیطرف اسکی طبیعت بہت مائل تہی اور لوگ اسکو سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچھا ہوا کہ تمام مفسد فرو ہوگئے فرنگیون نے بھی جب دیکھا کہ خلیفہ کے گھر مین انتظام ہی تو وہ بھی اسطرف رخ نہ کیا بلکہ اسلام کے لشکر نے شہر مذکور یہ روم کی ولایت مین جاکر فتح کیا خمارویہ طولونی نے اپنی لڑکی خلیفہ کی نکاح مین دی جسکے جہیز مین بڑی دولت خلیفہ کو ملی اور علاوہ اور سامان کے

تین صندوق جواہرات کے بھرے ہوئے تھے لونڈی و غلام و شتر و اسپ ہزارون چیز کے ساتھ ایسے تھے اس کے عہد مین ابو سعید قرمطی نے نیا مذہب ایجاد کیا اور بڑے بڑے مفاسد ملکون مین برپا کیے خلیفہ نے فوج اوسکی سرکوبی کو مامور کی اور ابو سعید پکڑا آیا اور روبرو قتل ہوا عمارتین اس خلیفہ نے بہت بنوائین مساجد تعمیر کین آخر نو سال نو مہینے نو روز سلطنت کرکے اونچاس برس عمر پاکر ۸۹۲ھ مین مرگیا اس خلیفہ کی مزاج مین تندی بہت تھی مگر غصہ جلد فرو ہوجاتا تھا۔

ابو محمد علی المکتفی باللہ بن معتضد باللہ بن موفق

اس خلیفہ کے خلافت پاکر قاسم بن عبد اللہ کو وزیر بنایا اسکے وقت مین بغداد مین ایک ایسا سخت بھونچال آیا کہ بہت سے مکانات گر گئے دجلہ دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ بڑے بڑے عالیشان عمارتین بہ گئین قرامطہ نے اسکے عہد مین پھر ہجوم کیا اور مستعد جنگ کے ہوئے خلیفہ نے ایک جستہ فوج اونکی سرکوبی کو بھجوائی خود بھی رقہ تک گیا فریقین مین سخت جنگ ہوکر مسلمان فتحیاب ہوئے قرامطہ کے سرگروہ پکڑ کر گردن ماری گئے چھ سال چھ ماہ سولہ دن اس خلیفہ نے خلافت کی ۲۹۵ھ مین مرگیا اسکے وقت لشکر اسلام نے روم کیطرف شہر انطاکیہ فتح کیا اور بڑی بہاری دولت وہان سے مسلمانون کو ملی جسکا کوئی شمار و حساب نہ تھا۔

ابو الفضل جعفر مقتدر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

یہ خلیفہ عباسی خلفا مین سے نیکوکار و سخی مشہور ہے اسکی خلافت کے ابتدا مین عبد اللہ بن معتز باللہ نے خلافت کا دعوی کیا المرتضی باللہ کی خطاب سے مخاطب ہوا مگر اسکی خلافت کو قیام نہوا آخر گرفتار ہوکر مارا گیا اسی طرح ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن امام جعفر صادق نے اپنے آپ کو مہدی کے خطاب سے مخاطب کرکے مغرب کے ملک مین خروج کیا اور اپنی سلطنت علیحدہ قایم کرلی مصر وغیرہ بہت سا ملک اسکے قبضہ مین آیا مدت مدید تک اسماعیلی خاندان کی سلطنت اس ملک مین رہی خلیفہ سے اونکا کچھ انتظام نہوسکا۔ چوبیس سال گیارہ مہینے سولہ روز اس خلیفہ نے سلطنت کی ۳۱۹ھ ہجری مین مرگیا اسکی وقت

قرامطہ نے ہجوم کرکے مکہ معظمہ پر دو مرتبہ حملہ کیا ایک مرتبہ حجر الاسود اوٹھا لے گئے دوسری مرتبہ شہر لوٹ کر لے گئے حسین بن منصور حلاج یہی اسکے وقت دار پر چڑھایا گیا دیالمہ خاندان کا عروج یہی ہوا اہل روم نے شہر خلاصہ فتح کرکے جامع مسجد کی ممبر کی جگہ صلیب کھڑی کردی آخر مسمی ہونس نام غلام نکرام نے قاہر باللہ کی ایما سے خلیفہ کو قتل کر ڈالا ٭

ابو منصور محمد قاہر باللہ بن معتضد باللہ عباسی

عباسی خلفا میں سے یہہ خلیفہ سخت ظالم و بے رحم و خونریز مشہور ہے اسکا وزیر ابن مقلہ اگرچہ عقیل و صاحب تدبیر تہا مگر خلیفہ اسکا کہنا نہ مانتا تہا اسکی بات کو ہیچ جانتا تہا آخر یہہ ہوا کہ امرا نے اسکو اندہا کرکے خلافت سے معزول کر دیا اور یہہ نابینائی کی حالت میں مدت تک جیتا رہا اور نہایت تنگی و افلاس کے ساتہہ اپنی عمر گزرانی اس خلیفہ نے اپنی خلافت کے وقت مقتدر کی اولاد کو قتل کیا خونریزی اتنی کی کہ ہارون الہاشمین دیوارون میں چنوا دیں ابن مقلہ وزیر پر ناراض ہوکر اوسکا گہر جلایا ایسے ایسی جفاکاری کا یہہ نتیجہ ہوا کہ معزول و نابینا ہوا اور افلاس اس حد کو پہونچا کہ جمعہ کے روز جامع مسجد کے دروازے پر بیٹہہ کر لوگون سے خیرات مانگتا تہا اور نہایت ذلت کی حالت میں

ابو العباس محمد راضی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

قاہر کی نابینائی کے بعد ابن مقلہ کے ذریعے سے راضی باللہ نے خلافت پائی اسی وزیر کو اسنے اپنا وزیر بنایا مگر کچہہ عرصہ کے بعد ایسا اتفاق ظہور میں آیا کہ وزیر نے خلیفہ کے کسی دشمن کے نام اپنا خط لکہا اور خلیفہ سے پوشیدہ اپنے قاصد کے ہاتہہ بہجوایا قاصد وہ خط بجنس خلیفہ کے پاس لے آیا خط کو دیکہہ کر خلیفہ غضبناک ہوا اور وزیر سے اسکے لکہنے کا حال پوچہا اگرچہ وزیر خط کی تحریر سے منکر ہوا مگر وزیر کی مہر و دستخط سے وہ خط وزیر کا ثابت ہوگیا اور خلیفہ نے وزیر کے دونو ہاتہہ کاٹ کر وزارت سے معزول کر دیا پہر ابن رائق وزیر نے اسپر ایسا اختیار پایا کہ خلیفہ کو بیکار کر دیا پہر بحکم ماکانی غلام نے امیر الامرائی پائی تمام ملکون میں فتور پڑگئے طوائف الملوکی ہوگئی خلیفہ کی حکومت صرف بغداد پر رہ گئی سادات مصر میں اندلس میں ناصر لدین اللہ امویہ

ماوراالنہر و فارس مین سامانیہ اور موصل و بکر مین دیالمہ غرض جابجا سلطنتین قائم ہوگئین
آخر ۳۲۹ھ مین خلیفہ مرگیا اور چھبیس سال تک خلافت کی ؛

ابو اسحاق ابراہیم متقی باللہ بن مقتدر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت نیکنام عابد و زاہد و صاحب سخاوت و مروت تہا ممالک محروسہ کی حکومت سے
اسکو کچھہ غرض نہی امرای دربار کہ تمام غلام ترک بچے تہے آپس مین لڑتے مرتے رہتے تہے
اور خوفزدہ رہتی تہین ہر ایک چاہتا تہا کہ خلیفہ ہماری قابو مین رہے متقی حقیقت مین
ایک متقی پرہیزگار آدمی تہا اسکا قول تہا کہ میرا حفظ مصحف مجید کافی ہے اس کے خلاص کے
پہلے سال مین محل قبۃ الخضرا کہ ایک عالیشان عمارت عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تہا
کثرت بارش سے گر پڑا یہہ مکان خلیفہ منصور کا بنایا ہوا تہا بیس گز کا ہر ایک ایوان تہا
گنبد پر ایک سوار کی صورت بنی تہی جسکے ہاتہہ مین نیزہ تہا آل حمدان نے اس خلیفہ کے روبرو
توقیر پائی اور اکثر مفسدون کو مار کر ناصر الدولہ و سیف الدولہ وغیرہ خطابات حاصل کئے
رومکے فرنگیون نے ازدن و میافارقین وغیرہ پر فوج کشی کرکے ہزارون مسلمانون کو قید
کرلیا اور پیغام بہیجا کہ وہ رومال جسپر عیسے علیہ السلام کا چہرہ مبارک کا پسینہ پونچہا تہا اور اسپر چہرہ
کی تصویر بکمال معجزہ ظاہر ہوگئی تہی اور وہ خلیفہ کی پاس ہے اگر خلیفہ ہمکو دیدیوے تو ہم مسلمان
قیدیون کو چہوڑ دیتے ہین فقہا و علما نے پہلے تو اوسکی پہنچنے سے انکار کیا مگر جب کوئی چارہ
نظر نہ آیا تو رومال پہنچا گیا اور ہزارون مسلمان قید فرنگ سے چہوٹے آل حمدان اسکی وقت اگرچہ
صاحب زور و قوت تہے مگر خلافت سے منحرف نہ تہی اونکا اقتدار و توقیر دیکہکر تورون امیر جو
خلافت کے درباد کا ایک رکن تہا بہت جلتا تہا اور اس فکر مین تہا کہ کسی طرح خلیفہ کو معزول
کرے چنانچہ ایک مرتبہ خلیفہ بغداد سے کسی طرف کو گیا جب واپس آیا تو تورون استقبال کو نکلا
اور نئی ہمراہیون کو سکہلادیا کہ جب مین خلیفہ کی پاس جاکر گہوڑی سے اوترون اور سلام کرون
تم خلیفہ کو چارون طرف سے گہیر کر مقید کرلینا چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا اور تورون خلیفہ کے

نزدیک جاکر پیادہ ہوا اور قدمبوسی کی تو اوسکی فوج نے فی الفور خلیفہ کو گھیر لیا اور گھوڑے سے اوتار کر بکمال بیعزتی شہر مین لے گئی انگوٹھی اور چادر اور چھڑی خلافت کی چھین لی اور آنکھون مین سیل پھیر کر اندھا کر دیا یہہ واقعہ ۳۳۴ھ مین بینائی کی حالت مین ہی یہہ خلیفہ پچیس سال تک زندہ رہا آخر بحالت مفلسی و افلاس کے ۳۵۰ھ مین جان بحق تسلیم ہوا ساٹھہ برس کی عمر پائی ؛

ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ بن علی المکتفی باللہ

مقتفی کی نابینائی اور معزولی کی بعد تورون امیر کے ذریعہ سے اس نے تاج خلافت پہنا ایک سال کے بعد تورون مرگیا اور شیرزاد کو عہدہ امیر الامرائی کا ملا مگر اوسکے جور و ظلم تعدی سے رعایا و فوج ناراض ہوگئی اور وہ بہت جلد برخاست ہوگیا اور ترکون مین امیر الامرائی کی عہدہ پر سخت تکرار ہوئی اتنے مین احمد بن بویہ نے جو اہواز کے ملک مین صاحب زور و قوت و ملک و لشکر ہوگیا تھا بغداد پر یورش کی محاصرہ کی وقت تمام ترک اوسکے خوف سے جا بجا بھاگ گئے اور خلیفہ نے بذات خود شہر سے نکلکر احمد کے ساتھہ دوستانہ ملاقات کی اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ تمہاری بدولت مجھکو ترکان نمکحرام کے پنجہ سے نجات ملی چنانچہ دونو بغداد مین داخل ہوئی اور خلیفہ نے اوسکو امیر الامرائی کا خلعت دیکر معز الدولہ کا خطاب بخشا اوس نے تمام خزائن و دفاتر پر قبضہ کرکے خطبہ و سکہ مین خلیفہ کے نام کے ساتھہ اپنا نام بھی داخل کر دیا اور خلیفہ کا اختیار کلی خلافت سے اوٹھا کر پانچہزار دینار روزانہ تنخواہ خلیفہ کی مقرر کر دی اوسنہین ایام مین تہمارنہ نام ایک عورت نے جو خلیفہ کے محل مین تھی ایک جشن خسروانہ کیا تمام امرا و وزرا کو بلایا کسی بدبخت نے احمد سے جاکر یہہ کہہ دیا کہ یہہ مجلس صرف تیری قتل کے لئے تجویز ہوئی ہے اوسی وقت وہ فوج لیکر آیا اور خلیفہ کو پکڑ کر اندھا کر دیا اور تہمارنہ کی زبان کٹوا دی یہہ ظلم احمد نے خلیفہ پر ناحق کیا

ابو القاسم فضل المطیع باللہ بن جعفر مقتدر باللہ

معز الدولہ احمد نے اس خلیفہ کو خلافت دلوائی اور خود مدار المہام و مختار الخلافت بنا اس کے وقت سادات فاطمیہ نے مصر اور افریقہ مین بڑی بڑی ترقیان کین بہت سا علاقہ خلافت کا اونہون نے دبالیا حاکم خراسان نے اپنے ملک مین مطیع کا خطبہ پڑہا اوسپر خلیفہ بہت خوش ہوا اور فرمان اور نشان اوسکو بہیجا اہل روم نے غالب ہوکر جزیرہ اور بطش لے لیا اور حدود کے علاقے اپنے قبضہ مین کرلئے بلکہ قیصر روم نے اسلام کی حدود مین قلعہ قیصاریہ تعمیر کرایا اور فوج اوس مین بامور کی کافور خشندی کے مرنے کے سبب سے تمام دیار مغرب مین عملداری سادات فاطمیہ کی ہوگئی لباس سیاہ تبدیل ہوکر سبز قرار پایا اور خطبہ و سکہ مین اہل بیت کے نام داخل ہوئے سادات کی حکومت نے مصر مین وہ اوج دکہلایا کہ انتظام ملک و تجارت نے رونق پکڑی اوسوقت عباسیہ خلافت مین دن بدن زوال کی صورت نمایان تہی مطیع باللہ نے آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ سال برائے نام خلافت کی آخر فالج کی بیماری مین مبتلا ہوکر ۳۶۳ھ ہجرے مین مرگیا ؛

ابو بکر عبد الکریم طایع باللہ بن مطیع باللہ عباسی

اس خلیفہ کی خلافت کے وقت ترکون نے فساد برپا کرکر بادشاہی خزانہ لوٹ لیا سلطنت کا اختیار خلیفہ کے ہاتہہ سے چہوٹ گیا ناچار اس نے بہاؤ الدولہ کو امیر الامرا بنایا انتظام کا کام اسکے سپرد فرمایا مگر فتنہ پردازون نے یہہ انتظام قایم نرہنے دیا بہاؤ الدولہ کیطرف سے خلیفہ کو بدظن کردیا بہاؤ الدولہ نے اس حال سے آگاہ ہوکر خلیفہ کو قید کرلیا خلافت کا تاج اور کودیا سترہ سال اس خلیفہ نے خلافت کے انجام کا قید خانہ مین جان دی

احمد قادر باللہ بن اسحاق بن المقتدر باللہ عباسی

اس خلیفہ نے بہاؤ الدولہ امیر الامرا کے ذریعہ خلافت پائی اسکے زیست تک یہہ محض بے اختیار رہا جب وہ مرگیا تو یہہ خود مختار ہوا اس نے انتظام ملک کا بخوبی کیا انصاف

وعدالت کیطرف کمال توجہ فرمائی بنکنامی حاصل کی اسکے وقت سلطان محمود غزنوی نے خراسان سے لیا خطبہ اسکی نام کا جاری کیا - ایلک خان ترکستان کے بادشاہ پر ختن وخطا کے کفار بیشمار فوج لیکر چڑہ آئے اس نے خلیفہ سے مدد طلب کی خلیفہ نے ہر ایک حاکم وبادشاہ کے نام احکام جاری کئے کہ وہ ایلک خان کی مدد کو جائین کفار کے حملہ کو اسکے ملک سے ہٹائین خلیفہ کے حکم کے بموجب بے شمار فوج مسلمانون کی ایلک خان کی مدد کو گئی اور باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون نے فتح پائی بیشمار لوٹ ان کے ہاتہہ آئی ایک لاکہہ دس ہزار ختنی وخطائی قیدی ان کی قید مین گرفتار ہوئے قتل بیشمار ہوئی اس خلیفہ نے بکمال آرام ونہائیت انتظام چالیس سال نو مہینے حکومت کے آخر ۴۲۲ ہجری مین مر گیا-

قایم بامر اللہ بن قادر باللہ عباسی

بغداد کی خلیفون مین سے یہہ خلیفہ بنکنام وبنکو کار حلیم المزاج مشہور ہے اسکے وقت دیالمہ کی دولت وحکومت کا تو خاتمہ ہوا اور ارسلان شاہ ترکی بساسیری کا اختیار خلافت پر ایسا ہوا کہ تمام زمانہ اوس سے ترسان ولرزان تہا یہان تک اوسکی نیت بگڑی کہ خلیفہ کو اوس نے معزول کرنا چاہا خلیفہ نے طغرل بیگ سلجوقی سے امداد مانگی اور وہ لشکر لیکر چڑہ آیا اوس کے آنے سے اول بساسیری نے خلیفہ کو قید کرلیا اور دونو مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین آخر بساسیری قتل ہوا اور خلیفہ نے قید سے چہوٹ کر طغرل بیگ کو رکن الدین کا خطاب دیا اور اپنی لڑکی سے اوس کی شادی کی اور مدت العمر خلیفہ طغرل بیگ کی حمایت مین گزرا خطبہ مین بہی نام طغرل کا خلیفہ کے نام کے ساتہہ مذکور ہوتا رہا اس خلیفہ کے وقت لشکر اسلام نے روم کی ولائیت مین بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور سرپرستی خاندان سلجوقی رہی آخر ۴۶۷ھ مین خلیفہ جان بحق تسلیم ہوا-

مقتدی باللہ بن قایم بامر اللہ

یہہ خلیفہ عیاشی کے کام مین جیت انتظام مین سست تہا اس لئے اسکے وقت عراق مین

بڑے بڑے فتنے برپا ہوئے ملک شاہ سلجوقی کی لڑکی کے ساتھ اس نے شادی کی مگر جب وہ اسکے گھر مین آئی باہم موافقت نہ ہوئی کیونکہ خلیفہ عیاش خمر خوار تہا شہزادی کا دل ان باتون سے بیزار تہا آخر وہ نارض ہوکر اپنے باپ کے پاس چلی گئی اور دونو سلطنتون مین عداوت کی بنیاد قایم ہوئی ملک شاہ بغداد پر چڑہ آیا اور خلیفہ کو کہلا بہیجا کہ بغداد سے نکلو جہان جی چاہے چلے جاؤ خلیفہ نے ایک ماہ کی مہلت مانگی ملک شاہ نے منظور کی آخر بڑی مشکل سے دس روز کی مہلت ملی مگر بقضائے الہی ملک شاہ اوسی دس روز کے اندر بغداد مین مرگیا اور یہہ بات خلیفہ کی کرامت مین شمار ہوئی بلکہ یہہ کرامت اوسوقت کے اولیا کی تہی جو مثل شیخ عبدالقادر جیلانی وغیرہ بغداد مین تہے اور خلیفہ نے بکمال عجز ان سے استمداد کی تہی اسکے وقت جزیرۂ انطاکیہ مین اسلام نے اہل روم پر فتح پائی اور یوسف تاشفین نے خلیفہ سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا خلیفہ نے اوسکو امیر المسلمین کا خطاب بخشا اوس نے جزیرہ سقطیہ بہی روم والون سے لیا اس خلیفہ نے اونیس سال خلافت کی آخر ۵۳۴ھ مین بعمر چہتیس سال مرگیا۔

ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن مقتدی باللہ عباسی

یہہ خلیفہ نہایت ہوشیار کارگزار سلطنت کے کام مین خبردار تہا عربی و فارسی اشعار اسکے اکثر مشہور مین قران کے لکہنے کا اسکو بہت شوق تہا جسقدر علاقے اسکے باپ کے وقت علاقت کے قبضہ سے نکل گئے تہے اس نے بڑی جوانمردی کے ساتھہ دوبارہ لئے عراق و شام و دوبار پر اس نے دوبارا تسلط پایا اسکے وقت بحکم یزدانی ساتون ستارے آسمانی برج سرطان مین جمع ہوگئے تہے جیسے نوح نبی کے وقت ہوئے تہے اور طوفان نمودار ہوا تہا مگر بعض مورخ اس مین شک لاتے ہین اور فرماتے ہین کہ مستظہر کے وقت جبہ ستارے زحل کے بغیر حرکت مین جمع ہوئے تہے اگر ساتون ہوجاتے تو پہر وہی نوح کا سا طوفان نمودار ہوجاتا تو بہی تہا شیر ہوتی کہ رمے زمین پر سخت بارشین ہوئین دریا طغیانی پر آئے بہت سے شہرون اور

آبادیون

آیا دلیون نے نقصان اُٹھائے حجاز کے قافلے مین سے چالیس ہزار مسافر غرقاب ہوا اس خلیفہ نے پچیس سال نہایت کامیابی کے ساتھ حکومت کی اکتالیس سال کی عمر پائی آخر ۵۱۲ھ مین جب اجل کا وعدہ آیا دنیا سے رحلت کی اسکی وقت اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے آکر شام تک طوفان برپا کیا مشہور یہہ بات ہی کہ سلجوقیون سے گھبراکر ساداتِ مصر نے اہل فرنگ کو اسباب مین اشارہ کیا ہی ۴۹۲ھ مین اہل فرنگ نے بیت المقدس بھی فتح کرلیا بلکہ تین سال کے عرصہ مین بڑے بڑے مقام حیفا اور سوف و قیصاریہ وغیرہ فتح کرلئے اطرابلس بھی لے لیا اوسوقت اگرچہ یہہ تجویز قرار پائی کہ فرنگیون کو زر کثیر دیکر صلح کرلیجائے مگر آخر یہہ تجویز ملتوی رہی عراق عرب کی طرف بھی اسنے باطنیہ فسدہ کا کئی مرتبہ قلع شور ہوا ✤

ابو منصور مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بہت زور آور دل کا دلاور باہمت اہل مروت تہا اسکے وقت سلجوقی سلطنت کے چند امیر سلطان کی نامہربانی سے ناراض ہوکر اسکے پاس آئے اس نے اونپر مہربانیان کین جاگیرین دین اسلئے سلطان غضب مین آیا اور بغداد پر چڑہائی کی مقابلہ کے وقت سلطان نے فتح پائی خلیفہ کو شکست آئی دشمن کی قید مین آیا اگرچہ سلطان کا یہہ ارادہ نہ تہا کہ خلیفہ کو مارڈالے یا تخت سے اُتار دے مگر ملحد لوگ جو سلطان کے لشکر مین تہے اور خلیفہ کی اون کے ساتھہ مذہبی دشمنی تہی اُنہون نے سلطان کی بے اجازت موقع پاکر قید مین خلیفہ کو شہید کردیا سلطان نے یہہ خبر پاکر بہت غم کیا قاتلون کو پکڑ بلایا قصاص کو پہونچایا گیا رسالہ کمال استقلال اس خلیفہ نے خلافت کی ۵۲۹ھ مین شہید ہوا اسکے عہد مین حضرت ابراہیم خلیل و اسحاق و یعقوب نبی کے مزار شام مین نمودار ہوئی ہزارون مسلمان دور دور سے وہان جاکر زیارت سے بہرہ یاب ہوئے یہہ خلیفہ نہایت فصیح بلیغ شاعر تہا تحمل اسقدر تہا کہ ایک دفعہ بعض غلامون نے سرِ دربار اسکو کلمات نامناسبہ کہے اسنے باتون مین ٹال دیا ایک نمک حلال خادم نے کہا کہ اس سے زیادہ بیعزتی اور کیا ہوگی نہین چاہیئے شرف الدین بوشیروان وزیر یہہ

سنکر ہنسا اور کہا کہ مین چالیس برس سے اس بیبیتی کے سایہ مین زندگانی کرتا ہون تم ابھی سے گھبرا گئے

ابو جعفر منصور راشد باللہ بن مسترشد باللہ عباسی

باپ کی شہادت کے بعد اس خلیفہ نے خلافت پائی مگر سلطان سلجوقی نے اسکو چین نہ لینے دیا بغداد پر چڑھ آیا شہر پر قبضہ پایا خلیفہ شکست کھاکر اصفہان کو بھاگ گیا وہان کسی ملحد کے ہاتھ سے مقتول ہوا اسکے بعد خلافت سلجوقیون کے قبضہ مین آگئی اور وہ مالک مختار ہوگئے +

ابو عبد اللہ محمد المقتفی لامر اللہ بن مستظہر باللہ

اس خلیفہ نے سلطان سلجوقی کی حکم سے خلافت لی اور سلطان مسعود کی زیست تک اسکے زیر حکم رہا جب وہ مرگیا اس نے خودسری پائی مگر کچھ مدت کے بعد سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ بغداد پر چڑھ آیا شہر کا محاصرہ فرمایا ابھی کچھ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ اسنے کسی خانگی فساد کی سبب سے سلطان واپس چلا گیا پھر نہ آیا اور اس نے چوبیس سال بکمال استقلال خلافت کی چھیاسٹھ سال کی عمر پاکر ۵۵۵ھ مین مرگیا اسکے وقت مین دجلہ کا پانی ایسے طغیانی پر آیا کہ اوس سے شہر نے سخت صدمہ پایا مین ایسا زلزلہ نمودار ہوا جس سے چہارم حصہ دمشق کا مسمار ہوا تواریخ کی کتابون مین درج ہے کہ بہادری اور شجاعت وہیبت مین معتصم کے بعد ایسا کوئی خلیفہ نہین ہوا ابن جوزی کا قول ہے کہ اس سے پہلے خلیفے صرف نام کی خلیفے تھے اسکے وقت گویا پھر خلافت بغداد مین آئی اس نے تمام علاقہ عراق عرب کا جسکو الجزیرہ کہتے ہین اپنے قبضہ مین کرلیا اور خلافت کو دوبارہ رونق دی +

ابو المظفر یوسف مستنجد باللہ بن مستظہر باللہ

یہ خلیفہ مقتفی کی وفات کے بعد خلافت کے تخت پر بیٹھا اور کمال نیکنامی کے ساتھ گیارہ سال خلافت کی ۵۶۶ھ مین بیمار ہوکر وفات پائی اس خلیفہ کو مجنون اور جعل خرد ون سے دلی عداوت تھی ایکمرتبہ کسی نامی مجنر کو اس نے قید کیا اوسکے بھائی نے درخواست کی کہ اگر خلیفہ اوسکو چھوڑ دیوے تو دس ہزار دینار جرمانہ داخل کرسکتا ہون خلیفہ نے جواب دیا کہ اگر ایسا مجنر کہیں اور گرفتار کرائے تو دس ہزار دینار انعام دے سکتا ہون اسکے وقت مین سید الدین

شیرکوہ نے مصر پر حملہ کیا حاکم مصر نے فرنگیون سے مدد لیکر اوسکو ہٹا دیا دوسرے برس اہل فرنگ نے قاہرہ کی مدد کی اسد الدین جا پہونچا اور کامیاب ہوکر وزیر مصر کا مقرر ہوا یہہ خلیفہ علم الانشا و نظم و نثر و علوم ریاضی مین اوستاد تہا ✦

ابو محمد حسن المستضی نور اللہ بن مستنجد باللہ

اس خلیفہ نے خلیفہ ہوکر امیر الامرای کا منصب قطب الدین قیمار کو دیا اُس نے اسکو ایسا ذلیل کیا کہ کسی چیز پر اسکا اختیار نہ رکہا ایک روز اُس نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاری کا حکم دیا خازن اپنی جان بچاکر خلیفہ کے پاس دار الخلافت مین جلا گیا خلیفہ نے اسکو اپنی پناہ مین رکہا دشمن کے حوالے نہ کیا اِسلئے امیر الامرا نے غضب مین آکر دار الخلافت کو گہیر لیا خلیفہ یہہ حال سُنکر گھوڑے پر آیا دیکہا کہ قلعہ کے گرد امیر الامرا کی فوج کی دھوم ہے شہر کے تماشائیون کا ہجوم ہے خلیفہ نے شہر کے لوگون کو نزدیک بُلایا اور بآواز بلند فرمایا کہ تم سب اسی وقت جاؤ امیر الامرا کو قید کرلاؤ اُسکا مال جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاکر ہزارون لوگ دوڑتے ہی امیر الامرا کا گہر گرا دیا اُسکا مال لوٹ لیا تمام شہر کی ہجوم کے آگے امیر الامرا کی کوئی تدبیر پیش نہ چلی اپنی جان بچاکر پیادہ بہاگا اور چاہا کہ موصل اپنے وطن کو جائے مگر راستہ بہولکر ریگستان بے آب مین جا پڑا پیاس کے مارے مر گیا اسکے مرنے کے بعد خلیفہ نے خود مختاری پائی نو سال حکومت کی ۵۷۵ھ مین مر گیا ۵۶۷ھ مین مصر کی بادشاہت فاطمیہ کے خاندان سے جاتی رہی اور صلاح الدین قابض ہوا اوس نے اسی خلیفہ کے نام کا خطبہ اوس تمام علاقہ مین جاری کیا۔

ابو العباس احمد ناصر لدین اللہ بن المستضی نور اللہ عباسی

یہہ خلیفہ سخی و جوانمرد و بہادر و دلیر و صاحب تدبیر اقبالمند تہا اپنی کمال تدبیر و عقلمندی سے اپنے تمام مخالفون کی بیخ کنی کی جسنے سر اوٹہایا اس نے گردن پکڑ کر زمین پر گرایا خلفا کی دینی کرامتون کی اس نے گویا ہوا باندہ دی رعایا کی ظاہری و باطنی حال سے یہہ ایسا آگاہ رہتا تہا کہ رات کو جو وہ گہر مین باتین کرتے تہے دن کو یہہ سر

دربار ظاہر کردیتا اور لوگ حیران ہوجاتے تھے بعض کہتے تھے کہ اسکو علم غیب ہے بعض اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ جن اسکی حکم میں ہین وہ سب کا حال اسکو بتا جاتے ہین محلہ محلہ اور کوچہ کوچہ اور ملک ملک اسکی جاسوس مامور رہتے تھے اور تقریر و تحریر کے ڈھنگ اسکو ایسی یاد تھی کہ مخالفون کے آپس مین صلح کرادیتا اور دوستون کو لڑا دیتا اور اونکو خبر بھی نہوتی ایکمرتبہ خوارزم کا ایلچی اسکے پاس آیا اور سربمہر مراسلہ پیش کیا تو خلیفہ نے خط کے کھولے بغیر خط کا مطلب اپنی فراست سے بیان کردیا ایک معاملہ ماوراء النہر کے ایلچی کے ساتھ بھی ایسا ہی گزرا جسسے اونکو یقین ہوگیا کہ خلیفہ کو علم غیب ہے ترکستان کے رعایا نے بتصور فاصلہ دور و دراز کے بغاوت کی اور وہ بغاوت اسکی حسن تدبیر سے فرو ہوگئی لڑائی کی حاجت نہوئی جب صدر جہان فاضل جلیل سمرقند کا اسکے ملنے کے لئے سمرقند کو آیا تو اوسکے ساتھ بہت سی فقیہہ بھی تھے ایک فقیہہ کے پاس گران قیمت گھوڑا تھا لوگون نے کہا کہ یہہ گھوڑا بغداد مین نہ بیچا دیگا اوس نے جواب دیا کہ خلیفہ کی کیا مجال ہے کہ مجھسے گھوڑا لے سکے خلیفہ کو یہہ خبر پہونچی تو آدمی عیار اوسکے لینے کے لئے مامور کئے وہ لوگ گھوڑا راستہ مین سے ہی اوڑا لے گئے جب علما بغداد مین آئے اور بعد ملاقات رخصت ہونے لگے تو خلیفہ نے ہر ایک کو خلعت دی اور فقیہہ مالک اسپ کی خلعت کے ساتھ وہی گھوڑا دیا جو اوسکا تھا وہ فقیہہ گھوڑے کو دیکھکر رونے لگا اور تعجب سے بیہوش ہوکر گر پڑا ایسی ایسی باتون سے لوگون کے دلونپر اسکی ہیبت بدرجہ کمال چھاگئی تھی اہل ہند و مصر ایسے ہی اس سے ڈرتے تھے جیسے کہ خاص بغداد کے لوگ دور و نزدیک بدرجہ مساوی اسکا رعب زمانہ پر محیط تھا اندلس کے بڑے بڑے شہرون سے لیکر سرحد چین و ہند وغیرہ دور دور کے ملکون مین اسکا خطبہ پڑھا گیا کوئی فرمانفرما اسکے حکم سے منحرف نتھا یہہ خلیفہ خوش خلق و شیرین زبان و ظریف بدرجہ نہایت تھا دشمن کے ساتھ بھی یہہ کبھی تند مزاجی کے ساتھ پیش نہین آتا تھا اس کے احکام اور گفتگو کے لطیفے لوگون کی زبانون پر ضرب المثل تھے مگر اسکے ازحد خبرداریون کا یہہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اس سے ڈر ڈر کر حدود دور ملکون مین بھاگ گئے اور

اور اسکو غلام و تمگا بھیجنے لگے مذہب امامیہ کیطرف اسکی رغبت تہی اور سادات کی بڑی عزت کرتا ہزارون کے وضائیفہ مین مقرر تہے ایک روز ابن جوزی فاضل جسکی فضلیت کا تمام زمانہ قایل تہا اسکے دربار مین آیا اوس نے اس سے سوال کیا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل البشر کون تہا اوسکو اس کے جواب مین کمال دقت ہوئی ناچار اونہون نے فرمایا کہ من کان فیتہ فی بیتہ یعنے وہ جو اوسکے گہر اوسکی بیٹی تہی اسکی عبارت کے دو معنی ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ جسکے گہر مین نبی کی بیٹی تہی دوسرے یہہ کہ جسکی بیٹی نبی کے گہر مین تہی اس جملہ سے خلیفہ بہت خوش ہوا اسکے وقت ۵۸۳ھ مین نجومیون نے حکم لگایا کہ جہہ ستارے آسمانی حضرت نوح کے وقت برج سرطان مین جمع ہوئے تہے تو طوفان ظاہر ہوا تہا اس سال مین جہہ ستارے میزان مین جمع ہوئے ہین اور میزان برج بادی ہی اسسے کمال اندیشہ ہی کہ ہوا کی صدمہ سی کرہ خاک برباد ہوجاوے لوگون نے خوف کے مارے زمین کے اندر مکانات کہودلئے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک اوس مین کہہ لی مگر جس رات کا وعدہ تہا اوس رات ہوا سی چراغ بہی کیسا گل نہوا اور خالق اکبر نے اپنی قدرت کاملہ دکہلاکر اہل نجوم کو شرمندہ کیا ۵۸۳ھ مین اسکے وقت صلاح الدین حاکم مصر نے اہل فرنگ کے ساتہہ بڑے بڑے جنگ کئے اور جسقدر بلاد شام مین علاقہ فرنگیون کے لئے تہے سب اون سے واپس کئے مقام بیت المقدس بہی جو اکیاسی برس سے فرنگ کے قبضہ مین تہا لے لیا اور اونکو شام سے نکالدیا ۵۸۹ھ مین صلاح الدین مرگیا اور اوسکا بیٹا جانشین ہوا طغرل بیگ کے مرنے سے خاندان سلجوقیہ کا بہی خاتمہ ہوا ۵۱۵ھ مین فرنگیون نے پہر اسلام کے علاقون پر حملے کرنے شروع کئے اور شہر دمیاط وغیرہ جو نیل کے کنارون پر تہے لے لئے سلطان کامل بادشاہ مصر نے مجبور ہوکر شہر منصورہ آباد کیا اور اوس مقام پر فوج کی چہاونی قایم کی اوسکے دوسرے سال شہر دمیاط پہر حاکم مصر نے فتح کرلیا شہر قاہرہ متعلقہ مصر مین ایک مدرسہ جسکا نام دارالحدیث تہا قایم ہوا مامون کے وقت سے کعبہ پر دیبائے سفید کی پوشش چڑہائی جاتی تہی اس خلیفہ کے وقت سبز پوشش چڑہائی گئی پہر سیاہ لباس تجویز ہوا چنانچہ اب تک وہی لباس قایم ہے

سلطان محمد خوارزم شاہ کی سلطنت اس خلیفہ کے وقت بڑے اوج پر تھے اور سید علاء الدین
ایک بزرگ کی نسبت اوسکو کمال اعتقاد تھا خوارزم شاہ نے چاہا کہ خلافت حق سادات کا ہے
بغداد سے عباسی خلیفہ کو بیدخل کرکے سید علاء الدین کو وہان خلیفہ کرنا چاہیئے چنانچہ ارادہ پر
مستقیم ہوکر تین لاکھ سوار جرار خنجر گزار کے ساتھہ خوارزم سے بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ کو جب
یہہ خبر پہونچی اس نے بھی اپنی فوج جمع کی اور دشمن کی راہ روکنے کی تجویز کی اور شیخ شہاب الدین
سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کو جو خاندان سہروردیہ عالیہ کے امام تھے اور اپنی وقت کے قطب
وغوث تھے بطور سفیر محمد خوارزم شاہ کی پاس بھیجا اور التجا کی کہ شیخ سلطان کے پاس جاکر آل عباس
کے فضائل اوسکے روبرو بیان کرین اور اوسکو اس ارادہ سے روکین چنانچہ شیخ بمقام ہمدان پہونچکر
سلطانی لشکر مین داخل ہوئی وبکمال تردد وتکلف ایسی عظیم الشان بادشاہ کے دربار مین بار پایا
بادشاہ نے بکمال غرور شیخ کے سلام کا جواب بھی نہ دیا اور نہ بیٹھنے کی اجازت دی حضرت شیخ نے
کھڑے کھڑے ایک خطبہ پڑہا اور آل عباس کے فضائل مین سیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثین بیان
کین خلیفہ ناصر کو بھی اپنی تقریر مین بہت سراہا بادشاہ نے جواب دیا کہ یہہ صفات جو تونے
بیان کئے ہین خلیفہ ان اوصاف کے ساتھہ موصوف نہین ہے انشاء اللہ عنقریب بغداد مین
پہونچکر خلافت کے مسند پر ایسے شخص کو بٹہلایا جائیگا جو ان صفات کے ساتھہ موصوف ہوگا شیخ
سلطان کے پاس سے ناکام پھرا مگر خدا کی جناب مین وہ غرور بادشاہ کا پسند نہ آیا اور سلطانی
لشکر جب وہان سے چلکر قصبہ حلوان تک پہونچا بے موسم برف کا برسنا شروع ہوا اور اتنا
برسے کہ تمام راستے بند ہوگئے ہزارون سوار و پیادہ سلطانی فوج مین بصدمۂ برف
ہلاک ہوگئے بے تعداد اونٹ و گھوڑے مرگئے ناچار خوارزم شاہ وہان سے اولٹا اور چاہا
کہ دوسرے راستے سے بغداد کو جائے اتنے مین وہان خبر پہونچی کہ چنگیز خان تاتاری
ایک خونخوار لشکر لیکر سلطانی علاقہ مین آگیا ہے اور دریا خون کے بہادیے ہین یہہ خبر
سنکر سلطان نے الغور واپس آگیا اور جو اوس سلطنت کا اخیر ہوا وہ خوارزمی سلطنت

کے حال مین تحریر ہوگا اِس خلیفہ نے سینتالیس سال سلطنت کی اور اپنی حکومت کے وقت مین بکمال نیک نام رہا ہر ایک امر اسکی تدبیر موافق ہوتا رہا آخر ۶۲۲ھ ہجری مین مگیا انہتر برس کی عمر پائی۔

ابو نصر محمد طاہر باللہ بن ناصر لدین اللہ

باپ کے مرنے کے بعد یہہ خلیفہ ۵۴ برس کی عمر مین خلیفہ بنا کسی شخص نے اسکو دعا دی کہ خدا تیری عمر مین برکت دیوے اِسنی جواب دیا کہ عصر کے وقت دوکان جو کہولے گا وہ کیا کمائیگا اس خلیفہ کے مزاج مین رحم وخدا ترسی زیادہ تر تھی یہانتک کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد سوائے اسکے اور کوئی خلیفہ علیم ورحیم وخدا دوست پیدا نہین ہوا اِس نے لاکھون روپیہ نقد وجنس املاک حقداروں کو واپس کر دیے اور اکثر اوقات اسکی زبان پر یہہ کلمہ گزرتا تھا کہ چند روزہ زندگی ہے کچھہ بنک کمائی کرلون تو بہتر ہے ہزارون خطوط لفافہ بند اسکے حجرہ مین رکھے رہتے تھے اور یہہ کسیکو کہولکر پڑھتا نہ تھا امرا نے باعث پوچھا تو کہا کہ ان خطوط مین سوائے غازیون اور بدگویون کے کچھہ تحریر نہ ہوگا دیکھنے سے خرابی پیدا ہوتی ہے ایک دن یہہ خزانہ مین گیا اور بہت سا روپیہ خیرات کر ڈالا خزانچی نے عرض کی کہ تمہارے بزرگون نے اس خزانہ کو جمع کیا تھا کہ وقت پر کام آوے فرمایا کہ اب اسکے کام آنے کا وقت آگیا ہے اور خزانہ خرچ کرنے کے لئے ہے کہ جمع رکھنے کے لئے ؎ زر از بہر خوردن بود اے پسر + برائے نہادن چو سنگ وچو زر + صرف نو مہینے اِس خلیفہ نے خلافت کی ۶۲۳ھ مین بیمار ہوکر مر گیا رحمۃ اللہ علیہ ٭

ابو جعفر منصور المستنصر باللہ بن طاہر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب ہمت بامروت سخی مشہور تھا اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کی بغیر اسنے ایک سلطانی مدرسہ مقرر کیا بڑا کتابخانہ اوس مین رکھا ہر ایک علم کے معلم روزینہ دار اُس مین مقرر کئے ہر روز طرح طرح کے کھانے لذیذ پکوائے جاتے مدرسے کے طلبا ومعلمون کے کھانے کے لئے بھجوائے جاتے ہر ایک شہر مین دارالعلم ودارالشفا ودارالقرائت بنوائے گئے عالم وطبیب وقاری اُن مین مقرر فرمائے گئے موید الدین ابو طالب علقمی اکلخانہ کا داروغہ وکفیل قرار پایا

اس خلیفہ کی سخاوت کے ذکر مین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ ایکروز عید کے دن علے الصباح خلیفہ کو شک کے بام پر آیا دیکھا کہ لوگون کے گھرون کی دیوارون پر دھوئے ہوئے گیلے کپڑے سوکھ رہے ہین وزیر سے اسکا حال پوچھا عرض کی کہ آج عید کا روز ہے لوگون نے عیدگاہ جانے کے لئے کپڑے دھوکر آفتاب مین ڈالے ہین جب سوکھ جائینگے پہن کر عیدگاہ مین حاضر ہونگے یہہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میرے رعایا ایسے مفلس ہوگئی ہے کہ دھوبی سے کپڑے نہین دھولاتے اور خود دھوتے ہین ان کی خبرگیری ضرور ہے پس یہہ تجویز کی کہ بیشمار سونے کی گولیان بنوائین اور رات کے وقت جب کوشک پر جاتا غلامون کو حکم دیتا کہ وہ گولیون کو بندوقون مین بھرکر چارون طرف سر کرین وہ گولیان لوگون کے گھرون مین جاپڑتین اور وہ اپنے خرچ مین لاکر آسودہ حال ہوتے۔ سولہ برس اس خلیفہ نے خلافت کی ۶۴۰ھ ہجری مین مرگیا اس خلیفہ نے چاندی کی درہم مسکوک کرائی جنکا مضروب ہونا متروک ہوچکا تہا ایکدن مستنصر خزانہ مین گیا اور اشرفیون کے حوض پر کہڑا ہوا ایک مصاحب نے عرض کی کہ مین پہلے بہی ایکدفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا پہر ایکمرتبہ آیا تو بہشت بہرخالی دیکہا اب تو یہہ خالی ہونا چاہتا ہے خلیفہ نے فرمایا کہ اگر مجہکو اجل نے مہلت دی تو اسکو صاف کردونگا اس خلیفہ نے اپنی کمال جوانمردی کے ساتہہ تاتاری لشکر کے ساتہہ جو حدود بغداد پر حملہ آور ہوا تہا مقابلہ کرکے اون کو شکست دی بلکہ اگر اسکو اجل مہلت دیتی تو تاتاریون کو عجم سے نکالدیتا۔

ابواحمد عبداللہ المستعصم باللہ بن مستنصر باللہ عباسی

یہہ خلیفہ بڑا صاحب دولت عالیجاہ رفیع پایگاہ تہا اسکے وقت خلافت نے ایسی سیت پائی کہ کبہی ظہور مین نہین آئی تہی سلاطین مشرق ومغرب شاہان عجم وعرب اسکے باجگزار فرمانبردار رہتے خزانہ اسنی بہت جمع کیا زمینداروں سے خراج دوچند ان لیا ۶۴۲ھ مین اسنے

موید الدین علقمی کو وزیر بنایا مگر یہہ وزیر مذہب کا شیعہ تہا طریق اسکا امامیہ تہا اس لئے خلیفہ کے بیٹے محمد ابوبکر کے وزیر کے ساتہہ عداوت ہوگئی اور باہمی تزام نے یہانتک طول پکڑا کہ وزیر نمک حرامی پر آمادہ ہوا اور ہلاکو خان تاتاری کو لکہہ بہیجا کہ بغداد کا خلیفہ برائے نام ہے عیش و عشرت اوسکا کام ہے میرے ہاتہہ مین کل اختیار ہے ہر ایک بات کا مجہہ پر مدار ہے اگر آپ اس وقت بغداد کو آئین لشکر لائین تو بغداد کی حکومت پائین بڑے بڑے گنج بے محنت و رنج ہزارون خزینے پشتون کے دفینے آپ کو مفت ملجائین وزیر کے لکہتے ہی ہلاکو خان بغداد کو آیا وزیر نے ہلاکو خان کے پہونچنے سے پہلے یہہ تدبیر کی کہ خلیفہ کا لشکر جسقدر بغداد مین تہا سب جابجا منتشر کردیا جب ہلاکو خان نے اپنے آنے کی ارادے سے وزیر کو خبر پہونچائی وزیر نمکحرام غلبہ کے استیصال کے فکر مین پڑا پہلے اوس نے بہت سی فوج تخفیف کردی باقیماندہ فوج کو جابجا منتشر کردیا اور تمام اراکین دربار کو منع کردیا کہ کوئی شخص ہرگز خلیفہ کے کان تک یہ خبر نہ پہونچائے آخر ۶۵۶ھ مین جب تاتاریون نے خوارزمی سلطنت کو خوار و زیر بار و قتل کرکے تمام ملکون مین تسلط پالیا تو وزیر کے اشارے سے ہلاکو خان نے بغداد کا ارادہ کیا اور فوج نزدیک آپہونچی تو خلیفہ کو خبر ہوئی خلیفہ نے وزیر کے ساتہہ اسکا مشورہ کیا وزیر نے خلیفہ کی تسلی کی اور کہا کہ ہلاکو غارت گر کے کیا طاقت ہے کہ خلیفۃ اللہ کے حضور مین بہ بے ادبی پیش آئے مجہکو بخوبی معلوم ہے کہ ہلاکو حضور کے سلام کو آتا ہی بیوقوف خلیفہ نے اسبات کو سچ جان لیا پہر پہلی محرم کے روز ہلاکو نے بغداد پہونچکر شہر کا محاصرہ کرلیا پہر بہی وزیر بدتدبیر نے خلیفہ کو کہا کہ آپ کچہہ غم نہ کرین مینے صلح کا بندوبست کرلیا ہے ہلاکو آپ کی خدمتگزاری کو اپنا فخر جانتا ہے اور یہہ تجویز ہوچکی ہے کہ ہلاکو اپنی دختر حضور کے نکاح مین دیکر اس خاندان سے اپنا توسل پیدا کرے اس تجویز سے خلافت و سلطنت گہر کی گہر مین رہیگی اور شاہان تتار سلاطین سلجوقیہ کی طرح خدمتگزار رہینگے چند روز کے محاصرے کے بعد خلیفہ کی خدمت مین وزیر نے یہہ تجویز عرض کی کہ آپ ایک مرتبہ اپنے اراکین اور علما و فضلا کے مجمع کے ساتہہ

ہلاکو کے استقبال کو جائین اور اوسکو اپنے ساتھہ بصلح صفائی لے آئین تاکہ وہ اپنی لڑکی ولیعہد یا حضور کے ساتھہ نکاح کر دیوے نادان خلیفہ اپنے تمام ارا کین وعلما و فضلا کے ساتھہ بڑا مجمع کرکے وزیر کے ساتھہ ہولیا جب ہلاکو کے لشکر مین پہونچا تو خلیفہ الگ خیمہ مین اوتارا گیا پہلے علما و فضلا کو یہ بہانہ انعقاد مجلس نکاح کے ہلاکو کے روبرو لیجاکر وزیر نے قتل کرایا ہزارون علما و عمائد شہر کے جو مذہب سنت کے پیشوا تہے قتل ہوئے خلیفہ کو اونکی حالت کی کچہہ نہ خبر تہی اوسکے بعد خلیفہ کی اولاد و اقارب و ارا کین خلافت کے قتل کی نوبت آئی اور جوق جوق ہلاکو خان کے روبرو جاکر قتل ہوئے صرف خلیفہ باقی رہ گیا اوسکو بہوکہہ کے عذاب مین گرفتار کیا من بعد دجلہ پر پل باندہ کر لشکر تاتار شہر مین داخل ہوا اور شہر مین قتل و غارت کا بازار گرم ہوا تمام شہر لوٹا اور جلایا گیا تمام شہر کے رہنے والے گرفتار ہوکر صفون کی صفین دجلہ کے کنارے کہڑے کی گئین اور ایک طرف سے اونکو قتل کرنا شروع کیا گویا دریا کے اندر خون کا دریا دوسرا بہکر دریا سرخ ہوگیا عباسی قوم کے سردار کئے ہزار تہے تیغ ہوئے لاکہون رعایا ماری گئی دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک بوسہ گاہ خلایق رہا چالیس روز تک قتل و غارت ہوتا رہا صرف ایک محلہ کو امان ملی جس مین شیعہ قوم ہم مذہب وزیر نمک حرام کے رہتے تہے تاتاریون نے ہزارون لاکہون عمارتین جنکی تعمیر پر لاکہون روپیہ خرچ ہوئے تہے جلاکر خاک مین ملادی بڑے بڑے کتب خانے دریا مین اٹہا کر ڈالدیے اور آگ مین جلا دیئے خلیفہ کی حالت چند روز کی بہوکہہ و پیاس سے نیم جانی کی پہونچ گئی تو گلا دباکر شہید کیا گیا کروڑون روپیہ نقد و جواہر و اجناس صدہا سال کا اندوختہ عباسیون کا ہلاکو خان کے قبضہ مین آیا عباسیہ خاندان کی خلافت اس خلیفہ کی شہادت پر ختم ہوئی اور پانسو بیس برس کا خاندان ایک وزیر نمک حرام کے نمک حرامی سے خاک مین ملگیا اور ایسا برباد ہوا کہ پہر کوئی نام لیوا اوسکا باقی نرہا وزیر نمک حرام کو امید قوی تہی کہ ہلاکو خلیفہ کے قتل و تاراج کے بعد

خلافت بغداد کی مجھکو دیگا مگر ہلاکو خان کو اوس کی یہہ بیوفائی پسند نہ آئی جو اوس نے اپنے آقا و ولی نعمت قدیم کے ساتھہ کی تھی اپنا کام نکالکر وزیر شریر کو اپنی نظر سے گرادیا اور حکومت بغداد کی ایک نقال غلہ فروش کو بخشدی جس نے بوقت محاصرہ بغداد کے رسد رسانی ہلاکو خان کے لشکر مین کی تھی اور ہلاکو اوسکی خدمات سے کمال خوش ہوا تھا بغداد کی حکومت کا خلعت جب اوسکو مل چکا تو علقمی نمک حرام وزیر کو حکم ہوا کہ اگر تم کو بغداد مین رہنا منظور ہے تو اس نقال کی نوکری کرلو وزیر نے سنکر کچھہ جواب نہ دیا اور کمال غم وغصہ مین گرفتار ہوکر چند روز مین مرگیا اور قیامت تک کی روسیاہی دنیا مین اور دوزخ کی آگ عقبے مین اپنے لئے حاصل کرکے جہنم واصل ہوا صرف تعصب مذہبی نے یہہ آگ بغداد مین روشن کی تھی جسمین لاکھون جانین تلف ہوئین اور شیعہ کی شرارت سے عباسیہ خلافت مینت و نابود ہوگئی سال شہادت اس خلیفہ کا ۶۵۶ ہجری تھا اور کل عباسی خلیفون مین سے یہہ سینتیسوان جانشین تھا واضح رہے کہ خلفای عباسیہ کا عہد دین اسلام و ملت محمدی کی ترقی کا وقت تھا اگرچہ اس خاندان کے خلیفہ اکثر عیاش بھی تھے مگر دین کی ترقی اور عروج کی طرف اونکا بڑا خیال تھا اور بہت سا تن اس کام مین مصروف رہے لاکھون گبر و ترسا ان کے وقت مسلمان ہوئے دور دور تک ولایتون مین دین اسلام پھیل گیا اور جو لوگ توحید الٰہی سے واقف نہ تھے موحد بن گئے بڑے بڑے علما و فضلا و مشایخ ان کے وقت مین ہوئے علمانے بڑی بڑی کتابین دین کی علوم فقہ و حدیث و تفسیر مین تصنیف کین اور گمراہان دین کو راہ راست دکھلایا اور بڑے بڑے مشایخ مثل حضرت غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی و شیخ شہاب الدین سہروردی ایسے ولی کامل ہوئے جنکے ایک نظر کیمیا اثر سے ہزارون فساق و فجار گمراہی کی تاریکی سے نکلکر انوار قرب کے منازل تک جا پہونچے ؛

چوتھا چمن شاہان بنی اُمیہ کے بیان مین جو ملک اندلس مین فرمانفرما ہوئے

جب خلافت بنی امیہ کی بنیاد دمشق سے اکھڑ گئی اور خاندان عباسیہ کا ظہور ہو کر بیسیوں بنی امیہ کا قرار واقعی قتل میں آیا ہزاروں امرا بنی امیہ کے قتل ہوئے اوسوقت گویا تمام زمین واہل زمین بنی امیہ کے دشمن تھے جس مقام پر کوئی متنفس اس خاندان کا تھا بیدریغ تہ تیغ ہوا اور مسمی مروان آخری خلیفہ بنی امیہ کا بمقام ذات السلاسل قتل میں آکر اوسکی اور اوسکی امرا کی لاشوں پر فرش بچھا کر کھانا کھایا اور آیندہ تمام رعایا نے قسم اوٹھائی کہ وہ کسی کو بنی امیہ کے خاندان سے خلیفہ نہ کرینگے بنی امیہ کے خاندان کے لوگ بہت تھوڑے بنی عباس کی تلوار سے جانبر ہوئے اون میں سے ایک شخص عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان تھا جو بوقت قتل بنی امیہ کے بھاگ کر افریقہ کے ملک میں پہونچا وہاں اوسکو احکم الحاکمین نے وہ حکومت عنایت کی کہ ۱۳۸ھ سے چلکر اوسکی اور اوسکی اولاد کی حکومت ۴۱۹ھ تک قایم وبحال رہے ؛

عبدالرحمن بن معاویہ بن مروان

یہ شخص جب بکمالت خراب اور آل عباس سے اپنی جان جوکھوں ہوا افریقہ میں پہونچا تو اندلس کے لوگوں نے اسکے وہاں جانے کو غنیمت جانا کیونکہ وہاں کی حکومت کا انتظام ابتر ہو رہا تھا اور چاروں طرف شور وفساد کی آگ مشتعل تھی علاوہ بنی عباس کے وہ لوگ کسی کے بھی مطیع نہ تھے اور نہیں چاہتے تھے کہ اوپر بنی عباس حاکم ہوں اس لئے سب نے ملکر اپنا ایلچی عبدالرحمن کے پاس بھیجا اور اوسکی طلبی کے بموجب عبدالرحمن اپنی ہمراہیوں کو لیکر المنفار کی گھاٹ پر جو غرناطہ سے پندرہ کوس پر واقع ہے جا اترا اندلس والوں نے بڑی خوشی سے اوسکا استقبال کیا اور ہزاروں عرب اور بربری لوگ اوسکے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے جب بمقام سوالا پہونچا تمام رعایا اوسکی جوانی اور زیبائی دیکھکر باغ باغ ہوئی اوسوقت مسمی یوسف فہری جو خلفائے بنی عباس کی طرف سے وہاں کا حاکم تھا اور اوسکی اور اسماعیل نام ایک سردار کی درمیان جو اپنی واسطے حکومت چاہتا تھا لڑائیاں ہو رہی تھیں وہ دونو یہ حال دیکھکر سرد ہو گئے آخر وہ دونو آپس میں ملگئے اور چاہا کہ دونو آپس میں ملکر عبدالرحمن کو اندلس سے نکالدیں مگر رعایا نے اون دونو کو نکالدیا اور عبدالرحمن نے یوسف کے جان

نجشی کی اور تمام جزیرہ نما پر اپنا قبضہ کرکے عباسیہ خلافت سے یہہ علاقہ الگ کرلیا اور ایک حصہ اسکا
سپردگی ملک یوسف واسماعیل سے لکھوا کر مین مجمع مین پڑھوایا اور ایک ساعت سعید مین
بادشاہی جلاس کرکے بہت سا روپیہ غربا و فقرا پر تقسیم کیا چونکہ بسبب شورش و فساد و تغیر خلافت
اہل اسلام کو موقع پاکر اہل فرنگ نے اپنی حدود بڑہا کر بہت علاقہ اپنے تصرف مین کرلیا تھا عبدالرحمن
نے نہایت سعی و کوشش کے ساتھہ سب پر فتح پائی ہوئی اور اسکے خوف سے بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جا چھپے شہر قرطبہ جو دارالسلطنت اندلس کا تہا بحال رونق و زینت کے حد تک پہونچا تھا لوگون کے دلجمعی
مانی شہر مین پہونچایا گیا دریا کے کنارے جہازی کارخانے بنائے گئے کھجور تاڑ روئی جانفزا توت
نشکر بیشہ طرح طرح کی ترکاریان اور ساگ اور قسم قسم کے پھل اور دور دور ملکون سے منگاکر اوس
سرزمین مین لگوائی گئی علوم و فنون کے مدارس جاری کئے ملکی کارخانون کو شاہانہ شوکت
سے ترقی دی آخر اس بادشاہ نے چوبیس سال تک بہ بحال عدل و داد سلطنت کی اور ۱۷۲ھ مین مرگیا

ہشام بن عبدالرحمن

اگرچہ عبدالرحمان کی وفات کے بعد اوسکے بیس بیٹے موجود تہے مگر سب سے بڑا فرزند ہشام بڑا دلاور
و عقیل تہا اسواسطے عبدالرحمان نے وصیت کی تہی کہ میرے بعد ہشام بادشاہ ہو چنانچہ وہی بادشاہ
ہوا اسکی تخت نشینی کے بعد دو چچا اسکے سلیمان عبداللہ و سلیمان اسسے پہر گئے اور چاہا کہ اسکو تخت سے
اوتار دین اونہون نے اسکے برخلاف بہت سی فوج جمع کی ہشام بہی اپنا لشکر لیکر اون کے مقابلہ کو
نکلا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی دونو مدعیون نے شکست فاحش کہائی اور مطیع ہوگئے
اس بعد اوسکے بہائیون نے بہی دعاوی سلطنت کئے مگر کامیاب نہوئے اون کے انتظام کے بعد اسنے
اپنے ملک کو وسیع کرنا شروع کیا اور بڑی بڑی لڑائیون مین کامیاب ہوا اسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتوحات حاصل کین چنانچہ مقام ناربون کو لوٹ کر جلا دیا اور گرگسان مین پہونچکر
شادل مین کے قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست دی اور لاکہون روپیہ کا مال لیکر معاودت کی اوس
مال کا پانچوان حصہ مسجد قرطبہ کے بنا مین صرف کیا اور بڑی عالیشان عمارت مسجد کی ہوئی

آخر ۱۸۰ھ ہجری مین بقضائے الٰہی مرگیا ٭

ابو العاص حکم بن ہشام

ہشام کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا حکم ہسپانیہ کے تخت پر بیٹھا اسکے تخت نشینی کے بعد دو شخص قدیمی عویدار مدعی سلطنت کے ہوئے حکم نے بڑی چستی کے ساتھہ اونکا مقابلہ کیا ایک مارا گیا اور دوسرے نے صلح کرکے اپنی جان چھوڑائی اور افریقہ کو چلا گیا چونکہ ہشام اسکا بانہایت عیاش و بدکار تہا اسلئے بہت جگہ کی رعایا بلکہ خاص شہر قرطبہ کے لوگ اوس سے روگردان تہے اون سب نے ملکر اس کے وقت نبگامہ شورش برپا کردیا اون کی تنبیہ و تادیب مین اسکو بڑی خونریزی کرنی پڑی اور بڑی کوشش سے اس نے اوس بغاوت کی آگ بجھائی اور جس محلہ سے اول فساد ہوا تہا اوس محلہ کو جلاکر خاک کردیا اور چالیس ہزار باشندے شہر کے شہر نکالکر مصر کیطرف جلاوطن کردیے اون لوگون نے شہر فلکیہ جزیرہ قریطہ پر اپنا قبضہ کرلیا ۲۰۶ھ مین یہہ بادشاہ بقضائے الٰہی مرگیا۔

عبد الرحمن ثانی بن حکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا عبد الرحمن اندلس کا بادشاہ بنا اس نے اپنی لیاقت و شجاعت مین اپنے باپ اور دادا سے زیادہ ناموری حاصل کی اسکے وقت اسکے باپکا چچہ عبد اللہ حرص کے گھوڑے پر سوار ہوکر مدعی سلطنت کا ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہاکر بہاگ گیا اس بادشاہ نے عیسایون کے ساتھہ بڑی بڑی لڑایان کین اور ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا ملک کا انتظام بہی اس نے بخوبی کیا بڑی بڑی مسجدین و مدرسے اور کارخانے جوئے نہرین کہدوائین سڑکین بنوائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون سے عام و خاص کو بہرہ مند کیا اپنے فیض عام سے زمانہ کو محروم نرکہا عدالت و انصاف کو رونق دی اس خوش اقبال نیکنام بادشاہ نے اکتیس سال تک سلطنت کی چیہتر برس کی عمر پاکر آخر ۲۳۹ھ مین بقضائے الٰہی مرگیا

محمد بن عبد الرحمن ثانی

عبد الرحمن ثانی کی وفات کے بعد محمد اوسکا بیٹا جانشین اپنے باپ کا ہوا یہہ بادشاہ سخت بے

وبدا قبال وبیوقوف تھا سب سے اول اس سے نادانی یہ ہوئی کہ اس نے اپنی رعایا کی ساتھ مخالفت پیدا کرلی جابجا شورش وفساد وخانہ جنگیاں ہونے لگیں عیسائی بادشاہوں نے ایسے موقع کو غنیمت جانا اور چاروں طرف سے اپنی حدود کی بڑھانے کے فکر میں ہوئے اور تہ سب بے انتظامی ہے گھر کے کسی دشمن کی دست اندازی کو روک سکا الفرڈ سیوم نے ہر سال مسلمانوں پر یورش شروع کی اور علاقہ پرتگال کا اوس نے تمام وکمال ابن بادشاہ کی تصرف سے چھوڑ لیا اور بھی بہت سے علاقے اس بادشاہ کے حکومت سے نکل گئے قدرتی بدا قبالی ایسی پھیلی کہ چاروں طرف سے مار و مار ہونے لگی علاوہ اسکے قحط سالی نے لوگوں کو ایسا ستایا کہ رعایا خانہ بدوش ہوکر نکل گئی زلزلے اسقدر آئے کہ ہزاروں تخمے زمین کے غرق ہوگئے پینتیس برس اس بادشاہ نے حکومت کی ساٹھ برس کی عمر پائی آخر ۲۷۳ھ ہجری کو مرگیا۔

منذر بن محمد

اس بادشاہ نے اپنی حکومت کے وقت بہ بحال جانفشانی مفسدان شرارت پیشہ کا انتظام کیا کلیب نام ایک امیر نے جو اسکے باپ کے وقت سے مفسدہ پردازی پر کمربستہ تھا بہت سی فوج جمع کرکے اسپر حملہ کیا اس نے اوسکو شکست فاحش دی اور اوسکی جمعیت کو متفرق کردیا لوگوں کو امید ہوگئی تھی کہ اب انتظام سلطنت کا بخوبی ہوجائیگا مگر بادشاہ کی عمر نے وفا نہ کی اور ایک برس گیارہ ماہ سلطنت کرکے ۲۷۵ھ ہجری میں مرگیا۔

عبداللہ بن محمد

منذر کے مرنے کے بعد اوسکا حقیقی بھائی عبداللہ جانشین ہوا یہ بادشاہ بھی سخت بدقسمت وبدنصیب تھا اسکے تخت نشین ہوتے ہی کلیب جو قدیمی دشمن اس خاندان کا تھا مستعد ہنگامہ پردازی ہوا اوسکے اغوا سے بادشاہ کے دونو بیٹے محمد اور قاسم بھی باغی ہوگئے اور بے دریے لڑائیاں اپنے باپ کے ساتھ لڑے بادشاہ نے بہ کمال جوانمردی کلیب اور دونو بیٹوں کو شکست دی اور دونو بیٹوں کو گرفتار کرکے ایک کو توسکا نام محمد تھا مدت تک

اور دوسرے کی جان بخشی کی محمد کے مارے جانے کے بعد قائم زندہ رہا مگر اوس نے پھر دنیا کے علاقے سے تعلق نرکھا مین مسمی اس بادشاہ نے سلطنت کی ۳۳ ہجری مین فوت ہوا۔

عبدالرحمن ثالث بن محمد مقتول بن عبداللہ

عبداللہ کی وفات کے بعد اوسکا پوتا عبدالرحمن بن محمد مقتول جانشین اپنے دادا کا ہوا یہ بادشاہ اپنے خاندان کا فخر گذرا ہے اوسکی محنت اور نیک چلنی و نیک اطواری و فیاضی و ملنساری لڑکپن ہی سے لوگون کو مائل و گرویدہ کر رکھا تھا اوسکی تخت نشینی سے سب کی مراد بر آئی ہے اول اس نے مفسدون کی سرکوبی کو مقدم جانا اور دادا کے وقت کے جسقدر مفسد تھے سب کو اس نے زیر کیا اور بڑا دشمن اس خاندان کا اور مگرگ کہن کلیب تھا جسنے عیسائی بادشاہون کے ساتھ ملکر بڑے بڑے علاقے اور اچھے اچھے اضلاع ہسپانیہ کے دبا رکھے تھے اس بادشاہ نے بکمال سرگرمی اوسکے استیصال پر کمر باندھ لی اور یہہ نوبت پہونچائی کہ شکست پر شکست کھاکر وہ قلعہ بقلعہ بھاگتا پھرا آخر بھیس بدلکر پہاڑون مین گھس گیا اوسکا ملک مال سب اس بادشاہ نے لیا جسقدر علاقے اوس نے دبائے ہوئے تھے سب شاہی علاقہ کے متعلق ہوگئے اس بادشاہ کی خوش قسمتی سے اسکے وقت عیسائی بادشاہون کی آپس مین کمال عداوت برپا ہوئی اور آپس مین مدت تک لڑائیان ہوتی رہین اس نے ایسا موقع غنیمت جانا اور جسقدر علاقے اسکے باپ دادا کے وقت نصارا نے لے لئے تھے سب سے واپس کر لئے بلکہ سورلیطانیہ کا ملک جسکا دارالسلطنت شہر فارس ہے ملک نڈلس مین شامل ہوگیا اس بادشاہ نے اپنا خطاب الناصر لدین اللہ امیرالمومنین عبدالرحمن مقرر کرکے خطبہ وسکہ خاص اپنے نام کا جاری کیا اور خلافت کا دعوی کرکے اپنے آپکو خلیفہ مشہور کیا شہر قرطبہ کی جامع مسجد کی اس نے رونق بڑہائی اور ایک قصر عالیشان تعمیر کرکے اوسکا نام قصر الزہرہ رکھا بہت سی مسجدین اور مدرسے بنا کر علم کو ترقی دی اور اپنے گھر ایک کتب خانہ جمع کیا ایسا کہ اوسکے ساتھہ کا کتاب خانہ اوسوقت روئے زمین پر نہ تھا جابجا نہرین جاری کرکے ملک کو سرسبز کر دیا علما و فضلا کو اور ملکون سے بلا بلا کے

اپنے دربار کو علم وفضل کا مجمع بنا دیا اس بادشاہ کے وقت اندلس میں علم کا وہ عالم ہوگیا جو منصور اور مامون کے وقت بغداد میں تھا سلطنت کے انتظام میں یہ بادشاہ بدل جانی کی رسم کا مخالف رہتا انصاف وعدالت کی آئین کی کتابیں اسنے تصنیف کیں چونکہ اپنی حین حیات اس نے اپنے بڑے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا تھا یہ بات چھوٹے بیٹے عبداللہ کو ناگوار گزری اور اوسکی قتل کے درپے ہوا بعد فاش ہوجانے اس راز کے بادشاہ نے چھوٹے بیٹے کے قتل کا حکم نافذ کیا اگرچہ حکم بڑے بھائی نے بسرودبار چھوٹے بھائی کا قصور معاف کیا مگر بادشاہ انصاف سے نہ گزرا اور عبداللہ کو قتل کرادیا اس بادشاہ نے تہتر برس کی عمر پائی پچاس برس سلطنت کی ۳۵۰ھ میں مرگیا۔

حکم ثالث ابن عبدالرحمان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت پر اختیار پاکر اپنا لقب المستنصر باللہ اختیار کیا یہ فرزند رشید گویا اپنے باپ کے ذاتی جوہروں کا نمونہ تھا اسکی نیک نیت وعدل وانصاف وفیض بخشی کی تاثیر سے اسکی سلطنت کا زمانہ کما آرام وعافیت کے حال میں گزر گیا اگرچہ عیسائی بادشاہوں کے ساتھ مقابلے ومجادلے ہوتے رہے مگر فتح ونصرت شامل حال اس بادشاہ کے رہی افریقہ میں شاہی مصارف ذاتی کے واسطے جو اسکے باپ نے زمین مقرر کی ہوئی تھی اسنے بھی اوسی پر قناعت کی ایک بالعت پر بھی زیادہ نہ لی دنرات توجہ وغور وفکر وتدبیر اسکی علوم وفنون کی ترقی کے لئے تھی ترویج علوم میں اسنے لاکھوں روپیہ صرف کئے اسکے زمانہ کو اہل تصانیف وتواریخ اندلس میں عصر الذہب للعلم والادب اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں مدرسوں کے دو ہی بنیاد اس نے قایم کی اور فرج کے لئے جاگیریں مقرر کردیں اسکے وقت شہر قرطبہ میں ہر ایک علم کا عالم اور فاضل موجود تھا اور بادشاہ کیطرف سے ہزاروں روپیہ ماہوار علماء وفضلا کو تنخواہ میں دیا جاتا تھا اپنے باپ کے وقت کے کتاب خانہ کو اس نے اسقدر ترقی دی کہ دوچندان کردیا اور ۴۴- موٹی موٹی

جلد دن مین کتب خانہ کی فہرست لکھی جاتی تھی پندرہ برس چھ ماہ اس بادشاہ نی سلطنت اور سنہ ۳۶۶ ہجری مین مر گیا۔

ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم

حکم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا ہشام دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا بسبب نابالغی بادشاہ کی مدار المہام و مختار و وزیر منصور ہوا یہ وزیر صاحب تدبیر لیئق دانا و ہوشیار و سخی و بہادر تھا اس نے سلطنت کو بڑی رونق دی ہر ایک امر کا کمال چستی کے ساتھ انتظام کیا البتہ اتنی بیوفائی اس سے ظہور مین آئی کہ اس نے ہشام کو ملک سلطنت کو کچھ دخل یا مداخلت مین نہ دیا اور اوسکو حرم سرا شاہی سے باہر نہ نکلنے دیا سلطنت کے دشمنون سے یہ بڑے بڑے لڑایان لڑا اور سب مین فتحیاب رہا تائیں جنگ سنہ عیسائی بادشاہون کے ساتھ کئی دلی مطلب اسکا یہ تھا کہ تمام ملک اندلس کا ایک قبلہ کیطرف صف باندھ کر سجدہ کرے کوئی مخالف دین محمدی کا باقی نہ رہے اس ارادہ براس نے بڑے بڑے نامی شہر اور قلعے فتح کئے اور نجالفون کی قلعیان جلا کر خاک سیاہ کردین اقومیہ سنتلا معبد انصار اکابڑا کہنڈ اوتار لایا اور اوسکے قندیل ہوا کر جامع مسجد مین لٹکائی اسلام کو اس نے بڑی ترقی دی ۲۶ برس اس وزیر نے شاہانہ حکومت کی اور ہشام کو معطل کر کر تمام عمر حرم سرا سے باہر نہ نکلنے دیا اسکا زمانہ اسلام کی رونق کا زمانہ تھا آخر ستائیسوین لڑائی مین جبکہ وہ نصارا پر فتحیاب ہو کر آیا تو بسبب زخم کاری یا بسبب بے ہوشی کسی دشمن کے اچانک سنہ ۳۹۳ ہجری مین وزیر جان بحق تسلیم ہوا اور مرض الموت مین اپنا جانشین اپنے بیٹے مظفر کو کیا۔

عبد الملک مظفر ابن وزیر منصور

بعد وفات وزیر منصور کے عبد الملک مظفر اوسکا بیٹا مالک کارفرما سلطنت کا ہوا اسنے بھی ہشام بادشاہ کو سنطرنج کے شاہ کیطرح اوسکے خانہ سے باہر نکلنے نہ دیا سلطنت کا کام یہ اپنے اختیار سے کرتا رہا مگر اپنے باپ کے انتظام اور لیاقت کو یہ نہ پہونچا نصارا کی لڑائیون

مین یہہ ناکام رہا اور ملک کا انتظام بہی اچہی طرح سے نہ کرسکا آخر تین سال حکومت کرکے ۳۹۶ھ مین بقضاے الہی مرگیا ۔

عبد الرحمن ناصر

عبد الملک مظفر کے مرنے کے بعد اوسکا بہائی مدار المہام کا زمانہ سلطنت کا اس نے ہشام المؤید کو بدستور حرم سرا مین مقید رکہا یہان تک کہ ہشام نے اونچاس برس تک گہر سے نکل کر زمانہ کو نہ دیکہا عبد الرحمن ناصر نے طلیطلہ پر فوج کشی کی اور اوسطرف کی مہم مین مصروف تہا کہ پیچہے اوس کے میدان خالی پاکر ایک شخص مسمی محمد نے ہشام کیطرف سے جہنڈا قایم کیا اور قرطبہ مین قرطبہ پر قابض ہوگیا الہادی باللہ اوس نے اپنا خطاب مقرر کیا یہہ خبر جب عبد الرحمن کے لشکر مین پہونچی سب لشکر تتر بتر ہوگیا اوسکے رفقا نے اوسکا ساتہہ چہوڑ دیا اور عبد الرحمن گرفتار ہوکر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتہہ سے تو سلطنت نے خلاصی پائی اور محمد مدار المہام بنا اوسکو یہہ طمع دامنگیر ہوئی کہ ہشام اصلی مالک سلطنت کا سر اغ مٹایا جاے اور مالک سلطنت کا وہ خود بلا شرکت غیرے ہے چنانچہ اونہین دنون مین ایک عیسائی مرگیا جسکی شکل و صورت ہشام بادشاہ کے ساتہہ ملتی تہی اوس کی لاش محمد نے سر دربار لاکر سب کو دکہلائی اور بیان کیا کہ آج ہشام بادشاہ مرگیا ہے اوس کی نعش دیکہکر سب کو یقین ہوگیا کہ ہشام مرگیا ہے اور محمد بجمعیت خاطر مالک سلطنت کا ہوگیا آخر جہوٹہہ بات جہونٹہہ ہوتی ہے کوئی دن مین یہہ راز فاش ہوگیا کہ ہشام زندہ حرم سرا مین موجود ہے اور اس دعوی پر ایک شخص سلیمان نام الراشد باللہ کا خطاب پاکر کہڑا ہوگیا اور پینتیس ہزار آدمی اوسنے محمد کے فوج کی لڑائی مین قتل کئے اور محمد بہاگ کر قلعہ مین جا چہپا جب بہت تنگ ہوا تو اوسنے ہشام المؤید بادشاہ کو حرم سرا سے نکالکر سب کو دکہلایا اور کہا کہ مالک سلطنت کا موجود ہے چونکہ وہ ہی پہلے ہشام کی لاش سب کو دکہلا چکا تہا اور پچاس برس کے بعد ہشام پردہ سے باہر نکلا تہا کسیکو یقین نہ آیا کہ یہی ہشام بادشاہ ہے آخر الامر محمد قلعہ سے نکلکر بہاگ گیا اور ایک مضادا

حاکم کو اپنا مددگار و حامی بنا کر لے آیا اور شہر قرطبہ پر قابض ہوگیا اور سلیمان بھاگ گیا سلیمان نے قوم عامری کو اپنا حامی بنایا جب عامری قوم سلیمان کی حامی ہوآئی تو کسیقدر محاصرہ کے بعد اونہون نے شہر کو فتح کیا اور سلیمان نے قلعہ مین گھسکر محمد کو قتل کیا اوسوقت رعایا نے ہشام المویدالعلی بادشاہ کو تخت پر بٹھلایا اور سلیمان کو شہر سے نکالدیا سلیمان پہر ادہر اودہر پہرتا رہا آخر بربری لوگون کو اپنی مدد پر چڑہا لایا اور اوس نے ہتیار لشکر نے پہر قرطبہ کا محاصرہ ۴۵ روز تک رکہا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی جب شہر فتح ہوا تو سلیمان کو حمام مین دو خواصسراؤن نے قتل کر ڈالا اوسکی جیسن بیصل ورشور دفساد مین نہین معلوم ہشام المویدبادشاہ کیونکر رہا گیا قلعہ سے اوسکی بہی نعش برامد ہوئی اور سلطنت بنی امیہ کی اندلس کی ولایت مین باختتام پہونچی دوسو اکیاون برس اس خاندان کی سلطنت اندلس مین رہی ۴۳۳ھ مین حکومت کا خاتمہ ہوا اوسکے بعد اندلس مین طوائف الملوکی ہوگئی جو علاقہ کسیکے قبضہ مین آیا وہان کا وہ حاکم بن بیٹہا ۔

پانچوان چمن سلطنت خاندان موراوی کے ذکر مین

موراوی ایک عرب کے قبیلہ کا نام تہا اور یہہ لوگ علاقہ حمیر کے رہنے والے تہے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ثانی کے وقت یہہ لوگ عرب سے اوٹہکر شام کے علاقہ مین سکونت پذیر ہوئے چندے وہان رہے وہان بہی ان کے پانو نہ جمے پہر وہان سے جلاوطن ہوکر مصر کے علاقہ مین سکونت پذیر ہوئی پہر وہان سے اوٹہکر ملک افریقہ کے مغربی علاقون مین مین جنگل کے اندر انہون نے رہائش کی صحرانشینی کی حالت مین اکثر گذارہ اونکا شکار پر ہوتا تہا اس سبب سے ایسے ایسے ہتیار رکہنے کے یہہ عادی ہوگئے اور شجاعت اور علو ہمتی تو گویا ان کا ذاتی جوہر تہا ابتدا مین یہہ قوم عیسائی تہی مگر مصر و افریقہ مین دین اسلام نے ترقی پکڑی تو یہہ قوم بہی مسلمان ہوگئی مگر بعد مسلمان ہونے کے مسلمانی بہی ان مین برائے نام ہی تہی سوائے کلمہ شہادت

کی اور مسلمانی دین کے احکام ان کو یاد نہ تھے جب ان کو کسی سے لڑنے کا اتفاق ہوتا تھا تو عورتین ان کی بھی گھوڑون پر سوار ہوکر اور چہرہ پر برقعہ ڈالکر دشمنون سے لڑتی تھین چونکہ پردہ پوش کو عربی مین لثام کہتے ہین اسواسطے اس قوم کا خطاب ملثمین مقرر ہوا اس قبیلہ مین سے ایک شخص یحیے بن ابراہیم نام بوقت ضعف سلطنت آل مروان کے جو اندلس مین حاکم تھے شہر فاس مین جو دار الخلافہ علاقہ مراکش تھا گیا اوس شہر مین مسمی ابو عمران فقیہ سے اوسکی ملاقات ہوئی اوس نے فقیہ کی خدمت مین التماس کی کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر ہر ایک کا مادہ قابل ہے اگر اونکو اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ دین یا اپنے کسی شاگرد کو وہان بھیجین تو سب لوگ دین کے احکام اوس سے سیکھین تو فائدہ سے خالی نہوگا قوم کو تو دینی و دنیاوی فایدہ ہوگا اور معلم کی خدمت بھی قوم قرار واقعی کریگی فقیہ نے ہر ایک شاگرد کے آگے یہہ حال ظاہر کیا مگر بسبب سفر دور و دراز کے کسی نے وہان جانا منظور نہ کیا آخر ایک شخص جسکا نام عبد اللہ تمیم تھا وہان جانے پر راضی ہوا اور وہ ہمراہ یحیے بن ابراہیم کے افریقہ کو گیا جب وہان پہونچا تمام صحرائی قوم اوسکی مطیع ہوگئی اور اس تعظیم و تکریم سے سب لوگ پیش آئے کہ اسکی حکم سے کسیکو انکار نہ تھا سب کو اس نے دین اسلام کے احکام سکھلائے اور مرابطین قوم کا خطاب مقرر کیا یعنے اس قوم کو خاص رابطہ خدا سے ہے اور یہہ لوگ صرف خدا سے مربوط ہین دوسرے سے انکو لگاؤ نہین جب عبد اللہ نے سب کو مطیع کرلیا تو حکومت کا نقشہ جمایا اور دین اسلام کی دعوت عام اوس تمام علاقہ مین شروع کی بہت سے قبایل بر عند المقابلہ غالب آیا آخر ایک معرکہ مین جو سنہ ۴۴۰ ہجری مین وقوع مین آیا تھا خود بھی مارا گیا اوسکی ماری جانے کے بعد

ابو بکر بن عمر ملثونی

جو عبد اللہ کے خاص شاگردون مین تھا جانشین ہوا اوس نے جمعیت کافی بہم پہونچاکر ملک مغرب پر حملہ کیا اور شہر اکمت کو دار السلطنت بنایا اور چند مدت مین بہ کمال جوانمردی و شجاعت علاقہ تکسان سے لیکر دریای محیط کی کنارہ تک اپنی مستقل سلطنت اوس نے قایم کرلی جب اتی سلطنت کا فرمان فرما بنگیا تو شہر مراکش کو اوس نے پایے تخت قایم کیا سوائے

قبیلہ گداله کے کوئی شخص انکا منحرف نہ رہا اسواسطے اس نے اور نیز فوج کشی کی اور دشمنون کو سخت سزا دی ایک روز یہہ شہر مین کے علاقہ مین سوار چلا جاتا تہا دیکہا کہ ایک بڑہیا کمال سوز و گداز سے رو رہی ہے اور کہتی جاتی ہے کہ اے ابوبکر تو نے ہمکو برباد کر دیا ہے اسکا انصاف حشر کے روز مین خدا ہی مانگون گی اسبات کی تاثیر ابوبکر کے دل پر ایسی ہوئی کہ سلطنت سے دست بردار ہو گیا اور خزانہ و لشکر و سلطنت اپنی ایک رشتہ دار کو جسکا نام یوسف بن تاشقین بربری تہا حوالہ کر کے خود وطن کو چلا گیا ۔

یوسف بن تاشقین بربری

ابوبکر بلتونی کی ترک سلطنت کے بعد یوسف فرمانروا ہوا اس نے تمام ملک بربر اور فیض کا فتح کیا اور مراقوہ شہر کی بنیاد مستحکم کی اور اپنے حسن اخلاق و نیک خلقی و ملنسار و شجاعت و جوانمردی سے سب کو مطیع کر لیا چونکہ ابوبکر بلتونی کی بہن سماۃ زینب نہایت خوبصورت اور حسینہ و جمیلہ تہی یوسف نے اوسکے ساتہہ نکاح کیا اون شہرون کی رعایا یوسف سے بہت خوش تہی اور سب لوگ اوسکے حکم پر جان فشان تہے کسقدر مدت کے بعد ابوبکر پہر اپنے وطن سے اسطرف کو آیا اور دیکہا کہ یوسف بڑا بادشاہ و امیر کبیر ہو گیا ہے یہہ حالت دیکہہ کر اوسکو کمال حسد ہوا اور ملک کی سرسبزی اور ترک سلطنت پر کمال افسوس کیا اور چاہا کہ دوبارہ سلطنت پائے یوسف کو معزول کر کے خود بادشاہ بنجاوے اس ارادہ پر اوس نے کچہہ جمعیت بہم پہونچائی اور شہر اکمت پر حملہ کیا مگر کچہہ نہ کر سکا اور لوگون نے درمیان آکر صلح کرا دی اور ابوبکر کچہہ نقد و جنس لیکر وطن کو چلا گیا اوسکے جانے کے بعد یوسف نے امیر المومنین کا خطاب لیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک بڑہائے اوسوقت ولایت اندلس مین جو چند فرمان فرما بطور طوائف الملوک حاکم تہے اور آپس مین کمال عداوت تہی ایک نے اون مین سے یوسف کے نام خط لکہا کہ آپس کی عداوت نے اہل اسلام کو اس ملک مین تنگ کر رکہا ہے اور الونزو ششم حاکم ولایت ٹرنگ نے اوس کے علاوہ ہمکو تنگ کر رکہا ہے بادشاہ اسلام ہماری امداد کرے یہہ تحریر سنکر یوسف خوش ہو گیا اور

جواب مین لکھا کہ مقام الجزیرہ جو افریقہ مین واقع ہی مجھکو دیدو کہ مجھکو پناہ لینے کے لئے ٹھکانا رہے اونہون نے یہہ امر منظور نہ کیا جب شاہ زنگ کا ذر اندلس پہنچا بہت پڑا تو ایک اور حاکم اندلس نے یوسف سے امداد چاہی اور یوسف کو معہ فوج وہان بلوا بھیجا اور یوسف ۹۱ھ مین بڑی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارے جا پہونچا اور صوبہ استرہ ماد ورا الکبطرف کوچ کیا اور اوسی مقام سے آلونزو شاہ زنگ کے نام خط لکھا کہ مینے سنا ہے کہ تم میرے ملک کی طرف آنے کا ارادہ رکھتے ہو اسلئے مین خود ہی ادھر آگیا ہون تاکہ آپکے سفر کی تکلیف نہو اب تم خبر یہ دینا قبول کرو یا مسلمان ہوکر میری تلوار سے امان پاؤ جب یوسف کا وکیل یہہ مسلہ لیکر الونزو کے پاس گیا خط کا مضمون سنکر وہ غضب مین آیا اور خط کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوسکے پاؤن کے نیچے ملڈالا اور وکیل کو کہا کہ یہی جواب تمہارے بادشاہ کے خط کا ہی تمنے آنکھہ سے دیکھا ہی اوسکے آگے بیان کردینا اور کہنا کہ اب تمہارے اور ہمارے درمیان جواب سوال زبان شمشیر سے میدان جنگ مین ہونگے مگر تم بھاگ نہ جانا مرد ہو تو میدان مین قایم رہنا وکیل کی واپسی کے بعد الونزو بھی اپنا خونخوار لشکر لیکر ناحیہ اراکون سے جلد تر مقابلہ کرنے کو میدان مین آ موجود ہوا اور زنگ کے میدان مین سخت لڑائی ہوئی دونو فریق سے ہزارہا آدمی کام آئے آخر الونزو سخت زخمی ہوکر شب مین میدان سے بھاگ گیا اور لشکر اسلام نے فتح حاصل کی غنیمت کا بہت سا مال مسلمانون کو حاصل ہوا اس فتح کے بعد یوسف پھر افریقہ کو چلا گیا پھر دو برس کے بعد سیرین بن ابوبکر نے یوسف کے حکم سے اندلس پر فوج کشی کی اور مسلمان حکام کو شکست دیکر قابض ہوا اور مدت تک قابض اندلس کا مقید ہوا تاریخ یافعی مین لکھا ہی کہ اوس عہد مین یوسف ابن تاشفین کے برابر کوئی بادشاہ جلیل الشان نہ تھا اور وہ نہایت بامروت رحیم و کریم تھا عفو اوسکے غضب پر غالب تھا اوسنے تمام عمر اپنی زبان سے کسیکی نسبت قتل کا حکم نافذ نہ کیا آخر ۵۹۹ھ ہجری مین ستانوین برس کی عمر پاکر فوت ہوا تیس برس بادشاہت کی قبیلہ المرادی سے یہہ پہلا بادشاہ شمار ہوتا ہی اور سلطنت اوسکی جبل اطلس سے لیکر سرا نامور دریا تک جو اسپین مین واقع ہی قایم ہوچکی تھی

انڈلس کا دارالسلطنت شہر قرطبہ اوسکے وقت مین بدستور مقرر رہا +

علی بن یوسف بن تاشقین

یوسف کے وفات کے بعد اوسکا بیٹا علی قرطبہ کے تخت پر بیٹھا یہہ بادشاہ ابتدائے سلطنت مین چندان پابند شریعت کا نہ تہا آخر کو ایسا پابند اور متعصب ہوگیا کہ امام محمد غزالی کی کمال کا بہی اوسکو اعتقاد نرہا چنانچہ جو کتاب امام غزالی کی تصنیف اوسکو ملتی آگ مین جلادیتا اڑتیس سال اس نے بادشاہت کی اور ۵۳۷ھ مین مرگیا +

تاشقین بن علی بن یوسف بن تاشقین

علی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا تاشقین تخت نشین ہوا اسکے وقت ایک نیا خاندان موحدین کا ایسا پیدا ہوا کہ اوس نے مورادی خاندان کی سلطنت کو بیخ و بنیاد سے اکہاڑ ڈالا اور ۵۴۲ھ مین یہہ خاندان نیست و نابود ہوگیا -

چھٹا چمن سلاطین خاندان موحدین اور غرناطہ کی ذکر مین

اس خاندان کی ابتدا کا حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ محمد بن عبداللہ ایک شخص ملک افریقہ شہر ہرگا کے رہنے والا ایک غریب مسکین آدمی کا بیٹا تہا اوسکا باپ عبداللہ شہر کی ایک مسجد مین چراغ جلانے پر مقرر تہا جب محمد اوسکا بیٹا ہشیار ہوا تو شہر قرطبہ دارالحکومت اندلس مین گیا اور وہان ہی علم پڑہا جب تحصیل سے فارغ ہوا تو اپنا علم بڑہانے کے لئے شہر قاہرہ و بغداد مین گیا اور وہان ابو حمید غزالی مین داخل ہوا وہان کے فاضل امام محمد غزالی نے ایک کتاب سیاست و حکومت کے قانون مین تصنیف کرکے علما و فضلا کی منظوری کے لئے شہر قرطبہ کو بہیجے تہے قرطبہ کے علمانے اوس کتاب کو مردود کردیا تہا کیونکہ اوسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عائد ہوتے تہے چونکہ اوسوقت بادشاہ اندلس کا علی بن یوسف بن تاشقین مرادی تہا اوس نے براہ کمال تعصب وہ کتاب آگ مین جلادی تہی یہہ حال اس محمد بن عبداللہ کو خوب معلوم تہا

امام محمد غزالی نے محمد کو ایک سیاح مغرب کی زمین سے آیا ہوا تصور کرکے پوچھا کہ تم شہر قرطبہ میں کبھی گئے ہو اور اگر گئے ہو تو تم نے کچھ حال میری کتاب کا سنا ہے کہ علما و فضلا نے اوسپر کیا رائے دی محمد بن عبداللہ نے مفصل حال بیان کردیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے اوس کتاب کو آگ مین جلاکر خاکستر کردیا یہ سنتے ہی امام غزالی دنگ رہ گیا اور غصہ کی آگ اوسکے سینہ مین مشتعل ہوئی چونکہ امام مرد مقبول خدا پرست عابد و زاہد ولی اللہ تہا نے الفور اوس نے خدا کی جناب مین ہاتہہ اوٹہائے اور دعا کی کہ الٰہی جسطرح علی نے میری کتاب کو جس مین میری نیت محض تیرے بندون کو فائدہ پہونچانے کی تہی پہاڑ ڈالا اور جلادیا ہے اوسیطرح تو اوسکی سلطنت کو پارہ پارہ کردے اور اوسکی نسل زمانہ سے قطع کردے کہ پہر کوئی نام لیوا اوسکے زمین پر باقی نرہے چنانچہ محمد بن عبداللہ بہی اوس دعا مین شامل ہوا اور کہا کہ الٰہی اس مقام لینے کا آلہ تو مجہکو بنا چنانچہ وہ دعا مقبول ہوئی اور اس واقعہ کے بعد محمد بن عبداللہ تین سال تک امام غزالی کے پاس رہا اور علوم شریعت و طریقت کی تعلیم پائی پہر شہر بشہر اور قریہ بقریہ کو گیا وہان بہی کسیقدر مدت تک نہایت افلاس و عسرت کے حالت مین گزارہ کرتا رہا پہر جا بجا شہر بشہر پہرنے لگا اور جہان جاتا علی بن یوسف بادشاہ کی بدچلنی اور بدعتون کی نسبت وعظ مین کرتا ایک روز ایک گانو مین گیا وہان ایک نئے جوان عبدالمومن نام اوسکو ملا چونکہ عبدالمومن اپنے چچا کے ساتہہ تحصیل علم کے لئے ولایت مشرق کو جانیوالا تہا محمد بن عبداللہ نے اوسکو کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجہسے پڑہو سفر کی تکلیف کیون اپنے اوپر گوارا کرتے ہو مین تمہارا شوق پورا کردونگا عبدالمومن نے اوسکا کہنا مان لیا اور اوسکے ساتہہ ہولیا ایک دن محمد نے عبدالمومن کو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے وقت سے شروع ہوگی اور تم حاکم و فقیہ بن جاؤگے چنانچہ ایسے ایسے خیالات اوسکے دل مین بہلاتا رہا پہر اوسکو اپنا وزیر و مددگار بنایا پہر دونو شہر فارس مین آئے وہان سے مراکو کی طرف گئے اور محمد اوس شہر کی جامع مسجد مین جاکر اوس مسند پر جہان بادشاہ وقت بیٹہتا تہا

بابا بیٹھا مسجد کے خدام مین سے ایک نے کہا کہ یہہ مقام بادشاہ کی بیٹھنے کا ہے یہان سے اوٹھہ بیٹھو تو
بہتر ہے اس نے جواب دیا کہ ان المساجد للہ یعنے مسجدین خدا کی واسطے ہین من بعد بادشاہ
آیا اور نماز شروع ہوئی جب نماز ختم ہو چکی تو محمد بن عبداللہ کھڑا ہو گیا اور علی ابن یوسف بادشاہ
کیطرف مخاطب ہوکر باواز بلند کہا کہ ظلم و بدعت و جور و جفا تمہاری عہد حکومت و علاقہ مین
بہت ہوتا ہے اسکو بہت جلد دفع کرو ورنہ خدا تعالے جو احکم الحاکمین ہے تم سے حساب لیگا اور
حشر تمہارا قیامت کے دن ظالمون مین ہوگا یہہ تقریر بادشاہ کی طبیعت پر سخت ناگوار گزری اور
اوسیوقت مجلس سے اوسکو اوٹھانا چاہا مگر محمد نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع کر دیا اور عام
خاص کو اپنی طرف رجوع کر لیا دوسرے روز بادشاہ نے علما کو جمع کیا اور اون سے فتوی چاہا کہ ایسے
بے ادب کے لیے کیا سزا تجویز کرنی چاہیئے سب کی یہہ تجویز ہوئی کہ اسکو شہر سے نکالدینا چاہیئے
چنانچہ فی الفور نکالا گیا شہر سے نکلکر محمد نے قبرستان مین قیام کیا اور اوسی مقام پر وعظ کہنا
شروع کیا شہر کے لوگ جوق جوق وعظ سننے کو وہان جانے لگے ہر ایک وعظ کے بعد یہہ دعوی
کرتا کہ مین علی المرتضی رضہ کی اولاد سے بارہوان امام ہون لوگون کو نجات کا رستہ دکھلانے
آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونیوالا ہے تمام دنیا مین خوبی و نیکوئی پیدا ہوگی من بعد سلاطین
مورادیون کی بدیان اور عیب اور ظلم لوگون کو سناتا اور اپنے تابعین کے حق مین بڑے
بڑے مدارج ملنے کے وعدے کرتا بادشاہ نے یہہ تقریرین جب اوسکی سنی اوسکی گرفتاری اور
قتل کا حکم نافذ کیا یہہ خبر سنکر وہ علاقہ تمام کیطرف جو سوس شہر کے پاس ہے بھاگ گیا وہان جاکر
اوس نے عبدالمومن اپنے خلیفہ کو کہا کہ اصل مین مہدی آخرالزمان تم ہو اور مین تمہارے ظہور
عروج کے لئے آیا ہون چنانچہ اوسیوقت پچاس آدمی ایمان لائے اور عبدالمومن کے مہدی ہونیکا
اونہون نے اقرار کیا من بعد ستر آدمی اور ایمان لائے اور اوسکے مطیع ہو گئے اوسوقت
محمد بن عبداللہ نے دو مجلسین اہل مشورے کی مقرر کین ایک مجلس مین وہ لوگ رکن مقرر ہوئے
جو سب سے اول ایمان لائے اونکو مہمات جہاد اور بڑے بڑے کام سپرد کئے دوسری مجلس مین

وہ لوگ داخل ہوئے جنہوں نے پہلے بیعت کی اون کی سپرد حکومت کے چھوٹی کام ہوئی اور
مقدمات کا فیصلہ کرنا بھی اونہیں کے سپرد ہوا بعد ازان محمد کو ہستان کیطرف گیا اور خدا کی
وحدانیت پر اوس نے لوگوں کو اور شہر شہر وعظ کئی یہان تک کہ بیس ہزار فوج جرار اوسکے
ماتحت ہوگئی اور بڑے عروج پر پہونچ گیا اپنی قوم کا نام اوس نے فرقہ موحدین رکھا اور اپنی
نسبت الحادی کا خطاب لیا سپاہ لاری وحکومت تمام فوج وقوم کی محمد بن عبداللہ کے متعلق
تہی امام کا خطاب عبدالمومن کو حاصل تہا اگرچہ کل مالک اس کام کا محمد بن عبداللہ تہا مگر وہ اپنے
آپ کو عبدالمومن کا خلیفہ ونائب مشہور کرتا وامام المہدی والحادی اوسکے حق مین کہا کرتا
تہا محمد بن عبداللہ کی فصاحت وبلاغت وحسن تقریر کا یہہ حال تہا کہ تمام زمانہ کی دل اوسوقت
اوسکیطرف مائل تہے اوسوقت ابو اسحاق ابراہیم علی بن یوسف بادشاہ کی بہائی موحدین کا
یہہ عروج دیکہا تو اوس نے اطلاع اس حال کی علی بادشاہ کو کی اور وہان سے موحدین کی
سرکوبی کے لئے حکم نافذ ہوا چنانچہ ابو اسحاق بڑی بہاری فوج لیکر موحدین پر چڑہ آیا
اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ابو اسحاق نے شکست فاحش کہائی تمام فوج اوس کی
قتل ہوئی اور خود وہ جان بچاکر میدان سے بہاگ گیا بڑی دولت اور جنگ کا سامان
موحدین کو ملا اس فتح کے بعد اور تین قبیلے موحدین کی شامل ہوگئی اور پہلے سی جمعیت دوچند
ہوگئی یہہ حال سنکر علی بن یوسف نے اپنی دوسرے بہائی کو ہسپانیہ سے بلایا اور بے
شمار فوج دیکر موحدین کی مقابلہ پر بہیجا جب یہہ فوج پہاڑ پر پہونچی موحدین بڑی چستی سے
اوسکی مقابل ہوئی اور چند روز آپس مین لڑائی ہوتی رہی اگرچہ تہیم موحدین کے ساتہ بہت
لڑا اور ہزارون آدمی اون کے قتل کر ڈالے مگر اونکو شکست نہ دی سکا مقام تمال مین موحدین
نے ایک قلعہ بنایا اور سامان جنگ وہان جمع کرکر مضبوطی حاصل کی اور شہرون پر
یورشین شروع کین چنانچہ شہر وفیض وغیرہ چند بڑے بڑے شہر فتح کرلئے تین برس کے
بعد عبدالمومن نے تیس ہزار سوار لیکر خود سلطنت مراکو پر چڑہائی کی اور بہت سی

شکستین اونکو دین اور تمال کو مرحمت کے اوسکی واپسی کے وقت محمد بن عبد اللہ قلعہ سے اوسکے استقبال کو نکلا اور بڑی تعظیم کے ساتھہ قلعہ مین داخل کیا دوسرے روز محمد عبد اللہ نے پانچ آدمیون کو جو خاص شیر باندھیر تھے مسجد مین بلایا اور چند ساعت تک اونکو وصیتین کرتا رہا پھر اون کو رخصت کیا اور صرف عبد المومن کو اپنے پاس رکھا اور امام غزالی کی کتاب اوسکو دی اور کہا کہ اسکے موجب کاربند رہنا بعد انصرام اس کام کے محمد بن عبد اللہ جان بحق تسلیم ہوا یہہ واقعہ ۵۲۴ھ ہجری مین واقع ہوا بعد اوسکے وفات کے فرقہ موحدین نے عبد المومن کو امام بنایا اور امیر المومنین مہدی الحادی اوسکو خطاب دیا ۔

امیر المومنین عبد المومن المحادی

بعد وفات محمد بن عبد اللہ کے عبد المومن تخت نشین ہوا اور نہایت سرگرمی کے ساتھہ جہاد و ملک گیری مین مشغول ہوا اس نے تین سال کے عرصہ مین مرادیون کی سلطنت کو برباد کر دیا بلکہ اور سلطنت کو بیخ سے اوکھاڑ دیا پہلے کئے شہر افریقہ مین فتح کئے پھر شہر مرا کو جو دار السلطنت مرابطون کا تھا محاصرہ مین بذات خود لیا اور ابو عمران نام ایک امیر کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کے لئے مامور کیا اس عرصہ مین بہت سے امیر ولایت ہسپانیہ کے عبد المومن کے ساتھہ ملگئے اور سب نے اطاعت قبول کرلی مرا کو کے رہنے والے عبد المومن سے بیزار تھے اور نہین چاہتے تھے کہ اوسکے مطیع ہون مدت تک لڑتے رہے عبد المومن نے قسم کھالی کہ جب تک یہہ شہر فتح نہو محاصرہ نہ اوٹھائینگا ایک سال کے محاصرہ کے بعد شہر مین قحط پڑگیا تین حصے باشندگان شہر کے بھوکے کے عذاب سے مرگئے اور ایک حصہ باقیماندہ مقابلہ موحدین کا نہ کرسکے آخر ۵۴۳ھ مین شہر فتح ہوا ابراہیم آخری بادشاہ مرادیون کا گرفتار ہوکر قتل ہوا اور موحدین شہر کے رہنے والون مین سے ایک متنفس بھی نہ چھوڑا سب کو بیحال بے رحمی مار دیا اور گھرون کو آگ لگاکر جلا دیا چند سال کے بعد اوس اوجڑے ہوئے شہر کو پھر عبد المومن نے آباد کیا اور صحرائی لوگون کو لاکر اوس مین بسایا اس فتح کے بعد کل ملک ہسپانیہ موحدین کے تصرف مین آگیا مگر اوسپر بھی قانع نہ ہوئے

اور شہ کو ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادہ ہمراہ لیکر عبد المومن جہاد پر مستعد ہوا مگر یہ مہم اوسکی پوری نہوئی اور اچانک ۵۵۸ھ مین مرگیا ۔

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چھوٹا بیٹا عبد المومن کا باپ کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا بلند حوصلگی و جوانمردی و شجاعت اسکی ذات مین کم تھی صلح کیطرف طبیعت بہت مایل تھی خونریزی سے ڈرتا تھا اس نے رعایا مین امن قائم کیا اور فوج کم کردی ایک دفعہ اس نے ہسپانیہ پر چڑھائی کی اور کیٹھل کے بادشاہ سے لڑکر اوسکو شکست دے دشمن کیطرف کے لوگ جو قید مین آئے اونپر رحم کھاکر اونکو رہا کردیا اسقدر رحم دشمن پر اوسوقت تک کسی مسلمان بادشاہ نے نہین کیا تھا شہر میڈرد دار السلطنت ہسپانیہ پر اس نے قبضہ پایا اور بہت سے شہر فتح کئے آخر اپنی مرگ ۵۸۰ھ مین مرگیا

ابو محمد عبد اللہ ناصر لدین اللہ بن یوسف ابو یعقوب

بعد وفات پانی یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم فوت و کم حوصلہ بادشاہ تھا پھر بھی اوس نے اسقدر فوج جمع کی کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار اوسکی فوج کا پانچوان حصہ تھا یہہ حال دیکھکر یورپ کے بادشاہون نصارا کو خوف پیدا ہوا اور تمام عیسائی بادشاہ یورپ کی امداد سے مذہبی جنگ کرنے پر آمادہ ہوگئی اور فوج عیسائی شہر کیسٹل جدید اور اندولیشیا کے پہاڑون پر آکر خیمہ زن ہوئی ناصر بھی اپنی جمعیت کثیر لیکر اون کے مقابلہ کو گیا اور فریقین کی آپس مین بڑی خونریزی ہوئی اور ہزارون آدمی مارے گئے مدت تک لڑائی رہی آخر عیسائی حکام تہک کر واپس چلے گئے اور ناصر نے مراکو کو مراجعت کی دار الخلافت مین پہونچکر یوسف ثانی اپنے بیٹے کو اس نے بعمر گیارہ برس کے تخت نشین کردیا اور آپ عیش و عشرت مین مصروف ہوگیا اور اوسی شہر مین ناگہان درحالتیکہ بیمار نہ تھا مرگیا غالبا کسی نے اوسکو زہر دیدیا یہہ واقعہ ۶۱۰ھ مین وقوع مین آیا ۔

یوسف ثانی بن ابو محمد عبد اللہ ناصر

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا اس کے وقت انتظام ملک و فوج کا اچہا رہا اور یہہ اپنی بادشاہت کے وقت بڑی بڑی مصیبتین برداشت کرتا رہا آخر ۶۲۱ھ مین جان بحق تسلیم ہوا

ابو مالک عبد الوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے ابو مالک تخت و تاج کا ہوا اسکے وقت کئی طرح کے فتور برپا ہوے اور سلطنت کا انتظام بگڑ گیا آخر ایک سال چند ماہ کی سلطنت کے بعد عبد اللہ ابو محمد کے ہاتہہ سے یہہ مقتول ہوا اور یہہ واقعہ ابتداے ۶۲۴ھ مین وقوع مین آیا

المامون ابو علی

ابو مالک عبد الوحید کی قتل کے بعد المامون ابو علی ولیعہد کے حاکم کا بہائی بادشاہ ہوا جو بادشاہ مقتول کا ہم جدی بہائی تہا اوس نے برخلاف عقائد محمد بن عبد اللہ مہدی کے ایک کتاب تصنیف کی اور چاہا کہ لوگ اوسکے عقاید باطلہ سے باز آئین اسلئے سب فرقے کے لوگ افروختہ ہو گئے اور سب نے ملکر المامون کو تخت سے اوتار دیا اور بچے ابن ناصر الدین کو بادشاہ بنایا المامون نے سلطنت سے معزول ہوکر اپنے بدگارون کی فوج جمع کی اور بچے کے ساتہہ لڑائی کرکے اوسکو شکست دی ہزارون آدمی اس معرکہ مین کام آئے پہر شہر مراکو مین پہنچکر صدہا کس کو جو بچے کے معاون تہے قتل کیا ادہر تو المامون نے یہہ بندوبست کیا ادہر سپانیہ مین موقع پاکر ابن ہوت حاکم سپانیہ کا اوس سے باغی ہوکر خودسر ہو گیا اور موحدین کی حکومت سے آزادی حاصل کی چند سال المامون اسطرح نہایت بے مزگی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا آخر ۶۲۹ھ مین مرگیا اوسکی جگہہ محمد بن عمر جانشین ہوا اب یہہ سلطنت نہایت تزلزل مین آگئی محمد بن عمر نے حصول سلطنت و انتظام ملک کے لئے بہت کوشش کی مگر اپنی مراد کو نہ پہنچا ابن ہوت اوسوقت ارکان اور اندلوشیا کا حاکم تہا اور محمد بن عمر گرناطہ کا فرمان فرما تہا ان دونو کے آپس مین بڑے بڑے فساد اور لڑایان ہوتی رہین اور وہ اس قابل نہ رہے کہ باہر کے دشمن کا حملہ روکتے عیسائیون نے اوسوقت موقع وقت غنیمت جانکر پیر

اوٹھایا اور شہر کارڈوا جو اسلام کا مقام عروج و دارالسلطنت تھا اپنے قبضہ مین کرلیا اوسکے علاوہ اور بھی بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے لے لیئے اور نوبت یہان تک پہونچی کہ محمد بن عمر کرنناڈا کا بادشاہ ۶۳۴ھ مین زیر حکم و اطاعت شاہان عیسائی ہوگیا شہر سیول بھی عیسایون نے فتح کرلیا اور محمد بن عمر تعبتا الٰہی ۶۳۵ھ مین مرگیا ؛

محمد ثانی

محمد ابن عمر کی مرگ کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثانی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین بہت سے مسلمانون نے عزم کیا کہ ہسپانیہ مین اپنی حکومت بڑہائین چنانچہ ۶۳۷ھ مین فیض ابن مدمر اکو کے حاکم ابو یوسف نے بڑی فوج جمع کی اور ہسپانیہ مین جاوترا اور عیسایون کے ساتہہ جنگ شروع کی اول تو کچہہ کچہہ فتح پائی آخر مایوس ہوکر اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا بھی یہہ ارادہ بیشک تہا کہ جو ملک اوسکے باپ کے وقت قبضہ سے نکل گیا تہا وہ پھر فتح کرے اس ارادہ پر وہ اونتیس برس تک عیسایون سے لڑتا رہا مگر کچھہ نہو سکا آخر ۶۷۰ھ مین مرگیا ؛

محمد ثالث ابو عبد اللہ

محمد ثانی کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ بنا یہہ شخص نہایت بدقسمت تہا اول تو رعایا اسکی جو علاقہ بالمیرہ اور کاڈکس مین رہتے تہے اسسے پھر گئے دوسرے جب اس نے عیسایون سے جنگ کی تو پہلا علاقہ لیتے لیتے ملک جبل الطارق بھی ہاتہہ سے دی مٹیا جب وہان سے واپس آیا تو اوسنے کل ارکین دربار کو اپنی بےلیاقتی سے ناراض پایا ہوسطی اوسنے سلطنت کو ترک کیا اور حکومت سے دست بردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کردیا ؛

ناصر بن محمد ثانی

تخت نشینی کے بعد ناصر کا ستارہ اقبال چمکا اوسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور سونا وغیرہ کو فتح کرلیا مگر وہی لوگ جنہون نے اول نمکحرامی سے اوسکو تخت نشین کیا تہا پھر اوس سے ناراض ہوگئے اور ۷۱۳ھ مین اونہون نے ناصر کو معزول کرکے اسماعیل بن فرج کو بادشاہ بنایا ناصر نے اون کے

برخلاف بہت کوشش کی اور تخت کے حاصل کرنے کے لئے بہت لڑایان لڑا مگر کچھ نہ ہو سکا۔

اسماعیل بن فرج

اس بادشاہ کی کنیت ابو الولید تھی جنگی اور ملکی کام مین لیاقت تامہ اسکو حاصل تھی سنہ ۷۱۹ھ مین یہہ سخت سخت لڑایان نصارا بادشاہون کے ساتھہ لڑا اور فتوحات پے در پے حاصل کین اگرچہ جبل طارق تو نصارا سے نہ لے سکا مگر سنہ ۷۲۵ھ مین اس نے علاقجات مارنس و بانس لے لئے اور مشرق کیطرف جاکر مرشیا کا علاقہ فتح کر لیا اور مرشیا کی بادشاہت اپنے قبضہ مین کر لی اگرچہ برابر فتوحات اسکو پے در پے حاصل ہوتی رہین مگر اندرونی فسادون مین یہہ ہمیشہ گرفتار رہا اور محمد نام ایک شہزادہ جو غرناطہ کا حاکم تھا اسکا دشمن بنا اور ایک روز موقع پاکر جبکہ اسمعیل اپنے وزیر اعظم کے ساتھہ دار الخلافت کے صحن مین ٹہل رہا تھا اور غلام نوکر چاکر کوئی پاس نہ تھا ناگہان محمد حاضر آیا اور اپنے ہمراہیون کے ساتھہ تلوارین علم کرکے بادشاہ اور وزیر پر حملہ آور ہوا اور دونو کو قتل کر ڈالا یہہ واقعہ سنہ ۷۲۵ھ ہجری مین وقوع مین آیا اوس روز سے گویا سلاطین غرناطہ کی حکومت شروع ہوئی۔

محمد چہارم

اسماعیل ابن فرج کو قتل کرکر محمد تخت نشین ہوا مگر اپنے مقصود پر اس نے پہلے کامیابی حاصل نہ کی کیونکہ عثمان سپہ سالار نے اسکے وقت سرکشی کرکے اومحمد بن فرج کو بادشاہ بنایا اور افریقہ سے فوج لاکر جبیرس مارسیلا اور رونڈا شہرون کو فتح کیا اوسکے ساتھہ اس نے بڑی بڑی لڑایان کین اسکی حکومت کے آخرین عہد مین اس بادشاہ کے لشکر نے یہہ کارنمایان کیا کہ سنہ ۷۲۹ھ مین شہور شہر بنبا فتح کیا اور سنہ ۷۳۰ھ مین جبل الطارق عیسایون کے قبضہ سے چھوڑایا اور تمام سرکش صوبے اپنے مطیع و فرمانبردار کئے سنہ ۷۳۳ھ مین یہہ ابو الحسن بادشاہ کی ملاقات کو گیا جب بمقام جبل الطارق پہونچا ایک شمن کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

یوسف ابو الحجاز

یہہ بادشاہ محمد چہارم کا بہائی تہا بوقت قتل اوسکے یہہ غرناطہ مین تہا سب نے ملکر اسکو بادشاہ بنایا مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور لکہتے ہین کہ یہہ حلیم الطبع رعیت پرور عادل انصاف دوست تہا اور سلاطین غرناطہ مین سے بڑا نامور اور مشہور گزرا ہے علوم وفنون کی ترقی مین اس نے بکمال کوشش کی اور شب و روز رفاہ عام کے کامون مین مصروف رہتا تہا اسکے عہد مین افریقہ والون نے پہر علاقجات ہسپانیہ مین جو نصارا کے قبضہ مین آچکے تہے اسلام کی حکومت پہیلانی چاہی اور اس مین بہت سی کوششین کین آخری حملہ ابوالحسین بادشاہ افریقہ کے وقت کیسل اور پرتگال کی قوم پر گیا اور ۷۴۰ھ مین دریای تلود کے کنارے فریقین مین بڑی لڑائی ہوئی مگر افریقہ کے لوگون نے شکست کہائی اور سخت نقصان اوٹہایا مسلمان عورتین بیشمار اور لاکہون روپیہ کا اسباب مسلمانون کا عیسائی لے گئے شہر الجیسراس اور کئی اور شہر مشہور مسلمانون کے قبضہ سے نکل گئے غرناطہ کی سلطنت کو بہی کمال نقصان پہونچا آخر یہہ بادشاہ ۷۵۳ھ ہجری مین ایک دیوانہ آدمی کے ہاتہہ سے مقتول ہوا

محمد پنجم بن یوسف

یوسف کی قتل کے بعد اوسکا بڑا بیٹا محمد پنجم بادشاہ بنا بڑا لائق بادشاہ تہا باپ کی تمام اوصاف اور جوانمردیان اور خوبیان اسکی ذات سے عیان و ہویدا تہین اس نے عیسائی بادشاہ کے ساتہہ صلح کی اور تمام خیال انباء رعایا کی سود و بہبود و ترقی مین مصروف کیا مگر وہ اپنے ارادہ کو پورا نہ کرسکا اور بہت سے امراؤ بسبب اسکے کہ اوس نے نصارا کے ساتہہ صلح کی تہی اوس سے ناراض ہوگئے اور اسماعیل اسکے بہائی کے ساتہہ سازش کرکے اور بارادہ قتل اوسکے محل مین گہس گئے اور اوسکے خاص نوکرون کو قتل کرڈالا محمد نے جب جانا کہ اب جان برآنی ہے مجبور ہوکر سلطنت سے دست بردار ہوا اور ۷۶۰ھ مین سلطنت اپنے بہائی کے سپرد کردی۔

اسماعیل دوم ابن یوسف

محمد کی معزولی کے بعد اس نے سلطنت پائی جب ایک سال گذرا تو ابوسعید نام ایک مریض نے

اوسکو قتل کر ڈالا مگر ابو سعید نے بھی اپنی شرارت و بغاوت کا عوض فوراً پایا اور حاکم گیسل کے ہاتھ سے مارا گیا ان دونو کے مارے جانے کے بعد پھر محمد پنجم جو معزول ہو گیا تھا تخت پر بیٹھا اوس نے شہر الحمبرہ سنہ ۱۳۰۱ء میں فتح کیا اور چند سال حکومت کر کے سنہ ۱۳۰۹ء میں بقضائے الٰہی مر گیا۔

یوسف ثانی ابو عمید بن محمد پنجم

محمد پنجم کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا جانشین ہوا اس تخت نشینی کے بعد قریب تھا کہ اسکا بھائی محمد اسکو قتل کر ڈالے مگر خدا نے اسکو بچا لیا اور یہ بیٹے کے ارادہ سے واقف ہو گیا اور بیٹے نے برملا بغاوت اختیار کی اور باپ پر الزام لگایا کہ یہ عیسائی بادشاہوں کے ساتھ آمیزش رکھتا ہے اور انکا دوست بنکر چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو قتل کرا دیوے جب اسکے بیٹے نے بہت فوج جمع کر لی تو یہ بھی اوسکے مقابلہ پر مستعد ہوا اور سنہ ۱۳۱۲ء میں بمقام مرشیا آپس میں لڑائی ہوئی پہلے اس نے شکست کھائی مگر موقع پر القنطارہ کا حاکم اسکی مدد کو آ گیا اور اس نے باغی بیٹے پر فتح پائی اور فوج باغی کی متفرق ہو گئی باغی بھی بھاگ گیا سنہ ۱۳۱۹ء میں یہ بادشاہ ناگہان مر گیا اوسکے جسم پر نشان زہر کے موجود تھے شاید کسی نے اوسکو زہر دیدیا ہوگا۔

محمد ششم بن یوسف ثانی

بعد وفات یوسف کے محمد ششم جس نے بابک کے وقت کئی لڑائیاں بابک کے ساتھ کی تھیں تخت نشین ہوا اس نے یوسف اپنے بھائی کو قید کر کے سلوبرینا کے قلعہ میں بھیجدیا جلوس کے پہلے سال تو عیسائی بادشاہوں کے ساتھ اس نے صلح قایم رکھی اور سب سے دوستانہ برتاؤ برتا چنانچہ انرک سوم ٹولیڈو کی حاکم کے ملنے کو یہ خود گیا مگر دوسرے برس اس نے عیسائیوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی اور قلعہ مونٹی پر قبضہ پایا فوج عیسائی کو کاڈیز کے مقام پر شکست دی اسبات پر سب عیسائی متفق ہو گئے اور بہت بھاری فوج لیکر اسپر چڑھ آئے زہر وغیرہ شہروں کی رعایا اسکے ظلم سے تنگ آئے غرض ایام زندگی اس بادشاہ کی بہت سے شور و فساد و مصیبت میں کٹی آخر سنہ ۱۳۱۲ء میں مر گیا۔

یوسف سیوم

بعد وفات کے اوسکا بڑا بھائی یوسف جو محمد کی قید مین تھا قید سے نکلکر بادشاہ بنا اسکے وقت سب عیسائی بادشاہون نے ملکر اور فرڈیننڈ کے ماتحت ہوکر ۱۴۸۹ء مین فساد برپا کیا اور مسلمانون سے شہر انتقیرا چھین لیا اس بادشاہ نے مسلمانون کی حمایت کی اور کامیابی ہوا گیارہ سال تک سنہ ۱۴۸۹ء سے بحال امن چین کے بادشاہت کی آخر ۱۴۸۰ء مین مرگیا۔

محمد ہفتم بن یوسف سیوم

یوسف کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا محمد ساتوان جانشین ہوا اس نے اپنی تخت نشینی کے بعد عیسائیون کے ساتھ صلح کرلی اگرچہ یہ کام اس نے رعیت کے امن اور اونکی آرام کے لئے کیا تھا مگر برعکس اوسکے رعایا اس سے ناراض ہوگئی دوسرے یہہ بھی باعث ناراضی رعایا کا ہوا کہ اس بادشاہ نے جسقدر میلے اور تماشے شہرون مین ہوا کرتے تھے سب بند کردیئے اس ناراضی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت ظاہر ہوئی شاہی محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑکر اندر گھس گئے بادشاہ دوسرے راہ سے بھاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہونچا اوس نے اسکو پناہ دی یہہ واردات ۱۴۸۳ء مین واقع ہوئی۔

محمد ہشتم

جب محمد ہفتم کے بھاگ جانے کے بعد جب تخت خالی ہوا محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹھا اپنے عم محمد ہفتم سلطان ٹونس سے مدد لیکر آگیا اور غرناطہ مین داخل ہوکر شاہی محل کا اوسنے محاصرہ کیا آخر محمد ہشتم گرفتار ہوکر قتل ہوا اور محمد ہفتم نے دوبارہ بادشاہت پائی مگر اس مرتبہ بادشاہ کے بھی تخت پر قدم نہ جمی اور یوسف بن عمر نام نے جو غرناطہ کے پہلے بادشاہون کے اولاد مین سے تھا دعویدار سلطنت کا ہوا اور امداد کی خاطر وہ جو نارروم عیسائی بادشاہ کے پاس پہونچا اور اوسکی فوج ہمراہ لیکر غرناطہ مین آیا آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخرکار محمد ہفتم نے شکست پائی اور ملاگا کی طرف بھاگ گیا یوسف بن عمر تخت نشین ہوا یہہ

یہہ واقعہ ۸۳۵ھ مین واقع ہوا۔

یوسف چہارم یعنی یوسف ابن العمر

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت جب چھ ماہ گذرے محمد ہفتم پھر ملاگا کیطرف سے فوج جمع کرکر لایا اور یوسف پر فتحیاب ہوکر پھر بادشاہ بنا چند سال بادشاہت کی ۸۴۳ھ مین پھر ہارا ہوا اور باغیون نے محمد کو قید کرلیا جہان پیروہ تا دم آخر قید رہا۔

محمد نہم

محمد ہفتم کے مقید ہونیکے بعد محمد نہم جانشین ہوا لیکن کیسل کے بادشاہ نے اس سلطنت کا کسی امر کو ٹھہرا کر دیا علاوہ اسکے ملک مین بغاوت پھیل گئی عیسایون کے حملے اور ملکی لڑایان جاری رہین باغیون نے عیسائی بادشاہ جو نارہ سے مدد لیکر غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کو شکست دیکر دار الخلافت مین گھس گئے مگر بادشاہ لباس بدل کر بھاگ گیا۔

محمد دہم

محمد نہم کی بیدخلی کے بعد محمد دہم جانشین ہوا اکیس برس تک اسنے امن چین سے حکومت کی اسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہوئی جس سے اسکی حکومت مین ہرج واقع ہو مگر ۸۶۴ھ مین عیسائی بادشاہ نے کہلاقہ پر حملہ آور ہوئے اور جبل الطارق اور ارکیدون اور روہ تمام شہر جو ان علاقون کے اندر واقع تہے اون کے قبضہ مین آگئے اور چارون طرف کے سرحدی حملون نے سلطنت کو کمزور کردیا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ ۸۶۸ھ مین یہہ تجویز قرار پاگئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت عیسائی بادشاہ کیسل کے شمار کیا جائے اور ایکہزار دوسو پستل جو ایک طلائی سکہ کا نام تہا شاہ کیسل کو سالانہ خراج دیا کرے آخر محمد دہم ۸۷۰ھ مین مرگیا۔

ابو الحسین مولی علی بن محمد دہم

مولا علی برائے محمد دہم کا تہا بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا اسکے وقت مین

بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتے جاتے تھے ۶۵۸ھ مین ملاکا کا حاکم سرکش ہوکر آخرکار کیسل کے عیسائی بادشاہ کا مطیع ہوگیا خانگی تنازعہ بیشمار سلطنت مین برپا ہوگئے اوسوقت ارکان دولت کیسل کے نصارا بادشاہ اسپانیہ کے دوپہنچے ہوئے کہ سلطنت کو برباد کرکے تمام علاقہ اپنے تصرف مین کرلین چنانچہ لشکر کشی ہوکر بڑے بڑے ہنگامون کے بعد ۹۱۸ھ مین یہہ سلطنت نیست و نابود ہوگئی اور تمام علاقہ فرو افتاد نصارا بادشاہ کے ماتحت ہوگیا مسلمانان بنی امیہ وغیرہ بادشاہون کے متعلق لوگ جو اوس ملک مین مدت سے تھے وہ سب نکالے گئے اور باقی مسلمان جو اوس ملک مین رہے وہ بزبردستی عیسائی کئے گئے وہ مسلمان اگرچہ بظاہر عیسائی ہوگئے مگر دل مین بدستور مسلمان رہے اور چھپ چھپکے رسوم مذہبی ادا کرتے رہے عیسائی بادشاہ نے جب حال سنا تو فیلپ بادشاہ نے جو نہایت ظالم اور سخت گیر تھا ایک مدت مدید کے بعد ۱۰۰۲ھ مین ایک لاکھہ کئی ہزار آدمی اوس فرقہ کا جلاوطن کردیا تو بھی اون مین سے بہت سے لوگ باقی رہ گئے تھے پھر فیلپ ثالث نے اونکو بھی نکالدیا چنانچہ قریب دس لاکھہ کے آدمی جلاوطن ہوا اور وہ لوگ سب کے سب علاقہ شمالی افریقہ کیطرف جاکر آباد ہوگئے اور مدت مدید تک عیسایون کے جہاز جو اسطرف سے آتے رہے لوٹتے رہے ٭

ساتوان چمن — خلفائے مصر کی بیان مین جو بعد بربادی خلافت عباسیہ بغداد کی ولایت مصر مین برائے نام خلیفہ ہے بطور اجمال

ہلاکو خان تاتاری نے جب بغداد اور بغداد کی خلافت کو ویران کیا تو اوس کام سے فارغ ہوکر مصر کا رخ کیا اوس ولایت مین اوسوقت منصور علی ابن المعز المملوکی ایک خورد سال بادشاہ فرمان فرما تھا اور امیر سیف الدین اوسکے باپکا غلام اتابک کے طور پر حکومت کرتا تھا اسنے ملکر امیر سیف الدین کو مستقل بادشاہ ٹھہرایا اور مظفر کا خطاب دیا اور لشکر جرار تاتاریون کے سرکوبی کے لئے جمع ہوا چنانچہ ۶۵۸ھ مین تاتاری لشکر فرات سے اوتر کر شہر حلب کے غارت

وتاراج مین مصروف ہوا وہان سے فارغ ہوکر جاتا کہ شام کو جائی اتنے مین لشکر مملوک بھی آپہنچا
اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ ہزاران ہزار بلکہ بے تعداد و بیشمار دلاوران کارزار اوس روز مین
مین کام آئے آخر تاتاری لشکر بھاگ نکلا تمام سامان وخزانہ اونکا مصریون کے ہاتھ آیا منظفر اپنے
نام کی برکت سے منظفر ومنصور رہا - **فائدہ** چونکہ اس معرکہ پر لشکر مملوک کا ذکر آگیا ہے
اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ اس لشکر کا ابتدا سے حال درج کتاب ہو واضح ہو کہ مملوک عربی مین غلام کو
کہتے ہین اور یہ لشکر سب کا سب غلامون کا تھا اور سیف الدین کے پوتے ملک صالح بادشاہ مصر نے اس
لشکر کو جمع کیا اور ہزارون غلام زر خرید کرکے اس لشکر مین بھرتی کئے چونکہ اوسوقت خوارزم و
ایران وخراسان مین چنگیز خان کی لڑائیون کے سبب سے شہر بشہر اور گانو گانو بازار قتل وغارت کا
گرم تھا اور چنگیز خانی فوج بیشمار رعایا کو پکڑ پکڑ کر کوڑیون کے مول انسان کو بیچ ڈالتے تھے اوسوقت
صلاح الدین یوسف کردی نے بھی کئی ہزار غلام بہت ارزان خرید کئے اور اونکی فوج قایم کرکر لشکر
مملوک نام رکھا اور یہہ صلاح الدین حقیقی بھائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی
کا تھا جسکا خاندان اسماعیلی خاندان کے خاتمہ کے بعد مصر پر حاکم ہوا تھا بعد اس فتح کے منظفر مصر کی
سلطنت پر بااختیار حاکم ہوا مگر ۶۵۸ھ مین امرا کے مخالف کی نااتفاقی سے قتل ہوا اور اوسکی جگہہ
مسمی بے برس مملوک جو لشکر مملوک کا سالار تھا مصر کا بادشاہ بنا اور ملک ظاہر لقب اختیار کیا
اوسکے بعد احمد مستنصر نے بادشاہت پائی اوسکے وقت تاتاریون نے پھر مصر پر چڑھائی کی اور
آپس مین سخت خونریزی ہوئی ملک مستنصر اوس لڑائی مین ایسا غائب ہوا کہ پھر اوسکا نشان نملا
اوسکے بعد حاکم بامراللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ ہارون الرشید عباسی کی اولاد سے تھا بیالیس برس اوسنے
خلافت کی اور ۹۰۱ھ مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا المتکفی باللہ خلیفہ بنا اسکے نام کا خطبہ ممبرون
پر پڑھا گیا آخر ناصر نامی بادشاہ اپیر غالب آیا اور شہر قوص مین اسکو جلاوطن کردیا اور تمام
عمر تک وہان ہی رہا آخر ۹۴۱ھ مین مرگیا اسکے مرنے کے بعد الواثق باللہ بن محمد بن حاکم بامراللہ
نے خلافت پائی چونکہ ناصر امیر اسے محبت زیادہ رکھتا تھا اسلئے اسکو خلافت حاصل ہوئی

آخر جب ناصر مرگیا اور منصور کے مختاری کی نوبت آئی تو یہہ خلیفہ ۴۴۲ھ مین تخت سے اوتارا گیا اور الحاکم باحکام اللہ بن المستکفی باللہ بن حاکم بامر اللہ نے تخت پایا یہہ شخص اپنی باپ کے قدم بقدم چلا اور بارہ برس خلافت کرکے ۴۵۴ھ مین مرگیا اوسکے بعد المستعقد باللہ ابوبکر بن المستکفی باللہ کے ساتھہ شہر قاہرہ مین بیعت ہوئی دس برس تک اس نے کمال آرام سے حکومت کی اور ۴۶۳ھ مین مرگیا اوسکے بعد المتوکل علے اللہ محمد بن المعتضد باللہ جانشین اپنے باپ کا ہوا یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بیٹھا اور دو دفعہ اوتارا گیا تیسری مرتبہ مرتے دم تک خلافت پر متمکن رہا ۴۸۷ھ برس تک اس نے خلافت کی اور ۴۸۸ھ ہجری مین مرگیا اسکی بعد المستعصم باللہ بن زکریا بن ابراہیم بن حاکم بامر اللہ تخت نشین ہوا یہہ خلیفہ اکیسویں خلافت کے تخت سے اوتارا گیا تو واثق باللہ عمر خلیفہ بنا پھر وہ معزول ہوا تو دوبارہ اسیکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی سترہ برس تک اسنے خلافت کی اور ۵۲۴ھ مین مرگیا اوسکے بعد الواثق باللہ مسند خلافت پر بیٹھا اسکو ابن قلاوون امیر و مدار المہام سلطنت نے بادشاہت دلوائی اور خود مختار الملک رہا چار برس کی سلطنت کے بعد ۵۲۸ھ مین یہہ بادخلیفہ بقضائے الٰہی مرگیا اوسکے بعد المستعین باللہ بن المتوکل علے اللہ جانشین ہوا اصلی نام اسکا ابوالفضل عباسی تہا اسکی خلافت کا زمانہ نہایت اس کا تہا سلطان ناصر جسکا اسپر اختیار کلی تہا شام کیطرف گیا تو اسکو بہی ہمراہ لے گیا وہان جاکر سلطان ناصر مرگیا پھر تو یہہ با اختیار خلیفہ بنا پھر شیخ موید نے غلبہ پاکر اسکو اپنے قبضہ مین کرلیا اور اوسکی ایما سے اس نے اسکندریہ مین سکونت اختیار کی اور وہان ہی ۵۳۳ھ مین مرگیا اوسکے بعد المعتضد باللہ بن المتوکل خلیفہ بنا مستعین کا یہہ حقیقی بہائی تہا اسکا لقب معتضد باللہ کنیت ابوالفتح اور نام داؤد تہا مصر مین اس نے بہت بڑا رتبہ پایا کئی سلاطین اور مدار المہام اسکے وقت مین ہوئے مگر وہ سب اسکی اطاعت مین رہے یہہ خلیفہ صاحب علم و ادب و صاحب شریعت تہا کوئی دقیقہ اجرائے احکام شریعت مین یہہ باقی نہین چہوڑتا تہا فرض و سنت و واجب و مستحب پر اسکا ہر وقت خیال تہا آخر ۵۴۵ھ مین مرگیا اوسکے بعد اوسکا بہائی

سلیمان بن متوکل المستکفی باللہ کا خطاب پاکر خلیفہ ہوا اس نے اپنی بہائی سے زیادہ عزت اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا بی ضرورت بات نہ کرتا تہا طبیعت عزلت پسند تہی مسکرات اور محرمات سے کمال نفرت تہی آخر ۸۵۵ھ مین مرگیا اوسکے بعد القائم بامر اللہ بن المتوکل اوسکی بہائی جسکا نام حمزہ تہا جانشین خلافت کا ہوا مدار المہام کے ساتہ اسکی مخالفت ہوگئی اوس نے اسکو خلافت سے برطرف کرکے اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا اور یہہ اوسی مقام پر ۸۹۵ھ مین مرگیا بعد عزل قائم بامر اللہ کے اوسکا بہائی یوسف ابو المحاسن المستنجد باللہ ملک اشرف مدار المہام کے حکم سے مصر مین خلیفہ بنا اور پچیس سال تک خلیفہ رہ کر ۹۲۳ھ مین مرگیا اوسکے بعد عبد العزیز المتوکل علے اللہ خلیفہ ہوا اور ۹۳۳ھ تک زندہ رہ کر مرگیا اوسکے بعد المستمسک باللہ یعقوب بن متوکل علے اللہ جانشین ہوا اسکے خلافت سے ادنے و اعلے راضی رہے آخر ۹۰۶ھ مین مرگیا اوسکی وفات کے بعد محمد المتوکل علے اللہ بن المستمسک باللہ نے خلافت پائی اسکے وقت یہہ علاقہ و خلافت سلطان روم کے متعلق ہوگئے سلطان سلیم شاہ روم نے اسپر قبضہ پایا اور خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہوگئی بنا ۹۲۳ھ تک یہہ خلیفہ زندہ رہا اور سلطان سلیم نے اسکی عزت و تکریم مین نہایت توجہ کی مگر اوسکے مرنے کے بعد کوئی جانشین نہوا - فائدہ یہہ خلفا مصر مین بطور امام و نیابت دن کے مقرر کئے جاتے تہے حکومت مین انکا دخل بہت کم تہا حکومت کے مالک سلاطین مصر تہے جنکا ذکر بعد ذکر خاندان اسماعیلیہ کے آویگا * انشا اللہ تعالے

آٹہواں جمپن — ملوک طاہریہ کی سلطنت کے بیان مین جن کو ملوک ذوالیمینین بہی کہتے ہین

یہہ بادشاہ خراسان کے ملک مین حکومت کرتے تہے پہلا بادشاہ ان مین سے طاہر بن حسین بن مصعب تہا اس نے اول امارت و سپہ سالاری مامون رشید بن ہارون رشید کی دربار مین پائی

اور اسکی طرف سے خلیفہ امین مامون کے بھائی کیساتھ جنگ کرکر فتحیاب ہوا اور اسی کی سعی سے مامون کو خلافت حاصل ہوئی خلافت کے وقت ایکروز یہ مامون کی روبرو گیا مامون اسکو دیکھکر رونے لگا اسکو تعجب ہوا اور چاہا کہ کسی طرح اسکے رونے کا باعث معلوم کرے اس ارادہ پر اسنے خلیفہ کے خاص غلام کیساتھ سازش کی غلام نے موقع پاکر خلیفہ سے باعث رونے کا پوچھا خلیفہ نے جواب دیا کہ طاہر کے ہاتھ سے میرا امین حقیقی بھائی مارا گیا ہے اب جو وقت یہ میرے روبرو آتا ہے مجھکو اپنا بھائی مقتول یاد آجاتا ہے اسلیے میں رو پڑا تھا یہ خبر پاکر طاہر کو اپنی جان کا فکر دامنگیر ہوا اور چاہا کہ کسی طرح سے میں خلیفہ کے پاس نہ رہوں اس بات پر آمادہ ہوکر اسنے دربار والوں کے ساتھ آمیزش کی اور خلیفہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ طاہر کو خراسان کا حاکم بناکر بھیجا جاے چنانچہ یہ خراسان میں آیا اور اسی روز ارادہ بغاوت کا کرلیا دیڈہ سال کی حکومت کے بعد جب اسنے اپنا تسلط خراسان پر بخوبی کرلیا تو خطبہ وسکہ اپنے نام کا جاری کردیا مگر اسی دن کی رات کو جس دن اسنے اپنے نام کا خطبہ پڑھا تھا یہ تپ کی مرض میں ایسا بیمار ہوا کہ صبح ہوتے مرگیا ۲۰۹ھ اسکا سال وفات ہے ایک آنکھ سے یہ کور تھا بڑا بہادر صاحب زور تھا۔

طلحہ ابن طاہر ذو الیمینین

طاہر کے مرنے کے بعد اوسکے بیٹے طلحہ نے خلیفہ مامون کے حکم سے اپنے باپ کی طرح ذو الیمینین خطاب پاکر خراسان کی حکومت پائی اسکے وقت حمزہ نام ایک مفسد نے سیستان میں خروج کیا طلحہ نے بہت سا لشکر لیجاکر اسکو سزا دی سیستان کو دوبارہ اپنے قبضہ میں لیا آخر ۲۱۳ھ میں بیمار ہوکر مرگیا اور اسکا بیٹا علی مسند پر بیٹھا اوسکی مسند نشینی کے وقت بڑا فساد ہوا اور وہ نیشاپور کے نواح میں دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

عبد اللہ بن طاہر

علی کی قتل کے بعد خلیفہ مامون کے حکم سے خراسان کی حکومت عبد اللہ بن طاہر کو ملی

یہ شخص بڑا منتظم و عادل و سخی مشہور ہوا خراسان سکے قوت آباد ہوا مفسدارے کے
جعفر بن داؤد کہ ایک بڑا دشمن خلیفہ کا تہا اسکو اس نے قتل کیا امون کی مرنیکے بعد معتصم نے
اسکی بیٹی محمد کو امیر الامرائی دی بڑی عزت عطا کی واثق کے وقت بھی اسکی عزت
بہت تھی اس امیر نے سترہ سال حکومت کی ۲۳۰ھ مین مرگیا سینتالیس سال کی عمر پائی ؛

طاہر بن عبد اللہ بن طاہر

اس امیر نے واثق باللہ کے حکم سے خراسان کی حکومت پائی دو برس کے بعد واثق مرگیا
اور متوکل جانشین ہوا اسنے بھی اسکی بہائی محمد کو امیر الامرا بنایا بڑی مہربانی سے پیش آیا
طاہر نے مستعین خلیفہ کے وقت خراسان مین وفات پائی ۔

محمد بن طاہر بن عبد اللہ بن طاہر

طاہر کے مرنے کے بعد خراسان کی حکومت اسکے سپرد ہوئی بلکہ کل ملک عراق عجم وحجاز
وتہامہ پر بھی امین مقرر ہوا اسنے اپنے حکم سے امارت طبرستان کی اپنے چچا سلیمان کو دی
اوسکے عہد مین حسن بن زید علوی نے طبرستان مین خروج کیا اکثر شہرون دیلم اور کیلان
پر متصرف ہوا سلیمان اسکے ساتھ مقابل ہوا مگر شکست کہاکر رے کیطرف اور رے سے بغداد کو
بہاگ گیا ۔ اسی امیر کے وقت یعقوب بن لیث نے سیستان مین زور پکڑا پہلے اوسنے سیستان
کو لیا پھر خراسان کو آیا اور شہر قوشنج پر جو دار السلطنت ملوک طاہریہ کا تہا قبضہ پایا محمد بن طاہر
قوشنج سے بہاگ کر نیشاپور کو گیا اسوقت حسن بن زید نے بہی اپنا لشکر جرجان کو بہیجا یہ خبر
جب محمد نے پائی اپنی فوج حسن کی استقبال کو بہیجائی خراسانیون نے وہان بہی شکست
کہائی اتنے مین یعقوب بہی نیشاپور آ پہونچا نیشاپور کی رعایا نے خوف کے ماری
یعقوب سے سازش کرلی اور محمد کو پکڑا دیا اور طاہریہ سلطنت ختم ہوئی

نواں چمن ۔ ذکر حکومت آل لیث و عہد سلطنت صفاریہ بادشاہون مین

یعقوب بن لیث لیث یعقوب کا باپ ایک دن دو کاندار برتن بنانے کا کام کرتا تہا یعقوب و علی و عمر اسکے تین بیٹے تہے ان مین سے یعقوب نے باتفاق چند ہم عمر و ہمسن کے چند سال ہرنی و قزاقی کرکر سرداری و دولتمندی کا سامان بہم پہونچایا جب سیستان مین ایک شخص مسمی صالح بن نضر نے قبضہ پایا تو یعقوب نے صالح کی نوکری اختیار کی اور جسقدر کہ میان صالح عبداللہ بن طاہر کے لشکر کیساتہ ہوتی رہین سب مین جانفشان رہا آخر صالح مارا گیا اور طاہر یہ سلطنت سیستان مین دوبارا ہوگئی اُسوقت بہی یعقوب درہم بن صالح کے ہمراہ ہوکر بہت سی خرابیان سیستان مین کرتا رہا اور ایسی کوشش کی کہ طاہریہ عمل دخل پہر سیستان سے اوٹہا دیا اس خدمت کے عوض مین درہم نے اسکو امیر الامرا بنایا آخر درہم طاہریہ فوج کے آخری جنگ مین گرفتار ہوکر بغداد کو گیا اور یعقوب نے اپنی حکومت سیستان مین جمالی اور اسکے اقبال کی ترقی اسقدر ہوئی کہ جدہر یہہ جاتا فتح و نصرت یار رکاب ہوتی سلاطین طاہریہ کے کل ملک ہرات قوشنج کرمان بلخ نیشاپور کابل وغیرہ اسکے تحت مین آگیا فارس پر بہی تسلط پایا اسوقت براہ دوراندیشہ اسنے خلیفہ بغداد کی اطاعت کرلی اور خلیفہ کا خیرخواہ بنکر حسن بن زید علوی کے ساتہہ اسنے کئی جنگ کئے اور اسکو مغلوب کیا اس خدمت کے عوض مین یہہ امید وار تہا کہ خلیفہ اسپر مہربان ہوگا مگر خلیفہ نے اسکی کچہہ قدر نہ کی کیونکہ خلیفہ کو بسبب اسکی کہ اس نے طاہر خاندان کو خلیفہ کی بے اجازت برباد کیا تہا اسکی طرف سے دل مین کمال کدورت تہی اسبات سے یعقوب ناراض ہوا اور بغداد پر یورش کرنے پر مستعد ہوا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اپنے بہائی موفق کو بیشمار فوج دیکر اسکے استیصال کے واسطے مامور کیا اور آپس مین سخت محاربہ ہوکر موفق نے فتح پائی اور یہہ شکست کہاکر سیستان مین آیا اور دوبارہ جمعیت بہم پہونچاکر بغداد کو کوچ کیا راستے مین قونیج کی ارض مین گرفتار ہوکر مرگیا مرض الموت مین ہرچند اطبا نے چاہا کہ اسکو حقنہ کیا جائے اس نے منظور نہ کیا اور کہا کہ میرے نزدیک مرنا آسان ہے اسبات سے کہ اپنا ستر دکہلاؤن اور حقنہ کراؤن گیارہ سال چہہ ماہ بکمال استحکام و استقلال سے سلطنت کی۔

عمرو بن لیث صفاری

یعقوب کے وفات کے بعد اُسکا بھائی عمرو مسند نشین ہوا اُس نے بکمال ارادت خلیفہ کی اطاعت کی حکومت عراق عجم و فارس و خراسان کی دوبارا اُس سے لی بلکہ خاص بغداد کی شحنگی اُسکے تفویض ہوئی اور اُس نے عبداللہ بن عبداللہ طاہر شاہ خراسان کے بیٹے کو قید سے نکالکر اپنی طرف سے بغداد کا شحنہ مقرر کیا چند سال کے بعد موفق خلیفہ کے بھائی احمد اس مین نا موافقت پیدا ہوئی اور اُس نے چاہا کہ عمرو کو کل حکومت سے معزول کردے اسلئے فریقین کی طرف سے لشکر تیار ہوئے آمادہ جنگ و پیکار ہوئی اور سخت لڑائی و قوم مین آئی آخر موفق نے فتح پائی عمرو نے شکست کھائی اور شکستہ حال کے ساتھہ سیستان مین آیا چونکہ اُنہین ایام مین ایک رضا رجی یا فرمرز نے خروج کرکے خلیفہ کے ملک مین شورش کیا بہت ملک دبالیا تہا اور محمد بن زید علوی کا حامی ہوکر خطبہ اُسکے نام کا جاری کردیا تہا عمرو یہہ خبر پاکر خود اُسکے مقابلہ پر آگیا اور اوسپر غالب آکر سر اوسکا خلیفہ کی خدمت مین بہیجا اس خدمت کے عوض مین خلیفہ اوسپر بہت مہربان ہوا اور دوبارا امارت خراسان و فارس و کرمان و سیستان اُسکے سپرد کی اس شکرانہ مین عمرو نے بیشمار گران مایہ تحفے خلیفہ کی خدمت مین بہیجے اُن مین ایک سونے کا بت دو قد آدم کے برابر لمبا جارہا تہا کہ سونے کی گاڑے پر سوار تہا دو گوشوارے مرصع الماسی گران قیمت اُسکے دونو کانون مین تہے جب عمرو نے دوبارا استقلال پایا شاہ اسمٰعیل سامانی پر فوج کشی کی مگر اتفاق یہہ ہوا کہ عین معرکہ وقت پر جب دونو فوجین ایک دوسرے کے مقابل میدان مین آئین عمرو کا تیز و تند گھوڑا جولان مین آیا اور ایسا بے اختیار ہوکر دوڑا کہ کسی سے نہ رکا اور عمرو کو اپنی پشت پر دشمن کی فوج مین لے پہونچا وہان جاکر یہہ گرفتار ہوگیا اور بغداد مین بہیجا گیا خلیفہ نے اسکو ایک خالی معرکہ طلب جاکر چہوڑنا مناسب نہ جانا اور یہہ اسی قید مین بہوکہ کے عذاب سے مرگیا تینتیس ۳۳ سال حکومت کی۔

طاہر بن محمد بن عمرو بن لیث صفار

عمرو کی گرفتاری کے بعد طاہر اسکا پوتا سیستان مین حاکم ہوا اور بڑا لشکر جمع کرکے فارس پر حملہ کیا خلیفہ کے عامل کو وہان سے نکالدیا اور ہوا رکا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے اوسکے سرکوبی کے لئے اسماعیل سامانی کو لکھا اوس نے ایک خط بصفا مین پند و نصایح ظاہر کی نام لکھا خلیفہ کے غضب سے ڈرایا طاہر وہ خط پڑہ کر ڈر گیا اور سیستان کو چلدیا اور درخواست کے کہ خلیفہ اسکے باپ دادا کی ملک سے کچھ حصہ بطور جاگیر اُسکو دیدے یہہ تجویز ابھی ظہور مین نہین آئی تھی کہ ابو حامد نام ایک امیر طاہر کا بہت سا مال اُسکا لیکر بغداد کو چلا گیا عند السلطنت خلیفہ نے واپس نہ بھیجا اور فریقین مین نا رہی رہی ۲۹۶ھ مین طاہر کے ایک غلام سیمگری نام نے بغاوت کی اور مقابلہ پیش آیا جنگ کے وقت طاہر دشمن کے ہاتھ مین گرفتار آیا اور اُس نے طاہر کو معہ اسکی بھائی یعقوب کے قید کرکر بغداد کو بھیج دیا چھ سال اس نے سلطنت کی اسکی گرفتاری کے بعد ہر چند متعلقان سلطنت صفاریہ نے محمد بن عمرو و صفار لیث بن علی وغیرہ نے کوشش کی کہ کسیطرح سے پھر سلطنت کو قیام دین مگر نصیب نہوا۔

خلف بن احمد

بعض اہل تواریخ فرماتے ہین کہ خلف پوتا یعقوب کا تہا بعض کہتے ہین کہ یعقوب صاحب اولاد نہ تہا یہہ شخص عمرو لیث کا پوتا تہا اس نے دوبارا اپنی سلطنت سیستان مین قائم کی ۳۵۳ھ ہجری مین یہہ ایک شخص طاہر بن حسین اپنی خویش کو قایم مقام اپنے سیستان مین چھوڑ کر خود حج کو گیا جب واپس آیا تو اوس نے اسکو بادشاہت مین دخیل ہونے نہ دیا مار کر ملک سے نکالدیا خلف شاہ منصور بن نوح سامانی کے پاس بخارا مین گیا اور مدد لیکر آیا طاہر شکست کہاکر اسفزار کو بہاگ گیا خلف نے دوبارہ سیستان پر قابض ہوکر سامانی فوج رخصت کردی فوج کی جاتے ہی طاہر پہر آیا اور خلف کو ملک سے نکالدیا وہ پہر بخارا مین پہونچا اور مدد لیکر پہر آیا مگر اسکے آنیسے اول طاہر مر گیا اور حسین اوسکا بیٹا خود اسکی جگہہ جانشین ہوا تہا وہ گرفتار ہوکر شاہ منصور کی خدمت مین بہیجا گیا کچھ مدت کے بعد جب خلف نے پھر قوت و استقلال بہم پہونچایا تو خراج کا بہیجنا شاہ منصور کی خدمت مین موقوف کیا تو سامانی فوج اسکی سرکوبی کے لئے سیستان مین آئے فوج کا افسر ہی

وہی حسین بن طاہر اسکا مخالف تہا سات برس تک خلف ارک کے قلعہ مین محصور ہو کر لڑتا رہا
اس عرصہ مین سامانی بادشاہت مین بہت خلل پیدا ہو گئے اور یہہ ہم نا تمام چہوڑ کر فوج واپس چلی
گئی اور خلف دوبارا حاکم بنا اور اپنے بیٹے عمر کو کرمان کی مفتوح کرنے کے لئے مامور کیا وہ کرمان
مین گیا اور صمصام الدولہ کے ساتہہ بہت جنگ کئے آخر شکست کہائی اور واپس آیا واپس آتے ہی
خلف نے اپنے بیٹے کو بہاگ آنے کے جرم مین قتل کرایا اور دوسرے بیٹے طاہر کو اسی مہم پر مامور کیا
اسنے بہی وہان جاکر بہت سعی کی مگر فتحیاب نہوا — امیر ناصرالدین سبکتگین نے جب ہندوستان پر یورش
کی تو پیچہے اسکے خلف نے ملک بست اسکی قلمرو مین مزاحمت کے اور معاملہ زمینداروں سے وصول کر لیا
مگر امیر کی واپسی کے بعد پہر صلح کر لی اور زر موصولہ واپس کر دی سلطان محمود غزنوی پہلی تز
جب سیستان مین آیا تو خلف نے اسکی اطاعت کر لی اور وہ اوسی راستے ہندوستان کو گیا اور اسکی جانیکے
بعد طاہر نے اسکے بیٹے کے ساتہہ مخالفت پیدا ہو گئی اور باہم بہت سے جنگ ہوئے اور بہت مدت
تک خلف ایک قلعہ مین محصور رہا اور کل مملکت پر طاہر دخیل ہو گیا آخر خلف نے طاہر کو بہزار حیلہ
قلعہ مین بلایا اور قتل کرایا اس حرکت سے اسکے تمام امرا دل مارض ہو گئے اور سب نے ملکر اور سلطان
محمود غزنوی کو سیستان مین بلا کر تمام ملک پر اسکا قبضہ کرا دیا اور خلف جان اور مال سے پناہ پاکر
جرجان کو بہیجا گیا اور وہان جاکر وہ چار سال کے بعد مر گیا ابو حفص اسکا بیٹا دارث ہوا سیستانی بادشاہون
مین یہہ بادشاہ بڑا عالی شان علما و فضلا کا قدردان مشہور ہے اس کے حکم سے علمانے ایک بڑی جلد
کی ایک تفسیر تصنیف کی جس مین قرآن کی معانی کی تشریح مفصل درج ہوئی ہے

دسوان چمن — سامانی سلطنت کے ذکر اور اوس خاندان کی بادشاہون کے احوال مین

اہل تواریخ ان بادشاہون کو بہرام چوبین کی اولاد مین سے شمار کرتے ہین ابتدا ان کی حکومت کے
غسان بن عباد سے ہوئی کہ اوسکو مامون خلیفہ نے خراسان اور ماوراء النہر کا حاکم بنایا تو اوسکے
حکم سے نوح بن اسد بن سامان کو حکومت سمرقند کی اور احمد بن اسد کو حکومت فرغانہ کی اور

اور ہرات کی حکومت الیاس بن اسد کو عطا کی بیچے جو تہاسپا اسد کا بھی کسی اور خطہ کا حاکم بنا پھر جب غسان معزول ہو کر طاہر ذوالیمینین خراسان کا حاکم بنا تو یہ چاروں بھائی بدستور بحال رہے اور ایسا قیام پایا کہ ان کی اولاد مدت مدید اسی حکومت پر مقرر رہی جب سلطنت طاہریہ ضعیف ہو گئی اور یعقوب لیث خراسان پر قابض ہو گیا تو خلیفہ نے فرمان حکومت ماوراء النہر کا نصر بن احمد سامانی کے نام جاری کیا +

نصر بن احمد سامانی

یہ پہلا بادشاہ خاندان سامانی کا ہے اس نے اپنی سکونت سمرقند میں اختیار کی اور اپنی بیٹی اسماعیل کو نائب بنا کر بخارا میں مامور کیا اسی عرصہ میں رافع نام ایک امیر نے خراسان میں قوت پائی اسماعیل نے اس سے دوستی کر کر شہر خوارزم احساناً اس سے لے لیا اسبات پر دراندازوں نے دونو بھائیوں میں دشمنی ڈالدی اور نصر کو کہا کہ ارادہ اسماعیل کا کل سلطنت کے لینے کا ہے اور یہ دشمنی ایسی بڑھی کہ لشکر کشی ہو کر آپس میں خانہ جنگی ہوئی آخر نصر مغلوب ہو کر معزول الریاست ہو گیا -

امیر اسماعیل بن احمد سامانی

اس امیر نے اپنے بھائی پر غالب آ کر ماوراء النہر کی حکومت حاصل کی اور ترکستان پر حملہ کر کے وہاں کے بادشاہ کو معہ دو ہزار آدمی کی بحالت اسیری سمرقند میں لایا اسکی لشکر نے ترکستان کے لوٹ میں اسقدر دولت پائی کہ ایک ایک سپاہی کو سوا سو گھوڑوں اور اسباب لوٹ کے ایک ایک ہزار درہم نقد ملا دوسری لڑائی اسکی عمرو لیث کی ساتھ ہوئی اور وہ اپنی گھوڑی کی تندی کے سبب سے خود بخود اسکی قید میں آ گیا اسکی فوج کا بھی اسنے کل اسباب لوٹا اور عمرو کا بیشمار خزانہ ایک کنوئیں کے اندر سے اسکو ملا غرض عمرو کے مغلوب ہونیکے بعد خلیفہ بغداد نے حکومت خراسان و مازندران و ملک ری و اصفہان کی بھی اسکو دیدی اسوقت محمد بن زید علوی والی طبرستان نے سر چڑھائی کی اس نے محمد بن ہارون اپنے سپہ سالار کو اسکے مقابلہ پر مامور کیا بہت سی لڑائیوں کے بعد محمد بن زید علوی زخمی ہو کر شہید ہوا اور محمد بن ہارون اسکے حکم سے حاکم

جرجان اور طبرستان کا مقرر ہوا تھوڑی مدت کے بعد محمد بن ہارون باغی ہوگیا اور رے کی ملک پر حملہ آور ہوا یہہ خبر پاکر مکتفی خلیفہ کے حکم کے موجب یہہ خود لشکر لیکر محمد بن ہارون کی سرکوبی کو گیا اور اسکو بیدخل کرکر حکومت جرجان وطبرستان کی اپنے بہائی کے بیٹے ابو صالح کے حوالے کی آخر سال ۲۹۵ ہجری میں مرگیا یہہ بادشاہ بڑا نیک نہاد عالم فاضل قدردان علما پرور تہا اس کی تعریفیں کتابوں میں بہت لکہی ہیں۔

احمد بن اسماعیل بن احمد سامانی

اسماعیل کی وفات کے بعد اسکا بیٹا احمد خلیفہ کی اجازت سے بادشاہ ہوا اور سمرقند سے بخارا میں جاکر وہاں کے حاکم اسحاق اپنے چچہ کے بیٹے کو قید کرلیا یہہ حال دیکہکر مسمی پارس حاکم جرجان کا باغی ہوا جب اس نے اسپر یورش کرنیکا ارادہ کیا تو وہ بیشمار زر نقد لیکر بغداد میں گیا اور بہت سا مال دیکر خلیفہ کو راضی کرلیا خلیفہ نے اسکو امیر الامرا بنانا چاہا اسد اسطرح وہاں کے ارکین کو رشک ہوا اور اوسکے غلام کو ساتہہ سازش کرکر اسکو زہر دلادیا ۲۹۶ھ میں اس امیر نے سیستان پر تخت پائی اور اسحاق کو قید سے نکالکر سمرقند کا حاکم بنایا ۲۹۸ھ میں اس نے اسحاق کو نیشاپور کی حکومت دی ہا اور خود جرجان کو گیا وہاں سے واپسی کے وقت ۲۰ جمادی الثانی ۳۰۱ھ پنجشنبہ کے دن ایک غلام نمکحرام کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

یہہ بادشاہ خورد سالی کی عمر میں امیر احمد بن محمد بن لیث شحنہ سنجار کی مدد سے بادشاہ ہوا اسکی بلوغت تک ابو عبداللہ محمد بن احمد وزیر مختار کل رہا اس کی تخت نشینی کے وقت اسحاق سامانی اسکے باپ کے چچہ کا بیٹا سلطنت کا دعویدار ہوا اور بخارا پر اس نے یورش کی مگر شکست کہاکر محبوس ہوا اور قید میں ہی مرگیا پہر منصور اسکے بیٹے نے مخالفت کی اس نے امیر حمویہ کو اسکی سرکوبی کو بہیجا جبکہ وہ نیشاپور تک گیا منصور قضائے الٰہی مرگیا اسکے حامی حسین بن علی ومحمد بن جنید حمویہ کی قید میں آئے اور احمد بن سہیل امیر کے حکم سے خراسان کا حاکم بنا وہ چند سال

خراسان

خراسان میں بڑا باغی ہوا اور مقتدر خلیفہ کو بہت سا مدت زمانہ دیکر خراسان کی حکومت کا فرمان اپنے نام پر منگا لیا پہلے اُس نے نیشاپور کو لیا پھر جرجان پر قبضہ کیا یہ خبر پاکر امیر نے سعید حمویہ کو ایک بہاری لشکر باغی کی سرکوبی کو بھیجا اُس نے ایسی کوشش کی کہ احمد باغی کو گرفتار کرلایا اور وہ بخارا کی قید خانہ میں ہی مر گیا اسی طرح ایک شخص لیلی بن نعمان طبرستان کے حاکم قاسم بن حسن داعی کیطرف سے مامور ہوکر جرجان پر قابض ہوا پھر واسفان کیطرف قدم بڑھایا وہاں سے نیشاپور کو آیا اِن تمام ملکوں میں اُس نے خطبہ و سکہ قاسم بن حسین داعی کا جاری کیا پھر نصر نے امیر حمویہ کو اُسکے مقابلے پر بھیجا اور دونو لشکروں میں بمقام فوقان متعلق طوس کے جنگ ہوا پہلے بخارا کی لشکر نے شکست کھائی مگر جب دشمن کی فوج لوٹ پر پڑ گئی تو بخارا کا لشکر پھر عود کر کے دشمن پر گرا اور فتح پائی لیلی مفسد گرفتار ہوکر قتل ہوا ۳۱۳ھ میں امیر نصر کو کے کا ملک خلیفہ نے دیا اور اس نے بذات خود وہاں جاکر رے کا انتظام کیا — اس بادشاہ کے وقت بڑے بڑے جنگ وقوع میں آئے مگر ہر ایک جگہ فتحیاب رہا آخر ۳۳۱ھ میں سل کی بیماری سے تین مہینہ بیمار رہ کر مر گیا —

امیر نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

اس امیر کی تخت نشینی کے بعد ابو الفضل امیر الامرا اسکے خوف سے بخارا سے بھاگ کر چلا گیا اِس نے پھر بُلایا اور سمرقند کی حکومت اُسکو دی — رے کا ملک رکن الدولہ دیلمی نے لیا امیر نے ابو علی سپہ سالار کو فوج دیکر رے کیطرف روانہ کیا مگر وہاں پہونچکر فوج نے بیوفائی کی اور سب کے سب رکن الدولہ کے ساتھ ملگئے اور ابو علی نیشاپور کو چلا آیا پھر اس نے امیر دشمنگیر کو جو ایک بڑا امیر خراسان کا تھا جرجان کے لینے کو روانہ کیا اور وہ حسن فیروزان والی جرجان کے ساتھ جنگ کرکر ابو علی کی مدد سے فتحیاب ہوا ۳۲۳ھ میں امیر نوح نیشاپور گیا اور ابو علی کو رے کی ملک کے طرف دوبارہ روانہ کیا اوس نے وہاں جاکر پھر رے پر قبضہ کیا اس فتح کے بعد امیر نوح اور ابو علی کے درمیان مخالفت پیدا ہوگئی اور اس نے ابراہیم بن احمد بن اسماعیل

سامانی کو سلطنت کا دعویدار بنایا اور اسکو ساتھ لیکر پہلے رے کو فتح کیا پھر خراسان میں اسکی حکومت قایم کی پھر بخارا میں آیا اور خطبہ و سکہ اوسکا جاری کیا اُسوقت امیر نوح کو ابو علی کی ساتھ مقابلہ کی طاقت نہ تھی اپنی جان چھپائی ہوئی پھرتا تھا چند روز کے بعد ابو علی کی طبیعت ابراہیم سے متنفر ہوگئی اور اُسکو بخارا میں تنہا چھوڑ کر چلا گیا اُسوقت بخارا کے علماء نے ابراہیم اور امیر نوح کی صلح کرادی اور یہہ تجویز قرار پائی کہ امیر نوح بادشاہ اور ابراہیم امیر الامرا و سپہ سالار رہے اس تجویز کے بعد دونو بھائی لشکر لیکر ابو علی کی استیصال کو گئے مگر شکست کھائی اور ابو علی نے دوبارہ بخارا پر قابض ہوکر امیر نوح کے بھائی ابو جعفر محمد بن نصر کو تخت نشین کیا مگر یہہ انتظام اُسکا قایم نہ رہا کیونکہ اُسوقت ابو علی کے لشکر کے لوگ امیر نوح کی طرف ملکر ابو علی کی مارنے پر مستعد ہوگئے تھے اِس لئے وہ جان بچاکر جغانیان کو چلا گیا جب امیر فوج نے میدان خالی پایا بخارا میں آیا اور اپنے چچا ابراہیم اور دو اپنے حقیقی بھائیوں کو اندھا کرکے حکومت پر مستقل ہوا ۳۴۳ھ میں پھر امیر نوح ابو علی پر مہربان ہوا اور اسکو فوج دیکر سلاطین دیلمیہ کے مقابلے پر مامور کیا خراسان کی حکومت اُسکو دی مگر یہہ عزت اُسکی امیر دشمنگیر کو پسند نہ آئی اور امیر کو ابو علی کیطرف سے بدظن کرکے خراسان کی حکومت سے اوسکو معزول کرایا اِسلئے ابو علی رکن الدولہ دیلمی کے پاس چلا گیا اور اُسکے ذریعہ سے فرمان حکومت خراسان کا خلیفہ مطیع سے حاصل کرکے خراسان میں آیا اور خطبہ و سکہ خلیفہ کے نام کا بنیابت اپنی جاری کیا ۳۴۴ھ میں تیرہ برس کی حکومت کے بعد ماہ ربیع الآخر امیر نوح مرگیا۔

امیر عبد الملک بن نوح سامانی

امیر نوح کے مرنے کے بعد عبد الملک بادشاہ ہوا مگر اُسکی سلطنت کو سات برس تک قایم رہا سنہ ۳۵۰ھ ہجری میں یہہ گھوڑے سے گرکر مرگیا اُسکے وقت فیما بین سلاطین دیلمیہ اور اُسکی بڑی بڑی جنگ ہوئی اور خراسان کے ملک میں سخت دباؤ قوم میں آئی۔

امیر منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی

عبد الملک

عبدالملک کے مرنے کے بعد بعض امرا کا یہ ارادہ تھا کہ اسکو جو نوجوان تھا بادشاہ بنائین اور بعض اسکے چچا کیطرفدار کہتے تھے آخر سب نے امیر البتگین حاکم خراسان سے اسباب مین استصلاح کی مگر اوسکے جواب آنے سے پہلے ہی سب نے متفق ہوکر اسکو بادشاہ بنایا جب البتگین کا جواب آیا تو اسکی رائے ان کے برخلاف معلوم ہوئی اس لئے امیر منصور البتگین سے ناراض ہوگیا اور باہم عداوت قائم ہوئی اور البتگین رنجیدہ ہوکر اپنے چار ہزار خاص سوار کے ساتھہ خراسان سے غزنی کو چلا آیا اور حاکم غزنی پر غالب آکر غزنی مین علیحدہ حکومت قایم کر بیٹھا امیر منصور نے چند بار فوج البتگین کے مقابلہ پر بھیجی مگر کامیاب نہوا — اس امیر نے رکن الدولہ شاہ دیالمہ پر بھی لشکر بھیجا اور فتحیاب ہوکر ڈیڑھ لاکھہ دینار زر سرخ سالینہ اوس سے خراج لینا مقرر کیا اور عضد الدولہ دیلمی کی لڑکی اپنی نکاح مین لی آخر پندرہ سال بادشاہت کرکے ۳۶۵ مین مرگیا —

ابو القاسم نوح بن منصور بن نوح سامانی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد امیر البتگین حاکم غزنی مرگیا اور سبکتگین اوسکا وفادار غلام جانشین ہوا جرجان مین امیر دشمنگیر مرگیا اور شمس المعالی قابوس بن دشمنگیر نے جرجان و طبرستان مین حکومت پائی ۳۶۳ مین رکن الدولہ دیلمی مرگیا عضد الدولہ اوسکا بیٹا عراقین کے تخت پر بیٹھا اور اوس نے چاہا کہ فخر الدولہ اپنے بھائی کو گرفتار کرے مگر وہ بھاگ کر قابوس کے پاس چلا آیا عضد الدولہ نے اپنے بھائی مؤید الدولہ کو بہت سا لشکر دیکر فخر الدولہ کے جنگ کے لئے بھیجا اور استرآباد کے پاس لڑائی ہوئی عند المقابلہ فخر الدولہ اور قابوس نے شکست پائی اور مدد امیر نوح سے طلب کی اس نے ابو الحسین ناشی خراسان کے حاکم کو اونکی مدد کو بھیجا اسکے جانے سے مؤید الدولہ جرجان مین محصور ہوا خراسانیون نے مدت مدید تک شہر کا محاصرہ رکھا جب محصور بہت تنگ ہوے ماہ رمضان مین شہر سے باہر نکلے اور ایسی لڑے کہ خراسانی اپنا خزانہ و اسباب چھوڑ کر بھاگے اور بہتون کو اکر دم لیا امیر نوح نے دوبارا اس مہم پر ابو الحسین سپہ سالار کو مامور کیا مگر وہ روانگی سے پہلے ہی سیجور کے غلامون کے ہاتھہ سے قتل ہوا اور یہ مہم توقف مین رہی کچھہ مدت کے بعد

عضد الدولہ و سدید الدولہ شاہان ویالمہ مرگئے اور فخر الدولہ جانشین ہوا اسوقت ابو الحسین
تاش نے امیر نوح سے ناراض ہوکر بامداد فخر الدولہ کے خراسان پر حملہ کیا اگرچہ پہلے فتحیاب ہوا مگر
پھر بہت برے حال سے نکالا گیا اور خستہ حال ہوکر جرجان میں فخر الدولہ کے پاس چلا گیا اور وہاں ہی
مرا چند سال کے بعد جب ابو الحسین سیجور خراسان کا حاکم مرگیا تو اسکے بیٹے ابو علی نے امیر نوح سے
باغی ہوکر بقراخان بادشاہ ترک کو ماوراء النہر کی تسخیر کے لئے بلا بھیجا اور وہ بہت سا لشکر لیکر چڑھ
آیا امیر نوح نے اسکے مقابلہ پر پے در پے شکستیں کھائیں اور سلطنت سے ناامید ہوکر بخارا سے بھاگ
گیا اسوقت فائق امیر الامراء نوح کا محرم ہوکر دشمن سے ملگیا اور بقراخان بخارا میں آکر تخت
نشین ہوا اور فائق کو بلخ کے انتظام کے لئے مامور کیا امیر نوح نے جب سنا کہ فائق بخارا سے
چلا گیا اور بقراخان تنہا بخارا میں ہی یہہ بھی جیحون سے اوتر کر بخارا کو روانہ ہوا اسکے آنے
کی خبر سکر ہزاروں آدمی رعایا میں سے اسکی امداد کو آ پہونچے اور بقراخان کو تا مقابلہ کی نوبت
اور بخارا سے نکلکر اپنی ولایت کو چلا گیا بخارا کا تخت دوبارا امیر نوح نے پایا یہہ بات سنکر
ابو علی اور فائق دونو نمکحرام نے باہم ملکر چاہا کہ امیر نوح کو پھر سلطنت سے بیدخل کریں اس لئے
اونہوں نے خود بھی بہت فوج جمع کی اور فخر الدولہ اور شمس المعالی قابوس سے بھی مدد منگوائی
اور مستعد جنگ کے ہوئے امیر نوح نے امیر سبکتگین شاہ غزنین کو اپنی مدد پر بلایا اور فریقین میں
سخت محاربہ فرقوع میں آیا آخر امیر محمود بن سبکتگین نے فتح پائی اور دونو نمکحرام جرجان کو بھاگ
گئے امیر نوح نے نیشاپور میں امیر محمود بن سبکتگین کو غزنین کیطرف رخصت کردیا امیر محمود کے
تنہا جانے کے وقت ابو علی و فائق پھر نیشاپور پر حملہ آور ہوئے اور محمود کو شکست دیکر نیشاپور
پر قبضہ پایا یہہ خبر پاکر امیر سبکتگین دوبارا نیشاپور میں آیا ابو علی و فائق شکست کھاکر بھاگے مگر
امیر نے انکا پیچھا نہ چھوڑا جب اونہوں نے جانا کہ اب جان کا بچنا مشکل ہے تو مطیع ہوکر حاضر
ہوئے امیر نوح نے فائق کو قید کرلیا ابو علی کا قصور معاف کیا اور حکم دیا کہ جرجانیہ میں سکونت
پذیر ہو وہ جب وہاں پہونچا حاجب الطلب امیر سبکتگین کے پھر بخارا میں بلایا گیا اور امیر سبکتگین

کے پاس پہنچا گیا اور وہان ہی مر گیا اور فائق وہیں سے بھاگ کر کاشغر کے حاکم کے پاس چلا گیا اور اوسکی سفارش اور امیر سبکتگین کی منظوری سے پھر حکومت سمرقند کی اسکے سپرد ہوئی آخر امیر نوح ۳۸۷ھ میں مر گیا۔

ابوالحارث منصور بن نوح بن منصور سامانی

اس بادشاہ کے عہد میں فائق مفرد جسکے سپرد سبکتگین کے تجویز سے سمرقند کی ایالت و نظامت ہوئی تھی کل مختار سلطنت کا مقرر ہوا اس نے بکتوزون اپنے بہائی کو خراسان کا حاکم بنایا جو کہ خراسان اس سے پہلے محمود بن سبکتگین کے حکومت میں تھا اس سبب سے محمود سخت ناراض ہوا مگر بسبب اسکے کہ ناصرالدین سبکتگین مر گیا تھا اور اپنے بہائی اسماعیل کے ساتھ اسکی درستی ہو چکی تھی خاموش رہا اور درباب بحالی حکومت اپنی کے امیر کی خدمت میں عرضیاں بھیجیں مگر کچھ جواب باصواب نہ پایا آخر وہ لشکر لیکر نیشاپور کو جہاں بکتوزون تھا روانہ ہوا اسکے پہونچنے سے اول بکتوزون نیشاپور سے بھاگ گیا اور عرضی اس خبر کی امیر کی خدمت میں لکھ بھیجی امیر بذات خود نیشاپور پر گیا محمود نے اپنی دلی بغض کے ساتھ مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا اور شہر خالی چھوڑ گیا امیر شہر میں داخل ہوا رعایا شہر کی جو بکتوزون کے ظلم سے سخت ناراض تھی امیر کی خدمت میں آکر دادخواہ ہوئی امیر نے بکتوزون پر سخت عتاب کیا اسلئے فائق اور بکتوزون کا مزاج امیر کیطرف سے برگشتہ ہو گیا اور امیر کو دعوت کے بہانے اپنے گھر بلا کر اندھا کر دیا اور عبدالملک امیر کے بہائی طفل خورد سال کو مسند نشین کیا یہ خبر پاکر محمود لشکر لیکر نیشاپور پر جا پہونچا فائق و بکتوزون بمقابلہ میں آئے اور شکست کھا کر بخارا کو بھاگ گئے وہان جاکر فائق مر گیا اور سلطنت میں کچھ انتظامی ہو گئی اسوقت ایلک خان والی کاشغر ماوراالنہر میں داخل ہوا اور شہور کیا کہ برعایت حق ہمسائگی اس سلطنت کے انتظام کیلئے آیا ہوں مگر بخارا میں داخل ہوتے ہی بکتوزون کو قید کر لیا امیر عبدالملک کو گرفتار کر کے فرغانہ کو روانہ کیا ۳۸۹ھ میں دولت سامانیہ کا خاتمہ ہوئی اگرچہ اس سے بعد ابو ابراہیم منتصر اسماعیل بن نوح سامانی نے سلطنت کے حصول کے لئے

بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا۔

گیارہوان چمن — ملوک خاندان غزنویہ کے بیان مین

اس خاندان کی بنیاد امیر الپتگین سے قایم ہوئی جو امیر نوح سامانی کے وقت خراسان کا حاکم تہا اور امیر منصور کے وقت خراسان سے غزنی مین آیا اور علیحدہ ریاست قایم کی جب مرگیا تو کوئی وارث نرہا اراکین نے مشورت کرکر امیر ناصر الدین سبکتگین الپتگین کے ترکی غلام کو تخت نشین کیا اسکے وقت غزنی کی سلطنت نے ترقی پائی پے درپے فتوحات نصیب ہوئین پہلے اس نے بست کا علاقہ فتح کیا پہر قصدار کا ملک لیا اور ہند کیطرف بارادہ غزا قدم بڑہایا اُسطرف سے جے پال لاہور کا راجہ مقابلہ پر آیا اور لڑائی مین شکست کہائی ناصر الدین نے فتحیاب ہوکر اسکو پہر تاج بخشی کی اور مقرر ہوا کہ جیپال ایک کروڑ دینار زر سرخ اور پنجاہ بخیر فیل خراج دی اور غزنی کو ہندوستانی ملک سے دست بردار ہو جیپال یہہ خراج بادشاہ کو دینا کرکے قید سے رہا ہوا اور سلطانی معتمد اوس نقد کے ادا کرنے کے لئے اپنے ساتہہ لاہور لے آیا مگر لاہور پہونچکر نیت اُسکی بدل گئی اور سلطانی معتمدون کو قید کرکر لکہہ بہیجا کہ اگر بادشاہ میرے پسر جو بطور یرغمال چہوڑ آیا ہون بہیجدی تو شاہی معتمدون کی رہائی ہوسکتی ہے یہہ خبر پاکر سبکتگین غضب مین آیا اور برق کی طرح داخل علاقہ جیپال کے ہوکر لمغان کو لوٹا پہر آگے بڑہ کر دریاے سندہ تک اوسکی تمام رعایا کو برباد کیا خاک مین ملا دیا جیپال نے کل ہند کے راجون سے مدد منگوائی اور بڑی جمعیت کے ساتہہ میدان مین پہونچا مگر جنگ کے وقت شکست کہائی لاکہون روپیہ کے لوٹ مسلمانون کے ہاتہہ آئی اس مہم سے فارغ ہوکر سلطان امیر نوح سامانی کی مدد کے لئے خراسان کو گیا اور اُس سلطنت کے دشمنون کو سخت سزا دی آخر ۳۸۷ھ ہجری مین مرگیا۔

امیر اسماعیل بن سبکتگین

باپ کے مرنے کے وقت اوسکی یہہ خدمت مین تہا جب وہ مرگیا یہہ تخت نشین ہوا محمود

سبکتگین کے بڑے بیٹے نے جو خراسان کا حاکم تہا اسکے نام خط لکہا کہ تیری چہوٹی عمر ہے سلطنت کے کام کو انجام دینا تیرا کام نہین ہے غزنین کا تخت میرے حوالے کردی خراسان کی حکومت لے لی باپ کا خزانہ مال و اسباب جسقدر ہو نصف نصف باہم تقسیم کرلی اور جنگ سے درگذر اسماعیل نے اس خط پر کچہہ لحاظ نہ کیا اس لئے محمود فوج لیکر غزنین پر چڑہ آیا اور فتح پاکر تخت نشین ہوا بہائی کو بعزت دآبرو بلخ کو روانہ کیا *

سلطان محمود بن سبکتگین غازی غزنوی

محمود کی تخت نشینی کے بعد جب غزنی کی سلطنت کو تحمل رونق ہوئی تو خلیفہ القادر باللہ نے خلعت سلطانی کا اسکو بہیجا اور سیف الدین یمین الدولہ کا خطاب بخشا یہہ بادشاہ مسلمان بادشاہون مین بڑا شجاع و دلیر و صاحب ہمت غازی مشہور ہے اسکے وقت غزنوی سلطنت وسیع ہوئی یہ بیس برس مہمین جو یہہ بادشاہ دشمنون پر کرتا رہا سب مین فتحیاب رہا۔ **اوّل** یہہ سیستان پر قابض ہوا اور وہان کی بادشاہت کو مغلوب کیا۔ **دوسرے** راجہ بہاٹیہ نے جسکا قلعہ بکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب کی طرف تہا بغاوت کی اس نے بذات خود ہیر چڑہائی کی اور قلعہ فتح کیا راجہ اپنے آپ خنجر کہا کر مرگیا۔ **تیسری لڑائی** اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتہہ بمقام پشاور ہوئی اور راجہ شکست پاکر مقید ہوا۔ **چوتہی** پشاور کی فتح کے بعد سلطان نے ہند کو قدم بڑہایا اور قلعہ بہٹنڈہ جاکر فتح کیا مال و دولت بہت سا لیا اس فتح کے بعد سلطان غزنی مین آیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے چہوڑا اور دوبارا تاج بخشی کی مگر راجہ جب لاہور پہونچا غیرت کے ماری آگ مین جلکر مرگیا اور انگپال اوسکا بیٹا جانشین ہوا۔ **پنجم** بڑی بہاری لڑائی محمود کی ایلک خان والی ماوراالنہر کے ساتہہ ہوئی مجمل حال اسکا یہہ ہے کہ پہلے ان دونو بادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور لڑکی ایلک خان کی محمود کے نکاح اور ازدواج مین آچکی تہی مگر چند نون مین کہ محمود ہندوستان کو گیا ایلک خان نے میدان خالی پاکر خراسان پر قبضہ کرلیا محمود یہہ خبر سنکر دونا غزنین مین آیا اور لشکر جمع کرکر خراسان

مین جا پہونچا ایلک خان کے سپاہیون اور فوج کو مار کر خراسان سے نکالدیا دشمن کا سات سو امیر قید مین لیا پھر ایلک خان بنات خود لشکر لیکر ماورالنہر سے آیا اور لڑائی مین شکست پاکر بھاگا محمود نے اسکو اپنا تابعدار بنایا خراج سالیانہ پیشکش مقرر فرمایا۔ چھٹے حملہ محمود کا ملتان پر ہوا اور وہان جاکر اسنے ابوالفتح ملتان کے حاکم کو سیدھا کیا گذشتہ سالون کا خراج اُس سے لیا۔

ساتوین اسی سفر مین مقابلہ محمود کا راجہ انگپال بن جے پال والی لاہور کے ساتھ ہوا اور وہ شکست کھاکر کشمیر کو بھاگ گیا۔ آٹھوین ۳۹۹ھ ہجری مین سلطان نے ہندوستان کو کوچ کیا انگپال راجہ لاہور بہ ممانعت پیش آیا اور راجہ اُجین و کالنجر و دہلی و اجمیر و قنوج وغیرہ سے مدد طلب کی اور سب نے بلا تامل اپنی فوجین و خزانے انگپال کی مدد کو بھیجدیے فوج کثیر دیکھکر محمود گھبرا گیا اور چالیس روز تک برابر دونو لشکر ایک دوسرے کے روبرو پڑے رہے اسی عرصہ مین قوم کھکڑ و پہاڑی دیہات ہند وہی انگپال کی مدد کو آپہونچی اور جمعیت ہندون کی چار لاکھ کے قریب ہوگئی کئی ہزار ہاتھی اور کئی ہزار منجنیق اُن کے علاوہ تھی محمود کے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار جرار جانفشان تھے محمود نے اپنی فوج کے گرد خندق کھود کر پانی چھوڑ دیا اِسلئے کہ دشمنون کا حملہ اسپر صرف ایکطرف سے ہو چالیس روز کے بعد جب محمود نے دیکھا کہ دشمن ابتدا لڑائی کی نہین کرتے اور توقف مین جمعیت اُنکی زیادہ ہوتی جاتی ہے تو اسنے چار ہزار سوار کو ہندون پر حملہ کرنیکا حکم دیا وہ جب حملے آور ہوئی تو قوم کھکڑ کو ہستانی کفار ایسی تیزی کے ساتھ اُن کے مقابل ہوئی کہ محمود کے سوارون مین سے نصف سے زیادہ کام آگئی محمود نے اور سوار اُن کی مدد کو بھیجے اُنپر اسقدر ہندو جمع ہوکر آئی کہ وہ ہندون کی کثرت مین دکھائی نہین دیتے تھے یہہ حال دیکھکر محمود فتحیابی کیطرف سے ناامید ہوگیا مگر اپنے کل لشکر کو آگے بڑہنے کا حکم دیا جب لڑائی خوب گرم ہوئی یکایک ایک تیر بحکم تقدیر انگپال کے ہاتھی کی پیشانی مین ایسا لگا کہ مغز تک پہونچ گیا ہاتھی میدان سے اوٹ بھاگا کسیطرح روکنے سے نہ رکا ہندون نے جب راجہ کو بھاگتے ہوئے دیکھا سب کے سب بھاگ نکلے محمود نے اُنکا تعاقب کیا

اور ہزارون کو مارا تمام سامان و خزانہ ہندؤن کا لے لیا اس فتح کے بعد محمود قلعہ بھیم نگر کوٹ یعنے کانگڑہ کو گیا پہلے قلعہ کانگڑہ کا فتح کیا پھر جوالا دیوی کے مندر مین پہونچا پوجاریون نے ذرا تغافل کیا دروازے کھول دیے محمود نے اس مین داخل ہوکر وہان کا بڑا خزانہ اپنے قبضہ مین کر لیا سات لاکھ دینار طلائی سات سو من سونا اور چاندی کی بیسین دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی بیس من جواہرات موتی نیلم سبزہ زمرد بھیم سین کے وقت کا اس مین تھا یہہ مال لیکر محمود غزنین چلا گیا۔ **نوین** ۴۰۸ھ ہجری مین محمود پھر ہند کو آیا اور ملتان پہونچکر ابوالفتح والی ملتان کو قید کر کر اپنے ساتھہ لے گیا۔ **دسوین** ۴۰۹ھ مین محمود نے کوہ غور پر چڑھائی کی اور فتح پاکر محمد سوری اور حسن اسکے بیٹے کو قید کر لایا۔ **گیارھوین** ۴۱۰ھ فتح غرجستان ہے اس مین محمود قوم شاڑ پر فتحیاب ہوا اور ابونصر قوم شاڑ کا بادشاہ پکڑا آیا **بارھوین** ۴۱۱ھ مین پھر محمود ہند کو آیا اور شہر تہانیسر کو لوٹ کر جلا دیا ہزارون بتخانہ جو وہان موجود تھے گرا دیے بیشمار ہندو مرد و عورتین قید کر کر غزنی کو لیگیا۔ **تیرھوین** ۴۱۲ھ فتح خوارزم ہے اسکی تفصیل یہہ ہے کہ پہلے ابوعلی بن مامون حاکم خوارزم کا محمود کا بہنوئی تھا جب وہ مر گیا اسکا بھائی مامون بن مامون حاکم ہوا سلطان نے اسکو لکھا کہ تم خوارزم مین خطبہ میرے نام کا پڑھا کرو مامون نے منظور کر لیا مگر اوسکے دربار کے امیر اسکے برخلاف ہوگئے اور پوشیدہ اسکو مار دیا یہہ خبر پاکر محمود بڑے فوج لیکر خوارزم گیا اور بنا تلگین سپہ سالار خوارزم کو جو بانی فساد تھا شکست دیکر محبوس و مقتول کیا **چودھوین** حملہ قنوج ہے اس سفر مین محمود ۴۱۶ھ کی آغاز مین ایک لاکھہ بیس ہزار سوار جرار ساتھہ لیکر پہلے پشاور مین آیا پھر پہاڑ کے راستے کشمیر پہونچا راجہ کشمیر نے اطاعت منظور کی اور راہ سلطان کے ساتھہ کر دیے سلطان بڑے بڑے مشکل گذار پہاڑون سے گزر کر ایک بلند پہاڑ پر پہونچا وہان بڑی آبادی اور مستحکم قلعہ بنا ہوا تھا راجہ وہان کا سلطان کی مدد کے موجب سلطان ہوا وہان سے گزر کر سلطان قلعہ سندرپال سنتوکھہ پر پہونچا راجہ وہان کا ہندو کلچند نام تھا وہ بمقابلہ بیشمر آیا اور سخت لڑائی ہوئی نیچا ہزار ہندو مارا گیا اور راجہ نے خودکشی کی مسلمانون نے شہر مین

داخل ہوکر شہر لوٹ لیا بڑی بڑی عالیشان عمارتین گرادین اوس شہر مین ایک بت خانہ تہا بت اوس مین سونے کے تہے ایک بت کی دونو آنکہون مین دو یاقوت گران قیمت قیمتی پنجاہ پنجاہ ہزار دینار زر سرخ کے تہے دوسرے بت کی ایک آنکہ مین یاقوت ارزق چار سو مثقال کے وزن کا تہا اور سونا دونو بتون کا آٹہہ ہزار آٹہہ سو مثقال چار سو بت اوس مین چاندی کے بنے ہوئے تہے سلطان نے وہ تمام دولت لشکر پر تقسیم کردی اور مکانات کو آگ لگادی آخر یہہ ہاری سفر بنگال تخلیف طے کرکر شعبان کی تیسری ۴۰۸ھ سلطان قنوج مین بکایک جا پہونچا جاتے ہی شہر کو گہیر لیا اور دریائے گنگ کے کنارہ سات قلعہ سنگین بنے ہوئے تہے سلطان نے ایک ہی روز مین وہ ساتون قلعے شہر مفتوح کرکر لوٹ لیا راجہ نے بحالت ناچاری اطاعت منظور کی اور جان و مال سے امان پائی تین روز کے بعد اُسکا شہر و خزانہ اسکو دیدیا وہان سے سلطان قلعہ جنبدپال کی طرف گیا اور اُسکو فتح کیا وہان سے لوٹکر سلطان متہرا مین آیا شہر کو غارت کرکر ہزارون بت خانے جو وہان بنے ہوئے تہے برباد کئے اور بڑی دولت لیکر غزنین پہونچا اور ایک عالیشان مسجد غزنین مین بنوائی ۔ پندرہوان حملہ سلطان کا ہند پر ۴۱۳ھ مین راجہ انند کالنجر کی حاکم کی سرکوبی کے لئے ہوا کیونکہ اس راجہ نے باتفاق اور راجون کے راجہ قنوج پر بغاوت اطاعت سلطان کے یورش کی تہی اُس نے سلطان کو اپنی مدد پر بلایا تہا سلطان اسکی تحریر پہونچتے ہی فوراً چڑہ آیا مگر اسکے پہونچنے سے اول ہی راجہ قنوج کا قتل ہوچکا تہا سلطان نے راجہ کالنجر کے شہر کو گہیر لیا اور اسکے ملک مین بڑی بڑی خرابیان کین تمام علاقہ برباد کردیا مگر اس مہم کو بسبب کسی امر ضروری کے ناتمام چہوڑکر چلا آیا ۔ سولہوان حملہ سلطان کا راجہ چیپال نے بانگیال بن جیپال والی لاہور پر ہوا اس حرم مین کہ اس نے مہم قنوج مین راجہ کالنجر کی مدد کی تہی اور سلطان کیطرف سے باغی ہوگیا تہا سلطان نے لاہور پہونچکر شہر کو مفتوح کیا رعایا کو لوٹ لیا عمارتین مسمار کردین راجہ خوف کے مارے کالنجر کو بہاگ گیا اُس روز سے کل علاقہ پنجاب کا تہا نیسر تک غزنین کی قلمرو کے ساتہہ شمار ہوا اور جہادی مسلمانی فوج کی لاہور مین بمعہ ناظم و سالار قایم ہوئی ۔ سترہوان حملہ سلطان کا

سومنات

سومنات پر ہوا یہہ ایک بڑا مندر ہندوؤن کا حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلے پر واقع تہا ہر چاند رات ہندو وہان ایک لاکہہ سے زیادہ جمع ہوتے بروین روز پچاس لاکہہ تک اجتماع ہوتا خزانہ نقد سونا چاندی جواہرات وہان اسقدر تہا کہ کسی بادشاہ کے خزانہ مین نہوگا ہزار برہمن وہان پوجاری و خدمتگزار تہے دو ہزار گانو اُسکے مصارف کے لئے راجون کی طرف سے وقف تہے بڑے بڑے سو سو من وزنی سونے کے زنجیر لٹکتے تہے جسکے ساتہہ ایکسو من کا گھنٹہ تہا تین سو حجام تین سو قوال یا نسخوب صورت عورتین ناچنے اور گانے والی وخلیفہ دار حاضر رہتے مندر کا مکان بڑا سنگین لاکہون روپیہ کے تیاری کا تہا کروڑون روپیہ کا جواہرات بت خانہ کی دیوارون مین نصب تہا محمود ملتان کے راستے سومنات کو گیا راستے مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صدہا بت خانے گرائے جب وہان پہونچا بڑی فوج مندر کی دیوارون پر محافظ دیکہی اُنکو محمود کی فوج نے تیر برسا کر مار دیا اور سیڑہیان لگاکر دیوارون پر چڑہ گئے مگر مندر کے اندر کی فوج کمال جانفشانی کے ساتہہ لڑتی تہی مسلمانون کو دیوارون سے اوتر کر مندر مین جانے نہین دیتے تہے تین روز یہی حال رہا اتنے روز مین باہر سے بہی ہزارون ہندو اس مندر کی حامی آپہونچے اور بڑا اجتماع ہوکر لڑائی شروع ہوئی قریب تہا کہ مسلمان بہاگ نکلین یہہ حال دیکہہ کر محمود نے اپنے لشکر کو مذہبی باتین کہہ کر لڑنے پر مستعد کیا اور وہ ایسی لڑے کہ ہندو بہاگ گئے محمود نے مندر مین داخل ہوکر قتل عام شروع کی تمام بت توڑے جب بڑے بت کے توڑنے کی نوبت آئی ہندؤن نے بڑی زاری کی اور کہا کہ سلطان اس بت کے ہم وزن ہم سے جواہرات لیلی مگر اسکو بدستور رہنے دے سلطان نے نمانا اور اپنے ہاتہہ سے گرز مار کر اسکو توڑا اُسکے پیٹ سے اسقدر جواہرات نکلی کہ اسکے وزن سے کئی حصے زیادہ تہی یہہ بت سفید پتہر کا بنا ہوا تہا پانچ گز لمبا تین گز زمین کے اوپر اور دو گز زمین کے اندر اُسکے ٹکڑے غزنین مین بہیجے گئے اور حکم ہوا کہ جامع مسجد کی سیڑیون کے آگے ڈال دیے جائین میں لاکہہ درہم طلا اور بیشمار سونا غیر مسکوک اور چوبستون بت خانہ کے طلائی مرصع بالماس دیا قوت وغیرہ الغرض دولت محمود کے ہاتہہ آئی پنجاہ ہزار سے زیادہ ہندو مقتول ہوے اس فتح کے بعد

سلطان غزنین کو سالم و غانم لوٹ آیا اٹھارہوین مہم سلطان کی رے کے ملک پر ہوئی وہان جاکر اس نے تمام ملک اپنے قبضہ مین کیا مجد الدولہ بن فخر الدولہ دیلمی کو قید کر کر غزنین کو بھیجدیا وہان سے جب یہہ غزنین مین آیا دو سال ایک سودا القینہ کی بیماری سے بیمار رہ کر ۴۲۱ھ مین مر گیا اسکی تاریخ وفات مندرجہ کتاب گنج تاریخ یہہ ہے ۔ قطعہ تاریخ ۔

زین دہر چو رفت خوش بخفت	محمود شہ مبارک آئین
تاریخ وصال او بسر دد	فرمود خرد امیر حق بین

ایضاً قطعہ تاریخ

رفت چون از جہان بخلد برین	شاہ ذی جاہ غازی مسعود
سال تاریخ رحلتش سرور	گفت سلطان فرین حق محمود

سلطان محمد بن محمود غزنوی

محمود کے مرنے کے بعد اسکی وصیت کے موجب محمد تخت نشین ہوا اسوقت مسعود بڑا بہائی اسکا عراق عجم کا حاکم تہا باپ کے مرنے کی خبر سنکر پہلے اصفہان پر قبضہ کیا پہر خراسان مین آیا اور محمد کے نام اس مضمون سے خط لکہا کہ بلاد و جبال طبرستان وغیرہ جسقدر صوبے مینے اپنی تلوار سے مفتوح کئے ہین وہ مجہکو دیدو اور خطبہ مین میرا نام اپنے نام سے مقدم لکہو سوائے ان دو خواہشون کے اور کوئی خواہش مجہکو نہین ہے محمد نے اس خط کا جواب نہ دیا اور چچا بہائی یوسف بن سبکتگین کو فوج دیکر مسعود کے مقابلے پر مامور کیا خود بہی اسکے پیچہے غزنین سے باہر نکلا مگر باہر نکلتے ہی تمام امراؤ اور فوج کے افسر اس سے پہر گئے علی خویشاوند و یوسف بن سبکتگین و امیر جنک میکائیل وزیر نے اسکو قید کر لیا اور مسعود کے استقبال کو گئے نیشاپور مین پہنچتے ہی مسعود نے انکو قید کر لیا امیر جنک میکائیل کی نسبت حکم دیا کہ اسکو اولٹہا لٹکا کر دمشق مرنجائے مت اوتارو علی خویشاوند قتل ہوا یوسف کو قید مین رکہا اور خود مسعود نے غزنے پہونچکر محمد کو اندہا کر دیا اور باپ کے تخت پر تخت نشین ہوا ۔

سلطان

سلطان مسعود بن محمود غزنوی

اس بادشاہ نے جب تخت پایا احمد بن حسن میمندی کو وزیر بنایا ناظم خوارزم کو ماوراالنہر کے فساد کے رفع کرنے کے لئے مامور کیا ناظم خوارزم نے پہلے بخارا میں جاکر شہر مفتوح کیا پھر سمرقند گیا وہاں علی تگین والی ماوراالنہر سے مقابلہ پیش آیا اور اتوشاش والی خوارزم مارا گیا اور دونو لشکر دن میں صلح ہوگئی ۴۲۴ھ میں رے کے ملک میں بغاوت ہوئی صوبہ لاہور بھی خود سر ہوا احمد بن حسن وزیر مرگیا ابونصر احمد بن محمد وزیر بنا فوج جابجا مامور ہوئی ۴۲۶ھ میں سلطان نے طبرستان وجرجان پر چڑھائی کی اور مفسدوں کو سزا دی اسی سال میں سلجوقی قوم نے خراسان میں زور پکڑا مگر مسعود نے اونکا کچھ خیال نہ کیا اور ہندوستان کیطرف چلا آیا اسکے پیچھے سلجوقیوں نے بہت قوت حاصل کرلی علاوالدین ابن کاکویہ نے رے میں خروج کیا ابوکالنجار مفسد نے طبرستان لیا مسعود نے ہند میں آکر ہانسی کے قلعہ کو محاصرہ کیا فتح کرکے بہت سا مال لیا مندر گرائے بت توڑے واپسی کے وقت محمد و اپنے بیٹے کو پنجاب و ملتان و ہانسی کا حاکم بنا یا غزنی میں جاکر سنا کہ طغرل بیگ چغر بیگ سلجوقی نے خراسان کی بہت سے علاقے دبالئے ہیں یہہ خبر پاکر وہ بلخ تک گیا اور حکم دیا کہ سردی کے موسم کے بعد سلجوقیوں پر مہم ہوگی اب یہہ مہم ملتوی ہے یہہ کہکر واپس آیا پھر خبر آئی کہ داؤد سلجوقی سرخس سے آکر بلخ پر حملہ کرنا چاہتا ہے ناچار مسعود بہ بلخ کو گیا اور چند معرکوں میں دشمنوں کے ساتھ لڑا مگر ایسا بیدل ہوا کہ مہم کو ناتمام چھوڑ کر واپس آیا اپنے بیٹے مودود کو بلخ کی حکومت دی غزنین میں ہونچکر اس نے بہت سے امراء کیطرف سے بدظن ہوکر انکو قید کیا بہت سے قتل کئے ابونصر وزیر کو مودود کے پاس بلخ کو بھیجدیا اور خود تمام دولت و مال اندوختہ سلطان محمود کا اونٹوں پر لاد کر ہندوستان کو روانہ ہوا اسکی اس حرکت سے لوگ حیران تھے کہ آیا یہہ کیا کرتا ہے ہند کی روانگی کے وقت اس نے اپنے بھائی محمد نامینا کو معہ اسکے تین بیٹوں احمد و عبدالرحمن و عبدالرحیم کے اپنے ساتھ لیا جب دریائی سندھ اترا خزانچی اور خاص غلام اس سے برگشتہ ہوگئے اور انہوں نے قلعہ نورٹ لیا محمد نامینا کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اور مسعود کو قلعہ گیری میں

قید کر دیا محمد نے اپنے بیٹے احمد کو سلطنت عطا کی اُسکے حکم سے یوسف بن سبکتگین اور علی خویشاوند کے بیٹوں نے قلعہ مین جاکر سلطان کو شہید کر دیا نو برس گیارہ ماہ اس نے سلطنت کی ۴۳۱ھ مین مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد پشاور کا علاقہ محمد کی فوج نے لوٹ لیا اُس سے اور اُسکے بیٹے سے کوئی نہین ڈرتا تھا یہہ خبر جب مودود مسعود کے بیٹے نے بلخ مین پائی فوراً غزنی آیا ادھر سے محمد بکھوال اور احمد مفسد فوج کو ساتھہ لیکر غزنین پہونچی باہم سخت لڑائی ہوئی آخر مودود نے فتح پائی محمد اپنے دو بیٹون احمد و عبدالرحمان کے ساتھہ قتل ہوا علی خویشاوند اور یوسف کے بیٹے اور تو شگین بھی مقتول ہوئے عبدالرحیم تیسرا بیٹا محمد کا جو اس فساد مین نہ تھا قتل سے محفوظ رہا

مودود بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود نے جب سلطنت پائی اسکا بھائی محمد دل اسکے برخلاف ہند و پنجاب مین اپنی سلطنت قایم کر بیٹھا اس لیے مودود نے اپنی فوج لاہور کو روانہ کی اور خود بھی گیا مگر قبل مقابلہ کے عید کے روز محمد دبرگ مفاجات مر گیا اور اسکے صوبون پر بھی مودود کا تسلط ہو گیا غزنی مین واپس آکر اس نے ماوراالنہر کے حاکم کو اپنا مطیع کیا اور ایک لشکر جرار سلجوقیون کے جنگ کے لئے خراسان کو مامور کیا اودہر سے الپ ارسلان جغر بیگ کا بیٹا مقابلہ پیش آیا اور باہم لڑائی ہو کر غزنوی فوج کو شکست ہوئی اسلئے سلجوقی قندہار تک ملک کو غارت کرتے ہوئے چلے آئے مودود نے دوبارہ فوج جمع کر کر سلجوقیون کی سرکوبی کو مامور کی جس مین غزنویون نے فتح پائی ان خانگی فساد اور جھگڑون کے سبب سے مودود ہندوستان کے انتظام کیطرف سے بالکل بے خبر ہو گیا ہندؤن کے دل مین پھر الوالعزمی پیدا ہوئی دہلی کے راجہ نے پھر تھانیسر و مانسی و کانگڑہ وغیرہ فتح کر لئے مندرون مین نئی مورتین رکھوادین بوجا پھر جاری ہوئی راجون نے اسقدر نذرین چڑھائین کہ دوبارا مندرون مین بڑے بڑے خزانے جمع ہو گئے راجہ جے پال کی اولاد نے پھر راجہ کالنجر و دہلی سے مدد لیکر لاہور پر حملہ کیا مودود کا ناظم بھاگ گیا مگر لاہور کی رعایا قایم رہی اور بڑی جوانمردی سے ہندؤن کا مقابلہ کر کر

انکو شکست دی جب تک کہ مودود کی فوج غزنی سے نہ آگئی بخوبی قایم رہی آخر یہہ بادشاہ بماہ رجب ۴۴۱ھ مین قولنج کی مرض سے مرگیا۔

عبد الرشید بن مسعود بن محمود غزنوی

مودود کے مرنے کے بعد پہلے علی بن مودود تخت نشین ہوا پھر وزیر کی سعی سے عبد الرشید بادشاہ بنا اور علی معزول ہوا عبد الرشید نے طغرل حاجب کو جسکے بہن مودود کے نکاح مین تھی سیستان کا حاکم بنایا اُس نے وہان پہونچکر بڑا رتبہ بہم پہونچایا اور چاہا کہ بادشاہ بنجاوے اس ارادہ پر فوج لیکر غزنی مین آیا اور عبد الرشید کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا اس نے سوا عبد الرشید کے اور بھی جسقدر شہزادے غزنی مین تھے پکڑکر مار دیئے یہہ حرکت اسکی اراکین دربار کو پسند نہ آئی اور چالیس روز کے بعد سب نے ملکر اوسکو مار دیا۔

فرخ زاد بن مسعود بن محمود بن سبکتگین

طغرل بکتوزم کی قتل کے بعد امیر جرجرائے فرخ زاد کو قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اسکی وقت سلجوقی بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑھ آئے اور عند المقابلہ شکست کہائی سپہ سالار سلجوقیون کا اور چند اُمراؤ کے ساتھہ فرخ زاد کی قید مین آیا اسلئے الپ ارسلان نے دوبارہ فوج جمع کی اور دوسری لڑائی بڑی دلجمعی کے ساتھہ لڑا اس مین غزنوی فوج بھاگ نکلے اور اس کے لشکر کے چند امیر سلجوقیون کی گرفتاری مین آئے آخر فریقین نے ایکدوسری کی قیدی پھیر دیئے اور مقدمہ فیصل ہوا فرخ زاد نے چھہ برس سلطنت کے آخر قولنج کی بیماری سے مرگیا۔

ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہہ بادشاہ غزنوی خاندان مین بڑا عادل و سخی و رحم دل و بامروت مشہور ہے اس نے سلجوقیون کے ساتھہ صلح کرلی اور خود لشکر لیکر ہندوستان کو گیا اور اتنی دور تک پہونچا کہ اسکے بزرگون مین سے کوئی نہین گیا تھا اس نے وہ ملک مفتوحہ جو ہندوؤن نے دوبارا لیا تھا پھر اپنے قبضہ مین کیا قلعہ اجودہن فتح کرکر بڑا مال لیا ہند مین اسکو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئین مرہٹون کے وقت

بڑی دولت اور ایک لاکھ ہندو قیدی اپنے ساتھ یہ غزنی میں لے گیا تیس سال اور بعض کے نزدیک چالیس سال اس نے بکمال آرام سلطنت کے ۴۹۱ھ میں مر گیا یہ بادشاہ قران بہت خوشخط لکھا کرتا اور ختم کر کے مکہ و مدینہ و معابد و مقابر پر بھیجدیتا تھا۔

مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود غزنوی

یہ بادشاہ نہایت نیک سیرت تھا سولہ برس اس نے بکمال امن و آرام سلطنت کے ۵۰۸ھ میں مر گیا۔

ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

اس بادشاہ کے تخت نشین ہو کر چاہا کہ بہرام اپنے بھائی کو قید کرے وہ بھاگ کر سلطان سنجر سلجوقی کے پاس چلا گیا اور بڑی فوج لیکر غزنی پر چڑھ آیا اور فتح پائی ارسلان شاہ بھاگ گیا غزنین کے خزانہ سے سلطان سنجر نے بہت سا مال لیا اور ان میں سے پانچ مرصع تاج دو دو کروڑ دینار کے قیمت کے تھے اور سترہ تخت طلائی و نقرئی تھے اور مرصع زین و ملبوسات وغیرہ کا کچھ حد و حساب نہ تھا چالیس روز سلطان سنجر غزنی میں رہا پھر بہرام کو تخت نشین کر کر چلا گیا اسکے جاتے ہی ارسلان شاہ پھر آموجود ہوا اور بہرام بھاگ کر پھر سلطان سنجر کے پاس پہونچا اور اسکو ساتھ لیکر دوبارہ غزنین پر یورش کی ارسلان شاہ بھاگ گیا مگر بہت سی تلاش کے بعد گرفتار ہو کر بہرام کے ہاتھ سے مقتول ہوا۔

بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود بن محمود

یہ بادشاہ نہایت عقیل و دانا قدردان اہل علم و ہنر تھا شعرا و فضلا نے بہت سی کتابیں اسکے نام پر تصنیف کیں چنانچہ کلیلہ دمنہ فخرنی کہ بہرام نظامی گنجوی اسکے نام پر ہیں یہ بادشاہ دو مرتبہ لاہور و ملتان کے حکام سے لڑائی کر کے سنہ ۵۱۲ھ کو جو باغی ہو گیا تھا گیا اور اسکو سزا دے قطب الدین محمد غوری نے اپنے داماد کو کسی باعث سے اس نے قتل کر ڈالا اسکے بھائی سیف الدین نے اپنے بھائی کے خون کے عوض لینے کے واسطے غزنی پر فوج کشی کی بہرام شاہ شکست کھا کر بھاگ گیا اور سیف الدین غزنی میں تخت نشین ہوا چند ماہ کے بعد بہرام پھر فوج جمع کر کر غزنی

آیا شہر والون نے سیف الدین کو گرفتار کرا دیا بہرام نے اُسکو بہت سی بیعزتی اور شہر کے بعد قتل کیا جب علاؤالدین غوری نے یہ حال سنا بڑا لشکر لیکر آیا اور بہرام شکست پاکر لاہور کو بھاگ گیا اور اسی آفت و مصیبت زدگی کی حالت مین ۵۴۷ھ مین مرگیا اوسکی معلومیت کے وقت علاؤالدین نے غزنین مین آکر شہر والون کو لوٹ لیا کل مکانات گرادیے بڑی بڑی عمارتون کو آگ لگادی شہر کے تمام علما و سادات و شرفا و مشائخ و امراء کو وہ پکڑ کر کوہ فیروز علاقہ غور مین لے گیا اور قتل کیا گورستان شاہان غزنی کا بیخ سے اکھڑوا کر مردون کی ہڈیان جلادین سوائے قبر محمود کے کوئی قبر سلامت نرہی +

خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم

علاؤالدین غوری کی قتل و تاراج کے بعد پنجاب سے یہ غزنی مین گیا اور تخت نشین ہوا مگر محروف غوریون کے وہان رہسکا اور لاہور کو چلا آیا سات برس تک وہ لاہور مین حکومت کرتا رہا اسوقت حکومت اُسکی صرف پنجاب و ملتان کے علاقہ پر تھی ۵۵۵ھ مین مرگیا -

خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود

یہہ بادشاہ آخری حاکم خاندان سلاطین غزنی کا ہے جو امرد ی مین طاق ہمت مین شہرہ آفاق تہا اسنے بہ کمال مردانگی تمام پنجاب کے میدانی و کوہستانی ملک مین بنظام بخوبی کیا مہدو سان مین بہی ہانسی حصار وغیرہ جہان جہان تک اسکی بزرگون نے فتوحات کین تہین یہہ دوبارا قابض ہوگیا اور ارادہ فتح دہلی کا تہا مگر شہاب الدین غوری نے اسکو آرام سے بیٹہنے نہ دیا اور پے در پے حملے کرکر اسکو براہ مکر و فریب قید کرلیا اسکے قید مین آنے کے بعد یہہ کوہی بادشاہ اس خاندان کا پیدا ہوا اور سلاطین غوریہ کی سلطنت ختم ہوگئی اکیسوین سال سلطان محمود کے تخت نشینی سے اخیر تک مجموعہ حکومت ان بادشاہونکی شمار مین آتی ہے -

بارہوان چمن — سلطنت آل بویہ کے ذکر مین جو شاہان دیالمہ بہی کہلاتے تہے

شجرہ اس خاندان کے بادشاہون کا یزدجرد بن شہریار سے جو آخری بادشاہ عجم کا تھا ملتا ہے جب مسلمانون نے ایران فتح کیا تو یہ لوگ بھاگ کر گیلان کو چلے گئے اور وہان ہی رہے انکا بزرگ ابوشجاع المشہور بویہ تھا اسکے تین بیٹے علی حسن احمد تھے اُس نے ایک رات خواب مین دیکھا کہ میرے عضو تناسل سے ایک شعلہ آگ کا ایسا نکلا ہے جس سے تمام زمین روشن ہوگئی ہے اُس نے اس خواب کی تعبیر کسی منجم سے پوچھی جواب دیا کہ تیرے تینون بیٹے بادشاہ ہونگے چونکہ بویہ مفلس آدمی تھا یہہ سُنکر اُسکو یقین نہوا اور جانا کہ منجم مجھہ سے ہنسی کرتا ہے چند سال کے بعد جب ماکان بن کاکی نے طبرستان پر قبضہ پایا تو بویہ کے تینون بیٹے اُسکے نوکر ہوئے پھر جب اسفار بن شیرویہ نے خروج کیا اور ماکان کو شکست دیکر دیلمون کے ملک پر قابض ہوا تو یہہ تینون اُسکے مصاحب خاص بن گئے اسفار کے مقتول ہونے کے بعد جب مرداویج کا عہد آیا تو اُس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا ازندران و قزوین و ابہر و زنجان و طارمین کو اپنے قبضہ مین لیا ہمدان مین قتل عام کی علی بن بویہ کو اُسنے اُسکے بھائیون کے ساتھہ کرج کو بھیجا اور خود اصفہان کے محاصرہ مین مشغول ہوا اُسوقت اصفہان مین مظفر بن یاقوت متقدر خلیفہ کیطرف سے حاکم تھا اُسنے مرداویج کے ساتھہ جنگ کیا اور شکست کھاکر فارس مین اپنے باپ یاقوت کے پاس چلا گیا اُسکی مدد کو یاقوت فوج لیکر آیا مگر لڑائی کے وقت اوس نے بھی شکست کھائی اور بے اختیار بھاگا اُسوقت علی بویہ اپنے بھائیون کے ساتھہ فیروزان مین تھا یاقوت نے ان کے ساتھہ لڑنا چاہا چونکہ اُسکے ساتھہ جمعیت کم تھی اُسکی فوج کے چند آدمی خوف کے مارے یاقوت کے پاس چلے گئے اُس نے اُنکو قتل کر دیا اس لئے علی کے ساتھہ کے اور تمام فوج لڑنے پر تیار ہوگئی اور ایسے لڑے کہ یاقوت فیچیاب ہوئی یاقوت کا مال لوٹکر علی نے سرمایہ بہم پہونچایا اور شیراز مین آکر حاکم بن بیٹھا۔

علی بن بویہ المخاطب بعماد الدولہ دیلمی

عماد الدولہ علی نے یاقوت کے بھاگنے کے بعد داخل فارس ہوکر یاقوت کے سرای مین ڈیرہ کیا چونکہ اُسوقت خزانہ مین کچھہ نہتھا فوج کی تنخواہ کے لئے سخت تقاضا کیا یہہ اس اندیشہ مین پڑا

ہوا جہت کیطرف دیکھا تو ناگاہ جہت مین ایک سانپ نظر آیا اور چھپ گیا سانپ کے مارنیکی لیے جہت کو کھودا تو کچھ خزانہ اور کپڑا وغیرہ نکلا خزانہ تو اوسنے فوج کو دیا اور کپڑے مین جا بجا کہ چند پوشاک اپنے لیے اوسکو اسکی والدہ نے اس ارادے سے دیا تھا کہ خاص رزی کو بلا یا درزی کے پاس ایک لوہے کا گز تھا وہ اس نے ناپنے مین لیا اور انصاف حسنہ سے اسکی زبان سے نکلا کہ خاین اور غاصب آدمی کو اسی گز کے ساتھہ مارنا چاہیے چونکہ درزی کے پاس یافوت کے خزانہ کے سترہ صندوق امانت تھے اوس نے جانا کہ یہہ اشارہ امیر مہری طرف کرتا ہے یہہ سوچکر وہ کانپنے لگا اور کہا کہ میری پاس سترہ صندوق امانت ہین وہ لیجیے زیادہ ثابت ہو جائے تو گنہگار ہون عماد الدولہ نے وہ خزانہ لے لیا اور مرفہ حال ہو گیا جب یہہ خبر مرداویج کو طبرستان مین پہونچی اوسکو حسد ہوا اور لشکر اسکی گرفتاری کو مامور کیا مگر وہ انہین دنون مین اپنے غلامون کے ہاتھہ سے مارا گیا اوسکے مرنے کے بعد عماد الدولہ نے اپنے بھائی حسن کو رکن الدولہ کا خطاب دیکر عراق عجم کی تسخیر کو بھیجا اور دوسرے بھائی احمد کو معز الدولہ کے خطاب سے مخاطب کر کر ممالک کے وسیع کرنے پر مامور کیا اوس نے کرمان فتح کیا بغداد مین جا کر خلیفہ کی دولت پر غلبہ پایا ۳۳۴ھ مین عماد الدولہ نے عضد الدولہ رکن الدولہ کے بیٹے کو ولیعہد کیا اور خود سولہ برس حکومت کرکے ۳۳۸ھ مین مر گیا

رکن الدولہ حسن بن بویہ دیالمی

یہہ بادشاہ دوسرا بیٹا بویہ کا تھا اوس نے عراق عجم کی سلطنت اپنے قبضہ مین کی اور سامانیہ سلطنت کی بادشاہون کے ساتھہ اوس نے بہت جنگ کی امیر دشمگیر کے ساتھہ بھی اوسکی عداوت رہی ۳۶۶ھ مین یہہ بیمار ہوا اور اپنی اولاد مین اپنی سلطنت اوس نے اسطرح پر تقسیم کی کہ ولایت فارس و کرمان و اہواز و نواحی بغداد عضد الدولہ عماد الدولہ کے ولیعہد کے نام قایم کی اور جگہ جرجان و علاقہ جبال و رے و طبرستان فخر الدولہ کو دی اور مؤید الدولہ تیسرے بیٹے کو اصفہان کا حاکم بنایا اور دو بیٹون کو حکم دیا کہ عضد الدولہ کے تابعدار رہین اور خود سولہ برس چھہ مہینے حکومت کرکے ۳۶۶ھ مین مر گیا۔

معز الدولہ احمد بن بویہ دیالمی

یہہ بادشاہ تیسرا بیٹا بویہ کا ہے سنہ ۳۲۲ھ مین یہہ عماد الدولہ کے حکم سے کرمان کی ولایت کے لینے کے لیئے مامور ہوا پہلے اس نے سیرجان کی علاقہ کو لیا پہر محمد بن الیاس کے قبضہ سے کرمان کو چھڑایا پہر اہواز مین جاکر خلیفہ کے عامل کو وہان سے نکالا سنہ ۳۳۳ھ مین اس نے واسط کے لینے کا ارادہ کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے توزون سپہ سالار کو اسکے مقابلہ پر مامور کیا اس نے اسکو شکست دی سنہ ۳۳۴ھ مین یہہ واسط سے بغداد گیا اُسوقت ابن شیرزاد خلیفہ کا کل مختار تہا وہ اسکے خوف سے بہاگ گیا اس نے خلیفہ کے ہاتہہ پر بیعت کی اور اختیار کل خلافت کا اپنے ہاتہہ مین لیا بلکہ یہان تک اختیار پایا کہ خلیفہ کی خرچ کے لئے اس نے پانچہزار روپیہ یومیہ مقرر کردیا کچہہ مدت کے بعد یہہ مکتفی خلیفہ سے ناراض ہوا اور اسکو معزول کرکر مطیع باللہ کو خلافت دی اُسوقت ابن شیرزاد کے کہنے کے موجب ناصر الدولہ موصل سے بغداد مین آیا اور باہم جنگ ہوکر صلح ہوگئی اور معز الدولہ بصرہ کو لشکر لیکر فتحیاب ہوا پہر موصل کو گیا اور ناصر الدولہ پر غالب آکر موصل پر قابض ہوا پہر رکن الدولہ کے لکہنے کے موجب بارادہ مقابلہ لشکر خراسان جرجان کو گیا اور وہان سے بیمار ہوکر بغداد مین آیا چونکہ یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا اس نے حکم دیا کہ مساجد کے دروازہ پر تیسرے دن مین معاویہ و یزید وغیرہ کے نام پر لعن کندہ ہوکر لگائے جائین چونکہ خلیفہ اسکا محکوم تہا وہ اس مین دم نمار سکا اسبات پر بغداد مین بڑا فساد ہوا آخر محمد بن مہدی وزیر کی تجویز سے یہہ بات قرار پائی کہ لعن مین کنایتاً مذکور ہو صرف یہہ عبارت کندہ کیجائے لعن اللہ الظالمین لآل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنہ ۳۵۶ھ مین معز الدولہ مرگیا اُسکے بیٹے عز الدولہ نے امیر الامرائے پائی اکیس سال بکمال استقلال اسنے حکومت کی

عضد الدولہ بن رکن الدولہ دیالمی المخاطب بابو شجاع

عماد الدولہ علی کے مرنے کے بعد عضد الدولہ اسکا ولیعہد فارس کل بادشاہ ہوا اور ایک شاہانہ دفینہ بذریعہ اپنی کنیز کے اور اسکی آشنا کی اسکو ملگیا اور بڑی استقامت حاصل ہوئی روم کے بادشاہ کو بذریعہ ایک سوداگر مکار کے بڑے مکر اور فریب کے ساتہہ اس نے مطیع کیا اور اپنی عمر کا زمانہ اس نے

نہایت آرام کے ساتھہ بسر کیا کیونکہ اسکا باپ رکن الدولہ اصفہان کا اور عزالدولہ اسکا چچا اہواز
و خورستان و بغداد وغیرہ کا بادشاہ تہا اور محمد بن الیاس والی کرمان اسکا مطیع تہا عضد الدولہ کے مرنے
کے بعد یہہ خود بغداد مین گیا اور عزالدولہ بختیار برادر زادہ اور اسکے بہائیون کو مغلوب کر کر خلیفہ
طایع باللہ پر اختیار پایا مگر پہر اپنے باپ رکن الدولہ کی کہنے کے بموجب بختیار کو بدستور بغداد مین مختار بنا کر
چہوڑ آیا رکن الدولہ کے مرنے کے بعد یہہ پہر بغداد مین گیا اور عزالدولہ بختیار کو قتل کر کے موصل مین
پہونچا اور سیف الدولہ حمدانی والی حلب کو تابعدار بنایا تمام ملکون مین بڑی بڑی نہریں کہود کر
سرائین بنوائین ملک کو آباد کیا مکہ مدینہ و کربلا و نجف کی مجاورون کو بڑی بڑی جاگیرین دین نصیر بن
ہارون اپنے وزیر نصرانی کے کہنے کے بموجب کئی ایک شہرون مین گرجا و عبادتخانی نصارا کے
بہی تعمیر کئے خاص بغداد مین ایک شفاخانہ بنوایا اسکی عمارت مین بہت روپیہ صرف فرمایا آخر ۳۷۲ھ
مین چوتیس سال کی سلطنت کے بعد صرع کی بیماری سے مرگیا ستایئس سال کی عمر پائی۔

مویدالدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

اپنے باپ کے تقسیم کے بموجب یہہ اصفہان کے ملک پر قابض تہا اسکی فخرالدولہ اپنے بہائی کے
ساتھہ سخت عداوت ہوگئی اسلئے اس نے عضدالدولہ کی حمایت سے فخرالدولہ کو ری اور جرجان کے
ملک سے بیدخل کر دیا فخرالدولہ خراسان مین گیا اور پہر نوح سامانی سے مدد لیکر آیا مگر کامیاب نہوا اور یہہ
اپنے اور اسکے ملک پر قابض ہو کر سلطنت کرتا رہا آخر ۳۷۳ھ مین مرگیا۔

فخرالدولہ بن رکن الدولہ دیلمی

مویدالدولہ کے مرنے کے بعد اسکی قلمرو مین یہہ بادشاہ ہوا صمصام الدولہ بن عضدالدولہ نے
اسکے لئے خلعت گران بہا خلیفہ سے حاصل کر کے بہیجا ابوالحسین بن عضدالدولہ نے اہواز مین
خطبہ و سکہ اسکی نام کا جاری کیا ۳۷۴ھ مین شرف الدولہ نے فارس سے اہواز پر حملہ کیا ابوالحسین
اپنے بہائی سے شکست کہا کر فخرالدولہ کے پاس چلا آیا اور فوج مدد کو لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوا
تہوڑی مدت کے بعد ابوالحسین اور فخرالدولہ کے باہم عداوت پیدا ہوئی اور ابوالحسین کے امرا نے

جو فخر الدولہ کے ساتھ سازش رکھتے تھے ابو الحسین کو پکڑ کر فخر الدولہ کے پاس بھیجدیا اور وہ فخر الدولہ کی زیست تک قید میں رہا فخر الدولہ کے دربار میں بڑا کارگزار امیر اسماعیل بن عباد تھا اس نے بڑی بڑی جانفشانیاں کیں طبرستان وغیرہ ملکوں کو اس نے بزور شمشیر لیا مگر فخر الدولہ نے اسکی کچھ قدر نہ کی جب وہ مرگیا اسکا کل مال لے لیا اسکی اولاد کو ٹکڑے کا محتاج کردیا اس بادشاہ نے رعایا پر المضاعف محصول لگا کر بڑا خزانہ جمع کیا مگر مرتی دفعہ کفن بھی اسکے نصیب نہوا اسکے مرنیکا واقعہ اسطرح وقوع میں آیا کہ ۳۸۷ھ میں یہ قلعہ طبرک کے مفتوح کرنے کو گیا وہاں سنے گائے کے گوشت کی کباب کھائے اور قولنج کی بیماری میں گرفتار ہوکر ایک ہی دن میں مرگیا اسکی بیماری کی وقت خزانہ کی تالی اسکا بھائی مجد الدولہ لیکر رے کو بسبب کسی ضروری امر کے چلا گیا اور شہر والوں نے اسکی لشکر کے غارت کے خوف سے شہر کے دروازے بند کرلئے اسواسطے کفن نہ ملا تین روز تک بادشاہ کی میت بسبب نہ ملنے کفن کے دفنائی نہ گئی اور ایسی بدبو چھوٹی کہ کوئی نزدیک جانہیں سکتا تھا آخر وہیں کپڑوں میں جو اس کے بدن پر تھے دفنایا گیا۔

شرف الدولہ ابو الفوارس شیرزیل بن عضد الدولہ

عضد الدولہ کے مرنے کے وقت یہہ کرمان میں تھا وہاں سے فارس میں آکر تخت نشین ہوا نصر بن ہارون نصرانی وزیر کو اس نے قتل کیا اپنے بھائی صمصام الدولہ کا مخالف بنکر خطبہ وسکہ اپنے نام کا اس نے جاری کردیا اس لیئے صمصام الدولہ نے بغداد سے ابو الحسین حاجب کو ایک بھاری لشکر کے ساتھ اسکے مقابلے کے لئے مامور کیا مگر اس نے شکست کھائی اور قید میں آیا ۳۷۵ھ میں شرف الدولہ نے اہواز پر یورش کی اور صمصام الدولہ مغلوب ہوکر طالب صلح کا ہوا صلح میں یہہ شرط قرار پائی کہ بہاء الدولہ اسکا بھائی جو صمصام الدولہ کی قید میں تھا رہا ہو اور امیر الامرائی بغداد کی شرف الدولہ کے نام قرار پائی بغداد کے خطبہ وسکہ میں خلیفہ کے نام کے بعد شرف الدولہ کا نام صمصام الدولہ کے نام کے اوپر لکھا جائے مگر شرف الدولہ

نے اسپر بھی کفایت نہ کی اور بغداد مین لشکر لیجاکر صمصام الدولہ کو قید کرلیا اور اُسکے کل ملک پر قابض ہوگیا ۳۷۹ھ مین بیمار ہوکر مرگیا ابو علی نصر اسکا بیٹا فارس مین تخت نشین ہوا۔

صمصام الدولہ بن عضد الدولہ دیالمی

عضد الدولہ کے مرنے کے بعد چار سال تک اس نے امیر الامرا بغداد کی کی پھر شرف الدولہ کی قید مین بمقام شیراز گرفتار رہا شرف الدولہ جب مرگیا اس نے رہائی پائی اور بہت سا لشکر جمع کرکے فارس پر قابض ہوگیا یہہ خبر پاکر بہاؤ الدولہ نے بغداد سے چڑھائی کی اور چند لڑائیون کے بعد یہہ تجویز قرار پائی کہ فارس اور راجان کا علاقہ صمصام الدولہ وخوزستان وعراق عرب بہاؤ الدولہ کے متعلق ہو ۳۸۰ھ مین عزالدولہ بختیار کے بیٹون نے جو فارس مین قید تھے قلعدار کی سعی سے رہا ہوکر بڑا فساد برپا کیا صمصام الدولہ نے ابو علی اُستاد کو اُنکی گرفتاری کو مامور کیا اور جہہ کس گرفتار ہوکر دوکس گردن مارے گئے اور چار کس پھر قید ہوئے اس واقعہ کے بعد صمصام الدولہ وبہاؤ الدولہ کے آپس مین پھر عداوت قائم ہوئی اور ابو علی صمصام الدولہ کیطرف سے میدان مین بھیجا گیا ابھی یہہ مقدمہ فیصل نہین ہونے پایا تھا کہ صمصام الدولہ قتل ہوا باعث اسکے قتل کا یہہ تھا کہ صمصام الدولہ نے حکم جاری کیا تھا کہ جو امیر حسب ونسب مین خاندان دیالمہ کے ساتھہ نہ ملتا ہو وہ عہدہ سے برخاست ہو جاکر اوسکی ضبط ہو اسلئے بڑے بڑے اہلکار وامرا عہدون سے برخاست ہوکر خوار وزار پھرنے لگے جب کل فوج صمصام الدولہ کی بہاؤ الدولہ کے مقابلے کے لئے ابو علی کے ساتھہ چلی گئی اور وہ اکیلا رہگیا تو وہ برخاست شدہ نوکر جمع ہوگئے اور چار دن بیٹے بختیار کے اونہون نے قید سے چھوڑا کر افسر بنائے اور بلوا کرکر صمصام الدولہ کو بمقام دوریان جو شیراز سے بفاصلہ دو فرسنگ کے ہی یکبارگی ابو نصر بختیار کے بیٹے کے پاس لے گئی ابو نصر نے اُسکو معہ اُسکی والدہ کے قتل کردیا۔

بہاؤ الدولہ نصر بن عضد الدولہ دیالمی

شرف الدولہ کے بعد یہہ امیر الامرا بغداد کا ہوا اس نے ۳۸۱ھ مین علیفہ طائع باللہ کو معزول کرکر قادر باللہ کو خلیفہ بنایا اور صمصام الدولہ کے مرنے کے بعد ابو علی اُسکے سپہ سالار کو اس نے

اپنے پاس بلایا اور اپنی طرف سے فارس کی تسخیر کے لئے مامور فرمایا ابو علی نے فارس کو فتح کیا اور اپنے خود شیراز مین جاکر تخت حکومت پر اجلاس کیا ابو نصر بن عزالدولہ بختیار شیراز سے بھاگ کر دیلم کو چلا گیا اور موفق بن اسماعیل کے ہاتھہ گرفتار ہوکر قتل ہوا ۴۰۳ ہجری مین بہاءالدولہ صرع کی بیماری مین بیمار ہوا چوبیس سال سلطنت کرکے مرگیا بیالیس سال نو مہینے عمر پائی۔

مجدالدولہ بن فخرالدولہ دیلمی

فخرالدولہ کے مرنے کے بعد مجدالدولہ رے کے ملک مین بادشاہ ہوا کل اختیار سلطنت کا مستات سیدہ اوسکی والدہ کے ہاتھہ مین رہا چند ماہ کے بعد اس نے والدہ کو قید کرلیا اور وہ قید سے بھاگ گئی اور خوزستان کے حاکم بدر بن حسنویہ سے مدد لیکر پھر رے مین آئے اور عند المقابلہ مجدالدولہ اپنے وزیر کے ساتھہ قید ہوا اور سیدہ بادشاہ ہوئی مگر چند مدت کے بعد پھر سیدہ نے اسکو قید سے چھوڑا کر بادشاہ بنایا اور خود مختار کل ہی جب وہ مرگئی تو اسکے ملک مین طرح طرح فساد برپا ہوئی سنہ ۴۲۰ھ مین سلطان محمود غزنوی نے رے پر حملہ کیا پہلے اُس نے مازندران کو لیا پھر رے پر آیا اور مجدالدولہ اپنے بیٹے ابو دلف کے ساتھہ محمود کا قیدی ہوا اور چند پشت کا اندوختہ خزانہ دیالمہ کا محمود نے لیا اور رے کے ملک پر اپنا تسلط کیا ٭

سلطان الدولہ بن بہاءالدولہ دیلمی

جب بہاءالدولہ نے ارجان مین وفات پائی سلطان الدولہ تخت نشین ہوکر شیراز مین آیا اور اپنے بھائی جلال الدولہ کو بصرہ مین بھیجا دوسرے بھائی ابو الفوارس کو کرمان کا حاکم بنایا مگر ابو الفوارس کرمان مین جاکر باغی ہوگیا اور لشکر لیکر شیراز کو آیا اور بسبب اسکے کہ سلطان الدولہ اُسوقت بغداد مین تہا شیراز پر متسلط ہوگیا یہ خبر پاکر سلطان الدولہ شیراز مین آیا اور ابو الفوارس کو شکست دی وہ شکست کہاکر کرمان کو بھاگ گیا سلطان الدولہ نے اُسکا تعاقب نہ چھوڑا اس لئے وہ خراسان مین گیا اور محمود غزنوی سے مدد طلب کی محمود نے اپنے سپہ سالار ابو سعید طاہر کو اس کے ساتھہ کردیا اور اُس نے خراسانی فوج کی مدد سے پہلے کرمان کو مسخر کیا پھر فارس و شیراز اپنے قبضہ مین

لیا مگر باوجود اسقدر امداد کی ابو الفوارس نے ابو سعید طاہر کے کچھ قدر نہ کی اس لئے وہ ناراض ہوکر چلا آیا اسکے آتے ہی سلطان الدولہ پھر بغداد سے شیراز کو آیا اور ابو الفوارس شیراز کو چھوڑ کر کرمان میں پہونچا اور بسبب تعاقب سلطان الدولہ کے کرمان سے ہمدان گیا اور شمس الدولہ فخر الدولہ کے بیٹے سے مدد طلب کی اُس نے فریقین میں صلح کرادی اس شرط پر کہ ابو الفوارس بدستور کرمان میں رہے سنہ ۴۱۱ھ میں لشکر عراق و بغداد کا شرف الدولہ کے ساتھ ملگیا اور اُسنے ایسا زور پکڑا کہ آپس میں بھائیوں کے یہہ بات قرار پائی کہ شرف الدولہ عراق عرب میں امیر الامراء ہو سلطان الدولہ فارس و اہواز میں سلطنت کرے اور ابو الفوارس کرمان کا حاکم ہو خلیفہ بغداد نے شرف الدولہ کو شاہنشاہی کا خطاب دیا اور اُس نے غزہ میں آکر خطبہ سے سلطان الدولہ کا نام نکالدیا جلال الدولہ دوسرا بھائی سلطان الدولہ کا بھی اسکی متابعت سے ٹلگیا اہواز میں اسکی لشکر ترکنے اسی کے خزانہ کو لوٹ لیا اس غم و غصہ میں سلطان الدولہ ۴۱۵ھ میں مرگیا اُسوقت ابو کالنجار اُسکا بیٹا اہواز میں تھا ابن مکرم وزیر نے اسکو شیراز میں بلایا ابھی وہ آنے نہیں پایا تھا کہ ابو الفوارس نے کرمان سے آکر شیراز لے لیا یہہ خبر پاکر ابو کالنجار بڑے لشکر کے ساتھ شیراز آیا اور ابو الفوارس اسکی آنے کی خبر سُنکر کرمان کو چلا گیا اور ابو کالنجار تخت نشین ہوا۔

ابو کالنجار بن سلطان الدولہ بن بہاء الدولہ

یہہ بادشاہ جب فارس میں تخت نشین ہوا فارس کا خزانہ بسبب غارت ابو الفوارس کے بالکل خالی تھا اور فوج متقاضی تنخواہ کی تھی اسلئے فوج کے ساتھ ہی یہہ بھاگ کر نیو بندجان کو چلا گیا اور ابو الفوارس دوبارہ شیراز میں قابض ہوا اور ابو کالنجار کا تعاقب کیا خیر خواہوں نے درمیان آکر یہہ بات ٹھہرائی کہ شیراز و کرمان کا بادشاہ ابو الفوارس رہے اور ابو کالنجار اہواز کی حکومت پر کفایت کرے اس تجویز کے بعد ابو الفوارس نے شیراز میں بڑے بڑے ظلم کئے اور اُمراء اُس سے تنگ آکر ابو کالنجار کے پاس چلے گئے اون کے کہنے سے ابو کالنجار بڑے اجتماع کے ساتھ شیراز پر چڑھ آیا اور ابو الفوارس کو شکست دیکر دوبارہ بادشاہت پائی آخر سنہ ۴۳۸ھ میں فالیسر

برس کے عمر مین مرگیا ۔

جلال الدولہ بن بہاء الدولہ دیلمی

ربیع الاول ۴۱۶ھ مین شرف الدولہ جب مرگیا تو جلال الدولہ بصرہ مین تہا خلیفہ نے اسکا نام خطبہ مین داخل نکیا اس لئے یہہ لشکر بغداد کو گیا اور لڑائی مین شکست کہاکر واپس آیا تہوڑی مدت کے بعد بسبب شورش ترکون کے خلیفہ نے اسکو خود بلایا یہہ بغداد مین گیا اور امیر الامرا بنا اسکے جانے کے بعد ابو کالنجار نے بصرہ مین آکر بصرہ اور واسط مین دخل کرلیا یہہ بسبب فرمانی فوج کے خاموش رہا اسی عرصہ مین ابو الفوارس مرگیا اور ابو کالنجار کرمان و فارس وغیرہ مین باختیار بادشاہ ہوگیا اور بغداد پر چڑہائی کی جلال الدولہ اپنا لشکر لیکر بغداد سے نکلا اور ہمدان کو آکر ابو کالنجار کا خزانہ لوٹ لیا لڑائی مین اسکو شکست دے اور واسط پر دوبارا قابض ہوکر بغداد مین پہونچا انہین دنون مین خلیفہ قادر باللہ مرگیا اور قایم بامر اللہ نے خلافت پائی اسکے وقت ترکون نے پہر شورش برپا کیا اور جلال الدولہ کا خزانہ لوٹ کر اسکو شہر سے نکالدیا خطبہ مین نام ابو کالنجار کا درج کرکر اسکو بلایا مگر وہ نہ آیا اور ترک نہایت شرمسار ہوئے دوبارا اسکو بلا کرلے گئے ۴۳۴ھ مین ابراہیم سلجوقی بادشاہ عراق مین آیا ہمدان پر قابض ہوا طغرل بیگ سلجوقی نے رے کے ملک پر حملہ کیا اور جلال الدولہ ماہ شعبان ۴۳۵ھ مین مرگیا وسوا سال گیارہ ماہ بغداد مین امارت کے اسکے مرنے کے بعد ۴۳۶ھ مین ابو کالنجار کی امارت بغداد مین مقرر ہوئی اسی سال مین طغرل سلجوقی نے اصفہان پر یورش کی اور فتح پائی ابو کالنجار کی بیٹی اپنے نکاح مین لی اور سلجوقیون کی سلطنت کا زور شور ہوگیا ۔

خسرو فیروز بن ابو کالنجار بن سلطان الدولہ دیلمی

ابو کالنجار کے مرنے کے بعد بغداد مین امیر الامرائے اسکو ملی اور ملک رحیم خطاب پایا اس نے ایک لشکر اپنے بہائی ابو سعید کے ہمراہ شیراز کو بہیجا اور ابو منصور فولاد ستون اپنے دوسرے بہائی کے قبضہ سے شیراز کا ملک اپنے تسلط مین لیا خود یہہ پہلے خوزستان کو گیا پہر شیراز مین جاکر انتظام کیا یہہ ابہی شیراز مین ہی تہا کہ ابو منصور فولاد ستون نے قلعہ اصطخر سے نکلکر دوبارا لشکر جمع کیا اور

شیراز پر چڑھ آیا یہ اُسکے خوف سے اہواز کو بھاگ آیا اُس نے اسکا تعاقب کیا اور دادی نمک مین دونو کا مقابلہ ہوا ملک رحیم شکست کھاکر واسط کو چلا گیا ۴۷۴ھ مین ملک رحیم نے دوبارہ شیراز پر یورش کی اور قابض ہوا ابو منصور بھاگ کر فیروز آباد کو چلا آیا اسکی غیبت مین بغداد مین خلیفہ قایم بامر اللہ اور طغرل بیگ کی دوستی قایم ہوگئی اور شاہ سلجوقی بارادہ جانے مکہ و مدینہ کے بغداد مین آیا ملک رحیم یہ خبر پاکر طغرل بیگ کے آنے سے اول ہی بغداد مین پہونچا جب طغرل بغداد مین پہونچا اتفاقات سے سلجوقیون اور دیالمہ مین فساد ہوگیا اور بڑی بھاری لڑائی ہوکر ملک رحیم مقید ہوا اور قید مین ہی مرگیا +

ابو منصور فولاد ستون بن ابو کالنجار دیلمی

خسرو فیروز کے قید ہوجانے کے بعد ابو منصور و ابو سعید دونو بھایون مین عداوت قایم ہوئی ابو منصور نے ابو سعید کو فریب سے قتل کرڈالا اور حکومت کل فارس کی ابو منصور پر قایم ہوگئی اُس نے اپنے باپ کے وزیر صاحب عادل کو ناحق قتل کرادیا اس لئے فضل بن حسن سپہ سالار نے اُسپر خروج کیا اور بہت سی لڑایون کے بعد ابو منصور قید مین آیا اور اسی قید مین مرگیا ۴۷۸ھ مین فارس کے ملک مین سلجوقی سلطنت ہوگئی اور فضل بن حسن نے شاہ الپ ارسلان کی خدمت مین جاکر فارس کا ملک بطور اجارے کے لے لیا اور جمعیت بہم پہونچاکر باغی ہوگیا اُسکی سرکوبی کے لئے خواجہ نظام الملک مامور ہوا اور فضل بن حسن گرفتار ہوکر قلعہ اصطخر مین بھیجا گیا۔

ابو علی کنجیر و بن ابو کالنجار دیلمی

بعد خرابی دابستری سلطنت دیالمہ کے ابو علی کنجیر و الپ ارسلان سلجوقی کی خدمت مین حاضر ہوا اور گذارہ کی درخواست کی سلطان نے علاقہ نوبندجان اُسکو جاگیر مین عطا کیا اور وہ مدت العمر وہان رہا آخر ۴۸۴ھ مین مرگیا اُسکے بعد آل دیالمہ سے کوئی نامور پیدا نہوا

تیرہوان چمن — فرقہ اسماعیلیہ فاطمیہ کے بیان مین

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ شہر ہوز صوبہ خورستان ملک فارس کا تھا جب عربوں نے فارس کو فتح کیا وہ بھی بظاہر مسلمان ہوا مگر دل سے دلی دشمن اہل اسلام کا تھا اوس نے چاہا کہ کسی طرح مسلمانوں کی آپس میں کسی نئے مذہب کے ایجاد سے تفرقہ ڈالے اور اوس تفرقہ میں خود دولت و حکومت حاصل کرے آخر اوس نے یہہ موقع پایا کہ جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے دو بیٹوں اسماعیل و موسی کاظم میں سے اسماعیل بڑے بیٹے کو امامت سے محروم کرکے چھوٹے بیٹے موسی کاظم کو عہدہ امامت دیا بخشا تو اسماعیل نے باپ کے برخلاف ہوکر علیحدہ دعوی امامت کا کیا اور بہت سی خلقت اپنے مطیع کرلی تو عبداللہ ابن سبا یہی اسماعیلی فرقہ کا داعی مقرر ہوا اس نے ایک کتاب سات باب میں تصنیف کی اور ایک مکان سات درجہ کا تعمیر کیا جو کوئی اوس مذہب میں داخل ہوتا اوسکو اوس گھر کے ایک ایک درجہ میں کتاب کے ایک ایک باب کی تعلیم دی جاتی تھی اور اس مذہب کے طالب کو تاکید حلفاً کیجاتی تھی کہ وہ راز اس مذہب کی تعلیم کا کسیکے روبرو ظاہر نہ کرے چنانچہ وہ کبھی ظاہر نہیں کرتا تھا خلاصہ اوس مذہب کا یہہ تھا کہ خلافت و امامت کا حق نبی فاطمہ کو پہونچتا ہے یہہ خلفا تمام سرزمین کی حکومت کے مستحق ہیں خدا تعالی اس مذہب حق اپنے امام کے ذریعہ سے تمام زمانہ میں پھیلایا ہے اور امامت منحصر سات امامون علی حسن حسین علی باقر جعفر و اسماعیل پر منحصر ہے ساتوان خلیفہ اسماعیل سب سے بڑا مرتبہ میں تھا جسطرح پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیمبرون سے مدارج میں اعلے تھے خدا نے جسطرح سات آسمان پیدا کئے اور سات زمینیں اور سات ستارے اور سات ولایتیں سات روز اسیطرح امام بھی سات ہیں ساتوین امام اسماعیل پر امامت ختم ہوئی یہہ لوگ یعنی اسماعیلی لوگ ان سات امامون کو صرف امام ہی نہیں جانتے تھے بلکہ اولوالعزم پیغمبر کہتے تھے اور انکا دلی اعتقاد تھا کہ انپر وحی نازل ہوتی تھی خاتم المرسلین و خاتم الائمہ اسماعیل بن جعفر صادق کو تصور کرتے تھے سات درجہ کا مکان جو تعمیر ہوتا اوسکے ہر ایک درجہ میں بتفصیل ذیل تعلیم ہوتی تھی پہلے درجہ میں مبتدی کو قرآن کے مسائل پر شکوک اور شبہات کرنے اور غلط دقیقے نکالنے شروع کئے جاتے تھے اور اوسکے جوابات بھی اوس کے ساتھ ہی سکھلائے جاتے تھے اور طالب مذہب سے حلف لیجاتی

ہے کہ وہ ان مسائل کے مضامین کیسکے آگے ظاہر کرے دوسرے درجہ مین امامت کی معنی اور اوسکی خاصیت کہ وہ خدا کے اسرار سے ہے بتلائی جاتی ہے تیسرے درجہ مین تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور اونپر وحی نازل ہوتے ہے اور یہہ کہ ہر ایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کردیے اور اسماعیل ساتوین امام سب سے بڑا رتبہ و مدارج مین تہا شاگرد کو تعلیم دیجاتی ہے چوتھے درجہ مین یہہ تعلیم ملتی ہے کہ ابتداے پیدایش دنیا سے خدا تعالے نے سات شارع پیدا کیے ہین اور اون سب پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اونمین سے ہر ایک نے اپنی پہلی شارع کی شرع منسوخ کردی یا تبدیل کردی اور وہ سات پیغمبر ہے جو کچہہ وہ کہتے ہے خدا کی مرضی کے موافق کہتے ہے اور اون ساتون کو حکم بولنے کا تہا اون کے نیچے سات پیغمبر اور ہوے ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر کہلاتے ہین مسلم سات پیغمبر یہہ ہے - آدم - نوح ابراہیم - موسے - عیسے - محمد - اسماعیل بن جعفر صادق اور ساکت پیغمبر یہہ ہے شیث - سام - اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ ہارون - شمعون - بطرس - محمد بن اسماعیل بن جعفر پانچوین درجہ مین یہہ تعلیم ہوتی ہے کہ ہر ایک نے ان ساکت پیغمبرون سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی مقرر کیے تہے تاکہ وہ مذہب حق کی تعلیم زمانہ کو دین اور بارہ شاگردون کا رتبہ اون سات پیغمبرون سے درجہ دوم کا تہا - چھٹے درجہ مین یہہ تعلیم ہوتی ہے کہ شاگرد کو چاہیے کہ اپنے معلم کو جان سے زیادہ عزیز رکہے اوسکے حکم کو خدا کا حکم تصور کرے ساتوین درجہ مین توحید الٰہی کی تعلیم ہوتی ہے خصوصاً وہ مسائل جو متعلق علم الٰہیات کے ہین ان سات درجون کے علاوہ اور اور درجہ ہے اون مین سے ایک مین تو یہہ سکہلایا جاتا ہے کہ افعال انسان کے غیر معتبر ہین اونکا حسن و قبح سب یکساں ہے اور خیر و شر کی بات کا اعتبار نہ چاہیے دوسرے مین یہہ تعلیم ہوتی ہے کہ کسی بات کا اعتبار نکر و کسی چیز پر یقین کو دخل نہ دو سب کو نیست اور نابود سمجہو صرف دین کے حاصل کرنے مین کوشش کرو اور شیعہ یا سبعیہ و بارہ اماموں کے امامت کے معتقد ہین یہہ فرقہ اونکے برخلاف تہا صرف سات امام مذکورین کو امام بلکہ پیغمبر جانتے تہے موسے کاظم بن جعفر صادق اسماعیل کے بہائی کے ساتہہ اس فرقہ کی عداوت تہی سو اسلیے انکا خطاب فرقہ سبعیہ قرار پایا تہا فرقہ اہل سنت وجماعت ان کو ملاحدہ کہتے ہے

اور ایک شاخ اس فرقہ کی شیعہ شش پرست تھے وہ صرف علی اور حسن اور حسین اور علی اور باقر اور جعفر چھ اماموں کو امام جانتے تھے اور کہتے تھے کہ امام جعفر پر امامت ختم ہوئی اسماعیل یا موسیٰ کاظم کو امامت حاصل نہیں ہوئی عبداللہ نے جب اس مذہب کے مسائل بخوبی جاری کئے اور ہزاروں آدمی اپنے مذہب میں داخل کر لئے تو اپنا خطاب اس نے مہدی مقرر کیا ابو عبداللہ نے پہلے پہل بغاوت کا جھنڈا شمالی علاقہ افریقہ میں کھڑا کیا اور دعوی کیا کہ میں اصلی اور حقیقی وارث علی اور فاطمہ کا ہوں اور مہدی میرا خطاب ہے پس جو میری پیروی کریگا نجات پائیگا اور جو منکر ہوگا دوزخ میں بھیجا جائیگا ہزاروں آدمی اسکے پیرو و مرید اوسوقت اسکے ہمراہ تھے اور اس نے بہت سا ملک اپنی سخت حکومت میں کر کے قیروان شہر کو دار الحکومت بنایا اور حکم دیا کہ ایک نیا شہر آباد ہو کر اوسکا نام مہدویہ رکھا جاوے جب وہ آباد ہوا تو دار الخلافت وہ قایم ہوا کسقدر مدت تک ابو عبداللہ کے قایم رہی اوسنے ابو القاسم محمد اسماعیلی کو ولیعہد کیا۔

ابو القاسم محمد مہدی اسماعیلی

سنہ ۲۹۶ھ میں یہہ تخت نشین ہوا اس نے اسماعیلی مذہب پھیلانے میں بہت سی کوشش کی ممالک انڈلس و قیروان و طرابلس وغیرہ میں اسنے اپنی حکومت بخوبی قایم کر لی اور اپنی بیٹے قایم کو اسنے مصر کی تسخیر کو بھیجا یہہ خبر پاکر مقتدر خلیفہ عباسی نے مونس نام ایک امیر کو بیشمار فوج کے ساتھ اسکے مقابلہ کو مامور کیا عند المقابلہ مونس نے شکست پائی اور مصر کی ولایت مہدی کے قبضہ میں آئی پچیس برس اس نے حکومت کی آخر باسٹھ برس کی عمر میں مرگیا۔

القایم بامر اللہ بن مہدی علوی اسماعیلی

سنہ ۳۲۵ میں محمد مہدی مرگیا اور حکومت قایم اوسکے بیٹے نے پائی اوسکے وقت یزید نام ایک خارجی نے خروج کیا اور بہت لشکر جمع کر کے قیروان پر چڑھ آیا قایم حصار مہدویہ میں قلعہ بند رہا اور اوسی محصوری کی حالت میں بارہ سال کی حکومت کے بعد سنہ ۳۳۴ میں مرگیا۔

المنصور باللہ بن قایم بامر اللہ اسماعیلی

قایم کے مرنے کے بعد منصور نے باپ کی حکومت پر قیام کیا اور قلعہ سے باہر نکلکر یزید کے ساتھ ایسا لڑا کہ یزید پکڑا گیا اور بہت بری حالت سے مارا گیا جب منصور کی سلطنت رونق پر آئی قیصر روم کو اسکے ملک کے لینے کی طمع دامنگیر ہوئی اور بڑی فوج قیروان پر اسور کی منصور نے اسکو بھی شکست دے آخر پانچ سال سلطنت کر کے ۳۴۱ھ مین مرگیا ۔

المعز لدین اللہ بن المنصور لدین اللہ علوی

خلفاے علویہ مین سے یہہ خلیفہ صاحب جاہ بہادر و دلاور تہا اس نے دریاے اوقیانوس کے کنارے تک ملک فتح کیا جزائر خالدات تک پہونچا دو بار اسلجار کیطرف لشکر لیجاکر قبضہ پایا اور شارکلہ وہان کے حاکم کو قید کیا بہت سے جزائر روم کی سلطنت کے اپنے تصرف مین لئے چونکہ یزید خارجی کی شورش کے وقت مصر کا علاقہ بغداد کی خلافت کے متعلق ہوگیا تہا اسنے وہ ملک پھر اپنے قبضہ مین لیا اسطرح پر کہ اس نے سنا کہ خوارخشید ناظم مصر کا مرگیا ہے اور مصر مین قحط پڑا ہوا ہے اسلئے اس نے جوہر نام اپنے امیر کو بہت سے جہاز غلہ کے لاد کر مصر کو روانہ کیا اور مصر مین پہونچکر اپنے ذاتی جوہر سے مصر کی حکومت اپنے تحت مین کی ممالک اسکندریہ و صعیدلا و یماطہ و مکہ و مدینہ و فلسطین و دمشق وغیرہ شام کی ولایت کو تصرف مین لایا ۳۶۱ھ مین خلیفہ خود مصر مین گیا اور پہنچی تمام قلمرو مین گردش کی لوگون کو اپنی سخاوت و عطایات سے خوش کیا آخر ماہ ربیع الثانی ۳۶۵ھ مین بت کی بیماری سے مرگیا تیئیس سال حکومت کی پینتالیس برس کے بعد

العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ المخاطب بہ نزار

اس خلیفہ نے انتہاے مغرب افریقہ تک لشکر کشی کی ہر ایک لڑائی مین فتحیاب رہا شہر قاہرہ اس نے آباد کیا اور مسجد جامع ازہر تعمیر کی حکومت و دولت مین اس نے اپنے باپ دادا سے بڑہ کر اسقدر ترقی کی کہ اہل تواریخ اسکو پہلا بادشاہ خاندان اسماعیلیہ کا تصور کرتے ہین اس خلیفہ نے مصر کو دار الخلافت بنایا دیار مغرب و شام و مصر و اسکندریہ مین اپنا انتظام رکہا اسکے وقت الپتگین سپہ سالار لشکر دیلم کا حسن بن احمد قرمطی کی مدد سے مصر پر چڑہ آیا اور آپس مین

صلح ہوگئی عضد الدولہ دیالمی کی اسکے ساتھہ دوستی ہوئی اکیس سال اسنے سلطنت کی ماہ رمضان ۳۸۶ مین مرگیا اس خلیفہ نے اپنے ملک کو وسعت دی اور اپنے باپ سے زیادہ اقتدار پایا اسکی مزاج مین عفو بہ نسبت انتقام کے زیادہ تہا خزانہ اسنے بہت جمع کیا ۔

الحاکم بامر اللہ بن عزیز باللہ

سنہ ۳۵۵ مین یہہ خلیفہ مصر مین پیدا ہوا ۳۸۶ مین حکومت پائی اسکے وقت ایک شخص ہشام بن عبد الملک نام نے اپنے آپ کو بنی امیہ کے خاندان سے ظاہر کیا اور لشکر جمع کرکر علویون کے ساتھہ کئی لڑایان لڑا آخر پکڑا گیا اور قتل ہوا اس خلیفہ نے حکم دیا کہ رات کو مصر کے لوگ گہر دالان اور دوکانون کے دروازے بند نہ کرین بازارون مین شمع روشن رہین اور خلیفہ بذات خود تمام رات شہر مین گشت کیا کرتا ایک جامع مسجد اسنے بنوائی شراب کا بیچنا منع ہوا عورتون کو گہر سے نکلنے کی ممانعت ہوئی یہود و نصارا کو گہوڑے کی سواری سے ہٹایا گیا ایک مرتبہ ایک عورت مظلوم اپنی حال کی عرضی گذرانی اوس مین فحش الفاظ خلیفہ اور خلیفہ کی باپ دادا کی نسبت لکہے اسلیئے خلیفہ غضب مین آیا اور مصر کے جلانے کا حکم دیا جب چوتہا حصہ جل چکا ایک امیر کی شفاعت سے آگ بجہائی گئی یہہ خلیفہ مالیخولیا کی مرض مین گرفتار تہا اس نے دعوی کیا کہ موسے نبی کی طرح مجہیر خدا کے انوار ظاہر ہوتے ہین اور نہایت بغض و عداوت سے جو اسکو خاندان صدیقی و فاروقی و عثمانی کے ساتھہ تہی اسنے چند آدمی مدینہ مین مخفی بہیجے اور حکم دیا کہ کسی شخص علوی کے ساتھہ سازش کرکے اوسکے گہر سے روضۂ رسول تک نقب لگائین اور روضہ کے اندر سے حضرت ابو بکر و عمر کی نعشین نکال لائین وہ لوگ مدینہ مین گئے اور نقب لگانا شروع کیا جب نقب روضہ کے قریب پہونچی مدینہ مین طوفان ظاہر ہوا اندہیری ایسی آئی جس سے ہزارون مکان گرگئے بارش اور زلزلہ زدگی اور بجلی گرنے سے صدہا جانین تلف ہوگئین اوسوقت مدینہ کے لوگ درپے تلاش تہے کہ آیا موجب ظہور اسی آفت کا کیا ہے آخر صاحب خانہ کی مخبری سے وہ نقب لگانے والے گرفتار ہوئے اور روضۂ رسول کے روبرو گردن مارے گئے یہہ خلیفہ گویا

اپنے وقت کا فرعون تہا کیونکہ اس نے رعایا کو حکم دیا ہوا تہا کہ جب اوسکا نام سُنین فوراً سجدہ کرین چنانچہ اس حکم کی تعمیل برابر ہوتی تہی گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا فرقہ اسماعیلیہ کے لوگ اسکو برملا خدا کہتے تہے اور اونکا بیان تہا کہ خدا تعالے نے اسکے جسم مین سے اپنا ظہور کیا ہے اس نے اپنی سلطنت کے عہد مین ہزارون آدمیون کو ناحق قتل کر ڈالا اور بعد فرعون کے مصر کی ولایت مین اور کوئی بادشاہ خونریز و سفاک و ظالم پیدا نہین ہوا تہا - آخری عمر مین اس خلیفہ کے امیر الجیوش کے ساتہہ جو اسکی بہن کا یار تہا عداوت ہوگئی اسنے چاہا کہ اوسکو مار دے امیر الجیوش نے اسکے ارادہ سے آگاہ ہوکر اپنے غلامون کو اسکے قتل کے لئے مامور کیا اور خلیفہ اون کے ہاتہہ سے ستر برس کی عمر مین مارا گیا پچیس سال بہ کمال استقلال اس نے سلطنت کی ۴۱۱ھ ہجری مین قتل ہوا *

الظاہر لدین اللہ بن الحاکم لدین اللہ

ظاہر نے خلیفہ ہوکر اپنے باپ کے قاتل کو امیر الامرا بنایا مگر جب استقلال پایا تو اوسکو اپنے باپ کے قصاص مین مار دیا ۴۱۵ھ مین مصر مین قحط و وبا نازل ہوئی دو سال تک لوگ اس بلا مین مبتلا رہے ۴۲۳ھ مین ایک زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے بڑے بڑے پہاڑ اور مکانات گر گئے اسکے وقت حاجیون کا قافلہ حج کرکر مصر کے راستے خراسان کو آیا اس نے فی حاجی ایک ایک ہزار دینار علاوہ پوشاک وغیرہ کے دیا مگر جب وہ قافلہ خراسان مین داخل ہوا محمود غزنوی نے وہ سب مال جلا دیا اور نہ چاہا کہ شیعہ بادشاہ کا دیا ہوا پلید مال حاجیون کے پاس رہے اسکے عوض مین اپنے پاس سے بہت سا نقد و جنس دیا - اس خلیفہ پر قیصر روم نے چہہ لاکہہ فوج کے ساتہہ چڑہائی کی اور حلب کے حدود مین سخت لڑائی ہوئی اور رومی باذلت و شومی شکست پاکر بہاگ گئے لوٹ کا مال بہت سا خلیفہ کے ہاتہہ آیا - سولہ برس اس خلیفہ نے سلطنت کی ۴۲۷ھ ماہ شوال مین استسقا کی بیماری سے مرگیا -

ذکر خلافت المستنصر باللہ بن ظاہر باللہ

اس خلیفہ نے سات برس کی عمر مین خلافت پائی گیارہ برس کے سن مین نیل دریا کی سیر کو نکلا اور فوج نصر بن صالح حاکم حلب کے سر کوبی کے لئے جو باغی ہوگیا تہا مامور کی اور اسکو قتل کیا اور متمردون و سرکشون کو بہی سزا دے حاکم افریقہ نے جو اس سے برخلاف ہوکر خلیفہ قایم عباسی کی متابعت کرلی تہی اُسپر اسنے یورش کی اور وہ علاقہ اپنے قبضہ مین لیا ۴۳۶ھ مین ایک ایسا ناقص ستارا آسمان پر نمودار ہوا جسکے شعاع سے تمام شہر مصر کا رات کو روشن ہوجاتا تہا کئی مہینے تک وہ ظاہر رہا اور تاثیر یہہ ہوئی کہ قحط پڑگیا زلزلہ ایسا آیا کہ دریاؤن کے پانی اُچہل پڑے اُسوقت مستنصر نے بیشمار مال رعایا کی خوراک مین صرف کیا خزانہ خالی کردیا حکومت اور اقبال اس خلیفہ کا اس اوج پر آیا کہ اس نے عباسی خلافت پر غلبہ پایا خلیفہ قایم بامراللہ عباسی ایک سال تک بمقام سامیری اسکی قید مین رہا بغداد مین خطبہ اسکے نام کا پڑہا گیا جب ساٹہہ سال ہزار اسکی حکومت کو گذرے مریض ہوکر ۴۸۷ھ مین مرگیا۔

المستعلی باللہ بن مستنصر باللہ علوی

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت اسکے بہائی نزار المصطفے باللہ نے جسکو باپ ولیعہد کرچکا تہا خلافت کا دعوی کیا اسنے چاہا کہ اسکو مار دے وہ بہاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا وہان کا حاکم اُسکا حامی بنا اور خطبہ اپنے علاقہ مین اُسکے نام کا جاری کیا یہہ خبر پاکر خلیفہ نے فوج اسکندریہ کو مامور کی لڑائی مین اسکندریہ کا حاکم مارا گیا اور نزار المصطفے باللہ اپنے دو بیٹون کے ساتہہ قید مین آیا اور اُسی قید مین مرگیا جب چہہ سال اسکی خلافت کو گزرے تو نزار کے ہوا خواہون نے خلیفہ کو ۴۹۵ ہجری مین قتل کردیا اٹہائیس سال کی عمر پائی۔

الآمر باحکام اللہ بن مستعلی باللہ علوی

اس خلیفہ کے وقت اہل فرنگ نے اسکے ملک پر یورش کی اور سپہ سالار امیر الجیوش مقابلہ کو گیا اور آپس مین صلح ہوگئی چونکہ شمس الخلافت حاکم عسقلان کا ہنگامہ کے وقت فرنگیون کا مددگار تہا صلح کے بعد امیر الجیوش اُسکے سر کوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ شمس الخلافت مارا گیا آخر انتیس ۲۹

سال کی سلطنت کے بعد ۵۴۴ھ مین ہواخواہان دولت نزار یہ نے خلیفہ کو چھری کے زخم سے مار دیا ۔

الحافظ لدین اللہ علوی

آمر کے مارے جانے کے بعد کوئی بیٹا اوسکا وارث نرہا دربار والون نے ابو میمون عبدالحمید کو کہ مستنصر کی اولاد مین تہا الحافظ لدین اللہ خطاب دیکر خلیفہ بنایا وزارت و سپہ سالاری ابوالمعالی بن فضل کو ملی مگر تزاری لوگون نے ابتدائے اختیار مین وزیر کو مار دیا اسکے بعد ایک اور امیر وزیر بنا وہ بہی مارا گیا تیسری مرتبہ خلیفہ نے اپنے بیٹے حسن کو وزیر کیا وہ ایسا ظالم تہا کہ اوس نے امرا سے بدظن ہوکر ایک رات مین چالیس امیر قتل کر دیئے اس بات سے تمام اہل دربار خلیفہ کی معزولی پر مستعد ہوگئے ناچار خلیفہ نے اپنے بیٹے کو ایک طبیب یہودی سے زہر دلوا کر مار دیا مین سال نو خلیفہ نے خلافت کی ۵۴۴ھ مین مرگیا ۔

الظافر باللہ بن الحافظ لدین اللہ

اس خلیفہ نے صرف پانچ سال خلافت کے چونکہ یہہ اپنی وزیر عباس کے بیٹی پر عاشق تہا اسلئے وزیر نے غیرت مین آکر اسکو دعوت کے بہانے اپنے گہر بلایا اور قتل کر دیا ۔

الفائز بنصر اللہ بن الظافر باللہ

اس خلیفہ کی تخت نشینی کے وقت عباس وزیر بہاگ گیا اور ملک صالح وزیر بنا اور عبدالمومن سپہ سالار کو اوس نے فوج دیکر فرنگیون کی ولایت کو بہیجا اور وہ بہت سا ملک فرنگیون کا اپنے قبضہ مین لایا چہہ سال دو مہینے اس نے خلافت کے ۵۵۵ھ مین مرگیا ۔

العاضد لدین اللہ بن الفائز باللہ

یہہ خلیفہ آخری بادشاہ سلطنت اسماعیلیہ کا ہے اسکے وقت فرنگیون نے مصر پر یورش کی اور مصری ڈر کر طالب صلح ہوئے ایک لاکہہ دینار زر سرخ سالیانہ خراج کا دینا مقرر کیا جب محاصرہ اٹہہ گیا تو پہرائے اور عاضد نے نورالدین محمود والی شام کو اپنی مدد پر بلایا اوس نے اسد الدین شیرکوہ اپنے سپہ سالار کو اسی ہزار سوار جرار دیکر خلیفہ کی مدد کو بہیجا اسکے آتے ہی فرنگی مصر کے علاوہ

قتل کیے عاضد نے اسد الدین کو وزیر بنایا اور شاپور پہلے وزیر کو جسکی تجویز سے خراج مقرر ہوا تھا قتل کرایا اسد الدین دو مہینے پانچ روز کے بعد مرگیا اور صلاح الدین یوسف اسد الدین کا برادر زادہ وزیر بنا چونکہ یہہ سنی مذہب تہا اسکو خلیفہ شیعہ کی اطاعت ناگوار گذری اسلئے اس نے خلیفہ کو نظر بند کرلیا اور مصر مین خطبہ پر سکہ المستضیٔ باللہ خلیفہ بغداد کا جاری کردیا اس غم سے خلیفہ بیمار ہوکر مرگیا اور سلطنت اسماعیلیہ خاندان کی نیست و نابود ہوگئی ۔

چودہواں جمین — خاندان ایوبیہ گردیہ اور خاندان ترکیہ غلامان گردیہ کی بیان مین جو بعد اختتام اسماعیلیہ فاطمیہ کے مصر پر فرمانفرما رہے

پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ اسد الدین شیرکوہ اسنی ہزار سوار جرار لیکر العاضد لدین اللہ خلیفہ اسماعیلیہ کی مدد کے لئے مصر مین آیا اور مصر کی ولایت پر متصرف ہوا مگر اوسکی عمر نے وفا نہ کی اور دو ماہ پانچ روز کے بعد بقضائے الٰہی مرگیا اوس کی مرگ کے بعد

صلاح الدین یوسف بن ایوب گردستانی

اسد الدین کا برادر زادہ مصر پر قابض و متصرف ہوا بسبب اختلاف مذہب کے خلیفہ عاضد اسماعیلیہ کی اطاعت اسکو نامنظور ہوئی اور نیز بسبب اسکے کہ اسماعیلیہ فرقہ کے مسایل قرآن اور حدیث کے سراپا برخلاف تہی ہر ایک امر مین یہہ اوس سے بیزار ہوا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ رعایا اہل اسلام مصر ہی درپے اس بات کے ہوئی کہ آئندہ صلاح الدین دین کی اصلاح مین مصروف ہوا اور اسماعیلی فرقہ کی ظلم و تعدی سے اونکو نجات بخشے چنانچہ خلیفہ کو اوس نے نظر بند و معطل و بیکار کرکے خود فرمان فرما سلطنت کا ہوا پہلے تو اوس نے اسماعیلیہ فرقہ کے اُمراؤ کو جو ہر ایک علاقہ اور امور پر مامور تہے اور بسبب معزولی خلیفہ کے جابجا اونہون نے شورش برپا کردی تہی تہہ تیغ کیا پہر شام کی سمت کو فوج لیجاکر بیت المقدس کی سرزمین نصارا کے قبضہ سے چھوڑائے اور بڑے بڑے شہر فتح کئے مسلمانون پر یہہ اوس نے بڑا احسان کیا اور اس خوشی مین اہل اسلام نے اوسکا

کمال شکریہ ادا کیا یہہ بادشاہ صاحب خلق وادب وشجاعت وسخاوت تہا دین کا علم حدیث وتفسیر نوک زبان اسکو یاد تہا اسلام کی حمائیت مین یہہ جان دینے پر بہی آمادہ ہوجاتا تہا اسکی دلی مراد تہی کہ مصر وشام مین سے عیسائی قوم کو بالکل نکال دیوے چنانچہ اس امر مین اوسنے بڑی بڑی کوششین کین عمارتین عالیشان بہی اسنے بڑی بڑی بنوائین مورخین کا قول ہے کہ بعد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی بادشاہ دیندار صاحب عدل وانصاف رعیت پرور نجم صلاح الدین کے سوا نہین ہوا اس بادشاہ کے دربار مین کبہی کوئی ذکر مسخرہ ہجڑے کے قسم سے نہین ہوتا تہا ہر وقت علماء وفضلا وفقہا روبرو حاضر رہتے تہے بہاء الدین فرحوس اسکا وزیر و مشیر باتدبیر بہی جامع خیرات تہا بادشاہ کو اسکے قول وفعل پر کمال اعتبار تہا اور فی الحقیقت اوسکی ذات سے سلطنت بہی منتظم مالی وملکی وعدل وانصاف مین لاثانی تہے اس بادشاہ نے قریب ۲۳ سال کمال انتظام وکامرانی کی آخر ستر ہوین ماہ صفر ۵۸۹ھ مین جنت نصیب ہوا ٭

الملک العزیز عثمان بن صلاح الدین یوسف

صلاح الدین یوسف کے وفات کے بعد عثمان اوسکا فرزند تخت نشین ہوا اسکی ذات بابرکات بہی اپنے باپ کی طرح جامع خیر وسخاوت تہی اس نے اپنے رعیت پر بڑے بڑے احسان کئے زمینداروں کے خراج کم کردیئے خلیفہ ناصر لدین اللہ عباسی کا یہہ بہت ادب ولحاظ کرتا رہا مگر افسوس کہ چہہ برس سے زیادہ اسکو سلطنت نصیب نہوئی اور ۵۹۵ھ مین بمقضائے الٰہی مرگیا ٭

الملک المنصور محمد بن عثمان بن یوسف

اپنے باپ عثمان کی وفات کے وقت یہہ صغر سن لڑکا تہا پہلے اسکو امرائے حق شناس نے تخت نشین کیا اور ایک سال چہہ ماہ تک یہہ بادشاہ بہی کہلایا مگر ۵۹۶ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا اور تجویز قرار پائی کہ کوئی عاقل وبالغ بادشاہ صاحب اختیار دانفرما ہو۔

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی ۵۹۶ھ مین مصر کا بادشاہ ہوا قطا طکو اس نے

فتح کیا حتے الوسع اپنی رعایت کو ترقی دی ہر ایک کام کو نہایت احتیاط کے ساتھ کرتا اسکی مزاج مین مجال حلم تہا اور ارادہ نہایت مضبوط و استوار رعایا بہی اس سے راضی تہی مگر اسکے وقت مین ایسا قحط پڑا کہ ہزارہا لوگ فاقہ کرکے مرگئے کہانا تو کجا لوگون کو روٹی کا دیکہنا میسر نہا ایک روٹی کی قیمت ہزار دینار تک بڑہ گئی تہی لوگون نے درختون کے پتے اور لکڑیان کہالی تہین بادشاہ نے ایسی مصیبت کے وقت مین رعایا کی کمال غمخواری کی تین سال تک ایک قطرہ پانی کا آسمان سے نہ برسا چوتہے سال مین خدا مہربان ہوا اور بارش اسقدر ہوئی کہ لوگون کی چھتون اور دیوارون کے اوپر سبزہ پیدا ہوا دس برس نو ماہ تک اسنے سلطنت کی اور ۱۶ جمادی الآخر مرگیا۔

الملک الکامل محمد ابن عادل

سیف الدین ابوبکر عادل کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا کامل بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ بڑا جلیل القدر حاکم تہا رعب اسکا تمام رعایا پر اسقدر تہا کہ لوگ اسکے سایہ سے ڈرتے تہے رائے صائب اسکی امور سلطنت مین ایسی تہی کہ کبہی خطا نہ جاتی ہر ایک کام یہہ اپنی عقل کی رہنمائی سے کرتا تہا کسی سے مشورہ لیتا نہ تہا اور نہ کسی کی بات پر اسکو اعتبار تہا اپنی ہی کوشش اور اہتمام سے ہر ایک کام کو یہہ بانجام پہونچاتا تہا بیس برس تک اس نے بادشاہت کی ۶۳۵ھ مین مرگیا۔

الملک العادل ابوبکر ابن الکامل

اس بادشاہ نے صرف دو برس تک بادشاہت کی پہر ۶۳۷ھ مین تخت سے اوتارا گیا اور اسی غم و غصہ مین مرگیا

الملک الصالح ایوب نجم الدین

یہہ بادشاہ ملک عادل ابوبکر کا بہائی تہا بعد عزل و وفات اوسکے بادشاہ بنا پارسائی و عالی ہمتی و لطیف مزاجی مین یہہ ثانی نہین رکہتا تہا بڑی بڑی مسجدین اور مدرسے اور سرائین اس نے بنوائین رعایا کا انصاف خوب کیا نو برس نو ماہ سلطنت کرکے نصارا کے ساتہہ اس نے لڑائی شروع کی اور یہ مقام المنصورہ ایسے وقت مین کہ لڑائی ہو رہی تہی بقضائے الہی مرگیا اوسکا جنازہ منصورہ سے قاہرہ مین لائے اور دو مدرسون کے درمیان جہان بادشاہ نے اپنے دفن ہونے کے لئے قبہ بنوایا

ہوا تہا دفن ہوا وفات اسکی سنہ دہ شعبان ۶۴۷ھ مین واقع ہوئی اور نام نیک اسکا تا ابتک زمانہ مین یادگار ہے۔

الملک المعظم توران شاہ ابن الصالح

یہ بادشاہ صرف دو ماہ تخت پر متسلط رہا پہر معزول ہوکر ۶۴۷ھ مین مقتول ہوا اسکا قاتل بہی بحری سلطنت کرتا تہا

ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح

یہ عورت نہایت عفیفہ متنظمہ عاقلہ تہی توران شاہ کے قتل کے بعد اس نے شاہی اجلاس کیا انتظام اسکا ہر ایک کلام مین لائق تعریف تہا اسکا نام بعد نام خلیفۃ العصر کے درج خطبہ ہوا اگرچہ یہ عورت مخیرہ شریفۃ النفس و عفیفۃ الدہر تہی فضائل محمودہ بحد وحساب اسکی ذات بابرکات مین جمع تہے مگر بعض دراندازی و شریر و فساد انگیز اسکا انتظام کے تاراج ہوئے اسواسطے یہہ بمرضی خود سلطنت سے دست بردار ہوئی صرف تین ماہ تک حکومت کی۔

ملک الاشرف موسی بن یوسف

مصر مین سوا نام بادشاہت کے اور کچہہ اسکو نصیب نہا کیونکہ یہہ شخص بالکل بادشاہت کی لیاقت اور مادہ نہین رکہتا تہا اسواسطے یہہ پانچ سال کی حکومت کے بعد تخت سے اوتارا گیا اور سلاطین گردیہ ایوبی کی سلطنت یہہ پر اختتام پہونچی اور غلامان گردیہ مالک سلطنت کے ہوئے جن کو ملوک ترکیہ و غلامان گردیہ کہتے ہین۔

ملک المعز عزالدین ایبک ترکمانی صالحی

ملوک ترکیہ مین سے یہہ پہلا بادشاہ ہے ملک اشرف موسے کے عزل کے بعد سب نے ملکر اسکو صاحب لیاقت تصور کرکے بادشاہ بنایا اس نے سلطنت کو خوب رونق دی اور انتظام بہت اچہا کیا دو برس تک یہہ سب کی آنکہون مین عزیز رہا من بعد بہت سے حاسد جو غیر خواہ سلطان معزول کے تہے اسکی قتل کے درپے ہوئے اور یہہ نیک سیرت لائق بادشاہ اون کے ہاتہہ سے ماہ ربیع الاول ۶۵۵ھ مین قتل ہوا۔

الملک المنصور علی بن ملک المعز عزالدین ترکمانی

ملک المعز کے قتل کے بعد اسکا بیٹا وارث تخت و تاج ہوا ابتدائے سلطنت مین اس نے انتظام بہت

کیا اور ارکین سلطنت بھی اسکے احکام کی تعمیل بدل و جان کرتے رہے آخر وہی حاسد و بدخواہ لوگ اسکی خرابی کے درپے ہوئے اور بادشاہ اون کے ارادہ سے واقف ہوا چونکہ اسکے باپ کی جان بھی اونہین دشمنون کی دشمنی سے تلف ہوئی تھی اس لیے بارادہ خود سلطنت چھوڑ دی اور گوشہ نشین ہو بیٹھا دو برس تک اسنے حکومت کی ۶۵۷ھ مین تارک ہوا۔

ملک مظفر قطز معز

ملک منصور علی کے ترک سلطنت کے بعد کوئی فرمان فرما مصر کا باقی نہ تھا سب کی تجویز یہہ تھی کہ ایک طفل خورد سال کو تخت نشین کیا جائے مگر اونہین ایام مین ہلاکو خان تاتاری کا مشہور لشکر بعد خرابی و بربادی بغداد و خلافت بغداد کے مصر کو آیا اوسوقت مصر کے لوگ تاتاریون کے خوف سے ترسان و لرزان تھے اور رعیت بہاگنے پر مستعد تھی امرای دربار مصر نے ملکر ملک مظفر کو تخت نشین کیا اس نے تاتاریون کے مقابلے کے لئے بہاری لشکر جمع کیا اور خود مصر سے نکلکر تاتاریون کا راستہ جا روکا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہزارون تاتاری مارے گئے باقیماندہ بہاگ نکلے لاکھون روپیکا مال و اسباب تاتاریون کا مظفر نے لوٹا اور فتح کا نقارہ بجاتا ہوا واپس آیا جب ایک سال گذرا تو موسی بیبرس الملقب بظاہر جو خود بادشاہ ہونے کی خواہش رکھتا تھا اوسکی قتل کے درپے ہوا اور فریب دیکر اوس بہادر بادشاہ کو قتل کر ڈالا یہہ واقعہ ۶۵۸ھ کے اخیر سال مین وقوع مین آیا۔

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین بیبرس العلائی البندقداری

مظفر کے قتل کے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اہل تواریخ اسکی تعریف بدرجہ نہایت لکھتے ہین کیونکہ اس نے اپنی ذاتی شجاعت و جوانمردی کے سبب سے پے در پے فتوحات حاصل کین اور ملک کو وسعت دی اپنی ولایت کا انتظام عجیب و غریب طور سے کیا رعایا کو اپنے عدل و انصاف شجاعت سے کمال خوش رکھا یہہ بادشاہ ایک بارعب نیک سیرت شخص تھا عقل و سمجھ معاملہ فہم یہان تک کہ ملک گیری کے معاملات مین جو بات اپنی فراست سے زبان پر لاتا اوسیطرح وقوع مین آجاتا تھا تھا

برس تک اسنے بادشاہت کی آخر ستائیسوین محرم ۶۷۸ھ ہجری مین شہر دمشق مین فوت ہوا۔

ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ اللہ ولد ظاہر

ظاہر کی وفات کے بعد اوسکا بیٹا ملک سعید برکتہ تخت پایا انتظام ملک و عدالت و انصاف مین اگرچہ اپنے باپ کے قدم بہ قدم تہا مگر اسکے تخت نشینی کو ابہی پورا سال گذرنے نہین پایا تہا کہ بعض حاسد و شریر لوگ اسکی خلع سلطنت کے درپے ہوئے اور چند در چند تہمتین اسپر لگائین چنانچہ ماہ ربیع الاول ۶۷۷ھ مین یہہ تخت سے اوتارا گیا۔

الملک العادل بدر الدین سلامش

اس بادشاہ نے صرف چار ماہ سلطنت کی من بعد ارکین دربار کی آپس مین نا اتفاقی پیدا ہوئے اور یہہ ۶۷۸ھ مین تخت سے بیدخل ہوا۔

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

عادل بدر الدین کے بعد اس بادشاہ نے سلطنت پائی اسکے وقت بڑی بڑی فتوحات ظہور مین آئین اور مملکت وسیع ہوئی اگرچہ صورت ان بادشاہ کی مہیب تہی مگر علم و رحم اسکی مزاج پر غالب تہا لڑائی کے وقت یہہ بذات خود میدان مین تلوار لیکر دشمنون کے سر کاٹتا اوتارتا گیارہ برس اس نے بکمال انتظام سلطنت کی آخر ماہ ذیقعدہ ۶۸۹ھ مین مر گیا۔

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل بن قلاؤن

ملک منصور کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا اشرف تخت نشین ہوا ترکیہ بادشاہون مین ایسا بہادر بادشاہ اور کوئی نہ تہا جوانمردی و مردانگی اسکی ذاتی اوصاف تہے خوش خلقی و نیک خوئی مین طاق اور عدالت و انصاف مین شہرۂ آفاق تہا مگر باوجود اس خوش انتظامی کے چند شریر اسکی قتل کے درپے ہوئے اور یہہ بہادر بادشاہ بائیسوین محرم ۶۹۳ھ مین مقتول ہوا۔

الملک الناصر محمد بن قلاؤن

اشرف کی قتل کے بعد ملک ناصر اوسکا بہائی بادشاہ ہوا سلطنت پاکر اس نے خوب انتظام کیا

مگر جب اوس نے دیکھا کہ ارکین دربار میرے ساتھہ دل سے صفا نہیں ہین تو وہ سلطنت سے دست بردار ہوا مگر لوگون نے اوسکو نہ چھوڑا اور دوبارہ تخت پر بٹھلایا اور دس سال تک اس نے بڑی ناموری کے ساتھہ حکومت کی پھر بہانہ کرکے الحکومت ہوکر ترک کے ملک کیطرف چلا گیا جب وہان سے واپس آیا تو مصر والون نے پھر اسکو تخت نشین کیا آخر تینتیس ۳۳ برس کی بادشاہت کے بعد ۷۹۱ھ مین مر گیا کل زمانہ اسکی سلطنت کا چوالیس برس پچین روز شمار ہوتا ہے۔

ملک العادل کتبغا منصوری

اس بادشاہ نے ناصر کے ترک سلطنت کے بعد دو برس تک مصر کی حکومت کی تھی پھر معزول ہوا اور ناصر دوبارہ بادشاہ بنا اسیطرح ناصر کے دوسری مرتبہ کے سلطنت کے وقت منصور حسام الدین لاجین المنصوری بادشاہ ہوا تھا وہ بھی دو برس سلطنت کرکے مقتول ہوا تیسری مرتبہ جب ناصر نے سلطنت چھوڑی تو مظفر رکن الدین بادشاہ بنا اور ایک سال کے بعد مقتول ہوا اسکی قتل کے بعد **منصور ابوبکر** ناصر کا بیٹا دو مہینہ تک پھر **ملک اشرف** دوسرا بیٹا ناصر کا آٹھہ مہینہ تک بادشاہ رہکر نکالا گیا پھر ناصر احمد تیسرا بیٹا ناصر کا ایک سال تک بادشاہ رہکر مقتول ہوا پھر **ملک صالح اسماعیل** چوتھا بیٹا ناصر کا دو ماہ بادشاہ رہکر مر گیا پھر **ملک الکامل شعبان** پانچوان بیٹا ناصر کا ایک سال ایک ماہ بادشاہ رہکر جلاوطن ہوا پھر **ملک مظفر حاجی** چھٹا بیٹا ناصر کا بادشاہ ہوا اور ایک برس آٹھہ مہینہ کے بعد عین دربار مین علما و قضا کے حکم سے مقتول ہوا پھر ساتوان بیٹا ناصر کا ناصر حسن بادشاہ بنا اور تین برس سلطنت کرکے تخت سے اوتارا گیا پھر آٹھوان بیٹا ناصر کا **صالح ملک** فرمان فرما ہوکر نو مہینہ کے بعد تخت سے معزول ہوا پھر نوان بیٹا ناصر کا **منصور محمد** دو برس تین ماہ سلطنت کرکے محبوس ہوا پھر **ملک شعبان ابوحسین** دسوان بیٹا ناصر کا بادشاہ بنا اس بادشاہ کی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علما کی مجلس کو بہت پسند کرتا تھا حدود شرعیہ سے کبھی یہہ تجاوز نہین کرتا تھا چودہ برس اس نے بادشاہت کی اور ماہ ذیقعدہ ۷۷۸ھ مین مخالفین کے ہاتھہ سے قتل ہوا پھر **ملک منصور**

ملک شبان کا بیٹا باپ کے تخت پر بیٹھا اور پانچ برس سلطنت کرکے گیا پھر **ملک صالح حاجی** بن اشرف شبان تخت پر بیٹھکر بعد حکومت دو سال نو ماہ کے بسبب نفاق ارکین دربار کے خود ہی سلطنت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر مرفوق** بادشاہ ہوا اس نے سولہ سال چار ماہ پندرہ یوم سلطنت کے اور مرگیا اسکے وقت انتظام سلطنت کا اچھا رہا اور مفسدون و شریرون کو موقع شر انگیزی کا نہ ملا اس سبب سے اس نے سولہ برس تک بکمال آرام بادشاہت کی اوسکے بعد **ملک الناصر ابو سعادت** برفوق ملک ظاہر کا بیٹا تخت نشین ہوا اسکے وقت تیمور شاہ بادشاہ مصر پر حملہ آور ہوا اوس نے سلطنت کا خزانہ و مال لوٹ لیا ناصر کی فوج نے اگرچہ اوسکا سخت مقابلہ کیا مگر آخر شکست کھائی بعد چلے جانے تیمور کے آپس مین ارکین دربار کے فساد شروع ہوا اس لئے اس نے سلطنت سے استعفا دیا مگر ارکین نے منظور نہ کیا اور یہہ بادشاہ قایم رہا اور سات برس تک فرمان فرما رہا بعد ازان شہر دمشق مین مخالفون کے ہاتھ سے بہتیری طرح سے مارا گیا یہہ واقعہ سنہ صفر کے مہینے مین واقع ہوا اوسکے بعد **ملک المنصور** عبد العزیز بن برقوق بادشاہ ہوا بعد تخت نشینی اسکا بھائی سر پر حملہ آور ہوا اور یہہ بھاگ کر اسکندریہ مین چلا گیا اور **ملک المؤید ابو منصور** شیخ المحمودظاہری بادشاہ ہوا اور دو برس پانچ ماہ سلطنت کے اور مرگیا پھر **ملک المظفر احمد** ابن المؤید نے سلطنت پائی یہہ تخت نشینی کے وقت دو برس کا لڑکا تھا اور مختاری پر طلر کی تھی سات ماہ کے بعد یہہ مرگیا اوسکے بعد **ملک الظاہر ططر ابو الفتح** فرمان فرما ہوا اس نے تین ماہ تین یوم سلطنت کی اور مرگیا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت تھا مگر اسکی عمر نے وفا نہ کی اوسکے بعد **ملک الصالح محمد بن ططر** سلطان ہوا اور چار ماہ سلطنت کرکے بسبب نفاق درباریون کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الاشرف ابو النصر** نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ مصر کے بڑے بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے عدل و انصاف مین مشہور تھا قرآن شریف کے سننے کا اسکو کمال شوق تھا اکثر اوقات صائم الدہر رہتا تھا دن کو کھانا نہ کھاتا جزیرہ قبرص اس نے فتح کیا سولہ برس تک بادشاہت کی یہہ اپنی موت سے

۷۴۱ھ مین مرگیا پھر ملک عبدالعزیز ابوالمحاسن بادشاہ ہوکر خود ہی بعد چند روز کے حکومت سے دست بردار ہوا پھر **ملک الظاہر ابوسعید** نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ جامع اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ تہا چودہ برس چہہ ماہ تک اس نے حکومت کی ۷۵۵ھ مین مرگیا پھر **ملک المنصور عثمان** ابوالسعادت نے بادشاہ ہوکر چالیس روز تک حکومت کی اور معزول ہوا پھر **ملک الاشرف** ابوالنصر نے تخت پایا اسکے وقت ملکت مصر کو کمال رونق ہوئی یہہ بادشاہ کثیر العطا قلیل الخطا حسن خلق و مروت تہا آٹہہ برس دو ماہ اس نے بادشاہت کی آخر پندرہوین جمادی الاول ۷۶۵ھ مین مرگیا پھر اسکا بیٹا **احمد ابوالفتح** بادشاہ ہوا اور پانچ ماہ چار یوم حکومت کرکے تخت سے اوتارا گیا پھر **ملک الظاہر ابوسعید عشر** قدم ناصری نے تخت پایا اور چہہ سال دو ماہ سلطنت کے ۷۸۴ھ مین مرگیا پھر ملک ظاہر ابوسعید علائی ملیبائی ملک سلطنت سنا پانچہ یوم تک سلطنت کرکے معزول ہوا اور ابوسعید فریغا اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور دو ماہ تک فرمان فرما رہا اس کے بعد

ملک الاشرف ابوالنصر ظاہری

فرمان فرمائے مصر ہوا اس بادشاہ نے سلطنت کا کام بڑی عقلمندی و دیانت داری سے کیا رعیت اس سے نہایت راضی رہی اس نے بہی رعایا کیساتہہ بڑے بڑے سلوک کیئے بڑی بڑی مسجدین اور خانقاہین اور مدارس اس نے بنوائی اور اڑتیس سال چہہ ماہ بادشاہت کی اس عرصہ مین کسیطرح کا ظلم اس نے کسی پر نہ کیا آخر اپنی موت سے انوار کے روز ماہ ذیقعدہ ۸۴۱ھ مین مرگیا اسکے مرنے کا رعایا کو کمال افسوس ہوا کہ ایسا بادشاہ اس خاندان مین نہ تو کوئی پہلے ہوا تہا اور نہ پیدا ہونیکی امید تہی

ملک الناصر محمد ابوالسعادت بن ملک الاشرف

باپ کے تخت پر بیٹہا اور عیش و عشرت مین ایسا مصروف ہوا کہ حکومت و سلطنت کی اسکو خبر نہ رہی اسطرح دو برس چہہ ماہ کی حکومت کے بعد مقتول ہوا اوسکے بعد **ملک اشرف فالفرہ** جو پہلے سپہ سالار تہا بادشاہ بنا مگر دشمنون نے ایسا پوشیدہ اوسکو قتل کیا کہ اوسکا کچہہ حال نہ کہلا کہ وہ کہان گیا بعد ازان **ملک ظاہر ابویوسف فالفرہ** بادشاہ ہوکر ایک سال آٹہہ ماہ فرمان فرما رہا اوسکی بدخویون سے تنگ آکر فوج نے اوسپر حملہ کیا اور وہ بہاگ کر مصر کے علاقہ سے نکلگیا پھر **ملک اشرف جنبلاط**

بادشاہ ہوا اور ایک سال کی حکومت کے بعد قتل کیا گیا پھر ملک العادل سیف الدین طغرل نے
نے بادشاہت پائی مگر چار مہینے کی حکومت کے بعد مخالفین نے اسکو قتل کر ڈالا پھر

ملک الاشرف ابو النصر فالفرہ الغوری

فرمان فرما ہوا یہ بادشاہ بڑا سخت دل ظالم خونریز تہا بندگان خدا کو اس نے سخت ایذا دی سیزدہ مہینے
نو مہینے اس نے سلطنت کی پھر سلطان سلیم اول عثمانی شاہنشاہ روم نے اسپر یورش کی اور اسکو قتل کر ڈالا

ملک الاشرف طومان بائی

تخت سلطنت پر بیٹھا یہ برادر زادہ فالفرہ غوری کا تہا سلطان سلیم عثمانی نے اسپر بھی یورش کی
اور مصر سے بے دخل کر کر یہہ حال کیا کہ کوئی متنفس دعویدار سلطنت اس خاندان مین نہیں ہوا طومان بائی
آخری بادشاہ اس خاندان کا گذرا ہے اسکے بعد سلطنت مصر کے متعلق وزیر حکومت سلطنت روم کے ہوئی

پندرہوان چمن - سلاطین فرقہ ملاحدہ کے ذکر مین جو ولایت قہستان
مین حاکم و فرمان فرما رہے

اصل مین یہہ فرقہ ایک شاخ فرقہ شیعہ اسماعیلیہ کے شمار کیا گیا ہے اور بانی اس خاندان اور فرقہ
کا ایک شخص حسن نام تہا جسکو حسن صباح حمیری کہتے تہے حسن کا باپ علی بہی شیعہ مذہب تہا پہلے وہ
رے مین رہتا تہا وہان سے یمن مین آیا چند روز وہان قیام رکہہ کر شہر قم کو گیا قم سے پہر رے مین آکر
قیام پذیر ہوا چونکہ وہ شیعہ مذہب رکہتا تہا جہان وہ جاتا تہا لوگ اسکی صورت سے بیزار ہو جاتے تہے
ابو مسلم حاکم رے نے بہی جب سنا کہ وہ شیعہ تبرائی ہے تو اسکی بہی اسکے ساتہہ سخت عداوت ہو گئی
اور اسکو اپنی جان کا اندیشہ دامنگیر ہوا ناچار اس نے رے کو چہوڑا اور نیشاپور مین آیا یہان آکر
اوس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا اور واسطے دفع کرنے مظنہ شیعہ پن کے حسن اپنے بیٹے کو اوس نے
امام موفق نیشاپوری کی خدمت مین بیٹہا کیا اور حسن کہ آپ حسن کو علوم دینی پڑہائین اور خود گوشہ گزین
ہو کر عبادت مین مشغول ہوا حسن مذکور نے ہمراہ نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور مین امام

موفق کی خدمت میں تعلیم پائی ایک دن حسن کے باپ علی نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام بڑی دولت و حکومت کا مالک ہوگا اور عمر خیام بھی بڑے مدارج علم و فضل کو پہونچے گا اور حسن اسکا بیٹا بھی ظاہری باطنی رتبہ کا مالک ہوگا یہہ بات سنکر ان تینوں نے آپس میں عہد و پیمان کر لئے کہ ہم تینوں میں سے جو شخص پہلے صاحب مرتبہ ہو وہ دوسرے کے ساتھ یہہ مروت و احسان پیش آئے اور اپنی دولت و حشمت میں باقی دونوں کو شریک سمجھے اتفاقاً سب سے اول نظام درجۂ اعلے پر پہونچا اور شاہان سلجوقی کے دربار میں اوسکو وزارت ملی اور خواجہ نظام الملک خطاب پایا یہہ حال سنکر پہلے عمر خیام اوسکے پاس گیا اور نظام الملک نے حتے الامکان اوسکی خوبی و بہبودی میں دریغ نہ کیا حسن نے جب نظام الملک کی ترقی کا حال سنا منتظر رہا کہ وہ مجھکو خود اپنے پاس طلب کریگا آخر وہ خود نظام الملک کے پاس گیا اور ملاقات کی پہلے وہ کچھہ متوجہ نہوا تب اوسنے اوسکو ملامت کے اور اقرار کی وفا پر مجبور کیا آخر نظام الملک حسن کو بادشاہ کے روبرو لے گیا اور اوسکے علم و فضل کی تعریف کی اور عہدہ دیوانی دفتر کا دلایا مگر یہہ بھی بادشاہ کو خبر دی کہ یہہ شخص کم حوصلہ اور مزاج کا ملکا ہے اسکی بات پر چندان اعتبار نہ کیجئے چند سال کے بعد جب بادشاہی دربار میں رسوخ پا لیا تو بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ نظام الملک وزیر لاکھوں روپیہ ہر روز فقرا و غربا و شاہی اہلکاروں پر تقسیم کرتا ہے شاہی خزانہ اس نے خالی کر دیا ہے دربار کے سب ارکین اسی کا کلمہ پڑھتے ہیں اگر یہہ چاہے تو بادشاہ کو معزول کر کے خود تخت نشین ہو سکتا ہے اس سے حساب لیا جائے تو کروڑوں روپیہ باقیات کے خزانہ میں داخل ہو یہہ بات سنکر بادشاہ کا مزاج وزیر کیطرف سے متغیر ہو گیا اور حکم دیا کہ کاغذ حساب کا حسن تیار کرے پھر تو بدی کرنے پر مستعد ہو گیا نظام الملک کے سب اہلکار اس نے دفتر سے نکلوا دیے اور چند ماہ کے عرصہ میں کاغذ حساب تیار کیا ایک توبرہ لوگاں بنا کر بادشاہ کے پاس لے گیا چونکہ ہر کام کا آخر برا ہوتا ہے جبر مذہبہ کاغذ حساب کا لیکر بادشاہ کی پاس گیا بادشاہ دریا کے کنارے پر مچھلی کا شکار کھیل رہا تھا جب سے دفتر دریا کے کنارے جا کر کھولا اور چاہتا تھا کہ اٹھوا کر شاہی خیمہ میں لیجائے سو اتفاقاً ایسی ہوا چلی کہ تمام دفتر کے اوراق اڑ کر دریا میں جا پڑے اور حسن منہہ دیکھتا رہ گیا اتنے میں

شاہی چوبدار یا اور حکم دیا کہ بادشاہ دفتر کا حساب طلب کرتے ہین اوسوقت یہانا چار تمہارا دربار جاکر
بہت عذرات کیجیے مگر بادشاہ نے ایک نہ مانی اور کہا کہ تو کاذب ہے ناحق وزیر کی عزت مین فرق ڈالتا ہے
چونکہ ارکین دربار سب اس کے دشمن تھے سب نے اسکی بات کو ہنسی مین اوڑا دیا اور بادشاہ نے بیعزت
کرکر اسکو دربار سے نکلوا دیا اور وزیر کو خلعت فاخرہ بخشا دہان سے ذلیل ہوکر یہہ اصفہان مین آیا اور
ابو الفضل نام ایک امیر کے پاس سکونت اختیار کی ایک روز ابو الفضل کے روبرو اس نے تقریر کی کہ اگر
دو یا تین بچے اور جانی دوست میری رفاقت مین ہوتے تو مین ایک روز زمین ملک شاہ سلجوقی کی
بادشاہت اور نظام الملک سے دہقان وزیر کی وزارت زیر و زبر کر دیتا یہہ تقریر سنکر ابو الفضل نے
جانا کہ اس شخص کے دماغ مین خلل آگیا ہے اسکا علاج کرانا واجب ہے چنانچہ دوسرے روز اوس نے
طبیب کو بلایا اور حسن کے معالجہ کے لئے حکم دیا حسن یہہ حال دیکھکر نہایت ناراض ہوا اور کہا کہ میرے
دماغ مین خلل نہین ہے بلکہ مین راست اور درست کہتا ہون اور مین ایسا کر سکتا ہون امیر نے
جواب دیا کہ ہماری رائے مین تمکو دماغی خلل ہے جو تم ایسی نادانی کی تقریر کرتے ہو دو تین آدمیون
کی رفاقت سے تم ایسے بادشاہ کی بادشاہی جو حلب سے لیکر کاشغر تک سلطنت کرتا ہے اور ایسے
وزیر کی وزارت جو مختار کل مدار المہام اوس بادشاہ عالیجاہ کا ہے ایک روز مین کیونکر زیر و زبر
کر دوگے اور اون کی جگہہ خود بادشاہ بنجاؤگے بہرحال تمہارا علاج ہو تو مناسب ہے جب امیر نے
اسکو جانا کہ یہہ پرگو و فضول آدمی ہے تو اسکو کچھہ دیکر وہان سے رخصت کر دیا وہان سے یہہ مصر مین
آیا اور اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کرکے یہہ خلیفہ مستنصر باللہ اسماعیلی کے دربار مین حاضر ہوا اور اپنے
زیدانہ تقادیر سے بادشاہ کو بکمال خوش کیا اور بڑا بہاری روزینہ اپنے واسطے مقرر کرا کے مذہب
اسماعیلیہ کا داعی و ہادی مقرر ہوا پھر تو یہہ برسر منبر اسماعیلیہ مذہب کے ہدایت لوگون کو کرتا
آخر جب مستنصر نے اپنے بیٹے نزار کو ولیعہدی کا خلعت پہنایا اور لوگ ناراض ہوئی تو خلیفہ نے
دوسرے بیٹے احمد المستعلی باللہ کو ولیعہدی دی اور نزار کو ولیعہدی سے محروم کیا
تو حسن نزاریہ فرقہ کا حامی بنا اور کہا کہ امام کا حکم وہ سند ہے جو پہلے جاری ہو چکا ہو خلافت

حامامت بیشک نزار کا حق ہے چونکہ امیر الجیوش خلافت کا بھی فوق نزار پر کیطرف تہا دونونے ملکر چاہا کہ شورش برپا کرین اور نزار کو ولیعہدی دلوادین یہ ارادہ حسن کا خلیفہ پر کھل گیا اور اوس نے ناراض ہوکر حسن کو قلعۂ میاط مین مقید کردیا اتفاقاً جس رات یہ قید ہوکر قلعہ مین گیا اوسی رات کو قلعہ کا ایک مضبوط برج خود بخود گر پڑا لوگون کو یقین ہوگیا کہ حسن کی کرامت سے یہ مضبوط برج مسمار ہوگیا ہے خلیفہ نے اسکا وہان رہنا مناسب نجانا اور حسن کو ایک جہاز مین سوار کرکے افریقہ کی مغرب کیطرف جلاوطن کردیا اتفاقاً اوسوقت کہ حسن جہاز پر سوار تہا دریا مین طوفان آگیا قریب تہا کہ جہاز غرق ہوجائے جہاز پر جو اور لوگ سوار تہے سب گہبرا گئے اور مارے خوف کے سب کا رنگ زرد ہوگیا سوا حسن کے کہ اوسوقت بہی لوگون کو دیکہہ کر ہنستا تہا ناخدا نے یہ حالت دیکہکر حسن سے پوچہا کہ تمام لوگ جو جہاز پر سوار ہین موت کے پنجہ مین گرفتار ہین اور تم ہنستے ہو یہہ کیا ہنسنے کا موقع ہے حسن نے جواب دیا کہ مجہکو امام برحق نے کہہ دیا ہے کہ اس طوفان سے کچہہ اندیشہ نکر جہاز صحیح وسلامت منزل مقصود پر پہونچ جائیگا کسیکا نقصان مالی یا جانی کا نہین ہوگا اتفاقاً ایسا ہی وقوع مین آیا کہ ایک ساعت کے بعد طوفان فرو ہوگیا سب لوگ جو جہاز پر سوار تہے حسن کی کرامت کے معتقد ہوگئے ناخدا نے حسن کی خواہش کے موجب شام کی حدود مین حسن کو پہونچا دیا حسن جہاز سے اتر کر پہلے حلب مین آیا پہر بغداد کو گیا پہر اصفہان کیطرف گردش کی اور جہان جہان پہونچا لوگون کو ترغیب دیکر اپنے عقائد کی تعلیم اور نزار کی امامت کی تلقین دیتا رہا یہان تک کہ ہزارون آدمی اسکی بیعت مین آگئے چنانچہ عراق و آذربائیجان کے علاقون مین بہت سی خلقت اسماعیلی نزاری مذہب مین داخل ہوگئے اور بہت کامل شاگرد اپنے اوس نے قلعہ الموت و قلعون و قہستان وغیرہ علاقون کیطرف روانہ کئے اور اس مذہب کا نام لوس نے ملت حشاشین رکہا بہت سی گردش اور سیر کے بعد خود ہی حسن قلعہ الموت کے پاس مقیم ہوکر اپنے زہد و ورع و تقوے سے لوگون کو اپنی طرف راغب کیا اور نوبت یہان تک پہونچی کہ جو فوج قلعہ الموت مین شاہ سلجوقی کیطرف سے مامور تہی اور میر مہدی علوی نام ایک قلعدار اونپر حاکم تہا سب کے سب اسکے مرید ہوگئے آخر ماہ رجب ۴۸۳ھ مین فوج مامورہ قلعہ نے چاہا کہ حسن سے جنگ و قتال

اوسوقت مولانا مہدی مقرر ہوچکا تہا قلعہ کے اندر رہا کرے اور وہ تمام فوج حسن کے پاس آئی اور بڑی عزت کے ساتہہ حسن کو قلعہ مین لے گئے جب یہہ قلعہ مین پہونچا قلعدار کی حکومت کو قلعہ مین فروغ نہا اور حسن نے قلعدار کے پاس یہہ التماس کی کہ اس قلعہ کی متعلقہ زمین مین سے مجکو اسقدر زمین قیمتاً جسپر ایک چمڑا گائے کا محیط ہوسکے تین ہزار دینار سرخ کے عوض مین دیدو قلعدار فریب مین آگیا اور بیعنامہ لکہدیا حسن نے اوس ایک گائے کے چمڑے کا اسقدر باریک شتہ نکالا کہ وہ رشتہ تمام قلعہ کو محیط ہوگیا بعد اسکے ایک قطعہ حسن نے مظفر نام ایک اپنے دوست کے نام لکہا کہ مین نے تین ہزار دینار کو قلعہ الموت قلعدار سے خرید کرلیا ہے تم یہہ دینار قلعدار کو دیدو چنانچہ مظفر کے آدمیون نے تین ہزار دینار قلعدار کو دیکر قلعہ سے باہر نکالدیا جب قلعہ حسن کے ماتحت اور قلعہ کی فوج مرید ہوگئی تو اس نے اپنی حکومت اور مذہب کو پہیلایا تمام رودبار اور قہستان کا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا پینتیس ۳۵ برس تک حسن نے حکومت کی اصل مین مذہب حشاشین کا بہی اسماعیلی مذہب تہا اور وہی تعلیم تہی مگر حسن نے اوس مین تغیر و تبدل بہت کردی تہی بجائے ۹ درجہ کی تعلیم کے اس نے سات درجہ مقرر کئے اور ایک فرقہ فدائے نزاری کا قرار دیا جنکو یہہ تعلیم دی گئی تہی کہ وہ اپنی جان کو کچہہ چیز نہ سمجہین حتے الامکان اوس شخص کو جو اپنے مذہب کے برخلاف ہو قتل کرکے بہشت حاصل کرین یہہ لوگ شیخ الجبل یعنے حسن صباح کو تمام دنیا کا مالک جانتے تہے اوس کے حکم کو خدا کا حکم تصور کرتے تہے گویا جو شخص اوس سے پہرا وہ خدا سے پہرا ان فدایون کا لباس سرخ و ستارہ سرخ کمربند اور تمام لباس سفید ہوتا تہا تہہ مین تیر یا چہری رکہتے تہے ان لوگون کو شراب پینے زنا کرنے کی اجازت تہی تکالیف شرعی سب اون سے اوٹہادی تہی اور حکم تہا کہ یہہ لوگ دو وقت بہنگ پئین اور بہنگ پلاکر اوسکے نشہ مین اونکو بہشت کے جلوے دکہلائے جاتے تہے اور محض سبب کثرت بنگ پینے کے انکا خطاب حشاشین مقرر ہوا تہا کیونکہ حشیش لغت مین بہنگ کو کہتے ہین اور حشاشین بنگ پینے والون کو اس گروہ کے لوگونے ہزارون مسلمان بنظر حصول ثواب کے قتل کرڈالے اور سبب اونکی بیدینی اور بے رحمی کے علمائے اہل سنت نے اونکو ملاحدہ کا خطاب دیا خواجہ نظام الملک وزیر ملک شاہ سلجوقی کا

جسکے ساتھہ حسن کی کمال عداوت تھی ایک فدائی نزاری کے ہاتھہ سے قتل ہوا بلکہ ملک شاہ سلجوقی کو بھی کسی فدائی نے زہر دیکر شہید کیا تمام ملک شام مین حشاشین کا مذہب پھیل گیا قلعہ طرابلس کا بھی حشاشین نے فتح کیا سلطان سنجر سلجوقی نے بھی آخر فدایون کے پوشیدہ حملون سے ڈرکر صلح کو غنیمت جانا غرض حسن صباح نے ہزارون مسلمانون کو گمراہ کرکے کندہ دوزخ بنایا آخر ماہ ربیع الآخر ۵۱۸ھ مین جہنم واصل ہوا مرنے کے وقت اس نے مریدون کو جمع کرکے آخری ملاقات کی اور اسی وقت مرگیا۔

کیاہ بزرگ امید

حسن صباح بانی مذہب کے مرنے کے بعد اوسکی وصیت کے موجب کیاہ بزرگ امید شیخ الجبل جانشین ہوا اور وزیر علی نزاری قرار پایا اسکے وقت فدائی لوگون نے ولایتون مین دھوم مچا رکھی تھی صدہا آدمی اونکی خونخوار تلوارون سے مارے جاتے تھے اور جاسوس ہزارون جا بجا مقرر تھے ابوہشام نام ایک سید نے گیلان مین خروج کیا اور ظاہر کیا کہ مین امام برحق ہون جو شخص میرا مطیع ہوگا بہشت پائیگا بزرگ امید نے اوسکو کہلا بھیجا کہ اس خطرناک دعوی سے باز آ ورنہ قتل ہوگا یہہ تحریر سنکر وہ غضب مین آیا اور جواب نامہ مین کلمات سخت اسکے نسبت لکھے بلکہ گالیان دین بزرگ امید نے اوسپر لشکر کشی اور گیلان پہونچکر کئی لڑایان لڑا آخر ابوہشام پکڑا گیا اور بزرگ امید نے اوسکی تشکین باندہ کر زندہ آگ مین ڈلوا دیا پھر سلطان محمود چچا اور جانشین سلطان سلجوقی سنجر کا قلعہ الموت پر چڑہ آیا حشاشین نے بڑے بڑے مقابلے اوسکے ساتھہ کئی آخر شکست کہائی اور قلعہ سلطان محمود کے قبضہ مین آگیا جب بادشاہ اپنی فوج اور قلعدار وہان چھوڑکر واپس گیا حشاشین نے پھر قلعہ فتح کرلیا بعد وفات سلطان محمود کے حشاشین تمام ولایت قزوین مین پھیل گئی یہانتک کہ بادشاہ موصل پر آٹہہ فدایون نے اوسوقت کہ وہ نماز پڑہنے کے لیے مسجد کو جاتا تہا حملہ کیا شاہ موصل مارا گیا اور سات فدائی اوسوقت مقتول ہوئے ایک فدائی اونمین سے جو بچ رہا تہا کوئی روز مفقود الخبر رہا اوسکی والدہ کو خبر پہونچی کہ تیرا بیٹا بہی شاہ موصل کے حملہ مین مارا گیا یہہ خبر پاکر اوسکی والدہ نے بڑی خوشی کی لباس سنجہ اور عطریات ملکر گہر مبارکباد لیتے پہرتے

تھے اور شکرانہ ادا کرتے تھے کہ بہت خوب بات ہوئی کہ اوسکا بیٹا شہید ہوا اتنے مین اوسکو خبر آگئی کہ تیرا بیٹا زندہ ہے یہہ اطلاع پاکر وہ بحال غمناک ہوئی سر کے بال اوس نے اوکھاڑ ڈالے منہہ نوچ لیا اور بہت روئی صف ماتم کی بچھا کر ہو بیٹھی اس غم مین کہ اوسکا بیٹا شہید کیون ہوا بزرگ امید کے وقت مین سینکڑون علما وصلحا وفضلا ومشائخ اہل تسنن فدائی نزاریون کے ہاتھہ سے قتل ہوئے ہر ایک شہر مین اون کے قتل سے شور وغل مچ گیا تھا مشکل بات یہہ تھی کہ فدائی لوگ اپنے مذہب کو چھپا رکھتے تھے اور بڑے بڑے امیرون اور بادشاہون کے پاس نوکر تھے جب اونکو موقع ملتا تھا اوسکو قتل کرکر بھاگ جاتے تھے چونکہ اسماعیلیہ خاندان کے ساتھہ بھی بسبب حاشینی نزار کے فدایون کی مخالفت تھی دسوان خلیفہ اسماعیلی بھی انہین کے ہاتھہ سے قتل ہوا خلیفہ بغداد کو بھی عین شاہراہ پر جاتے ہوئے فدایون نے قتل کرڈالا اور اوسکے ناک اور کان کاٹ کرلے گئے کیا بزرگ امید سنہ ۵۳۹ھ مین بقضا الٰہی مرگیا۔

محمد ابن کیا بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اوسکا بیٹا محمد جانشین اپنے باپ کا ہوا اس شیخ الجبل کے وقت خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو فدایون نے سنہ ۵۲۹ھ مین قتل کرڈالا اوسکا بیٹا الراشد باللہ فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کے عوض لینے کے لئے الموت کو چلا اثنائے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے خیمہ مین دھوپ کے سبب سے سویا چار فدائی خیمہ کی پشت کی طرف گھس گئے اور خلیفہ کا کام تمام کرکے چلدیئے اس قتل کی خوشی مین آٹھہ روز تک قلعہ الموت مین شادیانے بجے اور چراغان ہوئی اوسوقت شیخ الجبل کے جاسوس گھر گھر اور کوچہ بکوچہ مامور تھے جسکو قتل کرنا منظور ہوتا تھا اوسکا نام فہرست مقتولین مین درج ہوکر حکم اوسکے قتل کا جاری ہوجاتا تھا اور وہ فی الفور ہر ایک حیلے سے قتل کیا جاتا تھا یہہ بات کبھی وقوع مین نہ آئی کہ کسیکا نام مقتولین مین درج ہوکر وہ بچ رہا ہو یہہ صرف دشمنون کی ہی واسطے نہ تھی بلکہ بے موجب عام مسلمان بیحد وحساب قتل کئے جاتے تھے مقتولین کا مال جو قاتلون کے ہاتھہ آتا تھا فی الفور شیخ الجبل کے خزانہ مین پہونچایا جاتا تھا محمد ابن

کیا بزرگ امید نے بہت روز سلطنت نہین کی تہی کہ فدایون نزاریون کی توجہ اوسکے بیٹے حسن کیطرف ہوگئے اسلئے محمد نے اپنی مرضی سے منصب حسن کو دیدی۔

حسن ثانی بن محمد بن کیاہ بزرگ امید المشہور بامام علی ذکرہ السلام

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کے اوسکو بیٹا محمد ابن کیاہ بزرگ امید کا جانتے ہین اور اسماعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندے رودبار اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان زمانہ حسن ابن صباح موجد مذہب حشاشین کے ایک شخص معتمد موسوم ابوالحسن سعیدی ایک برس بعد وفات مستنصر باللہ علوی اسماعیلی کے مصر سے آکر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد نزار بن مستنصر باللہ سے لایق امامت کے تہا ہمراہ لایا اس راز پر سوائے احسن ابن صباح کے اور کوئی شخص واقف نہ تہا چنانچہ حسن صباح نے ابوالحسن کو بہت خاطر اور تعظیم سے اپنے پاس رکہا اور بعد تہوڑے عرصہ کے اوسکو رخصت کردیا اور اوس جوان امام کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے آباد کردیا امام مذکور گوشہ نشین ہوکر عبادت مین مصروف رہا اور اوسی گانو کی ایک عورت سے نکاح کرلیا جب وہ عورت امام مذکور کے نطفہ سے حاملہ ہوئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیا بزرگ کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ یہہ راز کسی پر نہ کہلے اب مین جاتا ہون جب اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اوسکی تم پرورش کرنا اور عورت کو گہر مین ڈال لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ لڑکا یہہ حسن تہا پہلے لوگ اسکو محمد ابن کیا بزرگ کا بیٹا تصور کرتے رہے جب یہہ بات کہل گئی کہ یہہ امام نزاری کا بیٹا ہے تو سب کا رجوع اوسکیطرف ہوگیا یہان تک کہ محمد کو سلطنت سے جواب دیدیا اور حسن کو مالک تخت و تاج بنایا حسن کی تعظیم اندازہ سے زیادہ ہوتی تہی اور سب اوسکا نام زبان پر لانا بے ادبی سمجہتے تہے اسواسطے اوسکا خطاب علی ذکرہ السلام مقرر کردیا اس نے اپنے پیروان ملت سے تمام تکالیف شرعیہ دور کردی تہین شراب زنا لواطت سب کچہہ حلال کردیا تہا اور برملا کہتا تہا کہ مین نے تمکو خدا سے ملا دیا ہے خدا کا خلیفہ روی زمین پر مین ہون بہشت و دوزخ سب میرے اختیار مین ہے جب ایسی اجازت امام کیطرف سے ہوگئی بچہ بازی وزنا علانیہ ہونے لگا اور جو مسلمان اوسکے

علاقہ مین رہتے تہے سب وطن چہوڑکر چلے گئے ۱۱ تاریخ ماہ رمضان ۵۵۶ھ کو حسن نے اپنے علاقہ کے رؤسا جمع کئے اور عیدگاہ کے مقام پر چار ممبر ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتہا سفید قائم کئے پہلے سبز ممبر پر کہڑے ہوکر کہا کہ مین امام زمان ہون سب تکالیف شرعی آج مینے ساقط سے اوٹہالی ہین اور احکام شرعیہ کو منسوخ و نابود کردیا ہے لوگون کو چاہیئے کہ خدا کی محبت دل مین رکہین نماز روزہ حج زکوۃ عمل میں نہ لائین جو چاہین سو کرین کسی عمل کو گناہ نہ جانین پہر سرخ ممبر سے اوتر کر روزہ افطار کردیا سب نے امام کے ساتہہ روزہ توڑا اور عید کیطرح خوشی کے شادیانے بجائے اوس روز کا نام عیدالقیام رکہا گیا پہر سرخ ممبر پر گیا اور ایک خط جیب سے نکالکر پڑہا اوسکا یہہ مضمون تہا کہ یہہ فرمان امام مہدی آخرالزمان کیطرف سے حسن کے نام پر ہے جو ہمارا نائب و وزیر روئے زمین پر ہے اسکا حکم ہمارا حکم ہے اور ہمارا حکم خدا کا حکم ہے مسلمانون کو چاہیئے کہ اسکی پیروی کرین غرض اس بیوقوف اور لعین حاکم نے ایسے ایسے احکام جاری کرکے سب کو کافر بنادیا آخر چار سال حکومت کرکے اپنے بہائی کی عورت کے ہاتہہ سے بقول بعضے اپنی خسر پورہ کی ہاتہہ سے مقتول ہوا سال قتل اسکا ۵۶۳ھ ہے۔

محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

حسن ثانی کے قتل کے بعد اوسکا بیٹا محمد جانشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کے انتقام مین بہت سے اپنے کنبہ کے آدمی زن و مرد قتل کرڈالے بہت سی خونریزی کی اور قواعد مذہب کے اپنے باپ کے آئین کے مطابق جاری رکہی ہزارون مسلمانون کے خون اپنی گردن پر لیے آخر جلال الدین اسکے بیٹے نے باپ کو زناکار و عیاش و خونریز تصور کرکے زہر دیدیا اور یہہ ملحد ۵۵۷ھ مین ہلاک ہوا

جلال الدین بن محمد بن حسن بن محمد بن کیا بزرگ امید

اپنی سلطنت کے وقت یہہ بادشاہ اپنے باپ کے مذہب اور افعال اور کردار سے بیزار ہوا اور تائب ہوکر نو مسلم اپنا خطاب کہا دین محمدی کے احکام اسنے جاری کئے ہر ایک قریہ اور شہر مین مسجدین بنوائین و اعظ مقرر کئے حدیث و تفسیر کے مدرسے جاری کئے خلیفہ ناصر عباسی و محمود

سلجوقی وخوارزم شاہ وغیرہ شاہان اسلام کے ساتھہ صلح کے حسن صباح کے عقائد کی کتابون کو جلاکر خاک کردیا اور برملا اوسکو لعن کہنا شروع کیا اس نے بحمایت وامداد خلیفہ بغداد کے اوس کے دشمنون کے ساتھہ جنگ کی اسکے عہد مین چنگیز خان تاتاری خوارزم شاہ کی سلطنت پر متسلط ہوا اسنے بہی حسب مصلحت وقت چنگیز خان کی اطاعت منظور کی اور اپنے ملک کو تاتاریون کے تاراج سے بچایا آخر ۶۱۷ھ مین مرگیا۔

علاء الدین محمد بن جلال الدین نومسلم

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر مذہب الحاد کو پہر تازہ کیا اپنے باپ کے مسلمان امیر سب قتل کرڈالے اور مسلمانون مین سے جنہون نے الحاد کا مذہب پہر قبول کرلیا وہ قتل سے بچے باقی سب مسلمان تہہ تیغ ہوئے اسی کے وقت محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام سے اخلاق ناصری تصنیف ہوئی اس بادشاہ کا زمانہ بکمال ظلم وستم تبدینی کے گذرا آخر ۶۱۸ھ مین سہی حسن مازندرانی ایک امیر نے رکن الدین اسکے بیٹے کی اشارے سے اسکو قتل کرڈالا۔

رکن الدین بن علاء الدین بن جلال الدین قہستانی

اس بادشاہ کی حکومت کو ایک سال بہی نہین گزرا تہا کہ ہلاکو خان تاتاری کی فوج اس کی سرکوبی کو آئی ہلاکو خان نے اس علاقہ مین داخل ہوکر بہت سے جنگ وجدل کے بعد قلعہ الموت فتح کیا تمام ملک ومال اپنے تصرف مین لیا اور رکن الدین بارہ ہزار آدمی زراری کے ساتہہ قتل مین آیا قہستانی ملحدون کی سلطنت اسکی ذات پر ختم ہوئی اور اس فرقہ کی لوگ جہان جہان تہے سب لوگون نے قتل کرڈالے ٭

سولہوان چمن - سلاطین آل سلجوق کے بیان مین

اس قوم کا بزرگ وقائد نام دشت خزر مین بیغو بادشاہ کے دربار مین امیر تہا اُسکے بعد سلجوق اُسکے بیٹے نے بہی سالاری کا عہدہ پایا ایک روز وہ بادشاہ کے دربار مین آیا اور اپنی جماعت

کے غرور مین بادشاہ کے فرزندون سے مقدم ہوکر بیٹھ گیا یہہ حرکت اوسکی بادشاہ کو پسند نہ آئی اور اوسکی گرفتاری کی فکر مین ہوا سلجوق جب بادشاہ کی اس ارادہ سے آگاہ ہوا ایک سو سوار اور ڈیڑھ ہزار پیادہ پانسو اونٹ اور پنجاہ ہزار بکری ساتھہ لیکر وطن سے نکل آیا اور سمرقند مین پہونچکر طاہر کے روبرو مسلمان ہوگیا جنکے علاقہ مین سکونت اختیار کی چونکہ وہ علاقہ کفار ترک کے ماتحت تہا اسکو منظور نہوا کہ مسلمان ہوکر کفار کا خراج گزار رہو اس لیے اوس نے ترکون پر خروج کیا اور وہ علاقہ اُنکے قبضہ سے چھوڑا لیا اور یہہ حشمت بہم پہونچائی کہ ابراہیم سامانی ایلک خان سے بہاگ کر اسکے پاس آیا اور اسکی مدد سے ایلک خان کو مغلوب کیا اسکے تین بیٹے تہے میکائیل موسے ارسلان المشہور بغیو اون مین سے میکائیل ایلک خان کے جنگ مین قتل ہوا اوسکے بیٹے طغرل بیگ و جقر بیگ دو جوانمرد بانی سلطنت کے ہوئے۔

طغرل بیگ و جقر بیگ سلجوقی

سلجوق کے مرنے کے بعد یہہ دونو پوتے اُسکے ریاست کے مالک ہوئے انہون نے اپنی مملکت کو وسیع کرنے کے ارادہ پر اول قیصر پر حملہ کیا جب ایلک خان بادشاہ ماوراالنہر اُنکے مقابلہ کو آیا طغرل واپس اپنی ریاست گاہ کو آیا اور جقر بیگ اپنا لشکر لیکر روم کی ولایت کو چلا گیا وہان جاکر اُس نے بہت سا ملک لوٹا اور بڑا مال لیکر واپس آیا اور پے در پے جنگ ایلک خان کے ساتھہ کیے بہت سا ملک اُسکا دبا لیا اور خراسان مین مداخلت شروع کی یہہ خبر پاکر سلطان مسعود غزنوی بڑا بہاری لشکر لیکر ان پر چڑہ آیا اور شکست کہائی دوبارہ مسعود نیشاپور تک لشکر لایا مگر لڑائی کا فیصلہ نہ پایا اور واپس چلا گیا طغرل بیگ نے نیشاپور لے لیا اور سلطنت کے تخت پر بیٹہا جقر بیگ کل فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا خطبہ و سکہ مین دونو بہائیون کے نام شامل ہوئے یہہ خبر پاکر پہر سلطان مسعود بلخ تک آیا اور ارادہ جنگ کا کیا لیکن کامیاب ہوا آخر یہہ مہم دہا اپنے بیٹے مودود کے متعلق کرکر خود ہندوستان کو چلا گیا اور دریائے سندہ تک جاکر مقتول ہوا مودود نے باپکے جانے کے بعد ان کے ساتھہ جنگ کیا اور شکست کہاکر واپس ہوا اور بلخ

اِن کے تصرف مین آگیا۔ اِس فتح کے بعد خوارزم کے بادشاہ کو اُسکے وزیر شاہ ملک نے ملک سے بیدخل کرادیا اور وہ ان سے امداد کا خواہان ہوا اِنہون نے دو مرتبہ فوج بہم کرکر اُسکی مدد کی اور اُسکا ملک خوارزم شاہ کو دلادیا پھر طغرل بیگ نے دہستان و جرجان و رے کی ولایت کو فتح کیا آذربائیجان کے علاقہ کو لیا وان سے روم کی ولایت پر یورش کی اور بڑے بڑے قلعہ مفتوح کیے اور چاہا کہ حج کو جائے مصر کا راستہ خلفائے اسماعیلیہ سے پاک کرے ۴۵۴ھ مین بغداد مین پہونچا اور اسماعیلیون پر غالب آکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اِتنے مین طغرل کو خبر پہونچی کہ عراق عجم مین ابراہیم نیال اُسکے مادری بھائی نے شورش برپا کیا ہے اِس نے اُسکی سرکوبی کو مقدم جانا اور ادھر متوجہ ہوا اُسوقت امیر سباسیری نے جو میدان خالی پایا بغداد مین آیا اور بامداد خلیفہ علوی کے خلیفہ قایم بامر اللہ عباسی کو قید کرلیا طغرل نے ہمدان مین پہونچکر الپ ارسلان بن جقر بیگ کو جو جقر بیگ کے مرنے کے بعد خراسان مین حاکم تھا مدد کو بلایا اور دونو نے ملکر ابراہیم نیال کو قتل کیا اور اِس انتظام کے بعد پھر بغداد کو مراجعت کی اُسکے آتے ہی سباسیری بھاگ گیا اور طغرل نے عبد الملک کندری کی معرفت خلیفہ قائم کو قید سے چھوڑکر پھر خلافت کے تخت پر بٹھلایا اور خلیفہ کے بیٹی اپنے نکاح مین لی وہان سے رے کیطرف معاودت کی جب رے مین پہونچا ۴۵۵ھ مین ستر برس کی عمر پاکر مرگیا چھبیس ۲۶ سال سلطنت کی وفات کے وقت الپ ارسلان اپنے برادرزادے کی تخت نشینی کی وصیت فرمائی۔

الپ ارسلان بن جقر بیگ سلجوقی المخاطب بعضد الدولہ ابو شجاع بہادر

طغرل کی وصیت کے بموجب الپ ارسلان بے بادشاہت پائی اور وزارت خواجہ نظام الملک کو عطا فرمائی اُسکے وقت سلجوقی سلطنت کھال رونق پر آئی دریاے جیحون سے دجلہ تک اور عیاذاً باللہ سے بحر محیط تک کل ملک اُسکے قبضہ مین تھا ترکستان کے خان کی لڑکی اُسکے بیٹے ملک شاہ اور سلطان محمود غزنوی کی لڑکی اُسکے دوسرے بیٹے ارسلان شاہ کی ساتھ منسوب ہوئی اور اُسکو خبر پہونچی کہ قیصر روم نے چھہ لاکھ سوار رومی و روس و ارمینی یونان سے جمع کرکر یہہ ارادہ کیا ہے کہ پہلے

بغداد کو جائے خلیفہ پر فتح پائے پھر خراسان کو آپکی سلجوقی سلطنت کو اپنے قبضہ مین لائے یہہ خبر پاکر سلطان نے باتفاق نظام الملک وزیر کے صرف دس ہزار سوار جان نثار ساتھہ لیکر روم کو کوچ کیا اپنے قلت دشمن کی کثرت کا کچھہ خیال نفرمایا جب دونو فوجون کا مقابلہ ہوا ایسی سرگرمی کے ساتھہ لڑا کہ رومی بھاگ نکلے اور قیصر روم کو ہرامین نام سلطان کے ایک غلام کے پنجہ مین گرفتار ہوا سلطان نے اسکو تاج بخشی کی اور تابعدار بنایا اس فتح کے بعد خوارزم و خورستان وغیرہ ولایتون کیطرف دورہ کیا پھر ایک بادشاہ سے خراج لیا آخر عمر مین سلطان ماوراالنہر کے ملک مین گیا اور یوسف نام ایک متمرد قلعہ دار روبرو گرفتار ہوکر آیا سلطان نے اُس سے باعث تمرد کا دریافت فرمایا وہ بیباکی و بدکلامی پیش آیا سلطان نے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا یہہ حکم سنکر یوسف نے خنجر کھینچ لیا اور سلطان کے مارنے کو دوڑا امراؤنے اوسکو پکڑ لیا مگر سلطان نے حکم دیا کہ اسکو چھوڑ دو سلطان کا ارادہ ہوا کہ اسکو اپنے ہاتھہ سے قتل کرے جب وہ نزدیک پہونچا سلطان نے اوسکو مارا مگر وہ خطا گیا یوسف نے فرصت پائی اور سلطان کو خنجر کی ضرب سے شہید کر دیا خود بھی وہان ہی مارا گیا ۴۶۵ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا بارہ سال سلطنت کے دوسرے محرم پنجشنبہ کے روز ۴۶۵ھ مین شہادت پائی۔

سلطان جلال الدین مظفر الدولہ ملکشاہ ابن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ نے نظام الملک وزیر کی سعی سے سلطنت پائی پہلے امیر قاورد بن جغربیگ نے چچا نے سلطنت کا دعوی کیا اور کئی لڑائیان لڑکر مقید و مقتول ہوا پھر اسکا حقیقی بھائی عوید اور بادشاہت کا ہوا وہ بھی گرفتاری مین اکر اندھا کیا گیا جب یہہ فساد رفع ہوگئی تو اسکو بحال استقلال سلطنت مین حاصل ہوگیا خانگی لڑائیون اور فساد کے وقت قیصر روم نے پھر مخالفت کی اسلئے پھر لشکر روم پر چڑھ گیا جب دونو لشکر میدان مین آئے تو ایکروز سلطان تھوڑی سے سوارون کے ساتھہ جنگل مین شکار کھیلتا ہوا دشمنون کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا اسوقت حسب موقع وقت سلطان نے اپنے آپ کو چھپایا اور دشمنون پر یہہ ظاہر ہونے دیا کہ اونکی قید مین خود

سلطان آگیا ہے جب یہہ خبر نظام الملک وزیر کو پہونچی لشکر مین بادشاہ کے شکارگاہ سے واپس آنے کی خبر مشہور کردی اور خود بادشاہ کیطرف سے صلح کا پیغام لیکر قیصر روم کے پاس بہیجا اور مراتب صلح کے قیصر کے حسب المدعا قائم کرکے بیان کیا کہ کل چند سوار سلطانی فوج کے آپکے لشکر والون نے گرفتار کرلیے ہین اب بوجود دونو سلطنتون مین صلح قائم ہوگئی اُن کو چھوڑدینا واجب ہے قیصر نے اُن کو روبرو بلایا اور سب کے سب نظام الملک کے حوالے کردیے اور اُن مین سے سلطان کو نہ پہچانا دشمن کے نیچہ سے رہائی پاکر سلطان نے بڑے جوش و خروش کے ساتھہ رومیون پر حملہ کیا اور فتح پائی قیصر روبرو پکڑا آیا اگرچہ سلطان نے اُسکا قصور معاف کرکے پہر تاج بخشی کی مگر وہ نہایت غم و غصہ سے بیمار ہوکر مرگیا سلطان نے روم کا ملک سلیمان بن قتلمش بن اسرائیل بن سلجوق کو دیدیا شام کی حکومت اپنے بہائی تتش کو خوارزم کی ولایت توشتکین کو قیم الدولہ اقسنقر کو حلب امیر حقیر مش کو موصل قتمش کو دمشق رکن الدولہ خمارتگین کو فارس کی سلطنت عطا کی اور خود سلطان بغداد مین گیا خلیفہ سے خلعت سلطانی کی لی خواجہ نظام الملک وزیر نے بڑا مدرسہ بغداد مین تعمیر کرایا اور ایک جامع مسجد سلطان کی طرف سے بغداد مین تعمیر ہوئی ۴۸۴ھ مین خواجہ نظام الملک کے ساتھہ سلطان بدظاہر ہوگیا اسلئے کہ ترکان خاتون بادشاہ ملوشاہ کی لڑکی کے بیٹے سے سلطان بیگ گہرا ایک خورد سال لڑکا محمود نام تہا خاتون کی مرضی تہی کہ سلطان کے بعد یہ تخت نشین ہوا ور خواجہ نظام الملک کی تجویز اسکے برخلاف تہی اسلئے خاتون نے سلطان کا مزاج وزیر کیطرف سے بدکردیا اور وزیر کے معاملات کا حساب بذریعہ تاج الملک تمہی خاتون دیا کرتی ہوئی لگا اسپر بہی کفایت نہوئی اور خاتون نے چند آدمیون قوم ملاحدہ کو بہکر وزیر کو متصل نہاوند کے شہید کرادیا یہہ واقعہ ماہ رمضان ۴۸۵ھ مین ہوا مگر بادشاہ بہی اُسی مہینے مین اٹہارہ روز بعد بغداد مین بیمار ہوکر مرگیا مدت سال سلطنت کی اڑتیس سال کی عمر پائی - خواجہ نظام الملک وزیر اس سلطنت کا بڑا انکلال ونیکوکار صاحب علم و فضل طوس کا رہنے والا تہا علی اسکا باپ ایک مفلس نادار آدمی تہا مگر اسنے اپنے جوہر ذاتی سے یہہ رتبہ پایا کہ کل مختاری سلطنت سلجوقیہ کی اسکے نصیب ہوئی

تزع کی حالت مین خواجہ نے یہہ قطعہ فارسی لکھہ کر بادشاہ کی خدمت مین بھیجا تھا۔ **قطعہ**

یک چند باقبال تو اے شاہ جہاندار — گر دستم از چہرۂ ایام ستردم
طغرائے نکونامی و منشور سعادت — پیش ملک العرش توقیع تو بردم
آمد ز قضا مدت عمرم چو بآخر — اندر سفر از ضربت یک کارد بمردم
بگذشتم آن خدمت دیرینہ بفرزند — او در بخدا و بخدا او نسپردم

سلطان برکیارق بن سلطان ملکشاہ سلجوقی

ملکشاہ کی وفات کے بعد یہہ شہزادہ اصفہان مین تہا اسکی غیبت مین ترکان خاتون نے اپنے بطنی بیٹے محمود کو بغداد مین تخت نشین کردیا خلیفہ سے اسکو سلطانی خلعت دلوادیا اور ہر ایک جرار فوج اسکی گرفتاری کو مامور کی یہہ خبر پاکر یہہ امیر کرش یکین کے پاس رے مین چلا گیا اور تخت نشین ہوا ترکان خاتون بیٹے کو لیکر اصفہان مین آئی اور برکیارق غا بیس ہزار سوار کے ساتہہ اصفہان مین گیا اور ترکان خاتون سے پانچ لاکہہ دینار لیکر صلح کرلی اس صلح کے بعد ترکان خاتون پشیمان ہوئی ملک اسمٰعیل امیرالامرا کو بوعدہ نکاح اپنے ساتہہ ملایا وہ بڑا لشکر لیکر برکیارق پر گیا اور لڑائی مین پکڑا گیا ترکان خاتون اس غم سے بیمار ہوکر مرگئی اسکا بیٹا محمود چیچک کے مرض سے گزر گیا اور سلطنت برکیارق برقرار پائی اس نے پہلے موید الملک نظام الملک کے بیٹے کو وزیر بنایا پھر فخر الملک اسکے بہائی کو وزارت دی موید الملک ناراض ہوکر گنجہ مین امیر محمد بن ملکشاہ کی پاس گیا اور اسکو سلطنت کا مدعی بناکر لے آیا جب دونو فوجین مقابلے پر آئین برکیارق کے امرا امیر محمد کے ساتہہ ملگئے اور برکیارق رے کو بہاگ گیا ملک محمد تخت نشین ہوا برکیارق نے رے مین جاکر پہر جمعیت بہم پہونچائی اور فوج لیکر چڑہ آیا باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی آخر برکیارق نے فتح پائی موید الملک پکڑا گیا اور امیر محمد نے سلطان سنجر اپنے بہائی سے مدد لے کر پہر برکیارق پر یورش کی اور دو چار مرتبہ مقابلہ و مجادلہ ہوکر باہم صلح ہوگئی ۴۹۸ھ مین برکیارق بغداد کو گیا راستہ مین بیمار ہوکر مرگیا تیرہ سال حکومت کی ۲۵ سال کی عمر پائی۔

سلطان محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان سلجوقی

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایاز اور صدقہ اس کے باپ کے غلاموں نے ملک شاہ بن برکیارق کو وعدہ سلطنت کا بنایا اور بڑا بھاری لشکر لیکر اسپر چڑھ آئے مگر عند المقابلہ شکست کھائی پھر دوسرے معرکہ میں کام آیا ایاز گرفتار ہوکر قتل ہوا ملک شاہ پکڑا گیا اس فتح کے بعد سلطان بغداد میں گیا اور ملحدوں کے استیصال کے لیئے بہت کوشش کی احمد عطاش اونکی داعی کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتھ پکڑ کر قتل کیا آخر ۵۱۱ھ میں مرگیا تیرہ سال سلطنت کی پینتیس سال عمر پائی اس بادشاہ نے جو نزع کی حالت میں تین شعر تصنیف کئے وہ بطور یادگار لکھے جاتے ہیں نظم

بزخم تیغ جہان گیر و گرز قلعہ کشے	جہان مسخر من شد چو تن مسخر رائے
بسے بلاد گرفتم بہ کائنات بہت	بسے قلاع کشادم بہ یک فشردن پائے
چو مرگ تاختن آورد شد یقین کا خر	بقا بقائے خدائے و ملک ملک خدائے

سلطان السلاطین معز الدنیا والدین سلطان سنجر بن ملک شاہ سلجوقی

سلطنت کے حصول کے پہلے یہ بادشاہ خراسان کا حاکم تھا سلطنت پاکر بھی اسنے اونچاس سال بادشاہت کے پہلے محمود بن محمد بن ملک شاہ اسکے تخت نشینی کا مانع ہوا اور شکست کھائی مگر اس نے باوجود حصول فتح کے بھی مملکت عراق عرب و عجم اسکو عنایت کی پھر مملکت غزنی کی اس نے قبضہ میں لاکر سلطان بہرام کو بخش دی پھر محمد بن سلیمان حاکم سمرقند باغی ہوا اور اپنے کردار کی سزا کو پہونچا پھر سیستان و زابلستان کل ملک فتح کرکر تاج الدین ابو الفضل کو دیا ماوراء النہر مفلوج حاکم احمد خان تمغر کو معزول کرکر نصر خان اسکے بیٹے کو تاج بخشی کی اور چونکہ اس بادشاہ نے بگفتہ غرض گویان فراخنائی امیر کو خراسان سے نکالدیا تھا اسکی مدد پر کوز خان ترکستان کا بادشاہ مستعد ہوا اور بیشمار لشکر لیکر چڑھ آیا اور اس نے باوجود کثرت فوج کے شکست کھائی ہزاروں امیر و دلیر سلطان کے قتل ہوئے اور خود جان بچاکر معرکہ سے نکل آیا تاج الدین ابو الفضل سیستان کا امیر گرفتار ہوا لاکھوں روپیہ کا خزانہ و سامان لٹ گیا اور سلطان شکست کھاکر عراق کو چلا گیا

انہیں ایام مین ہنگامہ سلاطین غور و غزنین کا برپا ہوا اور علاء الدین حسین نے غزنی کے خاندان کو برباد کیا امیر علی چغری خراسان مین باغی ہوا علاء الدین حسین غوری بڑا بھاری لشکر لیکر خراسان کی فتح کے ارادہ پر گیا یہہ خبر پاکر سلطان باتفاق سلطان مسعود سلجوقی کے خراسان کو آیا اور غوریون کے ساتھہ جنگ کرکے فتحیاب ہوا امیر علی چغری باغی مارا گیا سلطان علاء الدین حسین غوری گرفتار ہی مین آیا اور کچھہ مدت قید رہ کر دوبارہ سلطنت کا تاج پایا اس واقعہ کے بعد سلطان نہیند ان قوم کے ساتھہ لڑا اس مین بھی سلطان کو شکست ہوئی اور گرفتار ہوکر مدت تک انکے پاس رہا قوم غز کا لشکر پہلے سلطان کو ساتھہ لیکر مرو مین آیا اور شہر لوٹ لیا پھر نیشاپور مین گیا اور قتل عام کے تمام خراسان غارت ہوا آخر سلطان اپنے محافظ کے ساتھہ سازش کرکر قید سے بھاگا اور بکنار جیحون کچھہ جمعیت بہم پہونچاکر مرو کو گیا دیکھا کہ شہرون کے شہر ویران پڑے ہین اس غم و غصہ مین سلطان بیمار ہوکر مرگیا ۵۵۹ھ مین پیدا ہوا تہتر سال عمر پائی ۵۵۲ھ مین جہان فانی سے انتقال کیا اسکے انتقال کے بعد خراسان کی سلطنت سلجوقیہ خاندان سے جاتی رہی کچھہ ملک تو خوارزم شاہیون کے قبضہ مین آگیا اور باقیماندہ غوریون نے لے لیا۔

ذکر فرقہ دوم سلاطین سلجوقی جنہون نے ملک عراق عرب مین حکومت کی ہے سلطان محمود بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

یہہ بادشاہ بڑا نیکنام و صاحب زور ہوگذرا ہے خلیفہ بغداد نے غیث الدین محمود مین امیر المومنین اسکو خطاب دیا سلطان سنجر کی دو بیٹیان ایک دوسرے کے بعد اسکے نکاح مین آئین ۵۱۱ھ مین یہہ بادشاہ ہوا اسکے چچا سلطان سنجر نے دو مرتبہ اسکے ساتھہ جنگ کیا آخر صلح ہوگئی ایک مرتبہ خلیفہ مستہرشد باللہ کے ساتھہ یہہ بگدر خاطر ہوگیا اور بغداد کا محاصرہ کیا آخر صفائی ہوگئی ۵۱۴ھ مین سلطان مسعود اسکا بھائی اسکے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کھاکر ہمدان سے جرجان کو چلا گیا اور اتابک شمیر گیر سے مدد لیکر پھر آیا اور لڑائی مین پکڑا گیا محمود نے بلحاظ برادری درگذر کیا چودہ سال یکمال استقلال اس نے سلطنت کی پندرہوین شوال ۵۲۵ھ

مین مرگیا ستائیس برس کی عمر پائی۔

سلطان طغرل بن محمد بن ملک شاہ

محمود کے مرنے کے بعد یہہ اُسکا بھائی بادشاہ ہوا مگر تین سال سے زیادہ نہ جیا سنہ ۵۲۹ھ مین مرگیا۔

سلطان مسعود بن محمد بن ملک شاہ

یہہ بادشاہ بڑا سخی و جوانمرد مشہور ہے سلطان طغرل کے مرنے کے وقت یہہ بغداد مین تہا اور داؤد اُسکا بیٹا تبریز مین یہہ بہت جلد ہمدان مین گیا اور تخت نشین ہوا داؤد پسر طغرل نے خلیفہ مسترشد کو اپنے ساتہہ بلایا اور فوج کشی کی عند المقابلہ خلیفہ گرفتاری مین آیا اور سلطنت قید فدائی ملحدون کے ہاتہہ سے شہید ہوا اُسکے بعد خلیفہ کے بیٹے راشد باللہ نے ہنگامہ آرائی کی اور منہزم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور وہان جاکر ملحدون فدائیون کے ہاتہہ سے شہید ہوا سلطان نے متقی باللہ خلیفہ کے بہائی کو خلافت دی ابہی سلطان بغداد مین ہی تہا کہ خبر مخالفت والی فارس کی پہونچی اور سلجوق شاہ فارس کو روانہ ہوا اور وہان جاکر اوس نے فارس کے تخت پر اجلاس کیا اور بسبب مخالفت والی رے کے سلطان خود وہان گیا اور فتحیاب ہوکر تاج بخشی کی اسکے واپس ہونے کے بعد عباس والی رے نے پہر سلیمان شاہ سلطان کے بہائی کو ساتہہ ملاکر مخالفت کے سلطان نے دوبارہ وہان جاکر اپنے بہائی سلیمان کو قید کرلیا اور مفسدون کو متفرق کردیا اس بادشاہ نے اٹہارہ سال سلطنت کی پینتالیس سال کی عمر پائی سنہ ۵۴۷ھ مین ہمدان کی مقام پر بیمار ہوکر مرگیا۔

ملک شاہ بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی

اپنے چچا مسعود کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر اُمرائے دربار اسکے شراب خواری و عیاشی سے تنگ آگئے آخر خاص بک امیر الامرا نے اسکو ہمدان کے قلعہ مین قید کردیا اور اوس کے بہائی محمد کو خوزستان سے طلب کرکر بادشاہ بنایا یہہ قید سے بہاگ گیا اور مدت تک خراب و ابتر پہرا کیا آخر سنہ ۵۵۵ھ مین مرگیا۔

سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ سلجوقی

خاص بک امیر الامراؤ کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا مگر تھوڑی مدت کے بعد یہہ اُس سے مکدر خاطر ہوا اور اُسکو معہ اُسکے مصاحب محمد ابن یونس کے قتل کر دیا اسپر امیر آتابک شمس الدین یلدگر و نصرت الدین نے سلیمان شاہ اسکے چچہ کے اتفاق سے اسپر لوریش کی یہہ متوہم ہوکر اصفہان کو چلا گیا اور سلیمان تخت نشین ہوا چند روز کے بعد اُسکے دل مین بہی اُمراؤ کی دو دلی کے سبب سے خدشہ پیدا ہوا اور پوشیدہ ہمدان سے نکل بہاگا محمد نے پہر آکر سلطنت لی پہر سلیمان بغداد کو گیا اور خلیفہ سے مدد لیکر اور آتابک ایلدگر وغیرہ کو ساتہہ لاکر تبریز کو آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر سلیمان شکست کہاکر موصل کو گیا اور سلطان نے بغداد مین پہونچکر شہر کو محاصرہ کر لیا وہان اسکو خبر پہونچی کہ ملک شاہ سلطان کے بہائی اور آتابک نے ہمدان پہونچکر شہر کا محاصرہ کر لیا ہوا ہے سلطان بغداد کا محاصرہ چہوڑکر ہمدان کو روانہ ہوا بغداد سے آنے کے وقت اسکی فوج اس سے منحرف ہوگئی اسباب شاہی لٹ گیا خزانہ بہر اور مال بغداد یون کی غارت سے بچا رستہ مین اس نے پہر اپنی فوج کو قابو مین لیا اور ہمدان پہونچکر دشمنون پر فتح پائی آخر سات برس سلطنت کرکے تیتیس برس کی عمر مین مر گیا۔

سلطان سلیمان شاہ بن ملک شاہ

اس بادشاہ نے چہہ مہینے سلطنت کرکے پہر بسبب شراب خوری و عیاشی کے اس کے امراؤ اس سے پہر گئے اور اسکو قید کرکر ارسلان شاہ کو بادشاہ بنایا اور یہہ قید مین بارہوین ربیع الاول ۵۵۲ھ کو مر گیا

سلطان ارسلان شاہ بن طغرل محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتد تخت نشینی مین امیر ملک محمد سلجوقی حاکم فارس سازش عز الدین قیماز اصفہانی و امیر حسام الدین ابناج کے دعوید ار سلطنت کا ہوا عند المقابلہ سلطان نے فتح پائی ملک محمد خوزستان اور عز الدین ری کو بہاگ گیا اسی موقع مین ملک انجاز کا فرستعد فساد کا ہوا سلمانون نے سخت سخت حملے کئے سلطان نے لشکر لیکر اسپر چڑہائی کی اور اُسکو سخت سزا دیکر نابعدار بنایا آخر پندرہ سال سلطنت کرکر بیسوین جمادی الثانی بعارضہ جسمانی مر گیا تینتالیس سال کے عمر پائی۔

سلطان طغرل بن ارسلان شاہ بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ سلجوقی

اس بادشاہ کے ابتدا سلطنت مین ملک انجاز کا فرنے آذربایجان پر یورش کی اور اسکے چچا محمد بن طغرل نے عراق پر حملہ کیا مگر یہہ دونو دشمنون کے مقابلہ مین فتحیاب ہوے پہلا وزیر سکا اتابک محمد بن اتابک ایلدگز تہا وہ مرگیا تو اوسکا بہائی قزل ارسلان وزیر ہوا اس نے یہہ اختیار پایا کہ بادشاہ کو بے اختیار کرکر قید کرنے کا ارادہ کرلیا بادشاہ اس سے پوشیدہ ہمدان کو چلا گیا وزیر نے تعاقب کیا اور لڑائی مین شکست پائی اور بغداد مین جاکر بامداد خلیفہ کے پھر ہمدان پر لشکر لایا بادشاہ دوسرے مرتبہ بھی فتحیاب رہا اس فتح کے بعد سلطان آذربایجان کو چلا گیا اور قزل ارسلان فرصت پاکر ہمدان پر قابض ہوا اور خطبہ وسکہ اسمی منجر بن سلیمان شاہ کا جاری کردیا یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان سے ہمدان مین آیا اور قزل ارسلان کے معرکہ مین شکست پاکر گرفتار ہوگیا یہہ اتفاقیہ فتح پاکر قزل ارسلان نے چاہا کہ خود تخت نشین ہوجائے مگر تخت نشینی سے اول ہی کردی شمن کے ہاتہہ سے مارا گیا قاتل اسکا کوئی معلوم نہوا سلطان نے قید سے نکلکر دوبارہ سلطنت پائی اس واقعہ کے بعد امیر قتلق جو بڑا دوست قزل ارسلان کا تہا بارہ ہزار سوار لیکر ہمدان پر چڑہ آیا اور خوارزم شاہ تکش کو اسکی لڑائی پر مستعد کیا عند المقابلہ سلطان نے امیر قتلق کو قید کرلیا اور خوارزم شاہ کو بنظر مصالحت رے کا ملک دیا کچہہ مدت کے بعد سلطان نے امیر قتلق کا قصور معاف کرکر اوسکی والدہ کے ساتہہ نکاح کرلیا تسپر بہی وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا اور اپنے والدہ کی معرفت سلطان کے کہانے مین زہر ڈلوا دیا سلطان نے اس حال سے آگاہ ہوکر وہی کہانا قتلق کی والدہ کو کہلا دیا اور وہ مرگئی قتلق بہاگ کر خوارزم شاہ کے پاس چلا گیا اور خوارزم شاہ سے لشکر اسکے مقابلہ کو لے آیا سلطان اوسپر بہی فتحیاب رہا اور رے کا ملک دوبارا خوارزم شاہ کے قبضہ سے چہوڑا لیا یہہ خبر پاکر سلطان تکش خوارزم شاہ بذات خود چڑہ آیا مقابلہ کے روز سلطان طغرل شراب کی مستی کی حالت مین بڑا بہاری گرز ہاتہہ مین لئے ہوئے اپنی جوانمردی کی تعریف کرتا ہوا میدان مین نکلا اتفاقاً وہ گرز اسکے ہاتہہ سے چہوٹ کر اسکے گہوڑے کی لات پر لگا اور گہوڑا گر گیا گہوڑے کے ساتہہ ہی بادشاہ بہی گرا چاہتا تہا کہ پہرا وہ پہنچے اتنے مین قتلق نمک حرام آپہونچا

اور بادشاہ کا سر کاٹ کر اور نقش اونٹ پر لاد کر خوارزم شاہ کے روبرو لے گیا اس نے اسکا سر بغداد میں خلیفہ کے پاس بھیجدیا اور جسم کے بازار میں لیجا کر لٹکوا دیا اس روز سے عراق بھی تسلط خوارزم شاہی ہوگیا۔

ذکر بالاجمال بادشاہان سلجوقی جو کرمان کی ولایت میں سلطنت کرتے رہے

پہلا بادشاہ کرمان کا قاورد بن چغربیگ بن میکائیل بن سلجوق ۴۳۳ھ میں تخت نشین ہوا ۴۵۵ھ میں اس نے شیراز لیا دیالمہ سے سلطنت کا اختیار اٹھایا بتیس سال کی بادشاہت کے بعد ملک شاہ کی قید میں آیا اور مسموم ہوا اور کرمان ملک شاہ کی حکم سے سلطان شاہ اسکے بیٹے کے حوالے ہوا اس نے بارہ سال سلطنت کے اور مرگیا پھر توران شاہ بن قاورد بادشاہ بنا اس نے تیرہ سال بادشاہت کی اور مرگیا پھر ایران شاہ بادشاہ ہوا اسکو بسبب قبول کر لینے مذہب الحاد کے پانچ سال کے بعد امرا نے مار ڈالا پھر ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قاورد بادشاہ ہوا اور سنہ بیالیس سال حکومت کے اور ۵۳۵ھ میں مرگیا پھر اسکا بیٹا محمد شاہ چودہ سال پھر طغرل بارہ سال بادشاہت کرتا رہا اسکے بعد اسکے بیٹے ارسلان شاہ و بہرام شاہ و توران شاہ میں سال تک آپس میں لڑتے رہے آخر بہرام شاہ نے حکومت پائی اسپر مبارک شاہ سلجوقی نے خروج کیا اس نے ارسلان شاہ بن طغرل سے مدد لی اور آپس میں سخت سخت جنگ آزمایاں ہوئیں آخر باہمی فساد کے سبب سے یہ سلطنت نیست و نابود ہوگئی۔

ذکر بالاجمال شاہان سلجوقی جو روم کی ولایت میں فرمانفرما رہے

ان بادشاہوں کا حال بطور اجمال یہ ہے کہ جب امیر قتلمش بن اسرائیل سلجوقی سلطان الپ ارسلان کے جنگ میں مارا گیا سلیمان اسکا بیٹا شام کی ولایت کے تسخیر کے لئے مامور ہوا اوس نے ملک شام و انطاکیہ فتح کیا شرف الدین علی حلب کے حاکم پر غالب آیا اسکے مرنے کے بعد داؤد اوسکا بیٹا اسی ملک کا حاکم بنا اور قیصر روم کے ساتھ جنگ کیا رومیوں نے شکست کھائی اور وہ تخت پر بیٹھا روم میں اپنا تسلط قایم کیا میں سال حکومت کر کے مرگیا پھر اوسکا بھائی قلیج ارسلان بن سلیمان نے حکومت پائی اور بحمایت خلیفہ بغداد کے سلطان سنجر سلجوقی کے ساتھ لڑنے کے لئے

بغداد کو آیا جب جابور دریا کے کنارے پہونچا امرائے نمک حرام نے سلطان مسعود کے ساتھہ سازش کرکے اسکو دریا مین غرق کردیا چالیس سال تک اسنے بادشاہت کی اسکے بعد اوسکا بیٹا منصور بادشاہ ہوا اور اونیس سال سلطنت کی بعد اوسکے قلیج ارسلان اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکے بارہ بیٹے تھے اسکے مرنے کے بعد غیاث الدین کیخسرو بڑے بیٹے نے سلطنت پائی مگر رکن الدین سلیمان اوسکے بھائی نے غلبہ پاکر سلطنت لے لی اور سنہ ۶۰۰ تک بادشاہ رہا پھر قلیج ارسلان ثانی اوسکے بیٹے نے حکومت لی مگر سبب اوسکے خود رسائی کے امرا نے اوسکو معزول کرکے تخت سلطنت کا پھر غیاث الدین کیخسرو کو دیا اوسنے گدی پر بڑے بڑے حملے کئے اور غزا مین شہید ہوا پھر اوسکا بیٹا عزالدین کیکاؤس بادشاہ ہوا اور ایک سال کے بعد سل کی بیماری سے مرگیا پھر اوسکے بھائی علاؤالدین کیقباد سلجوقی نے سلطنت پائے اور چھبیس سال بادشاہت بکمال استقلال و کامرانی کی اوسے سلطان جلال الدین خوارزم شاہ کے ساتھہ بڑے بڑے معرکے کیے اور فتحیاب رہا آخر غیاث الدین کیخسرو ثانی اوسکے ناخلف بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کردیا اور خود بادشاہ ہوا آٹھہ سال دس نے حکومت کی اور مغلون سے شکست کھاکر بیمار ہوا سنہ ۶۳۴ مین مرگیا پھر اوسکا بیٹا رکن الدین تخت پر بیٹھا اوسنے اپنے بھائی کیقباد کو بھیجکر مغلون کی اطاعت قبول کی اوسکے بعد کیخسرو اوسکا خورد سال بیٹا فرمان فرما ہوا اور معین الدین وزیر مختار بنا سنہ ۶۳۸ مین یہہ آذربائیجان مین بحکم احمد خان مغل کے مقتول ہوا اور غیاث الدین مسعود بن کیکاؤس نے سلطنت پائی وہ سنہ ۶۹۷ مین مرگیا پھر اوسکا برادر زادہ کیقباد بن فرامرز بادشاہ ہوا وہ غزا خان مغل کے جنگ مین پکڑا گیا اور سلجوقیون کی سلطنت جو دوم کی ولایت مین تھی ختم ہوئی

سترہوان چمن سلاطین خوارزم شاہیون کے ذکر مین

ابتدا حکومت اس سلطنت کی سلجوقیہ سلطنت سے ہے اور ان کا جد تونشکین غزجہ زرخرید غلام ملکا تکین غلام سلطان ملک شاہ کا تھا اوسکے وقت طشت داری سلطان تونشکین کے متعلق تھی جب ملکا تکین مرگیا تونشکین امارت کے درجہ کو پہونچا اور بسبب اسکے کہ خوارزم کی ملک کی آمدنی

سلطان

سلطان کے طشت خانہ کے متعلق تھے یہہ ملک اسکے سپرد ہوا تو شکین کے مرنے کے بعد بڑا بیٹا اوس کا قطب الدین سرفراز ہوا۔

قطب الدین محمد بن تو شکین خوارزمی

سلطان برکیارق کی سلطنت اور سنجر کی امارت کے وقت قطب الدین خوارزم کا حاکم مقرر ہوا تیس برس اس نے بکمال اطاعت و فرمانبرداری حکومت کی اور مرگیا۔

اتسز خوارزم شاہ بن قطب الدین محمد

سلطان سنجر کے وقت باہم اسکے اور سلطان کے رنجش پیدا ہوئی اور سلطان نے ماہ محرم ۵۳۳ھ میں آپ لشکر کشی کی یہہ بھاگ گیا اور ایل قتلق اسکا بیٹا گرفتار ہوکر گردن مارا گیا سلیمان شاہ سلطان کا بھائی خوارزم کا حاکم بنا مگر سلطان کے واپس آتے ہی اتسز پھر خوارزم میں آیا اور سلیمان شاہ کو نکالکر پھر حاکم بنا ۵۳۸ھ میں پھر سلطان سنجر خوارزم میں گیا اس نے اُسکی متابعت کرلی اور نذرانہ دیکر واپس گیا مگر سلطان کی معاودت کے بعد یہہ باغی ہوگیا سلطان نے صابر ادیب کو اُسکے فہمائش کے لئے بھیجا اتسز نے ادیب کو اپنے پاس رکھا اور وہ اپنی غلام سلطان کی قتل کے لئے مامور کئے ادیب نے یہہ خبر پاکر سلطان کو اس حال سے اطلاع دی اور وہ دونو غلام سلطان کے حکم سے قتل ہوئے اور ادیب کو اتسز نے دریا میں غرق کرادیا ۵۴۸ھ میں تیسرے مرتبہ سلطان نے خوارزم پر چڑھائی کی اتسز نے بہت سا روپیہ دیکر سلطان کو راضی کیا اطاعت کا عہدنامہ لکھدیا مگر تیسرے ہی قایم نرہا اور جب سلطان قوم غز کی قید میں آیا تو اس نے سلطان کے ملک میں بڑی دست درازیاں کیں آخر اڑتیس سال سلطنت کرکر ۵۵۱ھ میں مرگیا اُنتیس سال میں سے تیرہ سال حکومت اس کے بہ متابعت اور سولہ برس با اختیار رہے۔

ایل ارسلان بن اتسز خوارزمی

اتسز کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی اور جب قاآن کیران بغیو خان دلا چین ملک کے ماورالنہر پر چڑھائی کی اور والی سمرقند کو جسنے بغیوخان کو قتل کردیا تھا سزا دینا چاہا حاکم لشکر قتلغ ایر فراخائے

سے دس ہزار سوار مدد کو منگوایا مگر لڑائی نہوئی اور سمرقند کے علمانے باہم صلح کرادی اس نے بخارا کو اپنی تصرف مین لیا اور نیشاپور مین جاکر موید الدین وغیرہ ملازمان سلطان سنجر کو جنہون نے سلطان کے مرنے کے بعد محمود خان سلطان کے خواہرزادی کو اندا کردیا تہا سخت سزا دی اور وہان ہی سنا کہ فراختائی بڑا لشکر لاکر ارادہ مقابلہ کا رکہتا ہے ایل ارسلان نے بہی یہہ خبر پاکر اپنے مقام سے حرکت کی اور چاہا کہ اسکے رستہ کو روکے مگر راستے مین بیمار ہوا اور ۵۵۶ھ مین مرگیا یہہ پہلا سلطنت کے

سلطان شاہ بن ایل ارسلان شاہ و تگشتان بن ایل ارسلان ہر دو برادر

ان دونو بہائیون مین سے پہلے سلطان شاہ چہوٹا بیٹا ایل ارسلان کا تخت نشین ہوا اور بڑا بیٹا تکش خان کور خان کی لڑکی والیہ فراختائی سے مدد لیکر خوارزم پر چڑہ آیا اسکے مقابلہ سے سلطان شاہ اور اسکی والدہ ملکہ ترکان بہاگ کر ملک موید حاکم نیشاپور کے پاس کے پاس جا پہنچی اور تکش خان ۵۵۸ھ مین خوارزم مین تخت نشین ہوا ملک موید نے سلطان شاہ کو مدد دی مگر مقابلہ مین خود بہی مارا گیا اور ملکہ ترکان بہی قتل ہوئی سلطان شاہ طغان بن ملک موید حاکم شاہ باج کے پاس گیا اور مدد نپائی وہان سے غور مین پہونچا اور مقیم ہوا چند سال کے بعد جب ملکہ فراختائی اور تکش خان کی باہم مخالفت ہوگئی تو ملک نے سلطان شاہ کو بلایا اور اپنے شوہر کو اسکے ساتہہ دیکر خوانخا پر مہم کی مگر فتح نہوئی اور سلطان شاہ سرخس مین جاکر ملک دینار کا ملک اپنے قبضہ مین لایا اور طغان شاہ پر غالب آکر اسکا ملک بہی اس نے لیا علحدہ حکومت قایم کر بیٹہا ۵۸۲ھ مین سلطان تکش خراسان مین تہا اسکے پیچہے سلطان شاہ خوارزم کو گیا مگر کامیاب نہوا ۵۸۳ھ مین تکش خان نے شاہ باج کا علاقہ اپنے تصرف مین کرلیا نیشاپور کا ملک اپنے بیٹے ناصر الدین ملک شاہ کو دیا اور خوارزم کو مراجعت کی اسکے جانے کے بعد سلطان شاہ نے شاہ باج پر یورش کی ملک شاہ بہاگ کر خوارزم کو چلا گیا اس نے تکش خان پر شاہ باج کو گیا سلطان شاہ اس کے جانے سے اول مرو کو چلا گیا یہہ بہی اسکے پیچہے مرو کو آیا اور خراسان مین اپنا تسلط جمایا اور دونو بہائیون مین مصالحت ہوگئی تہوڑی مدت بعد پہر عداوت پیدا ہوئی تکش خان نے سرخس پر یورش کی اور فتحیاب ہوکر

سلطان شاہ

سلطان شاہ کو پہر تاج بخشی کی اور خود تکش خان حسب الجا امیر قتلق اینانج بن اتابک محمد کے عراق کی تسخیر کو روانہ ہوا سلطان طغرل سلجوقی مے رے کا ملک دیکر صلح کرلی ابھی تکش خان رے مین ہی تہا کہ سلطان شاہ نے سرخس سے آکر خوارزم محاصرہ کرلیا اور تکش خان بہت جلد رے سے خوارزم مین آیا سلطان شاہ بہاگ کر سرخس کو چلا گیا تکش خان نے اسکا پیچھا نہ چہوڑا اور سرخس مین جاکر اسکو شکست دی سلطان شاہ اسی غم و غصہ مین ۵۹۸ھ مین مرگیا چونکہ تکش خان کے اس مصر وقت کے وقت سلطان طغرل نے دوبارا قبضہ رے پر کرلیا تہا اسلئے سلطان تکش نے پہر رے پر یورش کی اور عین مقابلہ کے وقت سلطان طغرل گہوڑے سے گر کر مارا گیا اور یہہ کل سلطنت سلاطین سلجوقیہ پر غالب ہوگیا اصفہانکی حکومت سے قتلق اینانج کو دی یونہی اپنے بیٹے کو عراق کا بادشاہ بنایا ملک کو نیشاپور کا کیا قطب الدین محمد دوسرے بیٹے کو خراسان کا والی قرار دیا اور ارادہ کیا کہ سلاطین ماضیہ پر یورش کرکر انکو مغلوب کرے مگر اسی سفر مین خناق کی بیماری سے ۶۰۱ھ مین مرگیا۔

سلطان محمد قطب الدین خوارزمی بن سلطان تکش خوارزمی

اسکی ابتدا سلطنت مین سلطان شہاب الدین و غیاث الدین غوری نے طوس و شاہ جاج وغیرہ پر قبضہ کرلیا یہہ سنکر سلطان محمد خود خراسان کو گیا اور غوریون کے قبضہ سے اپنا ملک چہوڑایا غوریون نے ہر چند لڑایان کین مگر کامیاب نہوئی بلکہ جب شہاب الدین گہکڑون کے ہاتہہ سے شہید ہوا تو اسکا بہت سا علاقہ اسکے قبضہ مین آگیا کل خراسان پر اسکی حکومت ہوگئی سرخس اس نے اپنے برادر زادے ہندو خان کے ہاتہہ سے چہوڑا لیا ربیع الاول ۶۰۶ھ مین اس نے فراخانی کے خان سے جنگ کرکر خطا کا ملک لیا اترار کے حکام کو تابعدار کیا ۶۱۱ھ مین بسبب مرجانے تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنی کے یہہ غزنی مین گیا اور مملکت غزنی و فیروزکوہ و خزانہ غزنویہ وغیرہ اپنے قبضہ مین لایا چونکہ خلیفہ ناصر الدین عباسی اور اسکے درمیان سلطان تکش کے وقت سے رنجش چلی آتی تہی اس نے خلیفہ کا نام خطبہ و سکہ سے نکالدیا اور سید عمادی الملک ترمذی کے ہاتہہ پر بیعت کی اور چاہا کہ عباسیون سے خلافت لیکر سیدون کو دیوے اور عمادی الملک کو خلیفہ

بنائے اس ارادہ پر تین لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادہ کی فوج لیکر بغداد کو روانہ ہوا خلیفہ نے شیخ شہاب الدین سہروردی کو اسکے پاس بھیجا اور صلح کا طالب ہوا مگر اس نے نہایت تکبر و غرور سے اگر ایلچی کی تقریر پر کچھ لحاظ نہ کیا جب اسکی فوج عقبہ حلوان کے مقام پر پہونچی فصل خریف کے ابتدا موسم میں بیقدرے موسم برف کی بارش ہوئی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیکار ہوگئے راستے بند ہوگئے اسلیئے یہہ واپس آیا انہین ایام مین چنگیز خان والی تاتار اور اس مین عداوت پیدا ہوگئی اور وہ بیشمار لشکر لیکر اسپر چڑھ آیا جب یہہ خبر سلطان نے پائی رکن الدین اپنے بیٹے کو تخت گاہ مین چھوڑ کر خود نیشاپور و بخارا کے راستے سمرقند مین آیا اور جوجے خان چنگیز خان کے بیٹے کے ساتھہ لڑائی مین شکست کھائی چار لاکھہ فوج اسکے پاس اسوقت تھی مگر اس نے اپنی کم بختی سے وہ فوج بخارا و عراق و خوارزم کی حفاظت کے لئے بھیجدی اور خود فوج کا مجمع توڑ کر تخت کو چلا گیا اور اپنی والدہ ترکان خاتون اور عیال و اطفال کو معہ خزانہ و جواہر مازندران کو بھیجکر قلعہ فاردن مین رہنے کا حکم دیا جب نخشب مین چنگیز خان کے غلبہ کی خبر پہونچی تو عراق کو بھاگ گیا وہان سے گیلان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ فاردن مغلون نے لے لیا اور اہل و عیال و طفلان خورد سال و مال و اموال بادشاہی معہ ناصر الدین وزیر مغلون کے قبضہ مین ہوگئی یہہ سنکر سلطان کو غش آیا اور اسی بیہوشی مین مر گیا خیمہ و اسباب شاہی اسکے فوج نے لوٹ لیا اور یہہ حالت طاری ہوگئی کہ سلطان کے کفن کے لئے کپڑا نہ ملا اور چند آدمیون نے ملکر سلطان کو انہین کپڑون مین جو بدن رہا تھا دفن کر دیا اکیس برس اس نے سلطنت کی ۶۱۷ھ مین مر گیا۔

سلطان رکن الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

محمد خوارزم شاہ کے سات بیٹے تھے تین ان مین سے جوان لائق کار اور چار خورد سال تھے تینون مین سے پہلا رکن الدین ہے جو عراق مین حاکم تھا جب اسکا باپ چنگیز خان سے بھاگ کر عراق مین گیا تو یہہ روزن مین تھا وہان سے یہہ اصفہان مین آیا اصفہان کے حاکم نے اطاعت نہ کی اس لئے یہہ رے کو چلا گیا اور تاریون نے ایک قلعہ مین اسکو گھیر لیا چھ مہینے کے

محاصرہ کے بعد یہہ پکڑا گیا اور تاتاریون نے اسکو یہہ تکلیف دی کہ اگر تم سیالہ کے روبرو جاکر جھک کر سلام کرو تو جان سے امان پاؤ گے یہہ بات اسنے منظور نہ کی اور گردن مارا گیا۔

سلطان غیاث الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

ملک کرمان کا اس شہزادہ کی جاگیر مین تھا جب اسکا باپ جزیرہ ابکونی مین مرگیا تو یہہ کرمان کو گیا ابو القاسم شجاع الدین کرمان کا حاکم اس سے متمرد ہوگیا وہان سے یہہ عراق مین آیا اور براق حاجب جو ایک امیر اسکے باپ کے دربار کا تھا اسکے ساتھہ آملا اور دونونے ملکر اتابک سعد شاہ فارس پر یورش کی اور بہت سامال لوٹ کر کرمان کو گیا اور وہان کے حاکم کو شکست دیکر براق حاجب وہان کا بادشاہ بنگیا اور یہہ کرمان سے بہت نا امید ہوکر رے کو گیا اور وہی جوانمردی سے علاقہ لے لیا اُسی جگہہ جلال الدین اسکا بھائی ہندوستان سے واپس آکر شامل اسکے ہوا آخر وہان بھی تاتاری فوج نے انکو آگھیرا یہہ تاتاریون کے مقابلہ پر اپنے بھائی جلال الدین کو چھوڑ کر قلعہ الموت مین گیا وہان بھی اپنا رہنا نامناسب سمجھہ کر پھر کرمان مین براق حاجب کے پاس آیا اسنے زبردستی اسکی والدہ کے ساتھہ نکاح کرلیا اس حرکت سے اسکے امراؤ بہت ناراض ہوئے اور چاہا کہ براق حاجب کو قتل کرکے اسکو بادشاہ بنائین اگرچہ یہہ بات پر راضی نہ تھا مگر جب بات کھل گیا تو براق حاجب نے اپنے بہت امیر قتل کردیے اور اسکی نسبت بھی بدظن ہوکر حکم دیا کہ اسکے گلے مین رسی ڈالکر کھینچتے ہوئے بازار مین لیجاؤ اور بازار کے چارسو مین پھانسی دو یہہ حال سنکر اسکی والدہ سخت بیقرار ہوئی اور واویلا کرنے لگی اُس نے رحم نے اسکی نسبت بھی وہی حکم دیا اور دونو ماں بیٹا سخت ذلت و بے آبروئی کے ساتھہ سربازار پھانسی دیے گئے۔ غایۃ الامر

سلطان جلال الدین بن سلطان محمد خوارزم شاہ

یہہ شہزادہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد خوارزم مین اپنے بھائیون سے تخت سلطان ارزنگ سلطان کے پاس آیا اگرچہ ان کے پاس اسوقت تو سے ہزار فوج جمع تھی مگر اونکو اسکا افسر ہونا منظور نہوا بلکہ اسکے مارنے کے درپے ہوگئے اسلئے یہہ خوارزم سے شاد باخ کو آیا وہان اسکا مقابلہ

تاتاریون کے ساتھہ ہوگیا اور یہہ بکمال جوانمردی اُنپر فتحیاب ہوکر وہان سے نکلا اور غزنین مین جو
ملک کی جاگیر مین تہا پہونچا اسکے آنے کے بعد تاتاری فوج خوارزم مین پہونچی اور سب کو قتل کیا
غزنی مین سیف الدین عراق مین چالیس ہزار سوار کے ساتھہ اور یمین الملک حاکم ہرات اپنی فوج کے
ساتھہ اس کے شامل ہوگئے اور بڑے اجتماع کے ساتھہ یہہ تاتاریون کے مقابلہ ہوا اور پے در پے
لڑائیون مین فتح پائی آخر خود چنگیز خان اسکے مقابلہ کو آیا اوسوقت سیف الدین امیر لشکر
چالیس ہزار فوج کے ساتھہ اس سے الگ ہوگیا تو اس نے ہندوستان کو رخ کیا چنگیز خان نے تعاقب
نہ چہوڑا اور دریاے سندہ کے کنارے سخت لڑائی ہوئی اسکے ہمراہی سب بہاگ گئے تو اس نے نجابت
بیکسی دریا مین گہوڑا ڈال دیا اور دوسرے کنارے آپہونچا چنگیز خان اُسطرف دریا کے کہڑا ہوکر
افسوس کرتا اور اپنے بیٹے کو کہتا تہا کہ خلف بیٹے بادشاہون کے ایسے ہوتے ہین جیسے جوانمرد
جلال الدین ہی دوپہر کے وقت سے عصر تک سلطان تنہا دریا کے کنارے بیٹہا رہا شام کے قریب
سات سپاہی جانباز اپنے گہوڑے دریا مین ڈالکر اسکے پاس آپہونچے دو روز یہہ اسی جنگل
مین رہا تیسرے روز اور پنجاہ سوار دریا سے اوتر کر اسکے شامل ہوگئے اور سب نے ملکر ایک ہندو بن کے
اجتماع پر شب خون مارا اور اسباب کہانے پینے کا بہم پہونچایا جب یہہ خبر مشہور ہوئی چار ہزار
ہندو جمع ہوکر اسکے مقابلے کو آئے اس نے ایک سو بیس ساتہیون کے ساتہہ اونپر حملہ کیا اونکا مال و
اسباب لوٹ لیا اور کوہ بلالہ بنگالہ کو چلا گیا وہان بہی چہہ ہزار ہندون کی فوج پر شب فتح پائی
اور پانسو آدمی کے ساتہہ دہلی مین پہونچا اور سلطان شمس الدین التمش سے یہہ درخواست کی کہ بادشاہ
کوئی اگر امگاہ مجہکو عطا کرے جہان مین چند روز رہکر آرام کرون بادشاہ کو اسکا رہنا اپنے
علاقہ مین منظور نہوا ناچار یہہ پہر کوہ بلالہ بنگالہ کو گیا اور کوہ جودی وغیرہ کو لوٹکر دس ہزار فوج
نوکر رکہہ لی اور اسکے کو کار نگین پر غالب آکر اسکے لڑکی اپنے نکاح مین لے اور اسکا مدد و معاون
ہوکر امیر قباچہ بیگ حاکم سندہ و ملتان کے ساتہہ جنگ کیا و فتحیاب ہوکر قلعہ اوچ و ملتان کا
لیا چند ماہ ملتان مین قیام رکہا اتنے مین اسکو خبر پہونچی کہ اسکا بہائی غیاث الدین عراق

عجم مین بادشاہ ہے اور براق حاجب نے کرمان کی سلطنت لی ہے یہہ سنتے ہی یہہ کیچ مکران کے راستے کرمان گیا براق حاجب نے اپنی لڑکی اسکے نکاح مین دی مگر منافقت و بدعہدی کا روادار ہوا وہان سے یہہ سنہ ۶۲۱ھ مین فارس مین پہونچا اتابک سعد بن زنگی نے اسکی متابعت قبول کی وہان سے یہہ بہت سے سامان کے ساتھہ اصفہان کے راستے رے مین اپنے بھائی غیاث الدین کو جا ملا وہان سے یہہ بغداد کو روانہ ہوا اور چاہا کہ خلیفہ ناصر کے اتفاق سے کفار سے لڑے مگر خلیفہ نے اسی بیس ہزار فوج اسکے مقابلے پر مامور کی اور حکم دیا کہ جلال الدین کو بغداد کے علاقہ سے نکالدیا جائے اس نے بغدادی فوج کا مقابلہ ایسی مردانگی کے ساتھہ کیا کہ سب بھاگ گئے اور تمام امیر بغداد کا مار آگیا وہان سے یہہ تبریز کو گیا اور اتابک ازبک پسر جہان پہلوان یرغاب آکر تبریز کے تخت پر بیٹھا اور بیس ہزار فوج لیکر گرجستان پر مہم کے شلوہ گرد وہان کے حاکم کو گرفتار کرکر اپنی سلطنت قایم کی اسنے مین خبر پہونچی کہ براق حاجب نے کرمان نے نا فرمان ہوکر عراق عجم لینے کا ارادہ کیا ہے اور لشکر لیکر کرمان سے چلدیا ہے یہہ خبر پاتے ہی سترہ روز کے عرصہ مین بیس ہزار سوار کے ساتھہ کرمان کی حدود مین جا پہونچا براق حاجب نے اطاعت مان لی اور یہہ اصفہان مین آیا اصفہان مین یہہ خبر آئی کہ گرجیون نے پھر فساد برپا کیا ہے شام کے حاکم نے خلاط پر قبضہ کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان آذربایجان کے راستے خلاط مین گیا اور دشمنون پر فتح پاکر دوبارا قابض ہوگیا وہان سے پھر سلطان اصفہان مین آیا اور تاتاریون کی فوج کے ساتھہ جو وہان تک آ پہونچے تھے جنگ کرکر انکو پس پا کیا اور چاہا کہ پھر گرجستان کو جائے اس سفر مین اس نے سنا کہ روم و شام کے حکام نے گرجیون کی مدد کو فوج بھیجی ہے مگر اس نے کچھہ خیال نکیا اور وہان پہونچکر دوبارا انکے سرکوبی کی اس فتح کے بعد سلاطین روم و شام وغیرہ یکدل و یک زبان ہوکر اسکے مقابلہ کو آئے ادھر سے تاتاریون کا لشکر نزدیک آ پہونچا اس نے تاتاریون کے ساتھہ لڑنا مقدم جانا اور عند المقابلہ شکست فاحش کھائی تاریخ سے معلوم ہوا کہ یہہ جو انمرد پہلوان کدھر کو چلا گیا بعض کا قول ہے کہ وہ مرگیا

نکلکر جنگل مین جا چھپا اور سجالت خواب کس نے بلوغ لینے لباس سلطانی کے اُسکو مار ڈالا اور بعض کہتے ہین کہ وہ فقیر ہوگیا پھر اوسکو سلطنت کی تمنا نرہی۔

اٹھارہوان چمن - سلاطین قراختائی کے بیان مین جنکی سلطنت کرمان مین ہوچکی ہی براق حاجب قتلق سلطان

پہلے یہہ ایک امیر کور خان خطا کے بادشاہ کی سلطنت کا تھا سلطان تکش خوارزمی کے وقت یہہ کور خان کے حکم سے تحائف معمولی لیکر خوارزم مین آیا اور یہان ہی رہا رفتہ رفتہ یہہ امارت کے درجہ کو پہونچ گیا جب چنگیز خان نے خوارزمیون پر غلبہ پایا تو اس نے معہ اور چند امیرون کے چاہا کہ کرمان کے راستے ہندوستان کو چلا جائے جب کرمان مین پہونچا ملک شجاع الدین روزنی حاکم کرمان نے بلوغ لینے ان کے مال واسباب کے ان پر یورش کی اور مغلوب ہوکر مارا گیا اس نے کرمان کے حکومت پائی سنہ ۶۱۸ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اور سنہ ۶۳۳ھ مین مرگیا اس نے متابعت تاتاریون کے کرلی اور امان مین رہا اس کے مرنے کے بعد قطب الدین قتلق اسکا برادر زادہ بادشاہ ہوا اُسپر خواجہ حق اسکے بیٹے نے غالب آکر سلطنت لے لی ؛

رکن الدین خواجہ حق براق حاجب قتلق شاہ

سنہ ۶۳۳ھ تاتاریون کی اجازت سے یہہ بادشاہ ہوا پندرہ سال بادشاہ رہے اور قطب الدین اس سے بھاگ کر چند سال محمود بلواج کے پاس رہا جب ملکو قاآن تاتار کا بادشاہ ہوا تو وہ اُسکی خدمت مین گیا اور اُسکے حکم سے دوبارہ سلطنت پائی اور رکن الدین خواجہ حق قتل مین آیا۔

قطب الدین محمد قتلق شاہ کرمانی

سولہ سال معزول رہ کر یہہ پھر بادشاہ ہوا چھ برس حکومت کے ماہ رمضان سنہ ۶۵۰ھ مین مرگیا۔

عصمۃ الدین قتلق ترکان خجاج سلطان بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

باپ کے مرنے کے بعد ابا قاآن تاتاری کے حکم سے یہہ بعمر خورد سالی بادشاہ ہوا اور اسکی

والدہ کل مختار رہی بلوغت کے بعد یہہ خود مختار ہوا پندرہ سال سلطنت کر کر ۶۳۳ھ میں مر گیا۔

جلال الدین سیور غتمش بن قطب الدین محمد قتلق شاہ

حجاج کے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر حجاج کی والدہ اسکے برخلاف ہو کر سلطان احمد خان کے پاس جو اباقا خان کی جگہہ مسند نشین ہوا تھا گئی اوس نے اس معاملہ میں کچھہ دخل نہ دیا اور وہ اوسی کے لشکر میں مر گئی آخر یہہ بادشاہ بھی تئیس سال سلطنت کر کے ۶۹۳ھ میں اپنی بہن کے ہاتھہ سے مارا گیا۔

بادشاہ خاتون بنت سلطان قطب الدین محمد قتلق شاہ

اپنے بھائی کو قتل کر کر یہہ بادشاہ ہوئی مگر ایک سال کے بعد طالبان خون اس کے بھائی کے اس پر غالب آئے اور قتل کر دیا۔

سلطان مظفر الدین محمد شاہ بن حجاج بن قطب الدین محمد سلطان

غازاخان بادشاہ ایران کے حکم سے یہہ تخت نشین ہوا اور قاضی فخر الدین بے وزارت پائی چونکہ فخر الدین کی وزارت سے اور شہزادے ناراض تھے اُنہوں نے وزیر کو قتل کر دیا اور بڑا فتنہ برپا ہوا بادشاہ اسی غم و غصہ میں بیمار ہو کر مر گیا۔

قطب الدین شاہ جہان بن سیور غتمش بن قطب الدین محمد

غازاخان کے حکم سے اس نے بادشاہت پائی جو کہ اسکی افعال بہت بد تھے سلطان محمد خدابندے نے اسکو معزول کر دیا۔

اونیسوان چمن سلاطین آل مظفر کے ذکر میں جو کرمانکی ولایت میں بادشاہ ہوئے

جد اعلے اس خاندان کا غیاث الدین حاجی خراسانی سجاوندی خوافی پہلے عراق عجم کے بعض قطعات پر حاکم تھا جب لشکر تاتاری خراسان میں داخل ہوا تو حاجی اپنے تین بیٹوں ابوبکر و محمد و منصور کے ساتھہ علاء الدولہ اتابک کے پاس یزد میں چلا گیا پھر جب ہلاکو خان نے بغداد پر مہم کی تو اتابک نے ابوبکر کو تین سو سوار کے ساتھہ ہلاکو خان کی خدمت میں بھیجا اور ابوبکر بعد فتح بغداد کے مصر کو گیا اور وہاں ہی قتل ہوا حاجی کے تینوں بیٹوں سے منصور صاحب اولاد تھا محمد دوسرے

و مظفر اور سکے بیٹے تھے مظفر نے اتابک یوسف شاہ کے دربار مین بڑا رتبہ پایا پہر غازان خان کے خدمت مین پہونچا اور عزت حاصل کی وہ ۷۱۳ھ مین مرگیا۔

مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر بن منصور بن جاجی خواجہ آستانے

اس خاندان مین یہہ پہلا حاکم کرمان کا شمار کیا گیا ہے اس نے امیر پیر حسین شاہ شیراز کے حکم سے کرمان کی حکومت اپنی کوشش کے بعد امیر حسین کی سلطنت کو زوال آیا اور یہہ شیخ ابو اسحاق نے شیراز کی بادشاہت لے اس نے بہت مرتبہ کرمان پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا جب یہہ تنگ آیا تو خود لشکر لیکر شیراز کی تسخیر کے ارادے سے کرمان سے گیا اور اسکے اقبال کو یہہ ترقی ہوئی کہ شیراز و فارس و اصفہان و آذربایجان بڑی وسیع سلطنت اس کے تصرف مین آگئی اور یہہ بڑا عالیجاہ بادشاہ ہوگیا اخیر عمر مین اس نے چاہا کہ ابو یزید چھوٹے بیٹے کو ولیعہد کرے اس لئے شاہ محمود و شاہ شجاع اسکے بڑے بیٹے اسکے دشمن ہوگئے شاہ سلطان اسکا داماد خواہر زادے نے بھی اون سے سازش کی اور سب نے بادشاہ کو پکڑ کر اندھا کر دیا چار سال یہہ اندھا ہوکر قید مین رہا آخر ۷۱۸ھ مین ۶۰ سال کی عمر پاکر مرگیا۔

سلطان جلال الدین شاہ شجاع بن مبارز الدین محمد مظفر بن مظفر

اپنے باپ کو اندھا کر ۷۱۸ھ مین بادشاہ ہوا کرمان کی حکومت سے احمد اپنے بھائی کو دی اصفہان دوسرے بھائی شاہ محمود کو دیا شاہ یحیی بن مظفر مرحوم اپنے برادر زادے کو قید کرلیا اور خود شیراز کے تخت پر بیٹھا چند روز کے بعد شاہ محمود حاکم اصفہان اور اس مین عداوت پیدا ہوئی یہہ لشکر لیکر اصفہان مین گیا عند المقابلہ شاہ سلطان مبارز الدین کا داماد محمود کی قید مین آکر اندھا کیا گیا اور یہہ صلح پر راضی ہوکر واپس آیا اس فساد مین شاہ یحیی نے جو تھے قلعہ مین قید تھا نکلکر فساد برپا کیا اور یزد کے ملک پر قابض ہوا شاہ شجاع نے بسبب ارتباط رشتہ برادر زادگی کے یحیی کا قصور معاف کیا بلکہ اپنی لڑکی اسکے نکاح مین دی اسی اثنا مین شاہ محمود اسکا دشمن ہوگیا اور بامداد سلطان اویس حاکم بغداد تبریز کے شیراز پر چڑھ آیا عند المقابلہ شاہ شجاع

کرمان کو بھاگ گیا اور شیراز پر محمود متسلط ہوا کرمان میں جاکر شجاع نے اپنی حکومت قایم کی اور بہت سے لشکر کے ساتھ شیراز پر یورش کی محمود اصفہان کو بھاگا اور شجاع دوبارہ شیراز پر قابض ہوا چند سال کے بعد سلطان اویس و شاہ محمود دونو مرگئے اور شاہ شجاع نے اصفہان میں جاکر اپنا تسلط کرلیا اور تبریز میں پہونچکر سلطان حسین تبریز کے بادشاہ کی بہن سلطان اویس کی لڑکی اپنے بیٹے زین العابدین کے نکاح میں لیکر صلح کے زین العابدین کو اصفہان کا بادشاہ بنایا ۷۸۵ھ میں شاہ شجاع نے اپنے بیٹے شہزادہ شبلی سے بدظن ہوکر اسکو اندھا کردیا اور خود ۷۸۶ھ میں تیرہ برس کی عمر اور پچیس سال کی حکومت پاکر مرگیا اس کے مرنے کے بعد شاہ یحیے اصفہان اور سلطان احمد کرمان زین العابدین شیراز میں بادشاہ ہوئے۔

سلطان زین العابدین بن شاہ شجاع بن مبارز الدین

اسکی ابتدا سلطنت میں شاہ یحیے اس کے بہنوئی نے یزد سے آکر اصفہان لے لیا اور شیراز پر لشکر کشی کی مگر کامیاب نہوا تھوڑی مدت کے بعد اس نے اصفہان پر حملہ کرکے وہ ملک شاہ یحیے سے چھوڑا لیا اور وہ یزد میں بھاگ گیا پھر بھی بھائیوں کی نااتفاقی کے سبب سے بڑے بڑے معرکے ہوئے ایک مرتبہ شاہ منصور نے اسکو اپنے گھر مہمان بلاکر قید کرلیا اور خود شیراز کے تخت پر بیٹھا یہ قید سے بھاگ کر اصفہان میں چلا گیا اور وہاں ہی کی حکومت پر اکتفا کی ۷۹۳ھ میں اس نے باتفاق شاہ احمد والی کرمان اور شاہ یحیے حاکم یزد کے شیراز پر یورش کی مگر شکست کھاکر اصفہان سے بیدخل ہوا اس پریشانی کی حالت میں پہلے یہ خراسان میں آیا پھر یہ ہوکر ہندوستان کے حاکم سے جو کارنام ظالم غدار نے اسکو فریب پکڑکر شاہ منصور کے پاس بھیجدیا اس نے اسکو اندھا کردیا اس واقعہ کے عنقریب ہی امیر تیمور گورکان کا لشکر شیراز کے قریب آپہونچا والی کرمان احمد نے اطاعت کرلی اور امیر تیمور نے قلعہ سفید فتح کرلیا اور زین العابدین جو سلطنت نابینائی اسی قلعہ میں قید تھا امیر کی خدمت میں حاضر ہوا امیر نے اسپر بڑی مہربانی فرمائی پھر شیراز پہونچا عند المقابلہ شاہ منصور ابتدا ۷۹۵ھ میں قتل ہوا سلطان احمد والی کرمان

وسلطان تہمتن ابن شاہ شجاع وشاہ یحیے والی یزد ومعزالدین جہانگیر بن یحیے وسلطان محمد بن یحیے وسلطان ابو اسحاق کل سلاطین آل مظفر کو اپنے پاس بلا کر قید کر لیا اور سلطنت فارس کی اپنے بیٹے عمر شیخ کو دی کرمان وغیرہ مین اپنے حکام مامور کر دیے اور سلطان شبلی وزین العابدین دونو اندھے بادشاہون کو سمرقند مین بھیجکر جاگیرین مقرر کر دین مگر چند ماہ کے بعد بسبب وقوع کسی وہم کے ان دونو کو بھی قتل کر دیا۔

بیسوان چمن سلاطین اتابک کے بیان مین

لفظ اتابک کا ایک عہدہ خطاب تہا جو شاہان سلجوقی کے دربار سے بعض امراؤ کو بنظر انکی لیاقت اور خیرخواہی کے عطا ہوتا تہا چنانچہ اول امراؤن کی اولادسے جو اس خطاب سے مخاطب ہوئے تہے چار فرقہ بادشاہی کی اور سلطان کہلائے بنحو حال الگ الگ اس چمن مین مندرج ہے

پہلا فرقہ اتابکان موصل جنہون نے مصر اور شام کی ولایت مین سلطنت کے

سب سے پہلا بادشاہ اس فرقہ کا عماد الدین زنگی بن آقسنقر خان اس نے سلطان محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی کے وقت عراق کی حکومت حاصل کی سنہ ۵۲۲ھ مین اس نے بسبب مرجانے حاکم موصل کے موصل کی حکومت لی اور شام کیطرف بڑہ کر حلب پر اس نے قبضہ کر لیا سنہ ۵۲۳ھ مین اس نے اہل فرنگ کو جو شام پر حملہ آور ہوئے تہے مغلوب کیا سنہ ۵۲۹ھ مین دمشق پر قابض ہوا سنہ ۵۳۴ھ مین گرجستان کے ملک پر تصرف پایا سنہ ۵۴۱ھ مین ایک غلام کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی

عماد الدین کے مرنے کے بعد حلب ودمشق اسکے قبضہ مین سے نکل گیا تہا مگر اس نے بہ کمال مردانگی حلب وحمص وحماہ وبعلبک ودمشق پر تصرف کیا خلیفہ عاضد باللہ اسمٰعیلی پر جب اہل فرنگ غالب ہوئے تو اس نے اس سے استمداد کی اس نے امیر اسد الدین کو لشکر دیکر بھیجا اور فرنگی بکمال دل تنگی مصر سے نکالے گئے سنہ ۵۶۵ھ مین ولایت مصر صلاح الدین بن نجم الدین ایوب

اسد الدین کے برادر زادے کے قبضہ مین آگئی اور وہ ملک ناصر الدین خطاب پاکر بادشاہ بنا اور مدت مدید تک وہ سلطنت آل سلجوق کے خاندان مین رہی - نور الدین محمود نے پچیس برس بکمال استقلال سلطنت کے تخت پر گیا

ملک صالح بن نور الدین محمود بن عماد الدین زنگی

گیارہ سال کی عمر مین یہہ بادشاہ شام کے تخت پر بیٹھا کچھہ مدت تک صلاح الدین نے بھی اسکی اتالیقی کی پھر منحرف ہوکر دمشق پر چڑھائی کی اور یہہ بھاگ کر حلب کو چلا گیا -

سیف الدین غازی و قطب الدین مودود ہر دو پسران عماد الدین زنگی برادران نور الدین محمود

عماد الدین کے مرنے کے بعد سیف الدین غازی نے بھائی نور الدین محمود کے حکم سے کفار کی غزا مین مصروف رہکر کی ولایت اور چند جزیرے گردستان کے وہ اپنے تصرف مین لایا اور ۵۷۱ھ مین مر گیا اُسکی جگہہ قطب الدین اُسکا بھائی جانشین ہوا اور ۵۷۶ھ مین مر گیا

سیف الدین بن قطب الدین مودود بن عماد الدین اتابک زنگی

قطب الدین مودود نے ہر چند اپنی حین حیات عماد الدین بڑے بیٹے کو ولیعہد کیا تہا مگر اس کے مرنے کے بعد ارکین نے سیف الدین چھوٹے بیٹے کو تخت نشین کیا اور عماد الدین بھاگ کر نور الدین محمود کے پاس شام مین چلا گیا اور سنجار کا حاکم بنا اور چند نون مین کہ ملک صلاح الدین نے مصر سے شام پر چڑھائی کی اور دمشق کو لے لیا حلب کا محاصرہ کیا تہا تو سیف الدین نے موقع پایا اور اپنے بھائی عماد الدین پر سنجار کو فوج بھیجی باعث یہہ ہوا کہ اُسوقت ملک صالح نے حلب مین محصور ہوکر سیف الدین سے جواد سکا رشتہ مین چچہ تہا مدد طلب کی اس نے ایک لشکر تیار کیا اور عماد الدین کو لکھا کہ تم یہہ لشکر ساتھہ لیکر حلب کو جاؤ اور صالح کی مدد کرو چونکہ عماد الدین ملک صلاح الدین سے آمیزش رکھتا تہا اور سنے اِسکا کہا نہ مانا اور یہہ غضبناک ہوکر سنجار پر لشکر لیگیا مگر کامیاب نہوا ۵۷۶ھ مین سیف الدین مرگیا اور اسکا بھائی عز الدین بادشاہ ہوا *

عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود بن عماد الدین اتابک زنگی

بھائی کے مرنے کے بعد یہہ موصل کے تخت پر بیٹھا اور ملک صالح کے مرنے کے بعد حلب پر قابض

ہوا حلب کا ملک و دیگر بنجار کا علاقہ اس نے اپنے چچا عماد الدین کے ساتھ بدل لیا ۵۸۳ھ مین ملک صلاح الدین والی مصر نے موصل پر چڑھائی کی اگرچہ موصل پر متصرف نہوا مگر حلب و بنجار دونو علاقے اس نے لے لئے اخلاط مین بھی اس کی حکومت ہوگئی ۵۸۸ھ مین والی مصر مرگیا اور اس نے مصر لینے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہوا اور خود بھی اسی سال کے ماہ شعبان مین مرگیا۔

نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود بن قطب الدین مودود

اسکی حکومت کے وقت مین ملک عادل والی مصر اسپر غالب آیا اسکی لڑکی اپنے بیٹے کے نکاح مین لی اور ملک متعلقہ اس کا اس نے اس کے بھائیون کو تقسیم کر دیا سوائے موصل کے اسکے پاس کچھ نہ رہا اٹھارہ سال یہہ بادشاہ رہا ۶۱۷ھ مین مرگیا۔

عز الدین قاہر بن مسعود بن نور الدین ارسلان شاہ بن عز الدین مسعود

ارسلان شاہ کی وفات کے بعد اسکا بیٹا عز الدین قاہر بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین مرگیا اسکے بعد عماد الدین ارسلان شاہ کا خواندہ لڑکا یعنے تیسرے بادشاہ ہوا مدت مدید تک ۶۱۷ھ سے حکومت کے آخر موصل کا علاقہ ہلاکو خان مغل نے لے لیا اور اس خاندان کی حکومت ختم ہوئی۔

دوسرا فرقہ اتابکان آذربایجان

اس خاندان کا بانی و مورث اعلے ایلدگز سلطان مسعود سلجوقی کے وزیر کا غلام تہا جو پہلے سلطان کے حکم سے باورچی خانہ کا داروغہ ہوا پہر سپہ سالاری کا عہدہ پاکر اران کے ملک کی تسخیر کو مامور کیا گیا اس نے اس مہم مین بڑی جانفشانی کی اور علاقجات اران و گنجہ و شیروان و باکو پر قابض ہوا سلطان مسعود کے مرنے کے بعد ایلدگز نے اسکی ملکہ کے ساتھہ نکاح کرلیا اور خود مدار المہام سلطنت کا ہوکر ملکہ کے بیٹے طغرل کو اس نے تخت نشین کیا ملکہ کی زیست تک یہہ انتظام قایم رہا پہر باہم عداوت پیدا ہوئی ایلدگز نے طغرل سلطان کو قید کرکے اسکے بیٹے ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور سلطان طغرل کو قید مین قتل کرکے اسکی ملکہ ارسلان شاہ کی والدہ سے نکاح کرلیا آخر گرجستان کی مہم مین وبا کے عارضہ سے مرگیا۔

جہان پہلوان اتابک محمد بن اتابک ایلدگز

اتابک ایلدگز کے سلطان ارسلان شاہ کی والدہ کے پیٹ سے دو بیٹے تھے ایک اتابک محمد دوسرا اتابک قزل ارسلان باپ کے مرنے کے بعد جہان پہلوان عراق کی سلطنت کا مختار ہوا اور قزل ارسلان آذربائیجان کا فرمان فرما بنا سلطان ارسلان کے مرنے کے بعد اس نے طغرل بن ارسلان شاہ کو تخت نشین کیا اور خود ۵۶۸ھ مین ابو بکر نام کسی شمن کے ہاتھ سے قتل ہوا اسکے چار بیٹے تھے ابو بکر و قتلق اینانج و میر میران و آذربک پہلوان۔

اتابک قزل ارسلان بن اتابک ایلدگز

جہان پہلوان کے مرنے کے بعد قتلبہ خاتون اسکی زوجہ نے چاہا کہ سلطان طغرل سے نکاح کرے اور اسکا بیٹا قتلق اینانج امیر الامرا ہو رہے مگر اس تجویز کے وقوع سے اول ہی قزل ارسلان تبریز سے آپہونچا اور قتلبہ خاتون کو اپنے نکاح مین لایا مدار المہام کل سلطنت کا بنگیا اور چاہا کہ سلطان طغرل کو قید کرکے وہ بھاگ کر مازندران کو چلا گیا بہت سے لڑائیون کے بعد سلطان طغرل قید مین آیا اور قزل ارسلان نے چاہا کہ خود بادشاہ ہوکر تخت نشینی سے پہلے ہی قتل ہوگیا۔

اتابک ابوبکر بن اتابک محمد جہان پہلوان بن اتابک ایلدگز

قزل ارسلان کے مارے جانے کے بعد برادر زادہ اسکا ابوبکر تبریز کی حکومت پر قایم ہوا طغرل نے دوبارا بادشاہ ہوکر قتلبہ خاتون سے نکاح کیا اسکے بیٹے قتلق اینانج کو امیر الامرا بنایا اسلئے ابوبکر اور قتلق مین سخت عداوت پیدا ہوکر لشکر کشیان ہوئین مگر یہہ مغلوب ہوا +

قتلق اینانج بن اتابک محمد جہان پہلوان

امیر الامرا سلطان طغرل کا ہوکر اس نے چاہا کہ سلطان کو زہر دیکر مار دے اور اسکی والدہ نے سلطان کے کہانے مین زہر ڈال دی یا سلطان نے اطلاع پاکر وہی کہانا اسکو کہلایا اور وہ مرگئی اس واقعے کے بعد یہہ کئی سال تک قید مین رہا پھر اسکا قصور معاف کرکے سلطان نے امیر الامرا بنایا مگر یہہ بھاگ کر سلطان تکش خوارزمی کے پاس چلا گیا اور اسکو ساتھہ لیکر سلطان طغرل پر چڑھہ آیا عند المقابلہ طغرل قتل ہوا اور اس نے خوارزم شاہ کے حکم سے رے کی حکومت پائی اور کفران نعمت کے سبب

سے وہان بھی اسکو حکومت کرنی نصیب نہ ہوئی اور رے مین کسی دشمن کے ہاتھ سے مارا گیا۔

تیسرا فرقہ سلاطین اتابکان سلغر جو شیراز و فارس مین سلطنت کرتے رہے

بزرگ ان بادشاہون کا سلغر نام ترکمان سلاطین سلجوقیہ کے دربار مین حاجب تہا اسکے بیٹے فارس وخوزستان ولرستان وکوہ کیلویہ پر بادشاہ ہوئی اہل تواریخ کا قول ہے کہ سلاطین دیلمیہ کے بعد انکے حکومت کے ظہور تک چند بادشاہ فارس پر حاکم رہہ چکے تہے پہلے الپ ارسلان بادشاہ ہوا اور باغی ہوکر پکڑا گیا پہر رکن الدین خمارتگین زیر حکم سلاطین سلجوقی پہر اتابک پہر اتابک قراجہ حاکم بنا اس نے پہر اتابک بعد مین ہوا یا بہاری کتاب خانہ اُس مین رکہوایا جعفر آباد کے مقام پر اتابک محل اور تخت پہاڑ کے سر پر تعمیر کیا آخر ہمان مین مارا گیا اسکے بعد اتابک میکریس پہر اتابک بوزابہ پہر ملک شاہ بن محمود بن مسعود بن محمد بن ملک شاہ بن الپ ارسلان فارس کا بادشاہ ہوا اسپر اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری نے خروج کیا اور فتح پاکر حاکم بالاستقلال بنگیا۔

اتابک مظفر الدین سنقر بن مودود سلغری

اس کی حکومت کے وقت پہلے ملک شاہ سلجوقی نے اسپر یورش کی اور شکست کہائی پہر امیر یعقوب بن ارسلان اتابک شحنہ نے چند بار حملہ آور ہوکر بے نیل مقصود واپس گیا تیرہ برس اس نے فارس مین حکومت کی اور شیراز مین ایک خانقاہ اور مسجد عالیشان بنوائی ✤

اتابک مظفر الدین زنگی بن مودود بن سلغر حاجب

اتابک سنقر کے بعد زنگی اُسکا بہائی بادشاہ ہوا چودہ سال بادشاہت کی ۵۹۱ھ مین مرگیا۔

اتابک مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود بن سلغر

اس کے وقت جہان پہلوان محمد بن ایلدگز نے چند بار فارس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوا اسکا وزیر باتدبیر خواجہ امین الدین محمد کارزرنے تہا اس کے وقت اتابک طغرل بن سنقر نے سلطنت کا دعوے کیا اور عند المقابلہ پکڑا گیا بیس سال تکلہ نے سلطنت کی ۵۹۱ھ مین

اتابک مظفر الدین ابو شجاع بن سعد زنگی

یہہ بادشاہ شاعر صاحب علم و فضل تہا اپنی سلطنت کے وقت یہہ عراق پر مہم رکہتا اور شیراز کو خالی چہوڑ جاتا اس لئے چند بار اسکے پیچہے شیراز غارت ہوا پہلے اتابک اوزبک پہلوان شیراز مین آیا اور شہر کو لوٹا پہر ۶۲۳ھ مین سلطان غیاث الدین نے حملہ کیا اور شیراز مین قتل عام ہوئی غرض اس بادشاہ کو جہان گردی و صحرا نوردی کی سخت عادت تہی ۶۲۴ھ مین اس نے دے پر یورش کی اور شاہ خوارزم کی قید مین آگیا آخر مستعیر حصہ آمدنی فارس کا دینا کر کے رہائی پائی اور وہہ سے جب واپس آیا ابوبکر اس کے بیٹے نے ملک مین داخل ہونے نہ دیا اور اس نے خوارزم شاہ سے مدد لیکر بیٹے سے جنگ کیا جس مین بیٹا مارا گیا اور یہہ دوبارہ شیراز کے تخت پر بیٹہا بتیس ۳۲ سال اسنے سلطنت کر کے ۶۵۸ھ مین مر گیا

اتابک مظفر الدین قتلوخان ابوبکر بن سعد زنگی

یہہ بادشاہ کمال عقل و بہادر و منتظم تہا اسکے وقت فارس کی آبادی کمال کو پہونچی مملکت وسیع ہوئی جزیرہ قطیف و بحرین وغیرہ اسکے تصرف مین آئے شاہان ہند وغیرہ سے اسکی دوستی قایم ہوئی مدرسے مسجدین دار الشفا بنی تاتاریون کے جوش و خروش کے وقت اس نے تین ہزار دینار سالانہ دینا کر کے اوگتائی قاآن کی اطاعت منظور کر لی ہلاکو خان کی ساتہہ بہی بغداد کی مہم مین اسنے اپنا بیٹا محمد شاہ بہیجا یا تہا پینتیس سال اسنے سلطنت کی پانچوین جمادی الثانی ۶۵۸ھ مین مر گیا بڑا بیٹا اتابک سعد اس کے مرنے کے وقت بغداد سے شیراز کو آتا تہا مگر رستہ مین ہی مر گیا شیخ سعدی شیرازی اسکے ہم عہد تہا اس نے کتاب گلستان و بوستان اسکی نام پر تصنیف کین

اتابک محمد بن اتابک سعد بن اتابک ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

یہہ بادشاہ بعمر خوردسالی تخت نشین ہوا اسکی والدہ ترکان خاتون علاء الدولہ اتابک کی ہمشیرہ سلطنت کی کل مختار ہوئی مگر یہہ بادشاہ دو سال کے بعد ایک اونچے محل سے گر کر مر گیا۔

محمد شاہ بن سلغر شاہ بن اتابک سعد بن اتابک زنگی

یہہ بادشاہ نہایت سفاک و خونریز تہا جیہہ بنیے کی سلطنت کی بعد ترکان خاتون نے اسکو قید کر لیا۔

اتابک سلجوق شاہ بن سلغر شاہ

محمد شاہ کی قید کے بعد سلجوق شاہ اُسکا بھائی بادشاہ ہوا اس نے ترکان خاتون کو جسکی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا تھا قتل کر دیا اس لئے لشکر مغلون کا اسکی تنبیہ کو مامور ہوا اور یہہ جنگ مین قتل ہوا۔

ابش خاتون بنت ابوبکر بن اتابک سعد بن زنگی

سلجوق شاہ کے مارے جانے کے بعد سوائے اس عورت کے وارث تخت و تاج کا نہ تھا چونکہ یہہ عورت منکوحہ تیمور ملک ابن ہلاکو خان کے بیٹے کی منکوحہ تھی اسلئے اس نے سلطنت پائی اور چوبیس سال سلطنت کر کے ۶۸۶ھ مین مر گئی پھر کوئی شخص اس خاندان سے بادشاہ نہوا۔

چوتھا فرقہ اتابک بادشاہون کا جو لرستان مین فرمانفرما رہے

لرستان کا ملک دو خطہ پر منقسم ہے ایک لر کلان دوسرا لر خورد اور پہلے زمانہ مین حاکم لرستان کے برادر اور بانام دو بھائی تھے جب بدر مر گیا تو اُسکی ریاست محمد بن ہلال بن بدر کو پہونچی اور نصف ریاست لرستان کی قوم شوران کے قبضہ مین تھی اُنکا رئیس مسمی جفا و محمد بن خورشید تھا اور وزارت متعلق ابو الحسن کی تھی جب اتابکان خاندان سلغر نے زور پکڑا تو محمد بن علی بن ابو الحسن ان کے دربار مین معتبر ہوا اور محمد کے بیٹے ابو طاہر نے اتابک سنقر کے دربار مین بڑی توقیر پائی اور ملک شاہنشاہ کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور فتحیاب ہو کر لرستان کی حکومت حاصل کی اپنے خطہ خود بخود اتابک مقرر کر لیا اور چند سال حکومت کر کر مر گیا۔

نصرۃ الدین اتابک نزار اسپ بن ابو طاہر لرستانی

ابو طاہر کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور قوم شوران پر غالب آکر کل لرستان پر قابض ہو گیا بہت سا ملک فارس کا بھی اس نے لیکر اصفہان سے چار فرسنگ اپنے سلطنت کے حد مقرر کر دی اتابک تکلہ سلغر شاہ نے یہہ چند مرتبہ یورش کی مگر کامیاب نہوا۔

اتابک تکلہ بن نصرۃ الدین نزار اسپ لرستانی

یہہ بادشاہ ماکی طرف سے سلاطین سلغری شیرازی کا دشمن تھا اتابک سعد شیرازی نے جمال الدین سپہ سالار کو دس ہزار فوج دیکر لرستان کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ جمال الدین ہار گیا اس فتح کے

بعد تکلہ نے کرکو چک پر یورش کی اور حسام الدین وہان کے حاکم کو مطیع کیا پھر خلیفہ بغداد نے بہاء الدین کشتاسپ عماد الدین یونس کو ارستان کی تسخیر کے لئے بھیجا لڑائی کے وقت عماد الدین مارا گیا اور کشتاسپ پکڑا گیا ۶۵۸ھ میں جب ہلاکو نے بغداد پر چڑھائی کی تو تکلہ ہلاکو خان کے ساتھ تھا مگر بعد فتح کے ہلاکو خان نے سنا کہ تکلہ بغداد کی قتل و غارت کے وقت افسوس کرتا اور بادشاہ کو ظلم و تعدی کے ساتھ نسبت دیتا تھا اس لئے ہلاکو خان کا مزاج اس سے برگشتہ ہوگیا اور بہانہ سے بے خبر بھاگ کر ارستان کو چلا آیا فوج تاتاری اسکی گرفتاری کو مامور ہوئی مدت تک یہ قلعہ میں محصور ہو کر لڑتا رہا آخر ہلاکو خان نے اپنی انگشتری اسکے پاس بھیجی اور امان کا وعدہ کیا اسپر اعتماد کرکے یہ حاضر ہوگیا اور حاضر ہوتے ہی قتل ہوا۔

اتابک شمس الدین الپ ارسلان بن نہار اپ

تکلہ کے بعد ہلاکو خان کے حکم سے اس نے حکومت پائی اور پندرہ سال حکومت کرکے مرگیا۔

یوسف شاہ بن الپ ارسلان بن نہار اپ

یہ بادشاہ سلطان اباقا خان کے ہمرکاب رہتا تھا ارستان میں اسکا نواب مامور تھا کیلان کی مہم میں اس نے بڑی جوانمردی کی اور اسکے عوض خدستان و کوہ گیلویہ و شہر فیروزان وغیرہ اسکو اباقا خان نے دیا جب اباقا خان کے بعد احمد خان و ارغو خان میں عداوت ہوگئی تو یہ احمد خان کا حامی ہوا پھر ارغون خان کے غالب ہونے کے وقت یہ اسکے پاس حاضر ہوا اور خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کی لڑکی اپنے نکاح میں لی اور چند سال بکمال جوانمردی حکومت کرکے مرگیا۔

اتابک فراسیاب بن یوسف شاہ

یہ بادشاہ نہایت ظالم خود پرست تھا اس کی عادت سے امرائے دربار تنگ آکر اصفہان کو بھاگ گئے اس نے قزار اپنے چچا کے بیٹے کو انکی گرفتاری کے لئے بھیجا جب وہ اصفہان کے قریب پہونچا سنا کہ ارغون خان مرگیا ہے قزار نے فرصت پاکر اصفہان پر قبضہ کرلیا اور کل ملک عراق عجم ہمدان اور فارس کے کنارے تک اپنے تصرف میں لایا یہ ملکت حاصل کرکر فراسیاب نے اپنا بیٹا دربند

گردراؤ کی تسخیر کے لئے امور کیا وہان لرستان کے لشکر اور مغلون مین سخت لڑائی ہوئی آخر مغلون نے شکست کہائی اور لرستانیون نے مغلانیان عورات کے ساتھہ بدفعلی بہت کی اس لیے مغل بہر غیرت کے مارے جمع ہوئے اور ایسے لڑے کہ کل لشکر افراسیاب کا قتل کر دیا اودہر سے کنجاتو خان بادشاہ مغل نے اپنا لشکر افراسیاب کی سرکوبی کو بہیجا اور یہہ شکست کہاکر متابعت پیش آیا اور وہ بالا تاج پایا یہہ جب سلطنت ایران کی سلطان غازان خان کے تصرف مین آئے تو افراسیاب اس کے پاس حاضر ہوا اور اسکے بے ادبی کے سبب سے جو اسکے فوج نے مغلیہ عورات کے ساتھہ کی تہی مقتول ہوا۔

اتابک نصرۃ الدین احمد بن ابی تابک شمس الدین لب ارسلان

افراسیاب کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور اڑتیس سال سلطنت کرکے سلطان ابوسعید خدابندہ کے وقت مرگیا۔

اتابک رکن الدین یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ نے چہہ سال سلطنت کے آخر تیتالیس برس کی عمر پاکر ۷۴۰ھ مین مرگیا۔

مظفر الدین افراسیاب بن یوسف شاہ بن نصرۃ الدین احمد

اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت امیر تیمور گورکان نے لرستان پر غلبہ پایا اور سلطنت انکی ختم ہوئی۔

الیسوان چمین سلطانین غور کے بیان مین

یہہ بادشاہ تین فرقہ پر تقسیم ہوئے ہین اول جنہون نے غور وغزنین مین حکومت کی دوسرے جو بامیان مین حاکم رہے تیسرے جنہون نے ہند مین سلطنت کی ہے ان بادشاہون کی اصلیت اور ابتدا مین اہل تواریخ کا یہہ اتفاق ہے کہ یہہ ضحاک بادشاہ کی اولاد مین سے تہے جب فریدون نے ضحاک پر غلبہ پایا تو یہہ شہزادے بہاگ کر بامیان کے پہاڑ مین جو بلخ وکابل کے درمیان ہے آئے اور اس پہاڑ کو امن بنایا فریدون نے ان پر چند بار حملہ کیے مگر کامیاب نہوا اور یہہ قرار پایا کہ ضحاک کے اولاد اسے پہاڑ کی حد کے اندر جسکا نام غور ہے رہے زیادہ دست اندازی نہ کرے اس روسے برابر اسی قوم کی سلطنت غور مین رہی کوئی غیر بادشاہ ان پر دست اندازی نہوا

آخر سلطان محمود غزنوی نے ان پر یورش کی اور محمد سوری اپنے بیٹے حسن کے ساتھہ گرفتار ہوکر غزنین مین آیا حسن تو بہاگ کر غور مین چلا گیا اور محمد سوری قتل ہوا اور حسین سام حسن کا بیٹا اس مصیبت کے وقت ہندوستان کو بہاگ گیا اور مدت تک ہند مین رہا اخیر عمر مین پھر وہان سے غزنین کو معاودت کی اور سلطان ابراہیم غزنوی کے وقت وہ غزنین کے دربار مین حاضر ہوا سلطان نے اسکی قدردانی کی اور نزدیک رکھہ لیا رفتہ رفتہ وہ امارت کے درجہ کو پہونچا اور سلطنت غور کی اسکے حوالے ہوئی اسکے مرنے کے بعد حسین کی اولاد اور بہرام شاہ غزنوی کے درمیان چند بار لڑائیان ہوئین آخر صلح ہوگئی اور یہہ قرار پایا کہ قطب الدین محمد بن سام جسکے نکاح مین بہرام کی بیٹی تہی غزنین مین رہا کرے چند سال وہ بہرام کے پاس رہا آخر بہرام نے کسی بات پر ناراض ہوکر قطب الدین کو قتل کر ڈالا اور دوبارا لڑائی کا بازار گرم ہوا اور علاء الدین بن حسین سام نے بہرام پر غالب آکر اپنے بہائی سیف الدین محمد سوری بن حسین سام کو غزنین مین تخت نشین کیا اور خود غور کو چلا گیا اسکے جانے کے بعد شہر والون کے اتفاق سے بہرام پھر غزنین پر قابض ہوا اور محمد سوری کو اس نے پکڑ کر بہت برے حال کے ساتھہ شہر مین تشہیر کرکے مار دیا۔

سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

اگرچہ ثابت ہوتا ہے کہ یہہ علاء الدین حسین سام کا بیٹا تہا مگر بعض اہل تواریخ کا قول ہے کہ اسکا نام علاء الدین حسن بن حسین سام تہا اور حبیب السیر روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ یہہ حسن بن حسین بن سام بن حسن بن محمد سوری نام رکہتا تہا غرض کہ محمد سیف الدین سوری کی قتل کے بعد یہہ بیشمار فوج لیکر غزنی پر چڑہ آیا بہرام شکست کہاکر پنجاب کو بہاگ گیا اس نے غزنین مین آکر قتل عام کی شہر کو آگ لگادی سات روز تک برابر شہر جلتا رہا شاہان غزنین کا گورستان سوائے محمود غزنوی کے روضہ کی بنیاد سے اکہڑوا دیا چونکہ سیف الدین محمد سوری کے ساتھہ سید مجد الدین اسکا وزیر بہی قتل ہوا تہا اسکے عوض مین کئی ہزار مشائخ وسادات وعلماء غزنین کی گرفتار ہوئی اور حکم ہوا کہ بڑے بڑے بہاری تہیلے مٹی کے بہر کر ان کے سر پر رکہی جائین اور زیر بار پا برنجیر فیروزکوہ

مین پہونچائے جائین چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور جب وہ غور مین پہونچے تو سب کے سب قتل ہوئے اور وہی مٹی جو وہ اُٹھا کر لے گئے تھے کشتون کے خون سے گارا بنا کر قلعہ فیروز کوہ کے برجون کی دیوارون پر لگائی ہوئی چونکہ اسقدر ظلم و تعدی و قتل اس بادشاہ نے اپنے بھائی کے خون کے عوض مین کیا اسلئے جہان سوز کے خطاب سے مخاطب ہوا اس انتظام کے بعد یہہ غور مین گیا اور تخت نشین ہوکر اپنے برادرزادون مین سے غیاث الدین محمد سام کو جسکا خطاب سلطان شہاب الدین غوری ہے قید کر لیا اور سبب اسکے کہ اُسوقت بسبب شورش قوم غز کے سلطنت سلطان سنجر کی کمزور ہوگئی تھی اس نے خراسان پر لشکر کشی کی اور لڑائی مین شکست کھاکر سلطان سنجر کی قید مین آیا اور چند سال کی قید کے بعد سلطان نے پھر اسکو تاج بخشی کی اور یہہ پھر خید سال حکومت کرکے مرگیا اور کوہ فیروز مین مدفون ہوا۔

ملک محمد غوری المخاطب بسیف الدین بن علاء الدین حسین جہان سوز

یہہ بادشاہ نہایت رحم دل و نرم مزاج تھا اس نے غیاث الدین محمد سام و معز الدین سام دونو اپنے چچا کے بیٹون کو قید سے چھوڑکر سرفراز کیا مگر اسکی سلطنت کے زمانہ نے چندان طول نہ پکڑا اور دو سال کے عرصہ کے بعد ابو العباس سپہ سالار نمکحرام کے ہاتھہ سے شہید ہوا۔

ملک غیاث الدین ابو الفتح بن محمد سام غوری

ملک محمد کی قتل کے بعد ابو العباس سپہ سالار نے اسکو تخت نشین کیا وفات اسکا بھائی معز الدین بامیان مین فخر الدین چچا کے پاس تھا وہان سے وہ بھی غور مین آیا اور دونو نے ملکر ابو العباس سپہ سالار محمد غوری کے قاتل کو قتل کیا اور خود مختاری حاصل کی یہہ خبر پاکر فخر الدین انکا چچا بامیان سے ان پر حملہ آور ہوا اور چاہا کہ انکا ملک چھین لے مگر عند المقابلہ شکست کھاکر واپس چلا گیا اس فتح کے بعد غیاث الدین نے اپنی مملکت کو وسیع کیا علاقہ غرجستان و داور و گرمسیر و بادغیس اپنے تصرف مین لایا ہرات پر چڑھائی کی سیستان کے حکام کو تابعدار بنایا ۵۹۳ھ مین شاہ ہاج کو لشکر لے گیا اور علی شاہ بن تکش خوارزمی کو شکست دی پھر مرو پر حملہ

حملہ کیا اور اسکو اپنے قبضہ مین لیا خراسان مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کر دیا آخر ۵۹۹ھ مین مرکیا ہرات مین مدفون ہوا ساٹھ سال کی عمر پائی چوالیس سال سلطنت کی مذہب اسکا شافعی تھا ہرات مین اس نے ایک بڑی مسجد بنوائی۔

سلطان معز الدین بن سام الملقب بسلطان شہاب الدین غوری

یہ بادشاہ اپنے بھائی غیاث الدین کی حین حیات حسب الاجازت اسکے ۵۷۰ھ مین غزنین کے تخت پر بیٹھا اور ۵۷۱ھ مین ہند پر چڑھائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پھر لاہور پر یورش کی اور خسرو شاہ غزنوی کو قید کر کے پنجاب پر مستولی ہو گیا تیسرے مرتبہ اپنے بھائی سے ایک لاکھ سوار مدد لیکر ہندوستان پر چڑھ آیا رائے پرتھی راج عرف پتھورا نے یہ خبر پاکر کل راجگان ہند سے مدد لی اور مستعد مقابلہ کے ہوا تھانیسر سے چار کوس کے فاصلہ پر لڑائی کا میدان قرار پایا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی چونکہ ہندوؤن کی فوج تین لاکھ سے زیادہ تھی سلطان نے شکست کھائی اور واپس چلا گیا اور بہت جلد بیس ہزار تاتاری سوار جنگ دیدہ کارآزمودہ نوکر رکھکر چوتھی مرتبہ داخل ہندوستان کے ہوا اور لڑائی مین فتحیاب ہوکر رائے پتھورا کو پکڑا اور قتل کیا رائے پتھورا کی لڑکی نے دہلی خالی کر دی جا بجا اسلامی فوج نے ماسور ہوکر بہت سے شہر مفتوح کئے سلطان نے قطب الدین ایبک اپنا غلام ہند مین نائب بنایا اور خود غزنین کو چلا گیا دو سال کے بعد سلطان پھر ہند مین آیا اور قنوج کے راجہ پر حملہ کیا قنوج کا راجہ جے چند راٹھور تھا راجہ قنوج کے لشکر مین نو سو ہاتھی تھے ان مین سے نوے ہاتھی سلطان نے لئے جن مین ایک سفید رنگ کا ہاتھی تھا اس فتح کے بعد سلطان نے بنارس پر یورش کی اور راجہ بنارس کا خزانہ و ملک اپنے قبضہ مین لیا اور بڑی دولت غزنین کو معاودت کی اور جن دنون مین کہ سلطان غیاث الدین اسکا بھائی ہرات مین مرگیا تھا یہ طوس مین تھا وہان سے یہ ہاغیس مین گیا اور کل ملک آل سام پر اسطرح تقسیم کیا کہ تختگاہ فیروزکوہ و غور کا علاقہ اپنے چچا کے بیٹے ملک ضیاء الدین سلطان غیاث الدین کے داماد کو دیا حکومت ممالک بست و فراہ و اسفزار کی محمود غیاث الدین کے بیٹے کو دی ریاست ولایت ہرات کی ناصر الدین غازی اپنے خواہرزادہ کو عنایت کی اور خود بڑی فوج لیکر خوارزم کو گیا اور

شکست کہاکر جاپس آیا انہین ایام مین کوہ جود کے مفسدون نے فساد برپا کیا سلطان بذات خود وہان گیا اور انکو سخت سزا دی جب وہان سے واپس آیا راستے مین بمقام دمیک چند مفسد قوم کھکھڑ بادشاہی خیمہ مین چھپے ہوے تھے اور سلطان کو سوتے ہوئے شہید کردیا اس بادشاہ نے نو مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا فتوحات پے در پے اس کے نصیب ہوئین تیئیس سال سلطنت کی سنہ ۶۰۲ ہجری مین شہادت پائی ہندوستان کی تواریخ مین اسکا نام علاء الدین غوری بھی درج ہے اور اصل مین اسکا نام سلطان معزالدین بن سام اور شہاب الدنیا والدین خطاب تھا اسکی وفات کا قطعہ تاریخ مندرجہ روضۃ الصفا یہہ ہے قطعہ

شہادت ملک بحر و بر معزالدین	کز ابتدے جہان مثل او نیامد یک
سیوم زغرہ شعبان بسال شش صد و دو	فتاد در رہ غزنین بمنزل دمیک

سلطان محمود بن غیاث الدین محمد سام

سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد یہہ فیروزکوہ کے تخت پر بیٹھا علاقہ غور و خراسان و غزنین و ہندوستان مین خطبہ سکہ اسکے نام کا جاری ہوا اسکے وقت علیشاہ سلطان محمد خوارزم شاہ کا بھائی اُس سے ناراض ہوکر اسکے پاس آیا اور مدد کا خواستگار ہوا اس نے اُسکو خوارزم شاہ کی ایما کے بموجب قید کرلیا اس لئے اُسکی نوکر اس سے ناراض ہوگئے اور چند آدمی اون مین سے کوہ آمادکے راستے رات کو اسکی خوابگاہ مین آکر اور بند رہوین صفر سنہ کو بحالت خواب شہید کردیا۔

سلطان بہاء الدین بن محمود بن غیاث الدین محمد سام

یہہ بادشاہ چودہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا اور علی شاہ خوارزمی مقید نے چاہا کہ اسکو بھی قتل کردے اس لئے اوس نے بیتالیس آدمی اسباب کے صندوقون مین بٹھلا کر شہر مین منگوائے تجویز کی گئی کہ وہ صندوق کسی مخبر کی مخبری سے عین دروازے مین پکڑے گئے اور وہ سب کے سب قتل ہوئے تین مہینے کے بعد علاء الدین تمر غوری بن سلطان علاء الدین حسین جہان سوز نے خوارزم شاہ سے بدیکر اس بادشاہ پر چڑھائی کی چند لڑائیون کے بعد بہاء الدین بھاگ کر ہرات کو چلا گیا والی ہرات نے اسکو پکڑکر خوارزم کو بھیجدیا خوارزم شاہ کی والدہ نے اسکو معہ اسکی والدہ کے دریا مین غرق

کرادیا صرف تین ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی۔

علاء الدین حسین بن سلطان علاء الدین حسین جہان سوز

خوارزم شاہ کی مدد سے اس نے سلطنت پائی چار سال کی حکومت کے بعد تاج الدین یلدوز بادشاہ غزنین کی لڑائی مین قتل ہوا پھر اسکی اولاد سے کسیکو سلطنت نہی کل ملک خوارزم شاہ نے لیا۔

سلطان تاج الدین یلدوز غزنوی

یہ شخص زرخرید سلطان شہاب الدین غوری کا تھا حکومت کرمان و مکران و سوران وغیرہ علاقجات مغربی کنارہ دریاے سندھ اسکے تفویض تھی ایکہزار قبا اور ایکہزار کلاہ سالیانہ اور رسد رسانی سفر ہند کی اسکے ذمے تھی سلطان کی شہادت کے بعد یہ غزنین کے تخت پر بیٹھا اور ملک محمود کی اطاعت قبول کی چونکہ حوصلہ عالی رکھتا تھا ہند کے تخت کا خواستگار ہوکر اس نے قطب الدین ایبک پر چڑھائی کی اور شکر کیکر پنجاب مین گیا آخر شکست کھاکر پھا گا قطب الدین اسکے تعاقب مین غزنین پہونچا اور تیسرے روز زہ کر واپس یا دو بارا اس نے سلطان شمس الدین التمش کے وقت دہلی پر یورش کی اور مقابلہ پکڑا گیا قید کی حالت مین قریب تھا کہ یہ بھاگ جائے مگر شمس الدین نے اسکو بدایون کے قلعہ مین قید کیا اور وہان ہی مرگیا اس کی اولاد دو لڑکیان تھین ایک قطب الدین ایبک دوسری ناصر الدین قباچ کی منکوحہ تھی۔

دوسرا فرقہ سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتے رہے۔ فخر الدین مسعود

یہ شخص سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تھا بامیان مین اسکی حکومت تھی طخارستان کا علاقہ بھی اس کے ماتحت تھا شمس الدین محمد تاج الدین زنگی حسام الدین علی اسکے تین بیٹے تھے

ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسعود غوری

اس نے اپنی مملکت کو وسیع کیا بلخ و بقلان و بعض بدخشانات پر تصرف کرلیا اور جندنون مین بعضون نے سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر چڑھائی کی یہ بھی مرد کوگیا اور ملک بہاء الدین بلغرا کہ جو سلطان سنجر کے امراؤ مین سے تھا قتل کیا تو غیاث الدین نے اسکو سلطانی کا خطاب دیا۔

ملک بہاؤالدین بن ملک شمس الدین محمد ۴

یہہ بادشاہ نہایت حلیم کریم رعایا پرور تہا علما و فضلا کی قدر کرتا الدین لاہنی نے صرف کے علم میں رسالہ بہاویہ اس کے نام پر تصنیف کیا جسکو صرف بہاوی کہتے ہین اس کی مملکت نے وسعت پائی اور چودہ سال سلطنت کرکے مر گیا۔

ملک جلال الدین علی بن شمس الدین محمد ۴

بہاؤالدین اپنے بہائی کے مرنے کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور سلطان شہاب الدین کے مرنے کے بعد جو غزنین کا خزانہ غوری خاندان مین تقسیم ہوا تو پنجاہ شتر بار اشرفی وجواہرات کے اس کے حصہ مین آئے یہہ وہ خزانہ بامیان مین لے آیا مگر پہر طمع کرکے غزنین پر لشکر لے گیا اور گرفتار ہو گیا اس کی گرفتاری کے وقت اسکا چچا مسعود فرصت پاکر بامیان مین آیا اور کل خزانہ اوٹہا کر لے گیا چند ماہ کے بعد اس نے غزنین سے رہائی پائی اور بامیان مین آکر مسعود پر حملہ آور ہوا اسکو قتل کیا اور مسمی صاحب اپنے باپ کے وزیر کا پوست اسی جرم مین ادتروایا سات برس حکومت کی آخر سلطان محمد خوارزم شاہ کے ہاتہہ گرفتار ہوکر مقتول ہوا۔

تیسرا فرقہ غوریون کے غلامون کا جو ہندوستان مین فرمان فرما ہوے

ملک ناصر الدین قباچ سلطان شہاب الدین معزالدین سام کا یہہ بہی زرخرید غلام تہا اس کے مرنے کے بعد پہلے یہہ ملتان پر متسلط ہوا اور کچہہ علاقہ سندہ کا تصرف مین لایا اُچ کا قلعہ لیکر پنجاب کو قدم بڑہایا مگر کامل قبضہ نہوا اگرچہ ایکدفعہ دریاے ستلج تک بہنچ اپنی ملک کی حد مقرر کرلی تہی خوارزم کی ولایت کی غارت کے بعد سینکڑون اُمرا و دہان کی سلطنت کے بگڑے ہوئے اس کے پاس آئے اور پرورش پائی سلطان جلال الدین خوارزمی نے ہند مین آکر چند حملے ملتان پر کئے اور قابض ہو گیا مگر اُس کے جانے کے بعد پہر اس نے تسلط پایا چنگیز خان مغل بہی بڑا بہارے لشکر لیکر ملتان پر آیا اور محاصرہ کرلیا اس نے اسکے ساتہہ بڑے بڑے معرکے کئے اور اسکو پسپا کیا ۶۲۱ھ مین پہر اس نے پنجاب پر قبضہ کیا اور ستلج سے اُتر کر سرہند پر قابض ہوا تو سلطان

شمس الدین التمش شاہ دہلی بڑی فوج لیکر اسپر آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قباچ نے شکست کہائی اور ملتان آکر دم لیا نظام الملک ابو سعید وزیر نے جب تعاقب کیا تو یہہ ملتان سے بہکر کو چلا گیا اور قلعہ مین محصور ہوا دو مہینے کے محاصرہ مین جب یہہ تنگ آیا تو وہان سے بہی کشتی مین بیٹہکر بہاگا اور کشتی دریائے سندہ مین غرق ہوگئی اور لعش کا سراغ نہ ملا یہہ واقعہ ۶۲۵ھ مین وقوع مین آیا۔

سلطان قطب الدین ایبک

یہہ بادشاہ غلام ترکی سلطان شہاب الدین غوری کا تہا پہلے کسی سوداگر نے اسکو ترکستان سے لاکر نیشاپور مین مخر الدین قاضی کے پاس فروخت کیا اس نے کسی اور سوداگر کے پاس بیچا اس نے سلطان شہاب الدین کے پاس فروخت کیا چونکہ یہہ ایک شخص مستعد و لائق کار تہا تہوڑے سی عرصہ مین امیر تمبکیا اور بعد فتح دہلی کی نیابت کے عہدہ پر سرفراز ہوا اس نے مملکت کے وسعت مین بڑی کوششین کین میرٹہہ وغیرہ بہت سی شہر مفتوح کئے سلطان شہاب الدین کے بعد اسکو دہلی کا تخت ملا اور سلطان غیاث الدین محمود نے اسکو خلعت و خطاب سلطانی کا بخشا تاج الدین یلدوز کے ساتہہ اسکی بڑی جنگ ہوئی اور یہہ غزنین تک اسکے تعاقب مین گیا جب وہان سے واپس آیا بمقام لاہور گیند کہیلتا ہوا گہوڑے سے گر کر مر گیا بیس سال تک اسنے ہند مین حکومت کی چودہ سال تک خطبہ و سکہ مین بہی نام اسکا بشمول نام شہاب الدین مذکور رہا اور بسبب کمال سخاوت کے سلطان لکہ بخش اسکا خطاب مشہور ہو گیا تہا ٭

آرام شاہ بن سلطان قطب الدین ایبک

قطب الدین کے بعد یہہ اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر اسی سال مین بسبب نالیاقتی کے معزول ہوا۔

سلطان شمس الدین التمش

یہہ بادشاہ بہی سلطان قطب الدین ایبک کا غلام تہا اس کے حکم سے یہہ بدایون مین حکومت کرتا تہا آرام شاہ کی معزولی کے بعد امیر علی اسماعیل سپہ سالار و امیر داؤد ولیمی کی تجویز سے یہہ بادشاہ ہوا

اسکو وقت سلطنت کے کمال رونق پائی فتوحات پے در پے اس کے نصیب ہوئین اس نے گوالیار کے ملک پر یورش کی اور فتحیاب ہوا اجین کو مفتوح کیا مہاکال کے بت خانے کو جو ایکہزار دو سو برس آباد تھا توڑا لاکھون روپیہ نقد و جواہرات اور سونے کے بت وہان سے لئے بکرماجیت کی تصویر جو اس بتخانہ مین رکھی تھی وہان سے اٹھا کر دہلی مین لے آیا اور توڑکر مسجد قبتہ الاسلام کے دروازہ کے آگے ڈال دی دہلی مین اس نے بڑی بڑی عمارتین بنوائین اس کی تعمیر کی ہوئی مسجد قبتہ الاسلام کے آثار اب تک موجود ہین اور لاٹ سنیار جسکو لاٹ بولتے ہین اسی مسجد کا ایک مینار ہے جو پیلو سال اسنے بادشاہت کی ۶۳۳ھ ہجری مین مرگیا۔

سلطان رکن الدین فیروز شاہ بن سلطان شمس الدین

یہہ بادشاہ اگرچہ سخی تہا مگر بسبب عیاشی کے اسکی سلطنت مین فتور واقع ہوا اس کی والدہ ترکان خاتون سلطنت کے کام مین دخیل ہوگئی اس نے شہزادہ قطب الدین کو قتل کرادیا سلطان شمس الدین کی اور عورتون کو سخت سخت مصیبتون مین گرفتار کیا اس لئے ارکین دربار اس سے برگشتہ ہوگئے اور بالاتفاق رکن الدین فیروز شاہ اور اسکی والدہ کو قید کرلیا اور یہہ دونو قید ہی مین مرگئے۔

سلطان رضیتہ الدین بنت سلطان شمس الدین التمش

فیروز شاہ کی قید کے بعد یہہ عورت بادشاہ ہوئی اس نے پردہ سے نکلکر مردانہ لباس پہن لیا اور مردون کیطرح بکمال عقل و تدبیر بادشاہت کو رونق دی مگر بسبب اسکے کہ یا قوت حبشی پر اسکی نہایت مہربانی تہی اور وہکو اس نے سالار بنایا تہا اور امرا و اس سے برگشتہ ہوگئے سب سے پہلے غرالدین ملتان کے حاکم نے فساد برپا کیا اور یہہ بات خود اودہ ہر متوجہ ہوئی جب سرہند پہونچی امرا نے باتفاق ملک اختیار الدین صوبہ سرہند کے اسکو قید کرلیا اور دہلی مین واپس آکر بہرام شاہ کو تخت نشین کیا اسنے قید مین ملک اختیار الدین کے ساتہہ نکاح کرلیا اور اسکے اتفاق سے بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑہ آئی مگر لڑائی مین شکست پاکر بہاگتی ہوئی پکڑی گئی اور باتفاق اختیار الدین اپنے شوہر کے ۶۳۸ھ مین مقتول ہوئی۔

معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین التمش

اس بادشاہ کے وقت مہذب الدین نظام الملک وزیر تھا جب تاتاری فوج بڑی مصیبت کے ساتھ پنجاب مین داخل ہوئے اور شہر لاہور وغیرہ انہون نے لوٹ لئے تو بادشاہ نے وزیر کو بہت سا لشکر دیکر مغلون مقابلہ پر بھیجا جب یہہ بیاسا پر آیا تو سنا کہ مغل خود بخود پنجاب سے نکلکر چلے گئے ہین چونکہ اسکو خود سلطنت کی ہوس دامنگیر تھی اس نے بہانہ فریب بادشاہ کو لکھہ بھیجا کہ قطب الدین حسن غزنوی وغیرہ میرے حکم کی تعمیل نہین کرتے مغلون کے مقابلہ کے لئے دریا سے نہین اترتے بادشاہ نے جواب لکھا کہ یہہ سب لوگ نمک حرام لائق قتل کے ہین بالفعل تم ان سے باہمگی کام لو جب یہہ دہلی مین آئینگے قتل کئے جائینگے جب یہہ فرمان آیا وزیر نے سب کو دکھلایا اس لئے سب کے سب بادشاہ کے دشمن ہوگئے اور دہلی مین جاکر بادشاہ کو قید کرلیا اور وزیر کی سخونیز سے قتل کردیا۔

سلطان علاء الدین مسعود بن سلطان رکن الدین فیروز شاہ

بہرام شاہ کی قتل کے بعد مہذب الدین نمک حرام وزیر خود تخت نشین ہوا مگر امرا نے اسکو قتل کردیا اور علاء الدین کو بادشاہ کیا اس نے بادشاہ ہوکر جلال الدین و ناصر الدین اپنے دو بھائیون کو قید سے رہائی دیکر جلال الدین کو حاکم قنوج اور ناصر الدین کو حاکم ہڈیا بھیج بنایا اس کے وقت بہتی تاتارون کی فوج پنجاب مین آئی یہان کی سرکوبی کو خود پنجاب مین گیا مگر مغل اسکے آنے سے اول پنجاب کو لوٹ کر چلے گئے تھے پنجاب سے جب یہہ واپس گیا آرام طلب عیاش ہوگیا اس لئے امرا اس سے ناراض ہوگئے اور اسکو قید کرلیا۔

ناصر الدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش

۶۴۴ھ مین یہہ بہڑائچ سے آکر بادشاہ ہوا اور بہانبھڑائچ کو گیا اور وہان کے مفسدون کی سرکوبی کی پھر پنجاب مین آیا اور دریائے سندہ پر مغلون کے حملے روکنے کے لئے عمدہ عمدہ انتظام کئے الغ خان تگین کو لشکر دیکر سند کو مامور کیا ۶۴۵ھ مین اس نے دوآبہ درمیانی دریائے سندہ و گنگ پر لشکر بھیجا اور بہت سے قلاع سندکون کے فتح کئے ۶۴۹ھ مین بادشاہ بہت سا لشکر لیکر باتفاق الغ خان کے مالوہ کو گیا اور

مالوہ کا پنجاہ ہزار سوار اور دو لاکھ پیادہ کے ساتھہ مقابلہ پر آیا مگر شکست کھاکر بھاگ گیا اسکے وقت بلاکو خان مغل کا وکیل دہلی مین آیا بادشاہ نے الغ خان وزیر کو پچاس ہزار سوار اور دو ہزار ہاتھی کے ساتھہ اُس کے استقبال کو بھیجا اور دہلی مین لاکر تجمل سلطنت کا دکھلایا اس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی ۶۸۶ھ مین مرگیا

سلطان الغ خان الملقب بسلطان غیاث الدین بلبن

یہہ بادشاہ غلام و داماد سلطان شمس الدین التمش کا تہا سلطان ناصر الدین کے وقت اس نے وزارت کا عہدہ پایا جب وہ مرگیا تو بسبب لاولد مرجانے اُسکے یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت سلطنت نے رونق پائی حکومت نے تازہ بہار دکھلائی فتوحات پے در پے اسکی نصیب ہوئین دشمنون کو اس نے دوست بنایا سب سے بحبت پیش آیا بڑا لائق بیٹا اسکا سلطان محمد تہا اُسکو اس نے پنجاب و ملتان و سندہ کی حکومت عطا کی اُس نے سرحدی مُلک کا انتظام نہایت لیاقت کے ساتھہ کیا چند معرکون مین مغلون کے ساتھہ فتحیاب رہا آخر تیمور خان فارس کے شاہزادے حاکم بادشاہ پور ملتان پر چڑہ آیا غدا المقابلہ مغلون نے شکست کھائی اور بھاگ گئے سلطان محمد کی فوج لوٹ پر پڑ گئی اور خود شہزادہ ظہر کی نماز مین مشغول ہوا دشمنون نے موقع پایا اور شہزادہ کو پانسو سوار کے ساتھہ نماز پڑہتے ہوئے شہید کردیا ایسے لائق بیٹے کے مرجانے سے بادشاہ کو بہت غم ہوا بیماری طرح طرح کی عائد ہوئی بیمار ہی کے وقت کیخسرو محمد سلطان کے بیٹے کو اس نے ولیعہد بنایا اور خود جمادی الثانی کے مہینے ۶۸۶ھ مین مرگیا اسی برس کی عمر پائی اکیس سال بکمال استقلال و عدالت و انصاف سلطنت کی۔

معز الدین کیقباد بن بغراخان بن سلطان غیاث الدین بلبن

بلبن کی وصیت کے برخلاف امرا نے کیقباد اُسکے پوتے کو بادشاہ بنایا مگر یہہ عیش و عشرت مین پڑگیا اس لئے بغراخان اسکا باپ جو دکن کا حاکم تہا دہلی مین آیا اور چاہا کہ بیٹے کی نیابت مین انتظام سلطنت کا کرے مگر اس نے باپ کو سلطنت مین دخل نہ دیا بلکہ اُسکی قتل کے فکر مین ہوگیا اور

وہ واپس چلا گیا دو برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور خانہ نشین ہوا امرائے سلغر نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا مگر امرائے خلج نے اسکو قتل کر دیا اور غوریہ سلطنت تمام ہوئی۔

بائیسواں جمین سلاطین نیمروز یعنی سیستان کے بیان مین

اس خاندان کے بادشاہون مین اول طاہر بن محمد سلطان سنجر سلجوقی کے حکم سے سیستان مین حاکم بنا پھر ابوالفضل اسکا بیٹا تحت سلطان کے حاکم رہا جب وہ مر گیا تو تاج الدین اسکے بیٹے نے حکومت پائی اور اُمرا کے ہاتھ سے قتل ہوا پھر غز الملک اوسکا بھائی فرمان فرما ہوا وہ مر گیا تو تاج الدین حرب بن غز الملک بادشاہ بنا اور تحت سلاطین غور کے ساٹھ برس تک حکومت کرتا رہا ۷۴۳ھ مین مر گیا اسکی وفات کے بعد یہہ سلطنت خود مختار رہو گئی

یمین الدولہ بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے دو مرتبہ قہستان کی ولایت پر یورش کی اور سلاطین باطنیہ سے جنگ کی آخر ملحدون کے امیر نے جاں فدائی اسکے قتل کے لئے مامور کیے اور اونہون نے جامع مسجد مین اسکو شہید کر دیا۔

نصرۃ الدین بن بہرام شاہ بن تاج الدین حرب

اس بادشاہ نے سلطنت پاکر اپنے بھائی رکن الدین کو قید کر لیا وہ قید سے بھاگ گیا اور فوج جمع کر کر اسپر غالب آیا یہہ شکست پاکر غور مین پہونچا اور وہان سے لشکر لاکر دوبار سیستان پر قابض ہوا پھر جب تاتاری فوج سیستان مین آئی یہہ اُنکے ساتھہ لڑکر شہید ہو گیا اور رکن الدین اسکے بھائی نے سلطنت پائی وہ بھی تاتاریون کی لڑائی مین مارا گیا۔

شہاب الدین محمود بن تاج الدین حرب

جب سیستان کے تمام ملک کو تاتاریون نے ویران کر دیا اور وہ بعد قتل و غارت اس ملک سے واپس چلے گئے تو شہاب الدین کو سلطنت ملی مگر بسبب ویرانی ملک کے اسکی ملک نے رونق نہائی تسپر بھی ایک شخص عثمان نام اسکا رشتہ دار مدعی سلطنت کا پیدا ہوا اور براق حاجب شاہ کرمان

سے مدد لیکر بنا لنگین سے لیا کر مان کو چڑھا لایا اُسکے جنگ مین شہاب الدین مارا گیا۔

ملک تاج الدین بنا لنگین شاہ

بنا لنگین ملک عثمان کی مدد کرنے براق حاجب کے حکم سے آیا تھا مگر جب سیستان پر قابض ہوا اس نے عثمان کو حکومت مین دخل نہ دیا خود قابض ہو بیٹھا یہ شخص برادر عم زاد محمد خوارزم شاہ کا تھا تاتارون سے بھاگ کر یہہ ہندوستان مین پہونچا اور ملک کریم الدین کوہ سولک کے حکم کے پاس چند ماہ گزارہ کیا پھر کریم الدین کو قتل کر کے چند ہاتھی اور گھوڑے اور خزانہ اوس کے اپنے قبضہ مین لایا اور ناصر الدین قباچ کے پاس ملتان مین آیا چند روز وہان رہا وہان سے پھر اپنی سلطان جلال الدین خوارزمی کے کرمان مین گیا اور براق حاجب کے نوکری کرلی اُس نے اسکو سپہ سالار بنا کر عثمان کی امداد کے لئے سیستان کیطرف روانہ کیا اور یہہ سیستان کو فتح کر کے خود بادشاہ بن بیٹھا اس نے قہستان پر یورش کی اور ملحدون سے جنگ کئے آخر ۶۱۸ھ مین پھر تاتاری سیستان مین آیا اس نے اُن کے ساتھہ محاربہ کیا اور عین لڑائی مین ایک تیر اس کی آنکھون مین لگا اور اندھا ہو کر پکڑا گیا چند ماہ یہہ تاتاریون کی قید مین رہا جب تاتاری اسکی رہائی کے درپے ہوئے تو مقتول ہوا۔

تیئیسواں حمین سلاطین کرت کے ذکر مین جو ہرات مین فرمانفرما تھے

بانی مبانی اس خاندان کا رکن الدین بن غرالدین عمر مرغنی ہے جو سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا عم زاد بہائی اور وزیر تھا اُسکے وقت اس نے ہرات کی حکومت پائی اور مدت مدید تک حاکم رہا قلعہ خنار و بعض علاقجات غور پر اس نے قبضہ پایا چنگیز خان تاتاری کی اس نے اطاعت کی اس نے اسکو کل علاقہ غور کا بادشاہ بنا دیا آخر ۶۲۳ھ مین مر گیا +

ملک شمس الدین بن ابی بکر کرت

رکن الدین کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا شمس الدین حاکم ہوا اس نے منکوقاآن تاتاری کی خیر خواہی مین بڑی بڑی خدمتین کین اور اُسکے عوض مین حکومت غور و ہرات و اسفزار و فرات و سیستان

وغیرہ کی اسکو عطا ہوئی یہہ وسیع سلطنت پاکر اس نے سیف الدین غرجستان کے حاکم کے ساتھہ جنگ کیا جس مین سیف الدین مارا گیا پھر غرجستان کو گیا اور ملک تاج الدین کو مغلوب کیا پھر جبلہ کو خان ہوگیا یہہ شاہ اباقا خان کے پاس گیا اور اسکیطرف سے برقاقا آن کے ساتھہ جنگ کرکر فتحیاب ہوا ۶۶۸ھ مین اسکا توسل شہزادہ براق کے ساتھہ ہوگیا اس لئے آباقا خان اس سے ناراض ہوگیا اور ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور چاہا کہ اسکو قید کرلے چونکہ گرفتاری اسکی بزور ممکن نہ تھی اسلئے بظاہر داری اباقا خان نے پھر اسکو ہرات دیدی اور چند ماہ کے بعد اپنے پاس اسکو طلب کیا جب یہہ گیا فوراً گرفتاری اس کی عمل مین آئی اور زہر دے کر شہید کردیا۔

ملک رکن الدین المخاطب بہ شمس الدین بن ملک شمس الدین محمد کرت

۶۷۳ھ مین یہہ اباقا خان کے حکم سے اپنے باپ کے نام سے مخاطب ہوکر بادشاہ ہوا ہرات مین آکر اس نے اپنا انتظام کیا ۶۷۸ھ مین یہہ قندہار کو گیا اور فتحیاب ہوا اباقا خان کی وفات کے بعد ارغون خان نے اسکیطرف سے متغیر ہوکر خدمت مین بلایا مگر یہہ نہ گیا اس نے ہرات کا علاقہ اس سے لے لیا اور یہہ اپنے اخیر دم تک قلعہ خنار مین رہا ۶۸۳ھ مین مرگیا۔

ملک فخر الدین بن شمس الدین بن شمس الدین کرت

باپ کی قید مین پہلے یہہ سات برس تک رہا ۶۹۶ھ مین یہہ قید سے بھاگ کر امیر نوروز کی خدمت مین چلا گیا امیر نے اسکو ہرات کی حکومت دی مدت تک یہہ حکومت کرتا رہا پھر سلطان غازان کے وقت باغی ہوگیا سلطانی فوج ہرات پر مامور ہوئی اور یہہ قلعہ امان کوہ پر بھاگ گیا جمال الدین سالار کے کوتوال نے امیر دانشمند سالار سلطانی کا مقابلہ کیا اور دانشمند مارا گیا مگر یہہ بھی اس واقعہ کے بعد چند روز جیا اور بیمار ہوکر مرگیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک شمس الدین کرت

ملک فخر الدین کے مرنے کے بعد سلطان غازان کے حکم سے اس نے ہرات کی حکومت پائی مگر امیر لسبادل وغیرہ نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی طرف سے برگشتہ کردیا اور طلبی اس کی عمل مین آئی

چار سال یہہ حضور مین رہا ۷۱۳ھ مین پھر سرفراز ہی پائی وہان سے آکر پہلے یہہ سیستان مین آیا اور ملک قطب الدین وہان کے ملک کو پکڑ کر حکومت اسفزار کی اپنے برادر زادے کو دی ۷۱۸ھ مین قلعہ تولک وہاخز فتح کیا ۷۲۱ھ مین یہہ ملک شمس الدین اپنے بیٹے کو ہرات مین چھوڑ کر حج کو گیا اور واپس آیا چند سال کے بعد امیر چوپان سلطان ابوسعید بہادر سے رنجیدہ ہوکر اسکے پاس آیا اس نے اوسکو مارڈالا اور خود خیرخواہی کے اظہار کے لئے سلطان کی خدمت مین گیا اور وہان ہی ۷۲۹ھ مین مرگیا ؛

ملک شمس الدین بن غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ صرف دو مہینے حاکم رہا پھر شراب کے نشہ مین مرگیا۔

ملک حافظ بن ملک غیاث الدین

یہہ بادشاہ اڈھائی برس فرمان فرما رہا ۷۳۳ھ مین اپنے امیرون کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

ملک معزالدین حسین بن ملک غیاث الدین کرت

یہہ بادشاہ خورسالی کی عمر مین تخت نشین ہوا امیر سالار نے وزارت پائی ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مرگیا تو اسکے امراؤ بہت اس کے پاس آئے اور ہرات مین قیام پذیر ہوئے جب طغاتیمور خان خراسان کا حاکم بنا تو اس نے اس سے دوستی کی سلطان خاتون اسکے بیٹی اپنے نکاح مین لی خطبہ بسکا اپنے ملک مین اس نے اپنے نام کا جاری کیا اور جب امیر وجیہ الدین سربدار اور طغاتیمور خان کے آپس مین جنگ ہوکر طغاتیمور کو شکست ہوئی تو اس نے دوبارہ مقابلہ وجیہ الدین کے ساتھہ کیا اور فتحیاب ہوا اس فتح کے بعد یہہ سخت غرور مین آیا اندخود و شبرغان کے علاقہ مین جاکر انکو تاراج کیا اور تمام خراسان کے لوگ اسکے ہاتھہ سے تنگ آئے اور امیر قزاغان کو ہرات کی تسخیر کی تحریص دی وہ بڑا لشکر ماوراالنہر سے لیکر آیا چالیس روز تک شہر کا محاصرہ رکھا اور چند بار کے محاربہ کے بعد فریقین مین صلح ہوئی چونکہ اس نے امیر قزاغان کی اطاعت مان کر صلح کی تھی رعب کھا جاتا رہا بے اقبالی کی صورت نمودار ہوئی دوسرے سال یہہ امیر قزاغان کے پاس گیا پیچھے اسکے امراونے امیر قزاغ اسکے بھائی کو سخت نشین کیا یہہ سنکر پھر ہرات مین آیا اور بڑی دلیری و جوانمردی کے ساتھہ قلعہ مین داخل ہوکر بھائی کو قید کرلیا اور دوبالا بادشاہت

پائی اس رفت سے اسنے اپنی تیز مزاجی چھوڑ دی عدل و داد کی طرف راغب ہوا آخر شنبہ مین مر گیا۔

ملک غیاث الدین بن ملک معز الدین حسین کرت

معز الدین حسین کے بعد بہ ہرات کے تخت پر بیٹھا اور اسکا بھائی ملک محمد سرخس کے علاقہ مین جہان وہ باپ کے وقت سے حاکم تہا بادشاہ ہوا اپنے باہم صفائی رہی پہر بسبب کرشی ہو کر لڑے جنگ ہوئی آخر صلح ہو گئی دوسری ہم اسکی خواجہ علی مؤید سربدار پر جو نیشاپور و بسطام وغیرہ مین امیر تہا بسبب مذہبی کے ہوئی کہ یہ سنی اور وہ شیعہ تہا تین سال برابر اس نے نیشاپور پر یورش کی اور فتحیاب ہوا پہر جب امیر تیمور گورکان زور شور ہوا تو اول ہم فریقین کے دوستی ہوئی اور امیر تیمور کے لڑکے کی شادی اسکے بیٹے پیر محمد غوری کے ساتہہ ہوئی مگر وہ دوستی محرم ۷۸۳ھ مین مبدل بدشمنی ہو گئی اور امیر تیمور نے ہرات مین جاکر شہر کا محاصرہ کر لیا مدت تک محاصرہ رہا آخر شہر فتح ہوا اشتو کے خزینے و دفینے سب کے سب امیر تیمور نے لے لئے تمام ملک اپنے قبضہ مین کر لیا ۷۸۴ھ مین پہر امیر مہربان ہوا اور چاہا کہ ہرات کا ملک ملک غوری کو دیدے مگر اس تجویز کے ظہور سے اول ہی ملک محمد غوری نے ہرات مین ہنگامہ برپا کیا اپنے خاندان کے بہت سی فوج جمع کر لی اسلئے تیموری فوج پہر ہرات مین آئی اور بہت سی لڑائیون کے بعد ملک غیاث الدین و ملک پیر محمد و ملک غوری و علی بیگ جو نے قربانی امیر تیمور کے حکم سے مقتول ہوئے اور یہہ خاندان بھی برباد ہو گیا الحمد للہ الباقی واحد فانی۔

چوبیسوان چمن سلاطین قوم مغول کے بیان مین جو تاتار و توران و ایران و خراسان وغیرہ مین حکومت کرتے رہے ہین سوائے خاندان باریہ کے جنکی سلطنت ہندستان مین ہے

مغل اور ترک دونو قومین یافث بن نوح کی اولاد مین مغلون کا جد اعلے مغول خان تہا جسکا لڑکا قراخان بت پرست کوہ قراقرم سے کوہ ارتاق و کرتاق تک بادشاہ تہا اس کے بعد اغوز خان بڑا بادشاہ ہوا اس نے چین و تاتار و ترکستان و بلاد ایغور و مغرستان اور النہر و خراسان و عراقین مصر و شام و افرنج پر قبضہ پایا بت پرستی سے تائب ہوا اسکے بعد کون خان اسکا بیٹا حاکم ہوا پہر آمی خان پہر تنگیز خان پہر تنگلک خان

پہر ایل خان نوبت بنوبت حاکم ہوے ایل خان کے وقت سرحد علاقہ مغول کی مشرق سے ختا تک غرب سے بحیرہ شمال سے سجدد و قرقرد سلنگائی اور جنوب سے کوہ تبت تک ملحق تھی مدت تک اس مین مغول قوم قبات حاکم رہے جب نوبت سلطنت الآن قوا بیگم بلدوز خان کی پوتی آئی وہ دعویدار ہوئی کہ مجھپر سوجہ عاشق ہے اور رات کو ایک مرد حسین کی شکل بنکر آتا ہے اور مجھہ سے مقاربت کرتا ہے پہلے سب کو انکار ہوا مگر جب نور کا ظاہر ہونا اور اندھیری گھر کا فی الفور روشن ہوجانا سب نے بچشم ظاہر دیکھلیا تو سب معتقد ہوگئی چند روز کے بعد شہزادی کو حمل ہوگیا اور تین بیٹے ایک ابوقون قبقی دوسرا ابوسقین سالجی تیسرا ابوزنجر بوسن قا آن ایک حمل سے پیدا ہوئے اور کل نسل مغل بادشاہون کی انہین تینون سے ظہور مین آئی اور الآن قوا بیگم کے بعد ابوزنجر قاآن پہر بوقا خان پہر دوبین خان پہر قایدو خان بادشاہ ہوا جو چہٹا دادا چنگیز خان و قراچار نوبان کا تہا اس کے بعد بایستغر خان پہر تومنہ خان الشہور توستے خان فرمان فرما ہوا اسکے نو بیٹے تہے اُن مین سے قبل خان المشہور بالجیک خان پہر قوبلہ خان پہر قوبلہ خان کا بھائی برنان پہر میسو کا بہادر اپنے اپنے وقت بادشاہ ہوتے رہے میسو کا بیٹا بادشاہ جہانستان چنگیز خان ہوا +

شاہ تموجین المخاطب بہ چنگیز خان

یہہ بادشاہ بمقام دیلون یلدوق تاریخ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۵۴۹ بطالع میزان میسو کا بہادر کے گہر پیدا ہوا تموجین چنگیز خان نام رکہا تیرہ برس کی عمر مین اسکا باپ مرگیا دشمنون نے اسکو باپ کی ریاست کا وارث ہونے نہ دیا اسلئے یہہ اونک خان ترک کے پاس چلا گیا اُس نے اسکی عزت کی اور امیر الامراؤ بنا دیا چند سال کے بعد سنگھون اونک خان کے بیٹے نے باپ کا مزاج چنگیز خان کیطرف سے مکدر کردیا اور وہ اسکی گرفتاری کے فکر مین ہوگیا اس ارادہ سے چنگیز خان ہی آگاہ ہوگیا اور آپس مین جنگ ہوکر اونگ خان نے شکست کہائی اور تایانگ خان دوسرے خان کے علاقہ مین چلا گیا اُس نے اسکو پکڑکر مارڈالا سنگھون اونگ خان کا بیٹا بت کو بہاگ گیا اور ستیا کا مالک چنگیز خان ہوگیا اور انہی جوانمردی سے پہلے تایانگ خان کے علاقہ پر قابض ہو پہر تمام تاتار و قبقین و سالجوت پر تصرف کیا

خلا وخس وکاشغر وغیرہ اسکی حکومت مین آگئی حدود اسکے ملک کے شاہ خوارزم کی حدود کے ساتھہ جاملے اور محمود بلواج کی معرفت دونو سلطنتون مین دوستی قایم ہوئی سلطان محمد خوارزم شاہ کی عداوت جب ناصر خلیفہ کے ساتھہ قایم ہوئی تو خلیفہ نے اس سے مدد طلب کی مگر اس نے خلاف عہدنامہ دوستی کی درخواست خلیفہ کی منظور نہ کی آخر جب احکم الحاکمین کو یہ منظور ہوا کہ خوارزمی سلطنت کا نام و نشان نہ رہے لاکھون آدمی چنگیز خان کی تلوار سے مارے جاچکے تو ایسا موقع ہوا کہ پہلے احمد غجدوانی خوارزمی سوداگر تاتار مین گیا چنگیز خان نے اُسکی عزت کی اور بڑی توقیر کے ساتھہ رخصت کیا پھر جب تاتاری سوداگر خوارزم کی قلمرو مین آئے تو انزار کے حاکم نے انکو بہ تہمت جاسوسی کے پکڑ کر قتل کرادیا اور انکا مال لے لیا اس لیے چنگیز خان غضب مین آیا اور بیشمار فوج لیکر داخل ولایت متعلقہ خوارزم کے ہوا اوگتائی خان وچغتائی خان اپنے دو بیٹون کو انزار کے محاصرہ پر مامور کیا جوجین خان تیسرے بیٹے کو اور شہرون کی قتل و تاراج کا حکم دیا الآن نویان دسکو بوقا کو پانچہزار سپاہ کی ساتھہ بخجدہ وغیرہ کیطرف بھیجا اور خود تولے خان اپنے چوتھے بیٹے کے ساتھہ بخجدا اور ماوراالنہر کیطرف متوجہ ہوا۔ **قتل و تاراج بخارا** ماہ محرم ۶۱۷ھ مین چنگیز خان نے معہ تولی خان اپنے بیٹے کے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان پائی کہ کل مال اپنا چنگیز خان کو دیدین مکانات چھوڑ جائین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑا دین چنانچہ معلوم ہوا کہ لوگون نے تہہ خانون اور مکانون مین خوارزمی چھپے ہوئے ہین اسلئے شہر کو آگ لگا دی گئی جب جل چکا تو خاکستر کہود کر پھینکوائے گئے قلعہ گرایا گیا کوک خان وغیرہ امرائے خوارزم شاہی قتل ہوئے اس صدمہ کے بعد بخارا مدت تک ویران رہا جب اوگتائی قاآن کی سلطنت ہوئی تو دوبارا آباد ہوا **قتل و غارت انزار** اوگتائی خان وچغتائی خان شہزادون نے انزار پہونچکر شہر کا محاصرہ کیا غائر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کئے تھے بہت گھبرایا جب شہزادون کی فوج اور قراچہ حاجب کی خوارزم شاہ کیطرف سے اوس کی مدد پر آئے تو وہ لڑنے کو تیار ہوا پانچ مہینے لڑائی رہی آخر قراچہ بیگ گھبراکر تاتارون سے جاملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا تاتارون

نے شہر کو جلا دیا اور پانچ لاکھ آدمی شہر کا قتل کیا نائر خان بیس ہزار فوج کے ساتھ قلعہ میں محصور ہوا
ان میں سے ہر روز پچاس آدمی قلعہ سے باہر آتے اور تاتاریوں کے ساتھ لڑ کر مر جاتے جب سب مر چکے
تاتاری قلعہ میں داخل ہوئے اور غایر خان ایک برج کی سقف پر گھیر آگیا عورات و کنیزکین اسکے
انیسوں اور بیچھر دن کے ساتھ کئی روز لڑتی رہیں آخر غایر خان پکڑا گیا اور شہید ہوا قلعہ گرایا گیا اور
تاتاری سمرقند کو گئے **احوال قتل و تاراج جند و مجند** جوجے خان جب لشکر لیکر استاق
پہونچا پہلے مسمی حسن حاجی سوداگر کو شہر والوں کی فہمائش کے لئے مامور کیا انہوں نے بلوا کر حسن کو
مار ڈالا اس لیے جوجے خان غضب میں آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کر کر شہر والوں کو قتل کر دیا مکانات
جلا دیے اسباب لوٹ لیا پھر بہ لشکر آذ کند کو بڑھا انہوں نے اطاعت مان لی اور امان پاکر تاتار
اساس کو گئے فلق خان جند کا حاکم بھاگ گیا شہر والے باوجود بے حاکمی کے باغی ہوئے تاتاریوں نے شہر
لے لیا اور تمام شہریوں کو جنگل میں بیمار کر جمع کیا سب کو اک مکانوی اسی مقام سے آلاق نوبان
مجند کو مامور ہوا وہ پہلے فناکت میں گیا ملک ملینکو وہاں کا حاکم قلعہ بند ہوا اور تین روز لڑائی ہوتی رہی
چوتھے روز شہر فتح ہوا مکانات جلائے گئے شہر کے لوگ قتل میں آئے پھر آلاق نوبان مجند میں آیا
یہاں تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی امیر تھا وہ ایسے قلعہ میں جو دریا کی دشاخوں کے اندر تھا ہوا تھا
قلعہ بند ہوا مغلوں کے ستر ہزار آدمی کی فوج نے قلعہ گھیر لیا تیمور ملک کشتیوں میں جن پر بندوے کی پردے
تھے بیٹھ کر مغلوں کے ساتھ لڑا کرتا تھا مغلوں کے گولے اور تیر بیگے ہوئے ندی میں کارگر ہوتے
اس نے ہزاروں مغل قتل کیے آخر تنگ کر دریا کے رستے بھاگا اور جان بچا کر گیا اسکے پیچھے مغلوں
نے شہر کو فتح کر جلا دیا رعایا کو قتل کیا **حال قتل شہر سمرقند وغیرہ** چنگیز خان جب
بذات خود سمرقند میں پہونچا ایک لاکھ دس ہزار ترکمانی فوج خوارزم شاہی وہاں موجود تھی دو روز
تک وہ میدان میں لڑتے رہے تیسرے روز شہر میں محصور ہو کر لڑنے لگے شہر کے لوگ اوسوقت تین فرقہ
تھے ایک لڑائی چاہتے تھے دوسرے [illegible] اطاعت پر راضی تھے تیسرے بدحواس تھے آخر قاضی
اور شیخ الاسلام شہر سے نکلے اور ملک چنگیز خان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطاعت ظاہر کی

اپنے تابعین کی جان بخشی کرائی اور محمد الپ خان حاکم سمرقند کا ایکہزار آدمی کے ساتھہ نکلکر بھاگ گیا مغلوں کا لشکر شہر مین داخل ہوا بائیس لاکھہ آدمی قتل کئے مکانات جلادیے صرف پنجاہ ہزار آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوئے اور دو لاکھہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ گرایا گیا تیس آدمی ملی مراد خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل ہوئے **احوال تاتاری لشکر کا جو ایران وغیرہ** کو مامور ہوا سمرقند کی فتح کے بعد امیر جبتہ نویان و سوبدای بہادر و امیر توقچر کی مامور ایران کو ہوئی اور حکم ہوا کہ وہ سلطان محمد خوارزم شاہ کو پکڑین اگر وہ ماتہت آئے اسکی بھلائی مین ہے جو باطاعت پیش آئی جان سے امان پائی اسکا مال لیا جائی اور جو متمرد ہوا وسکا جان و مال دونو برباد کردیا جائے پس یہہ فوج بلخ اور سقاق کیطرف کو ہوتی ہوئی ہرات مین آئی پہلے گذر جبتہ نویان و سوبدای کا ہرات پر ہوا حاکم ہرات کا متابعت پیش کیا اور امان پائی مگر توقچر نے آکر ہرات کے لوٹنے کا حکم دیا ناچاری کی حالت مین ہراتی بھی مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین توقچر مارا گیا فوج اسکی بھاگ کر جبتہ نویان کے لشکر کے ساتھہ جا ملی پھر یہہ لشکر نیشاپور پہونچا اور بعد لینے نذر از معقول کے امان دی نیشاپور سے جبتہ نویان ابیورد کے راستے ماژندران کو گیا اور سوبدای طوس کا راستہ لیا طوس مین پہونچکر قتل و غارت سے دقیقہ نہچھوڑا پھر بادگان کو گیا اور سرسبزی ملک کی دیکھہ کر امان دی پھر جیشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پھر اسفرائن کو تہہ و بالا کیا پھر دامغان مین تشریف لیگئے لوگون کو قتل کرکر شہر جلادیا اور جبتہ نویان نے ماژندران پہونچکر لاکھون خلقت کو مارا آملی شہر کو ویران کیا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال تھے وہ فتح کرکر مع وزیر کے سب کو قید کرلیا بے انتہا خزانہ پایا پھر رے مین گیا وہان سوبدای کا لشکر بھی اسکو آملا رے مین شافعیہ و حنفیہ مذہب والون کے آپس مین عداوت تھی شافعیہ خدمت مین حاضر ہوئے اور نذرانہ دیکر چاہا کہ نصف شہر حنفیون کا قتل ہوجائے ان کے کہنے کے موجب پہلے حنفی قتل ہوئے مال اونکا غارت ہوا نصف شہر جلایا گیا پھر شافعیہ کو بھی اس خیال سے کہ جنہون نے اپنے شہر والون کے ساتھہ وفا نہین کیا ہم سے کب کرینگے قتل کردیا دونو

فریق کا شمار ایک لاکھ سے زیادہ تھا پھر جتہ نویان ہمدان کو گیا اور سوئیدائے قزوین کو آیا پہلے جتہ نویان نے شہر تم کا محاصرہ کیا وہ بہ متابعت پیش آئے پہلے امان ہوئی پھر اسکے لشکر کے مسلمانوں نے انکو بہ تہمت رافضی ہونے کے قتل کرا دیا پھر یہہ ہمدان مین آیا اور بسبب انکی متابعت کے امان دی اور سوئیدائے سے چلکر قزوین مین گیا اور پنجاہ لاکھ آدمی مارا پھر آذربایجان مین پہونچا اور شہر زنجان کے تین لاکھ آدمی قتل کئے پھر اردبیل کے رہنے والے مارے اور شہر جلایا سراق والون کی بھی یہی حادثہ برپا کیا تبریز کا حاکم جہان پہلوان لجارہ پیش آیا اور شکست کھائی آخر اسکا بیٹا ازبک حاضر ہوا اور نذرانہ دیکر صلح کی پھر یہہ لشکر گرجستان مین گیا مراغہ شہر اور شہر والون کو منیست و نابود کیا پھر مظفر الدین کوکرے پر یورش کی وہان دال نہ گلی وہان سے ہٹ کر شہر کہ جمال الدین ایبہ نے ہمدان کی لوگون کو ساتھہ ملا کر ہنگامہ برپا کیا ہی اسلئے جتہ نویان عراق مین آیا جمال الدین کو با وجود اطاعت کے قتل کیا ہمدان کو آگ لگا دی شہر کے لوگ قتل کر دیئے پھر تبریز پہونچا تا ازبک پہلے منحرف ہوا پھر بہدایت شیخ شمس الدین عثمان طغرائی کے اطاعت مان لی اور نذرانہ دیدیا پھر مغل کا لشکر ممالک جزو وسلماس و بلقان و پچوان مین پہونچا اور جسقدر ملغاء قتل و غارت کی پھر گنجہ مین پہونچا اور بہت سا مال لیا پھر دوبارہ گرجستان کو رجوع کیا اور دو لاکھ آدمی گرجی کو مارا پھر سماخی اور شیروان کو لوٹا اور شیروان شاہ کو جو ایک قلعہ مین پناہ گزین تہا کہلا بہیجا کہ ہم تیرے ملک کے مزاحم نہین ہونے چاہتے ہین کہ در بند کے راستی مغولستان کو چلے جائین تم اپنے دو معتبر دوستی کے عہد نامہ کی تحریر کے لئے ہمارے پاس بہیجدو جب معتبر آئے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کو جتہ نویان و سوئیدائے نے کہا کہ اگر تو ہم کو در بند کا رہتہ بتلاتا چلا جاوے گا تو بہتر ورنہ تجہکو بہی مار دینگے وہ بیچارہ جان کے خوف سے ہمراہ ہو لیا اور ایسے سخت راستے سے جہان سے سوای اسکندر ماقدونیہ کے کسیکا گذر نہین ہوا تہا یہہ بآسانی نکل گئے اسلئے کہ اون کی کوئی آبادی برباد نام نہ چہوڑی اور قبچاق الان کے لوگ جو بمانعت پیش آئے مغلون نے اون سے شکست فاحش کہائی آخر انہون نے قبچاقیون کو کہلا بہیجا کہ تم اور ہم ایک جنس ہین

اگر الانیان کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم تمکو دو لاکھ روپیہ دیتے ہین وہ رضامند ہوگئے اور روپیہ لے کر الانیون سے علیحدہ ہوگئے پیچھے سے مغل اونپر جا پڑے اور دونو کو قتل کر دیا پھر شہر سودق مین جو خلیج قسطنطنیہ کے دریا کے کنارے ہے پہونچے اور شہر کو لوٹ لیا وہان سے گزر کر پھر لشکر چنگیز خان کے لشکر کے شامل ہوگیا **احوال خوارزم** سمرقند کے مقام سے جوجی خان وچغتائی خان معہ لشکر خوارزم کو مامور ہوئے اور خود چنگیز خان خراسان کو آیا جوجی خان نے شہر جرجانیہ دار الخلافت خوارزم کو محاصرہ کیا خوارزمین امیر اور شہر کے لوگ مقابلہ پر آئے اور ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوا تاتاریون نے شہر مین داخل ہوکر لوٹنا شروع کی تو دو بار شہری حملہ آور ہوئے اور ان کو باہر نکال دیا پانچ مہینے کے بعد مغل فتحیاب ہوئے اور چھ لاکھ آدمی قتل کیا شہر کو جلا دیا شیخ نجم الدین کبرے جو ایک بڑے پیر صاحب کرامت شہید ہوئے اسی جنگ مین مقتول ہوئے **احوال بخشت و ترمذ و بلخ** چنگیز خان سمرقند سے پہلے بخشت مین آیا اور شہر کو مسمار کر دیا لوگون کو قتل کیا پھر ترمذ پہونچا وہان بھی یہی حکم دیا پھر لشکر وہان دیدخشان کو گیا اور آبادی کا نام باقی نہ رکھا پھر بلخ مین پہونچا بلخ کی آبادی اسوقت اس کثرت سے تھی کہ شہر کے اندر بارہ سو جامع مسجد اور بارہ سو حمام پنجاہ ہزار گھر سادات و علما و مشائخ کے تھے بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر بطمع غارت کے منظور نہوئی چوبیس لاکھ آدمی مارے گئے اور شہر لوٹ کر جلایا گیا اس مقام سے نوئے خان خراسان کو مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا چونکہ وہ قلعہ کوہ پر بڑا مضبوط تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین کے جنگ مین مغلون نے شکست کھائی اور ہزارون ماری گئے اس لئے چنگیز خان غزنین کی سمت کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس نہ چھوڑا پھر بامیان مین آیا شہر کے لوگ مقابلہ پر آئے جس مین ایک شہزادہ چغتائی کی اولاد سے مارا گیا اس سے چنگیز خان سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کر کے حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی جان زندہ نہ چھوڑا جائے آدمی سیل گدھے بکری کتے بلیان جو ہے سب مار ڈالین جب یہ عمل ہوچکا تو لشکر کو روانہ

کیا جو بُوا دے وہاں سے غزنین کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی
وہ دریاے سندھ سے اُتر کر ہندوستان کو چلا گیا چنگیز خان نے یلا نویان امیر کو بر جستہ فوج
کے ساتھہ اُسکے تعاقب پر بھیجا اس فوج نے ملتان و لاہور وغیرہ پنجاب کے ملک کو خوب لوٹا
اور مساوت کی **احوال قتل و غارت خراسان** تولے خان خراسان مین داخل ہوکر پہلے
مرو مین آیا فخر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کہاکر اطاعت قبول کی مگر منظور نہوے
اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل حرفہ منتخب کرکے باقی ایک کروڑ تین لاکھہ آدمی
شہر سے باہر لیجاکر قتل کیا پھر شہر مین منادی کرادی کہ اب جان بخشی ہوگئی جو آدمی کہین چھپا ہوا
ہو بیخوف باہر نکل آوے یہہ ندا سنتے ہی ہزارون آدمی چھپے ہوے شہر مین نمودار ہوگئے اور چالیس
ہزار کے قریب دوبارا مارا گیا مغلون کا لشکر جب وہان سے پھرا امیر کوشنگین خوارزمی اپنی جمعیت کے
ساتھہ اُس اُجڑے ہوے شہر مین آرہا یہہ خبر سُنکر ہزارون آدمی اور شہرون کے بھاگے ہوے
وہان آگئے اور شہر تھوڑی ہی مدت مین دوبارا آباد ہوگیا مغلون نے جب مرو کی آبادی کی خبر
پھر چڑھہ آئے اور شہر لیکر ایک لاکھہ آدمی پھر شہید کیا اہل تواریخ کا اتفاق ہے کہ مرو کے
کل رہنے والون مین سے صرف چار آدمی جان بر ہوے اور سب مارے گئے تھے **وقعہ نیشاپور**
اس بڑے شہر کی تخریب کے لئے تقاچار داماد چنگیز خان کا مامور تھا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولی خان
مرو سے نیشاپور مین آیا آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ شہر والے مدت تک لڑتے رہے آخر تنگ آگئے
اور اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت سا مال دیکر بھیجا تولی خان نے مال لیا
قاضی کو مار دیا پھر ون سے خندق کو بھرکر اور نردبان رکھہ کر مغل دیوارون پر چڑھہ آئے شہر کو
فتح کیا اور حکم دیا کہ اس شہر مین جو کوئی ذی جان انسان ہو یا حیوان وحش ہو یا طیور مارا ہوا مور
دو ہو یا دم برابر نام باقی نہ چھوڑا جاوے سب یہہ تعمیل ہو چکی شہر گرایا گیا میدان بنایا گیا پانی
چھوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا صاحب روضۃ الصفا کا قول ہے کہ بارہ روز تک نیشاپور کی کشتون
کا شمار ہوتا رہا سوا سے عورتون اور بچون کی ایک کروڑ سینتالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آئے

واقعہ ہرات شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی حاکم ایک لاکھہ فوج کے ساتھہ ہرات مین تھا
تولے خان جب یہان گیا پہلے لڑائی مین ایکہزار سات سو مغل قتل ہوا دوسری لڑائی مین خود
شمس الدین نے شہادت پائی مسلمان شہر مین محصور ہوکر نہایت جوانمردی کے ساتھہ لڑتے رہے
آخر تولے خان نے لڑائی سے تنگ آکر شہر والون کو امان دی اور شہر پر قابض ہوکر صرف بارہزار
خوارزم شاہی ملازم کو جو شہر مین تھا قتل کیا شہزادہ ابوبکر کو اس نے ہرات کا حاکم اور منکتای تاتاری
کو شحنہ مقرر کیا اور خود چلدیا چند ماہ کے بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے
شکست کھائی تو ہرات والون کا خون پھر جوش مین آیا ابوبکر حاکم اور شحنہ منکتای دونو کو
انہون نے مار ڈالا اور باغی ہوگئے چنگیز خان نے ایلچکدائی تاتاری کو پھر فوج دیکر ہرات پر بھیجا شہر کا
محاصرہ ہوا چھہ ماہ تک برابر لڑائی رہی لاکھون مسلمان ہزارہا تاتاری تبقدیر باری مارے گئے
آخر فصیل شہر کی کئی گز لمبی ایک طرف سے گر گئی مگر محصورون نے اسطرف سے بھی مغلون کو شہر
مین آنے نہ دیا جو مغلون کا گروہ اسطرف جاتا واپس نہ آتا پندرہوین جمادی الثانی ۶۱۹ھ جمعہ کے
روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑایا اور شہر مین دخل پایا سات روز کے عرصہ مین ایک کروڑ
چھہ لاکھہ مسلمان شہید ہوا شہر کو آگ لگائی گئی اسکام سے فارغ ہوکر ایلچکدائی قلعہ کالنوین کو گیا
اس کے پیچھے شہر کے بھاگے ہوئے لوگ پھر شہر مین آبسے موجود ہوئے اور کچھہ صورت آبادی کی ہونے
لگی یہہ خبر پاکر پھر ایلچکدائی نے دسہزار فوج کا دستہ ہرات پر بھیجا انہون نے آکر پھر شہر اور باہر کے
دہقانی لوگون کو پکڑا اور ایک لاکھہ کی تعداد بنا کر قتل کیا غرض ہرات شہر کے رہنے والون
مین سے کل سولہ آدمی کہین چھپے چھپائے باقی رہ گئے جنہون نے پندرہ سال تک اس ویران شہر
مین سکونت رکھی اور شہر کے کل مکانات مین سے صرف سلطان غیاث الدین کا مقبرہ سلامت
بچا ہوا تھا جن مین دہ سولہ ہی قیام پذیر تھے سوا برس کے بعد پھر اس شہر کو اوکتائی خان چنگیز خان
کے بیٹے نے دوبارہ آباد کیا ذکر معاودت چنگیز خان بتاتار خوارزم شاہیون کا استیصال کرکے
سلطنت کو جب چنگیز خان نیست و نابود کرچکا تو چاہا کہ اب وطن کو جائے معاودت کے وقت

چغتائی خان کو اور بگتائی خان دو شہزادون کو حکم جاکہ تم غزنین و کابل و قندہار کیچ مکران وغیرہ شہرون کو جو سلطان جلال الدین کی جاگیر مین تہی ویران کردو کہ پھر اسکو بندسے اسطرف آنے کی تمنا نرہے بس اوکتائی خان غزنین کابل وماوراالنہر و ترکستان مین دوبارا گیا صدہا شہرہزارون قصبے گرادیئے لاکہون آدمیون کے خون بہائے اور چغتائی خان مکران کو جاکر کالنجر تک پہونچا اور تمام ملک اجاڑ دیا قیدیون کی اوسکے لشکر مین اسقدر کثرت ہوئی کہ ایک ایک سپاہی کی تحویل مین بیس بیس آدمی تہے آخر وہ تمام وکمال چنگیز خان کے حکم کے بموجب قتل ہوئے اس انتظام کے بعد ۱۲۲۱ھ کے آغاز مین چنگیز خان اپنے دلمن مین پہونچا اور خبر پہونچی کہ شندرقو حاکم تنگت وقاشین نے پانچ لاکھ فوج جمع کی ہے اور مخالفت پر آمادہ ہے یہہ خبر سنتے ہی چنگیز خان اگبان پر چڑہ پڑا اور تین لاکھ آدمی شندرقو کی فوج کے مارے اوسکے ملک کو لوٹ لیا پھر خواجہ وتنگتاش کو گیا اور وہان کے بادشاہ کو مطیع کیا اس مہم مین جوجی خان شہزادہ مرگیا چغتائی خان واوکتائی خان باقی رہے ان مین سے اوگتائی خان کو ولیعہد بنایا اور خود ماہ رمضان ۱۲۲۴ھ مین مرگیا تہتر برس کی عمر پائی و پچیس سال سلطنت کیے یہہ بادشاہ کسی دین یا مذہب کا پابند یا کسی نبی کی نبوت کا معتقد نہا شہر قراقرم دکلومان تاتار مین اس کی دارالحکومت تہی خونریزی وسفاکی مین اس نے ایسا نام پایا تہا کہ اب تک اس کی قتل کی داستان تمام جہان کے ورد زبان ہے ؛

باتو خان پسر جوجی خان بن چنگیز خان تاتاری

جوجے خان اپنے باپ چنگیز خان کے حین حیات مرگیا تہا اس لیے جوجے کے مرنے کے بعد قپچاق و آلان واس وروس وبلغار کو فتح کرکر ایل کے حدود مین تخت نشین ہوا اور ایک شہر آباد کرکر اسکا نام سرائے رکہا آخر ۶۵۳ھ ہجری مین مرگیا

چغتائی خان بن چنگیز خان

چنگیز خان نے اپنی حین حیات حکومت ماوراالنہر و خوارزم و ایغور و کاشغر و بدخشان و بلخ و غزنین دریا سندہ کی کنارہ تک چغتائی خان کو دی تہی یہہ اوگتائی خان چنگیز خان کے جانشین کا بڑا

بھائی تھا مگر اسکی مخالفت میں یہ سنا اس نے اپنے ملک کو وسیع کیا چغتائی عمید و اسکا وزیر تھا مگر ابو یعقوب سکاکی نے جو ایک بڑا عامل تھا بادشاہ کو اپنی شعبدہ دکھلا کر مطیع کر لیا وزیر کو قید کرا دیا جب وزیر کی قید ہونے سے کام نہ چلا تو اوسکو پھر سرفرازی ہوئی اکبر وزسکاکی نے مریخ ستارے کو تسخیر کر کے ایک آگ کا لشکر جنگی شکل و صورت و لباس و سلاح سراپا آگ تہی چغتائی کو دکھلایا اس سے وہ بہت گھبرایا اور جانا کہ یہ اپنے عمل سے میری سلطنت بھی چھین لی تو کچھ عیب نہیں یہ سوچ کر سکاکی کو قید کر لیا اور وہ قید میں ہی مر گیا - چغتائی خان نے اپنے وقت نئے نئے احکام جاری کئے جس سے رعایا نہایت تنگ ہوئی ایسے اسکا حکم تھا کہ کوئی دن کو چلتے پانی میں نہ جائے کوئی مسلمان اسلام کی طریق پر جانور ذبح نہ کرے گلا دبا کر مار دے تو کہا ئے چوری و زنا و لواطت کا مجرم فوراً قتل ہو اور اگر کوئی پانی میں بول کرے یا ناک کا فضلہ پھینکے تو قتل کیا جائے سولہ سال چغتائی خان نے سلطنت کی ۱۲۴۶ء میں مر گیا

اوکتائی قاآن بن چنگیز خان

بعض اہل تواریخ اسکو چنگیز خان کا بیٹا اور بعض پوتا جوجے خان کا بیٹا کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ یہ نواسا تھا حسب الوصیت اس نے سلطنت پائی اور قراقرم کے تخت پر بیٹھا چونکہ نہایت سخی و نرم مزاج و بے تعصب تھا سلاطین عرب و عجم و روم و شام اسکی دوستی کو ۱۲۳۸ء میں اس نے خطا کی بادشاہ پر حرف ہو گیا یورش کی اور فتح پا کر قاآن عزیز بلواج کو خطا کا ملک سپرد کیا ۱۲۳۳ء میں اسکے حکم سے مغلیہ فوج ممالک روس و جرکس و بلغار پر فتحیاب ہو کر شہر برات خوبا لکل ویران ہو گیا تھا اس نے پھر آباد کرایا آخر ۱۲۳۹ء میں مر گیا -

ملکہ توراکینا خاتون زوجہ اوکتائی قاآن

اوکتائی خان کے مرنے کے بعد یہ سلطنت پر بیٹھے فاطمہ نام ایک سید زادی عورت اسکی مشیر تھی اس نے چاہا کہ امیر صنغائی وزیر کو قید کر لی محمود بلواج خطائی کو پکڑے وہ دونو کیوک خان شہزادے کے پاس بھاگ گئے اس کے حکم سے فاطمہ اپنی اجتماع سادات مہدی کے ساتھ قتل ہوئے تو راکینا خاتون سلطنت کے تخت سے اوٹھا دی گئی -

کیوک خان بن اوکتائی خان تاتاری

اس بادشاہ نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا اتابک خان عراق عیسائی اسکا مشیر تھا اس نے عیسائی دین کو بہت رواج دیا اور حکم جاری کیا کہ سب مسلمان خصی کرائے جائیں ہیز بنائے جائیں کہ آئندہ انکی نسل نہ بڑھے مگر خدا کو یہہ بات منظور نہ تھی اور جب اس حکم کا فرمان بادشاہی چوبدار لیکر دیوانی کی کچہری میں لیجانے لگا تو راستے میں بادشاہی شکاری کتے اسپر حملہ کر کر آ پڑے اور اسکو گرا کر فرمان پھاڑ ڈالا اور خصیہ اسکے دانتوں میں چبا کر مار ڈالا جب ایسی کرامت دین محمدی کی ظاہر ہوئی تو پھر کسکو ایسے حکم جاری کرنے کی جرات نہ پڑی اس بادشاہ نے اپنے جلوس کے پہلے ہی سال میں چاہا کہ اپنی قلمرو میں دورہ کرے عیسائی دین کو پھیلائے مگر جب سمرقند تک گیا ابوبکر کی ناہر سے قتل ہوا۔

منکو قاآن بن تولی خان بن چنگیز خان تاتاری

۶۴۸ھ میں تخت نشین ہو کر قوبلائی قاآن بلاکو خان اپنے بھائی کو ایک لاکھ بیس ہزار فوج دیکر عراق عجم پر حاکم بنایا اور خود چین و ماچین کی تسخیر کو گیا پہلے تنگتاش کے قلعہ کو لیا پھر خطا کے متمردوں کا انتظام کیا پھر آگے بڑھا اور اسی سفر میں ۶۵۱ھ میں بیمار ہو کر مر گیا چھ برس سات مہینے بادشاہی کی۔

قوبلائی قاآن بن تولے خان

اسکی تخت نشینی کے وقت اریغ بوقا مدعی ہوئی اور قراقورم کے مقام پر آپس میں جنگ ہوا اسکے مغلوب ہو کر یہہ بادشاہ ہوا نظامی کے ملک میں خان بالیغ نام ایک شہر نئے آباد کر کے تختگاہ بنایا اسکے چار وزیر تھے ایک احمد نام مسلمان دوسرا نصاریٰ تیسرا یہودی چوتھا تاتاری نصاریٰ وزیر مسلمان کے ماتحت تھا اس لئے اس نے مسلمان کو مار ڈالا خود بھی مارا گیا مسلمان و یہود و نصاریٰ جو مذہب کے علما اسکے دربار میں حاضر رہتے اور باہم ان کے بحث مذہب کرایا جاتا ایک دفعہ نصاریٰ نے آیت اقتلوا المشرکین کے معنی بادشاہ کو سنائے اور کہا کہ مسلمانوں کے نزدیک ہم اور تم مشرک ہیں انہیں عام قتل کرنا فرض ہے جب موقع پائینگے ماریں گے چاہیئے کہ ان کے حملے سے پہلے ہی انکو

قتل کر دیا جائے یہہ بات سُنکر بادشاہ نے مسلمانوں کے قتل کا حکم جاری کیا یہہ خبر پاکر امام بدرالدین بیٹے بادشاہ کے روبرو گیا اور عرض کی کہ قرآن محمد صاحب کو اُترا ہے اُنکو حکم تھا کہ مشرکوں کو قتل کرین نہ کہ ہمکو محمد صاحب اس آیت کی تعمیل کر چکے ہین یہہ بات بادشاہ کو پسند آئی اور وہ حکم منسوخ کیا پینتیس سال اس بادشاہ نے بادشاہت کی تہتر برس کی عمر بائی ۷۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

تیمور قاآن بن جیم کیم بن قوبلاقاآن

قوبلاقاآن کے مرنے کے بعد اُسکا پوتا تیمور خان جسکا باپ اسکے باپکے مین حیات مرگیا تہا بادشاہ ہوا چوتھے سال جلوس کے دوا خان نے اس سے باغی ہوکر مغولستان پر قبضہ کر لیا قید و خان کے مقابلہ سے بہی اس نے شکست کہائی بہت سا ملک اسنے لیا چھ سال کی سلطنت کے بعد فالج کی بیماری سے یہہ بیمار ہوا اور چھ برس بیمار رہا پھر مرگیا اس کے وقت سلطنت کا استحکام دوبہ جاتا رہا تہا خطا مین تنقود بادشاہ ہوگیا تہا قلماق و قراقرم کی حکومت اسکے متعلق تہی جا بجا علیحدہ بادشاہیان مقرر ہوگئی تہین اسکے مرنے کے بعد قلماق و قراقرم مین وہ بدہ حکومت ہوگئی امیر تیمور کے وقت نصر بن خان بہاگتا بزی اغلان پھر قراقرم مین گیا اور حاکم بنا۔

دوسرا فرقہ خانان دشت قبچاق

مغلون مین سے پہلا فرمان فرما اس ملک کا جوجے خان بن چنگیز خان ہوا اس نے خوارزم و دشت خزر ولیغار والان کے علاقے مفتوح کئے اور باپکے مرنے سے چھ مہینے آگے مرگیا اور اسکا بیٹا باتوقا آن بادشاہ ہوا اُس نے اور مغلون کے اتفاق سے ممالک آسی روس و چرکس مفتوح کر کر اپنے تصرف مین لئے شہر کس مین جاکر دو لاکھ ستر ہزار آدمی قتل کیا شہر لوٹ لیا پھر باشغرد کے لینے کے لئے آگے بڑہا وہان سے نصار اجا ایک لاکھ آدمی جمع کر کر مقابلہ پیش آئے اور اس نے باوجود قلت فوج کے فتح پائی پھر پھر قبچاق مین گیا اور شہر سرائے کو آباد کیا ۷۰۲ھ مین مرگیا اسکے بعد برکہ خان بادشاہ ہوا اس نے مسلمانی مذہب اختیار کر لیا غرض جوجے خان کی اولاد بطناً بعد بطنٍ نسلاً بعد نسلٍ قبچاق مین حاکم رہے آخر امیر تیمور کے وقت یہہ سلطنت اُس نے لی۔

تیسرا فرقہ خانان مغول جو توران مین حاکم رہے ہے

پہلے چغتائی خان دوسرا بیٹا چنگیز خان کا توران کا بادشاہ ہوا اور قراچار نوبان جو چنگیز خان کے چچہ کا بیٹا تہا اسکا وزیر و امیر الامرا مقرر ہوا سنہ ۶۳۰ مین ایک شخص ترابی نے بخارا مین صوفی بنکر خروج کیا ہزارون آدمی اوسکے مرید ہوگئے اس نے شہر والون کے اتفاق سے مغلیہ حکام شہر سے نکالدی قراچار نے بخارا پر یورش کرکے ترابی کو مارا شہر والون کا قصور معاف کیا چغتائی خان کی وفات کے بعد قراچار نوبان بادشاہ ہوا وہ سنہ ۶۵۲ مین مرگیا تو چغتائی خان کا پوتا قراہلاکو خان تخت نشین ہوا مگر کیوک خان نے اُسی معزول کرکر منکو چغتائی کے بیٹے کو حکومت دی جب وہ مرگیا تو قراہلاکو نے پھر سلطنت پائی اسطرح پشت بہ پشت توران کی سلطنت چغتائی خاندان مین چلی آئی اور مدت تک قایم رہی۔

چوتہا فرقہ آل تولی خان بن چنگیز خان کا جو عراق و ایران و مغربی ملکون مین بادشاہ رہے

اس مین ذکر ہلاکو خان اور اُسکے جانشینون کا درج ہے اور واضح ہو کہ شاہ منکو قاآن کے وقت امیر تایجو نوبان کو اُس نے ایران کی حکومت پر مامور کیا تہا اُس نے ایران سے لکہا کہ خلیفہ معتصم باللہ اور خورشاہ ملحد دونو مغلیہ اطاعت نہین کرتے برابری کا دم بہرتے ہین انکو مطیع کرنا واجبات سے ہے اسلئے منکو قاآن نے ہلاکو خان اپنے بہائی کو بڑی فوج کے ساتہہ ایران کو مامور کیا جب ایران مین آیا روم سے سلطان رکن الدین عثمانی فارس سے اتابک سعد کو بلایا عراق آذربایجان شروان گرستان وغیرہ کے حکام کو طلب فرمایا اور ذی الحجہ سنہ ۶۵۳ مین دریاے جیحون سے اترکر خواف اور خوانسے طوس مین پہونچا اور کسوقا نوبان کی فوج قہستان کو مامور کی خسرت مین شمس الدین کرت کو ہوکیا اور خود شہر خواشار مین پہونچا چونکہ اسکو مغلون نے ویران کردیا ہوا تہا اُسکی آبادی کا حکم دیا وہانسے خرقان مین جاکر نصیر الدین طوسی کو رکن الدین خورشاہ ملحد کے پاس بطور ایلچی کے بہیجا اور جواب باصواب پایا اسلئے لڑائی کی تیاری ہوئی اور قلعہ الموت کا محاصرہ ہوا چند ماہ محاصرہ رہا آخر خورشاہ نے ایران شاہ اپنے بہائی اور شاہ قباد اپنے بیٹے کو ہلاکو خان کے پاس بہیجدیا اور قلعہ حوالے کیا ذی قعدہ سنہ ۶۵۴ مین ہلاکو خان قلعہ مین داخل ہوا اور خورشاہ کو امان دی مگر چند روز مین کسی

امر مین راضی ہوگیا اور خورشاہ کو بارہ ہزار اسکے توابع کے ساتھہ قتل کرادیا وہان سے تابجو نویان کو ممالک شام و سرحد روم وغیرہ کی استخلاص کے لئے مامور کیا اور خود چند ماہ بغداد کے جانے مین متامل رہا جب موید الدین محمد علقمی خلیفہ کے نمکحرام وزیر کیطرف سے پے در پے طلبی کے خط آئے تو یہہ بغداد کو چلا اسکے جانے سے اول ہی علقمی نمک حرام نے خلیفہ کی فوج متفرق کردی اور خلیفہ کو غافل رکھا اور ہلاکو نے ذی الحجہ ۶۵۵ھ مین بغداد مین پہونچکر برج عجمی کے روبرو خیمہ لگا دیا اسکی فوج نے شہر کو گھیر لیا پنجاہ روز تک محاصرہ رہا ہر روز لڑائی ہوتی رہی آخر سید مجد الدین محمد بن حسن طاؤسی و سید عز الدین یوسف قوم شیعہ جو شہر مین بڑے امیر تھے وزیر کی ایما سے ہلاکو خان کو آملے اور اپنے محلہ مین اس کا کتوال لے گئے جب شہر مین بھی اسقدر دخل مغل کا ہوگیا تو ناچار خلیفہ ہزار کس سادات و علما و فضلا و مشائخ کے ساتھہ ہلاکو کے پاس گیا اور قید ہوا اور مغل تمام شہر والون کو شہر سے نکال لائے اور قتل جاری کی عورت مرد پیر جوان بچے ناداں بارے گئے مکانات مسمار ہوئے خلافت کا کل خزانہ جسکے شمار سے تمام زمانہ عاجز تھا ہلاکو نے لیا خلیفہ اور اوسکی اولاد اور امراؤ کو بہو کہکے عذاب سے شہید کیا اس خیر خواہی مین علقمی نمکحرام وزیر امید وار تھا کہ خلیفہ کے بعد بغداد کی خلافت اسکو ملیگی مگر ہلاکو نے علی خان بن عمران ایک بقال کو جس نے اس مہم مین کچھہ رسد رسانی کی مدد دی تھی بغداد کی حکومت دے دی اور علقمی نہایت غم و غصہ سے بیمار ہوا اور مر گیا اس فتح کے بعد ہلاکو نے دریائے اوبے وسلماس پر ایک قلعہ بنوایا اور جسقدر خزانے اسکو قہستان و بغداد و حدود روم وارمن و گرجستان سے حاصل ہوئے تھے وہ سب اس مین رکھوئے مراغہ کے مقام پر سلطان بدر الدین لولو حاکم موصل و اتابک سعد پسر اتابک ابوبکر شاہ فارس اور اغز الدین سلجوقی روم سے تہنیت کے لئے حاضر ہوئے چونکہ اغز الدین سلجوقی نے حدود روم مین تابجو نویان کے ساتھہ جنگ کیا تھا اپنے قصور کی معافی کے لئے اس نے یہہ حیلہ بنایا کہ ایک بھوزہ چرمی بنواکر اسکی بغل پر اپنی تصویر کھچوا لی اور پیشکش کرنے کے وقت عرض کی کہ اس تصویر کے کھچوانے سے میری غرض یہہ ہے کہ مین حضور کے قدموں کے نیچے رہون یہہ ادب اسکا ہلاکو کو پسند آیا اور انتقام سے درگذرا بعد اس انتظام کے حکام

شام وغیرہ کے نام اطاعت کی ہدایت کے لئے حکم جاری ہوئے ملک ناصر وغیرہ نے اطاعت مان لی اور حلب کا بادشاہ جو پہلے ہی مطیع ہو چکا تھا دشمنوں سے شکست کھا کر بطلب مدد حضور میں آیا اس لئے ہلاکو نے مصر و شام کیطرف لشکر کشی کی ملک صالح بن بدرالدین لولو کو مقدمتہ الجیش بنایا اور ترکان خاتون محمد خوارزم شاہ کی لڑکی اُسکے نکاح میں دی اور یہہ فوج پہلے بکر میں پہونچے وہاں سے روحہ و نصیبین و حران وغیرہ کو غارت کرتے ہوئے حلب میں گئی ایک ہفتہ تک برابر مغلوں نے شہر لوٹا اور جلایا یہہ خبر پاکر دمشق کے رعایا بھی اطاعت میں آگئی اور شام پر بخوبی قبضہ ہلاکو کا ہو گیا تو کسوقانوبان کو شام کی حکومت دی اور خود منکوقاآن شاہ تاتار کے مرنے کی خبر پاکر پیچھے کو جلا آیا ہلاکو کی جانے کے بعد کسوقانوبان نے قلعہ کرک مفتوح کیا اور شہزادہ یشموت بن ہلاکو خان جسکو اُسکے باپ نے میافارقین کے علاقہ کی تسخیر کے لئے مراغہ سے بھیجا تھا اُس نے وہاں جاکر قلعہ کا محاصرہ کیا ملک کامل وہاں کا حاکم بمقابلہ پیش آیا اور ایسی سرگرمی کے ساتھ لڑا کہ شہزادہ محاصرہ چھوڑ کر بھاگا کسوقانوبان نے اور فوج شہزادہ کی مدد پر بھیجی اور وہ دوبارا میافارقین میں گیا اور قلعہ لیکر ملک کامل کو شہید کیا وہاں سے شہزادہ ماردین کے قلعہ کو گیا اور سات مہینے محاصرہ رکھا ملک سعید وہاں کے حاکم کا یہہ ارادہ تھا کہ اپنی زیست تک کفار کی اطاعت قبول نہ کریگا آخر جب ملک مظفر اُسکا بیٹا یشموت کے ساتھ ملگیا تو اُسنے اپنے باپ کو زہر دیکر مار دیا اور قلعہ مفتوح ہوا — اُنہیں ایام میں سلطان بدرالدین لولو شاہ موصل گیا اور ملک صالح اُسکے بیٹے نے مصر کے بادشاہ کے ساتھ سازش کرکے ہلاکو خان کی اطاعت چھوڑ دی اسلئے مغلیہ فوج موصل میں گئی اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا ملک صالح اپنے ایک تین برس کے بچے کے ساتھ شہید ہوا اور کسوقانوبان چالیس ہزار سوار اور اسقدر پیادہ فوج کے ساتھ مصر کی تسخیر کے لئے بھیجا گیا سلطان سیف الدین قودر و والی مصر نے بھی یہہ خبر پاکر جنگ کی تیاری کی اور بندوقدار سپاہ کو مغلوں کی لڑائی کے لئے مصر سے روانہ کیا پہلا مقابلہ مصریوں کا ایک مغلیہ فوج کے ساتھ ہوا جس میں خود کسوقانوبان نہ تھا مصری اونپر فتحیاب ہوئے اور اُنکو قتل کر دیا یہہ خبر پاکر کسوقانوبان دریائے جوشان کیطرح مصریوں پر جا پڑا اور سخت لڑائی

وقوع مین آئی کسوقانوبان نے شکست پائی اور گرفتار ہوکر مصر مین بھیجا گیا شاہ مصر نے اسکو طرح طرح کا عذاب دیکر مارا اُسی عرصہ مین مصریون کو خبر پہونچی کہ مغلون کی بہت سی فوج ایک جنگل مین چھپی ہوئی پڑی ہے مصریون نے چارون طرف سے جنگل کو آگ لگادی اور وہ تمام لشکر جل گیا اس شکست کی خبر جب ہلاکو خان کو پہونچی اس نے ملک ناصر ایلکان نوبان کو بیشمار لشکر دیکر حملہ کو بھیجا مگر اُس نے بھی عندالتقابلہ شکست کھائی اور بھاگ کر روم کو چلا گیا چونکہ انہین ایام مین سلطان سیف الدین فوت ہو مرگیا تھا ملک منبیق دار اُسکے سنگھاسن پر بادشاہ ہوا اور تمام شام مین اس نے اپنا قبضہ کرلیا اور ہلاکو خان نے پھر طرف توجہ کی سنہ ۶۵۸ھ مین فیما بین ہلاکو خان و میر برکہ خان کے جنگ ہوا ہلاکو خان کے فوج معرکہ سے بھاگ نکلے برکہ خان فتحیاب ہوا بھاگنے کے وقت ہلاکو خان کے ہزارون فوج کے آدمی دریائے یخ بستہ مین غرق ہوگئے آخر یہہ جبار بادشاہ بہزار حسرت و آہ انیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۶۳ھ سکتہ کی بیماری مین مبتلا ہوکر مرگیا اڑتالیس سال کی عمر پائی آٹھ سال بغداد کی فتح کے بعد سلطنت کی۔

اباقاخان بن ہلاکو خان

ہلاکو خان کے مرنے کے بعد اباقاخان بادشاہ ہوا اس نے اپنے بھائی یشموت کو دربند شیروان کیطرف بھیجا اور منتشین دوسرے بھائی کو علاقہ ماوراء النہر تا کنار آب آمو دیا نوبان بہادر اور ایلکا نوبان کو روم کی سرحد کی حفاظت کے لئے مامور کیا ولایت بکر دربیعہ کے امیر دُریای نوبان کے حوالے کی گرجستان و سرحد شام لشکر امون کے سپرد فرمایا منصب وزارت و دیوان خاص کا خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو دیا شہر تبریز دارالحکومت مقرر کیا فارس کی حکومت اتابک ابوبکر کی اولاد پر بحال رکھی اس کے ابتدا سلطنت مین شہزادہ یوقا تبریز پر چڑھ آیا شہزادہ یشموت نے اُسکا مقابلہ کیا جنگ مین یوقا کی آنکھہ مین تیر لگا اور بھاگ گیا پھر برکہ خان نے لشکر کشی کی اور عین معرکہ کے وقت قولنج کی مرض سے مرگیا اُسکے مرنے کے بعد اباقاخان نے ایک بڑے لمبے اور اونچے دیوار دریائے کر پر بنوائی جو دربند اور اوسکے علاقہ مین حد فاصل ٹھہرگئی

ابا قاخان کے عہد مین براق خان چغتائی خان کے پوتے اور مبارک شاہ اوگتائی قاآن کے درمیان عداوت قایم ہوئی اور مبارک شاہ الوس کی سلطنت سے اُٹھایا گیا اغلو اور کتنا خاتون کے سب خزانی براقخان کے ہاتھ آئی ماوراالنہر پر بھی اُسکا قبضہ ہوگیا ترکستان پر بھی وہ متصرف ہوا خلق کا خزانہ اوس نے لوٹا پھر باتفاق قیدو خان کے ابا قاخان کے ملک پر یورش کی اور جنگ مین شکست کھاکر بخارا مین بھاگ گیا اور بخارا کے علماء کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا غیاث الدین نام رکھایا ۶۶۹ھ مین مرگیا اُسکا ملک قیدو خان اور آباقاخان نے آپس مین بانٹ لیا تھوڑا سا علاقہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہنے دیا اسی سال مین مصر کا بادشاہ روم کے سرحدی ملک پر لسبازش پروانہ نام ابا قاخان کے عامل کے دخیل ہوگیا ابا قاخان بذات خود وہان گیا اور دوبارہ قابض ہوا پھر اپنے علاقہ سے بڑھکر بیرہ کے قلعہ کا محاصرہ کیا تو سلطان بندق دار بڑی چستی کے ساتھہ مقابلہ پر آیا اور مغلیہ فوج بھاگ نکلی دوسرے یورش والی مصر نے فوج مغلیہ مقیم آلستان پر کی اور اُن مین سے ایک زبردست فوج ۶۷۹ھ مین ابا قاخان کے بھائی منکو تیمور کو مصر کی تسخیر کو مامور کیا اور فوج مغلیہ تمام وکمال قتل ہوئی منکو تیمور بھاگ آیا پھر یہہ خود لشکر لیکر مصر کو روانہ ہوا مگر سنجار تک پہونچا آگے نہ بڑھا اور بغداد کو مراجعت کی پھر ہمدان کو گیا وہان سے مقصد مین نزول کیا اور بمرگ مفاجات ماہ ذیقعدہ ۶۸۰ھ مین مرگیا اُسوقت دربار والون کا یہہ شبہ تہا کہ خواجہ شمس الدین وزیر نے بادشاہ کو زہر دیکر مار دیا ہے کیونکہ اُسوقت وزیر اور بادشاہ مین عداوت تہی اور مجدالملک بروی وزیر کا دشمن سرفراز اور علاءالدین وزیر کا بھائی قید ہوگیا تہا

نکودار بن ہلاکو خان المخاطب بسلطان احمد خان

یہہ بادشاہ تخت نشینی سے اول مسلمان ہوچکا تہا سلطان احمد اس نے اپنا خطاب لیا وزارت کا عہدہ خواجہ شمس الدین کو دیا مجدالملک یزدی کو قتل کیا علاءالدین کو رہائی دی بغداد کی حکومت اپنے حوالہ کی مصر کے بادشاہ کے ساتھہ سب ہم مذہبی کے صلح کرلی اپنے شہزادہ ارغون بن ابا قاخان وغیرہ شہزادی بشمول تقاچار کی سخت ناراض ہوئی اور درخواست کی کہ خواجہ شمس الدین کو ہمارے پاس بھیجا جائے کہ ہم اُس سے خزانہ مفوضہ کا حساب لین جب یہہ درخواست نامنظور ہوئی محبت دور

ہوئی اور شہزادہ قتقور بائی سلطان کے بہائی کے ساتھ آمیزش کرکر چاہا کہ سلطان کو شہید کردین یہہ خبر سلطان کو پہونچ گئی اور بہائی کو مار ڈالا اور ارغون کی سرکوبی کے لئے خراسان سے چلا گیا جب سخت تعاقب ہوا تو حاضر ہوگیا سلطان نے اوسکو قید کرکر حکم دیا کہ آٹھہ روز کے بعد قتل ہو اس حکم سے سب تاتاری شہزادے گھبرا گئے اور یقین کرلیا کہ اب سلطان کل تاتاریون کو مار ڈالے گا اس ارادہ پر امیر بوقائے نے رات رات لشکر کے ساتھہ سازش کرلی امیر النیاق کو جو بادشاہ کا خیر خواہ تہا مار ڈالا خواجہ شمس الدین بہاگ گیا سلطان گرفتار ہوکر بارہوین شعبان ۶۸۳ھ کو شہید ہوا۔

ارغون خان بن ابا قاخان بن ہلاکو خان

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی وزارت بوقا کے حوالے فرمائی جو شکاب و بایدو اغول وکنجاتو شہزادون کو جا بجا حاکم بنایا خواجہ شمس الدین کو پہر ممتاز فرماکر بوقا کے ساتھ نایب وزیر کیا یہہ بات بوقا کو ناظور ہوئی اور چند روز مین بادشاہ کا مزاج اوس سے برگشتہ کردیا فخر الدین مستوفی وحسام الدین جاجب جو خواجہ شمس الدین کے دست پروردہ تہے اسکی قتل پر مستعد ہوگئے اور خواجہ کو شہید کردیا چند مدت کے بعد سعد اللہ حکیم یہودی بادشاہ کی مزاج پر ایسا متسلط ہوا کہ کسی کو کسی کام مین دخل اختیار نہ رہا اس پر بوقا وزیر کو حسد ہوا اور جو شکاب بادشاہ کی بہائی کو کہا کہ اگر تم کو سلطنت کے ہوس ہو تو مین تمکو تخت نشین کردون جو شکاب نے یہہ راز بادشاہ کو کہہ دیا اور بوقا قتل مین آیا اوسکا خزانہ لٹوایا گیا عورتین اوسکی سپاہیون کو دیدین اور سعد اللہ یہودی کی ترغیب کے بموجب حکم جاری ہوا کہ مسلمان کل مسلمانی مذہب چہوڑدین نہین تو قتل کئے جائینگے بادشاہ کا یہی ارادہ تہا کہ مکہ و مدینہ دونو پاک شہرون کو مسمار کردے اپنا نیا مذہب ایجاد فرمائے مگر یہہ ارادہ ابہی ظہور مین نہین آیا تہا کہ بادشاہ بیمار ہوگیا جب زیست کے امید نرہی تو سعد اللہ یہودی وامیر جوشی نے پوشیدہ غازان خان کو خراسان سے بلایا یہہ خبر جب مشہور ہوئی اور امرا ناراض ہوگئے تو سب نے ملکر امیر جوشی اور سعد اللہ یہودی کو معہ اونکی اہل عیال کے مار دیا تین

روز بعد بادشاہ بھی ۳- ربیع الثانی ۹۰۰ھ مین مرگیا-

کنجا تو قاآن بن اباقا خان بن ہلاکو خان

یہہ بادشاہ نہایت عیاش تہا اسلئے اسکی سلطنت مین بے انتظامی ہوگئی طغاچار امیر کے سازش سے شاہ بغداد بابدو خان منحرف ہوگیا اس نے اسپر فوجکشی کی لڑائی کے موقع پر اسکے اُمراؤ اسکی ساتھہ مل گئے اور ملکر ۹۴ھ مین مار ڈالا +

بابدو خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان

کنجا تو خان کے بعد یہہ تخت نشین ہوا تایخو خان وغیرہ اُمراؤ نے جو کنجا تو خان کے خیر خواہ تہے اس نے مار ڈالا طغاچار کو امیر الامرا اُسی دی یہہ امر شاہ غازان خان حاکم خراسان کو ناگوار گزرا اور امیر نوروز بن ارغون خان حاکم توران سے مدد مانگی چونکہ نوروز مسلمان ہوچکا غازان خان کی مدد اوس نے مسلمان ہونے پر منحصر کی اس لئے غازان خان نے الفور مسلمان ہوگیا اور وہ دونو نے ملکر بابدو خان پر لشکر کشی کی یہہ شکست کہاکر بہاگ گیا عند التعاقب پکڑا گیا اور ماہ ذی الحجہ ۹۴ھ مین بمقام تبریز قتل ہوا +

سلطان محمود غازان خان بن اباقا خان بن ہلاکو خان تاتاری

غازان خان نے جب سلطنت لی امیر نوروز کی تجویز سے امیر جمال الدین کو وزارت دی امیر طغاچار کو قتل کیا چونکہ یہہ مسلمان تہا اُمرائے یہود و نصارا تاتاریون نے چاہا کہ اسکو مار دین مگر وقت مقررہ سے پہلے یہہ خبر امیر نوروز کو پہونچی اُس نے سب مفسد پکڑ لئے اُن مین سے پانچ شہزادے اور سینتیس امیر قتل کئے جمال الدین وزیر تہے اُسی شبہہ مین مارا گیا صدر جہان نے وزارت کا عہدہ پایا ۹۶ھ مین بادشاہ نے امیر نوروز کو خراسان کی حکومت دے اور خود ہمدان کیطرف جانے کی تیاری کی امیر نوروز کی غیبت مین دشمنون نے اُسکو شاہ مصر کے ساتہہ سازش رکہنے کی تہمت دی غازان خان کی طبیعت اوسکیطرف سے برگشتہ کردی اور امیر قتلغ نوروز کی گرفتاری کے لئے بڑے لشکر کے ساتہہ مامور ہوا اُسکے بہائی جو عراقین مین حاکم تہے

جا بجا قتل ہوئے یہہ خبر پاکر امیر نوروز نیشاپور سے ہرات مین ملک فخر الدین کرت کے پاس جو اسکا داماد اور پرورش یافتہ تہا گیا اُس نا انصاف کافر نعمت نے امیر نوروز کو امیر قتلق کے حوالے کر دیا اور وہ پہلوان ماہ رمضان ۷۹۶ھ مین شہید ہوا ۷۹۶ھ مین قوم نکودری کا انتظام بادشاہ کو منظور ہوا اور فوج مامور ہوئی وہ لوگ بہاگ کر فخر الدین کرت پاس چلے گئے اور وہ اُنکا حامی ہوا اسلئے ہرات پر لشکر کشی ہوئی الجایتو بادشاہ کا بہائی ہرات پر گیا اور مدت تک محاصرہ رکھا آخر ایک لاکھ دینار جرمانہ لیکر واپس آیا ۷۹۸ھ مین تمام ملکون مین قحط پڑ گیا شیراز مین پنجاہ ہزار آدمی بہوکہ کے عذاب سے مر گئے اُسی سال مین بادشاہ نے مصر پر مہم کی دریای بارباک پر سخت لڑائی ہوئی سات ہزار مصری و شامی مارے گئے شاہ مصر بعلبک کے بہاگ گیا یہہ مصر و شام پر قابض و دخیل ہو گیا امیر قبجاق کو اسنے دمشق کا حاکم بنایا اور معاودت کی مگر اسکے واپس آنے کے بعد امیر قبجاق شاہ مصر کے ساتہہ مل گیا اور دوبارہ سلطنت شام مصر کی مصر و شام مین ہو گئی اسلئے یہہ ۸۰۲ھ مین دوبارہ مصر پر حملہ آور ہوا اور شکست فاحش کہاکر واپس آیا آخر کار رہوین شوال ۸۰۳ھ مین مر گیا۔

الجایتو قاآن المخاطب بسلطان محمد خدابندہ بن غازان خان

یہہ بادشاہ شیعہ مذہب تہا ۷۰۴ھ مین اس نے شہر سلطانیہ بنیاد کر کے دار الخلافت بنایا گیلان کے ولایت کو اپنے تصرف مین لایا اور دانشمند بہادر سپہ سالار کو ہرات کی تسخیر کے لئے مامور کیا اُس نے ملک فخر الدین کے ساتہہ بہت جنگ کئے آخر خود بہی مارا گیا اور بادشاہی فوج فراہم ہوئی پہر بادشاہ نے امیر بوجائی دانشمند کے بیٹے کو ہرات پر بہیجا وہ وہان گیا اور ایک ماہ محاصرہ رکہا چونکہ فخر الدین اُنہین ایام مین مر گیا تہا محمد سام اُسکے بیٹے نے اطاعت کر کے شہر دیدیا چونکہ اس بادشاہ کی وقت سلطان ناصر مصر کا بادشاہ معزول ہو کر اُسکی جگہہ سلطان مظفر بادشاہ بنا تہا اس لئے موقع نیک سمجہکر اس بادشاہ نے مصر پر چڑہائی کی اور صلح کر کر واپس آیا جب یہہ مصر کے سفر مین تہا منغل شہزادے کیک تیمور و داود و خواجہ امیر الدین سے خراسان کے

حملہ آور ہوئے اس نے امیر بوجائی و بہرام شاہ کو انکے مقابلہ پر بھیجا لڑائی مین امیر بوجائی مارا گیا بہرام شاہ بھاگ آیا پھر بادشاہ خود خراسان مین گیا دشمن اس کے پہونچنے سے اول ہی خراسان سے نکل گئے اس نے دوبارہ خراسان پر تسلط پاکر ابوسعید بہادر خان اپنے بیٹے کو خراسان کی سلطنت دی اور خود سلطانیہ مین آکر عید کے روز ۷۱۶ھ مین مرگیا۔

سلطان ابوسعید بہادر خان بن سلطان محمد خدابندہ

اس بادشاہ نے خراسان سے آکر سلطنت کا تاج پایا اور بسبب اسکے کہ اس نے خواجہ رشید الدین وزیر کو ناحق قتل کردیا تھا جابجا فساد برپا ہوا خراسان شہزادہ میسور نے ماوراءالنہر سے آکر لے لیا مازندران تک ملک کو لوٹتا ہوا چلا گیا دشت قبچاق پر شہزادہ اوزبک متسلط ہوا اور اسکے عمر نے یکتک اسکے ولایت دبالی چونکہ امیر چوپان بادشاہ کا کل مختار تھا اس کے تسلط سے اور اراکین متمرد ہوگئے بادشاہ نے انپر حملہ کیا اور سب مقتول ہوئے ملک غیاث الدین کرت جو ہرات مین شہزادہ میسور کے محاصرہ مین تھا اسکے مدد کو امیر حسین مامور ہوا اسکے جانیسے ہراتیون نے محاصرہ سے رہائی پائی اور میسور اپنے امراؤ کی نمک حرامی سے ۷۲۱ھ مین قتل ہوا اسی سال مین امیر چوپان کے ساتھ بادشاہ کی عداوت پیدا ہوئی باعث یہہ ہوا کہ امیر چوپان کی لڑکی پر بادشاہ عاشق ہوگیا اور اوسکے دینے کے لئے امیر کو کہا چونکہ وہ لڑکی امیر شیخ حسن کے ساتھہ منسوب تھی امیر نے انکار کیا اور باہم کدورت پیدا ہوئی امیر خراسان کے انتظام کے بہانے سے بادشاہ سے الگ ہوکر خراسان کو چلا آیا اور اپنے بیٹے خواجہ دمشق کو بادشاہ کے حضور مین چھوڑا لڑکی کی شادی فی الفور امیر حسن کے ساتھہ کردی امیر چوپان جب خراسان پہونچا بادشاہ نے پہلے خواجہ دمشق امیر کے بیٹے کو قتل کیا پھر اسکے خویش و اقارب تہہ تیغ کئے اور چاہا کہ خراسان پر فوج کشی کرے یہہ خبر پاکر امیر چوپان خود بڑی فوج کے ساتھہ سلطانیہ کو آیا مگر لڑائی کے موقع پر اسکے امراؤ و فوج بادشاہ سے آملی اور امیر پھر خراسان کو بھاگ گیا چونکہ ملک غیاث الدین کرت والی ہرات کو اسکی سعی سے ملک فخرالدین کے مرنے کے بعد دوبارہ سلطنت نصیب ہوئی تھی ایسے وقت

مین اسنے اُسکو مددگار تصور کیا اور اُسکے پاس چلا گیا اُس نے حق احسان کا یہ ادا کیا کہ
کہ جاتے ہی اُسکو بطمع مال و خزانہ جو اسکے پاس تھا معہ جلا دخان اُسکے نوجوان بیٹے کے مار
ڈالا اُسکا سر بادشاہ کے پاس بھیجدیا امیر کی شہادت کے بعد بغداد خاتون اُسکے بیٹے کو امیر
حسن نے بادشاہ کی حکم کے بموجب طلاق دیا اور وہ بادشاہ کے محل مین داخل ہوئے امیر شیخ حسن
خراسان کا حاکم قرار پایا اُس نے خراسان مین جاکر چند بار پنجاب پر حملے کئے اور بڑا مال لوٹا۔
آخر تیسرے ماہ ربیع الاول ۷۳۶ھ مین سلطان ابوسعید مرگیا۔

سلطان ارباخان

یہہ بادشاہ ارنق بوکا تونے خان کے بیٹے کی نسل سے تھا بسبب ولدی ابوسعید بہادر خان
کے اس نے خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی سعی سے بادشاہت پائی اور بغداد خاتون سلطان
مرحوم کی زوجہ کو کہ وہ بھی مدعیہ سلطنت کی تھی مار دیا شہزادے سابتک سلطان محمد خدابندہ کے
بیٹی کے ساتھہ نکاح کیا دلشاد خاتون دوسرے زوجہ سلطان مرحوم کی بھاگ کر امیر علی غرغے
حاکم کے پاس چلی گئی اسکی ترغیب سے امیر علی نے موسی خان بن بایدو خان بن طرقائی خان بن ہلاکو خان
کو بادشاہ بنایا اور بڑی فوج لیکر ارباخان پر چڑہ آیا اور لڑائی مین فتحیاب ہوکر غیاث الدین
وزیر اور بادشاہ دونو اُس نے قتل کئے اور موسے خان کو بادشاہ بناکر خود کل مختار
سلطنت کا ہوا اسبات پر امیر شیخ حسن کو جسکے عورت بغداد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان
نے چھین لی تھی ناراض ہوا اُس نے روم کے حدود مین سلطان محمد بن قتلق بن تیمور بن انبارجی
بن منکو بن تیمور بن ہلاکو خان کو بادشاہ بنایا اور بڑے بھاری لشکر کے ساتھہ دار الخلافت
کو آیا لڑائی مین پہلے امیر علی نے فتح پائی پھر دشمنون نے اِسکو نماز پڑہتے ہوئے مار ڈالا
موسی خان بھاگ گیا امیر حسن نے کل سلطنت پر اختیار پاکر دلشاد خاتون سلطان ابوسعید بہادر خان
کی زوجہ کو اپنی زوجہ بغداد خاتون کے عوض مین اپنی نکاح مین لیا۔

امیر شیخ حسن نوبان ایلکان شاہ عراق عجم

امیر علی پر غالب آکر عراق کی سلطنت کا یہہ خود مالک بن بیٹھا اسلئے اور امراؤ کو حسد ہوا جا بجا فساد برپا ہوئے امیر محمود بن قتلق خورستان مین جا کر موسی خان کے ساتھہ ملگیا امیر شیخ علی والی خراسان نے طغا تیمور خان کو بادشاہ بنایا اور لشکر لیکر سلطانیہ آپہونچا اگرچہ پہلے موسی خان و امیر محمود شیخ علی کے برخلاف تھے مگر آخر باہم دونو ملکے شیخ حسن پر حملہ کیا مگر عند المحاربہ شکست کہائے موسے خان قتل ہوا طغا تیمور بہاگ کر بسطام کو چلا گیا راستہ مین امیر شیخ علی کو بسبب بچپنے کے طغا تیمور نے قتل کر دیا اس فتح کے بعد امیر شیخ حسن نوبان کامل اختیار پاکر بادشاہ ہوا تو امیر شیخ حسن بن تیموتاش بن امیر چوپان نے خروج کیا اور چوپانیون نے جمع ہوکر امیر حسن نوبان پر فتح پائی اور بادشاہی خزانے لوٹلئے آخر اسبات پر صلح ہوئی کہ شیخ حسن نوبان کسی شہزادے کو بادشاہ بنائے یہہ طغا تیمور کی بادشاہت پر راضی ہوا مگر شیخ حسن چوپانی چاہتا تہا کہ شہزادے ساتیک سلطان محمد خدابندہ کی لڑکی تخت نشین ہو اور اختیار کل اُسکو ملے اِس لئے پہر مخالفت ہوئی آخر شیخ حسن چوپانی نے سلیمان خان نام ایک شاہزادے کو جو اولاد تشموت بن ہلاکو خان سے تہا تخت نشین کیا اور امیر حسن نوبان ایلکانی نے آذربائیجان و عراق عرب وغیرہ مین علیحدہ حکومت قایم کی ٭

سلیمان خان

امیر حسن چوپانی کے حکم سے یہہ بادشاہ ہوا ساتیک سلطان محمد خدابندہ کی بیٹی اسکے نکاح مین آئی امیر حسن ایلکانی اور اسکی آپس مین بمقام تبریز سخت لڑائی ہوئی پہر امیر شیخ حسن کا دن طغا تیمور خان کا بہائی باتفاق امیر سیوز خان کے امیر حملہ آور ہوا اور شکست کہاکر مازندران کو بہاگ گیا اور واپسی کے وقت امیر وجیہ الدین سربدار کے ہاتہہ سے مارا گیا اسکے وقت امیر شیخ حسن چوپانی سلطنت کا مالک تہا یہہ برائے نام بادشاہ تہا آخر امیر شیخ حسن ۷۴۴ھ مین اپنی عورت عزت ملک کے ہاتہہ سے شہید ہوا باعث یہہ تہا کہ امیر نے یعقوب شاہ ایلکی کو بادشاہ کے پاس رکاب روم کی تسخیر کو بہیجا وہ وہان سے منہزم ہوکر آیا اس جرم مین امیر شیخ حسن نے

اُسکو قید کرلیا چونکہ امیر کی عورت اور یعقوب شاہ کی آپس مین دوستی تھی عورت غضب مین آئے اور شوہر کو بحالت خواب خصیہ دبا کر مار دیا خود بھی اوسکے قصاص مین قتل ہوئی اُسکے مرنیکے بعد کل خزانہ اُسکا سلیمان خان نے لیا یہہ خبر پاکر ملک اشرف امیر شیخ حسن کا بھائی اصفہان سے آیا سلیمان خان اُسکے خوف سے شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور کل سلطنت پر وہ متسلط ہوگیا۔

ملک اشرف بن تیمور تاش بن امیر چوپان

سلیمان خان کے بعد خلل کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکے وقت جانی بیگ خان شام کا بادشاہ اسپر حملہ آور ہوا جب سر کہ کا وقت آیا اسکے فوج نے اسکا خزانہ لوٹ لیا اور متفرق ہوگئی اور یہہ گرفتار ہوکر قتل ہوا۔

بقیہ حال شیخ حسن نوبان ایلکانی اور تخت نشینی سلطان اویس اسکے بیٹے کا

امیر شیخ حسن نوبان سلطانیہ سے بیدخل ہوکر عراق عرب وغیرہ ممالک پر چند سال قابض رہا آخر ۷۵۷ھ مین مرگیا اور سلطان اویس اُسکے بیٹے نے سلطنت پائی اور بعد واپسی جانی بیگ شاہ مصر کے امیر جوق بیگ چوپانی و مبارز الدین شیرازی کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا جوق بیگ و علی پیل تن و خواجہ جلال الدین قزوینی و تیمور تاش بن ملک اشرف کو قتل کرکے یہہ بڑا بادشاہ بنگیا بیس سال بادشاہت کے آخر ۷۵۶ھ مین بمرض جسمانی مرگیا۔

سلطان حسین بن سلطان اویس

سلطان اویس کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور ۷۵۷ھ مین خواجہ بیرم ترکمان و قرا محمد یاغیوق بر یورش کی اور قلعہ ماہی بند و قلعہ ارجیس مفتوح کئے تبریز و سلطانیہ پر دو بار قبضہ کیا ۷۵۸ھ مین بادشاہ بغداد سے سلطانیہ مین گیا پیچھے اسکے شہزادہ علی باغی ہوا اور امیر اسماعیل مدار المہام سلطنت کو قتل کرکر خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے عادل آقا سالار کو بغداد کیطرف مامور کیا اُسنے بغداد پہر فتح کیا اور شونیز کا علاقہ شہزادہ علی کو دیکر راضی کر دیا اس انتظام کے بعد بادشاہ بغداد مین آیا اور عادل آقا تبریز کو گیا اُسوقت دشمنون نے پہر بغداد پر حملہ کیا اور بادشاہ بھاگ کر تبریز کو گیا وہان جاکر ۷۵۹ھ مین اپنے بھائی سلطان احمد کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

سلطان احمد جلایر بن سلطان اویس

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد اسکے بھائی ابا یزید نے عادل آقا امیر الامراؤ کی تجویز سے اسکی برخلاف ہوکر سلطانیہ مین بادشاہی اجلاس کیا اور آپس مین لڑائی کی تیاری ہوئی شیخ علی حاکم عراق عرب کا عادل آقا کا حامی بنا اور باتفاق تبریز پر حملہ آور ہوئی سلطان شکست کھاکر نخجوان مین قرا محمد ترکمان کے پاس چلا گیا اور اُس سے مدد لیکر پھر آیا اور فتحیاب ہوا بایزید نے شاہ شجاع شاہ فارس سے مدد طلب کی مگر نہ پائی چند سال کے بعد امیر تیمور گورکان داخل عراق ہوا اور سلطان احمد شکست کھاکر فرخ شاہ والی مصر کے پاس بھاگ گیا اور امیر کے عین حیات تک وہان نظر بند رہا امیر تیمور کے مرنے کے بعد جب مرزا ابا بکر بن میران شاہ کا فساد بھایون کے سبب ہوا تو سلطان احمد اور قرا یوسف خان ترکمان نے مصر سے نکلکر پھر کوشش کے سلطان احمد بغداد وغیرہ پر قابض ہوگیا قرا یوسف خان نے اپنی سلطنت گردستان مین قایم کی اور تبریز تک قابض ہوگیا میرزا ابا بکر نے اسکے مقابلہ سے شکست فاحش کھائی میران شاہ مارا گیا قرا یوسف نے اپنے بیٹے پیر بداق کو عراق عجم مین تخت نشین کیا جب اتنی بڑی سلطنت قرا یوسف نے پائی تو سلطان احمد کو حسد ہوا اور بغداد سے بڑی فوج لیکر تبریز پر آیا مگر لڑائی مین شکست کھائی اور مقتول ہوا بغداد بھی ترکمانون کی حکومت مین آیا اور شاہ محمد بن قرا یوسف خان بغداد کا بادشاہ بنا ❊

پانچوان فرقہ خانان مغول کا جو ماورالنہر کے ملک پر حکومت کرتے رہے

سلطان غزا خان

یہ شخص بھی چغتائی خان کی اولاد مین سے تھا ۷۳۳ھ مین یہ ماورالنہر کے تخت پر بیٹھا چونکہ بیرحم و سفاک و خونریز تھا امراؤنے ملکر امیر قزغن کی تجویز سے ۷۴۱ھ مین قتل کردیا

امیر قزغن

غزا خان کے بعد یہ بادشاہ ہوا اور ہرات پر چڑھائی کی چالیس روز تک مظفر الدین کرت کے ساتھ جنگ کرتا رہا آخر صلح کی اور واپس آیا دوسرے یورش اس نے خوارزم پر کی اور بہت سا

ملک لیا چند سال کی حکومت کے بعد امیر قتلق تیمور اسکے خسر پور نے اسکو قتل کر دیا۔

امیر عبد اللہ بن امیر قزغن

اس امیر نے سمرقند کو اپنا تختگاہ بنایا اور بسبب وقوع کئی امور کے امیر بیان سلدوز اسکا دشمن بنگیا اُس نے اسپر فوج کشی کی لڑائی میں امیر عبد اللہ مارا گیا اور یہی سب متعلق امیر قزغن کے قتل ہوئے۔

امیر بیان سلدوز

اس کے وقت بسبب عیاشی اور شراب خوری اسکے مملکت توران بدخشان واندخود وشرجان کے حاکم خودسر ہو گئے ۷۶۱ھ میں امیر تو غلقتمور بڑے لشکر کے ساتھ ماوراء النہر پر حملہ آور ہوا امیر سبزوار کے محاصرہ کے وقت امیر حاجی برلاس وہان کا حاکم بھاگ گیا اور امیر تیمور گورکان جو اُسکی نیابت میں کام دیتا تھا قایم رہا اور دشمن کے مقابلہ کے لئے لشکر جمع کر کے دشمن کو واپس کیا اس لئے امیر بیان سلدوز اسپر بہت خوش ہوا اور حکومت علاقہ کش کی اُسکو عنایت کے بعد امیر حسین امیر قزغن کا پوتا کابل سے آکر معرکہ آرا ہوا امیر سلدوز شکست کھا کر بدخشان کو بھاگ گیا امیر حسین نے اُسکا تعاقب کیا اور بدخشان پر قابض ہو گیا مسعود تو غلقتمور نے دوبارہ ماوراء النہر پر یورش کی اور تمام وکمال تسلط پایا امیر تیمور کو اُس نے اپنی بیٹی الیاس خواجہ کی نیابت میں ماوراء النہر میں چھوڑا مگر امیر تیمور بسبب بدمزاجی امیر بلکجک امیر الامرا کے دامان شکستہ ہوا اور امیر حسین کے پاس چلا گیا امیر حسین امیر تیمور کے اتفاق سے ماوراء النہر میں آیا اور ۷۶۵ھ میں سمرقند تک اپنا قبضہ کر لیا۔

امیر حسین بن امیر صلائی بن امیر قزغن

یہ امیر بڑا طماع ومسک تھا اس نے چاہا کہ اپنے اُمرا سے کچھ خزانہ بہم پہونچا دون اس ارادہ پر اسے ہر ایک امیر کے نام رقمیں لکھیں چند ہزار اشرفی کی رقم امیر تیمور کے نام قایم ہوئی چونکہ یہ حقیقی بہنوئی امیر حسین کا تھا اور اولجای ترکان اُسکی بیوی اسکی منکوحہ تھی اس نے اُس رقم کے عوض اپنی زوجہ کا زیور اتار کر بھیجدیا امیر حسین نے لے لیا اس لئے کدورت ہو گئی اور امیر تیمور نے مخالف ہو کر شہر بخارا و قرشی پر قبضہ کر لیا اور بعد رد و بدل کے آپس میں صلح ہو گئی

اگر امیر حسین مل سے دشمن رہا اور چاہا کہ امیر تیمور کو مار ڈالے اس لئے پھر مخالفت ہوئی اور نوبت
بہ جنگ پہونچی آسوقت امیر حسین کے اُمراؤ تیمور کے پاس چلے آئے اور فوج بہاگ گئے چند ماہ یہ
قشقہ ہندوان مین محصور ہو کر لڑتا رہا آخر دامان سے لباس بدلا کر بہاگا اور گرفتار ہو کر
سنہ ۷۷۱ ہجرے مین مارا گیا ✤

چھٹا فرقہ سلاطین مغل تیموریہ کا جنکا ابتدا ماوراالنہر سے ہوا

امیر تیمور کورکان اس بادشاہ کا شجرہ نسب چنگیز خان تاتاری کی نسبی شجرے کی شاخ
تومنائی خان کے نام پر ملتا ہے اسطرح پر کہ امیر تیمور کورگان بن ترا غائی نوبان بن امیر
توکل توبلان ابن امیر ایلنگیز نوبان بن ایجل نوبان بن امیر قراچار نوبان بن امیر سوغان چیجرز
بن امیر قاجولی نوبان بن تومنائی خان اور قراچار نوبان چغتائی خان کے دربار مین امیر الامرا تھا
تہا جب چغتائی خان کی اولاد کے باہمی سے بسبب عداوت باہمی کی سلطنت سے جاتی رہی قراچار
کی اولاد شہر قبتہ الخضرا المشہور شہر سبز اور کش مین آباد رہے اور تہوڑے سے علاقہ
مین اپنا گزارہ اوقات رکہا سنہ کی رات پانچوین شعبان سنہ ۷۳۶ مین امیر تیمور پیدا ہوا بچپن مین
اسکا باپ مرگیا یتیمی کی حالت مین اسنے پرورش پائی سنہ ۷۶۱ جب تو غلمتمور ماوراالنہر پر غالب
ہوا تو اوس نے شہر سبز و علاقہ کش اسکا وطن مولد اسکو دیدیا پھر امیر حسین کے پاس چلا گیا اور
سامان امارت کا بہم پہونچایا اُسکے قتل ہونے کی بارہوین رمضان سنہ ۷۷۱ مین تخت نشین ہوا
شہر سمرقند دارالحکومت بنایا پہلے ماوراالنہر پر قبضہ کیا پھر شرغان کی ولایت تصرف مین
لی خوارزم پر تین مرتبہ یورش کر کے وہ ولایت شیخ یوسف صوفی سے چھوڑائے سنہ ۷۷۱ مین امیر
قمرالدین خان پر غالب آکر مغولستان کی ولایت لی اور امیر توغتمش کی مدد کر کے اوس خان بادشاہ مغولستان
کو مغلوب کیا علاقہ انزار و دشت قبچاق جوجے خان کی اولاد سے لیکر توغتمش خان کو دیا سنہ ۷۷۱
مین قوشنج کو فتح کیا ہرات کا ملک خاندان کرت سے چھوڑایا جوئی قربانی حاکم طوس کو مطیع کیا
علی موید سبزواری سے خراج لیا سنہ ۷۸۳ مین شیخ داؤد سبزواری کی سرکوبی کی بیشمار مغلون

کو مار کر آنکی سروں کے مینار بنوائے پھر سیستان کو گیا قطب الدین سیستانی کے علاقہ کو ضبط کیا خزانہ و مال لے لیا پھر کوہ سلیمان پر جاکر زابلستان کی مفسدوں کو سزا دی ۷۹۶ھ مین مازندران کو فتح کیا امیر ولی کو معزول کرکے لقمان شاہ بن ملغا تیمور کو وہان کی حکومت دے وہان سے مراجعت کی پھر سلطانیہ مین پہونچا احمد جلایر مقابلہ سے بھاگ گیا ۷۹۷ھ مین ایران کو گیا اغرالدین حاکم لرستان کو جسنے حجاز کا قافلہ لوٹا تھا سخت سزا دی پھر تبریز مین گیا اور سلطان احمد جلایر کو شکست دے وہان سے حصار کرے پر آیا اور فتح کیا پھر شہر تفلیس کا محاصرہ کیا کفار گرجی مقہور اور ملک لقراط انکا بادشاہ گرفتار ہوا پھر قلعہ سرخ و ولایت بردع و شیروانات و گیلان پر غالب آکر مملکت وسیع حاصل کی ۷۹۸ھ مین پہلے یورش قرا محمد ترکمان پر پہونچی اور قلعہ بابرید وازنیک مفتوح ہوئی طبرستن مطیع ہوا پھر قلعہ دان و وسطان کیطرف متوجہ ہوا قلعہ دان جسکا بانی شداد بن عاد تھا ملک اغرالدین حاکم وہان کا محصور ہوا اسکو فتح کرکر امیر اصفہان مین پہونچا اور بسبب تمرد شہر والون کی قتل عام کا حکم دیا ستر ہزار مرد اور اسقدر بچے و عورات قتل ہوئی وہان سے شیراز پہونچا امیر زین العابدین شیراز کا بادشاہ بھاگ گیا اور شوستر مین پہونچکر مارا گیا امیر نے شیراز پر قبضہ کیا سلطنت کا کل خزانہ لے لیا وہان سے خبر پہونچی کہ توقتمش خان نے جسکو امیر نے حامی بنکر مغولستان پر قبضہ دلوایا تھا ماوراالنہر مین آکر شہر سیران و بخارا کا محاصرہ کرلیا ہے خوارزم کی رعایا نے اسکی شفاعت کرلی ہے شاہزادہ شاہرخ میرزا نے اس کے مقابلہ سے شکست کھائی ہے یہ سنکر امیر ماوراالنہر مین پہونچا گرد دشمن اسکے جانے سے اول ماوراالنہر سے نکلگئے تھے اسلئے یہ خوارزم مین گیا اور کل شہرون اور آبادیون کو ویران کردیا جا بجا قتل عام ہوئی خاص شہر خوارزم گراکر میدان بنایا اور جو بوائے گئے بڑے علما و سادات و مشائخ جو وہان تھے جلاوطن ہوئے جب کوئی دلوا تمام ولایت مین سمارہی سے باقی نرہی تو معاودت کے چھ مہینے کے بعد پھر توقتمش خان چرکس دیلغار و آلاق و ازباق و قبچاق سے لشکر جمع کرکر ماوراالنہر مین آیا اور شکست کھاکر پھر

گیا جو نے فرمانی طوس کا حاکم و ملوک سبزوار اطاعت سے بہر گئے اور قمر الدینخان مغل کو جو طوس مین قید تہا قید سے نکالکر اُنہون نے خراسان کا بادشاہ بنایا اس لئے شہزادہ سیران شاہ اس مہم پر مامور ہوا اُس نے جاکر طوس کو لوٹ لیا شہر مین قتل عام کرکے مقتولون کے سرون کے مینار بنائے سربداریون کو شکست دے ماہ رمضان ۹۱ھ مین امیر نے بہر ہتھوستان پر یورش کی انکا تورا اور خواجہ اغلان کو شکست دے قوم جتہ کو لوٹ لیا کاشغر و یلیدز وغیرہ کو غارت کیا ۹۳ھ کی ماہ صفر مین توقتمش خان کی سرکوبی کے لئے دشت قبچاق پر لشکر کشی ہوئی پہلے بالغ طاق کے مقام پر پہونچکر ایک سنگین مینار بنوایا اور بڑا بہاری جنگل طے کرکر دریاے تغلق و سمور سے گزر گیا اور ایسے موقع پر جا پہونچا جہان ہمیشہ دن رہتا تہا آفتاب مغرب مین غروب ہوتی ہے پہر مشرق کیطرف سے نکل آتا تہا اس لئے عشا کی نماز بہ سبب نہ پہونچنے اُس کے وقت کے مسلمان معاف سمجھے گئے اور بعض مغرب و عشا کی نماز یکجا ادا کرتے تہے ایسے موقع پر توقتمش خان بڑے لشکر کے ساتہہ مقابل ہوا اور عند المقابلہ بہاگ گیا امیر کو بڑی دولت حاصل ہوئی اور مظفر و منصور معاودت کی ۹۴ھ مین امیر صاحب قران نے ایران کو کوچ کیا علاقہ آمل و مازندران و فارس و عراق و لرستان و خوزستان کیطرف ہوتے ہوئے قلعہ انکوان پر آیا اور وہان کے لوگون کو جو ملحدیہ مذہب کہتے تہے قتل کیا قرا محمد ترکمان کو سخت سزا دی ماہ شوال ۹۵ھ مین بغداد کو محاصرہ کیا احمد جلایر دمشق کو بہاگ گیا اُسکا بیٹا پکڑا گیا عراق عرب کا علاقہ امیر کے قبضہ مین آیا بغداد سے شہزادہ سیران شاہ بصرہ کو مامور ہوا اور خود امیر ماردین وغیرہ کیطرف متوجہ ہوا اسی سفر مین شہزادہ عمر شیخ بہادر خرفان و گرجستان کی جنگ مین تیر کے زخم سے شہید ہوا پہر امیر قلعہ حامد کے تسخیر کو متوجہ ہوا یہہ ایک سنگین قلعہ چار ہزار تین سو برس کا بنا ہوا تہا اور سوے خالد بن ولید اصحاب رسول کے اُسپر کسی نے فتح نہین پائی تہی امیر نے بڑی جوانمردی کے ساتہہ اسکو فتح کیا پہر گرجستان کو توجہ کیا

اور اوسی راہ سے دشت قبچاق مین دوسرے مرتبہ پہونچا اور توغمش خان کو ایسا برباد کیا کہ
کہ پھر وہ لائق بادشاہی کے نہ رہا ۹۰۳ھ مین وہان سے سمعاد ونے کے سمرقند مین آتے ہی خبر پہونچی
کہ شہزادہ پیر محمد والی کابل و قندہار نے ملتان پر یورش کی ہے اور ملک ساز ملتان کا حاکم قلعہ
مین محصور ہے یہہ خبر پاکر امیر نے سنکے جانیکا ارادہ کیا ۹۰۳ھ مین کوہ کالا کافر کے
کفار کو تہہ تیغ کرکر کابل مین پہونچا اور جوئی ماہی گیر کے کہودنے کا حکم دیا پھر دریا سندہ پر
پہونچکر جسمقام سے کہ سلطان جلال الدین خوارزمی نے عبور کیا تہا دریا سے اُترا سلطان
سکندر بت شکن کشمیری کے وکیل نے حاضر ہوکر اطاعت کی پھر شہاب الدین مبارک شاہ
ولیمی پر جو ایک جزیرہ سندہ کا حاکم تہا یورش ہوئی وہ ہندوؤن کے بڑے اجتماع کی ساتھہ
مقابلہ پیش آیا اور سرانجام ہوا وہان سے کوچ بکوچ لشکر دریاے بیاس پر پہونچا
اور شہزادہ پیر محمد ملتان سے آکر حاضر ہوا تیس ہزار گہوڑی شہزادے کی فوج کی سوا
کوہلے پھر دیپالپور کا محاصرہ ہوا اور فتح ہوکر قتل عام ہوئی پھر ہندو کے ملک پر یورش
ہوئی اور تمام علاقہ غارت مین آیا پھر لشکر دہلی پر جا پہونچا سلطان محمود بن فیروز شاہ
باتفاق ملوخان وزیر کے مقابلہ پر آیا اور شکست کہاکر بہاگ گیا صاحبقران نے تخت
دہلی پر اجلاس کیا شہر کو امان ملی مگر چار روز کے بعد بسبب جسارت بعض اوباش کے
شہر کے قتل و غارت کا حکم نافذ ہوا پندرہ روز دہلی مین رہکر امیر نے بہ نیت غزا قلعہ
بہرت کو کوچ کیا اور اسکو فتح کرکر کوہ سوالک پر فوج کشی کی راجہ رتن کو شکست کہاکر جمون
ہندو مار دیے پھر وہان سے کوہ جمون کو کوچ کیا کوچ کے وقت ایک لاکہہ ہندو قیدی
لشکر مین تہا وہ سب کے سب قتل ہوا راجہ جمون کا بہاگ گیا سلطان سکندر بت شکن کو
خلعت عطا ہوئی دو لاکہہ بیس ہزار اشرفی جاسپر خراج قرار پایا تہا معافی ہوا سکیہنام
مفسد جسنے لاہور مین فساد برپا کیا تہا بامور فوج قتل ہوا وہان سے امیر کیسوین
شعبان ۹۰۳ھ کو داخل سمرقند ہوا ۹۰۴ھ مین امیر ایران مین پہونچا اور بسبب اسکے

امور سلطنت کے شہزادہ میران شاہ پر نہایت خفگی کے اور محمد کاحکی و قطب الدین جیب و بجوی
وعید المومن اُسکے اُمراؤ کو بجرم غفلت قتل کیا امیرزادہ اسکندر جسنے ختن و منغولستان
خطا کی سرحد تک ملک فتح کیا تھا خدمت مین حاضر ہوکر مورد تحسین ہوا وہان سے امیر گرجستان
درہ خشک کو گیا بہت سے کفار قتل کئے ملک اُنکا ویران کر دیا خشا اونکا سردار بہاگ گیا
پہر ملک کرکین کے علاقہ کیطرف رخ کیا اُس نے اطاعت قبول کے پہر سیواس کو گیا اور پہلے
محرم ۷۰۳ھ کو سیواس کا محاصرہ ہوا مصطفے داروغہ قیصر روم کا بمقابلہ پیش آیا آخر شہر
مفتوح ہوکر مسلمانون کو امان ملی قوم نصاریٰ قتل مین آئی شہر گرایا گیا اسی مقام سے
شاہرخ میرزا آبلستان کو مامور ہوا اُس نے وہان جاکر ترکمانون کو شکست دی اور خود امیر نے
ملاطیہ کو مفتوح کیا قلعہ بہشتی مقیل قلعہ دار کے قبضہ سے جو فرخ شاہ والی مصر کا گماشتہ تہا چھوڑا یا
پہر حلب پر یورش کے تیمور تاش حاکم حلب بمقابلہ پیش آیا اور شکست کہائی امیر نے حلب سے بہت
سا خزانہ لیا شہر کو گرا دیا شہر والون کو قتل کیا پہر حمص و حمی و بعلبک کو فتح کرکے دمشق
مین جا پہونچا شامی بڑے سختی کی ساتہہ معرکہ آرا ہوئے آخر فرخ شاہ کی فوج مصر کو بہاگ
گئی اور شہر مفتوح ہوا پہلے رعایا کا مال لے لیا گیا اور جان سے امان ملی پہر یہہ تجویز ہوئی
کہ امیر معاویہ اور مرتضے علی کے ہنگامون کے وقت اس شہر کے لوگ امیر معاویہ کے حامی
اور علی کے دشمن تہے ایسے شہر کو ویران اور شہر والون کو قتل کر دینا چاہیئے چنانچہ
غرہ شعبان ۷۰۳ھ کو شہر کا گرانا اور جلانا شروع ہوا اور چند روز مین ایسے عالیشان
شہر سے نام و نشان نرہا جامع مسجد بنی امیہ کی ہے جل گئی صرف ایک مینار لکڑی کا جسپر
نزول عیسے مسیح آسمان سے ہوگا باقی رہ گیا وہان سے امیر نے رحبا کو کوچ کیا اور فوج شہر
ہرگز آباد کردہ سلیمان بنی والنطاقیہ و کوتک و جبقون کے رستے کو گئے اور تمام ملکون کو
لوٹ کر برباد کر دیا رحبا سے ماردین اور نصیبین کو فتح کرکے تیسری مرتبہ امیر گرجستان مین
گیا وہان سے بغداد کی راہ لی چونکہ بغداد سلطان احمد جلائر نے پہر لے لیا ہوا تہا جاتے

ہی شہر کا محاصرہ ہوا امیر فرخ گماشتہ سلطان احمد کا بڑی جستی کے ساتھ مقابل ہوا اور بڑے بڑے معرکون کے بعد شہر مفتوح ہوا کل شہر کے لوگ سوائے مشائخ وسادات و علماء اہل کمال کے تمام و کمال قتل ہوئے کل عمارات گرگئین اسکام سے فارغ ہوکر امیر تبریز زمین آیا اور روم پر یورش کی ۱۳ رجب ۸۰۴ھ مین اول قلعہ کاخ پر حملہ کیا علاقہ انگوریہ و قیصریہ برباد ہوئے سلطان بایزید ایلدرم اُسوقت قوم نصاریٰ کے ساتھ لڑ رہا تہا وان سے اُس نے معاودت کے اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر رومیون کو شکست ہوئی اور قیصر گرفتار ہوا امیر نے اُسکے حاضری کے وقت بڑی عزت کی اور بڑے آرام مین نظر بند کیا مگر وہ اُسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مرگیا امیر نے روم کی سلطنت کے خزائین و دفائین لیکر قلعہ ازمیر پر حملہ آور ہوا اور بہت جلد فتح کرکر قلعہ کو گرایا اہل فرنج نے بڑے فوج کے جہاز قلعہ کے فرنگیون کے مدد پر ماموریے مگر اس فوج کے آنیسے اول ہی قلعہ و اہل قلعہ برباد ہو چکے تہے روم کی فتح کے بعد ملک فرخ برقوق ناصر شاہ والی مصر نے بہی اطاعت منظور کے مگر قرا یوسف قرہ قویونلو کے تعاقب اُسیطرح تمرد رہا اس لئے فوج اُسکی سرکوبی کو مامور ہوئی عند المقابلہ وہ بہاگ کر سمرقند کو چلا گیا اور خود امیر چوتہی مرتبہ داخل گرجستان کے ہوا ملک کرکین حاکم گرجستان بہت سی لڑائیون کے بعد پہر اطاعت مین آیا یکم محرم ۸۰۵ھ کو امیر سمرقند مین پہونچا اور چند روز کے بعد ارادہ تسخیر خطا اور چین کا کرکے آٹہ لاکہ برگزیدہ فوج تیار کی اور اودہر کو کوچ کیا جب بسکر اترار مین پہونچا دسوین ماہ شعبان ۸۰۷ھ مین امیر بیمار ہوا اور ستروین شعبان کو وفات پائی اس بیماری مین شاہزادہ پیر محمد کو ولیعہد کیا نعش اسکی سمرقند مین لیجاکر دفن ہوئی اکہتر برس کی عمر شمار مین آئی چنتیس سال بالاستقلال سلطنت پائی چہبیس بیٹے اور پوتے اسکے باقی رہے مگر اون مین اتفاق نہ جہان کوئی تہا دہین قابض ہو بیٹہا وصیت پر عمل نہوا۔

امیرزادہ سلطان خلیل بادشاہ ورانہیر

سب سے اول یہہ شہزادہ سمرقند پر قابض ہوکر تخت نشین ہوا امیر تیمور کا جمع کیا ہوا

خزانہ تمام و کمال اسکے قبضہ مین آیا ۸۰۸ھ مین امیرزادہ سلطان حسین نے اسپر یورش کی مگر کامیاب نہوا شاہزادہ پیر محمد و امیر شاہ ملک اسپر حملہ آور ہوے اس نے اونکو شکست دے آخر خداداد نام ایک نکحرام امیر نے اسکو قید کرکر میرزا شاہرخ کے پاس بھیجدیا اُس نے اِسکو اپنے اُمراؤ کے گروہ مین رکھا اور ماوراالنہر پر اپنا عمل و دخل کرلیا اور یہہ اپنی زیست تک اُسکی خدمت مین رہا ۔

امیرزادہ شاہرخ میرزا بن امیر تیمور گورکان صاحبقران المخاطب بسلطان سعید

امیر تیمور کے مرنے کے بعد یہہ ہراۃ کے تخت پر بیٹھا اس نے شہزادہ سلطان خلیل پر یورش کی اور چاہا کہ ماوراالنہر کا ملک اُس سے لے لے بعد چند لڑایون کے آپس مین صلح ہوگئی اور دونو سلطنتون مین دریاے جیحون حد مقرر ہوگیا امیرزادہ پیر محمد شاہ فارس کے ساتھہ اس نے دوستی کی اور نہ چاہا کہ بھائی کے ساتھہ ہنگامہ آرا ہو ۸۰۹ھ مین اس نے مازندران کو فتح کیا اور وہ ولائیت میرزا عمر بن میران شیخ کے حوالے کردے مگر چند ماہ کے بعد وہ باغی ہوگیا اور جنگ کے وقت گرفتار ہوکر مرگیا چونکہ بلخ مین امیر سیر علی تازنی شاہزادہ پیر محمد بن امیرزادہ جہانگیر کو شہید کردیا تہا شاہرخی فوج اُسکی سرکوبی کو مامور ہوئی وہ بھاگ کر خوارزم مین چلا گیا اور دوبارا باتفاق قوم جونی قربانی کے بلخ پر چڑہ آیا اور گرفتار ہوکر مارا گیا اسیطرح فارس و شیراز مین حسین سربداز نمک حرام نے میرزا پیر محمد بن عمر شیخ بن صاحب قران کو شہید کیا اور سکندر میرزا کو بادشاہ بنایا سلطان حسب درخواست اُسکے بیٹے کے خود فارس مین گیا اور سکندر نکحرام کو اندہا کرکے فارس کی ولایت اپنے قبضہ مین کرلے امیرزادہ سلطان خلیل کو اُسکے نکحرام امیر خداداد نے قید کرکر سلطان کے پاس بھیجدیا اُسکو امید تہی کہ اس خیرخواہی کے عوض مین ماوراالنہر کی حکومت مجہکو ملیگی سلطان نے اسکی گرفتاری کے لئے فوج مامور کی اور وہ بھاگ گیا اور اس نے ماوراالنہر مین اپنی بیٹی میرزا الغ بیگ کو بادشاہ کیا کابل و قندہار و غزنین کا ملک میرزا قید بن میرزا امیر محمد جہانگیر کو دیا بلخ و طخارستان

کی ولایت ابو الفتح ابراہیم اپنے دوسرے بیٹے کو دی شاہ محمود سیستان کے بادشاہ نے بذریعہ خواجہ زین الدین خوافی کے حاضر ہوکر اطاعت منظور کی ۷۹۵ھ مین سلطان نے بدخشان پر قبضہ پایا سلطان بہا والدین بدخشانی قید مین آیا چونکہ امیر تیمور کے مرنے کے بعد قرا یوسف ترکمان نے شاہ مصر کی قید سے نکلکر ممالک گردستان و عراق عجم و تبریز و آذربایجان و سلطانیہ و قزوین اپنے قبضہ مین کرکر بڑی سلطنت حاصل کرلی تھی اور مغلیہ لشکر نے اسکے مقابل پے در پے شکستین کہائین تہین اسلئے سلطان خود دولاکھ سوار کے ساتھہ اسپر حملہ آور ہوا لڑائی نہین ہوئی تھی کہ قرا یوسف ۱۵ ذی قعدہ ۸۲۳ھ مین مرگیا اور جو اوسکے بیٹے و امرا فوج جمع کرکر مقابلہ پر آئے انہون نے شکست کہائی اور وہ وسیع مملکت دوبارہ مغلیہ قبضہ مین آگئی - ۸۳۰ھ مین سلطان جامع مسجد ہرات مین نماز کے ادا کے لئے گیا اسوقت احمد نام ایک دشمن نے موقع پاکر خنجر چلایا اگرچہ زخم کاری نہا مگر چند روز مین صحت پائی ۸۳۲ھ مین قرا اسکندر بن قرا یوسف ترکمان نے پھر عراق مین فساد برپا کیا اور سلطان نے خود جاکر اسکو شکست دی تیسرے مرتبہ ۸۳۹ھ مین پھر ترکمان سرفراز ہوئے اور سلطان نے اودھر توجہ کی مگر مفسد اسکے پہونچنے سے اول متفرق ہوگئے - اس بادشاہ نے بکمال استقلال چوالیس سال سلطنت کے سات سال تو باپ کے حیات مین خراسان کا حاکم رہا اور چوالیس سال بااختیار صاحب تخت و تاج رہا آخر روز نوروز روز پنجشنبہ پنجم ماہ ذی الحجہ ۸۴۷ھ در معدہ کی بیماری سے ری کے ملک مین مرگیا بہتر سال کی عمر پائی ۔

میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران

صاحب قران نے اپنے حین حیات بسبب اسکے کہ میران شاہ کی مزاج مین کچھہ خلل تہا عراق تخت ہلاکو خان کا اسکے بیٹے عمر بن میران شاہ کو دیا اور بڑے بیٹے اسکے ابا بکر بن میران شاہ کو بغداد کی حکومت عطا کی اور میران شاہ کی نسبت حکم دیا کہ یہ بغداد مین ابا بکر اپنے بیٹے کے پاس رہے امیر تیمور کی وفات کے بعد میرزا عمر نے تمام ملک مین اپنے نام کا خطبہ و سکہ

جاری کیا اور میرزا ابابکر کو قید کر کے قہقہ کے قلعہ مین بھیجدیا ایک سال کے بعد شہر ہمدان مین ایک بزرگ صوفی بابا بنکی نام آیا اُسکی ادنے کرامت یہہ تھی کہ سماع و وجد کی حالت مین جب وہ مٹی کا ڈھیلا اپنے ہاتھ مین لیتا مصری بنجاتا شہزادہ عمر نے پہلے اسکو قید کرلیا جب امتحان ہوگیا تو چھوڑ دیا قاضی محمد ہمدان کا قاضی جو بڑا متعصب اور فقرا کا دشمن تھا اسبات سے برسرپرخاش ہوا اور فتوے لکھا کہ یہہ شخص بدعتی ہے سماع و رقص کو حلال جانتا ہے اسکا قتل کرنا عندالشرع واجبات سے ہے سلطان عمر نے قاضی کی فتوے کے موجب جمعہ کے روز چارشنبہ کے روز اُس خدا پرست کو قتل کرادیا قتل کے وقت صوفی نے سر آسمان کو اُٹھایا اور کہا کہ الٰہی میرے خون ناحق کے بدلے مین اس ظالم بادشاہ کے سلطنت برباد کرنا انصاف قاضی کی جان لے اتفاقاً اُسی روز یہہ واقع ہوا کہ قاضی کو اُسکے بیٹے نے مار ڈالا اور شہزادہ کو خبر پہونچی کہ قلعہ قہقہ سے میرزا ابابکر نے نکلکر خروج کیا ہے بعد ادہر سلطان احمد جلائر نے مصر سے آکر تصرف کرلیا ہے گرجستان کی رعایا نے سلطانی عامل کو اپنے ملک سے نکال دیا ہے یہہ خبر پاکر شہزادہ عمر بڑی فوج کے ساتھہ ابابکر کے مقابلہ کو گیا اور اصفہان کی نواح مین اُس سے لڑکر شکست کھائی خراسان کو بھاگ گیا ابابکر نے تخت سلطنت پر جلوس کیا اور میرزا عمر نے شاہرخ میرزا کے حکم سے مازندران کا حاکم بنا مگر تھوڑی ہی مدت مین باغی ہوا اور لڑائی مین پکڑا گیا قید کی حالت مین مرگیا سنہ ۸۰۸ مین قرا یوسف نے اپنی حد سے بڑھکر تبریز پر قبضہ کیا اسلئے میرزا ابابکر نے اسپر فوج کشی کی اور لڑائی مین شہزادہ میران شاہ مارا گیا اور ابابکر بھاگ کر سلطان اویس بیسر میرابد کو کی پاس پناہگزین ہوا مگر اوس ظالم نے گھر آئے مہمان کو مار ڈالا۔

میرزا علاوالدولہ و میرزا الغ بیگ ہر دو بادشاہان

میرزا شاہرخ کے مرنے کے بعد میرزا علاوالدولہ بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ نے ہرات مین شاہی اجلاس کیا میرزا الغ بیگ بن شاہرخ سمرقند کے تخت پر بیٹھا پہلے

باہم اتفاق رہا پھر عداوت پیدا ہوئی اور لشکر کشیان ہوکر الغ بیگ فتحیاب ہوا ہرات اپنے لے لی پھر جب فیما بین میرزا عبد اللطیف اور الغ بیگ باپ بیٹا کے عداوت قایم ہوئی اور خید لڑایان ہوئین تو الغ بیگ کا رعب جاتا رہا میرزا ابو سعید بن سلطان محمد بن میران شاہ نے سمرقند پر یورش کی میرزا عبد العزیز شہر مین محصور ہوا عبد اللطیف نے باپ پر فتحیاب ہوکر ہرات پر قبضہ پایا اور باپ کو پکڑکر عباس نام ایک شخص کے ہاتھ سے ۸۵۳ھ مین قتل کرا دیا۔ عباس کشت اوسکی تاریخ قتل ہے عبد العزیز اپنے بھائی کو بھی عبد اللطیف نے شہید کر دیا دونو کو مارکر صرف چھ مہینے اُس نے بادشاہی کی پھر بھائی مقتول کے نوکر بابا حسین نام کے تیر سے مارا گیا بابا حسین کشت اُسکی تاریخ قتل ہے عبد اللطیف کی قتل کے بعد میرزا ابو سعید کے نبیرا اور علاء الدولہ کی حکومت بلخ مین قایم ہوئی مگر میرزا بابر نے علاء الدولہ کو بلخ سے بیدخل کیا اور پکڑکر اندھا کر دیا ۔

میرزا ابو القاسم بابر بادشاہ بن شاہزادہ بایسنغر بن شاہرخ میرزا

الغ بیگ کے شہادت کے بعد بھی ہرات کے تخت پر بیٹھا اور سلطان حسین سیستان کے بادشاہ پر یورش کرکے اسکو مطیع کیا قلعہ عماد میرزا علاء الدولہ کے قبضہ سے چھوڑا لیا علاء الدولہ اپنے بھائی کو قید مین ڈالدیا وہ قید سے بھاگ کر پہلے سیستان پھر عراق عجم مین پہونچا اور سلطان محمد اپنے دوسرے بھائی کو ساتھہ لیکر خراسان پر چڑھ آیا بابر نے شکست کھائی اور قلعہ عماد مین پناہ لیکر پھر جمعیت قایم کی اور سلطان محمد کو شکست دیکر پھر خراسان پر قابض ہوا دوسرے مقابلہ مین سلطان محمد قتل ہوا اور علاء الدولہ اندھا کیا گیا مگر علاء الدولہ بسبب زنجیل کشی کے اندھا نہوا اور بظاہر چند سال اندھا بنا رہا بابر فارس و عراق عجم مین بھی مستقل بادشاہ بنگیا تو امیر جہان شاہ ترکمان نے آذربائیجان سے عراق پر یورش کی بابر لشکر لیکر ادھر گیا پیچھے اسکے علاء الدولہ نے قید سے نکلکر فساد برپا کیا اس لئے بابر ترکمانون کی مہم چھوڑکر خراسان مین آیا اور ترکمانون کا تسلط عراق

و فارس پر ہو گیا اس کے آتے ہی علاء الدولہ بہاگ کر سیستان کے راستے امیر جہانشاہ ترکمان کے پاس چلا گیا یہہ دوبارہ فارس کو گیا ابھی وہان نہین پہونچا تہا کہ امیر پیر درویش و امیر علی نے بلخ مین فساد اُٹہایا اسلئے یہہ واپس آیا اور دونو مفسدون کو پکڑ کر قتل کیا چونکہ میرزا ابوسعید والی سمرقند اور امیر حسین شاہ سیستانی بہی شوقت بر سر فساد تہے اس لئے یہہ خود ماوراالنہر مین گیا اور بصلح واپس آیا اور امیر خلیل کو سیستان کے انتظام پر مامور فرمایا اس نے وہان جاکر پہر سیستانیون کو مطیع کیا حسین شاہ کیچ مکران کو بہاگ گیا اور راستے مین ایک نوکر نمک حرام کے ہاتہہ سے معہ اپنے بہائی قطب الدین کے قتل ہوا ۸۱۶ھ مین بابر مشہد مقدس کو گیا اور پانچوین ربیع الثانی سنہ مذکور بصدمہ زہر شہادت پائی اس کے مرنے کے بعد میرزا محمود اور میرزا ابراہیم شہزادون مین عداوت قایم ہوئی اور بسبب عداوت کے سلطنت سے محروم رہے۔

میرزا سلطان محمد بن میرزا بایسنقر بن شاہرخ میرزا

شاہرخ کی وفات کے بعد اس نے عراق عجم و فارس کے تخت پر اجلاس کیا میرزا عبداللہ والی شیراز کا ملک چہین لیا پہر بحمایت علاء الدولہ کے خراسان پر یورش کی بابر کو شکست ہوئی یہہ کل خراسان مین دخیل ہوا مگر دوسرے لڑائی مین اسکو بابر نے خراسان سے نکالدیا عراق مین آکر اس نے پہر مہم کی تیاری کی اور بہت سے لڑائیون کے بعد بابر نے اسکی اطاعت مان لی اور قرار پایا کہ خراسان مین خطبہ اسکے نام کا جاری ہو اور بابر اسکے ماتحت شمار کیا جائے یہہ عہد قایم کرکر بابر مازندران کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد اس نے اپنا عہد توڑ دیا اور ہرات پر قبضہ کر لیا اس لئے بابر نے مازندران سے واپس آکر اس سے لڑائی کی اور اسکو پکڑ کر قتل کر دیا +

میرزا ابوسعید بہادر بن سلطان محمد بن میران شاہ بن امیر تیمور

میرزا عبداللطیف کے قتل کے بعد یہہ بخارا پر قابض ہوا اور امیر عبداللہ شیرازی نے

سمرقند مین حکومت پائی جب امیر عبد اللہ نے اس کے ملک سے مزاحمت شروع کی تو اس نے بامداد ابو الخیر خان بادشاہ ازبک کے سمرقند اس سے لے لیا یہہ خبر پاکر میرزا بابر ۹۰۸ھ مین اسپر حملہ آور ہوا اور بعد چند لڑایون کی آپس مین صلح ہوگئی بابر کے مرنے کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور ماورالنہر و خراسان و ایران تینون ولایتین اسکے قبضہ مین آگئین اس کے خراسان سے جانے کے بعد ماورالنہر مین کچھ فساد ہوگیا یہہ وہان گیا اور پیچھے اسکے ترکمانی فوج خراسان مین آ پہونچی اس لئے جلد تر یہہ خراسان مین گیا اور امیر جہان شاہ کے ساتھہ سخت جنگ کیا خراسان سے اُن کو نکالا علاقہ سمنان دونو فریق مین حد قایم ہوگئی ۹۱۴ھ مین امیر جہان شاہ ترکمان امیر بداق اپنے بیٹے سے لڑکر مارا گیا اور امیر حسن علے اُسکا بیٹا فارس و عراق و آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا ایسے وقت مین میرزا ابو سعید نے چاہا کہ ملک فارس وغیرہ کا جو بعد تزلزل سلطنت مغلیہ کے ترکمانون کے قبضہ مین آگئی ہے پھر بی بی اس ارادہ پر فوج کشی کی اور امیر حسن علی نے ہر چند ایلچے بھیجکر اطاعت ظاہر کی مگر اس نے ایک نہ مانی جب مقابلہ کا وقت آیا اسکو شکست ہوئے اور یہہ گرفتار ہوکر دوم ماہ رجب ۹۱۳ھ امیر حسن علی کے حکم سے قتل ہوا پندرہ سال سلطنت کے۔

سلطان حسین میرزا بابقرا ابن غیاث الدین منصور بن امیر بایقرا ابن عمر شیخ بن تیمور

۸۶۱ھ مین پہلے اس نے مرو پر یورش کی اور دخل پایا مگر بسبب بے وفائی اپنے رفقا کے وہان سے بیدخل ہوکر چند آوارہ کوہ و بیابان رہا پھر ۸۶۲ھ ماہ ذی الحجہ مین اس نے استرآباد پر حملہ کیا ۸۷۳ھ مین بعد مرنے سلطان ابو سعید کے یہہ ہرات پر قابض ہوگیا ۸۷۴ھ مین امیر یادگار نے امیر حسن بیگ میرزا سے مدد لیکر ہرات پر یورش اور یہہ علاقہ سمنان و فاریاب کو بھاگ گیا چالیس روز کے بعد پھر یہہ آیا اور یادگار کو قتل کرکر ہرات کا بادشاہ بنا پھر امیر محمود نے اسپر چڑھائی کی اسکو اس نے شکست دے اور دریاے اموی کے کنارے سے سمنان تک اسکا تسلط ہوگیا ۸۷۳ھ مین یہہ بادشاہ وجع المفاصل کے مرض سے

بیمار ہوا اور کل اولاد طالب سلطنت کے ہوئے میرزا بدیع الزمان بڑا بیٹا اسکا قندہار
ہرات پر چڑھ آیا اور شکست کھاکر بھاگ گیا آخر باپ بیٹے مین صلح ہوئی اور بدیع الزمان
نے صرف بلخ کی حکومت پر کفایت کی ۹۱۱ھ مین اس بادشاہ نے ماوراالنہر کے لینے کا
ارادہ کیا اور ابوالفتح خان محمد شیبانی پر جو بعد وفات سلطان ابوسعید کے ماوراالنہر
کا قابض ہوا تھا چڑھائی کی مگر ابھی یہہ مراد پوری ہونے نہین پائی تھی کہ گیارہوین
ذی الحج ۹۱۱ھ مین مرگیا اکہتر برس کی عمر پائی مملکت خراسان و ترکستان و قندہار
و سیستان و مازندران اس کی ماتحت تھے اڑتیس سال حکومت کے یہہ بادشاہ اہل علم و
ہنر کی بڑی قدر کرتا تھا مولانا جامی نے کتاب یوسف زلیخا اسکے نام پر لکھی ہے —

میرزا بدیع الزمان بن سلطان حسین میرزا

حسین میرزا کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا مگر مظفر حسین اسکا بھائی بھی سلطنت
مین شریک تھا خطبہ و سکہ مین دونو کے نام تھے اس کے وقت سلطان محمد شیبانی نے
ازبک والی ماوراالنہر نے بلخ کو محاصرہ کیا یہہ خبر پاکر دونو بادشاہ باتفاق شاہ بابر
والی کابل فوج لیکر بلخ کو گئے مگر وہ ان کے پہونچنے سے اول ہی شہر کو غارت کرکر چلا گیا
تھا اس لئے یہہ واپس آئے محرم ۹۱۳ھ مین پھر محمد شیبانی خراسان مین آیا اور باہم
فریقین کے سخت لڑائی ہوئی مغلون نے شکست کھائی امیر ذوالنون کام آیا اور سب
امرا بھاگ گئے مظفر حسین میرزا نے استرآباد کا راستہ لیا امیر شیبانی نے ہرات لے لی خراسان
مین اپنا تصرف جمایا شاہی خزانے لے لئے مغلانیان عورتین امرائے ازبک نے اپنے
نکاح مین لین میرزا مظفر حسین کی عورت بی بی خانم کے ساتھہ خود محمد خان شیبانی
نے نکاح کیا بدیع الزمان بھاگ کر پہلے قندہار پھر جرجان مین گیا اور دونو بھائی
استرآباد مین جمع ہوئے وہان مظفر حسین مرگیا اور بدیع الزمان جرجان کا
حاکم بنا ابھی ایک سال پورا نہین گزرا تھا کہ محمد خان شیبانی نے جرجان پر بھی فوج

کشی کی اور بدیع الزمان بہاگ کر آذربائیجان کو گیا وہان سے پھر استرآباد کو آیا اور لشکر ازبک سے شکست کہاکر ہندوستان مین آیا پھر روم مین گیا جہان وہ ۹۷۰ھ آخر مین مرگیا اُس کے بعد اسکا بیٹا محمد زمان میرزا جابجا ملک ملک پھرکر اس ارادہ مین رہا کہ کسی جگہہ اپنی حکومت کا نقشہ جمائے مگر کہین پانو نہ ٹہرے آخر بابر شاہ والی کابل کے روبرو پکڑا آیا بادشاہ نے اُسپر بڑی مہربانی کی اپنی لڑکی اُسکے نکاح مین دی بلخ کی حکومت بطور نیابت اسکو عنایت فرمائی +

پچیسوان چمن سلاطین سربداری کی ذکر مین

بانی اس خاندان کا امیر عبد الرزاق پہلوان ہے جسنے سلطان ابو سعید خدابندہ کے خدمت مین حاضر ہوکر سربداری کا عہدہ پایا بادشاہ کے مرنے کے بعد یہہ ملکون مین پھرتا رہا اور غارت گری کے ذریعہ سے بہت سی دولت جمع کی اور سبزوار مین آکر قلعہ سبزوار کا لیا چند سال وہان حکومت کی آخر ۷۳۸ھ مین اپنے بہائی وجیہہ الدین کے ہاتہہ سے قتل ہوا -

امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

اس نے اپنے وقت سوای سبزوار کے اور قلعہ گرد نواح کے بہی لے لئے اور نیشاپور کے لینے کا ارادہ کیا اور امیر ارغون شاہ پر فتحیاب ہوکر نیشاپور لے لیا اور سب سے پہلے شیخ حسن جوزی اپنے ہزارہا مریدون کی ساتہہ اسکی شامل تہا اسکا رتبہ بڑہ گیا اور سلطان مغاتمور کو ستر ہزار آدمی کے ساتہہ اس کے مقابلہ پر آیا اور شکست کہائی شیخ علی کاؤن بادشاہ کا بہائی مارا گیا اس فتح کے بعد اس نے ہرات پر یورش کی اور معز الدین حسین غوری کے جنگ مین شکست پائی بہاگنے کے وقت اس نے بسبب وقوع کسی شبہ کے شیخ حسن جوزی اپنے مددگار کو بہی شہید کردیا اس انہزام کے بعد یہہ سبزوار مین آیا اور رستمدار کے علاقہ پر

لشکر لے گیا وہان بہی اس نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر قتل ہوا سات سال اسکی حکومت رہی

امیر محمد تیمور بن امیر وجیہہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف دو سال حکومت کے بعد شمس الدین علی کے ہاتہہ سے مقتول ہوا۔

امیر کلوہ اسفندیار سربدار

اس امیر نے چہہ مہینے سلطنت کے بعد سربداروں کے ہاتہہ سے مارا گیا۔

امیر شمس الدین برادر امیر وجیہہ الدین مسعود سربدار

کلوہ اسفندیار کے بعد اس نے حکومت پائی مگر سات ماہ کے بعد معزول کیا گیا۔

خواجہ امیر شمس الدین علی سربدار

یہہ امیر شرع کا نہایت پابند تہا ۷۵۳ھ مین حیدر قصاب کے ہاتہہ سے قتل ہوا۔

امیر خواجہ یحیی کراوی سربدار

یہہ حاکم نہایت مستعد رعب تہا سلطان قزاخان ماوراء النہر کے بادشاہ کی ساتہہ اس نے صلح کی لیکن تیمور خان نے اسکو صلح وصفائی کے لئے اپنے پاس بلایا اور جشن کی مجلس منعقد کی اور چاہا کہ غافل کرکر اُسکو قتل کردے اسبات سے خواجہ یحیی نے اطلاع پائی تو عین مجلس مین سربداروں کے ہاتہہ سے بادشاہ کو شہید کرادیا اُسکا لشکر و شاہزادے متفرق ہوگئے اسنے بلخ تیمور کی سلطنت کا کل خزانہ لیا اور واپس آیا آخر غیاث الدین نے خسرو شاہ کے ہاتہہ سے قتل ہوگیا چار سال حکومت کے۔

خواجہ ظہیر الدین خواجہ یحیی سربداری

یہہ بادشاہ بڑا عیاش و شراب نوش تہا اسلئے چہہ مہینے کے عرصہ مین معزول ہوا۔

امیر حیدر پہلوان قصاب سربداری

اس نے اپنی سلطنت کے وقت استرآباد پر فوج کشی کی اور چاہا کہ امیر ولی کی حکومت اپنے قبضہ مین لائے ابہی یہہ ارادہ پورا نہین ہوا تہا کہ قلعہ سفراین کے محاصرہ مین حسن داماغانی کے ہاتہہ سے مارا گیا چار مہینے سلطنت کے ۱۵ ربیع الاول ۷۶۱ھ مین مقتول ہوا۔

امیر لطف اللہ بن میر وجیہ الدین سربدار

اس امیر نے صرف ایکسال حکومت کے آخر میرزا حسن کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

پہلوان حسن سربداری مازندانی

اس کے وقت خواجہ علی موید سربدار اسکا مخالف ہوا اور خواجہ درویش عزیز شیخ جوزنی کی خلیفہ کو جسکے ہزاروں مرید تھے اپنی ساتھ ملایا اور چار سال چار ماہ کی سلطنت کے بعد قتل کرادیا گیا۔

خواجہ علی موید سربداری

اس نے اپنی حکومت کے وقت خواجہ عزیز درویش کو قتل کردیا بلکہ مقبرہ شیخ حسن جوزنی کو اکھڑوا کر ہڈیاں اوس کی پھنکوادیں اُسکے خدام کو قتل کرادیا چونکہ یہ امیر شیعہ مذہب تھا اسکے وقت شیعہ لوگوں کی حکومت تھی مدت مدید تک اسکی سلطنت رہی آخر جب امیر تیمور صاحبقران خراسان مین آیا تو یہہ اُسکی خدمت مین حاضر ہوکر اُمرای دربار مین حاضر باش رہا اور علاقہ اسکا نیشاپور وسبزوار وغیرہ ضبط ہوکر شامل ممالک محروسہ کے ہوا۔

چھبیسوان چمن سلاطین خلجیہ کے بیان مین جسمین فرمانفرما ہے

بعض مورخون کا قول ہے کہ یہہ خاندان خالج خان چنگیز خان کے داماد کی اولاد تھا غوریہ غلامون کی سلطنت جب برباد ہوئی اور کیقباد آخری بادشاہ مقتول ہوا تو اس خاندان کا پہلا بادشاہ

سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی

۶۸۹ھ مین بادشاہ ہوکر دہلی کے تخت پر بیٹھا اس کی ابتدا سلطنت مین ملک چھجو دیوگیر کا حاکم بڑی فوج لیکر دہلی پر چڑھ آیا سلطان نے بڑی چستی کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کیا اور شکست دی۔ مولی نام ایک فقیر اس سلطان کے عہد مین دہلی مین آیا اور بہت سا روپیہ خرچ کرکر خانقاہ بنائی لنگر عام جاری کیا مریدون اور مہمانون کی کثرت اُسکی خانقاہ پر اسقدر رہتی کہ ہر روز دو ہزار من پختہ یا نسو من خام تین سو من شکر دو سو من گھی مہمان خانہ کے باورچیخانہ

مین صرف ہوتا ہزارون لوگ اُمرا و غربا اُس کے مرید ہوئے خان خانان بادشاہ کا بیٹا بھی اُسکا معتقد ہوا مگر وہ فقیر کسی سے ایک جیہ نہ لیتا اور اتنا بڑا خرچ اپنی گرہ سے کرتا آخر سب کو یقین ہوگیا کہ وہ کیمیا گر ہے اور بادشاہ کو اُسکے مجمع اور ہجوم کی سبب سے سخت اندیشہ دامنگیر ہوا اور بعض خدا پرست فقیر کو قتل کرادیا اُسکے قتل کے روز سخت اندھیری آئی جہان تاریک ہوگیا بارش بند ہوگئی تمام ہند مین قحط پڑگیا ۹۳۲ھ مین چنگیزی لشکر پنجاب مین آیا اور غارت شروع کی سلطان خود اون کے مقابلے کو گیا اور شکست دیکر واپس گیا مغلون کا سردار سلطان کے پاس حاضر ہوکر مسلمان ہوا اور داماد بنا علاء الدین دوسرے داماد اور برادرزادے اپنے کو سلطان نے دیوگیر کا حاکم بنایا اُس نے اُسطرف جاکر بہتسے راجون کو لوٹا اور بڑی دولت بہم پہونچائی ایک راجے کے خزانہ سے اُسکو بارہ من موتی والماس و زر و یاقوت و بیشمار سونا چاندی ملگیا اور دربار باغی ہوگیا بادشاہ اُسکے فہمایش کے لئے دہلی سے بذریعہ کشتی کے گیا اور مانک پور کے قریب کشتی جاکر قایم کردی علاء الدین نے حاضری کی درخواست کے اور کہلا بھیجا کہ اگر بادشاہی لشکر اور سلاح بند سپاہی علیحدہ رہ جائین تو حاضر ہوتا ہون بادشاہ سادہ دل نے سب کو الگ کردیا اور علاء الدین حاضر ہوا اور بادشاہ کو قران پڑھتے ہوئے محمود سالم اور اختیار الدین اپنے مصاحبون کے ہاتھ سے ۹۵۳ھ مین شہید کردیا۔

سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ

یہ شخص دست پروردہ و برادرزادہ و داماد سلطان جلال الدین خلجی کا تھا اور براہ کافر نعمتی اپنے مخدوم کو قتل کرکے تخت نشین ہوا رکن الدین و ابراہیم دو نو بیٹے سلطان جلال الدین کے جو اسکے خوف سے بھاگ کر ملتان کو گئے تھے اس نے پکڑوا منگوائے اور اندھے کردئے دوسری مہم اس نے گجرات پر کی اور فتح کرکے سومنات کا بت دہلی مین لایا اور زمین مین داب دیا دوسرے سال جلوس مین تاتاری لشکر نے

مادر النہر سے اگر دلی پر یورش کی اور شکست کھا کر بھاگ گئے چوتھے سال جلوس کے ایک مہم دکن
ستمبر والی رنتھور پر ہوئی۔ برارا مہ صاحب جاہ و لشکر راے پتھورا کی اولاد سے تھا اس سفر
مین اکتائی خان سلطان کے برادر زادہ نے سلطان کو تیر مار کر زخمی کیا اور مقتول ہوا جاجے
مولانا نام دوسرا برادر زادہ باغی ہو کر پکڑا گیا راجہ نہور بہت سے محاصرے اور جنگ کے
بعد مغلوب ہو کر قتل ہوا اس فتح کے بعد سلطان نے سنا کہ راجہ رتن سین والی چتور کی رانی
پدمنی نام نہایت خوبصورت ہے بادشاہ نادیدہ عاشق اسپر ہو گیا اور عورت اس سے مانگ بھیجے
اس نے انکار کیا اور تیاری مہم کی ہوئی بہت سے لڑایون کے بعد راجہ مقتول ہوا اور رانی
زندہ آگ مین جلکر مر گئی — خواجہ خسرو دہلوی شاعر نے پانچ کتابین اسکی نام پر تصنیف کین
ملک تلنگانہ و دکھن کا اس نے سمندر کے کنارے تک فتح کیا کرناٹک کو فتح کر کر اس نے
بڑے بڑے بت خانہ گرائے بیشمار سونے کی مورتین غارت مین لین سکندر ثانی اپنا خطاب
مقرر کیا پنجاب کے ملک کا اس نے ایسا انتظام کیا کہ اسکی زندگی تک پھر تاتاری لشکر نے
ہند کو رخ نہ کیا آخر ۷۱۵ھ مین کافور نام ایک ہیجڑا اس کو زہر دیکر مار ڈالا تین برس سلطنت کے

سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاء الدین خلجی

یہہ بادشاہ خورد سالی مین تخت نشین ہوا اور کافور ہزار المراد ار المہام بنا شہزادہ
مبارک کو قید اور خضر خان و شادی خان شہزادون کو اندھا کر دیا تین مہینے کے بعد
امرا نے کافور کو قتل کیا اور شہاب الدین معزول ہوا۔

قطب الدین مبارک شاہ بن علاء الدین خلجی

۷۱۶ھ مین یہہ بادشاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اس نے حسن نام
ایک رزیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا گجرات و دکھن کی حکومت اسکو دی اور
کہنے سے اس نے شہاب الدین طفل و خضر خان و شادی خان اپنے بھائیون کو جو قید تھے
قتل کر دیا خسرو خان نے جب کامل اختیار سلطنت پر پایا نمک حرامی پر کمر باندھ لی اور چاہا کہ

سلطان کو قتل کرکر خود بادشاہ ہوا اس ارادہ پر قایم ہوکر چاندرات کی رات باتفاق جایز خان اپنے بہائی کے کوشک زر رستوں مین بادشاہ کو ۱۱۸۱ھ مین شہید کیا تمام اُمرا کو جو اوس کے برخلاف تھے اور سیاست تہیغ کیا بادشاہ کے خاص ملکہ کو اپنے نکاح مین لایا باقی عورات بادشاہ کی اپنے بہائیون اور عزیزون کو دیدین شہزادہ فرید خان و مہنگو خان و خورد سال لڑکون کو مار دیا اور خود تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر غازی الملک حاکم پنجاب باتفاق بہرام خان حاکم ملتان کے بڑا لشکر لیکر اسپر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر خسرو خان نکو نام کو قتل کیا سلطنت خاندان خلجیہ کی ختم ہوئی۔

ستائیسوان جس مین سلاطین تغلقیہ شاہان دہلی کی بیان مین۔

سلطان غیاث الدین غازی الملک تغلق یہہ بادشاہ سلطان غیاث الدین بلبن بکاتر کی غلام تھا خسرو خان قطب الدین مبارک کے قاتل پر غالب ہوکر سلطنت پائی سلطنت کو اس نے بڑی رونق دی تلنگانہ و دارنکول کو فتح کیا بنگال کے صوبون کو مطیع بنایا معاودے کے وقت ۱۱۸۲ھ مین ایک کوشک نو تیار کی نیچے جو اس کے بیٹے نے اسکی ضیافت کے لئے بنایا تھا دب کر مرگیا چار سال یہ کمال استقلال سلطنت کے۔

سلطان الغ خان محمد شاہ المعروف بفخر الدین جونا سلطان تغلق

یہہ بادشاہ نہایت معرف مقصود لخرج متزلزل مزاج تھا کبھی اسکا یہہ ارادہ ہوتا کہ سکندر کے طرح ہفت اقلیم سیر کرے کبھی اسبات پر آمادہ ہوتا کہ سلیمان نبی کیطرح جن و انس و وحش و طیر کو اپنا تابعدار بنائے کبھی یہہ چاہتا کہ نبوت اور سلطنت دونو کو جمع کرے مگر باوجود اس وحشی مزاجی کے دلیر و جوانمرد تھا ولایت گجرات و مالوہ و دیوگیر و کمپلہ و دہور سمندر و بھرائچ و زبدا و کرشنا و علاقہ کنکھیڑ و ترہت و لکھنوتی و بنارس گام تک حکام خود سر ہوگئے تھے دوبارہ اس نے اپنے قبضے مین لئے عطایات کے وقت گنج قارون بھی اسکے روبرو

ہیچ تہا ایک دن مین لاکھون کروڑون روپیہ کی بخشش ہو جاتی تہی خونریزی ایسی بے رحمی و سفاکی بہی اس کی مزاج مین بحال تہی ہزارون آدمی بیگناہ قتل کر دیتا تہا اس نے دیکھا کہ دولت آباد نام پر کہہ کر دار الخلافت بنایا دہلی کو اجاڑ کر اسکو بسایا ایک لاکہہ فوج کا دستہ اس نے چین کے فتح کے لئے مامور کیا اس مین سے چند آدمی جان بر ہو کر آئے اور اسکے روبرو آکر قتل ہوے ملک مابین دوآب و قنوج و ترہت کو اس نے لوٹ کر اجاڑ دیا چند سال اسکی وقت مینہہ نہ برسا اور سخت قحط پڑ گیا دار الخلافت کی لوگ تنگ ہو کر بہاگنے لگے اس نے شہر کے دروازے بند کر دیے چند روز مین کئی ہزار آدمی بہوکہے مارے گئے اس نے ملتان پر یورش کر کے بہرام حاکم ملتان کو ناحق قتل کیا اور مغلیہ فوج نے جو غرب سے آکر دہلی پر حملہ کیا تو اس نے بہت سا روپیہ اونکو دیکر واپس کیا اخیر وقت مین یہہ ٹہٹہ پر حملہ آور ہوا اور اسی سفر مین ۷۵۲ھ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا ستائیس برس سلطنت کے

ملک فیروز بن سالار رجب المخاطب بفیروز شاہ مارہ تغلق

یہہ بادشاہ سلطان محمد تغلق کے چچا کا بیٹا تہا اسکے لاولدی کے سبب سے اس نے سلطنت پائی اسکو عمارتون کے بنوانے کا بڑا شوق تہا بقول صاحب سیر المتاخرین اس نے قلعہ فیروز آباد و حصار وغیرہ تیس قلعہ آباد کئے چالیس جامع مسجدین بنوائین تیس مدرسے بیس خانقاہین دو سو پل ایک سو نہر ایک سو کوشک ایک سو پچاس حمام پانچ دار الشفا ایک سو باون مقبرے پانچ بڑے مینار دو سو پچاس مسجد خورد تین سو چاہ تعمیر کئے اڈہائی سو باغ لگوئے۔ قلعہ نگرکوٹ ضلع کانگڑہ فتح کر اس نے محمد آباد نام رکہا پہر پنجاب مین آکر مغلیہ لشکر کو شکست دے پہر ٹہٹہ مین پہونچکر جام سلطان ولد تماچی حاکم کو مطیع کیا آخر عمر مین اس نے شہزادہ محمد خان کو ولیعہد بنایا اختیار سلطنت کا اسکے سپرد فرمایا مگر کچہہ مدت بعد باہم کدورت ہو گئی اور وہ جان بچا کر کوہ سرمور کو بہاگ گیا اور ولیعہدی شہزادہ بعلی خان بن فتح خان پوتے کو ملی آخر یہہ نیک بادشاہ ۷۹۰ھ مین نوے برس کی عمر پا کر مر گیا اڑتیس سال بادشاہت کی خاتمہ فیروز شاہی کی تاریخ ہے

سلطان بہلول خان المخاطب بغیاث الدین تغلق شاہ

اس نے بادشاہ ہوکر شہزادہ محمد شاہ مفرور پر یورش کی مگر کامیاب نہ ہوا شہزادہ ابو بکر اپنے بھائی کو قید کرکیا سارک وزیر پر کل مدار سلطنت کا چھوڑ دیا خود عیش و عشرت مین پڑگیا اس لئے سب امراؤ اس سے ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر ۷۹۱ھ مین اسکو قتل کردیا

ملک ابو بکر اور سلطان غیاث الدین بن فتح خان تغلق

رکن الدین امیر الامرا کی تجویز سے یہہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا مگر اس نے چندروز کے اختیار کے بعد اسکو قتل کرادیا اس لئے امیر صدہا حاکم سامانہ نے اس کے برخلاف ہوکر ملک محمد شاہ مفرور کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی پر حملہ آور ہوا پہلے مقابلہ مین اس نے محمد شاہ کو شکست دی مگر دوسری مرتبہ خود شکست کھاکر بھاگ گیا۔

محمد شاہ بن فیروز شاہ بارک

ملک صدا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے اجتماع سے اس نے ابو بکر غالب آکر سلطنت پائی مگر چند ماہ کے بعد اسکی اون کی ساتھہ رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر اسکے خوف سے بھاگ کر کوٹلہ میوات مین ابو بکر کے پاس چلے گئے باقیماندون کے لئے اس نے حکم دیا کہ تین روز مین یہہ بھی دہلی سے نکلجائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شاہزادہ ہمایون بڑی فوج کے ساتھہ ابو بکر کے مقابلہ کو مامور ہوا لڑائی مین ابو بکر نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر قلعہ میرٹھہ مین مقید ہوا اور وہان ہی مرگیا قنوج کے مفسدون پر اس نے یورش کی اور اونکو سزا دی سیکھا گھگڑ جو اس کے وقت مین پنجاب مین دست اندراز ہوا شہزادہ ہمایون اسکی سرکوبی کو مامور ہوا ابھی وہ پنجاب مین داخل نہین ہوا تھا کہ اوس کے پیچھے بادشاہ ۷۹۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان ہمایون المخاطب بعلاؤالدین سکندر شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر صرف ایک مہینہ سلطنت کی پھر انتقال کیا۔

سلطان

سلطان ناصر الدین محمود شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق

۸۹۶ھ مین اس نے بادشاہ ہوکر خواجہ سرور خواجہ جہان پسر خواندہ اپنے کو سلطان الشرق خطاب دیا قنوج وجون پور وبہار کے ولایت اسکو عطا کی اور ایک فوج سیکہا کو ہمراہ لیکر نیچاب کو گیا سیکہا جمون کو بہاگ گیا مقرب خان و ملو خان و امیر جو پیچہے اسکے دہلی مین تہے منحرف ہوگئے اور نصرت خان بن فتح خان بن فیروز شاہ کو نصرت شاہ خطاب دیکر فیروز آباد مین تخت نشین کیا فضل اللہ بلخی عرف ملو خان نے اقبال خان خطاب پایہ خبر پاکر یہہ دہلی مین گیا اور دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی پر کنات میان دوآب دپانی پت وہجر ورتہک شہر دہلی سے بیس بیس کوس تک نصرت شاہ کی قبضہ مین آگئی محمود شاہ کے پاس صرف شہر دہلی اور خزانہ تہا اس آدیس کے نا اتفاقی مین تمام ملک مین غدر مچ گیا تمام صوبے خود سر ہوگئی چند روز کے بعد اقبال خان اور نصرت شاہ کی آپس مین بگڑ گئی اور نصرت شاہ بہاگ کر تاتار خان وزیر کے پاس بانی پت مین چلا گیا فیروز آباد مین اقبال خان حاکم رہا مقرب خان سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور مقرب بنا تاتار خان اور اقبال خان کی آپس مین چند معرکے ہوکر تاتار خان نے شکست کہائی اور اپنے باپ اعظم ہمایون ظفر خان حاکم گجرات کے پاس جلا گیا نصرت شاہ میوات کو بہاگا اقبال خان پہر سلطان محمود کے پاس آیا اور وزارت کا عہدہ پایا مگر اسکی بدطینتی سے سلطنت کا انتظام کچہ نہ رہا سارنگ خان ناظم ملتان خضر خان ناظم دیپالپور ولاہور خود سر ہوگئے میرزا پیر محمد مغل امیر تیمور گورکان کے بیٹے نے ملتان لے لیا خود امیر ٹہٹہ و پنجاب کو فتح کرکے دہلی آپہونچا اقبال خان وسلطان محمود نے شکست کہائی اور بہاگ گئے اون کے جانے کے بعد دہلی قتل ہوئی شہر لوٹا گیا امیر جب واپس گیا نصرت شاہ میوات سے آکر حاکم بنا اور ایک فوج لیکر اقبال خان کے ساتہہ جو قصبہ بران مین جہپا ہوا تہا معرکہ آرا ہوا مگر شکست کہائی اور میوات کو بہاگ گیا دہلی پہر اقبال خان کے قبضہ مین آئی یہہ شکر

سلطان محمود بھی گجرات کی سزا دیکر سے واپس دہلی مین آ پہونچا اُسوقت سلطنت برائے نام تھی کیونکہ گجرات مین اعظم ہمایون پنجاب مین خضر خان کالپی مین محمود خان قنوج اودہ و ملحود سندیلہ و بیڑا بیچ و بہار و جونپور مین سلطان الشرق با اختیار حاکم تھے اُسوقت اقبال خان نے سلطان الشرق پر فوج کشی کی اور سلطان کو ساتھ لے گیا جب کامیاب نہوا تو سلطان کے نسبت یہہ بدظنی کی کہ میری فوج سلطان کے اشارے سے بھاگ گئی تھی اور سلطان نہین چاہتا تھا کہ سلطان الشرق پر جو سلطان کا پسر خواندہ ہے مین فتحیاب ہون سلطان اس لئے قابو پاکر جونپور مین چلا گیا مگر سلطان الشرق نے اپنے محسن کی کچھہ توقیر نہ کی ضیافت تک نہ دی وہان سے سلطان ناراض ہوکر قنوج مین گیا اور قلعہ و شہر پر قابض ہوگیا اقبال خان نے قنوج پر فوج کشی کی اور کامیاب نہوا پھر بیس ہزار فوج لیکر پنجاب پر حملہ آور ہوا اور خضر خان کی لڑائی مین خود بھی مارا گیا اقبال خان کے مارے جانے کے بعد سلطان محمود پھر دہلی مین آیا اور امیر دولت خان کو فوج دیکر بیرم خان سامانہ کے حاکم کی سرکوبی کو بھیجا خضر خان اُسکی مدد پر آیا اور دولت خان کو شکست دیکر اُسکے تعاقب مین دہلی پہونچا اور چندروز کی محاصرہ کے بعد واپس گیا ۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا اور سلطنت تغلقیہ ختم ہوئی۔

اٹھائیسوان جمن سات آخضر خانیہ کے ذکر مین جو دہلی کی تخت پر تخت نشین ہوئے

رایات عالی خضر خان بن ملک سلیمان یہہ بادشاہ قوم کا سید تھا ملک

مردان خان نے جو ایک امیر دولت فیروز شاہی تھا اسکو پرورش کیا اور بیٹا بنایا امیر تیمور نے امیر بڑی مہربانی کی اور پنجاب کا سارا ملک اسکو بخشا سلطان محمود تغلق کی وفات کے بعد اس نے دولت خان پر جو سلطان کے مرنے کے بعد تخت نشین ہوا تھا فوج کشی کی اور چار مہینے کے محاصرہ کے بعد دہلی کے تخت پر بیٹھا خطبہ و سکہ میرزا شاہرخ امیر تیمور کے بیٹے کے نام کا جاری کیا اپنی سلطنت کے وقت اس نے ملک کا انتظام بخوبی کیا ہے

مردان

متمردون کو نابعدار بنایا ۱۸۳۸ھ مین مرگیا۔

مبارک شاہ بن خضر خان

اس کے وقت جسرت گہکر سکیہا گہکڑ کے بہائی نے پنجاب کا ملک لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان شاہ لودی حاکم کہ ہند کو مغلوب کرکر آگے بڑہا اسکی سرکوبی کے لئے سلطان خضر بیشمار لشکر لیکر گیا اور اوسکو شکست دیکر گہکڑون کے علاقہ مین پہونچا اور ویران کیا پہر لاہور مین آیا اور شہر کو دوبارا آباد فرمایا کیونکہ جسرت کے غارت سے وہ بالکل ویران ہوچکا تہا اس کی واپسی کے وقت جسرت نے پہر دست درازی کی راجہ جمون کو مار ڈالا لاہور و دیپالپور تک قبضہ کرلیا علاوہ اس کے شیخ علی حاکم کابل بہت سے فوج کے ساتہہ پنجاب مین داخل ہوا شہرون کے شہر اُس نے لوٹکر برباد کردیئے یہہ خبر پاکر سلطان پہر پنجاب مین گیا اور شیخ علی کو شکست دیکر بہت بُرے حال کے ساتہہ پنجاب سے نکالا جسرت گہکڑ پہاڑ کو بہاگ گیا اس نے پنجاب کا انتظام کرکر دہلی کو معاودت کی مگر اس کے آتے ہی پہر جسرت پہاڑ سے اُترآیا شیخ علی بہی پہر کابل سے پنجاب مین آموجود ہوا یہہ خبر پاکر تیسری مرتبہ سلطان داخل پنجاب ہوا مفسد پہر بہاگ گئے سلطان نے پشاور تک شیخ علی کا تعاقب کیا اور شیخ علی کی بہائی کو پشاور کی قلعہ مین تنگ کرکر اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور معاودت کے آخر جمعہ کے دن مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور نمکحرام وزیر کے ہاتہہ سے ۸۳۷ھ مین شہید ہوا۔

سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان بادشاہ

ابتدا سلطنت مین یہہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور وزیر مختار عام تہا اس نے بہت سے امراؤ قتل کردیئے بہت سے قید کرلئے آخر سب نے ملکر اسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار سلطان نے پایا ۸۴۴ھ مین سلطان پنجاب مین داخل ہوا جسرت گہکڑ کی بربادی مین بہت کوشش کی اُسکے تمام علاقہ کو لوٹا اور دہلی کو چلا گیا اُنہین دنون مین ملتان مین لشکاہیون نے خروج کرکر اپنی سلطنت علیحدہ قایم کرلی سلطان محمود والی مالوہ بہت سا

لشکر لے کر دہلی پر آیا اور بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کھا کر چلا گیا اس خدمت کے عوض مین سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول لودی کو دی اُس نے بخلاف مرضی سلطان کے جسارت مفسد کی ساتھ صلح کی اور استقلال بہم پہونچا کر افغانی فوج بہت سی نوکر کہ لے اور بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا مگر کامیاب نہوا اس خانگی فساد مین اور بہی نام صوبے خودسر ہو گئے اور بادشاہ ۸۹۴ھ مین مر گیا ؛

سلطان علاء الدین شاہ عالم بن سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن خضر خان

اس بادشاہ کی سلطنت نے کچہہ رونق نہ پائی چاروں طرف سے اسپر دشمنون کا ہجوم ہوا سوائے دہلی و بداؤن کے اسکے قبضہ مین کوئی ملک نہ رہا حسام الدین و حمید الدین دو زر کے نفاق سے اس نے دہلی کو بہی چہوڑ دیا بداؤن مین سکونت رکہی اُنہون نے قلعہ دہلی اور شاہی خزانہ پر قابض ہو کر بادشاہ کی عورات مستورات کو عریان تن قلعہ سے نکالدیا چونکہ وہ اس ظلم کے انتقام سے بیخوف نہ تہے اس لئے حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے طلب کیا اُس نے دہلی مین پہونچکر چند روز حمید خان کی متابعت مین گزرانے آخر اُسکو فریب دیکر قید کر لیا اور سلطان کو لکہا کہ مین نے صرف آپکے خیر خواہی سے یہہ کام کیا ہے اب تخت سلطنت کا آپ کو مبارک ہو بادشاہ نے جواب دیا کہ مجہکو صرف پرگنہ بداؤن کا اپنے گذارہ کے لئے کافی ہے تخت دہلی جانے اور تم جانو چنانچہ یہہ بادشاہ اپنی زندگی تک بداؤن مین رہا آخر ۸۸۳ھ مین مر گیا۔

اونتیسوان جز سلاطین لودیہ افغانون کے ذکر مین جو دہلی مین حکومت کرتے تہے

سلطان بہلول لودی

فیروز شاہ بارہک کے وقت اسکا دادا بہرام ملک ملتان حاکم ملتان کے پاس نوکر تہا اُسکے پانچ بیٹے ملک سلطان ملک کالا ملک فیروز ملک محمد ملک خواجہ تہے بہرام کے مرنے کے بعد ملک سلطان خضر خان کے پاس نوکر ہوا اور اسلام خان خطاب پا کر سرہند کا حاکم بنا اور ملک کالا سلطان بہلول کا باپ بہی اسیکے پاس سرہند مین رہتا اس کی

عورت جب بہلول کے حمل سے حاملہ ہوئی نوین مہینے پہت کے نیچے دب کر مر گئی ملک کالا نے اسکا پیٹ چاک کر کے بچہ زندہ نکالا اور بہلول نام رکھا جب کالا شیخ علی کی لڑائی مین مارا گیا بہلول یتیم رہ گیا اور اپنے چچہ کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنا پھر دہلی کا بادشاہ ہوا خیر مرتبہ سلاطین شرقی کے ساتھہ اسکو لڑائی کا اتفاق ہوا آخر اسنے فتح پائی اور جونپور کی سلطنت اسکے قبضہ مین آئی ملک کا انتظام اس نے بخوبی کیا آٹھہ برس سال آٹھہ ماہ سلطنت کر کے ۸۹۴ھ مین بمقام تلاوڑی مر گیا۔

نظام خان المخاطب سلطان سکندر لودی بن سلطان بہلول

اس نے بادشاہی پاکر اپنے بڑے بھائی بارمک پر جو جونپور مین حاکم تہا فوج کشی کی اور مطیع کر کے پھر وہ ملک اسکو دیدیا اور بکمال استقلال اٹھائیس سال سلطنت کر کر ۹۲۳ھ مین مر گیا۔

سلطان ابراہیم شاہ بن سلطان سکندر لودی

اس نے تخت نشین ہو کر اپنے چھوٹے بھائی جلال خان کو جونپور کی سلطنت دی مگر پھر بات سے پشیمان ہوا اور اسپر فوج کشی کی وہ راجہ بکرماجیت والی گوالیار کے پاس بھاگ گیا جب بیس ہزار فوج لیکر دگی اعظم ہمایون بھیجی گئی تو وہ مالوہ کو چلا گیا حاکم گوندوانہ نے اسکو فریب سے پکڑ لیا اور سر کاٹ کر بھیجدیا جب کوئی مدعی سلطنت کا باقی نرہا سلطان کو بڑا غرور پیدا ہوا بہت سے امیرون کو قید کر لیا مہان بہوا وزیر کو کہ ایک سید نجیب اور خیر خواہ تہا ناحق قتل کر دیا اعظم ہمایون شروانی کو گوالیار سے بلا کر گرفتار کیا اسکا بیٹا اعلام خان بانک پور مین مستعد فساد کے ہوا اور لڑائی مین مارا گیا پہاڑ خان ولد دریا خان متمرد ہو کر بہار کے ملک مین باغی بنا دولت خان لودی نے پنجاب مین باغی ہو کر بابر شاہ کو کابل سے بلا بھیجا اور بابر شاہ نے چند بار پنجاب مین آکر اپنا دخل کر لیا اخیر کے حملے مین دہلی کو آیا سلطان ابراہیم ایک لاکھہ سوار جرار اور توپخانہ آتشبار اور فیلان شیر شکار ساتھہ لیکر دہلی سے نکلا پانی پت کے میدان مین لڑائی ہوئی سلطان ابراہیم باوجود کثرت فوج کے ۹۳۲ھ مین قتل ہوا اور

اور سلطنت لودیون کی تمام ہوئی ۔

تینتوان چمن ستاہان بہمنی کے ذکر مین جو دکن مین حاکم تھے

علاء الدین حسن بہمنی یہہ بادشاہ اول دہلی مین نہایت افلاس و تنگی سے گزارہ کرتا آخر کار کنگو بہمن کے ذریعہ سے شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین نوکر ہوا جب شاہزادہ نے بادشاہت پائی تو اوسنے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اسکو بہی دکن کے ملک مین بہیجدیا کچہہ مدت کے بعد دکن مین بڑا فتنہ برپا ہوا امرا نے ملکر تغلق خان ناظم کو مار ڈالا اور اسماعیل فتح خان افغان کو بادشاہ بنایا یہہ خبر پاکر سلطان محمد تغلق بذات خود متوجہ سمت دکن کے ہوا جب مخالفون کے نزدیک پہونچا خبر پہونچی کہ گجرات مین طغی نام ایک غلام نے باغی ہوکر لشکر جمع کیا ہے اور چاہتا ہے کہ دہلی پر حملہ آور ہو سلطان نے عماد الملک ترکمان کو دکن کی مہم پر مامور کیا اور خود طغی کی سرکوبی کے لئے گجرات کو گیا بادشاہ کے جانے کے بعد حسن بہمنی و اسماعیل فتح خان وغیرہ گروہ معتمدین نے عماد الملک کا مقابلہ بڑی چستی کے ساتہہ کیا جس مین عماد الملک بیشمار لشکر کے ساتہہ ہارا گیا اور دکن کا ملک محمد تغلق کے تصرف سے نکل گیا اس فتحہ کے بعد اسماعیل فتح خان نے سلطنت کے کام سے استعفا دیا اور سب کے اتفاق سے بادشاہت حسن بہمنی کو ملی چونکہ اس نے یہہ رتبہ کانگو بہمن کے ذریعہ سے پایا تہا اپنے آپ کو سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی کے خطاب سے مخاطب کیا اور شہر گلبرگہ کو حسن آباد کے نام سے موسوم کرکر دار الخلافت بنایا اور دکن کا ملک گیارہ حصہ پر منقسم کیا یعنی گلبرگہ سے قلعہ اوداگیر تک اور بندر جیول اور دابل سے شہر احمد آباد بیدر تک اسکے قبضہ مین آگیا یہہ بادشاہ حنفی مذہب تہا گیارہ سال دو مہینے اس نے بادشاہت کی سڑسٹہہ سال کی عمر پاکر ۷۵۹ھ مین مرگیا ۔

سلطان محمد شاہ بن حسن بہمنی

علاء الدین حسن بہمنی کے بعد اس نے سلطنت پائی اہل اسلام کو اس نے بڑا فروغ دیا شرع کے

قواعد کی سخت پابندی کی باپ کے وقت کا حسبقدر خزانہ تہا اس نے اپنی والدہ کے ساتہہ مکہ و مدینے کو بہیجدیا اور حکم دیا کہ وہ وہان جاکر خیرات کردے چنانچہ ایسا ہی عمل مین آیا راے تلنگ اور بیجا نگر کے ساتہہ اس نے بڑے بڑے جنگ کئے اور فتحیاب رہا بت خانے اس نے بہت توڑے اور مسجدین بنوائین شراب پینے سے اس نے توبہ کی شیخ زین الدین چشتی کو مرشد بنایا ستر سال اس نے بڑی کامیابی کے ساتہہ سلطنت کی نوین ذیقعدہ ۷۵۸ھ کو مرگیا۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بہمنی

اٹہیس برس کی عمر مین یہہ بادشاہ بنا شیخ زین العابدین کا مرید ہوا مملکت کو اس نے دست دے بڑی جوانمردی و دلاوری کے ساتہہ راے بیجانگر پر یہہ فتحیاب ہوا اور اوسکو مطیع کیا تین برس سلطنت کے سترہوین ذی الحجہ ۷۶۰ھ مین داؤد خان اپنے چچہ کے ہاتہہ سے شہید ہوا۔

داؤد شاہ بن علاؤالدین حسن بہمنی

حقیقی بہائی کے بیٹے کو قتل کرکر یہہ بادشاہ ہوا ایک ماہ سلطنت کرکے آخر مجاہد شاہ کی ایک غلام نے اسکو مار ڈالا

سلطان محمود بن حسن کانکوہی بہمنی

داؤد شاہ کی قتل کے بعد یہہ اوسکا چہوٹا بہائی سخت نشین ہوا سلیم النفسی و کم آزاری و خوش خلقی مین لاثانی تہا خوش الحان و خوشنویس تہا شعر گوئی مین طاق تہا فصاحت مین شہرہ آفاق تہا تمام عمر مین اس نے ایک ہی نکاح کیا علما و صلحا کا ہم صحبت رہا خواجہ شمس الدین حافظ شیراز کے کو ہزار تنکہ سرخ بہیجا اور تشریف لانے کی درخواست کی مگر وہ نہ آئے انیس سال اس نے سلطنت کی آخر اکیسوین رجب ۷۹۹ھ مین محرقہ تپ کی بیماری سے مرگیا اور بادشاہ کی وفات کے روز سیف الدین غوری اسکا وزیر بہی ایک سو سات برس کی عمر مین مرگیا۔

سلطان شمس الدین بن محمود شاہ بہمنی

محمود شاہ کے مرنے کے بعد اول غیاث الدین اسکا بیٹا بادشاہ ہوا اسکو تغلچین امرا الامرا وغلام ترکی نے اندھا کردیا اور اسکو بادشاہ کیا اس نے تغلچین کو وزارت دی سات سے

فیروز خان و احمد خان داؤد شاہ کی بیٹے سخت ناراض ہوئے اور رسمی سد ہو ساغر کے حاکم سے مدد لیکر کئی مرتبہ جنگ کئے جبکا صیاب نہ ہوئے تو اطاعت مان کر دار الخلافت مین آئے اور دو ہفتہ کے بعد سلطان کو پکڑ کر اندھا کر دیا یہہ نابینا ہو کر مکہ و مدینہ کو چلا گیا اور وہان ۸۱۶ھ مین مر گیا دو ماہ اس بادشاہ نے سلطنت کی ۔

سلطان فیروز شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

شاہان بہمنی سے یہہ بادشاہ جاہ و دولت و عزت و حشمت مین زیادہ تر مشہور ہے اسکی ذات سے خاندان نی ترقی پائی مملکت وسعت مین آئی رائے بیجانگر کو اس نے شکست فاحش دے اُسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی بڑے بڑے جہاد اس نے کئے جو ہندؤن سے خراج لئے چودہ زبان اسکی ہندون کے ساتھہ ہوئین ہر ایک مین فتحیاب رہا قرآن لکھنے کا اسکو ذوق تہا پڑہنے کا بہی شوق تہا اشعار فارسی نہایت پر مضمون عمدہ موزون کہتا کہین عروضی کہین فیروزی اپنا تخلص کرتا ملا داؤد بیدر نے کتاب تحفۃ السلاطین اسکے نام پر بنائی ایک ہفتہ مین تین روز یعنے شنبہ یکشنبہ چارشنبہ یہہ خود بادشاہی مدرسہ مین جاتا اور طلبا کو پڑہاتا ہر ایک ملک کے زبان اور لغت اسکو یاد تہا کلام کرنے مین اُستاد تہا اس کے وقت مین سید محمد گیسو دراز چشتی دہلی سے حسن آباد مین گئے اور احمد خان اسکا بہائی اُنکا مرید ہوا اونہون نے اوسکو سلطنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ فیروز شاہ کی سلطنت تو یا ئیگا بادشاہ کہلائیگا اس لئے یہہ بہت گہبرایا اور حسن خان اپنے بیٹے کو ولیعہد کر کے بہائی کی تخریب کے درپے ہوا جب کچہہ پیش نہ چلی اور رعایا و امرا کو اوسکے تخت نشینی پر راضی دیکہا تو اپنے حین حیات احمد خان کو حکومت دیدی اور خود دو شنبہ کے روز پندرہوین شوال پچیس سال کی سلطنت کے بعد ۸۲۵ھ مین مر گیا جنت آشیانی تاریخ نکلے ۔

سلطان احمد شاہ بن داؤد شاہ بہمنی

فیروز شاہ کے مرنے کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اس نے بڑے خانقاہ سید محمد گیسو دراز کے

رہنے کے لئے بنوائے لاکھون روپیہ اسکی عمارت پر صرف کئے بہت سے گانو اخراجات کے لئے وقف کردیئے راے دیورائے کرناٹک کے راجہ پر اس نے لشکر کشی کی اور اسکو مغلوب کیا دوسری اسکی لڑائی ہوشنگ والی مالوہ کی ساتھہ وقوع مین آئی اس مین بھی اس نے فتح پائی دشمن نے شکست کھائی شاہ نعمت اللہ ولی کی کرامتین اور اوصاف کا ذکر اس نے سنا تو میر نور الدین بن شاہ خلیل بن شاہ نعمت اللہ کو اس نے اپنے پاس بلایا اور داماد بنایا شیخ آذری شاعر اصفہان بھی اس کے حضور مین حاضر ہوا اور عزت پائی آخر یہہ بادشاہ ۲۶- رجب ۸۳۰ھ مین مر گیا تیرہ سال سلطنت کی اور بسبب اسکے خدا پرستون کے ساتھہ اسکی کمال محبت تھی شاہ احمد ولی اسکا نام مشہور ہو گیا تھا۔

سلطان علاء الدین بن احمد شاہ ولی بہمنی

یہہ بادشاہ بڑا عالم فاضل عادل خدا پرست تھا اس نے مدرسے علم کے شیوع کے لئے بہت سے دار الشفا جاری کرائے اس کے وقت دیورائے راجہ کرناٹک پھر باغی ہوا اس نے اوپر لشکر کشی کی اور غالب آیا بت خانے اس نے بہت سے گرائے عبادت خانے بنوائے اور نہایت پرہیز اور اتقا کی سبب سے تمام عمر یہہ کسی ہندو مشرک کے ساتھہ ہمکلام نہوا آخر یانو کی دردکی بیماری سے ۸۶۳ھ مین مر گیا تینتیس سال نو مہینے آٹھہ روز سلطنت کے۔

سلطان ہمایون ظالم بن سلطان علاء الدین بہمنی

سلطان علاء الدین کے مرنے کے بعد سیف خان و ملوخان امیر الامرا و شاہ خلیل و حبیب اللہ شاہ نعمت اللہ واہ کے پوتون کی تجویز سے حسن خان چھوٹا بیٹا علاء الدین کا تخت نشین ہوا اس بات سے ہمایون شاہ جو بڑا بیٹا تھا سخت ناراض ہوا اور بڑے اجتماع کے ساتھہ بیجر تخت گاہ مین آیا حسن خان تخت نشین کو تو قید کیا سیف خان کو مار دیا جلال خان و سکندر خان سلطان مرحوم کے دہوتے لڑائی مین قتل ہوئے شاہ حبیب اللہ و شاہ خلیل دونو سید زادے و یوسف ترک و حسن خان شہزادہ کے ساتھہ بہت برے حال سے مارے گئے ہزارون آدمی شہزادہ

حسن کے نوکر گرفتار ہوکر آگ مین جلائے گئے بعضون کو اُبلتے ہوئے پانی مین ڈالکر مار دیا اسقدر خونریزی کے بعد اس نے سلطنت پائی اور آیندہ ظلم کو اسقدر ترقی دی کہ تمام خلقت اسکے نام سے بیزار ہوئی جو جو ظلم کہ ضحاک اور حجاج نے نہین کئے تہے اس نے کئے اسکی زبان سے قتل کے حکم کے بغیر کبھی کوئی خبر کا حکم جاری نہین ہوتا تہا آدمیون کے سرون کے ساتھہ یہہ گیند کہیلتا جب تیر اندازی کا شوق ہوتا راستے چلتے بازاریون سو دو سو آدمیون کو پکڑوا منگواتا اور تیر مار کر مار ڈالتا اسکے اہل دربار جب اسکے پاس جلنے کو تیار ہوتے اپنے گہر کے لوگون سے رخصت ہو لیتے اور اوس کے روبرو دم بخود رہکر ہر ایک دم کو آخری دم تصور کرتے اس کی زنا و بدکاری کا یہہ حال تہا کہ جو باکرہ عورت کسی کے نکاح مین آتی پہلی رات وہ اس کی خوابگاہ مین بھیجوائی جاتی جب یہہ اسکی بکارت کا ازالہ کر دیتا اسکا شوہر اسکے تصرف مین آتا جو عورت اسکے نکاح مین آتی دو چار روز کے بعد قتل کیجاتی آخر جب اسکا زمانہ خویش و بیگانہ اس کے ہاتھہ سے سخت تنگ آیا تو تقدیر نے یہہ موقع دکھلایا کہ ایک رات یہہ شراب کی مستی مین بدمست ہوکر اپنی خوابگاہ مین بیخبر سوتا تہا ایک کنیز محلسرا کی کنیزون سے اس کے سر پر آئی اور اسکو محض بیخبر پاکر ایک بڑی لکڑی اُٹہالائے اور ایسی زور کے ساتھہ اس کے سر پر ماری کہ مغز اسکا سر سے نکل پڑا تین سال اس نے حکومت کی ماہ ذی قعدہ ۷۶۵ھ مین مارا گیا ٭

نظام شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

چودہ سال کی عمر مین یہہ بخت نشین ہوا وزارت ملک التجار محمد کاوان کو عطا کی اس کے وقت راجہ اوڑیسہ و اور یہ و سلطان محمود خلجی والی مالوہ کے ساتھہ اسکی بڑے بڑے جنگ ہوئے ہر ایک لڑائی مین یہہ فتحیاب رہا آخر یہہ نوجوان صرف دو سال سلطنت کرکے شب زفاف کی رات کہ اُس رات اسکی شادی بھی گیا رہوین شوال ۷۶۷ھ مین مرگیا ٭

شمس الدین محمد بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا خواجہ جہان ترک و ملک التجار محمود گاوان سلطنت کے مختار ہوے چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے حکم سے قتل ہوا اور محمود گاوان نے کل مختاری سلطنت کے پائی بالغ ہوکر بادشاہ نے دشمنون کے ساتھہ بڑے بڑے جنگ کئے بہت سے راجون کو زیر کیا محمود خلجی حاکم مالوہ کو شکست دی اور باوجود اس لیاقت اور دینداری کے اس نے اہل غرض کے کہنے سے محمود گاوان جیسے خیرخواہ اور دانا وزیر کو ناحق شہید کردیا اور یہی امر موجب بربادی سلطنت بہمنی کا ہوا اس کی قتل کے بعد سلطنت مین فتور پیدا ہوئے اور رونق جاتی رہی آخر مین سال سلطنت کے غرہ ماہ صفر ۹۳۲ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین محمد شاہ بن ہمایون شاہ ظالم بہمنی

بارہ سال کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا نظام الملک بحری و دوام الملک کبیر و قوام الملک صغیر و یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ و سید محب اللہ نعمت اللہ ولی کے پوتے اس کے دربار کے امیر تھے رہ رہ بسبب نفاق باہمی امراؤ کے کارخانہ سلطنت کا بالکل ابتر تھا اور امرای ترک و دکھنی مین سخت لڑائی وقوع مین آئی بادشاہ کی غفلت اور شراب نوشی و عیاشی کے سبب سے تمام صوبے خودسر ہوگئے آخر ۹۲۴ھ مین مرگیا۔

سلطان احمد شاہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون ظالم

اس بادشاہ کی وقت بہمنیہ سلطنت صرف برائے نام تھی کل صوبے منحرف ہوکر خود مختار ہوگئے تھے بادشاہی فوج بھی چار ہزار سوار سے زیادہ نہ تھی امیر برید وزیر کا کل اختیار تھا بادشاہ کا صرف خطبہ و سکہ مین نام تھا اور روزینہ مقررہ امیر برید سے پاتا زیادہ اسکو ایک خربوزہ نہ ملتا اسلئے بادشاہ نے بادشاہی جواہرات اور تخت فیروزہ کے نگینے فروخت کرکھائے جب امیر برید نے سنا کہ بادشاہ نے فضول خرچی کرکر تاج و تخت بیچ کھایا ہے زہر دیکر ۹۴۷ھ مین شہید کردیا بندہ مسموم رفت تاریخ نکلی۔

شاہ علاؤ الدین بن احمد شاہ بہمنی بن محمود شاہ

یہہ بادشاہ صاحب جمیعہ وجوانمرد تہا اس نے چاہا کہ امیر برید کا کام تمام کرکے سلطنت بیدر کا کام اپنے اختیار مین لے مگر قبل از وقوع اس بات سے پردہ کہل گیا اور امیر نے بادشاہ کو ۹۲۹ھ مین قتل کردیا۔

شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

امیر برید کی حکم سے اس بادشاہ کو سلطانی سند پائی مگر امیر زمان کو نفقہ سے زیادہ اسکو ایک خرمہرہ نہ دیتا پس یہہ ظلم کیا کہ بادشاہ کی منکوحہ کے ساتہہ امیر نے دوستی کرلی اور بادشاہ کو زہر دیکر ۹۳۰ھ مین مار ڈالا

شاہ کلیم اللہ بن محمود شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون

۹۳۰ھ مین برید نے تمام اسکو سلطنت نصیب ہوئی دو سال تک سنبہالے بہزار محتاجی بسر کی جب بابر نے دہلی فتح کی تو اس نے اپنے حال کی عرضی اس کی خدمت مین بہیجی بابر نے اسکی عرضی پر کچہہ التفات نہ کیا امیر برید کو بہی اس حال سے اطلاع ہوگئی یہہ بادشاہ حسن آباد گلبرگہ سے بہاگ کر برہان نظام شاہ کے پاس چلا گیا اول اس نے بڑی خاطر کی آخر اسکو اسکی طرف سے بڑا خوف پیدا ہوا اور زہر دیکر ۹۳۶ھ مین شہید کردیا اسپر بہمنیہ بادشاہون کی سلطنت تمام ہوئی اور اس ایک سلطنت سے پانچ سلطنتین عادل شاہی نظام شاہی قطب شاہی عماد شاہی برید شاہی قایم ہوئین جنہون نے مستقل و خود مختار ہوکر اپنے اپنے علاقون مین علیحدہ علیحدہ سلطنتین قایم کرلین۔

الکیسوان جمین سلاطین عادل شاہی کے ذکر مین جو بیجاپور دکن کے ملک مین حاکم رہے ہے

یوسف عادل شاہ

پہلے یہہ بادشاہ بہمنی سلطنت کا ایک امیر تہا اور بیجاپور کے ملک کی نظامت اس کے سپرد تہی جب وہ سلطنت ضعیف ہوگئی اور کل صوبے خود مختار ہوگئے تو اس نے بہی بادشاہی دعوی کیا شیعہ امامیہ سب کو رواج دیا اپنے ملک کو وسعت دی رائے بیجانگر اور برار نظام شاہی کے ساتہہ جنگ کرکر فتحیاب رہا آخر سال ۹۱۶ھ مین پچہتر سال کی عمر پاکر مرگیا بیس برس سلطنت کی۔

سلطان اسماعیل عادل شاہ بن یوسف عادل شاہ

نابالغی کی عمر مین اس نے تخت پایا کمال خان دکھنی کو وزارت کا عہدہ تفویض فرمایا اُس نے چاہا کہ بادشاہ کو قتل کرکے سلطنت خود لے لے اس ارادہ سے جب بادشاہ کی والدہ نے خبر پائی وزیر کے قتل کے درپے ہوئی اور یوسف نام ایک غلام کے لمبتہ سے اسکو مروا ڈالا اُس کے مارے جانے سے صفدر خان کمال خان کا بیٹا برسر فساد ہوا آخر لڑائی مین مارا گیا اس کے عہد مین شاہ ایران کا وکیل برائے ہم مذہبی کے اس کے پاس آیا اور تحائف گزران کر دوستی قائم کی اس نے بھی اوسکے تو قیر کی اور بڑی دولت دیکر رخصت کیا اس بادشاہ نے راے بیجانگر اور نظام شاہی بادشاہو سے چند بار جنگ کیا اور فتحیاب رہا آخر ۹۸۱ھ مین بیمار ہوکر مرگیا ✤

ابراہیم عادل شاہ بن اسماعیل عادل شاہ

اس بادشاہ کی تخت نشینی سے اول اسکا بڑا بھائی ملوعادل بادشاہ ہوا بھائی اُمرا نے اُس کی عیاشی و شراب نوشی سے تنگ آکر اندھا کردیا اور سلطنت اسکو دی اس نے اپنی حکومت کے وقت اچھی طرح سے انتظام کیا راے بیجانگر کو شکست دی شیعہ مذہب سے تائب ہوکر اس نے حنفی مذہب اختیار کیا آخر ۹۶۵ھ مین بواسیر کی بیماری سے مرگیا ✤

سلطان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ

اس بادشاہ نے اپنے باپ کے مذہب کے برخلاف شیعہ مذہب اختیار کیا اور راجہ راے بیجانگر کے ساتھہ دوستی قایم کرکے اسکے اتفاق سے نظام شاہی سلطنت پر لشکر کشی کی اور فتحیاب ہوا چونکہ پورش کے وقت ہندؤن نے جو اسکے ساتھہ تھے دشمن کے ملک مین داخل ہوکر مسلمانون کی مسجدون اور خانقاہون مین بہت سی مسمار کردی تھین یہہ حرکت انکے اسکو پسند نہ آئی اور راجہ کا دشمن بنگیا اور اپنے ہمسایون مسلمان بادشاہون کے اتفاق سے اُسپر پورش کی بہت سی لڑایان ہوکر راجہ قتل ہوا اور غنیمت کا مال مسلمانون نے بہت سا پایا۔ ۹۸۸ھ مین اس بادشاہ نے ایک خوبصورت غلام خریدا اور شراب کے مستی مین اُسکو بلاکر طالب وصال ہوا غلام نے چھری مارکر اسکو مار ڈالا۔

سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی بن شاہزادہ طہماسپ بن ابراہیم عادلشاہ اول

نو سال کی عمر مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا وزارت و مختاری سلطنت کی کامل دکھنی وزیر کے سپرد ہوئی اور تربیت و پرورش بادشاہ کی چاندبی بی والدہ علی عادل شاہ کے تفویض ہوئی چند سال کے بعد کامل وزیر کو اپنی سلطنت اور تخت نشینی کی ہوس امنگیر ہوئی اور چاہا کہ بادشاہ کو مار ڈالے آخر یہہ راز کھل گیا اور کشور خان ایک خیرخواہ نے وزیر کو قتل کیا اسسے سلطنت مین تزلزل پیدا ہوا اور امرا کی نفاق کی سبب سے سلاطین نظام شاہیہ و قطب شاہیہ نے ٹرا شکر لیکر اسپر چڑہائے آخر ایک سال کے محاصرہ کے بعد ابو الحسن بن شاہ طاہر کی حسن تدبیر سے دشمنون کے ہاتہہ سے اس نے رہائی پائی اور مدت العمر بکمال استقلال سلطنت کی اس نے شاہزادہ محمد مراد اکبر بادشاہ کے بیٹے کی اطاعت کی جہانگیر کے وقت مین بہی اسکا مطیع رہا آخر ۱۰۳۳ھ مین مر گیا۔

محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادلشاہ

ابراہیم عادل کی وفات کے بعد اس نے سلطنت پائی اور مدت العمر شاہ جہان بادشاہ کی متابعت مین رہا آخر ۱۰۶۹ھ مین مر گیا۔

سکندر شاہ بن محمود عادل شاہ

اس بادشاہ نے مدت مدید تک اول اطاعت شاہان چغتائی کی کی جب اس کی اطاعت مین فرق آگیا تو ۱۰۹۷ھ مین اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے اسپر لشکر مامور کیا چند ماہ کے محاصرہ کے بعد اس نے حاضری کی درخواست کی اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر شاہی امرا مین یہ کہا گیا اور سلطنت اس خاندان کی ختم ہوئی۔

بتیسوان جمن ذکر سلطنت نظام شاہیہ جو احمد نگر و مرہٹ ولایت دولت آباد مین حاکم رہی ہے

نظام الملک احمد شاہ بحری

اس کا باپ حسن نائب نظام الملک اور داداتوم برہمن بہرنام تہا جب احمد شاہ بہمنی بیجانگر پر فتحیاب ہوا سنہ و اسیرون کے زمرے مین بہرہی پکڑا گیا حسن اسوقت باپ کے ساتہہ اسیری

کے پنجہ مین مبتلا ہو کر حسن آباد گلبرگہ مین پہونچا اور سلمان کر کر بادشاہی غلامون کے گروہ مین منسلک ہوا چونکہ شہزادہ محمد شاہ کا ہم عمر تہا اُسکی خدمت مین رہنے لگا اور اوسکے اتفاقی علم پڑہا جب محمد شاہ کی سلطنت کا وقت آیا اُس نے اُسکا رتبہ بڑہایا نظام الملک الملک حسن بہمنی کے خطاب سے مخاطب کیا تلنگ کے ملک کی حکومت اُسکی سپرد کی محمد شاہ کی مرنے کے بعد محمود شاہ کے وقت وہ کل سلطنت کا مختار ہو گیا اور یہہ علاقہ مفوضہ مین حاکم ہوا چونکہ اُسی عرصہ مین بہمنی سلطنت کمزور ہو گئی تہی اور اکثر صوبے منحرف ہو گئے تہے اس نے بہی موقع پایا اطاعت بادشاہ کی چہوڑ کر اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کیا اور بہت سے قلعہ نواح ملحقہ کے فتح کر کر مملکت کو وسعت دی اور ایک عمدہ شہر آباد کر کر اُسکا نام احمد نگر رکہا اور اوسکو دار الخلافت بنایا چند سال بڑے استقلال سے حکومت کی سنہ ۹۱۴ مین مر گیا ٭

سلطان برہان نظام الملک بحری

یہہ بادشاہ پہلے پہل مذہب کا پیرو نہا مگر جب امام شاہ طاہر مرزوی اسماعیلی ایران و فارس کیطرف سے اسکے پاس آیا تو اُس نے اُسکو شیعہ کر دیا اس نے اس مذہب کے اجرا مین سخت کوشش کی اور چھیالیس سال سلطنت کر کے سنہ ۹۶۱ مین مر گیا

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان شاہ

اسکی تخت نشینی کے وقت شہزادہ عبد القادر و محمد خدا بندہ و شاہ علی و شاہ حیدر آماده جنگ و پیکار ہوئے آخر گرفتار ہوئے پہر سلطان علی عادل شاہ اور رامراج باہم متفق ہو کر بیجاپور حملہ آور ہوئے اور یہہ نوبت پہونچی کہ شاہی اسباب و خزانہ بہی لٹ گیا مگر یہہ باوجود قلت فوج اور کثرت نقصان کے بڑی جوانمردی کے ساتہہ لڑتا رہا آخر صلح ہوئی چونکہ احمد نگر مین داخل ہو کر رامراج کی فوج نے مساجد و مصاحف کی بڑی بے ادبی کی تہی اس لئے تمام حکام دکہن کے اسکے دشمن ہو گئے اور باتفاق کامل رامراج پر یورش کی اور اُسکو قتل کیا سنہ ۹۷۳ مین کثرت شراب و جماع سے بیمار ہوا اور چار مہینے بیمار رہ کر مر گیا ٭

مرتضے نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

اگرچہ حسین نظام شاہ کے اسکے بغیر تین بیٹے اور برہان الدین و جمال الدین و شہزادہ منصور تھے مگر امراؤ کے اتفاق سے سلطنت اسکو ملی اور بسبب خلل مزاجی کے دیوانہ مشہور ہوا جو بیس سال اس نے سلطنت کی آخر ۹۹۶ھ مین میران حسین حقیقی بیٹے نے اسکو شہید کیا +

میران حسین بن مرتضے نظام شاہ

یہہ بادشاہ زانی دایم الخمر اخلاف پرور سفلہ نواز تہا جب اسکی بی تمیزی سے لوگ تنگ آئے تو میرزا خان امیر الامرا نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کو بادشاہ بنای اسکو غرلت کے گوشہ مین بہلائے اتفاقاً بازی الٹ ہوگیا اور شاہ قاسم گرفتار ہوکر قتل ہوا اسبات پر بڑا بلوا ہوا اور کل امراؤ میرزا خان کے ساتہہ ملگئے اور بادشاہ کو قتل کردیا اس بدکش بادشاہ نے صرف دو مہینے تین روز سلطنت کی ۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ

میران حسین کے قتل کے بعد امرائے دربار نے اسکے بیٹے اسماعیل شاہ کو بارہ برس کی عمر مین بادشاہ کیا اور جمال خان مختار بنا اُسوقت یہہ بہاگ کر اکبر بادشاہ کی پاس گیا ہوا تہا اپنے بیٹے کی تخت نشینی کی خبر پاکر یہہ بڑی فوج کے ساتہہ بیٹے پر چڑہ آیا اور فتحیاب ہوکر جمال خان مختار اور اسماعیل اپنے بیٹے کو قتل کیا اور خود بادشاہ ہوا چونکہ جمال خان نے اپنی مختاری کے وقت عہد و پیمان کرکے شیعہ مذہب کو رونق دیدی تہی اس نے بہر شیعہ مذہب کو رائج کیا ہزارون آدمی مہدویہ مذہب کے قتل کردیے چار سال پندرہ روز اس نے سلطنت کی ۱۰۰۳ھ مین مرگیا۔

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام شاہ

یہہ بادشاہ کوتاہ اندیش عقل سے خالی تہا اس نے عادل شاہی سلطنت کی ساتہہ بگاڑ کر ان پر فوج کشی کی اور لڑائی مین مارا گیا چار ماہ سلطنت کی +

× احمد نظام شاہ و موتی شاہ و علیشاہ

یہہ ایک شاہزادہ نظام شاہی خاندان سے تہا سیان منجہولی سی سے یہہ تخت نشین ہوا مگر امراؤ کمراؤ اسپر راضی نہ تہے اور سب لوگ چار گروہ ہوگئے اول میان منجہو اور اوسکے متعلق اوس کے

ساتھ تھے اور قلعہ اوسیہ میں اسکے نام خطبہ پڑھا جاتا تھا دوسرے چاندبی بی دختر حسین خان نے قلعہ احمدنگر میں بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو تخت نشین کیا تیسرے امیر اخلاص خان نے موتی شاہ نام ایک طفل کو دولت آباد میں بادشاہت کا تاج پہنایا چوتھے ابہت خان حبشی نے برندہ کے علاقہ میں شاہ علی بن برہان نظام شاہ کو کہ اسّی برس کی عمر کا آدمی تھا تاجدار بنایا انہیں دنوں میں اکبر بادشاہ کا بیٹا شاہ مراد بڑی فوج لیکر آ وارد ہوا اور عبدالرحیم خان خانان نے احمدنگر محاصرہ کرلیا اور بہت سی لڑائیوں کے بعد صلح پر راضی ہوکر چلا گیا اس لئے چاندبی بی کی سعی سے بہادر شاہ کی سلطنت مستحکم ہوگئی احمد کی حکومت کی رونق جاتی رہی آٹھ ماہ سے زیادہ اس کو سلطنت نصیب نہ ہوئی۔

۸ بہادر نظام شاہ

چاندبی بی کی سعی سے یہہ بادشاہ ہوا اور اسنے اپنی تدبیر اور مردانہ شجاعت سے اکبری فوج کو احمدنگر سے نکالا اور سلطنت کے دعویداروں کو زیر کیا ستہ ہجری میں یہہ شہزادہ دانیال اکبر کا بیٹا بڑی فوج کی ساتھ احمدنگر پہونچا اور قلعہ کا محاصرہ کیا جب محصور محاصرے سے تنگ آئے چاندبی بی کی یہہ تجویز ہوئی کہ یہہ قلعہ چھوڑ کر اب دولت آباد کو جانا عین مصلحت ہے چنپہ خان امیر الامرا نے امیروں کو کہا کہ چاندبی بی شہزادہ دانیال کی ساتھ آمیزش رکھتی ہے اس وہم میں سب نے ملکر اس شیر دل عورت کو مار دیا اس کے قتل کے بعد دانیال نے ۱۰۰۹ھ میں قلعہ فتح کرلیا چنپہ خان یہہ بہادر شاہ گرفتار ہوکر اکبر کی خدمت میں بھیجا گیا اور قید میں رہ کر مرگیا +

مرتضی نظام شاہ بن شاہ علی

احمدنگر کی سلطنت کے ابتری کے بعد ملک عنبر حبشی غلام اور مبارک سیر المخاطب بہ چنگیز خان نے اسکو دولت آباد میں تخت نشین کیا اسکے وقت سلطنت نے پھر رونق پائی اپنا ملک مقصدوں کے ماتھہ سی اس نے پھر لیا شہر کہرکے اس نے دولت آباد کی پاس آباد کیا چند سال کے بعد مرگیا۔

برہان نظام شاہ بن مرتضی شاہ بن شاہ علی

اس نے جب تخت حکومت کا پایا ۹۲۷ھ ہجری مین غالب آکر مرائے چنتائی کو بالاگھاٹ سے نکالدیا اس لئے جہانگیر بادشاہ نے شہزادہ خورم کو ایک شایستہ فوج کے ساتھہ اسطرف کو مامور کیا ملک عنبر حبشی نے لڑائی مین شکست کھائی اور خراج مان لیا اُسی عرصہ مین ملک عنبر مرگیا اور فتح خان اسکے بیٹے کے برہان شاہ کی سناتھہ عداوت ہوگئی اور قابو پاکر مرتضے شاہ کو قتل کردیا اور خود مختار ہوکر برہان کے ایک خورد سال بیٹے کو مسند نشین کیا چند سال اُس نے حکومت کی ۱۰۴۲ھ مین مہابت خان خان خانان نے شاہجہان بادشاہ کے حکم سے برہان پور سے دولت آباد پر لشکر کشی کی فتح خان قلعہ مین محصور ہوا یا قوت حبشی بڑا لشکر لیکر مہابت خان پر حملہ آور ہوا آخر یاقوت خان مارا گیا قلعہ فتح ہوا فتح خان و نظام شاہ محبوس ہوکر شاہجہانی دربار مین بھیجی گئے اور تا دم مرگ حبس مین رہے سلطنت نظام شاہی ختم ہوئی۔

تینتیسوان جمین خاندان قطب شاہی کی ذکر مین جو تلنگ مین حاکم رہے تھے

محمد شاہ بہمنی کے وقت پہلا بانی اس خاندان کا سلطان قلی ہمدان سے دکن مین آیا اور خوشخطی و حساب دانی کے ذریعہ سے نوکری پائی تلنگ کی سرزمین کے انتظام پر مامور ہوا سلطان محمود بہمنی کے وقت قطب الملکی کے خطاب سے مخاطب ہوا جب کہ دہان حکومت کے سلطنت بہمنی ضعیف ہوگئی تو یہہ بھی ۹۱۸ھ مین مدعی سلطنت کا ہوا شیعہ مذہب کو رواج دیکر تینتیس سال تک حکومت کے آخر ۹۵۰ھ مین جمشید اسکے بیٹے نے اسکو شہید کرادیا۔

جمشید قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

یہہ بادشاہ بھی شیعہ مذہب تہا اس نے عادل برہیم شاہ پر لشکر کشی کی اور آغاز مہم مین ملا محمود گیلانی منجم سے حال پوچہا اُس نے نجوم کی رو سے عرض کی کہ بادشاہ بذات خود اس مہم پر نہ جاوے اگر جائیگا تو خوف کٹ جانے ناک اور خسارے کا ہے اسبات پر غصہ ہوا اور نجومی کے ناک کٹوا کر اپنے علاقہ سے نکلوا دیا اتفاقاً جنگ مین اسکو [illegible] لاکر عادل شاہی

سالار کے ہاتھ سے بادشاہ کے چہرہ پر ایسا زخم آیا کہ ناک اور لب اور ایک رخسارہ کٹ گیا اور نجومی کا قول بھی نکلا اُس حال سے بادشاہ واپس آیا تو اس نجومی کو بہر بُلایا اُس نے کہلا بھیجا کہ منتقم حقیقی نے میرے ناک کے بدلے بادشاہ کی ناک کاٹی ہے اور مضمون آیۃ سِنَّ بالسِّنِّ والجروح قصاص کا تصدیق ہوا اب نہ تو میرے پاس اور ناک ہے نہ بادشاہ کے پاس اسلئے حاضری سے معذور ہوں یہہ بادشاہ اُسی زخم کی شدت سے ۹۸۹ھ مین مرگیا۔

ابراہیم قطب شاہ بن سلطان قلی قطب الملک

جمشید قطب شاہ کی وقت یہہ اُسکے خوف سے بھاگ کر راجہ بیجانگر کے پاس چلا گیا سوا تہا اِس لئے جمشید کے مرنے کے بعد اُمراؤنے اُس کے سالہ بیٹے کو تخت نشین کیا مگر یہہ خبر پاکر یہہ بھی فی الفور تلنگ مین آیا اور سب کی منظوری سے بادشاہ ہوا اپنے وقت اِس نے انتظام سلطنت کا بخوبی کیا اِسکا بیٹا شہزادہ عبد القادر بہت ہشیار لائق کار تہا سب اُمراؤ سے اُسکا اتفاق تہا اِس لئے اُسکو خوف پیدا ہوا اور سمجہا کہ مجہکو معزول کرکر خود تخت لے لیگا اِس وہم مین اِس نے اُسکو ناحق شہید کرادیا آخر خود بہی ۹۸۹ھ مین بیمار ہوکر مرگیا بتیس ۳۲ برس سلطنت کے ۔

سلطان محمد قلی بن ابراہیم قطب شاہ

بارہ برس کی عمر مین یہہ تخت نشین ہوا محمد خدابندہ وسبحان قلی بہائون کے ساتہہ اس نے اچہے اچہے سلوک کئے اگرچہ مذہب اِسکا شیعہ امامیہ تہا مگر اس نے حکم دیدیا تہا کہ کوئی شخص ثلاثہ اصحاب کی نسبت تبرا نہ کہی اس حکم کی بعد جو شخص اس امر قبیح کا مرتکب ہوا اُسکی زبان کاٹی گئی ایکروز ایک سائیل اسکے سواری کی سامہنے آیا اور کہا کہ بارہ امام کے نام پر مجہکو اپنی سواری کا ہاتہی معہ ہودج طلائی بخش دے یہہ فی الفور ہاتہی سے اُتر آیا اور ہاتہی معہ سامان مع حودہ اسکو دیدیا شہر بہاگ نگر المشہور حیدرآباد اس نے آباد کیا آخر ۱۰۲۱ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

محمد امیر قطب شاہ برادر زادہ محمد قلی شاہ بن ابراہیم

اس نے اپنی حکومت کے وقت شاہان جنتابی کی اطاعت مان لی اور جب شاہجہان بادشاہ دکھن سے بنگال کو گیا تو اس کے علاقہ مین سے گذرا اس نے بڑی شائستہ خدمتین کین اور مورد تحسین ہوا۔

ابو الحسن قطب شاہ المشہور تانا شاہ

یہہ بادشاہ آخری حاکم سلاطین قطب شاہی ہے اسکے وقت ۱۰۹۸ھ مین اورنگ زیب عالمگیر کی فوج حیدرآباد پر حملہ آور ہوئی اور فتحیاب ہوکر کل علاقے لیا ابو الحسن نظر بند ہوکر عالمگیر کے پاس گیا اور اخیر دم تک عمر بڑے آرام اور عیش و عشرت کے ساتھہ نظر بندی مین اسر کی۔

چوتیسوان جمین شاہان برید شاہی کے ذکر مین جو گلکیر بیدر دکھن مین حاکم رہے بطور اجمال

محمد قاسم برید یہہ شخص بہمنی بادشاہون کے غلامون مین سے تہا محمد شاہ بہمنی کے وقت اس نے امارت پائی محمود شاہ کے وزارت کے عہدہ پر پہونچا اور یہہ حیثیت پایا کہ قلعہ اودگیر مین اپنے نام کا خطبہ جاری کیا جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا امیر برید جانشین ہوا یہہ ایک رات شراب پی رہا تہا جنگل سے گیدڑون کی آواز آئی پوچھا کہ یہہ کیون بولتے ہین حاضرین نے عرض کی کہ سردی کا موسم ہے جاڑے کی صدا سی حضور مین فریاد کرتے ہین فرمایا کہ آج صبح کو تین ہزار غلام روئی کا بہر کر جنگل مین ڈالدو کہ گیدڑ اوس مین رہ کر جاڑے سے امان پائین چند روز کے بعد پہر گیدڑون کے آواز سنے پوچھا کہ یہہ کیون بولتے ہین عرض کی کہ یہہ حضور کے شکر گزاری کرتے ہین اسکے بعد علی برید شاہ اسکا بیٹا حاکم ہوا نظام شاہ بحری نے اسپر یورش کی قلعہ اودگیر و کلبرگہ و کندہار اس سے چہین لیا بیدر اور اسکے نواح کا ملک اسکے پاس باقی رہہ گیا یہہ ۹۸۷ھ ہجری مین مر گیا پہر امیر علی بن علی برید شاہ حاکم بنا اسکی حکومت ۱۰۱۸ھ تک رہی اور عادل شاہیون نے غالب آکر وہ علاقہ بہی اس سے چہین لیا اور حکومت برید شاہیون کی ختم ہوئی۔

پینتیسوان جمین خاندان عماد شاہیون کے ذکر بالاجمال مین جو برار کے علاقہ مین حاکم تہے

فتح اللہ عماد الملک یہہ شخص اول خواجہ جہان حاکم برار کا غلام تہا اسکے مرنیکے بعد محمد شاہ بہمنی کے حضور مین اس نے حکومت برار کی اور خطاب عماد الملکی کا حاصل کیا ۹۶۵ھ مین اس نے شاہان بہمنی سے منحرف ہوکر برار کے ملک مین خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا اسکے مرنیکے بعد علاء الدین اسکا بیٹا جانشین ہوا اور قلعہ کاویل مین تختگاہ بنایا پہر دریا عماد شاہ بن علاء الدین حاکم بنا جب یہہ مرگیا تو برہان عماد شاہ بن دریا تخت نشین ہوا تخت نشینی کے وقت یہہ خورد سال تہا تقال خان غلام کل مختار تہا اس نے ابراہیم قطب شاہ والی خاندیس کے اتفاق سے برہان عماد شاہ کو معزول کرکر خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ حال سنکر نظام شاہ بحری نے اسپر حملہ کیا اور ۹۹۸ھ مین تقال خان مہا اپنے بیٹے شیر خان کے گرفتار ہوکر قتل ہوا سلطنت عماد شاہیون کی باختتام پہونچی۔

چھتیسوان حمیر مین بادشاہان گجرات کے ذکر مین جو گجرات کے ملک مین حاکم رہے

مظفر شاہ گجراتی ۹۳۲ھ مین یہہ بادشاہ سلطان فیروز شاہ تغلق شاہ دہلی کے حکم سے گجرات کی حکومت پر مامور ہوا اسکا باپ وجیہ الدین وجیہ الملک بہی ایک امیر امرائے دہلی سے تہا اس نے گجرات مین پہونچکر مفرح باغی پہلے حاکم کو مغلوب کیا بڑے بڑے راجے مطیع کئے بت خانہ سومنات کو توڑا اسکی جگہہ بڑی مسجد بنوائی منڈل کے ہندؤن سے جزیہ لیا شہر اجمیر ہندؤن کے قبضہ سے چہوڑایا ۹۹۶ھ مین اس نے شاہان دہلی کی اطاعت چہوڑ دی خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا ہوشنگ والی مالوہ پر غالب آکر پہر تاج بخشی کی آخر ۹۱۴ھ آٹہویں ربیع الثانی مین اکہتر برس [illegible] کرکر گیا اکیس سال سلطنت کے یہہ بادشاہ سنی مذہب بڑا جوانمرد و دلاور تہا

سلطان احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا نیکوکار عابد زاہد متقی تہا شیخ احمد کتہو فردوسی کا مرید بنا اور اون کے نام سے شہر احمد آباد آباد کیا اس کے وقت فیروز خان اسکے بہائی نے باتفاق حسام الملک

وملک شیر کی بڑی فوج جمع کرکر سلطنت کا دعوی کیا یہہ نیر غالب آیا اور نہایت جوانمردی کے ساتھہ بہائی کا قصور معاف کیا سلطان ہوشنگ حاکم مالوہ نے بھی اسپر یورش کرکر شکست پائے بتیس سال اس نے سلطنت کے آخر جمادی الثانی ۸۳۷ھ مین مرگیا۔

محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ گجراتی

احمد شاہ کی وفات کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور آٹھہ سال سلطنت کرکے زہر کے صدمہ سے ۸۴۵ھ مین شہید ہوا

سلطان قطب الدین بن محمد شاہ بن احمد شاہ بن مظفر شاہ

۸۵۶ھ مین بادشاہ ہوا اور سلطان محمود خلجی دہلی مالوہ کی ساتھہ اس نے بڑے معرکے کئے راجہ ناگور پر فتحیاب ہوکر بڑی غنیمت حاصل کی سید شاہ عالم سہروردی کا یہہ مرید ہوا آخر سترہ برس سات مہینے سلطنت کرکے تپسری رجب ۸۷۳ھ مین مرگیا۔

سلطان شاہ محمود المشہور بہ محمود بیگڑہ بن محمد شاہ گجراتی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد لئیق و ہوشیار تہا محمود شاہ خلجی شاہ مالوہ پر یہہ بامداد نظام شاہ بحری کے لشکر لیکر گیا اور فتحیاب ہوا علاقہ دون و کوہ کرنال و قلعہ جوناگڈہ رے مندلک وغیرہ کے قبضہ سے چہوڑا کر اپنے تصرف مین لایا رائے مندلک کو مسلمان کرکر مقرب بارگاہ کیا راجہ بہیم سین راجہ جگت کو جسنے مولانا محمد سمرقندی کا مال لوٹا تہا سخت سزا دی آخر چوالیس سال کمال استقلال سلطنت کے ۹۱۷ھ مین مرگیا اکہتر برس کی عمر پائی۔

مظفر شاہ بن شاہ محمود بیگڑہ گجراتی

۹۱۸ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اسی سال مین یادگار بیگ شاہ اسماعیل صفوی کا وکیل تحائف لیکر اسکے پاس آیا اور دوستی قایم کی راجہ ایدر کے ساتھہ اس نے بڑے مردانہ جنگ کئے اور فتحیاب ہوکر اسکے ملک کو لوٹا یہہ سلطان محمود خلجی کی امداد سے راجہ مندلی اودے وغیرہ راجپوتان یورپ پر حملہ آور ہوا اور فتح پاکر قتل عام کی راجہ رانا سنگا جو انکے امداد پر آیا تہا بہاگ گیا آخر جمعہ کے دن دوسری جمادی الثانی ۹۳۲ھ مین مرگیا۔

سلطان

سلطان اسکندر بن سلطان مظفر گجراتی

اس کی تخت نشینی کے بعد شاہزادہ محمد لطیف مدعی سلطنت کا ہوا اور بڑی فوج جمع کی اسسے ملک لطیف ایک سپہ سر کو اسکی سرکوبی کو مامور کیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی تین ماہ کی بعد بہادر الدولہ وداؤد الملک سیف خان نے مرزا بادشاہ کو شہید کر دیا۔

سلطان بہادر خان بن سلطان مظفر گجراتی

سلطان سکندر کی قتل کے بعد نصرخان شہزادہ خورد سال تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شہزادہ بہادر خان جو باپ کی خفگی کے سبب سے دہلی کو بہاگ گیا ہوا تہا فورًا دہلی سے آیا اور بادشاہ ہوا عماد الملک اور اسکے دونو بیٹے وسیف الدین وشاہ چنو صدیقی امرائے سلطان سکندر کو مارڈالا اسلئے شاہزادہ لطیف خان چھوٹا بہائی بادشاہ نے فساد برپا کیا اور جنگ مین لشکر قتل ہوا ۹۴۳ھ مین محمد زمان مرزا کہ بیاہ کے قلعہ مین ہمایون بادشاہ دہلی کے حکم سے قید تہا وہان سے بہاگ کر اس کے پاس آیا ہمایون نے چند بار اسکے طلبی کے واسطے لکہے اور لکہا کہ اگر تم اسکو میرے پاس نہین بہیجتے تو اوسکو اپنے علاقہ سے نکال دو یہہ بات اس نے منظور نہ کی اور ہمایون بڑا لشکر لیکر چڑہ آیا اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی ہمایون نے بہت سا ملک اسکی قلمرو مین سے لے لیا اس نے شکست فاحش کہائی چونکہ اس محرکہ مین بندر جیول اور بندر کوہ فرنگی اسکی مدد پر آئے ہوئے تہے اسکی شکست پانے کے بعد انکا ارادہ ہوا کہ گجرات پر قبضہ کرلین یہہ انکے راستہ روکنے کے لئے گیا اور اپنی صفائی اور دوستی دکہلانے کے ارادہ سے جریدہ انکے جہاز مین جا داخل ہوا جب دیکہا کہ فرنگی اسکی قتل کے ارادہ مین ہین اور آثار غدر کے نمایان ہین تو یہہ اپنی کشتی مین واپس آنے کے لئے لوٹا فرنگیون نے فی الحال اپنی کشتی اسکی کشتی سے علیحدہ کرلی بادشاہ نے کودکر چاہا کہ اپنی کشتی مین جائے چونکہ بعد زیادہ تہا جا نہ سکا اور دریا مین گر کر غرق ہوگیا اور ایک مرتبہ جو پانی کے اُچہالے سے پانے پر آیا تو ایک فرنگی نے اسکو تیر مارا جس سے یہہ پھر پانے کی تہہ کو چلا گیا یہ سال تین مہینے اس نے بادشاہت کے ۹۴۳ھ مین غرق ہوا یہہ بادشاہ

بڑا جوانمرد و دلیر سخی بامروت صاحب علم و فضل تھا۔

محمود شاہ بن شہزادہ لطیف بن مظفر شاہ

بہادر شاہ کے غرق ہونے اور ہمایون شاہ کے معزولی کی بعد اس نے بادشاہ ہوکر گجرات کا کل علاقہ اپنے قبضہ مین لیا بدخواہون اور نمک حرام امراؤ کو قتل کیا شہر احمد آباد دار الخلافت سے بارہ کوس کے فاصلہ پر اس نے ایک اور شہر محمود آباد آباد کرایا فرنگیون کی مزاحمت کے سبب سے قلعہ سورت نہایت مستحکم تعمیر کیا آخر کار ۱۸ سال کی سلطنت کے بعد دولت خان و برہان خان اپنی ہمشیر زادون کے ہاتھ سے بسازش غضنفر ترک آصف جاہ و اعتماد خان کے قتل ہوا اور ان بے رحمون نے بکمال بے رحمی دوسری محرم ۹۶۱ھ مین اسکی خوابگاہ مین رات کو اگر سوتے ہوئے اسکو جامہ شہادت کا پہنایا جب صبح ہوئی عمادی الملک ترک اور الغ خان حبشی ملک الموت کیطرح قاتلون کے سر پر جا پہونچے اور انکو قصاص مین مار دیا چونکہ انہین ایام مین سلیم شاہ افغان شاہ دہلی و سلطان نظام الملک بحری بھی مر گئے تھے زوال خسروان تاریخ ہوئے۔

رضی الملک احمد شاہ بادشاہ گجراتی

یہہ بادشاہ شہزادہ اسی خاندان کا تھا بسبب ولدی محمود شاہ کے اعتماد خان وزیر دسید مبارک بخاری کی تجویز سے بادشاہ ہوا چونکہ کل مدار المہام سلطنت کا عمادی الملک تھا یہہ بات بادشاہ پر ناگوار گزری اور دے اسکی قتل کے ہوا جب یہہ راز کھل گیا تو بادشاہ ۹۶۹ھ مین عمادی الملک کے حکم سے قتل ہوا۔

سلطان مظفر بن محمود شاہ گجراتی

احمد شاہ کی قتل کے بعد ایک خورد سال لڑکی کو اعتماد خان نے مظفر نام رکھکر تخت نشین کیا اور سب کے روبرو قسم کہائی اور کہا کہ یہہ بیٹا سلطان محمود شاہ کا ہے مگر کسی نے منظور نہ کیا اور سب امراؤ برسر انکار ہوکر جا بجا اپنے مفوضہ علاقون پر با اختیار بن بیٹھے اور تھوڑا سا علاقہ اعتماد خان کے قبضہ مین رہا اور اس بادشاہ پر سلطنت کے نام تھی باہم

امراؤ کے تقسیم ملک پر بڑے بڑے جنگ ہوئے آخر کار فوج اکبر بادشاہ کی گجرات تک پہونچی اور کل علاقہ اس بادشاہت کا اسکے تصرف مین آگیا گجرات کی سلطنت ختم ہوئی۔

سینتسوان چمپ شاہان غوری و خلجیہ کے ذکر مین جو ملک مالوہ مین حاکم تھے

مبدء اس کے وقت بھی اس وسیع ملک مین بڑے بڑے راجے راجہ بکرماجیت و راجہ بھوج وغیرہ ہوگذرے ہین مسلمانون کے وقت مین سلاطین غزنوی سے لیکر سلطان محمد بن فیروز شاہ تغلق تک اس ملک کے حکام نائب و فرمانگذار شاہان دہلی کے رہے کوئی با اختیار سلطنت قایم نہوئی با اختیار حکام مین سے پہلا بادشاہ **سلطان حسین المخاطب بدلاور خان غوری** ہے جو سلطان محمد بن فیروز شاہ کی قتل کے بعد مالوہ کی حکومت پر دہلی سے مامور ہوکر متمرد ہوگیا شاہان دہلی کی اطاعت چھوڑ دی خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا بیس سال تک حکومت کی آخر ۸۰۸ھ مین ہوشنگ اسکے بیٹے نے اسکو زہر دیکر شہید کر دیا۔

سلطان ہوشنگ بن سلطان حسین دلاور خان غوری

باپ کے بعد تخت نشین ہوا چونکہ اس نے باپ کو زہر دیکر مارا تھا سلطان مظفر گجراتی اسسے ناراض ہوا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑھ آیا بہت سے معرکون کے بعد اس نے شکست کھائی اور مظفر کی قید مین ایک سال تک رہا ایک سال کے بعد پھر تاج بخشی ہوئی اور پھر دوبارہ مالوہ پر متصرف ہوکر بادشاہ بنا شہر شادی آباد یعنی مانڈو آباد کیا جب سلطان مظفر مرگیا تو سلطان احمد شاہ کے وقت باہم فریقین کی عداوت قایم ہوئی بڑی بڑے جنگ وقوع مین آئے آخر یہ بادشاہ تیس برس سلطنت کرکے ۸۳۸ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

شہزادہ غزنی خان الملقب بسلطان محمد شاہ بن سلطان ہوشنگ

باپ کے بعد اس نے ایک سال بادشاہت کے پھر اتہام الملک محمود خلجی نے اسکو زہر دیکر مار کر دیا اس کے مرنے کے بعد امرائے دربار نے چاہا کہ محمد شاہ کے بیٹے مسعود خان کو تخت نشین کرین

محمود کو مار ڈالیں مگر محمود نے چابک دستی کی اور اپنے مخالفوں کو ضیافت کے بہانے گھر میں بلا کر قتل کر دیا۔

سلطان محمود خلجی

امرائے دربار اور شہزادہ مسعود عمر خان بن غزنی خان کو قتل کر کے یہہ بادشاہ ہوا اوسوقت شہزادہ احمد خان بن سلطان ہوشنگ کے سلطنت کا حامی تہا اسکو بہی اس نے زہر کہلا کر شہید کیا اعظم ہمایون اسکے حامی کو مار ڈالا مگر اس خونریزی کے بعد سلطنت کا انتظام بہت اچہا کیا مدرسے جو سلاطین سلف نے بنائے تہے علم کو ترقی دی علماء و مشائخ کی توقیر کی رائے گوالیار کے ساتہہ لڑائی کی اور فتحیاب ہوا شاہان گجرات وغیرہ کے ساتہہ بہی اس نے بڑے بڑے جنگ کئے اور بڑی فوج لیکر دہلی کی تسخیر کا ارادہ کیا اور سلطان محمد شاہ کے ساتہہ لڑائیاں کیں مگر اب دہلی فتح نہیں ہوئی تہی کہ وہاں اسکو خبر پہونچی کہ بدخواہان سلطنت نے شادی آباد مندو میں کسی شخص کو ہوشنگ کے اولاد کرور اگر تخت نشین کر دیا ہے اسلئے دہلی کی مہم یہاں چہوڑ کر واپس آیا اور مفسدوں کو سزا دے آخر تاریخ انیسویں ذیقعدہ ۸۳۷ھ میں بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان غیاث الدین بن محمود خلجی

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد سخی تہا عورتوں کی صحبت سے اسکو کمال رغبت تہی دس ہزار خوبصورت ماہ پیکر عورت اسکے محل میں جمع رہتی بادشاہ کی کمال آرام طلبی کے سبب سے شہزادہ ناصر الدین و علاؤ الدین سلطنت کے مدعی ہوئے اور دونو بہائیوں میں عداوت پیدا ہوئی ناصر الدین نے اپنے بہائی علاء الدین پر قابو پا کر اسکو اور اسکے والدہ خورشید کو قتل کیا اور خود تخت نشین ہوا ۹۰۰ھ میں اپنے باپ کو بہی اوس نے بحالت بیماری زہر دیکر مار دیا۔

سلطان ناصر الدین بن غیاث الدین خلجی

یہہ بادشاہ دایم الخمر و سخت عیاش تہا ۹۰۸ھ میں اس نے گجرات پر یورش کی اور اس ولایت کو برباد کیا اور ایک بلند قصر اسجگہہ تعمیر کیا ۹۱۰ھ میں راجہ چتور سے مہم کی اور

اور راجہ نداس راجہ کے قرابتی سے لڑکی لی پھر اوڈ فاروقی کی امداد پر سوار ہو کر نظام شاہ بحری کے ساتھ جنگ کیا چونکہ بہادر شاہ اپنی بیٹی شہاب الدین کبیر خسے بدظن ہو کر چاہتا تھا کہ اسکو قتل کر دے اس لئے وہ بھاگ کر دہلی میں چلا گیا اور اوسکے نو مین بادشاہ تپ محرق کی بیماری سے بیمار ہو کر ۹۱۶ھ میں مر گیا گیارہ برس حکومت کی۔

سلطان محمود بن ناصر الدین خلجی

اس بادشاہ کی تمام عمر دشمنوں کے مقابلے میں گذری تلوار اور نیزہ اسکے ہاتھ سے نہ چھوٹا جب بالتفاق امراؤں کی سعی سے بہادر شاہ بہادر گجراتی مالوہ پر حملہ آور ہوا اس نے اوسکے ساتھ بڑے جنگ کئے آخر قلعہ چنیا تیر میں قید ہوا اور قلعہ دار کے ہاتھ سے ۹۴۱ھ میں شہید ہوا بہادر شاہ مالوہ پر مسلط ہوا اور یہ سلطنت باختتام پہونچی۔

اڑتیسوان چمین شاہان فاروقی کی ذکر مین جو برہان پور مین حکومت کرتے رہے

ملک راجہ فاروقی یہ شخص فاروقی قریشی سلطان ابراہیم بن ابوسعید بلخی کی اولاد مین سے تہا پہلے یہ سلطان محمد تغلق کے اردلی کے سوارون مین نوکر تہا ایکدن بادشاہ جنگل مین شکار کھیلتا ہوا بھوکہا اور پیاسا ہو گیا پانی اور کہانا موجود نہ تہا اس نے اسی وقت بن پانی اور کہانا جو اسکے پاس تہا حاضر کیا اور مورد عنایت ہو کر سنہ ہزاری منصب پایا کچھ علاقہ خاندیس ولایت کا اسکو جاگیر مین ملا اس نے وہان جاکر ایسی کوشش کی کہ چند راجون کو مطیع کیا اچھے اچھے تحایف بادشاہ کی خدمت مین بھیجے اور منصب سہ ہزاری خاندیس کا حاصل کیا اور یہہ ترقی پائی کہ رائے جاجگیر کو اطاعت مین لایا اور دلاور خان غوری کے ساتھہ سازش کر کے بادشاہ بنگیا فرقہ فقر کا شیخ برہان الدین چشتی دولت آبادی سے پہنا آخر بائیسوین ماہ شعبان ۸۴۳ھ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

نصیر خان المخاطب بسلطان ملک نصیر الدین بن ملک راجا فاروقی

اس نے اپنے وقت خاندیس کے ملک میں اپنا خطبہ و سکہ جاری کیا اور قلعہ اسیر آسا اسیر کے قبضہ سے چھڑایا بعد بر ہان پور اپنے باپ کے پیر برہان الدین چشتی کے نام پر آباد کیا اور ایک قصبہ اپنے مرشد زین الدین کے نام بسایا ہوشنگ والی مالوہ کی بہن اپنے نکاح میں لی ملک مختار اپنی بہائی کو پکڑ کر قلعہ اسیر میں اسیر کیا اپنی لڑکی شہزادہ علاؤ الدین بن سلطان احمد شاہ بہمنی کے نکاح میں دی آخر جمادی الثانی سال کی سلطنت کے بعد ۳۰ ربیع الاول ۸۴۳ھ میں مر گیا۔

میران عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

اس بادشاہ نے تین سال آٹھ مہینے سلطنت کے آخر ایک سندو کی ہاتھ سے ۸۴۳ھ میں شہید ہوا۔

مبارک عادل خان بن عادل شاہ بن نصیر خان فاروقی

یہہ بادشاہ ستر سال تک خاندیس کا حاکم رہا آخر ۹۶۱ھ میں دنیا سے فانی سے انتقال کر گیا

میران عنیا عادل شاہ بن مبارک خان عادل فاروقی

اس بادشاہ نے چھبیس سال بکمال استقلال سلطنت کے اور سلطان محمود بنگرا گجراتی نے جو اسپر یورش کی تو اس نے اسکو نذرانہ دیکر ٹالدیا آخر ۹۰۱ھ ربیع الاول میں مر گیا۔

سلطان داؤد خان فاروقی بن مبارک خان فاروقی

میران عنیا عادل شاہ کے بعد اسکا بھائی جانشین ہوا اور بسبب اسکے کہ اس نے کئی مرتبہ نظام شاہی ملک میں مزاحمت کی تھی نظام شاہ بھی بڑا لشکر لیکر برہان پور پر چڑھ آیا اس نے ناصر الدین مندو کے بادشاہ سے مدد منگوائی اور بہت سا لشکر جمع کیا اسلئے نظام شاہ واپس گیا ستر ہ سال سنے سلطنت کے ۹۱۴ھ میں مر گیا اسکے بعد غزنین خان اسکا بیٹا بادشاہ ہوا مگر تین روز میں حسام الدین وزیر نے اسکو مار ڈالا۔

اعظم خان فاروقی بن نصیر خان المخاطب بعادل خان اعظم ہمایون

سلطان محمود گجراتی اپنے نانا کی حمایت سے یہہ تخت نشین ہوا حسام الدین وزیر کو اس نے قتل کر کے ملک برہان عطا اللہ کو وزیر بنایا بارہ سال بکمال استقلال سلطنت کی ہم رمضان

۹۲۶ھ ہجرے مین مر گیا۔

میران محمد شاہ فاروقی بن عادل خان اعظم ہمایون

بہادر شاہ بادشاہ گجرات کے زیر حمایت یہہ تخت نشین ہوا جب وہ فرنگیون کے ہاتھ سے مارا گیا تو امرائے گجرات نے اسکو کر اسکا دہندا تہا تخت نشینی کے لئے بلا بہیجا یہہ جانے کہ تیار ہوا مگر موقع نے فرصت ندی اور ناگاہ بیمار ہوکر دہم ذیقعدہ ۹۴۳ھ مین مر گیا عرش آشیانی تاریخ کہے۔

میران مبارک شاہ برادر محمد شاہ فاروقی

بہائی کے مرنیکے بعد یہہ بادشاہ ہوا مگر بسبب غلبہ لشکر ہمایونی اور شیر شاہی کے ہمیشہ خوف و خطر و جنگ و پیکار مین رہا بتیس سال سلطنت کے آخر جمادی الثانی روز چارشنبہ ۹۴۳ھ مین مر گیا۔

میران محمد شاہ بن مبارک شاہ فاروقی

اسکی سلطنت کے وقت چنگیز خان گجراتی بڑا لشکر لیکر خاندیس مین آیا اور اسکے مقابلے سے شکست کہا کر چلا گیا پہر یہہ اُس فتح پر مغرور ہوکر چنگیز خان پر لشکر لے گیا اور شکست کہا کر واپس آیا اُسی عرصہ مین مرتضے نظام شاہ نے اہیر پورٹ کی اور اس نے تنگ آکر تین لاکھ تنکہ نقرہ اُسکو دیکر خوش کیا آخر دس برس سلطنت کرکر ۹۵۴ھ مین مر گیا۔

راجہ علی خان بن میران مبارک خان بن اعظم ہمایون

یہہ بادشاہ محمد شاہ کے مرنے کی خبر یکر دہلی سے خاندیس مین آیا اور تخت نشین ہوا اور اکبر شاہ بادشاہ کی اطاعت ظاہر کی اور اکبر کے حکم سے شاہزادہ مراد کی ساتہہ دکن کی مہم مین حاضر رہا برار کی مہم کے وقت یہی خانخانان عبدالرحیم کی بارگاہ تہا آخر دکہنیون کے باروت مین آگ لگ گئی تو یہہ بہی آگ مین جلکر مر گیا اکیس سال سلطنت کرکے ۹۷۱ھ مین انتقال کیا۔

بہادر خان بن راجہ علی خان فاروقی

یہہ آخری حاکم سلطنت خاندیس کا نہایت سست و کم عقل و عیاش تہا بروقت تشریف لانے شاہزادہ اور اکبر شاہ کے خاندیس و دکن کے علاقہ مین یہہ حاضر نہوا اس لئے اکبری فوج اسکی

سے کوبی کو ماسور ہوئے اور یہہ مدت تک محصور رہ کر قلعہ مین لڑتے رہے آخر شتہ مین قلیچ خانے کر دیا اور خود اکبر کی خدمت مین بحالت قید پہونچا اُسنے اسپر رحم کرکر وظیفہ مقرر کر دیا اور اکبر آباد مین رہنے کی اجازت دی۔

اونتالیسوان جمن بادشاہان بنگالہ وسنارگانو دلکھنوتی وبہار وغیرہ بطور اجمال

مسلمان بادشاہون کے وقت سب سے اول جس نے اس ملک پر یورش کی اور غالباً یہی محمد بختیار خلجی تہا یہہ سلطان قطب الدین ایبک کے حکم سے اس ملک مین گیا اور رائے لکھمنیا بن لکھمن سے وہ ملک لیا بنگالی کی اور راجون کو بہی مطیع کیا سب سے خراج لیا اسلام کو پہیلایا دور دور تک گہوڑا دوڑایا پہر اُسکا ارادہ ہوا کہ کوہستان تبت و دیگر علاقجات ترکستان کو مفتوح کرے اس ارادہ پر بارہ ہزار لشکر کے ساتہہ وہ پہاڑ مین گیا اور بہت دور تک فتح کرتا چلا گیا آخر ایک جگہہ شکست کہائی اور واپس آنے کے وقت کل فوج اسکی دریا مین غرق ہوگئی اور یہہ اکیسو آدمی کے ساتہہ واپس آیا اور اُسی غم و غصہ مین بیمار ہوکر مر گیا اُسکے بعد غرالدین محمد شیران جو بختیار کے غرزون مین تہا بادشاہ ہوا اس نے علی مردان خان امیر الامرا کو قید کر لیا وہ بہاگ کر قطب الدین ایبک کے پاس گیا اور مدد لیکر آیا مقابلے مین غرالدین محمد مارا گیا اور علی مردان نے حکومت پائی پہر اُسکا بیٹا علاؤالدین خلجی حاکم بنا پہر حسام الدین خلجی تمر غور حاکم ہوا اسکے وقت سلطان شمس الدین التمش نے اسپر یورش کی اسنے اطاعت مان لی پہر ۶۲۴ھ مین شہزادہ ناصر الدین بن شمس الدین التمش اسپر حملہ آور ہوا اور یہہ لڑائی مین مارا گیا اور یہہ کل علاقہ سلاطین دہلی کے قبضہ مین آ گیا آخر سلطان غیاث الدین بلبن نے طغرل کو بنگالہ کا حاکم بنایا وہ استقلال پیدا کرکے بادشاہ سے باغی ہوگیا اسلئے خود بلبن اُسپر فوج لے کر آیا اور اوسکو پکڑکر بغرا خان اپنے بیٹے کو حکومت دی وہ بہت مدت تک لکھنوتی کا حاکم رہا اور ۶۲۴ھ ہجری مین سلطان تغلق شاہ بنگال مین آیا تو اُس نے دوبارہ اُس سے حکومت پائی اور چیر لیا

جب بغرا خان مرگیا تو سلطان محمد تغلق نے قادر خان نام اپنا نائب بنگالہ مین بہیجا فخر الدین
اپنے ایک مقرب کے ہاتہہ سے مارا گیا اور فخر الدین حاکم بالاستقلال ہوا سپہ علی مبارک
سنہ ۷۴۱ھ مین غالب آیا اور قتل ہوا اسکے بعد علی مبارک نے اپنا خطاب علاؤ الدین کیا اور بادشاہ
ہوکر خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اوسکو حاجی الیاس نام ایک میر نے مار ڈالا اور اپنا خطاب سلطان
شمس الدین بہنگڈہ مقرر کرکے بادشاہ ہوا اس نے شہر حاجی پور بنایا ملک جاجنگر فتح کیا ولایت
کو دست سے تیرہ سال تک وہ خود مختار رہا سنہ ۷۵۴ھ مین فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے بنگالہ پر
فوج کشی کی آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر حاجی الیاس نے اطاعت مان لی اور پانچ برس کے
بعد سنہ ۷۵۹ھ مین مرگیا اس کے بعد اسکا بیٹا شاہ اسکندر یہہ بہی تابع شاہ دہلی کا رہا
اور سنہ ۷۶۸ھ مین مرا پہر غیاث الدین سکندر شاہ نے حکومت پائی اور سنہ
مین فوت ہوا پہر سلطان السلاطین بن غیاث الدین نے حکومت پائی اور خود
مختار رہ کر سنہ ۸۱۵ھ مین انتقال کیا پہر سلطان شمس الدین ثانی بن سلطان السلاطین
تخت نشین ہوا چونکہ یہہ خورد سال تہا سلطنت کا اختیار ایک شخص ہندو کانس نام نے
حاصل کیا تین سال کے بعد شمس الدین مرگیا اور راجہ کانس ہندو نے حکومت پائی پہر اسکا بیٹا
جیمل المخاطب بسلطان جلال الدین مسلمان ہوکر بادشاہ ہوا اور نہایت استقلال سے
سلطنت کرکے سنہ ۸۳۷ھ مین فوت ہوا پہر سلطان احمد بن جلال الدین نے سلطنت
پائی اور سنہ ۸۳۰ھ تک بادشاہی کی پہر ناصر الدین نام ایک غلام سلطنت پر قابض ہوا مگر امرائے
دربار نے اسکو مار دیا اور مسمی ناصر شاہ کو جو اولاد سلطان شمس الدین بہنگڑہ سے تہا اور
نہایت عسرت کے ساتہہ گزارہ کرتا تہا بادشاہ بنایا اور سلطنت راجہ کانس کے خاندان سے منتقل
ہوکر پہر بہنگڑہ خاندان مین آگئی یہہ سنہ ۸۶۲ھ مین مرگیا اور بارک شاہ بن ناصر شاہ فرمانفرما
ہوا اس نے آٹہہ ہزار غلام حبشی جمع کئے امارت و وزارت حبشیون کو عطا کی سنہ ۸۷۹ھ مین
مرگیا اس کے بعد یوسف شاہ ولد بارک شاہ نے حکومت پائی اور سنہ ۸۸۶ھ مین رحلت کی

پہر فتح شاہ بن بارک شاہ تخت نشین ہوا اسکو شہزادہ نام حبشی غلام نے سوتے ہوئے ۱۱ شوال ۹۶۰ھ مین شہید کردیا اور خود بادشاہ ہوا مگر امراؤنے دو مہینے کے بعد اسکو مار دیا اور چاہا کہ فتح شاہ کی دو سالہ لڑکی کو بادشاہ کرین لڑکی کے والد نے منظور نہ کیا اور اندل حبشی امیر الامراؤ کو تخت نشینی کی اجازت دی چنانچہ اندل حبشی فیروز شاہ کا خطاب پاکر فرمان روا ہوا ۱۲ مہینے برس سلطنت کرکے ۹۶۱ھ مین فوت ہوا پہر محمود شاہ بن فیروز شاہ نے تخت پایا اسپر امیر حبیش خان بدر حبشی نے غلبہ پاکر قتل کردیا اور خود مظفر شاہ خطاب لیکر بادشاہ ہوا امراؤ اسکے جور و ظلم سے بہت تنگ آئے تو تین سال کے بعد جمع ہوکر اسپر خروج کیا آخر شریف کے فدیر کے ناحیہ سے ۹۶۷ھ مین قتل ہوا بدر حبشی کی قتل کے بعد سلطان علاؤالدین شریف مکے تخت نشین ہوا اس نے کل حبشی قوم کو اپنے علاقہ سے نکالدیا خواجہ نور قطب عالم کا مرید ہوا ۹۷۳ھ مین رحلت کے پہر شاہ نصیب بن علاؤالدین نے بادشاہت پائی اسکے وقت بابر شاہ دہلی کی سلطنت پر غالب آیا اور چند امرائے دربار لودیہ کے اور سلطان ابراہیم لودی کی لڑکی دہلی سے اسکے پاس آکر پناہ گزین ہوئی اس نے دور اندیشی کے طور پر شاہ بابر کی خدمت مین تحایف بھیجے اور راضی کردیا اسکے مرنے کے بعد محمود نام ایک امیر بنگال پر قابض ہوا مگر شیر شاہ افغان نے اسپر تسلط پاکر ملک لیا سلیم شاہ بن شیر شاہ کی بادشاہت کے وقت سلیم خان المخاطب بسلطان بہادر بن محمود نے بنگال مین خروج کرکے کل علاقہ خالی کرالیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کردیا اس لئے سلیم شاہ نے سلیمان کرانی افغان کو بڑی فوج دیکر بنگال کو بھیجا عند المقابلہ سلطان بہادر قتل اور سلیمان کرانی افغان قابض ہوا سلیم شاہ کے مرنے کے بعد یہہ خود مختار ہوا اور علاقہ اوڑیسہ پر یورش کرکے فتح کرلیا اکبر بادشاہ کے وقت اس نے اطاعت ظاہر کرکے اپنے آپ کو بچالے گیا اور پچیس سال سلطنت کرکے ۹۸۱ھ مین مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا داؤد خان افغان نے حکومت پائی مگر بسبب عیاشی و کم عقلی کے انتظام نہ کرسکا تب اکبر بادشاہ کا فرمان روا بنا

اس لئے سنم خان خان خانان اس کی سرکوبی کو مامور ہوا اور یہہ معاملہ بیچ جنیدگی کے ۹۳۳ھ مین مقتول ہوا ؛

چالیسوان جمین سلاطین شرقی کے بیان مین جو جونپور مین حاکم رہے تھے

ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق پہلے یہہ بادشاہ سلطان محمد بن فیروز شاہ بارلک کا وزیر تھا جب سلطنت محمود شاہ فیروز شاہ کی پوتی نی پائی اس نے اسکو بیٹا بنایا سلطان الشرق خطاب عطا فرمایا جونپور و بہار و نزہت آباد کا ملک اسکو عطا کیا بادشاہ بنا دیا اس نے بادشاہ ہوکر بڑی جمعیت حاصل کی سلطنت کو رونق دی جب سلطان محمود کی سلطنت پست ہوگئی تو اس نے پرگنہ کول و دامری تک لے لیا آخر ۸۰۴ھ مین مرگیا۔

سلطان مبارکشاہ بن ملک سرور خواجہ جہان سلطان الشرق

اصلی نام اس بادشاہ کا ملک قرنفل تہا اس نے اپنی وقت خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا یہہ بات سنکر محمود شاہ نے اقبال خان وزیر کے ساتھہ اسپر لشکر کشی کی قنوج کے پاس فریقین ایک دوسرے کے روبرو چالیس روز تک اترے رہے دریای گنگا درمیان تہا آخر بے جنگ فریقین واپس ہوئے دو سال اس بادشاہ نے سلطنت کے اور ۸۰۴ھ مین انتقال کیا۔

شاہ ابراہیم شرقی بن ملک سرور خواجہ جہان شرقی

شرقی بادشاہون مین یہہ بادشاہ عالم فاضل مہربان قدردان دیندار نیکوکار تہا اس کے وقت شہر جونپور علما و فضلا و مشائخ اہل ہنر و کمال کا معدن بنا ہوا تہا اسکے وقت سلطان محمود قنوج پر متصرف ہوگیا اور چند مدت رہ کر دہلی کو چلا گیا اُسکے جانے کے بعد یہہ پھر قنوج پر متصرف ہوا ۸۰۹ھ مین اسنے دہلی کے لینے کا ارادہ کیا جب گنگا پر پہونچا سنا کہ سلطان مظفر گجراتی مالوہ پر قابض ہوگیا ہوشنگ کو قید کرلیا ہے اب ارادہ یہہ رکھتا ہے کہ سلطان محمود شاہ دہلی کی مدد کے لئے دہلی مین آئے یہہ سنکر یہہ گنگا سے واپس جونپور کو چلا گیا۔

آخر از تیس ۳۰ سال بکمال استقلال سلطنت کرکے ۸۴۴ھ مین مرگیا اسکے وقت قاضی شہاب الدین جونپور مین بڑا عالم و فاضل صاحب تصانیف استاد کل تہا جس سے ہزارہا خلقت فیضیاب ہوتی تہی

سلطان محمود بن سلطان ابراہیم بن ملک سرور سلطان الشرق

اس بادشاہ کے وقت مین اسکی اور سلطان محمود حاکم مالوہ چندبار جنگ ہوئی آخر شیخ جامیدہ جو ایک بزرگ زمانہ کے تہے فریقین کی آپس مین صلح کرادی اس بادشاہ نے دہلی پر بہی یورش کی اور محاصرہ تک نوبت پہونچائی مگر سلطان بہلول لودی نے اسکو کامیاب نہونے دیا بائیس سال اس نے سلطنت کرکے ۸۶۳ھ مین بیمار ہوکر مرگیا۔

سلطان محمد شاہ بن محمود شاہ شرقی

یہہ بادشاہ کم عقل اور مغلوب الغضب تہا اس لئے برخلاف مرضی بی بی راجی اپنی والدہ کی حسن خان چہوٹے بہائی اپنے کو قتل کردیا اسلئے امرا اسسے ناراض ہوکر اسکو بہی مار ڈالا۔

سلطان حسین بن سلطان محمود شرقی

اس بادشاہ نے بہلول لودی کے ساتہہ صلح کرلی اور راجہ اوڑیسہ پر فتحیاب ہوکر اسکو مطیع کیا بنارس کا قلعہ بنوایا پہر رائے گوالیار پر فوج لی گیا اور فتحیاب ہوا بعد حصول فتح کے چند روز کے جب اسکو بڑی استقامت حاصل ہوگئی تو پہر دہلی پر چڑہائی کی اور محاصرہ کرلیا اسوقت بہلول نے اطاعت مان لی اور کہا کہ سلطان شہر دہلی معہ دوازدہ کروہی گردنواح شہر میرے قبضہ مین رہنے دے باقی سب ملک لے مگر اس نے کمال غرور اور تکبر سے اوسکا کہنا نامانا چاروہ مرنے پر مستعد ہوکر اسکے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اتفاقاً سلطان حسین نے ایسی شکست کہائی کہ کل توپخانہ و سلاح خانہ و اسباب فوج کا بہلول کے قبضہ مین آیا تمام فوج اسکی بہاگ گئی اور بہہ تہوڑے سواروں کے ساتہہ جان بچاکر بہاگ گیا بہلول نے اسکا کل ملک لیا اور سوائے جونپور کے باقی کچہہ نہ رکہا جب بہلول مرگیا اوسکو پہر جمعیت حاصل ہوئی تو دوسری مرتبہ اس نے دہلی پر لشکر کشی کی اور شکست کہاکر بہاگا

جب کہین پناہ نہ ملی سلطان علاؤالدین حاکم بنگال کے پاس گیا اور تادم عمر وہین رہا۔

اکتالیسوان جمین اُن بادشاہون کے ذکر مین جو سندہ وٹھٹہ مین حاکم رہے ہین

سب سے اول مسلمانون حکام سے اس ملک مین عماد الدین محمد قاسم ثقفی خلیفہ ولید کے وقت حجاج بن یوسف امیر خراسان کے حکم سے آیا پہلے اُس نے کیج ومکران فتح کیا پھر آگے بڑہ کر تمام سندہ مین مسلمانی دین پھیلایا پھر غوریہ سلطنت کے وقت سلطان ناصر الدین قباچہ با اختیار حاکم ہوا جسکا ذکر غوریہ بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے پھر ۶۲۱ھ مین شجاع بیگ نے اسپر دخل پایا۔

امیر شجاع بیگ المشہور شاہ بیگ ارغون بن امیر ذوالنون

اسکا باپ اور پہلا امیر الامرا و سپہ سالار سلطان میرزا بادشاہ ہرات کا تہا قندہار مین اسکی حکومت تہی پہلے وہ قندہار سے آکر بعض علاقہ سندہ پر قابض ہوا پھر جب بابر بادشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو وہ سندہ مین آیا اور جام فیروز وجام صلاح الدین سندہ کے حکام پر جو باہم عداوت رکھتے تہے غالب آکر شہر ٹھٹہ تک متصرف ہو گیا خطبہ سکہ اپنے نام کا جاری کیا آخر ۹۳۰ھ مین مر گیا یہہ بادشاہ بڑا عالم وفاضل تہا تصنیفین اسکے شرح عقائد نسفی وشرح کافیہ وحاشیہ مطلع منطق وغیرہ مشہور ہین اور علما کے نزدیک نہایت معتبر۔

شاہ بیگ بن امیر شجاع بیگ بن امیر ذوالنون

اس نے اپنی سلطنت کے وقت سندہ کی مملکت کو وسیع کیا قلعہ بہکر وحصار بلدہ سہون کو بنے سے بنوایا ہمایون بادشاہ شیر شاہ کے غلبہ کے وقت بطلب امداد اسکے پاس گیا اس نے چھ مہینے آگے کل مین گزران کی اور ہمایون اس سے نا امید ہو کر ایران کو چلا گیا اس نے بتیس سال سلطنت کے اور ۹۶۳ھ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

میرزا عیسے خان ترکمان ترخانے

شاہ بیگ کے مرنے کے بعد اُسکی سلطنت دو حصے مین تقسیم ہو گئی ٹھٹہ مین میرزا عیسے خان

ترخانی جو شاہ بیگ ارغون کی فوج کا سپہ سالار تہا قابض ہوا اور سلطانی خطاب پاکر اپنے نام کا خطبہ و سکہ جاری کردیا پہر مین امیر محمود قابض ہوکر بادشاہ ہوا اور دونو بادشاہون مین کبہی صلح اور کبہی لڑائی رہتی اکبر بادشاہ نے ان دونو کی نا اتفاقی سے شکر پہلے محمود کی سلطنت پر قبضہ کیا پہر میرزا باقی بن میرزا عیسے ترخانی پر فتحیاب ہوا۔

بیالیسوان جس مین اُن بادشاہون کے ذکر مین جو ملتان مین حاکم تہے

مسلمانی سلطنت اول ملتان مین عماد الدین محمد ابو القاسم کی وقت ہوئی پہر اقوام متفرق قابض رہے سلطان محمود غزنوی کے وقت اسپر قوم ملاحدہ قابض تہی اُن سے اوس نے لیا اور مدت تک سلاطین غزنوی کے قبضہ مین رہا پہر قوم قرامطہ ملتان پر قابض رہے اُن سے غوریون نے لیا اور دو سو برس تک شاہان دہلی کے قبضہ مین چلا آیا ۸۰۰ھ مین بسبب عدم توجہ شاہ دہلی کے شیخ یوسف قریشی جو اولاد شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سے تہا شہر والون کے اتفاق سے حاکم بنا اور چند سال حکومت کے پہر

سلطان قطب الدین لنگاہ

فرمان فرما ہوا یہ شخص رہنے والا سہرا نام قوم لنگاہ موضع سوے کا مقدم تہا اس نے بطمع جاہ و مال شیخ یوسف کو لڑکی دی اور اسکا مقرب بنا اور بہزار مکر و فریب شیخ یوسف غالب آکر اُسکو ملتان سے نکالدیا وہ دہلی مین سلطان بہلول لودی کے پاس چلا گیا اُسکے جانیکے بعد قطب الدین خطاب پاکر رہنے سہرا حاکم ہوا سولہ برس حکومت کے ۸۱۴ھ مین مرگیا۔

شاہ حسین لنگاہ بن قطب الدین لنگاہ

اس بادشاہ کے وقت ملتان کی سلطنت نے کمال رونق پائی علاقہ شورکوٹ و جہنگ و چنیوٹ اُسکے قبضہ مین آیا حکومت نے وسعت دکہلائی شیخ یوسف قریشی سلطان بہلول لودہی سے مدد لیکر بڑے لشکر کے ساتہہ ملتان پر چڑہ آیا اُسوقت حاکم ملتان کے پاس

دس ہزار فوج تھی اس نے حکم دیا کہ ہر ایک سپاہی تین تین تیر ایک ہی مرتبہ مخالف کے فوج پر چلائے چنانچہ ایک ہی مرتبہ تیس ہزار تیر لودیہ فوج پر جا پڑا تو ہزاروں مارے گئے باقیماندہ بھاگ گئے شاہ حسین نے فتح پائی اس فتح کا حال سنکر ملک سہراب پدر اسماعیل خان بلوچ فتح خان رد ہیلہ جو اپنے اپنے ملک میں با اختیار حاکم تھے شاہ حسین کی اطاعت میں آئے چوتیس سال شاہ حسین نے سلطنت کی ۹۰۰ھ میں بیمار ہو کر فوت ہوا۔

سلطان محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین لنگاہ

یہ شخص نہایت کم عقل اور عیاش تھا بہ کمال بدنامی و بے انتظامی ستائیس سال سلطنت کے جب کل امرأ و سلطنت کے ناراض ہو گئی تو ہر دیکر ہلاک کر دیا۔

سلطان حسین ثانی بن محمود بن فیروز شاہ بن شاہ حسین

خورد سالی کی عمر میں یہ بادشاہ مسند نشین ہو سنگر خان بلوچ اسکا مدار المہام و وزیر مقرر ہوا اسی عرصہ میں بابر شاہ کیطرف سے سلطان حسین ارغون ملتان پر قابض ہوا اور یہ سلطنت ختم ہوئی

تیتالیسواں جس میں سلاطین اسلام کے ذکر میں جو کشمیر کے خطہ میں بادشاہ رہے

شاہ میر المخاطب بسلطان شمس الدین یہ شخص راجہ رنجن دیو بن شودیو برہمن راجہ کشمیر کا وزیر تھا جب راجہ مرگیا اسکا بیٹا راجہ چندر دیو خورد سال رہا اسلئے رانی کوتاہ دیو راجہ کی رانی فرمان فرما ہوئی چونکہ شاہ میر وزیر سلطنت پر اختیار کلی پا چکا تھا رانی نے اسکے تسلط سے عاجز آکر اسلام قبول کیا اور شاہ میر کو تخت سلطنت کا دیدیا اس روز سے اسلام کی سلطنت کشمیر میں شروع ہوئی اور یہ بادشاہ ۷۴۶ھ میں جان بحق تسلیم ہوا۔

سلطان جمشید بن شاہ میر شمس الدین

اس بادشاہ نے صرف اکیسال سلطنت کے پھر اسکا بھائی علیشاہ پھر غالب آیا اور اسکو قتل کر دیا۔

سلطان علیشاہ المخاطب بعلاؤ الدین کشمیری

یہہ بادشاہ رحیم و کریم و سخی تہا قصبہ علاؤالدین پورہ اپنے آباد کیا ۸۰۰ھ مین مر گیا۔

سلطان شہاب الدین کشمیری

بقول صاحب تواریخ فرشتہ علاؤالدین کا بہائی اور بقول صاحب تواریخ اعظمی اسکا بیٹا تہا اسنے کشمیر کی سلطنت کو وسعت دی کوہ پکہلے و دہمتور اس نے فتح کیا کابل اور کوہ سلیمان پر قبضہ پایا شاہ کاشغر پر غالب آکر تبت کا ملک لیا کشتوار و نگرکوٹ پر فتح پائی فیروز شاہ بادشاہ دہلی کے ساتہہ جنگ کئے قصبہ شہاب الدین پورہ اپنے نام پر آباد کیا بت خانے بہت سے گرائے مسجدین تعمیر کین آخر ۸۱۳ھ مین مر گیا۔

سلطان قطب الدین برادر سلطان شہاب الدین

اس نے شہر سری نگر مین اپنے نام پر قطب الدین پورہ ایک محلہ آباد کر کے تخت گاہ بنایا شاعری مین اسکو کمال دخل تہا چنانچہ یہہ مطلع اسکی تصانیف سے ہے **مطلع** ای بگرد شمع رویت عالمی پروانہ ٭ از لب شیرین تو شوریست در ہر خانہ ۔ سولہ سال اسنے بادشاہی کی ۸۱۹ھ مین مر گیا اسکے وقت سید علی ہمدانی کشمیر مین آئی اور یہہ انکا مرید ہوا۔

سلطان سکندر بت شکن بن قطب الدین کشمیری

یہہ بادشاہ کشمیر کے نامور بادشاہون مین سے ہے اس نے اسلام کے شروع مین سخت کوشش کی مشہور بت خانی گرائے بت شکن خطاب پایا سید علی ہمدانی کا مرید ہوا علم کو ترقی دی اسکے وقت امیر تیمور گورکان کوہ جمون پر آیا اور یہہ اطاعت ظاہر کر کے مورد تحسین ہوا پچیس سال نو مہینے چہہ روز سلطنت کے ۸۱۹ھ مین رحلت کی ٭

سلطان علی المخاطب شاہ علی بن سلطان سکندر بت شکن

اس کے بادشاہ ہو کر حکم دیا کہ میری قلمرو کے کل ہندو مسلمان ہو جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ بہت سے مسلمان سبب بہت قتل مین آنے کے باقیماندہ بہاگ گئے ۸۲۳ھ مین اسنے حج کے سفر کا ارادہ کیا سلطنت شاہی خان اپنے بہائی کے سپرد کی جب روانہ ہو کر سیالکوٹ پہونچا اسکی عورتون نے

جو راجہ جموں کی لڑکی تھی سلطنت کے چھوڑنے پر سخت ملامت کے اسلئے یہہ واپس آیا تھا ہے خان نے اسکو پھر کشمیر مین داخل ہونے نہ دیا اور آپس دونو کی لڑائی ہو کر یہہ پکڑا گیا اور قید کی حالت مین ۸۲۶ھ مین مر گیا۔

شاہی خان المخاطب بزین العابدین

کشمیری بادشاہون مین یہہ بے تعصب بادشاہ تھا اسکے وقت جسقدر سنی و کشمیر سے جلاوطن ہوئے تھے پھر آئے اور آباد ہوئے تالاب لار مین اسنے بڑی عمارت سیر گاہ بنوائی ایک مسجد تعمیر فرمائی بادشاہ کاشغر کے ساتھہ اسنے جنگ آزمائی کی اور فتحیاب رہا بادن سال اس نے سلطنت کے ۸۷۳ھ مین جنت نصیب ہوا۔

حاجی خان المخاطب بشاہ حیدر بن زین العابدین

ایک سال دو ماہ اس نے سلطنت کے ۸۷۳ھ مین بحالت مستی محل سے گر کر مر گیا۔

شاہ حسن ولد حیدر شاہ

یہہ بادشاہ عیاش تھا بارہ سو قوال خوش مقال اسکے دربار مین صرف گانے پر نوکر تھا اسکے بیخبری کے سبب سے ملک مین بے انتظامی ہو گئی میر شمس الدین عراقی نے یا یا سلطان حسین میرزا والی خراسان کے کشمیر مین آکر شیعہ مذہب جاری کیا بہت سے لوگ اس مذہب مین داخل ہو گئے اور عداوت کی بنیاد قایم ہوئی ——— بارہ سال اس بادشاہ نے سلطنت کی ۸۹۳ھ مین مر گیا۔

فتحشاہ بن ابراہیم خان بن سلطان زین العابدین

شاہ حسن کے مرنے کے بعد اول اسکا بیٹا محمد شاہ تخت نشین ہوا مگر بسبب صغر سنی معزول ہو کر فتحشاہ بادشاہ ہوا اسکے وقت شمس الدین عراقی نے امرای قوم کو سب شیعہ کر لئے اور امرای شیعہ و سنی مین سخت تکرار و مجادلہ ہوا ۔ یہہ بادشاہ ایک مرتبہ معزول ہو کر پھر کامیاب ہوا آخر ۹۳۳ھ مین مر گیا۔

محمد شاہ بن شاہ حسن بن حیدر شاہ

فتح شاہ کے بعد محمد شاہ معزول ہو کر پھر بادشاہ ہوا مگر بہ نام تنہا کل ملک قوم چک کے اُمرا تھے ۹۴۳ھ مین مہر ماکری و ملک ابدال و ملک کاجی کی آپس مین لڑائی ہوئی اور تمام ملک چار حصون مین تقسیم ہوا ایک حصہ ملک ابدال دوسرا ملک گوہر تیسرا ملک علے جو تنہا کاجی چک کے حصہ مین آیا بادشاہ کا روزینہ مقرر ہو گیا ۹۳۸ھ مین میرزا کامران ہمایون شاہ کا بھائی کشمیر مین آیا اور تسلط پاکر خطبہ ہمایون شاہ کے نام کا جاری کیا مگر کشمیریون نے جنگ صعب کیا اور محرم خان کامران کے ناظم کو نکال دیا اور پھر مالک ہوئے ۹۴۰ھ مین سکندر خان ولد سلطان سعید خان والی کاشغر نے کشمیر مین آکر اپنا تسلط کر لیا اور کچھ مدت رہکر بسبب بے انتظامے و قحط کے واپس چلا گیا اور محمد شاہ کبھی معزولی اور کبھی بحالی کی حالت مین رہا آخر ۹۴۴ھ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان شمس الدین بن محمد شاہ

اس بادشاہ نے نہایت بے اختیاری کے ساتھ ایک سال سلطنت کے ۹۴۵ھ مین مر گیا۔

اسماعیل شاہ بن محمد شاہ

اس نے اپنے وقت کاجی چک کو کل مختار بنایا اسکی لڑکی اپنے نکاح مین لی چونکہ شیعہ کشمیری بسبب تسلط کاجی چک کے اسکے وقت بڑے زور شور مین تھے سنیون کو یہہ بات ناگوار گزری اور آپس مین سنی شیعہ کی بڑی لڑائی ہوئی اور بادشاہ ۹۴۷ھ مین مر گیا۔

نازک شاہ بن فتح شاہ کشمیری

اسماعیل شاہ کے بعد ابراہیم اسکا بیٹا جانشین ہوا مگر جب میرزا حیدر شیر شاہ بادشاہ دہلی کے مدد سے کشمیر پر متسلط ہوا تو اس نے نازک شاہ کو تخت نشین کیا اور خود مختار کل بنا اس نے کشمیری شیعہ بہت قتل کئے انکو ملک سے نکالدیا آخر انہون نے بڑا مجمع کیا اور میرزا حیدر پر آپڑے میرزا نے جو امردیان کہن اور ۹۵۷ھ مین شہید ہوا بادشاہ

بھی اسی سال مین وفات کے قضا الٰہی تاریخ نکلی +

غازی شاہ چک

یہہ ایک امیر امرائے کشمیر سے تہا قوم شیعہ کے اتفاق سے اپنے آقا کی اولاد کو جو شاہ مرسے کے وقت سے بادشاہ چلے آتے تہے محروم کرکر خود بادشاہ ہوا پہاڑی ملک سے بہت فتح کیا بت کو لے لیا شیعہ مذہب کو رواج دیا اپنے صلبی بیٹے کو بسبب مخالف مذہب کے قتل کیا دو سال دو مہینے سلطنت کے ۹۷۵ھ مین مرگیا ظالم اسکی تاریخ ہے +

حسین شاہ برادر غازی شاہ چک

یہہ بادشاہ اہل تعصب شیعہ تہا اس نے مولانا شمس الدین اور ملا فیروز علمای اہل سنت کو گہر بلا کر قتل کر دیا خود بہی ۹۷۵ھ مین قولنج کی بیماری سے مرگیا چہہ سال حکومت کے -

علیشاہ برادر حسین شاہ

۹۷۸ھ مین اس نے بادشاہ ہوکر حسن چک اپنے بہائی کو قید کیا حیدر خان و سلیم شاہ پسران نازک شاہ کو جو مدعی سلطنت کے ہوئے تہے شکست دے راجہ بہادر حاکم کشتوار پر حملہ آور ہوکر اسکی لڑکی شنکر دیو اپنے پوتے یعقوب خان کی نکاح مین لی فتح خاتون اپنی لڑکی شہزادہ سلیم اکبر شاہ کے بیٹے کے نکاح مین دی اس کے وقت کشمیر مین بے وقت برف برس کر قحط عظیم نمودار ہوا لاکہون کشمیری جلا وطن ہوکر چلے گئے اور یہہ ۹۸۶ھ مین مرگیا -

یوسف شاہ ولد علی شاہ چک

یہہ بادشاہ عیاش و شراب خوار تہا اس لئے کشمیریون نے اسکو معزول کرکر ہندوستان کو نکالدیا اور یہہ اکبر بادشاہ سے مدد لیکر پہر آیا اور قابض ہوا چونکہ اپنے استقلال کے بعد اس نے اکبر کی اطاعت چہوڑ دی تہی اس لئے پہر اکبر کی فوج ۹۹۴ھ مین داخل کشمیر ہوئے اور یہہ کرامرائے اکبری کو جا ملا اونہون نے اسکو قید کرلیا اسکے مقید ہونے کے بعد یعقوب شاہ اسکے بیٹے نے فوج جمع کرکر اکبری فوج کے ساتہہ جنگ کیا اور وہ شکست کہاکر پس پا ہوئے

اس فتح کے بعد یعقوب حاکم ہوا مگر اجلاس کے چند روز بعد شہر کے قاضی کو بلا کر حکم دیا کہ آج کی تاریخ سے نماز کی اذان اہل تشیع کے طور پر تمام شہر مین پڑہی جاے لفظ علی ولی اللہ کا اس مین ایزاد کرو قاضی نے یہہ بات نمانی اور قتل ہوا قاضی کی شہادت کے بعد شہر کے کل سنی جمع ہوگئے اور قاسم خان میر بحری سپہ سالار فوج اکبری کو معہ فوج شہر مین بلالیا یعقوب بادہی خوف کے بہاگ گیا کشمیر مین اکبری تسلط ہوا۔

چوالیسوان چمن شاہان خاندان بابریہ کی ذکر مین جو ہند مین بادشاہ رہے

ظہیر الدین محمد بابر شاہ بن عمر شیخ بن میرزا سلطان ابو سعید

یہہ بادشاہ پہلے ۹۹۳ھ مین بعمر بارہ سال کے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اندجان کے تخت پر بیٹہا مگر اسکے چچہ سلطان احمد والی سمرقند اور اسکے ماموں محمود شاہ والی مغلستان و میرزا مانسیقر نبیرہ میرزا ابو سعید اور اسکے بہائی جہانگیر وغیرہ اسکے ملک کے طامع ہوئے اور یہہ سمرقند و فرغانہ و اخسی و آوش وغیرہ کے مقام پر کئی لڑایان اُن سے لڑا اور شکست کہاکر دو سو چالیس سوار کے ساتہہ بہاگا اور اسی قدر فوج کے ساتہہ سمرقند پر قبضہ کرلیا امیر وقاص شیبک خان اُزبک کے طرف سے وہان حاکم تہا بہاگ گیا ۹۰۶ھ مین شیبک خان فوج لیکر سمرقند پر آیا اور بار چار مہینے محصور رہکر تاشکند گیا وہان سے مغولستان کا رستہ لیا وہان بہی ٹہہرا نہوا حصار شادمان و برند ہوتا ہوا قندز پہونچا اور باتفاق فوج حاکم قندز کے کابل پر یورش کے امیر محمد مقیم بن امیر ذوالنون ارغون بہاگ گیا اس نے کابل و بدخشان و غزنین پر قبضہ کرلیا ۹۱۳ھ مین بعد سزا دہی افغانان غلزی کے قندہار پر حملہ کیا محمد مقیم و شاہ بیگ ذوالنون کے بیٹے بہاگ گئے قندہار بہی اسکا تسلط ہوگیا شیبک خان اُزبک نے محمد مقیم و شاہ بیگ کے مدد کی اور قندہار بابر کے قبضہ سے چہوڑا کر پہر اونکو دیدیا ۹۱۶ھ مین جب شیبک خان شاہ اسمٰعیل صفوی کے جنگ مین مارا گیا تو بابر نے شادمان پر حملہ کیا اور قندز مین ہوتا ہوا شاہ اسمٰعیل سے

اور قوم ازبک پر یورش کی اور فتح پاکر اسی ہزار فوج جمع کرلی بخارا و سمرقند پر قبضہ پایا آٹھ ماہ کے بعد تیمور سلطان و عبداللہ خان و جانی بیگ خان ترکستان سے بخارا پر فوج لائے اور بابر اُن سے شکست کھاکر شادمان کو چلا گیا اور دوبارا شاہ اسماعیل سے مدد لیکر بخارا پر حملہ کیا مگر ایسی شکست کھائی کہ سوائے کابل کے کہیں دم نہ لیا ۹۲۵ھ میں اپنے ہند کی طرف رخ کیا اور پہرہ تک آکر چلا گیا دوسری مرتبہ لاہور دیپالپور تک پہونچا تیسری مرتبہ ستلج تک پہونچکر واپس گیا آخر ۹۳۲ھ میں پندرہ ہزار سوار کی ساتھ سندہ کے راستے ہندوستان میں آیا پانی پت کے میدان میں سلطان ابراہیم لودی ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھ مقابل ہوا اور شکست کھاکر مارا گیا اور بابر دہلی کے تخت پر بیٹھا بڑا بھاری خزانہ دہلی کا اسکے ہاتھ لگا افغانوں کی شورہ و فساد کا انتظام اسنے بآہستگی کیا اُن سے کئی لڑائیاں لڑا رائے چندر بہان چوہان و رانا سانگہ چندیری و کرم سنگھ وغیرہ امراؤ جنہوں نے میوات میں فساد برپا کیا تھا ۹۳۳ھ میں قتل کیے رائے سید نے والی چندیری محاصرہ میں خودکشی کرکر مرگیا قنوج و کالنجر مفتوح ہوئے آخر جمادی الآخر کی پانچوین تاریخ ۹۳۷ھ میں یہہ بادشاہ بیمار ہوکر مرگیا نعش اُس کی دہلی سے کابل کو لے گئے اور دفن کی۔

نصیر الدین محمد ہمایون بادشاہ بن بابر شاہ

بابر کے بعد اس نے ہند کا تخت پایا ملک پنجاب و پشاور و لمغان و کابل و بامیان و حصار فیروزہ اپنے بھائی کامران کو دیدیا میوات کا علاقہ میرزا ہندال دوسرے بھائی کو علاقہ سنبھل میرزا عسکری تیسرے بھائی کو دیا ۹۳۸ھ میں اس نے کالنجر کے راجے کو مطیع کیا پھر جونپور گیا اور محمود بن سکندر لودی کی مجمع کو توڑا پھر چنار پر حملہ کیا شیر خان افغان کا حاکم بمتابعت پیش آیا ۹۴۲ھ میں بہادر شاہ دکھنی نے ہمایون پر چڑھائی کی اور شکست کھاکر چلا گیا ۹۴۳ھ میں شاہ اسماعیل صفوی کی فوج نے قندہار لے لیا اور شیر خان افغان نے قلعہ رہتاس پر قابض ہوکر شورش برپا کی میرزا ہندال اسکے بھائی نے آگرہ میں بادشاہی

اجلاس کیا یہہ خبر پاکر یہہ آگرہ کو چلا مگر شیر خان افغان نے راستہ گھیر لیا عند المقابلہ ہمایون نے شکست کہائی بہت سی فوج گنگا مین ڈوب گئی خود بہی یہہ دریا مین بہہ گیا اور ایک سقا کی مدد سے باہر نکلا وہان سے یہہ آگرہ مین آیا اور میرزا ہندال و کامران سے صلح کی اور چاہا کہ ان کے اتفاق سے شیر خان پر حملہ کرے مگر کامران اسکے بی اجازت پنجاب کو چلا گیا اس نے ناصر میرزا وغیرہ کو فوج دیکر شیر خان کی سرکوبی کو بہیجا اس لڑائی مین شیر خان نے شکست کہائی اور قنوج کو بہاگ گیا قطب خان شیر خان کا بیٹا کام آیا یہہ خبر پاکر ہمایون ایک لاکہہ سوار کے ساتہہ قنوج کو گیا جب دریاے گنگ سے اترا محمد سلطان میرزا نے جو ایک رکن رکین سلطنت تہا کامران کی اغوا کی باعث سے بیوفائی کی اور اپنا لشکر لیکر علحدہ ہوگیا دوسرے مرتبہ یہہ آفت آئی کہ برسات شروع ہوگئی اور ہمایونی لشکر گاہ جو نشیب مین تہی پر آب ہوگئی اسباب خراب ہوگیا فوج متفرق مقامات پر جا اتری ایسے وقت مین شیر خان آپہونچا اور لڑائی شروع کردی تہوڑی سی لڑائی کے بعد ہمایون کے فوج بہاگ نکلی خود بادشاہ دریا مین سے بہزار مشکل نکلا اور آگرہ مین ٹہہرنا مناسب نہ سمجہکر لاہور آیا لاہور سے بہی بہائی اسکے پنجاب وغیرہ کو چہوڑکر کابل کو چلے گئے چندے ہمایون بہکر مین رہا پہر بیکانیر کو گیا وہان کے راجہ کو مخالف پایا پہر راجہ مالدیو کے پاس گیا اور اوسکو مدینت پاکر امرکوٹ کی راہ لی امرکوٹ کے راجہ نے بڑی خاطر کی اور اسی جگہہ شہزادہ اکبر تاریخ پانچوین رجب روز یکشنبہ ۹۴۹ھ مین پیدا ہوا وہان سے قندہار پہونچا وہان میرزا عسکری اسکا بہائی تہا اس نے اس کے پکڑنے کی تدبیر کی اس نے خبر پالی اور ہمراہیون کو وہان ہی چہوڑکر دو سوارون کے ساتہہ نہراسان کو گیا میرزا عسکری نے اسکے پیچہے اسکا خیمہ لوٹ لیا اور شہزادہ اکبر کو قید کیا پہر ہمایون سیستان کے راستے ہرات مین پہونچا اور اپنے حال کا خط بذریعہ سلطان محمد شاہ بن شاہ طہماسپ صفوی شاہ طہماسپ کی خدمت مین لکہہ بہیجا وہان سے یہہ بڑی عزت کے ساتہہ عراق مین طلب ہوا اور چند سال یہہ تجمل شاہانہ اس نے

وہان آرام کیا شاہ طہماسپ نے اپنا بیٹا سلطان اداور امیر بداغ خان قاچار دس ہزار سوار کے ساتھ اسکی مدد پر مامور کیا وہان سے آکر پہلے میرزا عسکری سے قندہار لیا اور حسب الاقرار جو بوقت رخصت کیا تہا یہہ قلعہ شاہزادہ مراد کے حوالے کر دیا پہر کابل پر فوج کشی کی میرزا کامران بہاگ گیا اور یہہ کابل کے تخت پر بیٹہا شہزادہ اکبر سے ملکر خوش ہوا پہر بدخشان کو فتح کیا اور طالقان پر چڑہائی کی اسکے پیچہے کامران پہر کابل مین آکر متصرف ہوگیا اسلیے ہمایون وہان سے معاودت کرکے کابل مین آیا کامران شکست کہاکر محصور ہوا آخر کامران بلخ کو بہاگ گیا اور محمد خان والی بلخ سے مدد لیکر بدخشان کے کسقدر علاقہ پر قابض ہوگیا ہمایون نے بدخشان مین جاکر طالقان کے قلعہ مین کامران کو گہیر لیا کامران باطاعت پیش آیا اور بہائیون مین صلح ہوگئی ۹۵۶ھ مین ہمایون نے بلخ پر لشکر کشی کی راستے مین کامران عسکری دونو بہائی اسکے مقابل ہوئے ہمایون زخمی ہوکر پامیان کو بہاگ گیا کامران نے تیسرے مرتبہ کابل پر دخل پایا مگر ہمایون بہی دوبارا فوج جمع کرکے کابل آیا عندالمقابلہ میرزا عسکری اسیر ہوکر بعد چند مکہ معظمہ کو بہیجا گیا میرزا ہندال قتل ہوا میرزا کامران پنجاب کو گیا ملک آدم قوم کہکڑون کے سردار نے اسکو پکڑکر ہمایون کے پاس بہیجدیا ہمایون نے اسکو اندہا کرکر مکہ شریف کیطرف روانہ کردیا ۹۶۱ھ مین حسب الطلب سلطنت دہلی کے پندرہ ہزار سوار کے ساتہہ اس نے ہند کو کوچ کیا اور بے جنگ و جدل پنجاب پر قبضہ پایا دیپالپور سے آگے بڑہ کر اٹکہ نے فوج بیرم خان کے مقابل ہوئے اور شکست کہاکر بہاگ گئے پہر سکندر شاہ افغان اسی ہزار سوار کے ساتہہ مقابل ہوا اور منہزم ہوکر پہاڑ کیطرف چلا گیا اور ہمایون نے دوبارا دہلی مین داخل ہوکر بادشاہی اجلاس کیا شہزادہ اکبر و خان خانان بیرم خان کو سکندر شاہ کے تعاقب پر بہیجا اور خود دہلی مین رہا آخر چہ مہینے کے عرصہ کے بعد ساتوین ربیع الاول ۹۶۳ھ مین کتاب خانہ کی چہت سے گر کر مر گیا۔

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ بن ہمایون بن بابر

تیرہ برس کی عمر مین یہہ بادشاہ مقام کلانور تخت نشین ہوا اور سنا کہ ہیمون بقال وزیر عدلیشاہ کا بڑا مجمع کرکر اکبر آباد اور دہلی پر قابض ہوگیا ہی اس لیے اکبر شاہ نے سکندر کا تعاقب چھوڑ دیا خضر خواجہ خان بابر شاہ کے داماد کو پنجاب مین مامور کیا اور خود دہلی گیا پانی پت کے میدان مین ہیمون بڑے تجمل و غرور کے ساتھہ اکبر کے مقابل ہوا اگرچہ اسکی فوج اکبری فوج سے کئی حصہ زیادہ تھی مگر ہیمون کے ماتھے پر ایکسا ایسا تیر لگا کہ وہ زخمی ہوکر ہودج مین سر رکھہ کر پڑ گیا اسکی فوج جو ہودج خالی دیکھا بھاگ نکلے اور ہیمون گرفتار ہوکر قتل ہوا سکندر اسکے تعاقب سے تنگ کر قلعہ مانکوٹ مین محصور ہوا اور چھہ مہینے کے محاصرے کے بعد بنگالے کو چلا گیا ۹۶۳ھ مین جونپور و قلعہ گوالیار و غازی پور فتح کیا ۹۶۷ھ مین بیرم خان وزیر باغی ہوا اور عند المقابلہ شکست کھاکر حاضر ہوا بادشاہ نے بنظر حقوق خدمت کے اسکا قصور معاف کیا اور بڑی عزت کی اور وہ رخصت ہوکر مکہ و مدینہ کے سفر کو روانہ ہوگیا راہ مین کسی دشمن کے ہاتھہ سے شہادت پائی اسی سال مین اکبر نے مالوہ پر یورش کی اور باز بہادر سے وہ ملک چھین لیا ۹۶۹ھ مین برہان پور فتح کیا قلعہ چنار پر قبضہ پایا ۹۷۰ھ مین قلعہ اکبر آباد بنوایا خان زمان و بہادر خان جونپور کے مفسدون کو سزا دی دوسرے مقابلہ مین وہ گرفتار ہوکر قتل ہوے ۹۷۵ھ مین اکبر نے رانا کے ملک مین داخل ہوکر قلعہ چتور کا محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا اور لڑائی ہوتی رہی جب جیمل مالک قلعہ تنگ آیا تو اس نے پہلے اپنی عورت کو مار دیا مال و اسباب جلا دیا اور دس ہزار آدمی کے ساتھہ قلعہ سے نکلا اور ایسا لڑا کہ مارا گیا ۹۷۶ھ مین پہلے اکبر اجمیر پھر سیکڑی کو گیا ۹۷۷ھ مین شہزادہ سلیم مقام سیکڑے پیدا ہوا اور بڑی بڑی عمارات فتح پور مین بنوائی شیخ سلیم چشتی تعمیر ہوئی بادشاہ پیادہ اجمیر کو گیا پھر احمد آباد مین آیا اور خواجہ فرید گنج شکر کے زیارت کی کلیان مل راجہ بیکانیر سے لڑکی لی ۹۷۹ھ مین گجرات کا ملک فتح ہوا علاقہ ٹٹہ تصرف مین آیا سیر کے

علاقہ پر قبضہ پایا کابل بسبب مرجانے محمد حکیم میرزا کے زیر حکومت اکبری کے آگیا ۹۸۴ھ مین کشمیر فتح ہوئی ۹۸۷ھ مین اکبر خود کشمیر کی سیر کو گیا ۱۰۰۱ھ مین شاہزادہ مراد گجرات و دکھن کی حکومت پر مامور ہوا اوس نے وہان جاکر احمد نگر فتح کیا سہیل خان امیر الامرائے عادلشاہی ستر ہزار سوار کے ساتھہ شہزادی کے مقابل ہوا اور زخمی ہوکر بھاگ گیا ۱۰۰۴ھ مین شہزادہ مراد بسبب کثرت پینے شراب کے مرگیا اور شہزادہ دانیال کو دکھن کی حکومت ملی الہ آباد مین شہزادہ سلیم باغی ہوا قلعہ اسیر اکبری قبضہ مین آیا ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور نے اطاعت قبول کی ۱۰۱۱ھ مین شیخ ابوالفضل میر منشی جو دکھن سے آتا تھا راستے مین بایمای شہزادہ سلیم نرسنگہ دیو بوندیلہ کے ہاتھہ سے قتل ہوا بادشاہ نے شہزادہ سلیم کی سزادہی کے لیے خود الہ آباد جانے کا ارادہ کیا مگر بسبب مرجانے مریم مکانی والدہ شہزادہ سلیم کے توقف رہی ۱۰۱۳ھ مین شہزادہ دانیال برہان پور مین بیمار ہوکر مرگیا بادشاہ نے اسکا نہایت غم کیا اور خود بھی بیمار ہوکر بدہ کے روز تیرہوین جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ مین وفات پائی اکیاون سال سلطنت کی چوسٹھہ سال کی عمر پائی۔

محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ بن اکبر بادشاہ

پنجشنبہ کے روز چودہوین جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ مین یہہ بادشاہ آگرہ کے تخت پر بیٹھا شہزادہ خسرو اسکا بیٹا جسکو اکبر نے جہانگیر کی بغاوت کے وقت ولیعہد کیا تھا برسر فساد ہوا آگرہ سے بے اجازت لاہور کو چلا آیا بادشاہ نے اسکا تعاقب کیا اور ایک ہی لڑائی مین اسکی فوج متفرق ہوگئی اسکے امراؤ پکڑے گئے شہزادہ دریا چناب سے اوترتا ہوا پکڑا گیا لاہور کے باہر بھانسیان قائم ہوکر شہزادہ کی خیرخواہ اسکے روبرو قتل ہوئے شاہزادہ قید ہوا ۱۰۱۷ھ کو شاہزادہ پرویز باتالیقی آصف خان وراجہ مان سنگھہ دکھن کیطرف مامور ہوا شیر افگن خان نے نورجہان بیگم دختر غیاث بیگ طہرانی بادشاہ کی اشارہ سے قطب الدین خان کے ہاتھہ سے مارا گیا نورجہان بیگم بادشاہ کے نکاح

مین آئی غیاث بیگ نورجہان کا باپ وزیر بنا ۱۰۲۲ھ مین رانا امرسنگھ بن رانا پرتاپ سنگھ بن رانا اودی سنگھ نے بسبب شہزادہ خورم اطاعت قبول کی ۱۰۲۶ھ مین بادشاہ مندر مین گیا ملک عنبر وغیرہ امرائے دکھنی اطاعت مین آئے ۱۰۲۹ھ مین ملک عنبر نے پھر کشی کی اور شاہزادہ خورم اُسکی سزا دہی کو مامور ہوا بادشاہ کشمیر کے سیر کو گیا اور ارادہ کیا کہ ہر سال کشمیر کو جایا کریگا چونکہ نورجہان بیگم نے بادشاہ کی مزاج پر سخت تسلط پالیا تھا اور اُسکی تجویز سے شاہزادہ خورم کا ایک علاقہ جاگیر ضبط ہوکر شہریار کو ملگیا تھا اسواسطے شاہزادہ خورم پر ملا باغی ہوگیا اور بڑا لشکر لیکر دہلی کو آیا راجہ بکرماجیت اوسکے مقابلہ پر مامور ہوا اور عند المقابلہ مارا گیا پھر بادشاہ شہزادہ کے تنبیہ کے لئے خود سوار ہوا اور شہزادہ مالوہ کو چلا گیا ۱۰۳۴ھ شہزادہ خورم نے شہزادہ پرویز کے مقابلے سے شکست کھائی اور قلعہ رہتاس کو چلا گیا مہابت خان خانخانان نے اس جنگ مین بڑی خدمتین کین تھین اسلئے بادشاہ اُسپر بڑا مہربان ہوا مگر چند روز مین نورجہان بیگم نے مہابت خان کو شہزادہ خورم کے ساتھ سازش ہونے کی تہمت لگائی اور بادشاہ اُسکی گرفتاری کے فکر مین ہوگیا مگر مہابت خان نے کابل کے سفر مین بادشاہ پر قابو پاکر اپنی قید مین کرلیا اور نورجہان کے لشکر کو شکست دے بادشاہ کو بعزت وحرمت کابل لے گیا وہان جاکر چھوڑدیا بادشاہ کی آزادی کے بعد نورجہان بیگم مہابت خان کے قتل کے فکر مین ہوئی اور وہ بھاگ گیا ماہ صفر ۱۰۳۶ھ کو شاہزادہ پرویز برہان پور مین مرگیا شہزادہ خورم نے پھر استقلال بہم پہونچایا مہابت خان نے اوس سے سازش کرلی آخر ماہ صفر ۱۰۳۷ھ مین بادشاہ نے کشمیر مین ضیق النفس کی بیماری سے بیمار ہوکر لاہور کو معاودت کی راستہ مین ۲۷ ماہ صفر کو مرگیا آصف خان وزیر نے شاہزادہ داور بخش کو مصلحتاً تخت نشین کیا لاہور مین شہریار نورجہان کے داماد نے شاہی اجلاس کیا لاہور مین پہونچکر شہریار اور داور بخش کی آپس مین لڑائی ہوئی شہریار گرفتار ہوکر مکحول ہوا اور شہزادہ خورم

باتفاق مرہٹے گجرات کے دکھن سے اکبرآباد مین آیا اور تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر آصف خان وزیر نے داور بخش کو قید کرلیا اور آگرہ مین پہونچکر سرفرازی پائی۔

ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ غازی

جلوس کے دن اس بادشاہ نے چار کروڑ اسی لاکھہ روپیہ نقد جاڑکر سنگھاسن مین جار سو موضع بادشاہی کی حصول کے شکرانہ مین وقف کئے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے ساتھہ کیا ۱۰۴۱ھ مین فرنگیون نے ہوگلی مین قلعہ بنوایا قاسم خان ناظم بنگالہ نے اسکو بارود دیکر اوڑا دیا ہزار ہزار چار سو فرنگی قتل مین آئے ایک ہزار مسلمان شہید ہوا دس ہزار مسلمان جو فرنگیون کی قید مین تھے رہا ہوئے ۱۰۴۴ھ مین بروز نوروز تخت مرصع برجسکا نام تخت طاؤس تھا اجلاس کیا یہہ تخت سات برس کے عرصہ مین ایک کروڑ روپیہ صرف ہوکر بنا تھا اسی لاکھہ روپیہ کا جواہر اور ایکہزار تولہ سونا اسکی تیاری مین صرف ہوا محمد شاہ کے وقت تک یہہ تخت شاہان چغتائی کے پاس تھا پھر نادرشاہ ایرانی لے گیا ۱۰۴۶ھ مین علی مردان خان قلعدار قندہار نے شاہ عباس صفوی سے برخلاف ہوکر قلعہ شاہجہان کے سپرد کیا اور خود حاضر ہوکر امرائے دربار مین منسلک ہوا نظامت کشمیر اور پنجاب بھی اُسکے سپرد ہوئی ۱۰۴۸ھ مین خیبر بکلانہ مفتوح ہوا اسی برس مطیع ہوا بادشاہ کابل اور کشمیر کو گیا عمارت باغ شالامار و مقبرہ جہانگیر کی ختم ہوئی قلعہ لاہور کی عمارت شروع ہوئی اکبرآباد مین بمقبرہ ممتاز محل کی عمارت کی تیاری ہوئی ۱۰۵۲ھ مین بادشاہ اجمیر مین گیا اور ایک بڑی دیگ جسمین اکیسو چالیس من چاول پختہ ہون بنواکر وقف کی اور ایک مسجد سنگین کی بنوانے کا حکم دیا ۱۰۵۶ھ مین شاہجہان بدخشان کو گیا اور نذر محمد خان والی بلخ و بدخشان پر فتحیاب ہوکر ستر لاکھہ روپیہ کا مال لیا ۱۰۶۰ھ مین شہر شاہجہان آبادآباد ہوا قلعہ و مسجد جامع تعمیر ہوئی نواب سعداللہ خان و یہا درخان و راجہ جسونت سنگھ قلعہ قندہار کی تسخیر کے لیے جو شاہ عباس کے قبضہ مین آگیا تھا مامور ہوئی اورنگ زیب شہزادہ بھی ملتان سے

اودھر بھیجا گیا مگر قلعہ فتح نہ ہوا بلکہ پھر بھی کئی مرتبہ فوج شاہجہانی بسرکردگی دارا شکوہ وغیرہ قلعہ قندار پر بھیجی گئی مگر کامیابی نہ ہوئی ۱۰۶۵ھ مین دارا شکوہ ولی عہد ہوا ملک پنجاب کا اسکو جاگیر مین ملا شہزادہ مراد بخش کو گجرات اور اورنگ زیب کو دکن شاہ شجاع کو بنگال کی ولایت سپرد ہوئی ۱۰۶۷ھ مین بادشاہ بیمار ہوگیا بادشاہ کے بڑے بیٹے دارا شکوہ نے کل اختیار سلطنت پر پایا اور شہزادے بدظن ہوگئے جابجا باغی ہوکر اپنے خطبے سکہ جاری کر دیئے سلیمان شکوہ بن دارا شکوہ محمد شجاع کے مقابلہ کو مامور ہوا اور بنارس مین لڑائی ہوئی اورنگ زیب ٹہرا شکر لیکر اکبر آباد کو آیا شہزادہ مراد بخش اورنگ زیب کی شامل ہوا دارا شکوہ بڑی فوج لیکر انکے مقابل ہوا اور شکست کھا بھی بھاگ کر لاہور کو چلا گیا اورنگ زیب نے دار الخلافت پر قابض ہوکر بادشاہ کو قید کر لیا شاہزادہ مراد بخش بھی اسکی قید مین آیا دارا شکوہ کے تعاقب مین بیجاپور تک گیا جب وہ سندھ کو بھاگ گیا تو عالمگیر الہ آباد مین آیا اور شاہ شجاع کو شکست دی اور اجمیر پہونچا دارا شکوہ نے باوجود قلت فوج کے اسکے ساتھ سخت جنگ کیا آخر بھاگا اور چاہا کہ قندھار کو جائے جب دادر کے مقام پر پہونچا وہان کے زمیندار نے جو دست پروردہ اور مرہون منت دارا شکوہ کا تھا اسکو مکر و فریب کے ساتھ پکڑ کر عالمگیر کے پاس بھیجدیا عالمگیر نے اسکو شہید کر دیا شہزادہ مراد بخش بھی مقتول ہوا شاہجہان بادشاہ سات برس تک بیٹے کی قید مین رہا ۱۰۷۶ھ مین بیمار ہوکر مر گیا تیس سال سلطنت کی چھہتر سال کی عمر پائی۔

ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی

یہہ بادشاہ باپ کو قید اور بھائیون کو قتل کرکے ۱۰۶۸ھ مین تخت نشین ہوا شہر اورنگ آباد اسنے آباد کیا ولایت دکن بیجاپور وحیدر آباد وگلکندہ وغیرہ پر قبضہ لیا سندھ تک اس کی عملداری ہوگئی بڑے بڑے رجے آشام وکامروپ وغیرہ جو منحرف ہوگئے تھے اس نے مطیع کئے بسبب تعصب مذہبی کے ہزارون بت خانے گرائے مسجدین بنوائین ہزارون ہندؤن

بزور مسلمان کیا گوبند سنگھ سکھوں کے گرو نے جو پنجاب مین شورش برپا کیا اور کوہستان کے حوالی کے ملک مین دست انداز ہوا اسکو جلا وطن کیا اسکے بیٹے سرہند مین قتل کئے ۱۷۱۲ء مین بندو نامیہ فقیر ون نے بڑا مجمع کیا ایک عورت جسکے ساحرہ ہونے کی مشہور ہو گئی تھی اسکی پیشوا ہوئی علاقہ نارنول نہون نے لوٹ لیا بادشاہ نے شہزادہ محمد اکبر کو انکی سرکوبی کے لئے بھیجا اور وہ سہند و بمقابلہ پیش آرے آخر مارے گئے اس بادشاہ کی سلطنت کے وقت اگرچہ انتظام اچھا رہا مگر مرہٹون کے فساد سے بڑی بے انتظامی پیدا ہو گئی پہلے سیوا جی مرہٹے نے غارت گری سے جمعیت حاصل کر کے بہت فوج جمع کر لی اور افضل خان بادشاہی سپہ سالار کو دکن مین مار ڈالا اور بڑی لوٹی بیجاپور کے قریب تک اسنے ملک لوٹ لیا اسلئے شائستہ خان سپہ سالار سیوا جی کی سرکوبی کو گیا خنگ مین اسکا بیٹا مارا گیا اور وہ واپس آیا سیوا جی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور ایک کرور روپیہ کا مال لے گیا اسواسطے دوبارہ عالمگیر نے راجہ نا ہر کو بمقابلہ رفوج دیکر سیوا جی کے مقابلہ پر بھیجا وہ جو امرد سیوا جی کو پکڑ لایا اور مرہٹون کی فوج اُسنے منتشر کر دی مگر سیوا جی چند ماہ کے بعد قید سے بھاگ گیا اور دوبارہ اجتماع کر کر اُسنے اضلاع مغربی لوٹ لئے شہر سورت کو دوسری مرتبہ غارت کیا قلعہ سنگیر جو بہادر کے ملک مین واقع ہے دخل پاکر اُسنے اپنا خطاب راجہ مقرر کیا گولکنڈہ پر بھی اُسنے حملہ کیا اور رعایا سے بہت سا روپیہ لیا گولکنڈہ متصرف ہو کر اُسنے شاہانہ جلاس کیا اور مقام جنجی ویلور وغیرہ مین اپنی فوج مامور اور مدراس و سرنگاپاٹم تک متصرف ہو کر بمبئی پر یورش کی مگر دخل نہ ہوا اس اوج پر جب اسکی حکومت پہونچی تو بیمار ہو کر مر گیا اور اُسکے بیٹے سنبھاجی نے گدی پائی اوس کی سرکوبی کو لشکر مامور ہوا اور وہ گرفتار ہو کر قتل ہوا اسکے مارے جانے کے بعد دوبارہ سلطنت عالمگیر کے مقامات مفتوحہ مرہٹون مین ہو گئی ۱۷۰۷ء مین عالمگیر بادشاہ پچاس سال سلطنت کر کے مر گیا اور محمد اعظم شاہ تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شاہزادہ عظیم الشان بنگالہ سے ستر ہزار سوار کے ساتھہ اکبر آباد مین آیا اور بہادر شاہ نے کابل سے بڑی فوج کے ساتھہ حرکت کی اور متھرا تک آ پہونچا اور بہ اتفاق شاہزادہ عظیم الشان نے اعظم شاہ کے ساتھہ جنگ کیا جس مین اعظم شاہ معہ اپنے

بیٹون سمیت ذوالفقار خان کے مارا گیا۔

ابو المظفر قطب الدین محمد معظم بہادر شاہ عالم بادشاہ غازی

اپنے بھائی اعظم شاہ کو قتل کرکر تخت نشین ہوا ذوالفقار خان نواب کو آصف الدولہ کا خطاب بخشا منعم خان خانان کو وزیر بنایا چونکہ دکہن کا ملک پر آشوب تہا علوس کے پہلے ہی سال بہادر جیر مین گیا راجے سنگہ و بجے سنگہ پسران راجہ جسونت سنگہ سے راٹہور وجودہ پور کا ملک لیا وہان سے اپنے بہائی شہزادہ کام بخش و غازی الدین کے رفع فساد کے لئے دکن مین داخل ہوا عند المقابلہ شہزادہ کام بخش زخمی ہوکر مرگیا پہر بادشاہ بسبب فساد بندا جوگی گورو گوبند سنگہ کے چیلے کے جسنے سرہند وغیرہ بہت سا ملک پنجاب کا لوٹ لیا تہا پنجاب کیطرف آیا سکہہ شکست کہاکر بہاگ گئے اور بادشاہ نے لاہور مین جہنے مقام کیا اور وہان ہی بیمار ہوکر ۱۱۲۴ھ مین مرگیا بادشاہ کے مرنے کے بعد ذوالفقار خان کی تجویز سے یہہ تجویز قرار پائی کہ دریاے راوی سے لیکر پشاور و کابل وغیرہ تک تمام ملک شاہزادہ رفیع الشان کے متعلق رہے اور اکبر آباد و صوبجات دکن و خاندیس و برہان پور و بیجاپور شہزادہ محمد حیات کے زیر حکم ہوا اور لاہور و دہلی و ملتان و اورنگ آباد و بنگالہ و سندہ و ٹہٹہ شہزادہ محمد معز الدین کے زیر حکم تصور کیا جائے خطبہ و سکہ کل ملک مین محمد معز الدین کے نام کا جاری رہے اور چوتہا بہائی عظیم الشان بالکل محروم کیا جائے جب یہہ خبر عظیم الشان نے پائی مستعد فساد کے ہوا مگر تینون بہایون نے باہم ملکر اسکو قتل کر دیا چونکہ عظیم الشان کا خزانہ و مال بیشمار باقی تہا اسکی تقسیم بہایون نے بحصص مساوی چاہی مگر محمد معز الدین نے اوس مین سے ایک حصہ دینا منظور نہ کیا اس لئے دو بہائی اتفاق کرکر معز الدین کے ساتہہ مستعد جنگ کے ہوئے اور لڑائی مین دونو مارے گئے

محمد معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ بن محمد معظم بہادر شاہ

تین بہایون کو قتل کرکر یہہ بادشاہ لاہور مین تخت نشین ہوا اسد خان کو وکالت اور اوسکے

بیٹے ذوالفقار خان کو وزارت کو گلتاش کو امیر الامرائی و بخشی الملکی دی بھائیون کے
امراؤ و مصاحب بہت سے ماری امیر عبد اللہ خان و حسین خان سادات بارہہ جو شہزادہ محمد
فرخ سیر کے ماتحت عظیم آباد مین تھے اُنکو لکھا کہ شہزادہ فرخ سیر کو قید کر بھیجدین یہہ خبر پاکر
فرخ سیر نے حسین علیخان و عبد اللہ خان و غازی الدین عرف احمد بیگ کہونکے ساتھہ سازش
کرلی اور بڑا لشکر مہیا کرکے الہ آباد کو آیا بادشاہ بھی اکبر آباد تک پہونچا فرخ سیر جمنا سے
پایاب اُتر آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی آخر بادشاہ نے شکست کہائی اور
بھاگ کر دہلی مین پہونچا اسد خان نے اسکو قید کرلیا جب فرخ سیر دہلی مین پہونچا تو اسکے حکم سے
۱۱۲۵ھ سن تتمہ کے ساتھہ مارا گیا ایک سال چار مہینے سلطنت کے۔

محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ بن اورنگ زیب عالمگیر

اس بادشاہ نے جب سلطنت پائی حسین علیخان سید بارہہ کو امیر الامرائی عنایت فرمائی اسکے
بھائی عبد اللہ خان کو قطب الملک کے خطاب سے مخاطب کرکے وزارت کا عمدہ بخشا وہ دونو
کل مختار و مدار المہام سلطنت کے قرار پائے کچھہ مدت تک بادشاہ برائے نام بادشاہت کرتا رہا
آخر خود مختاری کا طالب ہوا اور باہم عداوت قائم ہوئی چونکہ اُسوقت وہ دونو بھائی
کل سلطنت پر محیط تھے اُنہونے بادشاہ کو پکڑ کر قید کردیا چند روز یہہ قید مین رہا آخر ۱۱۳۱ھ
مین تتمہ کے صدمہ سے شہادت پائی سات برس بادشاہت کی اس بادشاہ کے وقت بندا
جوگی گوبند سنگھ کے چیلے نے پنجاب مین فساد برپا کیا بادشاہ نے عبد الصمد خان
دلاور جنگ کو اوسکی سرکوبی کے لئے مامور کیا اُسنے بندا کو پکڑ لیا اور دہلی مین بھیجدیا چند
ماہ وہ قید رہا آخر بادشاہ کے حکم سے گردن مارا گیا۔

روشن اختر محمد شاہ بن مجستہ اختر بن جہاندار شاہ بن بہادر شاہ بن عالمگیر

فرخ سیر کے بعد محمد شاہ قید سے نکلکر بادشاہ ہوا حسین علیخان و قطب الملک عبد اللہ خان
کل مختار ہوئے مگر بادشاہ ان کی طرف سے بے فکر نہا اور چاہتا تہا کہ کسی طرح ان کے

تسلط سی رہائی پاوی اور باتفاق چند اُمراؤ کے دو شخصون کو حسین علیخان کے قتل پر مستعد کرکر دکھن کے سفر مین اسکو قتل کرادیا یہہ خبر پاکر قطب الملک عبد اللہ خان نے جو دہلی مین تہا بادشاہ پر فوج کشی کی اور آپس مین سخت لڑائی ہوئی آخر قطب الملک پکڑا گیا اور قید مین ہے مرگیا الکیسوین سال جلوس کے نادرشاہ ایرانی دہلی پر حملہ آور ہوا پانی پت کی میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ ہوا آخر صفائی ہوئی اور نادرشاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین گیا اور قلعہ مین رہا تیسرے روز بازار مین افواہ ہوگئی کہ محمد شاہ نے نادرشاہ کو قلعہ مین قتل کردیا ہے یہہ خبر پاکر شہر کے چند اوباش نے نادرشاہ کی لشکر پر دست درازی شروع کی چند قزلباش قتل کرڈالے یہہ خبر جب نادرشاہ نے پائی قہر نادری جوش مین آیا اور مسجد روشن الدولہ مین بیٹہکر شہر کے قتل و غارت کا حکم نافذ کیا ایک پہر تک شہر قتل ہوتا رہا پہر بہر ارمنت اُمرای دہلی کے حکم امان کا ملا نادرشاہ نے کروڑون روپیہ کا مال و نقد و جواہرات و تخت طاؤس شاہجہانی خزانہ شاہی سے لیا کروڑون روپیہ نقد اُمرای دہلی اور شہر والون سے جرمانہ وصول کیا اور واپس چلا گیا بعد چند سال کے احمد شاہ ابدالی کابل سے ہندپر حملہ آور ہوا وزیر قمرالدین خان و شہزادہ احمد شاہ اُسکے مقابلہ پر بہیجے گئے وزیر قمرالدینخان جنگ مین کام آیا امیر معین الملک اوسکے بیٹے نے فتح پائی ابدالی شاہ شکست کہاکر واپس ہوا — انہین دنون مین محمد شاہ بیمار ہوا اور تیس سال کی سلطنت کے بعد ۱۱۶۱ھ مین مرگیا ٭

احمد شاہ بن محمد شاہ

اس بادشاہ کے وقت ابو منصور خان نے وزارت پائی جاوید خان خواجہ سرای بادشاہ کا معتبر ہوگیا اُس نے بادشاہ کو عیش و عشرت مین ڈالدیا اس لئے ابو منصور خان نے اوس کو مار ڈالا بادشاہ اسبات سے نہایت رنجیدہ ہوا اور منصب امیر الامرائی و بخشی الملک کا غازی الدین خان کو عطا کیا ابو منصور خان دہلی سے بہاگ کر سورج مل جاٹ کے پاس چلا گیا اور

اوسکے اتفاق سے آکر محاصرہ دہلی کا کر لیا بادشاہ نے نجیب خان روہیلے کو اپنی مدد پر بلایا اُس نے آکر ابو منصور کو شکست دے اور ابو منصور لکھنو کو چلا گیا اس فتح کے بعد نجیب خان اور غازی الدین کا میل ہو گیا چند روز کے بعد غازی الدین کے ساتھ بادشاہ کی رنجش پیدا ہو گئی اور چاہا کہ ابو منصور کے پاس لکھنو کو چلا جائے جب دہلی سے چلکر سکندرہ کے پاس پہونچا غازی الدین کے اشارہ سے مرہٹون کی فوج نے بادشاہی خیمہ لوٹ لیا احمد شاہ بھاگ کر پھر دہلی مین آیا غازی الدین نے پکڑ کر اسکو ۱۱۶۵ھ مین اندھا کر دیا چار سال چھ ماہ اسکی سلطنت رہی۔

عزیز الدین محمد بن معز الدین بن بہادر شاہ الملقب بعالمگیر ثانی

غازی الدین کی اجازت سے عالمگیر ثانی بادشاہ ہوا اسکے وقت احمد شاہ ابدالی پھر ہند مین آیا دہلی مین پہونچکر اس نے بڑی خرابی برپا کی بڑی بڑی عمارتین گرائین خزانہ شاہی اور اُمراؤ اور رعایا سے کروڑون روپیہ لئے جسکی تعداد ایک سنکھ تک پہونچگئی تھی محمد شاہ کی لڑکی اس نے اپنے بیٹے تیمور کے نکاح مین دی اور عالمگیر ثانی کی لڑکی اپنے نکاح مین لی اور دہلی کا بدستور عالمگیر ثانی کو دیکر واپس چلا گیا اُسکے جانے کے بعد غازی الدین خان نے بادشاہ کو قتل کر کے نعش اُسکی جمنا مین پھینکدی اور خود جاٹون کے پاس جاکر پناہ گزین ہوا مرہٹون نے جب میدان خالی پایا اپنا تسلط ملکون مین جما لیا پنجاب سے شاہزادہ تیمور بن احمد شاہ ابدالی کو نکالدیا خود متصرف ہو بیٹھے یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پھر ہند مین آیا پانی پت کے میدان مین اسکی مقابل ہوئی اور شکست فاحش کھائی اسّی ہزار آدمی مرہٹون کا مارا گیا وتاسندیا اور انکا لشکر کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب بلکر مرہٹہ سے ہوئی اسکو بھی شکست ہوئی تمام فوج ماری گئی اور وہ چند آدمیون کے ساتھ بھاگ گیا اسی سال مین سردار شیو دیورے مرہٹہ ایک لاکھ چالیس ہزار فوج جمع کر کے اور جاٹون کے مدد ہمراہ لیکے دہلی کو آیا احمد شاہ ابدالی دریاے جمنا سے پار ہو کر مرہٹون کے مقابل ہوا اور باوجود قلت فوج کے دشمنون پر فتحیاب ہوا بائیس ہزار ہندو قید مین آئے پچاس ہزار گھوڑے اور بہت سے توپین وخزانہ لوٹ مین لیا اس انتظام کے بعد احمد شاہ نے

کابل کو کوچ کیا اور شاہ عالم ثانی کو تخت نشین کر گیا۔

شاہ عالم ثانی

تخت نشینی کے چند ماہ بعد غلام قادر روہیلے نے بادشاہ پر غالب آکر بادشاہ کو اندھا کر دیا پھر جب سندیا مرہٹے نے دہلی کو فتح کیا تو بادشاہ اسکی قید مین آگیا آخر ۱۸۰۳ عیسوی مین دہلی انگریزون نے لی تو بادشاہ کے ایک لاکھ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر کر دی اور وہ نادم زیست لیتا رہا ۱۸۰۶ مین مر گیا۔

اکبر شاہ ثانی بادشاہ

اسکے وقت کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدود تک پہونچگئی تہی مدت العمر یہہ ایک لاکھ روپیہ ماہواری سرکار کمپنی انگریز سے پاتا رہا قلعہ دہلی کے اندر اسکی حکومت رہی آخر بروز جمعہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۸۳۷ ہجری مین اسنے وفات کی ۸۱ برس کی عمر پائی۔

سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ

یہہ آخری بادشاہ خاندان بابری کا ہے شعر گوئی مین اسکو کمال دخل تہا اسکا دیوان اشعار مشہور ہے ۱۸۵۷ عیسوی مین یہہ بادشاہ ہوا ۱۸۵۸ تک ایک لاکھ روپیہ تنخواہ پائی پھر انگریزون کے ہندوستانی و یوربی فوج سپاہ مستعد فساد و باغی ہو کر دہلے مین جمع ہوئے اور اسکو بادشاہ بنایا یہہ بہی فوج کے ساتھہ عاصی ہوا بعد فتح دہلی کے انگریزون نے اسکا روزینہ بند کر دیا اور دہلی سے لیجا کر رنگون ملک برہما مین قید رکھا چند سال یہہ مع اپنے بھائی جوان بخت اور زینت محل عورت کے قید رہا آخر بہزار عجز و ناتوانی و بیکسی فالج کی بیماری سے بیمار ہو کر ۱۸۶۲ ہجری مین مر گیا۔

پینتالیسوان جمعہ ذکر شاہان افغانی کی ذکر مین جو ہندوستان مین فرمان فرما رہے

شیر شاہ سور افغان اسکا اصلی نام فرید خان تہا اور اسکا دادا ابراہیم موضع غلبہ

تابع نارنول مین رہ کر اسپ فروشی کیا کرتا تہا پہر سکندر شاہ لودی کے وقت وہ جمال خان
جونپور کے حاکم کے پاس نوکر ہوا پہر حسن خانی سکا بیٹا شیر شاہ کا باپ امارت کے درجہ کو پہونچا
اور پرگنہ سہسرام وٹانڈہ جاگیر مین پاکر وہان رہنے لگا شیر خان بدستور جمال خان کے پاس نوکر
رہا جب لودیون کی سلطنت جاتی رہی تو یہہ بہار کے حاکم کے پاس چلا گیا اور شیر مار کر
محمد شاہ حاکم بہار سے خطاب شیر خان کا حاصل کیا چند سال وہان رہ پہر ملک جنید برلاس کے
خدمت مین جو شاہ بابر کا ایک سفر مین تہا آیا ایک روز یہہ ملک جنید کے
ساتہہ بابر شاہ کے روبرو گیا بادشاہ اسکو دیکہہ کر جنید کیطرف مخاطب ہوا اور کہا کہ اس
شخص کے قیافہ سے مجہکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص شریر اور خونریز ہے تم اسکو قید کر لو یا
مار ڈالو کسی طرح کی نیکی کی امید اس سے نہ رکھو یہہ بات سنکر شیر خان وہان سے بہاگا اور
پہر بہار کو چلا گیا اور حاکم بہار کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے خورد سال کا مختار بنا چونکہ اس
وقت تاج خان حاکم قلعہ چنار گڈہ مر گیا تہا وہ قلعہ لیکر اس نے علیحدہ حکومت قائم کر لی اور
دنون مین بابر شاہ مر گیا اور ہمایون شاہ بادشاہ ہوا سلطان سکندر لودی نے پٹنہ پر
قبضہ پایا اس نے سکندر کی متابعت کر لی اور اسکے اتفاق سے جونپور مین جاکر وہ ملک
ہمایون کے قبضہ سے چہوڑا لیا ہمایون نے جونپور پر فوج کشی کی اور جون پور پہر لے لیا
۹۴۵ھ مین سکندر لودی مر گیا تو یہہ پٹنہ و بنگال مین خود سر حاکم ہو گیا ہمایون نے
اسپر لشکر کشی کی پہلے پہہ متابعت پیش آیا مگر جب ہمایون نے گجرات پر مہم کی تو یہہ
پہر بر سر فساد ہوا گجرات سے واپسی کے وقت ہمایون نے اسکیطرف رخ کیا اس نے راجہ
چنتامن حاکم رہتاس کو فریب دیکر قلعہ لے لیا وہان اپنے قبایل رکہے اور خود ہمایون
کے ساتہہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کہاکر چنار کو بہاگ گیا ہمایون اسکے کل علاقہ متعلقہ پر قابض
ہو گیا اس فتح کے بعد ہمایون نے حکم دیا کہ اب تین ماہ تک ہم عیش و عشرت مین ہین کوئی
شخص اس عرصہ تک کسی طرح کی بیخبر ہمکو نہ ستاے ورنہ قتل ہوگا شیر خان کو جب بہت قدر فرصت

مل گئی تو اُس نے بہت فوج جمع کی اسی غفلت کے وقت میرزا ہندال ہمایون کا بھائی اگرہ مین باغی ہوگیا تین مہینے کے جش کے بعد ہمایون کی آنکھہ کھلی اور شیر خان پر حملہ کیا اور شکست کھائی یہی حال دوسری اور تیسری لڑائی مین ہوا آخر سلطنت سے دست بردار ہوکر ایران کو چلاگیا کل ہندوستان کا بادشاہ شیر خان ہوگیا بادشاہ ہوکر اس نے پنجاب مین قلعہ رہتاس کا بنوایا پھر راجہ پورن چند پر لشکر کشی کی اور فتحیاب ہوکر اسکو قتل کیا پھر راجہ مالدیو حاکم اجمیر و جودہ پور و میرٹھہ پر فوج لیگیا اور غالب آیا ہند مین اسنے سرائین بہت بنوائین مہمان خانے تعمیر کیے مہمانون کے لئے خرچ روزمرہ اپنی سرکار سے دیا چوری رہزنی قزاقی کی بیخ اکھاڑ ڈالی ملک کو رونق دی مظلوم کی داد ظالم سے لی آخر عمر مین اس نے یورش کی عین محاصرہ کے وقت شاہی باروت خانہ مین آگ لگ گئی اور بادشاہ اسسے صدمہ مین جلکر مرگیا قلعہ بھی اسی روز مفتوح ہوا اس بادشاہ نے پندرہ سال اور سکے پانچ سال بادشاہت کے ۹۵۲ھ مین مرگیا بکمال نیکنامی و عادل و سخی بادشاہ تھا قطعہ تاریخ وفات

شیر شہ آنکہ از سلامت او	شیر و بز آب را بہم خورد
چونکہ رفت از جہان بدار البقا	یافت تاریخ او ز آتش مرد ۹۵۲ھ

جلال خان المعروف سلیم شاہ بن شیر شاہ افغان

شیر شاہ کے مرنے کے وقت عادل خان بڑا بیٹا اسکا رنتھور مین تھا اور اسنے مصلحتاً چھوٹے بیٹے جلال خان کو تخت نشین کیا جب وہ واپس آیا تو اس نے بھی جلال خان کے تخت نشینی پر رضامندی ظاہر کی اور بیانہ کے قلعہ کیطرف چلاگیا بادشاہ کی اسپر تسلی نہوئی اور چاہا کہ کسیطرح بھائی کو قید کرلے یہہ سونچکر فوج ماہور کی عادل خان نے خواص خان حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور آپس مین لڑائی ہوکر عادل خان کو شکست ہوئی اور بھاگ گیا اس فتح کے بعد بادشاہ کی مزاج مین غرور پیدا ہوگیا اور اُمرائے دربار اکثر اس سے ناراض ہوگئے پہلے میت خان و اعظم ہمایون اُمرائی نظامان پنجاب برسر فساد ہوئے اور سخت سخت

معرکے وقوع مین آئے پہر شجاعت خان کو مین سنگامہ پردا زہوا سلطان آدم ویس کیکرون کا مقابلہ پیش آیا اور بڑی بڑی لڑایان ہوئین آخر آٹھ سال دس مہینے سلطنت کرکے سنہ ۶۰ مین بیہدا بادشاہ مرگیا +

فیروز شاہ بن اسلام شاہ بن شیر شاہ سور افغان

خورد سالی مین یہہ تخت نشین ہوا مگر اسکے ماموں ناجد ارخان نے تین روز کے بعد قتل کردیا

مبارز خان الملقب بعادل شاہ بن نظام خان حسرپورہ سلیم شاہ افغان سور

اس نے تخت نشین ہوکر شیر خان غلام زادہ شیر شاہ کو وزارت دی ہیمون بقال اسنکو کودار الملہام و امیر الامرا بنایا چونکہ یہہ بادشاہ اسلام شاہ کی معصوم بچہ کا قاتل تہا تمام امرا اوس کے صورت سے بیزار تہے جابجا شورش برپا ہوگیا احمد خان افغان کہ برادر زادہ ودا شیرہ کا تہا پنجاب مین سکندر شاہ کی خطاب سے مخاطب ہوکر بادشاہ بنا ابراہیم خان حسرپورہ عادل شاہ کا بہی متمرد ہوگیا اوس نے بہی بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کرلیا سکندر شاہ نے اسپر غالب آکر دہلی پر قبضہ کرلیا اور دریاے سندہ سے لیکر دریاے گنگ تک قابض ہوبیٹہا پہر سکندر نے آگرہ پر یورش کی اور قبضہ پایا پنجاب دہلی آگرہ سب سکندر شاہ نے لے لئے اوسوقت عادل شاہ ہیمون اور متمردون افغانون کے انتظام مین مصروف تہے اس بے انتظامی کی خبر جب ہمایون بادشاہ نے کابل مین پائی پندرہ ہزار سوار لیکر سندہ سے اتر آیا تمام پنجاب پر بے جنگ و جدل متصرف ہوگیا جب آگے بڑہا سکندر شاہ ہمایونی فوج کے ساتہہ مقابل ہوا مگر باوجودیکہ کثرت فوج تہی شکست کہاکر پہاڑ کو بہاگ گیا ہمایون بے دہلی مین داخل ہوکر شاہی جلاس کیا اور سلطنت افغانی ختم ہوئی۔

چہیالیسوان جمین سلاطین صفویہ کی ذکر مین جو ایران کے ملک مین حاکم تہے

یہہ خاندان کے بادشاہ شیخ صفی الدین اردبیلے کی اولاد تہی اس لئے اونکا لقب صفوی

مشہور ہوگیا تہا سادات کے سلسلہ مین انکا شجرۂ نسب امام موسیٰ کاظم کے ساتھہ ملتا تھا
خواجہ علی صفی الدین کا پوتا صاحب کرامت و خوارق تہا امیر تیمور گورکان جب قیصر
روم پر فتحیاب ہوکر اردبیل مین آیا تو خواجہ علی کی زیارت کو حاضر ہوا اور اون کے
فرمانے سے روم کے سب قیدی چھوڑ دیئے خواجہ علی کے بعد شیخ صدرالدین مسند
نشین ہوا پھر شیخ جنید نے خلافت پائی اسکے پاس ہزارون لوگ ارادت مند جمع رہتے
تہے اس لئے میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف ترکمان کو اس کے اجتماع سے سخت اندیشہ ہوا
اور کہلا بہیجا کہ تم میرے علاقہ سے باہر نکلجاؤ شیخ اردبیل سے غلب مین اور حلب سے بکر مین
گیا امیر کبیر ابو النصر حسن بیگ آق قونیلو بکر کے حاکم نے شیخ کے تو قیر کی اور اپنی بہن
خدیجہ بیگ کے نکاح مین دی جسکے بطن سے سلطان حیدر پیدا ہوا بکر سے شیخ گرجستان کو گیا
اور کفار کے ساتھہ جہاد کیا پھر شروان کو آیا امیر شروان اسکا اجتماع دیکھہ کر ڈرا
اور بڑی فوج کے ساتھہ شیخ پر حملہ آور ہوا لڑائی مین شیخ جنید شہید ہوا سلطان
حیدر شیخ کے بیٹے نے دوبارہ مریدون کو جمع کرکے امیر شروان پر فوج کشی کی
اور جنگ مین مارا گیا چونکہ سلطان حیدر بارہ ترکی تاج سرخ رنگ سر پر رکھتا تہا
اور مریدون کو بہی حکم تہا کہ ویسے اور اوسی رنگ کا تاج پہنین اسلئے لوگ اس
فرقہ کو قزلباش یعنے سرخ سر والے کہتے ہین سلطان حیدر کے تین لڑکے حسن بیگ آق
قونیلو کی لڑکی کی بیٹے سلطان علی شاہ علی سید ابراہیم تہے یہ بعد شہادت
سلطان حیدر کے بکر مین گئے مگر ان کے اجتماع سے رستم بیگ بن حسن بیگ آق قونیلو
بہی گہبرا گیا اور ان کی جان کا خواہان ہوا سلطان علی نے رستم بیگ کے ہاتھہ سے
شہادت پائی شاہ اسماعیل اور سید ابراہیم گیلان کو چلے گئے میرزا علی والی گیلان
نے انکو مرشد آپ بنکے یہہ خطاب دیا پھر شاہ اسماعیل وان سے ۹۰۵ھ مین چار سو
مریدون کے ساتھہ جہانگیری کے عزم پر نکلا جب آذربائیجان مین آیا آٹھہ ہزار مرید

کا مجمع اسکے پاس ہو گیا اول ۹۱۶ھ مین اس نے شروان پر حملہ کیا شاہ فرخ والی شروان بیس ہزار فوج کے ساتھہ اسکے مقابلہ کو نکلا اور لڑائی مین مارا گیا اسکا بیٹا بہاگ گیا۔

ابو المظفر شاہ اسماعیل صفوی

شاہ فرخ کی قتل کے بعد ۹۱۷ھ مین یہہ شروان مین تخت نشین ہوا شیعہ مذہب کا رواج دیا عراق عرب پر چڑہائی کی عراق عجم کو اپنے قبضہ مین لایا محمد خان شیبانی والی ماوراء النہر وترکستان وطبرستان وخراسان ہرات سے بڑی فوج لیکر اس کے مقابلے کے ارادہ پر مرو مین آیا جب آگے بڑہا تو شاہ اسماعیل نے بمقام مشہد مقدس اسپر حملہ کیا وہ بہاگ کر مرو مین چلا گیا اور قلعہ بند ہوا شاہ اسماعیل چند ماہ محاصرہ کئے ہوئے شہر کے باہر پڑا رہا آخر جب جانا کہ دشمن شہر سے باہر نکلکر نہین لڑتا تو ایک روز تہوڑی سی لڑائی کے بعد شاہ بہاگ نکلا محمد شیبانی نے اسکا تعاقب کیا جب عین میدان مین پہونچا پس پا ہوکر لڑائی شروع کی بیشمار ازبک قتل مین آئے محمد خان شیبانی بہاگ کر ایک چار دیواری مین گہر گیا اور قتل ہوا یہہ فتح ۹۱۶ھ مین واقع ہوئی اور مملکت وسیع اسکے قبضہ مین آگئی سنہ ۹۲۰ مین سلطان سلیم قیصر روم دو لاکہہ سوار کے ساتھہ داخل ایران ہوا اور بمقام چالدران کہ تبریز سے بیس فرسنگ ہے شاہ اسماعیل بہی فوج لیکر قیصر کے مقابل جا پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی ہزارون آدمی دونو طرف سے مارے گئے آخر دونو بادشاہ اپنے اپنے دار الخلافت کو چلے گئے ۹۳۰ھ مین یہہ بادشاہ بسبب کثرت پینے شراب کے بیمار ہو کر مر گیا۔

ابو المظفر شاہ طہماسپ بن شاہ اسماعیل صفوی

یہہ بادشاہ نو سال کی عمر مین تخت نشین ہوا ۹۳۰ھ مین ازبکیہ بادشاہون نے باہم اتفاق کیا اور بڑی فوج لیکر اسپر چڑہ آئے لڑائی مین اسکو شکست ہوئی فوج بہاگ گئی یہہ تہوڑی سی فوج کے ساتھہ میدان مین رہ گیا جب ازبک فوج غنیمت پر پڑ گئی تو یہہ اسی قدر فوج کے ساتھہ دشمن پر جا پڑا عبید خان ازبک زخمی ہو کر

بھاگ گیا میان اس کے تہمتہ آیا سنہ ۹۶۲ مین ہمایون ہندوستان کا بادشاہ شیر خان افغان کے غلبہ سے بھاگ کر ایران مین پہونچا شاہ طہماسپ نے اسکی بڑی عزت کی ہمایون نے ایک الماس چار مثقال چار دانگ کے وزن کا پیشکش کیا اور دس ہزار فوج اپنی مدد لیکر کابل آیا اپنے موروثی ملک پر دوبارہ قبضہ پایا چودہ برس اس بادشاہ نے سلطنت کے ۹۳ سال کی عمر پائی سنہ ۹۸۴ مین مرگیا پانزدہم شہر صفر اسکی تاریخ وفات ہے۔

شاہ اسمٰعیل ثانی بن شاہ طہماسپ بن شاہ اسمٰعیل اول صفوی

یہہ بادشاہ سنی مذہب تہا شیعون سے اس نے سخت تبرا کیا بہت سے اُمرائے شیعہ قتل کردئے شیعون کو بڑی بڑی مدارج عطا کئے اس سبب سے خویش و بیگانہ سبکا دشمن ہوگیا آخر ہمشیرہ حقیقی نے سنہ ۹۸۵ مین اسکو زہر دیکر شہید کردیا شہنشاہ روسی زمین اسکی تاریخ جلوس ہے اور شہنشاہ زیر زمین تاریخ وفات۔

شاہ محمد بن شاہ طہماسپ صفوی

شاہ اسمٰعیل ثانی کے بعد یہہ ایران کے تخت پر بیٹہا مگر اسکی کم ہمتی اور آرام طلبی کے سبب سے سلطنت مین طرح طرح کے فتور برپا ہوئے سلاطین اُزبکیہ ماوراءالنہری نے خراسان پر حملہ کیا روم کے سلطان نے آذربائیجان و شیروان کے لینے کا ارادہ کیا جلال خان اُزبک نے خوارزم سے خراسان کی حدود مین دست اندازی کی اور لڑائی مین مارا گیا سیستان مین قزلباش اور سیستانیون کی آپس مین سخت لڑائی ہوئی جسمین قزلباش نے شکست کہائی اور ملک محمود جو ایک شخص معزز سیستان کی اولاد مین سے تہا سیستان کے تخت پر بیٹہا آذربائیجان کے ملک مین مصطفےٰ پاشا کی سپاہ نے بہت سے قزلباش قتل کئے عادل گرائی خان تاتاری لشکر لیکر شیروان مین آیا عندالمقابلہ اوس خان مارا گیا قزلباش کو شکست فاحش ہوئی یہہ خبر پاکر میرزا سلیمان وزیر ایران کا بہت سی فوج لیکر شیروان کو گیا اور عادل گرائی خان کو پکڑکر شیروان کو دوبارہ اپنے قبضہ مین لایا پہر عثمان پاشا پر حملہ کیا وہ بہاگ کر

درنبد مین چلا گیا۔ اس بادشاہ کو ضعف بصر کی بیماری تہی اور اسکی زوجہ مہد علیا سیدہ مرعشیہ مازندریہ بادشاہی معاملات مین کمال دخیل تہے امراؤ اسکے دخل سے کمال ناراض تہے آخر وہ قتل ہوئی اس حادثہ سے انتظام بالکل بگڑ گیا یہہ حال سنکر مصطفے پاشا نے پہر آذربایجان پر یورش کی اور محمد گرائی خان عادل گرائی خان تاتاری کے بہائی نے بہی اپنے بہائی کے خون کا دعویدار ہوکر قراباغ و شیروان مین بڑی خرابیان برپا کین۔ مشہد ہرات مین باہم علی قلی خان شاملو حاکم ہرات و مرتضی قلی خان حاکم مشہد سخت جنگ ہوا علی قلی خان نے جسکے پاس شہزادہ عباس بن شاہ محمد صفوی تہا چودہ مہینے تک مشہد کا محاصرہ رکہا چونکہ شہزادہ عباس نے بادشاہ کی برخلاف علی قلی خان کے ساتہہ اتفاق کر لیا ہوا تہا بادشاہ نے اوسکو اپنی ولیعہدی سے محروم کرکر شہزادہ حمزہ کو ولیعہد بنایا اور بذات خود خراسان پر چڑہائی کی جب قزلباش نے ملکر سلیمان خان وزیر کو مار ڈالا تو فریقین مین صلح ہوگئی حکومت خراسان کی بدستور شہزادہ عباس کے نام پر قایم رہی ۹۹۳ھ مین عثمان پاشا رومی نے تبریز پر فتحیاب ہوکر شہر مین قتل عام کی مگر خود بہی اوسی ایام مین خناق کی بیماری سے مرگیا اوس کے مرتے ہی رومی فوج تبریز سے نکل گئے صرف قلعہ اونکے قبضہ مین رہ گیا اسی عرصہ مین امرای شاملو و ترکمان نے باغی ہوکر شہزادہ حمزہ کو قزوین مین تخت نشین کیا اور شہزادہ حمزہ ولیعہد رات کے وقت خدا دیردی نام ایک قاتل کے ہاتہہ سے قتل ہوا شہزادہ ابوطالب اسکی جگہہ ولیعہد قرار پایا ۹۹۴ھ مین عبداللہ خان ازبک بن سکندر خان نے ہرات و خراسان پر لشکر کشی کی اور ملک کو لوٹا جب ایسے ایسی بے انتظامیان وقوع مین آئین تو ۹۹۶ھ مین محمد شاہ نے اپنی مرضی سے سلطنت کو چہوڑا اور آٹہہ برس تک بحالت عزل زندہ رہ کر ۱۰۰۴ ہجری مین مرگیا۔

شاہ عباس بن سلطان محمد صفوی ۹۹۶

سلطان محمد ترک کی سلطنت کے بعد یہہ بادشاہ ۹۹۶ھ مین تخت نشین ہوا عباس بہادر خان اور ظل اللہ اسکی تاریخ جلوس ہوئی اسکے وقت عبداللہ خان ازبک شاہ بخارا امرات پر حملہ آور ہوا اوس کے مقابلہ مین علی قلی خان مارا گیا ہزارون قزلباش قتل ہوئے عورتین اور بچے اون کے غلام بنائے گئے یہہ شہر یرت کرکشی کی چالیس روز تک برابر شہر پر گولہ برستا رہا آخر شہر مفتوح ہوا شہر لوٹ لئے ازبکون نے تمام لوگ جو شیعہ امامیہ مذہب رکھتے تھے بیدریغ قتل کر دیئے یہہ خبر پاکر سلطان عباس نے مرشد قلی خان کو جسنے علی قلی خان کی عداوت کے سبب سے ازبکون کی لڑائی کے واسطے فوج کی ماموری مین توقف کیا تھا گردن مارا اور خود بشمار لشکر لیکر مشہد کو روانہ ہوا جب خراسان کی حدود مین داخل ہوا خبر پہونچی کہ فرہاد پاشہ سالار رومی قراباغ مین آکر گنجہ پر متصرف ہوگیا ہے اور امیر چغال علے بغداد کیطرف سے حملہ آور ہوکر ہمدان مین داخل ہوگیا ہے نہاوند مین اوس نے نیا قلعہ بنانا شروع کر دیا ہے یہہ خبر پاتے ہی شاہ نے خراسان کی مہم کو مہمل چھوڑکر پیچھے کو معاودت کی اور شاہزادہ سلطان حیدر کو مہدی قلی خان کے ساتھہ صلح کی انتظام کے لئے شاہ روم کے پاس بھیجا عبدالمومن خان بن عبداللہ خان ازبک نے جب شاہ کی معاودت کی خبر سنی قدم آگے بڑہایا پہلے نیشاپور کا محاصرہ کیا پھر مشہد مین جاکر دوبارا اوس شہر کو لوٹا ۹۹۹ھ مین سلطان سلیم خان شاہ روم اور شاہ عباس کے آپس مین صلح ہوگئی جاجیم خان خوارزمی بھی اطاعت مین آیا احمد خان باغی والی گیلان کی سرکوبی کے لئے فرہاد خان سردار مامور ہوا اور خود شاہ عباس خراسان کیطرف آیا عبدالمومن اسکے آنے کی خبر پاکر ماوراالنہر کو چلدیا خراسان کے اکثر علاقے پھر اسکے تصرف مین آگئے شاہی دیردی خان حاکم لرستان بھاگ کر بغداد کو چلا گیا اس لئے اس نے ہمدان کو مراجعت کے وقت

قبضہ کیا ۱۰۴۷ھ مین پھر عبد المومن خان ازبک نے خراسان مین داخل ہوکر استراباد لیا قتل و غارت کا بازار گرم کیا سلطان نے پھر خراسان کیطرف حرکت کی مگر وہ پہنچنے سے اول ہی عبد المومن خان میدان چھوڑ کر چلا گیا اسلئے اس نے استراباد کو کوچ کیا اسکی روانگی کے بعد پھر عبد المومن خان نے آکر سبزوار مین قتل عام کی یہہ خبر سنکر بادشاہ سبزوار مین پہونچا اور بسبب چلے جانے عبد المومن خان کے بے جنگ جدل واپس آکر گیلان کیطرف توجہ کی ماژندران کا ملک اپنے قبضہ مین لیا ۱۰۴۶ھ مین عبد اللہ خان ازبک بخارا مین مرگیا اسکے بیٹے کو دشمنون نے قتل کیا بادشاہ موقع پاکر خراسان کو گیا مشہد کو ازبکون کے پنجہ سے چھوڑایا اور سنا کہ سلطان وین محمد خان ازبک ہرات مین ہے مشہد کے آنے کا ارادہ رکھتا ہے اسلئے بادشاہ خود اسپر حملہ آور ہوا اور وہ لڑائی مین مارا گیا ہرات پر بھی بادشاہ کا قبضہ ہوگیا ۱۰۴۱ھ مین شاہ عباس نے ماوراء النہر کیطرف لشکر کشی کی اور بلخ تک پہونچکر واپس آیا پھر آذربائیجان و نخجوان و ایروان و قراباغ کیطرف جاکر بڑی بڑی فتوحات حاصل کین قلعہ گنجہ لیکر محمد پاشا رومی کو قید کرلیا تفلیس کا علاقہ لیا شہر فرح آباد ماژندران کے علاقہ مین آباد کیا گرجستان مین پہونچکر بڑے بڑے جنگ کئے اور فتحیاب ہوا ۱۰۳۸ھ مین اس نے قندہار پر یورش کی اور قلعہ عبد العزیز خان شاہ جہانگیر شاہ ہند کی قلعدار کے قبضہ سے چھوڑایا امام قلی خان حاکم فارس کو جزیرہ ہرمز کی تسخیر کے لئے بھیجا پرتگال کے فرنگی بیشمار قتل کئے محمد پاشا وزیر اعظم روم کا جو ایران مین بیشمار فوج لیکر آیا تھا شکست کھاکر واپس گیا ۱۰۳۲ھ مین شاہ عباس نے بغداد پر فوج کشی کی اور بڑے بڑے معرکون کے بعد مفتوح کیا نجف اشرف مین جاکر زیارت کی روضہ کی تعمیر کا حکم دیا کربلا مین جاکر لاکھون روپیہ خیرات کئے یہہ خبر جب شاہ روم کو پہونچی اس نے اپنے وزیر کو ڈیڑھ لاکھ فوج کے ساتھہ بغداد کی استرداد کے لئے مامور کیا مگر وہ باوجود محاصرہ سات مہینے کے کامیاب نہوا شاہ نے بڑی

سرگرمی اور چستی کے ساتھ روی فوج کو شکست دے ۱۰۳۸ھ مین شاہ عباس بہت سے سفر اور پے در پے مہمون کے سبب سے قزوین مین بعارضہ بخار بیمار ہوگیا اور جانا کہ قزوین سے ماژندران کو جائے آخر جب اشرف کے مقام پر پہونچا سنہ کے روز گیارہوین جمادی الاول ۱۰۳۸ھ مین مرگیا اوس بادشاہ کے وقت ایران کی سلطنت نے دوبارہ رونق پائی اور بیالیس سال بکمال استقلال اسکو سلطنت نصیب ہوئی دشمنون پر ہمیشہ غالب اور چیرہ دست رہا۔

سلطان سام میرزا بن صفی میرزا بن شاہ عباس صفوی

یہ بادشاہ شاہ عباس کا پوتا تہا دادا کے زندگی مین اس نے ولیعہدی پائی اوسکی وفات کے بعد تخت نشین ہوا اسکی ابتدا حکومت مین گیلان کی رعایا نے باغی ہوکر ایک شخص عزیز شاہ نام کو اپنا بادشاہ مقرر کرلیا علیحدہ سلطنت قایم کی فوج ایرانی گیلان کو گئی اور باغیون کا اجتماع تہا خسرو پاشا روم کا سالار روی فوج لیکر بغداد کو آیا یہہ خبر سنکر بادشاہ خود بغداد کو گیا اور اسکو پس پاکیا ۱۰۴۱ھ مین بادشاہ نے کربلا مین جاکر زیارت کین اور بہت سا روپیہ خیرات کیا اور شاہ روم کے ساتھ صلح کی ۱۰۴۲ھ مین بادشاہ نے چراغ سلطان نام ایک امیر کے کہنے سے بدظن ہوکر چار بیٹے امیر قورچی باشی کے جو شاہ عباس کے دہوتے تہے قتل کردیے اونکی والدہ کو محل سے نکالدیا اور دو بیٹے سلطان ابراہیم اعتماد الدولہ کے جنکا نام قریم الصدر و رضی الصدر تہا ناحق شہید کیے مشہد مقدس کے متولی کے دو صاحبزادے آپس مین لڑے ان کے متولی نے اور بہی اشرار کو ساتھ ہوکر بعض مقتول اور بعض مقتول ہوئے اسی سال مین داؤد خان برادر امام قلی خان حاکم فارس کے قوم قاجار کے ساتھ سرکش ہوگیا بادشاہ نے بلا بھیجا داؤد خان گرجی کے ساتھ سب کو قتل کرادیا اور گرجی فوج نے شہر گنجہ مین آکر قتل عام کی اسلئے بادشاہ نے امام قلیخان کو فارس سے

کھوایا اور اوسکو معہ دو بیٹون صفی قلی خان و فتح علیخان کے قتل کرادیا محمد قلی خان کو فارس کی حکومت دی ۱۰۴۳ھ مین امرائے قاجار قلعہ وان کی تسخیر کو مامور ہوئے اور رومی فوج کے ساتھہ بڑی بڑی لڑایان ہوئین دوسری طرف سلطان مراد شاہ روم بذات خود قلعہ چخور اور ایروان کی تسخیر کو آیا اور جبراً قلعہ اپنے تصرف مین لایا بادشاہ اسطرف خود متوجہ ہوا اور قبضہ رومیون کا ایروان سے اُٹھایا وہان خبر پہونچی کہ شاہ روم نے ایروان سے جاکر بڑی سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کرلیا ہے اس لئے شاہ ایران ادہر متوجہ ہوا مگر اسکے پہونچنے سے اول رومیون نے بغداد فتح کرلیا ہزارون ایرانی و قزلباش قتل ہوئے صاحب تواریخ خلد برین کا قول ہے کہ رومی لشکر نے اب کی دفعہ اس سختی کے ساتھہ محاصرہ بغداد کا کیا تہا کہ ایک روز مین پینتالیس ہزار گولہ توپ کا بغداد کے قلعہ پر سر کیا جاتا تہا آخر بغداد کی محصور جب نہایت تنگ آگئے تو قلعہ فتح ہوا اس واقعہ کے بعد شاہ روم اور ایران کی آپس مین اس شرط پر صلح ہوئی کہ ایروان کا علاقہ متعلق ایران اور بغداد کا متعلق روم رہے ۱۰۴۸ھ مین شہر قزوین مین ایک ایسا زلزلہ آیا کہ بڑے بڑے مکان عالیشان گر گئے بارہ ہزار آدمی مکانات کے نیچے دب کر مر گئے ۱۰۵۲ھ مین بادشاہ بمقام کاشان بیمار ہوا اور تیرہویں ماہ صفر ۱۰۵۲ھ دنیاے ناپایدار سے انتقال کیا تیرہ سال چھہ مہینے سلطنت کی —

شاہ عباس ثانی بن شاہ سام صفی بن صفی میرزا بن شاہ عباس اول

یہہ بادشاہ نہایت متشرع و دیندار ہمیشہ اسکے پینے اور کھینچنے کے اس نے سخت ممانعت کی چونکہ اسکے باپ کے وقت علیمردان خان قلعہ دار قلعہ قندہار نے شاہجہان بادشاہ ہند کے ساتھہ سازش کرکر قلعہ اسکو دیدیا تہا اسنے چاہا کہ وہ قلعہ پھر لیا جائے اسلئے ارادہ ایک فوج جرار اور توپخانہ بیشمار قندہار کو مامور کیا شاہجہان کیطرف

سے داراشکوہ اسکا بیٹا ہندوستانی فوج کے ساتھہ قندہار کی فوج کی مدد کو آیا اور فریقین مین پے در پے لڑایان ہوئین آخر بادشاہ خود ۱۰۵۸ھ مین قندہار پہونچا اور بڑی کوشش کے ساتھہ قلعہ مفتوح کیا امرائے شاہجہانی بہت سے گرفتار ہوئے مگر اس جوانمرد بادشاہ نے بکمال مروت و فتوت اُن سب کو جان و مال سے امان دی اور صحیح و سلامت کابل تک پہونچا دیا ۱۰۵۹ھ مین بادشاہ نے مظفر و منصور ہرات کو مراجعت کی شاہجہان بادشاہ نے جب یہہ خبر پائی اپنے بیٹے اورنگ زیب عالمگیر کو بہت سی فوج دیکر قندہار کو بھیجا اُس نے بھی اس مین بہت کوشش کی مگر کامیاب نہوا بلکہ شاہجہان بادشاہ اور اورنگ زیب نے اپنے اپنے عہد مین کئی مرتبہ قندہار پر لشکرکشی کی مگر ہمیشہ پھر اُن کے قبضہ مین نہ آیا اس بادشاہ نے بکمال دولت و اقبال بیس سال سلطنت کی آخر ۱۰۶۷ھ مین انتقال کیا۔

صفی میرزا المشہور شاہ سلیمان میرزا صفوی

ماہ شعبان ۱۰۷۷ھ مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہزادہ اکبر اورنگ زیب عالمگیر کا بیٹا اپنے باپ سے ناراض ہوکر اسکی خدمت مین آیا اس نے اسکی بہت خاطر کی اور حکم دیا کہ شہد مین ہے اور روزنیہ بادشاہی خرچ سے پایا اس نے درخواست امداد کی کی اور چاہا کہ ایران سے لشکر لیکر ہند پر حملہ آور ہو مگر یہہ درخواست اوسکی نامنظور ہوئی اور حکم بلا کہ بیٹے کو باپ کے ساتھہ مقابلہ شرماً و عرفاً نا جایز ہے ۱۰۷۸ھ مین ترکمانون نے بافسری آذینہ خان صیان خانی ساٹھہ ہزار آدمی کا جمع کیا اور استرآباد پر حملہ آور ہوکر شہر کو لوٹ لیا بادشاہ نے کلب علی خان شاملو کو اُن کی سرکوبی کو مامور فرمایا اور فریقین مین بڑے بڑے معرکے ہوکر ترکمانون نے شکست کھائی آذینہ خان قتل ہوا۔ چونکہ شاہ روم اور ایران کی لڑایون کے وقت سلیمان خان اردلانی نے کردستان کے ملک مین جو دکھتا

بڑی شوکت بہم پہونچائی تھی اور سلیمانہ آباد کو دارالسلطنت بنایا تھا اور سبب اسکے کہ علاقہ اوسکا دو بادشاہوں کے درمیان تھا ایک دوسرے کے حق سے کوئی اوسکا مزاحم نہین ہوتا تھا اب اسکو یہ حوصلہ اور رتبہ حاصل ہو گیا کہ گستاخ اُس نے کرکوک و موصل پر لشکر کشی کی اور اُن دونو علاقون پر متصرف ہوا یہہ خبر پاکر سلیمان شاہ نے رستم خان سپہ سالار کو ایک برجستہ فوج کے ساتھہ موصل کیطرف روانہ کیا سلیمان خان بمقابلہ پیش آیا آخر مارا گیا اور بادشاہی علاقہ دوبارہ شامل سلطنت ایران کے ہوا۔ سلطان سلیمان میرزا نے اٹھائیس سال سلطنت کی ۱۰۰۱ھ مین انتقال کیا۔

سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

اس بادشاہ کے وقت صفویہ سلطنت مین کمال ضعف آگیا امیر ویس خان غلزی نے شاہنواز خان قندہار کے حاکم کو قتل کرکر اپنا قبضہ کرلیا ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ قندہار پر پھر تسلط پائے مگر موقع نہ ملا جب اویس خان مرگیا اُسکے بیٹے محمود خان نے قندہار سے آگے بڑہ کر بہت سا اور ملک بھی ایران کی سلطنت کا دبالیا سلطان حسین نے اُسپر لشکر کشی کی اور شکست فاش کہائی محمود خان نے تعاقب کیا تو سلطان اصفہان مین محصور ہوا جب طول محاصرے سے تنگ آگیا صلح کا طالب ہو کر محمود کے پاس چلا گیا اوس نے ماہ محرم کی بیدرہوین ۱۰۳۵ھ شاہ حسین کو قید کرلیا۔

محمود خان افغان غلزی بن امیر اویس خان غلزی

۱۰۳۵ھ مین سلطان حسین صفوی پر غالب آکر ایران کے تخت پر بیٹھا اس وقت ملک محمود شیبانی والی خیروز باتفاق نادر قلی افشار کے خراسان کے بہت سے علاقہ پر قابض ہو گیا تہا مگر چند روز کے بعد ہی محمود شیبانی اور نادر قلی کی آپس مین نا اتفاقی ہو گئی اور نادر قلی نے چاہا کہ محمود خان کے ساتھہ سازش کرکے محمود خان شیبانی کو خراسان سے نکالدیوے محمود غلزی نے اُسکی تحریر پر کچھہ لحاظ نہ کیا تو اوس نے شاہ طہماسپ بن سلطان حسین بن شاہ سلیمان صفوی

جو محمود کے ماتہہ سے مازندران کے ملک مین اپنے آپ کو چہپائے بیٹہا تہا اپنے پاس بلایا اور اُس کے اتفاق سے محمود شیبانی پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود شیبانی نے شکست کہائی اور قید مین آیا شاہ طہماسپ خراسان و سیستان پر قابض ہوگیا اُسوقت محمود غلزی کی سلطنت ایران و فارس مین تہی اُس نے بہتر شہزادی صفویہ خاندان کے قتل کئے اور سلطان حسین کو سخت قید مین رکہا آخر تین سال کے بعد خود بہی مرگیا۔

اشرف خان غلزی ابن عم محمود غلزی

یہہ شخص محمود غلزی کے چچہ کا بیٹا تہا اسکے وقت قیصر روم نے چاہا کہ سلطان حسین صفوی کو اسکی قید سے رہائی دیکر یہہ تخت نشین کیا جائے اس ارادہ پر فوج کشی کی مگر اس نے عین مہم کے وقت سلطان حسین کو قتل کر دیا اور رومیون کے ساتہہ صلح کرلی اس انتظام کے بعد اشرف کے دل مین بڑا غرور پیدا ہوا اور چاہا کہ خراسان کی سلطنت بہی شاہ طہماسپ سے چہین لے اور بڑی فوج لیکر خراسان پر حملہ کیا شاہ طہماسپ و نادر قلیخان ۱۱۴۳ھ مین اشرف شاہ کے ساتہہ معرکہ آرا ہوئے جس مین اشرف شاہ نے شکست کہائی اور بہاگ کر اصفہان مین پہونچا اور وہان سے جسقدر مال و خزانہ اُٹہا سکا ساتہہ لیکر فارس کو بہاگ گیا۔

سلطان طہماسپ بن سلطان حسین صفوی

اشرف شاہ کی بہاگ جانے کے بعد شاہ طہماسپ اصفہان کے تخت پر بیٹہا اور سات برس کے بعد ایرانی سلطنت نے پہر صفوی بادشاہ کی حکومت سے زینت پائی نادر قلی بیگ نے فارس مین پہونچکر اشرف شاہ کو قید کیا اسکا خزانہ لیا عراق عجم کا ملک تمام و کمال غاصبون کے پنجہ سے چہوڑایا تبریز کا علاقہ قیصر روم سے لیکر پہر اپنے تصرف مین لایا ترکمانون اور افغانون کو جا بجا فساد برپا کر رہے تہے سخت سزا دی ابدالی افغانون کو ہرات سے بیدخل کیا جب فتوحات بے دریغ نادر قلی افشار کو

نصیب ہوئین اور صفویہ سلطنت پر وہ ایک مختار و مستقل قابض ہو گیا تو اُسکے دماغ مین بادشاہت کی ہوا سما گئی شاہ طہماسپ کو اُس نے سلطنت سے معزول کر دیا اور اُسکے بیٹے شیر خوار کو جو آٹھ ماہ کی عمر تہا تخت نشین کیا اور کل مدار المہام و مختار السلطنت خود بنا۔

شاہ عباس بن شاہ طہماسپ بن سلطان حسین

یہہ لڑکا برائے نام بادشاہ اور اوسکا باپ نادر قلی کی قید مین تہا اسکے عہد مین نادر قلی افشار نے بغداد پر حملہ کیا احمد شاہ والی بغداد شہر مین متحصن ہوا ایک سال تک محاصرہ رہا چونکہ وہ زیر حکم قیصر روم کے تہا قیصر روم نے امیر توبال پاشا کو ایک جرار فوج دیکر احمد شاہ کی مدد کو بھیجا نادر قلی نے توبال پاشا کی لڑائی مین شکست کہائی اور ہمدان کو بہاگ آیا توبال پاشا نے رومی فوج اسکے تعاقب پر مامور کی تو نادر قلی دوبارا فوج جمع کر کے ۱۱۴۶ھ مین رومیون کے مقابل ہوا اور ایسی سرگرمی سے لڑا کہ رومی بہاگ نکلے یہہ خبر پاکر توبال پاشا خود میدان مین آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی جس مین توبال پاشا مارا گیا اور رومی بہاگ گئے ایرانیون نے اس مین بڑی لوٹ حاصل کی نادر قلی نے فوج سے سب لوٹ کا مال لے لیا اور جمع کر کر جلا دیا پہر بغداد مین پہونچکر محاصرہ کیا شہر ابہی مفتوح نہین ہوا تہا کہ نادر قلی کو خبر پہونچی کہ محمد خان بلوچ فارس کا حاکم خود سر ہو گیا ہے اور اُسکا ارادہ ہے کہ اصفہان پر حملہ کرے یہہ خبر پاتے ہی نادر قلی نے احمد شاہ کے ساتہہ صلح کر لی اور فارس مین پہونچکر محمد خان کو سخت سزا دی یہہ کامل تسلط جب نادر قلی نے حاصل کر لیا تو شاہ عباس معصوم بچہ کو بہی دس سے معزول کیا اور خود بادشاہ ہوا۔

نادر قلی بیگ بن امام قلی بن بدر قلی افشار المخاطب بہ نادر شاہ بادشاہ ایران

یہہ بادشاہ ذات کا افشار ترکمان تہا پہلے بزرگ اسکے ترکستان مین رہتے تہے جب مغلون نے ترکستان پر غلبہ پایا تو وہ آذربائیجان مین آکر سکونت پذیر ہوئے اسکے باپ امام قلی نے مرو کے علاقے مشہد مقدس سے شمال کیطرف مقام ابیورد سکونت کی اُسی

مقام پر بتاریخ اٹھائیسوین محرم سنہ ۱۱۰۰ مین یہہ پیدا ہوا باپ دادا کے نام پر اسکا نام بھی نادر قلی رکھا گیا چونکہ مزاج اسکا جاہ طلب تہا پہلے یہہ اپنی قوم کے اجتماع سے رہزنی و غارتگری کرتا رہا جب کچہہ مال پیدا کر لیا تو ضعیف ہو جانے سلطنت صفویہ کے ہوس ملک گیری کی اسکے دل مین پیدا ہوئی اور شامل محمود شیبانی کے ہو کر خراسان کا ملک فتح کیا پہر شاہ طہماسپ بن سلطان حسین کے شامل ہو کر محمود کو قید کیا ایران پر غالب آکر اشرف شاہ کو پکڑا جب کل مملکت پر اپنا تصرف کامل کر لیا تو شاہ صفوی کو معزول کر کے چوبیسوین شوال سنہ ۱۱۴۸ مین ایران کے تخت پر بیٹہا اخیر فیما وقع تاریخ جلوس نکلی جلوس کے بعد اس نے قندہار پر یورش کی اور چند ماہ کے محاصرہ کے بعد فتحیاب ہوا حسین شاہ محمود شاہ غلزی کا بہائی قید مین آیا قندہار کے پاس نادر نے ایک شہر آباد کر کے اسکا نام نادر آباد رکہا پہر کابل کو رخ کیا ناصر خان صوبہ جو محمد شاہ شاہ ہند کیطرف سے وہان تہا اطاعت مین آیا پہر ہندوستان پر چڑہائی کی جب لاہور پہونچا نواب زکریا خان بہادر ناظم پنجاب بہ حمایت پیش آیا اور بڑی سرگرمی کے ساتہہ جنگ کیا جب دہلی سے مدد نہ پہونچی ناچار اطاعت مان لی جب نادری لشکر پانی پت کے میدان مین جا اترا برہان الملک سعادت علیخان و صمصام الدولہ خانوران شاہ دہلی کیطرف سے بڑے لشکر کے ساتہہ مقابلے پر آئے اور شکست کہا کر صلح پر راضی ہوئی اور نادر شاہ محمد شاہ کے ساتہہ دہلی مین گیا اور قلعہ مین شاہی محل کے اندر اترا اسکے فوج شہر کے باہر رہی تیسری روز افواہ شہر مین ہو گئی کہ نادر شاہ قلعہ مین قتل ہو گیا اور شہر کے اوباش قزلباشی لشکر پر لوٹ کی طمع سے دست انداز ہوئے یہہ خبر پا کر نادر نے شہر کے قتل و غارت کا حکم دیا ایک پہر کے بعد امان ملی اور نادر چند روز کے بعد کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر و نقد دہلی سے لیکر ایران کو چلا گیا پہر روم پر چڑہائی کی اور فتحیاب ہو کر

علاقہ روم کی سلطنت کالے لیا پھر تو ران کو گیا اور فتح پاکی پھر خوارزم و ترکستان کو مطیع کیا اس سفر سے معاودت کے وقت اپنے بڑے بیٹے رضا قلی کی نسبت بدظن ہوکر اسکی آنکھین نکلوا ڈالین اور اکثر امرائے سے متوہم ہوکر انکو قتل کرادیا ہزارون آدمیون کے خونریزی کی صدہا زندہ آگ مین جلادیے جدہر گیا اسقدر قتل کی کہ صدہا مینار کشتون کے سرون سے چنوادیے علاوہ اسکے یہہ چاہا کہ اپنے امراؤ سے مصادرہ لیکر روپیہ جمع کرے آخر علی قلی خان برادرزادہ بادشاہ کا اہل سیستان اور جنوشان کے اتفاق سے اسکے قتل کے فکر مین ہوکر محمد قاچار ایراوقی و موسی بیگ افشار و قوچابیگ افشار و صالح خان ابیوردی کو بادشاہ کے مارنے پر آمادہ کیا اور اونہون نے ایسے حریر بادشاہ کو جسلے سایہ سے بنی جان کانپتے ہی گیارہوین جمادی الثانی سنہ ۱۱ مقام فتح آباد کہ جنوشان سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر ہے رات کو اسکے خیمہ مین داخل ہوکر شراب کی مستی اور نیند کی حالت مین قتل کردیا اسکے مارے جانے کے بعد لشکر افغانی اور ترکمانی مین خزانہ و مال موجودہ لشکر پر لڑائی ہوئی آخر احمد خان ابدالی غالب آیا اور بہت سا خزانہ و مال و دولت لیکر قندہار کی راہ لی اور وہان پہونچکر علحدہ سلطنت قائم کر بیٹھا۔

علی قلی خان افشار برادرزادہ نادرشاہ افشار

نادرشاہ کی قتل کے بعد علی قلی خان مشہد مین داخل ہوا چونکہ قلعہ کلات مین بہا بہا ری خزانہ نادرشاہی رکھا ہوا تھا اور شاہزادی بھی وہان ہی تھے ایک فوج اوسطرف کو مامور کی اس فوج نے کلات مین جاکر قلعہ فتح کیا میرزا نصراللہ و امام قلی میرزا و شاہرخ میرزا نادرشاہ کے بیٹے وہان سے بھاگ گئے کاظم میرزا علی قلیخان کے بہائی نے شہزادون کا تعاقب کیا اور تینون پکڑے گئے شہزادہ رضا قلی معہ پندرہ کس اپنی اولاد کے لڑائی مین مارا گیا علی قلیخان نے نصراللہ میرزا و امام قلی کو قتل کردیا اور شاہرخ میرزا کو اس خیال سے قلعہ ارک مین چھپا رکھا کہ اگر بال ایدا

میری بادشاہت منظور نہ کرینگے تو شاہرخ کو جو چودہ سال کی عمر کا ہے تخت نشین کرکے خود وزارت کرونگا اور اگر رعایا میری سے سلطنت پر راضی ہوگئی تو اسکو بھی پوشیدہ قتل کرادونگا ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۴۸ علی قلی خان عادلشاہ خطاب پاکر مشہد مقدس مین تخت نشین ہوا خطبہ و سکہ اپنے نام کا جاری کیا پندرہ کروڑ روپیہ نقد اور کروڑون روپیہ کا سونا و جواہر و اسباب و اجناس بے بہا جو قلعہ کلات مین نادرشاہ کا اندوختہ تہا تمام و کمال اسکے قبضہ مین آیا اور اس نے مال مفت دل بے رحم وہ مال دوستہ اپنے اُمرا و وزرا کو بخشا حسن علی بیک اور سہراب گرجے غلام دو کس کو معتبر بنا کر کل سلطنت پر انکو اختیار دیدیا ابراہیم خان حقیقی بہائی کو اصفہان و فارس کی حکومت دی چونکہ سہراب غلام مدار المہام سلطنت کا ہوگیا تہا حسن علی بیگ کو یہہ بات ناگوار گذری اور چاہا کہ کسطرح یہہ عادلشاہ سے علیحدہ ہوجائے پاس لیئے حسن علی بیگ نے عادلشاہ کو ابراہیم کیطرف سے بدظن کردیا اور تجویز کی کہ سہراب کو اصفہان کو بہیجا جائے اور وہ وہان پہونچکر جسطرح جانے ابراہیم کو قتل کردے جب سہراب اصفہان کو گیا حسن علی بیگ نے سہراب کی روانگی کا اصلی مطلب ابراہیم پر ظاہر کردیا غرض اُسکی یہہ تہی کہ ابراہیم سہراب کو اپنا قاتل سمجہہ کر قتل کردیوے جب ابراہیم نے عادلشاہ کا ارادہ اپنی نسبت بد دیکہا اصلاخان افشار حاکم آذربائیجان کو اپنے شامل کرکے کرمان شاہان پر چڑہائی کی امیر خان والا یاخان حاکم کرمان شاہان لڑائی مین قتل ہوا جب یہہ خبر عادلشاہ نے بہائی اپنے بہائی ابراہیم پر فوج کشی کی مگر لڑائی مین شکست کہائی اور گرفتار ہوکر زندہا ہوا اس فتح کے بعد اصلاخان تبریز کو اور ابراہیم خان ہمدان کو روانہ ہوا چونکہ اصلاخان کے دماغ مین بہی خودسری کی ہوا سماگئی تہی اور اوس نے ابراہیم خان کی اطاعت نہ کی اسلیئے ابراہیم خان اوسپر فوج لے گیا اور بعد لڑائی کے اسکو مع اسکے بہائی

اسادون خان کے قتل کردیا۔

ابراہیم شاہ افشار برادر علیشاہ افشار

علیشاہ و صلاخان کو مقہور کرکر ابراہیم خان نے ابراہیم شاہ خطاب پاکر بادشاہت پائی اور بمقدار اقتدار بہم پہونچایا کہ ایک لاکھ بیس ہزار سوار سواے پیادہ فوج اور توپخانون کے اسکے لشکر مین تہا اس نے اپنے بہائی حسین بیگ کو باتفاق محمد رضا علی کے خراسان کا حاکم بنایا اُسی اثنا مین میرزا شاہرخ شاہزادی نے قید سے نکلکر خروج کیا کل فوج ابراہیم کی اُسکے ساتہہ ملگئی اسلئے وہ شہر قم کو غارت کرکر قلعہ فلاود مین قلعہ بند ہوا قلعہ والون نے اُس سے برگشتہ ہوکر اُسکو قید کرلیا اور شاہرخ میرزا کو اُس کی گرفتاری کی خبر دی شاہرخ نے اپنی فوج ابراہیم شاہ اور علیشاہ کی حاضری کے لئے مامور فرمائی راستہ مین علیشاہ کی ہواخواہون نے ابراہیم شاہ کو قتل کردیا اور علیشاہ نابینا شاہرخ کے روبرو آیا شاہرخ نے اسکو بہی اپنے بہایون کے خون کے عوض مین قتل کرا دیا اور سلطنت شاہرخ میرزا برقرار رہائی مگر تین چار ماہ کے بعد ہی دشمنون نے اسکو اندہا کردیا اور میرزا سید مشہد مقدس کے متولی کو جو دہوتا شاہ سلیمان صفوی اور داماد اپنے مامون سلطان حسین صفوی کا تہا بادشاہ بنایا شاہ سلیمان اُسکا خطاب قرار پایا یہہ بات شاہرخ میرزا کے خیرخواہون کو ناگوار گزری اور بلوا کرکر اُسکو اندہا کردیا اسکے نابینا ہونے کے بعد شاہرخ میرزا نابینا نے بادشاہی تخت پر جلوس کیا مگر اسکی سلطنت نے کچہہ قیام نہ پکڑا اس دوسال کے عرصہ مین کہ نادرشاہ کی قتل کے بعد منقضی ہوا تہا کل دولت وحال نادرشاہی برباد ہوگیا سنہ ۱۱۶۳ مین یہہ سلطنت بہی بالکل نیست ونابود ہوگئی۔

سینتالیسوان جمہن سلاطین قراقوینلو کی بیان مین جو تبریز وغیرہ مین حاکم تہے

بانی اس خاندان کا خواجہ بیرام ترکمان تھا جس نے سلطان اویس کے وقت موصل وشنجار کی حکومت حاصل کی اور امارت بہم پہونچائی اُسکا بیٹا قرا محمد ایک امیر جلیل القدر سلطان احمد ایلکانی کے دربار کا تھا سلطان احمد نے اُسکے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور قراقوینلو کی حکومت اُسکو دی جب وہ انتقال کرگیا تو

امیر قرا یوسف بن قرا محمد بن خواجہ بیرام ترکمان

قراقوینلو کا حاکم ہوا یہ شخص ایک امیر باتدبیر اہل قلم صاحب شمشیر تھا امیر تیمور گورکان نے اسپر یورش کی یہہ اُسکے مقابلے سے بھاگ کر شاہ روم کے پاس چلا گیا چند سال نہایت پریشانی وآوارگی کے ساتھہ بسر کئے جب امیر تیمور مرگیا تو یہہ پانسو سوار لیکر آذربائیجان کو آیا اور شہر مصر سے دریائے فرات تک بڑے بڑے معرکے کرکر قابض ہوگیا بکر کے علاقے کو لوٹا اخلاط مین تصرف قایم کیا اُسوقت میرزا ابوبکر بن میران شاہ بن امیر تیمور گورکان نے اُسپر فوج کشی کی اور شکست کھائی ۸۰۹ھ مین قرا یوسف نے تبریز پر قبضہ پایا میران شاہ پھر اسپر چڑھ آیا عند المقابلہ میران شاہ مارا گیا اور قرا یوسف بے مزاحمت عراق عرب وآذربائیجان پر مسلط ہوگیا پھر اس نے شروان پر حملہ کرکر قبضہ پایا گرجستان کی ولائیت پر اپنا تسلط جمایا ۸۱۰ھ مین اس نے عراق عجم پر لشکر کشی کی اور علاقہ قزوین وسلطانیہ وساوہ وطارم پر قابض ہوا یہہ خبر پاکر میرزا شاہرخ امیر تیمور کے بیٹے نے بشمار فوج کے ساتھہ اسپر مہم کی جب دونو فوجین میدان مین ائین قرا یوسف مرگیا اسکے مرنے سے تمام لشکر ترکمانی شاہرخ میرزا کے خوف کے مارے ایسا بے اختیار ہوکر بھاگا کہ کسیکو اسکے غسل وکفن کا بھی خیال نہوا بلکہ اسکے خاص نوکرون نے اسکا خیمہ لوٹ لیا بدن سے کپڑے اوتار لئے اسکی نعش برہنہ میدان مین پھینک چلے گئے جو دو سال اس نے سلطنت کے ۸۱۲ھ مین مرگیا۔

امیر اسکندر بن قرا یوسف شہریار

باپ کے مرنے کے بعد اس نے سلطنت پائی میرزا شاہرخ گورکان کا مقابلہ اس نے بڑے زور و شور سے کیا شروان کے علاقہ کو لوٹا ۸۲۸ھ مین عزالدین شیر بیگ گرفتار ہوا اور امیر شمس الدین بیگ اخلاطی کو پکڑ کر قتل کیا ۸۳۰ھ مین سلطان احمد کرد کو مارا آخر ۸۴۰ھ مین مسمی قباد اپنے بیٹے کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

میرزا جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار ترکمان

امیر سکندر کی قتل کے بعد اس نے سلطنت پائی اور ربیع الاول کے ساتھ عراق و فارس و کرمان کو اپنے تصرف مین لایا ۸۴۲ھ مین جرجان و طبرستان پر قبضہ پایا پھر اس پر حملہ کیا خراسان کی بہت سا ملک اپنی حکومت مین لیا ابھی لشکر اسکا خراسان مین ہی تھا کہ حسن علی اسکے بیٹے نے قید سے نکلکر تبریز مین فساد برپا کیا اور پھر آغاز ۸۶۳ھ مین خراسان سے تبریز کو آیا اور مفسدون کو سخت سزا دی ۸۷۲ھ مین اس نے حسن بیگ آق قونیلو پر کہ اسکا قدیمی دشمن تھا لشکر کشی کی عند المقابلہ شکست کھا کر پکڑا گیا اور حسن بیگ نے اسکو معہ ایک خورد سال بیٹے کے ۸۷۴ھ مین قتل کر دیا۔

امیر حسن علیشاہ بن امیر جہان شاہ بن قرا یوسف شہریار

امیر جہان شاہ کے قتل کے بعد یہہ تخت نشین ہوا اور اپنے باپ کے خون کا عوض لینے کے لئے اس نے باپ کا خزانہ خرچ کر کر ایک لاکھ سوار نوکر رکھا اور سلطان سعید خراسان کے بادشاہ کو حسن بیگ کے ساتھہ لڑنے پر آمادہ کیا مگر باوجود اسقدر کوشش کے اسکی عمر کو قیام نہوا اور صرف ایک ہی سال سلطنت کر کے ۸۷۳ھ مین مر گیا اس کے مرنے کے بعد پھر کوئی بادشاہ صاحب تخت و تاج اس خاندان مین پیدا نہوا ان کے ممالک مقبوضہ پر سلاطین آق قونیلو قابض ہو گئے

اڑتالیسواں جمین سلاطین آق قونیلو کی بیان مین

امیر ابو النصر حسن بیگ بن امیر علی بن عثمان قتلغ بیگ بن حاجی بیگ

یہہ بادشاہ بڑا شجاع دبہادر و دلیر تہا اس نے اپنی جوانمردی و بہادری کے ساتہہ ایرجہان شاہ ترکمان پر غالب آکر اُسکو قتل اور اُسکے خاندان کو برباد کیا تبریز کے تخت پر بیٹہہ کر تمام ولایت اران و موغان و ارمن و آذربائیجان و عراقین و فارس و کرمان اس نے اپنی حکومت مین لی اپنی بہن کا نکاح اس نے سلطان جنید صفوی کے ساتہہ کیا اپنی لڑکی سلطان حیدر صفوی کے نکاح مین دی بارہ سال سلطنت کے سنہہ ۸۷۲ مین مر گیا۔

سلطان خلیل بن حسن بیگ آق قوینلو

حسن بیگ کے مرنے کے بعد اس نے بادشاہت پائی بکر کی ولایت اس اپنے بہائی یعقوب میرزا کو دی چونکہ یہہ شخص کم رعب تہا اسکے اُمرا و یعقوب میرزا کے ساتہہ ملگئے اور وہ مطیع سلطنت اسپر ہوا ۸۷۰ لڑائی مین یہہ مارا گیا چہہ مہینے سلطنت کی۔

سلطان یعقوب بیگ بن حسن بیگ آق قوینلو

سلطان خلیل کی قتل کے بعد یہہ تبریز کے تخت پر بیٹہا ملک کے آبادی مین اس نے کمال کوشش کی سلطان حیدر صفوی کے ساتہہ اسکی کمال دشمنی ہوگئی اور شیروان کو مدد دیکر اس نے سلطان حیدر کو قتل کرادیا اس کے قبائل قلعہ اصطخر مین قید کردیے آخر ۸۹۶ مین مر گیا۔

سلطان بائیسقر بن سلطان یعقوب آق قوینلو

اسکی تخت نشینی کے بعد مسیح میرزا بن حسن بیگ مدعی سلطنت کا ہوا وہ لڑائی مین مارا گیا پہر میرزا محمود بن اغر محمد بن حسن بیگ مدعی پیدا ہوا یہہ بہی پکڑا گیا پہر میرزا رستم بیگ بن مقصود بیگ میرزا بن حسن بیگ نے فساد برپا کیا عین معرکے کے وقت اسکے اُمرا رستم بیگ کے ساتہہ ملگئے اور یہہ بہاگ کر شیروان شاہ اپنے خسر کے پاس گیا اور اوس سے مدد لیکر پہر آیا اور شکست کہائی تیسری مرتبہ یہہ آذربائیجان پر حملہ آور ہوا اور عین معرکہ مین مارا گیا ایک برس سلطنت کی۔

رستم بیگ بن مقصود بیگ بن حسن بیگ

سلطان یعقوب بیگ کے استیصال کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اسکی عداوت سادات صفوی کے ساتھہ ہوگئی اور ۹۸۰ھ مین سید علی صفوی کو تبریز اور اردبیل کے درمیان شہید کیا مگر تھوڑی عرصہ کے بعد احمد شاہ بادشاہ کے ہاتھہ سے خود بھی مارا گیا۔

احمد بادشاہ بن محمد اغزی بن حسن بیگ

یہہ بادشاہ سلطان یعقوب کی وفات کے بعد قرا باغ سے بھاگ کر روم کو چلا گیا تہا قیصر روم نے اسکو داماد بنایا اور چند سال کے بعد مدد دیکر وطن کو بھیجا روم سے پھر آکر آذربایجان آیا تب سلطان رستم بیگ بڑی فوج لیکر اسکے مقابلہ کو نکلا مگر بسبب بیوفائی اپنے امراؤ کے بھاگ گیا اور سلطنت اسکے نصیب ہوئی تخت نشینی کے بعد یہہ سلطان اور قائم بیگ جو اسکے دربار کے بڑے امیر تہے اسکے دشمن ہوگئے اس نے ان کے ساتھہ جنگ کیا اور ۹۸۳ھ مین لڑائی مین مارا گیا چھہ ماہ سلطنت کی۔

میرزا محمد بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے بعد اس نے بادشاہت پائی تھوڑے عرصہ مین اس نے اپنے ملک کا انتظام کیا یہہ سلطان مرزہ باغیون کو اس نے شکست دے اور قتل کیا آخر ۹۸۴ھ مین سلطان مراد کے جنگ مین دشمنون کے ہاتھہ سے قتل ہوا۔

الوند میرزا بن یوسف بیگ بن حسن بیگ

احمد بادشاہ کی قتل کے وقت یہہ شخص بھاگ کر بکر کو چلا گیا تہا وہان کے ترکمانون نے اسکو بادشاہ بنایا پھر اس نے آذربایجان پر فوج کشی کی میرزا محمد اسکی خوف سے تبریز کو چھوڑ کر سلطانیہ کو چلا گیا اس نے آذربایجان مین اپنی حکومت جمالی اور سلطان مراد کے ساتھہ صلح کی انہین ایام مین شاہ اسمٰعیل کا زور شور ہوا اس نے اسپر لشکر کشی کی ۹۸۷ھ مین باہم فریقین کے سخت لڑائی ہوئی جس مین بیس ہزار فوج اسکے قتل ہوگئی اور یہہ شکست

کہکر ارزنجان کو بھاگ گیا آذربائیجان کا علاقہ شاہ اسمٰعیل صفوی کے قبضہ مین آگیا اگرچہ کئی بار اس نے فوج جمع کرکر شاہ اسمٰعیل صفوی پر حملے کئے مگر کامیاب نہوا آخر دیار بکر مین جاکر مرگیا۔

سلطان مراد بن سلطان یعقوب آق قویلو

یہہ بادشاہ فرمان فرما ممالک فارس وعراق وخوزستان کا تہا اس نے ستر ہزار فوج جمع کرکر شاہ اسمٰعیل صفوی پر فوج کشی کی اور شکست کہاکر عراق سے بیدخل ہوا پھر فارس مین رہنے لگا مگر شاہ اسمٰعیل صفوی نے اُسکو وہان حکومت کرنے کی فرصت ندی اور فوج لیجاکر شکست دی وہان سے یہہ خوزستان کو بھاگ گیا خوزستان سے بغداد پہونچا وہان سے بھی بسبب غلبہ بارک بیگ پرنگ کے نکلکر علاو الدولہ والی مرعش کے پاس گیا وہان سے بھی اسکے کام برآری نہوئی اس لئے اس نے استنبول کا راستہ لیا چندے سلطان سلیم شاہ روم کی خدمت مین رہا آخر ۹۲۰ھ مین بنواح ادرنہ مرگیا۔

اونیچاسوان جمین سلاطین قاجار کے ذکر مین جو اب تک ایران مین فرمان فرما ہے

بزرگ اس خاندان کا قاجار مغل بن سرتاق سلطان غازان خان کے دربار مین ایک امیر تہا حکومت ملک کی دریای جیحون سے لیکر قزل آقاج مغان تک اسکی سپرد تہی اوسکی اولاد بہت سی ہوئی اور اوسکے نام سے قاجاری کہلائے جب چنگیز خان کی اولاد کی سلطنت جاتی رہی اور الجایتو سلطان محمد خدابندہ کی حکومت کی نوبت آئی تو قاجاری اپنے ہم قوم مغلون کے ساتہہ جو شام کی حدود مین سکونت پذیر تہے چلے اور وہان ہی سکونت اختیار کی پہر جب امیر تیمور کورگان ۷۸۳ھ مین شام کی حدود مین پہونچا تو حکم دیا کہ وہان کے تمام مغل خانہ کوچ ایران مین آذربائیجان اور ایران سے ترکستان اپنی اصلی وطن کو چلے جائین پس یہہ لوگ حسب الحکم امیر کے ایران مین آئے ایران مین

اکثر تو ترکستان کو چلے گئے اور قاجاری قوم کے اکثر لوگ آذربائیجان قراباغ و گنجہ و ایروان
مین سکونت پذیر رہے پھر امیر تیمور بیگ اق قوینلو کی سلطنت کے وقت کہ وہ بھی اسی
قوم کا بادشاہ تھا اس قوم کی زیادہ تر توقیر ہوئی اور اکثر امارت کے رتبہ کو پہونچ گئے
پھر جب ۹۹۶ھ مین شاہ عباس صفوی کی حکومت ایروان مین ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ
قاجاری گنجہ و ایروان سے جلاوطن ہوکر استرآباد مین آجائین اور مقام قلعہ مبارک آباد
جو کرکان کے کنارے پر واقع ہے آباد ہوین وہان اگر یہہ قوم دو نام سے موسوم ہوگئی یعنے جو
لوگ قلعہ مبارک آباد کے اندر آباد ہوئے وہ قاجاری نیخاری کہلانے لگے اور جو باہر رہے
انکا نام آشاق باش مقرر ہوا اور اکثر ان مین سے حسب الحکم شاہ عباس کے بمقام مرو
شاہجہان جا رہے اسطرح شاہ عباس نے اس جنگجو قوم کے اجتماع کو توڑ دیا استرآباد کے قاجاریون
نے ترکمانون کے ساتھہ جو ان سے اول اس سرزمین کے مالک تھے بڑے بڑے جنگ کئے اور
شاہان صفوی کی اطاعت مین رہکر اپنی حکومت و دولت کا سلسلہ قائم رکھا پہلا
رئیس اس قوم مین

نواب فتح علیخان بن شاہ قلیخان قاجار

ہوا اس نے فضل علیخان و مہر علیخان اپنے دو بھایون اور قوم کے اتفاق سے ریاست
و حکومت بہم پہونچائی قلعہ مبارک آباد کو ریاستگاہ بنایا امیر محمود خان ترکمان
کو جو شاہان صفوی کیطرف سے استرآباد کا حاکم تھا رشک ہوا اور مارنے حسد کے لئے
فوج لیکر اسپر چڑھ آیا جنگ جدل کے بعد یہ تینون بھائی اسکی قید مین آگئے کچھ عرصہ کے
بعد فتح علیخان محمود خان کی قید سے بھاگ گیا فضل علی و مہر علی مقتول ہوئے
بھایون کے قتل کی خبر پاکر فتح علیخان نے قوم سمیت کے اتفاق سے مبارک آباد پر
حملہ کیا اور اصلش خان محافظ دروازہ کی سازش سے قلعہ پر بھر قابض ہوا محمد خان
و میرزا احمد اسکے بھایون کی قاتل قتل ہوئے اس جرات و جوانمردی سے اس کی

دولت وحکومت مین ترقی ہوگئی اور بسبب ضعف سلطنت صفویہ کے کوئی اسکا پرسان حال نہوا استرآباد کے علاقہ پر اس نے کامل تسلط حاصل کیا پھر شکر بیگ غالب آیا ۱۱۳۵ھ مین اس نے خبر پائی کہ محمود خان غلزئی قندھاری نے اصفہان کا محاصرہ کرلیا ہوا ہے اور شاہ حسین صفوی محاصرے مین گرفتار سخت ناچار ہے اسلئے ایکہزار سوار جرار قوم قاجار کی یہہ ساتھہ اصفہان کو گیا اور محمود خان کے ساتھہ سخت سخت محاربے کئے شاہ حسین کے دربار مین اسکی بڑی توقیر ہوئی آخر اہل دربار کو حسد ہوا اور انہون نے بادشاہ کی مزاج کو اسکی طرف سے برگشتہ کردیا آخر یہہ وہان سے بھی ناراض ہوکر چلا آیا اور اصفہان مین سلطنت محمود خان کی ہوگئی پھر جب افغانی فوج رے پر حملہ آور ہوئی تو فتح علیخان نے رے کے حاکم کی مدد کی اور افغانون کو اُسکے علاقہ سے نکالا پھر یہہ شاہ طہماسپ بن شاہ حسین صفوی کے پاس مازندران مین گیا اور اُسکو افغانون کے حملہ سے مطمئن کرکر اپنے ہمراہ استرآباد مین لے آیا کچھہ مدت وہان رکھا پھر جب نادر قلی افشار نے محمود شیبانی سے ناراض ہوکر شاہ طہماسپ کو خراسان مین بلایا تو یہہ بھی اُسکے ساتھہ خراسان کو گیا نادر قلی کو اسکی عزت وتوقیر پر حسد ہوا اور بادشاہ کو یہہ کہہ دیا کہ یہہ شخص جو بظاہر دوست بنا ہوا ہے درپردہ آپ کا دشمن ہے اور محمود سے سازش کرکر چاہتا ہے کہ آپ کو قتل کردیوے اسکا فکر ابھی سے کرلینا واجب ہے اُس نادان بادشاہ نے بے تحقیق ایسے جوانمرد جانفشان امیر کو نادر قلی کے کہنے پر قتل کرادیا اور یہہ واقعہ چودھوین ماہ صفر ۱۱۳۹ھ مین وقوع مین آیا

نواب محمد حسن خان بن فتح علیخان قاجار

فتح علیخان کے قتل کے بعد کچھہ عرصہ تو یہہ ترکمانون کے پاس پناہ گزین رہا جب خوب معیت بنالی تو استرآباد پر حملہ آور ہوا محمد زمان بیگ نے جو نادر شاہ بادشاہ کیطرف سے استرآباد مین حاکم تھا اسکے مقابلہ مین شکست کھائی اور بھاگ کر بھبود خان کے پاس جو ایک سردار نادری دربار کا تھا گیا اُس نے اُسکی مدد کی اور فوج لیکر جڑہ آیا اس جنگ مین

بہی محمد حسن خان کے فتح پائی اور دشمنون کو شکست ہوئی اور شاہ یہہ خبر سنکر آگ ہوگیا
اور محمد حسین خان قاجار کو ایک خونخوار لشکر کے ساتہہ استرآباد کی فتح کے واسطے بہیجا اوسنے
استرآباد مین آکر قبضہ پایا ہزارون آدمی جو محمد حسن خان کے حامی تہے قتل کرکر اونکے سرون
کے مینار بنائے خون کے دریا بہائے محمد حسن خان اُسوقت صرف دو گہوڑون اور ایک بانہ
اور ایک غلام کے ساتہہ میدان سے بہاگا اور ایسے دیوانہ مین جہان کسی بنی آدم کا
دخل نہا جاکر پوشیدہ ہوا چند سال بہت بُرے حال کی ساتہہ ویرانہ مین بسر کئی اُسوقت
خوراک اسکی صرف باز کے شکار کا گوشت تہا جب نادرشاہ مارا گیا تو استرآباد کے
لوگ جو اسکے خیرخواہ تہے اسکی تلاش مین مصروف ہوئے اونکی مدد سے یہہ پہر استرآباد
مین آیا اور قابض ہوا حکومت اور دولت کو ترقی ہوئی چونکہ اُسوقت کریم خان زند نے
میرزا ابوتراب سلطان حسین صفوی کے بیٹے کو شاہ اسمٰعیل نام رکہہ کر بادشاہ فارس
کا بنایا ہوا تہا اور خود اسکی وزارت مین کام کرتا تہا اوسکو محمد حسن خان کی حشمت
و ترقی دیکہہ کر رشک ہوا اور ۱۱۶۵ھ مین بہت سی فوج لیکر اسپر چڑہہ آیا قلعہ کا
محاصرہ کرلیا محمد حسن خان بڑے سرگرمی کے ساتہہ اُس سے لڑا جس مین قمر خان و شجاع الدین
خان زند کریم خان کے دو صاحب مارے گئے اور وہ بہاگ گیا چونکہ شاہ اسمٰعیل کے
سلطنت کریم خان کے پاس صرف برائے نام تہی وہ بہی اُس سے الگ ہوکر محمد حسن خان کے
پاس چلا آیا محمد حسن خان شاہ اسمٰعیل کو ساتہہ لیکر اشرف کو گیا اور مقیم خان و آقا حیدر علی
و حاجی قنبر علی پر غالب آکر ماژندران کے علاقہ کو اپنے تصرف مین لایا ۱۱۶۸ھ ہجری
مین احمد شاہ ابدالی شاہ قندہار نے شاہ پسند خان افغان کو پندرہ ہزار سوار کے
ساتہہ استرآباد کی تسخیر کو مامور کیا اور سبزوار کے مقام پر فریقین مین لڑائی ہوئی
فوج افغانی بہزار پریشانی شکست کہاکر بہاگ گئے اور محمد حسن خان نے قزوین و گیلان
پر فوج کشی کی اور قابض ہوا پہر عراق عجم کی تسخیر کیطرف متوجہ ہوکر اودہر فوج لے گیا

کریم خان زند حاکم عجم بڑا لشکر لیکر اسکے مقابل ہوا اور شکست کہاکر اصفہان کو بہاگ گیا محمد حسن خان نے اسکا تعاقب کیا اور اصفہان کے پاس دوسری لڑائی ہوئی کریم خان مغلوب ہوکر شیراز کیطرف چلا گیا اصفہان بہی محمد حسن خان کے قبضہ مین آگیا ۱۱۶۹ھ مین محمد حسن خان نے آذربایجان پر یورش کی اور اوخان افغان وہان کا حاکم شکست کہاکر تفلیس کو گیا اُسکی فوج اسکی حمایت مین آئی آذربایجان فتح کرکر اس نے حکومت وہان کی آقا محمد خان اپنے بیٹے کو دی اور خود فارس پر حملہ آور ہوا کریم خان زند قلعہ بند ہوا مدت تک محاصرہ رہا آخر بسبب قحط وتنگی غلہ محمد حسن خان اپنی فوج واپس اصفہان کو لیآیا راستہ مین خبر پہونچی کہ حسین خان سردار قاجار حاکم اصفہان بمحرام ہوکر سر فساد ہوگیا ہے شیخ علی زند کو اوس نے اپنی مدد پر بلایا ہے محمد حسن خان یہہ حال سُنکر بہت جلد اصفہان جا پہونچا قرق کے جنگل مین اتفاق جنگ کا ہوا اتفاقاً دشمنون نے فتح پائی اور اسکے فوج بہاگ نکلے بہاگنے کے وقت گہوڑا محمد حسن خان کا دریا کے سیلاب اور کیچڑ مین پہنس گیا اُسی وقت سبز علی نام ایک غلام بمحرام اسکا جسکی سازش شیخ علی کے ساتہہ تہی آ پہونچا اور نیزہ مار کر اسکو شہید کر دیا اس امیر نے نو برس حکومت کی بیتالیس برس کی عمر ۱۱۷۱ھ مین شہید ہوا۔

کریم خان زند المخاطب بوکیل امام العصر

یہہ بادشاہ زندی خاندان سے تہا بعد تباہی سلطنت خاندان نادر شاہی فارس اور ایران کے چند علاقجات پر قابض تہا محمد حسن خان قاجار کے قتل کے بعد اسکا کامل تسلط فارس و ایران پر ہوگیا طہران کے تخت پر اس نے جلوس کیا بڑا خزانہ قاجاریون کا جو استرآباد مین تہا اس نے لے لیا قوم افغان جو ایران مین جابجا فساد برپا کر رہے تہے اس نے قتل کئے شاہ اسمٰعیل جسکے ذریعہ سے اس نے امارت حاصل کی اور وہ اسکے خوف سے بہاگ کر محمد حسن خان قاجار کے پاس چلا گیا تہا پہر اسکے پاس آیا اس نے اسکا خطاب بیگلربیگی

رکھا اور فارس مین کچھہ اُسکی گذارہ مقرر کردیا مراد خان ایک امیر کو اس لیے فوج دیکر شاہرخ خان افشار کے مقابلہ کے لئے جس نے اپنی حکومت کرمان مین قایم کرلی تھی بھیجا اور فتحیاب ہوا اس نے طہران مین بڑی بڑی عمارتین بنوائین سلیمان پاشا والی گردستان کو مطیع کیا اسکے وقت فتح خان افشار اردوی نے آذربایجان مین بغاوت کی یہہ ایک بہاری لشکر لیکر آذربایجان کو گیا مگر کامیاب نہوا دوسرے سال پھر فتح خان پر چڑہائی کی اور تبریز مین لڑائی ہوئی پہلے طہران کے لشکر کو شکست ہوئی اور شیخ علی کریم خان کا سالار بہاگ گیا کریم خان خود بھی چھہ کوس پیچھے ہٹ آیا دوسرے روز کریم خان نے پھر جمعیت کرکر فتح خان پر حملہ کیا اور فتح پائی اس لڑائی مین ہزارون آدمی طرفین سے مارے گئے فتح خان کی کل امرا و کریم خان کو آملے انہین دنون مین کریم خان نے اپنے امراؤ کیطرف سے بدظن ہوکر ابراہیم خان نجارہی و مطلب خان فارسی کو قتل کیا اور شیخ علیخان کو اندھا کردیا نذر علی خان شیخ علیخان کے بھائی کو گیلان کی حکومت سے معزول کیا قاجاری شہزادون محمد حسن خان کے بیٹون کے ساتھہ صلح کی شاہ جہان بی بی خانم محمد حسن خان قاجار کے لڑکی اپنے نکاح مین لی اور دوسرے لڑکی زبیدہ خاتون اپنی لڑکی رحیم خان کے نکاح مین دی - اس بادشاہ نے چھبیس سال سلطنت کی ۱۹۳ مین مرگیا باقیماندہ احوال اسکا اور اسکے جانشینون کا قاجاری بادشاہون کے ذکر مین مذکور ہوگا -

نواب حسین قلیخان بن محمد حسن خان قاجار

محمد حسن خان قاجار کی وفات کے بعد کچھہ مدت تک تو یہہ کریم خان زند کی خوف سے جا بجا اپنے آپ کو چھپاتا پھرا پھر جب کریم خان کے اس خاندان کے ساتھہ صلح ہوگئی تو اپنے کریم خان کے حکم سے وامغان کی حکومت حاصل کرکے وہان جاکر اس نے استحکام بہم پہونچا اور جمعیت حاصل کرکے استرآباد پر یورش کی اور اسنے باپ کے قاتلون اور دشمنون کو

قتل کیا یہہ خبر پاکر محمد خان سواد کوہی نے جو کریم خان کیطرف سے مازندران کا حاکم تہا چاہا کہ حسین قلیخان پر یورش کرے مگر اوسکے ارادہ کے ظہور سے اول ہی حسین قلیخان نے اسپر لشکر کشی کی اور اوسکو قتل کرکر مازندران کے علاقہ مین بہی بالاستقلال حاکم بن گیا کریم خان نے محمد خان کے بیٹے مہدی خان کو ایک جرار فوج کے ساتہہ حسین قلیخان کے استیصال کے لئے مامور کیا عند المقابلہ مہدی خان بہی پکڑا گیا پہر کریم خان خود فوج لیکر آیا مگر کامیاب نہوا آخر یہہ نوجوان بہلوان ستائیس برس کی عمر مین ترکمانان قوم یموت کے ہاتہہ سے شہید ہوا اور اُن ظالمون نے باشارہ کریم خان رات کو اسکے خوابگاہ مین آکر تفنگ کے گولے سے مار دیا اسکی شہادت کے بعد کریم خان کا دخل دوبارا مازندران و استراباد مین ہوگیا۔

آقا محمد شاہ بن محمد حسن خان قاجار

یہہ شخص بہی قتل محمد حسن خان اپنے باپ کے کریم خان زند کے دربار مین حاضر باش رہتا تہا جب وہ مرگیا تو شیراز سے طہران مین آیا وہان سے رے کو گیا راستہ مین خان ابدال گروہ جہان پیلکو اسکے شامل ہوگیا اور دونو ملکر ایک خزانہ بادشاہی جو عراق سے شیراز کو جاتا تہا سلطانی نوکرون سے چہین لیا پہر ایک اور خزانہ جو مازندران سے فارس کو جاتا تہا لوٹا اور جمعیت بہم پہونچائی پہر رے پر یورش کی اور کریم خان حاکم رے سے مال بہت لیا۔ مرتضی خان آقا محمد شاہ کا دوسرا بہائی دوسری طرف ملک گیری کے فکر مین ہوا اور استرآباد سے بڑہ کر شہر بارفروش و مازندران کا لے لیا اوسکے متفق اسکام مین مصطفے قلی و رضا قلی دو بہائی اور بہی تہے جب اونہون نے سنا کہ آقا محمد شاہ نے ری وغیرہ کیطرف قبضہ کرلیا ہے تو اونکو ناگوار گزرا اور رضا قلی ایک برجستہ فوج لیکر آقا محمد شاہ کے مقابلہ کو آیا اور عند المقابلہ شکست کہاکر آقا محمد شاہ کے پاس حاضر ہوگیا اس فتح کی آقا محمد خان نے

شہر ساری فتح کیا چونکہ کریم خان زند کو مرنے کے بعد زکی خان اسکے چچا کا بیٹا شیراز کے
تخت پر بیٹھا تھا اُس نے علیمراد خان حاکم اصفہان کو آقا محمد شاہ کی مقابلے کو مامور کیا مگر وہ
شکست کھاکر بھاگ گیا اور بہت سا ملک اصفہان کے علاقہ کا بھی آقا محمد شاہ کی قبضہ مین
آگیا اسبات پر بہایون کو حسد ہوا اور معرکہ آرائی کی نوبت پہونچی رضا قلی نے غالب آکر
آقا محمد شاہ کو قید کرلیا اور ملک گیری مین رضا قلی کا رتبہ متنون سے بڑہ گیا یہہ بات اور
بہایون کو ناگوار گزری اور دونونے ملکر رضا قلی پر حملہ کیا اور غالب آئے رضا قلی کے
مغلوب ہونے سے آقا محمد شاہ نے رہائی پائی اور باتفاق وتجویز دو بہایون کے دامغان کے
تخت پر بیٹھا سمنان وساری وسطام واستر آباد اسکے قبضہ مین آگئے پھر طہران وگیلان
پر متصرف ہوا ہمدان کا محاصرہ کیا چونکہ زکی خان جانشین کریم خان کے مرنے کے بعد علیمراد خان
زند کریم خان کے خاندان کو قتل کرکے خود شیراز واصفہان کا بادشاہ ہوا تھا اُس نے اپنی
بڑی بیٹی شیخ اویس خان کو بارہ ہزار سوار کے ساتھہ مازندران کی تسخیر کو بھیجا مگر اوس نے بھی
آقا محمد کی فوج کے مقابلہ پر شکست کھائی پھر علیمراد خود بڑی فوج لیکر آیا آقا محمد شاہ نے
اُسکے جنگ مین پے درپے شکست کھائی اور استر آباد کے قلعہ مین محصور ہوا چند ماہ محاصرے
مین گزرانے اور اُس عرصہ مین سب سامان درست کیا پھر میدان مین آکر ایسی سرگرمی کے
ساتھہ لڑا کہ علی مراد کا لشکر بھاگ گیا مازندران پر دوبارا اسکا قبضہ ہوا اور بسبب اسکے
کہ اُنہین ایام مین علی مراد خان اصفہان مین مرگیا تھا دوبارا آقا محمد شاہ کا کام بارونق ہوگیا
پھر جعفر خان زند جو کریم خان زند کا برادر زادہ تھا اور علی مراد خان کے مرنے کے بعد اصفہان
وشیراز کی حکومت اوسکو حاصل ہوئی تھی اسکے ساتھہ جنگ پیدا ہوا مگر کامیابی کی صورت نظر
آئی سنہ ۹۹ مین آقا محمد شاہ نے خود اصفہان پر فوج کشی کی اور قبضہ پایا جعفر خان شکست
کھاکر شیراز کو بھاگ گیا اس نے اصفہان سے نکلکر ہمدان کو لیا خسرو خان والی گرجستان کو
اپنا مطیع کیا پھر طہران آیا اسکے آنے کے بعد جعفر خان نے پھر شیراز سے آکر اصفہان فتح

کرلیا یہ خبر پاکر اس نے طہران سے پھر اصفہان کو رجعت کی اور عند المقابلہ جعفر خان کو شکست دے پھر گیلان پر حملہ کرکر کامیاب ہوا سنہ ۱۲ مین جعفر خان زند شیراز کا حاکم ابراہیم خان وشاہ مراد زند کے ہاتھ سے قتل ہوا اور لطف علی خان اوس کے بیٹے نے حکومت پائی سنہ ۱۲ مین آقا محمد شاہ نے شیراز پر لشکر کشی کی اور ایک ماہ محاصرہ رکھکر واپس آیا سنہ ۱۲ مین لطف علی خان نے پھر اصفہان پر حملہ کیا اور شہزادہ فتح علیشاہ کی مقابلہ سے مغلوب ہوکر بھاگ گیا جب شیراز پہونچا حاجی ابراہیم خان امیر نے جسکی سازش آقا محمد خان کے ساتھ ہوچکی تھی شہر مین جعفر خان کو داخل نہ دیا اور آقا محمد خان کو لکھ بھیجا کہ اپنا کوئی معتبر امیر لطف علیخان کے خزانہ ومال واسباب کی ضبطی کے لئے بھیجدو آقا محمد خان نے شہزادہ فتح علیخان کو شیراز مین بھیجا سنہ ۱۲ لطف علیخان بعد جنگ وجدل پکڑا گیا اور اندھا ہوکر مقتول ہوا سنہ ۱۲ مین آقا محمد خان نے کل ایران وفارس وغیرہ پر قابض ہوکر شاہنشاہی اجلاس طہران مین کیا جب دو برس اس بات کو گزرے شب شنبہ اکیسوین ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲ مین یہہ بادشاہ عالی جاہ اپنے نمکحرام غلاموں کے ہاتھ سے شہید ہوا اور اون ظالمون نے بادشاہ کو بحالت خواب شہید کردیا اور صندوق جواہر وبازوبند الماس وشمشیر جواہر دار والماس دریاے نور وتاج ماہ لیکر صادق خان شقاقی کے پاس جو ایک دشمن جان خاندان کا تھا چلی گئی۔

فتح علیشاہ بن حسین علیخان بن آقا محمد شاہ قاجار

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت پہلے علی قلی خان آقا محمد شاہ کا بھائی مدعی سلطنت کا ہوا آخر پکڑا گیا اور اندھا ہوا پھر صادق خان شقاقی نے ہنگامہ برپا کیا اور شکست کھاکر اطاعت منظور کی الماس جواہر دریا نور وغیرہ جو اسکے پاس تھے شاہی خزانہ مین داخل ہوے آقا محمد شاہ کی قاتل گرفتار ہوکر قتل ہوے محمود خان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ کابل شاہ زمان کے استیلا اور نابینا ہونے شاہزادہ ہمایون کے کابل سے بھاگ کر طہران مین آیا اور بار یاب ہوا محمد خان زنگی خان زنگا بیٹا اور نجف خان زند نے شیراز کیطرف فساد برپا کیا

اور پکڑے گئے حسین قلی خان حقیقی بھائی بادشاہ کا جو دعویدار سلطنت ہوا تھا کہا
مطیع بنا ۱۱۴۳ھ میں نادر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن نادر شاہ افشار نے مشہد مین شورش برپا
کی اور مغلوب ہوا اُسکی لڑکی شہزادہ حسن علی کے نکاح مین آئی اسی سال مین شہزادہ محمود
بن تیمور امدادی فوج لیکر ہرات و قندہار کی تسخیر کو رخصت ہوا میرزا قیصر بن شاہرخ نے شکست
کھائی فرار پر قبضہ محمود کا ہو گیا ہرات پر محاصرہ ہوا عین محاصرہ کے وقت محمود کے ہمراہی لوگ
شہزادہ قیصر سے ملگئے اور مجمع اُسکا متفرق ہو گیا اسلئے امدادی فوج بھی واپس ہوئی محمود
بھاگ کر فراح مین آ گیا وہان سے شاہ مراد ازبک والی بخارا کے پاس چلا گیا جہان سے
بھی مدد نہ ملی تو خوارزم کے راستہ پھر طہران مین آیا ۱۱۵۰ھ مین خراسان کی تسخیر کی تجویز ہوئی
ایرانی فوج نے شہر سبزوار مسخر کر لیا نیشاپور کا محاصرہ ہوا آخر طرہ باز خان شاہرخ کا وکیل
حاضر آیا اور باہم گفتگو ہو کر خراسان کی مہم موقوف رہی ۱۱۵۲ھ مین حاجی ابراہیم خان زند
وزیر اعظم کو بادشاہ نے قتل کرا دیا اسکا مال ضبط کیا اُسکے خویش و اقربا معزول و مقید ہوئے پہلے
یہ شخص لطف علیشاہ زند بادشاہ شیراز کا وزیر تھا اُسکے ساتھ اس نے بیوفائی کر کے شہر
شیراز پر دخل آقا محمد شاہ کا کرا دیا تھا اُس خدمت کے عوض مین اس نے اس سلطنت مین بھی
باختیار کامل وزارت پائی اور گستاخی کی یہان تک نوبت پہونچی کہ وہ بادشاہ کے
وجود کو کالعدم اور اپنے آپ کو بادشاہ جانتا تھا آخر اپنے اعمال کی سزا کو پہونچا ۱۱۵۱ھ
مین شہزادہ محمود بن تیمور قندہار و کابل پر غالب آیا اور شاہ زمان کو نابینا کر دیا قیصر
میرزا ہرات سے بھاگ کر طہران مین آیا اور خبر پہونچی کہ نادر میرزا ابن شاہرخ بن نادر شاہ
افشار نے پھر مشہد مین شورش برپا کی ہے شاہزادہ محمد ولی میرزا اُسکے تنبیہ کو مامور ہوا
نادر میرزا مشہد مین محصور ہوا مدت مدید تک محاصرہ رہا آخر نادر میرزا گرفتار ہو کر قتل ہوا
۱۱۶۰ھ مین روسیون نے تفلیس مین اپنا دخل کر کے گنجہ کا محاصرہ کر لیا اس لئے بادشاہ خود
آذربائیجان کو گیا اور باہم ایرانیون اور روسیون کے سخت لڑائی ہوئی آخر ایرانی فتحیاب ہوئے

اور روسیون کو قتل کرکر اون کے سروں کے مینار بنوائے ماہ ربیع الاول ۱۱۷۳ھ مین پھر
ایرانی فوج روس کی جنگ کے لئے بھیجے گئے اور پل خدا آفرین پر مقابلہ ہوا اس مین روسی
بھاگ گئے اور ایرانیون نے آق اعلان تک تعاقب کیا دوسرے جنگ مین روسی بھاگ کر
قلعہ ترناوت مین محصور ہوئے تیسری لڑائی ایرانیون کی اشیخدر روس کے سپہ سالار کے
ساتھ ہوئی اس مین بھی میدان ایرانیون کے ہاتھ رہا اور بہت سے روسی مارے گئے
چوتھی لڑائی میرزا موسی سمنجم ایرانی کی روسیون کے ساتھ گیلان کے حدود مین ہوئی اور
ہزار روسی قتل ہوا پانچوین لڑائی شہر گنجہ پر ہوئی ایرانیون نے شہر لے لیا اور روسی
قلعہ مین محصور ہوئے چھٹی لڑائی رود ترکی کے کنارے پر ہوئی اور اشیخدر سپہ سالار
روس کا کوہ آق کے درہ مین جلا گیا ساتوین مرتبہ اشیخدر روسی شیروان پر حملہ آور ہوا
تو اشیخدر ابراہیم خان کے ہاتھ سے قتل ہوا آٹھوین لڑائی مین ایرانیون کی ۱۱۷۲ھ مین
خنشین کے مقام پر ہوئی اور قبضہ روسیون کا شیروان پر ہوگیا اسی سال مین عبد الرحمان
پاشا ایران سے مدد لیکر بغداد کو گیا اور علی پاشا حاکم بغداد کے ساتھ سخت لڑائی
کی اس لڑائی مین تین ہزار رومی مارا گیا اور علی پاشا کو شکست ہوئی ۱۱۷۲ھ مین
حاجی فیروز خان والی ہرات نے ایک فقیر صوفی اسلام نام کی بات پر اعتبار کرکر ایران کی
قلمرو پر حملہ آور ہوا کیونکہ فقیر کے کہنے سے اسکو یقین ہوگیا تھا کہ مین ایران کے تخت
پر بیٹھونگا فوج ایرانی لڑی جنگ کے ساتھ اسکے مقابل ہوئی اور لڑائی مین صوفی اسلام
مارا گیا افغانون کو شکست فاش ہوئی ایرانیون نے تعاقب کرکر ہرات کا محاصرہ کرلیا حاجی
فیروز نے دو سالہ خراج ہرات کا دیکر محاصرہ اوٹھا دیا اسی سال مین وکیل شاہ فرانس کا
اس غرض سے آیا کہ پہلے فرانس اور ایران باہم ملکر روس کے فساد کو رفع کرین پھر فرانس
ہندوستان پر حملہ آور ہو تو شاہ ایران اپنے ملک سے اسکو رستہ دیمے شاہ ایران نے
یہہ درخواست منظور کی ۱۱۷۳ھ مین پہلے روس اور ایران مین صلح ہوگئی مگر روس

کی طرف سے پھر عہد شکنی ہوئی اور روس کا لشکر ایروان کی تسخیر کو آیا اور ایرانیوں کو شکست ہوئی دوسری مرتبہ قلعہ ایروان پر لڑائی ہوئی اور روسیوں نے شکست کھائی اسی سال میں سفیر انگریزی طہران میں آیا اور ایک پارہ الماس تحفہ گذرانا اور دوستی قایم کی اسی سال کے اخیر میں مازندران کے علاقہ میں سخت بہو نچال آیا جس سے کوہ بیابان زیر و زبر ہو گیا اور جنگلی جانور جنگل سے بھاگ کر آبادیوں میں آگئے سینکڑوں مکان عالیشان گر گئے ۱۲۲۶ھ میں شاہزادہ محمد ولی میرزا نے مشہد مقدس سے ہرات پر کوشش کی اور خراج دو سالہ فیروز جان میرزا والی ہرات سے لیا اسی سال میں شہر شوشی و گنجہ کے میدان روسیوں اور ایرانیوں میں ایک لڑائی ہوئی جس میں روسیوں نے شکست کھائی ۱۲۲۸ھ میں ایرانیوں اور روسیوں میں بمقام آق اغلان لڑائی ہوئی فریقین نے سخت نقصان اوٹھایا مگر تھوڑی مدت کے بعد اسی سال میں دونو سلطنتوں میں مرزا ابوالحسن خان کی معرفت صلح ہو گئی اور فریقین میں ایک عہد نامہ گیارہ شرطوں کا لکھا گیا ۱۲۲۹ھ میں سرکار انگریز اور شاہ ایران کے درمیان بھی عہد نامہ صلح کا تحریر ہوا اور شاہ ایران نے نو برس کے عرصہ میں بہت سی فتوحات خوارزم و خراسان و حدود روم میں حاصل کیں ۱۲۳۰ھ میں فیما بین شاہ روم و ایران کے صلح ہو گئی اور علمائے شیعہ اہل ایران نے روسیوں کے جہاد پر شاہ ایران کو مستعد کیا اور بحالت صلح کفر کا الزام دیا اس لئے شاہ ایران نے عہد شکنی کی اور مستعد جنگ کے ہوا بہت سے مقابلے پے در پے ہوئے آخر ماہ ذی الحجہ ۱۲۳۳ھ مطابق ۱۸۱۸ عیسوی پھر فریقین میں صلح ہوئی اور عہد نامہ سولہ دفعہ کا تحریر ہوا۔ اس بادشاہ نے اڑتیس سال سلطنت کی آخر ۱۲۵۰ھ جمادی الثانی کی اوسط تاریخ ذات الجنب کی مرض سے مر گیا۔

سلطان محمد شاہ بن عباس میرزا بن فتح علیشاہ قاچار ایرانی

فتح علیشاہ کے مرنے کے بعد اکثر شاہزادے مدعی سلطنت کے ہوئے حسین علیخان شاہزادہ

فارس مین تخت نشین ہوا دوسرا شاہزادہ ظل سلطان طہران مین بادشاہ بنا تیسرا شہزادہ یعنے محمد شاہ جس نے اپنے دادا کے وقت ولیعہدی کا خلعت پایا تھا تبریز مین بادشاہی تخت پر بیٹھا اور بڑی جمعیت کے ساتھہ دار الخلافت طہران کو آیا ظل سلطان بعد مقابلہ کے پکڑا گیا ۱۲۵۱ھ مین بادشاہ سبزوار نیشاپور کی راستی مشہد پہونچا مشہد سے غوریان مین آیا اور وہان کے افغانون کو شکست دی اور ہرات کا محاصرہ ایک سال تک رکھا امیر کامران میرزا والی ہرات بڑی چستی اور دلاوری کے ساتھہ محصور ہوکر لڑتا رہا چونکہ ہرات کی مہم شاہ نے برخلاف مرضی صاحبان انگریز کے کی تھی ایک سال کے بعد جنگی جہاز انگریزون کے جزیرہ خارک مین آ پہونچے اور بادشاہ بلحاظ دوستی انگریزون کے ہرات کا محاصرہ چھوڑ کر طہران کو چلا گیا ۱۲۶۳ھ مین حسن خان سالار نے خراسان مین فساد برپا کیا اور بہت سی لڑائیون کے بعد دشمن مغلوب ہوئے یہہ بادشاہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۱۰ھ مین پیدا ہوا ششم شوال روز شنبہ ۱۲۶۴ھ مین مر گیا چودہ سال سلطنت کی بیالیس سال کی عمر پائی۔

سلطان ناصر الدین بن محمد شاہ قاجار ایرانی

یہہ بادشاہ اب تک کہ ۱۲۹۸ھ ہجری ہے ایران کی سلطنت پر قایم و حیات ہے ۱۷ ماہ صفر ۱۲۴۷ھ مین یہہ بادشاہ پیدا ہوا باپ کے حین حیات اس نے ولیعہدی پائی چودہون شوال ۱۲۶۴ھ بمقام تبریز تخت نشین ہوا جلوس کے سال مین ہی جعفر قلی خان ترکمان نے خراسان مین سورش برپا کی مشہد مقدس مین حاجی محمد خان بیگلربیگی نے بغاوت کی شہزادہ حمزہ حاکم خراسان اپنی فوج لیکر مشہد کو گیا اور شہر کا محاصرہ کر لیا چونکہ یار محمد خان والی ہرات جعفر قلی کی مدد کو آ پہونچا شہزادہ محاصرہ چھوڑ کر قلعہ ارک مین جا اترا چند روز کے بعد جعفر قلی اور یار محمد خان کی آپس مین نا اتفاقی ہوگئی اور یار محمد خان شہزادہ حمزہ کے پاس آ گیا شہزادہ مراد یہی طہران سے مدد کو آ پہونچا

بہت سی لڑایون کے بعد مشہد فتح ہوا محمد حسن خان سپہ سالار و امیر اصلا خان و محمد خان مفسد قتل ہوئے
اُسی زمانہ مین ایک نیا فرقہ بابیون کا پیدا ہوا اُنکا مجمل حال یہہ ہے کہ ایک شخص علی محمد نام
نے اپنا خطاب باب مقرر کیا اور مدعی ہوا کہ مین امام مہدی صاحب الزمان ہون بہت سے
سہیلم لوگ اُسکے مطیع ہوگئے ملا حسین بشرویہ اُسکا خلیفہ بنا اور ایک عورت جسکا خطاب
قرۃ العین تہا اُسکی نائبہ قرار پائی پہلے علمای بارفروش نے اُسپر خروج کیا عند المقابلہ بارہ
آدمی بابی مارے گئے وہان سے بہاگ کر علی محمد علی آباد مین آیا اور خانقاہ شیخ طبرسی کو
مامن بناکر اُسکے چارون طرف خندق کہودی غلہ رسد بہت سا بہر لیا یہہ خبر پاکر آقا عبد اللہ
و میرزا آقا حکام مازندران اُنکے استیصال کو گئے مگر بابیون کے مقابلہ مین شکست
کہاشی آقا عبد اللہ مارا گیا میرزا آقا بہاگ آیا پہر نواب مہدی قلی میرزا بابیون کے استیصال
کو مامور ہوا اس نے بہی شکست پائی تیسری مرتبہ پہر ایرانی فوج نے جمع ہوکر ارادہ حملہ کا کیا
ملا حسین بشرویہ جسکا خطاب سید علی اعظم تہا ان پر شبخون لایا بہت سے ایرانی قتل کیے
مگر خود بہی کاری زخم کہاکر گیا اور اُسی رات مرگیا آخری وصیت اُسکی یہہ تہی کہ میرا
مزا صرف انتقال و تغیر جسم کے لئے ہے چودہ دن کے بعد مین پہر جی اُٹہونگا تم نعش میری
زمین مین دفن نہ کرنا کسی دیوار مین رکہہ کر بند کر دینا اور علی محمد امام کی خدمت مین جان
فشانی کرنا کہ عنقریب سلطنت تمہاری کل روے زمین پر ہو جائے گی اور ایک
ایک آدمی تم مین سے امیر کبیر ہو جائیگا علی اعظم کے مارے جانے کے بعد ایرانیون نے
مدت مدید بابیون کو محاصرہ مین رکہا جب وہ سخت تنگ آئے تو قلعہ فتح ہوا علی محمد
پکڑا گیا ایرانیون نے اوسکو گدہی پر سوار کر بہت سے شہرون مین تشہیر کی اور بہت
بُرے حال سے قتل کیا دوسرا خروج بابیون کا زنجان مین ہوا اس مین محمد علی بابی
سب کا امام تہا اوسکی متابعت مین پندرہ ہزار سوا رجان نثار حاضر تہے محمد علی نے
شہر زنجان لوٹ لیا کل شیعہ قوم کو مار دیا بڑی بڑی عمارتین گرادین پہلے سید علینجان

امیر زنجان نے تین مہینے تک شہر کا محاصرہ رکھا پھر محمد خان بیگلر بیگی دار الخلافت سے
اس مہم کے انجام کو مامور ہوا اس نے بھی چھ مہینے تک بابیون کے ساتھ جنگ کئے مگر کامیاب
نہوا پھر ایک اور فوج خونخوار زنجان کو بھیجی گئی اور چار مہینے کے محاصرہ مین محمد علی قتل ہوا
شہر مفتوح ہوکر تمام پیرو اُسکے مارے گئے قیسرا بلوا قوم بابی کا تبریز مین ہوا اس
جگہہ انکا سردار سید یحیی ابن سید جعفر دارابی تہا اس مقام پر مہر علیخان دیوان بیگی نے
بڑی جوانمردی کے ساتھہ انکا مقابلہ کیا اور وہ تمام تہہ تیغ ہوئے ۱۲۶۷ھ مین خبر پہونچی
کہ محمد امین خان اُزبک امیر خوارزم نے علاقہ اسیرابی لیا ہے سرخس اور مرو کے لینے
کا ارادہ رکھتا ہی اسلئے ایران نے محمد رضا قلی سفیر خوارزم مین بہیجا اور لکہا کہ امیر خوارزم
اس ارادہ سے باز آئے جب جواب باصواب نہ آیا سلطان مراد میرزا کو سرخس کو بہیجا اور
اُن سب کو مطیع کیا امیر عباس قلیخان بیگلر بیگی مرو کی حفاظت کو بہیجا گیا علیخان حاکم
سیستان نے اطاعت منظور کی اور خلعت پائی اسی سال مین یار محمد خان غفان
ہرات کا حاکم مرگیا اُسکے بڑے بیٹے سید محمد خان نے حکومت پائی مگر ہرات کے لوگ اُسپر
راضی نہ تہے چہوٹے بیٹے کو چاہتے تہے اسلئے رعایا نے کہن دل خان کو قندہار سے بلایا
اُس نے آکر پہلے فراہ و سبزوار پر قبضہ کیا پھر ہرات کو محاصرہ مین لیا امیر سام خان بادشاہ
کیطرف سے ہرات کو مامور ہوا چند لڑایون کے بعد کہن دل خان پھر قندہار کو چلا گیا صدیق
خان سید محمد خان کا چہوٹا بہائی گرفتار ہوکر مشہد مین آگیا ہرات مین شاہ ایران
کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا اسی سال مین شیخ علی نام ایک ملا بابی مذہب نے سلیمان
نام ایک امیر کو اپنا ہم مذہب کرکر چاہا کہ شاہ ایران کو شہید کردے اور بارہ کس
اُسکے مریدون نے سواری کے وقت بادشاہ پر حملہ کیا بادشاہ کو خفیف زخم آیا اور
مفسد پکڑے گئے انکی نشاندہی سے سلیمان و شیخ علی معہ اپنے تمام مریدون کے گرفتار
مارے گئے اسی سال مین سلطان علیخان کہن دل خان والی قندہار کا بیٹا باپ کے

طرف سے بادشاہ کے پاس آیا اور اطاعت منظور کی جعفر قلیخان وکیل دوست محمد خان امیر
کابل نے حاضر ہوکر تحائف گذرانے اور اتحاد ظاہر کیا چونکہ سید سعید خان والی مسقط
نے بندر عباس پر حملہ کیا تہا اسلئے موید الدولہ حاکم شیراز نے اپنی فوج اودہر کو روانہ کی
اور اہل مسقط پہر اطاعت مین آیا ۱۱۷۳ھ مین محمد امین خان خوارزم شاہ نے سرخس پر یورش
کی اور ایرانی فوج کے مقابلے مین مارا گیا مرو و سرخس مین عملداری سلطان کی ہوگئی ماہ صفر
۱۱۷۴ھ مین موید الدولہ بندر بوشہر و جزیرہ خارک کے انتظام کے لئے مامور ہوا اور بعد انتظام
قرار واقعی کے واپس آیا اسی سال مین کہن دل خان والی قندہار مرگیا اور اسکے بہائی رحیم دل خان
اور اوس کے بیٹے محمد صدیق خان کی آپس مین فساد ہوا اور بسبب فساد خانگی کے امیر دوست محمد
کابلی نے قندہار پر اپنا دخل کر لیا - چونکہ سید محمد خان والی ہرات نے امین الدین خان والی
خوارزم کی لڑائی مین اسکا مددگار رہکر امیر کریم خان ہزارہ کو ناحق مروا دیا تہا اس لئے
قوم ہزارہ نے باتفاق اور افغانون کے شہزادہ یوسف افغان کو مشہد سے بلاکر ہرات
کی حکومت پر بٹہلایا سند نشینی کی باظہار اطاعت شاہ ایران سے حاصل کی شاہزادہ
یوسف نے ہرات پر قبضہ پاکر امیر سید محمد خان کو قتل کیا اسکی دو خواہر اور ایک
ضعیف العمر والدہ کو مار دیا اسکی بیوہ کو اپنے تصرف مین لایا اس بدفعل سے تمام
لوگ اس سے برگشتہ ہوگئے اور امیر دوست محمد خان کو بلا بہیجا سام خان وکیل شاہ
ایران کو جو ہرات مین رہا کرتا تہا شہر سے نکالدیا دوست محمد خان نے اپنی فوج سیستان
کیطرف بہی مامور کی اور سردار علیخان سیستانی نے شاہ ایران سے مدد طلب کی
شاہ ایران نے جب یہہ خبر پائی ایک بڑی فوج ہرات وغیرہ اطراف کو مامور فرمائی
پہلی لڑائی شاہزادہ سلطان مراد ایرانی کی غوریان کے مقام پر افغانون کے ساتہہ ہوئی
اور وہ مغلوب ہوکر مطیع ہوئی پہر محاصرہ ہرات کا عمل مین آیا افغانون نے بڑی بڑی
جنگ کئے آخر سردار عیسے خان ترانی شاہزادہ یوسف و غلام خان وغیرہ کو قید کرکر

شہزادہ سلطان مراد کے پاس لے آیا غرض عیسے خان کی اون کی گرفتاری سے یہہ نہی کہ ہرات پر قبضہ شاہ ایران کا ہوجائے بلکہ وہ یہہ چاہتا تہا کہ شاہزادہ یوسف کو قید کرا کر خود مالک ہرات کا ہوجائے اس لئے اوس نے شہر مین جاکر پہر شہر کے دروازے بند کر لئے ایرانیون نے جب یہہ فریب عیسے خان کا دیکہا بڑے زور شور سے محاصرہ ہرات کا کیا سبزوار وغیرہ پر تصرف ہوگئے آخر بہت سے جنگ اور معرکون کے بعد صفر کی پچیسوین تاریخ عیسے خان حاضر ہوگیا ہرات فتح ہوگئی چونکہ محاصرہ ہرات کا خلاف مرضی صاحبان انگریز کے تہا ماہ ربیع الاول من جنگی جہاز بندر بوشہر مین آگئے پہلے ایک لڑائی ہوئی اور قلعہ بہمنی انگریزون نے لے لیا پہر شہر بہی فتح ہوا دریابیگ حاکم بوشہر کا قید مین آیا اور ممبئی مین بہیجا گیا فوج ایرانی مامورہ بوشہر کے ہتیار لئے گئے کیا یہ مہینہ ۱۲۵۳ مین انگریزون کا دخل کامل بندر بوشہر پر ہوگیا شاہ ایران نے بہی انگریزون کے مقابلے کے لئے ایک شائستہ فوج مامور کی اور آپس مین سخت سخت محاربے ہوئے آخر باہم صلح ہوکر صلحنامہ جدید لکہا گیا اور درج ہوا کہ آئندہ شاہ ایران ہرات وغیرہ ممالک متعلقہ سلطنت کابل و ہرات سے غرض نرکہے کسی طرحسے حکومت اوسکی والی کابل و ہرات پر نہو اور یہہ عہدنامہ چوتہی رجب ۱۲۵۳ کو تحریر ہوا۔

پچاسوان جمین ذکر خانان خیوق کے جو خوارزم مین حاکم ہوگزرے ہین

قدیم زمانہ مین جو مسلمان بادشاہ خوارزم مین فرمان فرما تہے انکا احوال بتفصیل تحریر ہوچکا اب اوس سلسلہ کے فرقہ کا ذکر جو خان خیوق کرکے مشہور تہا لکہا جاتا ہے اور واضح ہو کہ آغاز اس فرقہ کا صفوی بادشاہون کے عہد سے ہوا ان کے امیر سنجار اسکے جو وہ بہی از کبیہ خاندان سے تہا سخت عداوت تہی جب یہہ امیر سنجار اسے مغلوب ہوتے تو شاہ ایران سے مدد لیکر پہر اپنے ملک پر قابض ہوجاتے سلطان محمد صفوی کے

عہد مین جلال خان بن محمد خان ان بک نے خودسری اختیار کی مرتضے قلیخان پرناک حاکم مشہد کا اسکی تنبیہ کو بھیجا گیا وہ مقابلہ پیش آیا اور مارا گیا پھر حاجی محمد خان المشہور جاجیم خان خوارزم کا حاکم بنا محمد خان شیبانی نے ماوراء النہر سے اُسپر حملہ کیا اور خوارزم سے اسکو بیدخل کر دیا وہ ۱۰۶۳ھ مین شاہ عباس صفوی کی خدمت مین آیا بادشاہ اسکی مدد پر خود خوارزم مین گیا اور محمد خان شیبانی کا دخل اوٹھا کر وہ ملک پھر اُس کی حکومت مین دیا پھر اُسکا بیٹا عرب محمد سلطان حاکم ہوا پھر سلطان سفند یار نے حکومت پائی پھر اُسکے بیٹے ابوالغازی کو ریاست ملی اُسکے مرنے کے بعد نادرشاہ افشار کے عہد مین دلبار سن خان نے خوارزم مین تسلط پایا مگر نادرشاہ نے اوسکو مار ڈالا اور محمد طاہر خان کو حکومت دی نادرشاہ کے مرنے کے بعد دوبارہ عرب محمد سلطان کی اولاد خوارزم پر قابض ہوئی امیر اللہ بن عوض اینانق بن محمد امین خوارزم کا امیر بنا ۱۱۷۲ھ مین یہہ حاکم ہوا دو سال امارت کی اُسکے پیچھے اُسکا بھائی رحیم خان حاکم بنا اور شاہان ایران کی اطاعت مین رہ کر بتیس سال سلطنت کرتا رہا ایکمرتبہ یہہ منحرف ہوکر استرآباد پر حملہ آور ہوا اور عند المقابلہ شکست کھا کر بھاگ گیا پھر اُسکا بیٹا آلہ قلی خان امیر بنا پھر رحیم قلی خان حاکم ہوا پھر محمد امین خان بن الہ قلیخان بن رحیم خان نے سلطنت پائی محمد شاہ قاجار شاہ ایران کے دربار سے اسکو شاہی کا خطاب ملا اور خلعت سلطانی کی عطا ہوئی یہہ رتبہ حاصل کر کے یہہ نہایت مغرور ہوگیا اور حسن سالار مفک کے ساتھہ سازش کر کے شاہ ایران کیلئے فساد بنا ۱۲۵۱ھ مین اس نے سرخس پر یورش کی اور شاہ ایران کے لشکر کے ساتھہ معرکہ آرا ہو کر مارا گیا *

اگیا نواں جس مین خاندان سلاطین عثمانیہ روم کے ذکر مین جو فی زمانہ استنبول یعنے تخت قسطنطنیہ پر فرمانفرما ہین

اس خاندان کے بزرگ قبیلہ بنی عیص و بنی قطورہ سے تھے پہلے سلیمان نام بزرگ
وطور شاہ علیے انکا علاقہ ارمنیہ کے جنگل مین سکونت پذیر ہوا اور ترقی پاتے پاتے
وہان کا امیر و رئیس بنگیا بعد وفات چنگیز خان کے جب علاؤالدین سلجوقی شاہ قونیہ
اور مغلون کے آپس مین لڑائی ہوئی تو سلیمان علاؤالدین کا حامی ہوکر اوس کے
دشمنون کے ساتھہ لڑا اور انکو مغلوب کیا اس خدمت سے علاؤالدین بہت خوش ہوا
اور اوسکو اپنی فوج کا سپہ سالار مقرر کر دیا ۶۲۰ھ مین اوس نے عرب پر لشکر کشی کی
اور بتقدیر الٰہی دریاے فرات مین ڈوب کر مر گیا اور دریا کے کنارے مدفون ہوا اسکے
بعد چار فرزند سے سنقور تگین و گوک طپ غدی و ارطغرل و دوندار ان سے سنقور تگین و گوک طپ غدی تو مکار سلجوقی کی کشاکش
ہو گئے اور ارطغرل و دوندار بدستور علاؤالدین کے حضور مین ملازم رہے بعد وفات
ارطغرل کے اوسکا بیٹا عثمان جسکے ولادت ۶۵۷ھ مین وقوع مین آئی تھی منظور نظر
شاہ علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ فرمان فرماے ایشیاے کوچک کا تھا اول
ہی دل عثمان میر لشکر مقرر ہوا علم و نقارہ بادشاہ سے اوسکو ملا بعد ازان خدمت
افصال مقدمات و معاملات اوسکے سپرد ہوئے رفتہ رفتہ ایسا قرب حاصل ہوا کہ مختار
کل و مدار المہام سلطنت کا بنگیا اور جامع مسجد مین بروز جمعہ جب کبھی خود بادشاہ نجاتا
تو اوسکے عوض مین یہہ جاکر امامت کراتا باوجود اس عزت و توقیر کے عثمان ایسا وفادار
ملازم بادشاہ کا تھا کہ کبھی طاعت و وفاداری کے راستہ سے منحرف نہوا اپنی ملک
کی خدمت و حق گزاری پر راسخ دم و ثابت قدم رہا اس نے اپنی جوانمردی و شجاعت
کے زور سے بڑے بڑے علاقے مفتوح کئے اور عثمان غازی خطاب پایا ۶۹۳ھ
مین علاؤالدین نے تاتاریون سے شکست پائی اور علاقہ اردام مین جاکر فوت ہوگیا
چونکہ بادشاہ لاولد تھا اور سب شہری و لشکری عثمان پر راضی تھے علاوہ اسکے
وہ بادشاہ کا داماد بھی تھا سب لوگ اسکی تخت نشینی پر راضی ہوگئی اس وجہ سے
بادشاہ بن

بادشاہت اس خاندان مین آگئی۔

شاہ عثمان غازی بادشاہ اول

سلاطین اسلامیہ دیار روم کا یہہ پہلا بادشاہ ہے جو ۶۹۸ھ مین بجائے شاہ علاؤالدین
تخت سلطنت پر بیٹھا تخت نشین ہوتے ہی اس نے فتوحات ملک پر کمر باندہ لی
اور شہر فرحصار فتح کیا اور اوسی کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا دوندر نام ایک امیر
جو رشتہ مین اسکا چچہ تہا اور سلطنت مین اوسکو بڑے بڑے اختیار تہے اس کے حکم کو خیال مین نہ
لاتا اس نے اوسکو نوے سال کی عمر مین قتل کر ڈالا اور حکومت کا کل اختیار اپنے ہاتہہ مین
لیا ۷۰۰ھ ہجری مین اس بادشاہ نے اسلام کے لشکر کے ساتہہ شہر فروصہ پر لشکر کشی کی
نصاریٰ حاکم فروصہ کا نہایت سختی کے ساتہہ مقابل ہوا فریقین مین بڑی لڑائیان ہوئین بہت
سا علاقہ فروصہ کا اسکے قبضہ مین آیا ایسے وقت مین کہ عثمان خان فروصہ کے مہم کے انجام
مین مصروف تہا کہ تاتاریون نے موقع وقت دیکہہ کر اسپر چڑہائی کی اور بہت سے لشکر
کے ساتہہ اسکی قلمرو مین داخل ہوئے اس نے مسمی ارخان بیٹے ایک چیدہ و برجستہ لشکر
کے ساتہہ تاتاریون کے مقابلہ پر مامور کیا اوس بہادر ان نے بڑے محاربے و مجادلے تاتاریون
کے ساتہہ کئے اور ایسا ناچار کیا کہ اونکو سوائے بہاگنے کے اور کچہہ بن آیا آخر بڑی بڑی
شکستین کہاکر عثمانی علاقہ سے نکلگئے خود عثمان خان نے بہت سے کوشش کی مگر شہر
فروصہ فتح نہوا آخر یہہ تجویز کی کہ شہر کے باہر دو قلعے بنوائے ایک قلعہ مین تو خود
اپنے برادر زادہ اور دوسرے مین بلیانہ نام ایک امیر کو جرار لشکر کے ساتہہ مامور
کیا اور حکم دیا کہ وہ نگران حال رہین اور غلہ رسد شہر مین گہسنے نہ دین اس انتظام سے
دشمن بہت تنگ ہوا اور رعایا فاقون کے مارے مرنے لگی جب یہہ حالت ہوئی
تو حاکم فروصہ کا بصلاح قیصر روم جسکا نام انڈرونی کوس تہا شہر و قلعہ چہوڑ کر
بہاگ گیا مسلمانون نے جب ۷۲۶ھ مین شہر پر قبضہ پایا تیس ہزار دینار سرخ شہر والون

سے لیکر کے جان سے اونکو امان دی اور مال و املاک اونکا ضبط کر لیا نصارا نہایت خراب و آوارہ ہوکر شہر سے نکلے اور اونکے گھرون مین مسلمانون نے سکونت کی سوائے حکومت فروصہ کے اور بھی بہت سے ریاستین نصارا کی اس نے زیر کین بعضے اونمین سے مسلمان ہوئے بعض نے جزیہ قبول کیا بعض نافرمان ہنکر اسیر و مقتول ہوئے - اس بادشاہ نے ستائیس سال سلطنت کی اٹھتر سال عمر پائی آخر ۷۲۶ھ مین وفات پائی یہی سال شہر فروصہ کے فتح کا تھا فروصہ کی فتح کے روز یہہ بیمار تھا جب قاصد فتح کی خبر لایا سنتے ہی نہایت خوشی کی جوش مین اوٹھہ بیٹھا اور نفل شکرانہ کے ادا کئے اس خاندان مین پہلے اس کے نام کا سکہ جاری ہوا اسکی تعریف آجتک اسقدر ہوتی ہے کہ جو بادشاہ استنبول کے تخت پر بیٹھتا ہے اوسکو دعا دی جاتی ہے کہ آپ کی عمر اور بادشاہت و حکومت عثمان خان غازی کی طرح ترقی کرے مرض الموت مین اس نے ایک کتاب اپنے بیٹے ارخان کو دی جس مین مضامین سلطنت کے انتظام کے تحریر تھے اور وصیت کی کہ وہ اس کتاب کے احکام پر پابند رہے یہہ بادشاہ ایسا سخی اور رعیت پر رعیت نواز تھا جو کچھہ اوسکو ملتا تھا سپاہ پر بانٹ دیتا تھا چنانچہ بعد اوسکے مرنے کے سوائے ایک خفتان اور کمر بند اور شمشیر کے کوئی جواہر و طلا و نقرہ و نقد خزانہ سے نہ نکلا ارخان نے اسکی نعش فراحصار سے قلعہ فروصہ مین لیجاکر دفن کی -

ارخان ولد عثمان خان غازی

بعد وفات عثمان خان غازی کی ابتداے ۷۲۷ھ مین یہہ تخت نشین ہوا اس نے قلعہ فروصہ کو دار الخلافت بنایا بادشاہی انتظام اس نے بہت اچھا کیا اپنی مملکت کو وسعت دی نصارا کی بہت سے قلعہ فتح کئے چنانچہ قلعہ عنگورہ و کندرہ و ایڈس و سمنارہ وغیرہ نصارا سے لی لئی اس بادشاہ نے پہلے اپنے بھائی علاؤ الدین کو وزیر بنایا وہ مرگیا تو سلطان پاشا ایک امیر کو وزیر کیا اس وزیر نے وزارت

پاکر سلطنت کو بڑی رونق دی قلعہ کملک سے فتح کیا علم و ہنر کو ترقی دی بڑے بڑے مدارس تعمیر کئے پختہ مسجدین بنائین مدرس و استاد و خطا امام جا بجا مامور کئے دین کے احکام کو ترقی دی شریعت و طریقت کو رونق بخشی اسی وزیر کی جانفشانی سے بادشاہ نے قلعہ اذنیک فتح کیا شہر کالی بولی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر تھا مسلمانون نے اپنے قبضہ مین لیا ۷۶۰ھ مین سلطان پاشا وزیر گھوڑے سے گر کر مر گیا چونکہ وزیر کے ساتھہ بادشاہ کی دلی محبت تھی اور ایسا لائق وزیر دوسرا کوئی دستیاب نہین ہوسکتا وزیر کے مرنے کا بادشاہ نے بحال غم کیا آخر اوسی غم و غصہ مین خود بھی بیمار ہوگیا اور وزیر کی وفات کے بعد ایک سال ۷۶۱ھ مین مر گیا پچہتر برس کی عمر پائی ۳۵ سال سلطنت کی شہر فروصہ مین مدفون ہوا یہہ بادشاہ نہایت سخی و بردبار و عادل و متحمل و علم دوست تھا رعیت اسکے اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ سے بحال خوش تھی

سلطان مراد خان بن ارخان بن عثمان خان غازی

ارخان کی وفات کے بعد سلطان مراد اوسکا بیٹا ۷۶۲ھ مین تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت و ذی حوصلہ تھا اپنے ملک کو اس نے بڑی وسعت دی اور رسمی لالا شاہین سپہ سالار کو ترکان جرار و بہادران خونخوار کے لشکر کے ساتھہ ملک کے فتوحات کو مامور کیا اوس نے تھوڑے سے عرصہ مین بڑے بڑے شہر اور قلعہ مفتوح کئے شاہ یونان پر لشکر لے گیا وہ اطاعت مین آیا اور شرائط شاہنشاہ اسلام مان کر مطیع بنا یونان کی اطاعت جان بالوغ قیصر روم کو ناگوار گذری اور چاہا کہ سلطان مراد کے ساتھہ جنگ آزمائے کرے اس ارادہ پر اوس نے یوسپے امداد طلب کی اور اوسنے فی الفور اپنا لشکر بھیجدیا اور یہی حکام نصارا اوسکے مدد و معاون ہوئے اور جان بالوغ ایک فوج کثیر اور بے شمار لشکر لیکر سلطان مراد کے مقابلہ پر آیا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی میدان مین گویا خون کے نہرین چل پڑین آخر اسلام کے لشکر نے

فتح پائی اور قیصر روم صلح کرکے بحالت ناچاری دشرمساری اپنے شہر قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اوسکے بعد بھی اسلام کی فوج پانچ سال تک فتوحات ملک اور نصارے کی لڑائیون مین مصروف رہے بہت سے ملک و علاقے نصارا کے اہل اسلام کے تصرف مین آئے والی قرمیان جنکے گستاخ ہوکر بڑی بڑی لڑایان سلطان کے ساتھہ کین تہین مغلوب ہوا اوسکے لڑکی سلطان کے نکاح مین آئی اس فتح کے بعد تیمور تاش سپہ سالار سلطانی بلاد نصارا کی تسخیر کے لئے مامور ہوا اور اوس نے شہر مقدونیہ فتح کیا اور حدود ارنبوط پر جو شہر و قلعہ اوسکو ملا سب کو فتح کرتا ہوا چلا گیا بلکہ بڑا قلعہ و شہر منسٹر بھی اوسکی جانفشانی سے مفتوح ہوا اس عالیجاہ بادشاہ کی شہادت کا قصہ اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ اسکے اخیر عہد کے وقت مسمی قرال نصرانی حاکم سرب یعنے سروید ۹۱۷ھ مین باتفاق اور نصارا حکام کے اطاعت سے بہر گیا اور ایک جنگ اور فوج کے ساتھہ سلطانی علاقے پر حملہ آور ہوا سلطان بذات خود اوسکے مقابلہ کو گیا اوسوقت اتفاقات سے مسلمانی فوج نصارا فوج سے تین حصے کم تہی مگر مسلمان اپنی مذہبی جوش مین آکر ایسے لڑے کہ ہزارون نجالف مار ڈالے اور قرال مقید ہوا باعث فتح کا یہہ ہوا کہ نصارا کی فوج متفرق مقامات پر اوترے ہوئے تہے اور شہزادہ بایزید نے تمام فوج اسلام کی جمع کرکر ایک ہی مرتبہ ایکطرف سے نصارا پر حملہ کیا اور وہ تمام فوج تہہ تیغ کردی باقیماندہ فوج نے جب یہہ حال دیکہا بے اختیار ہوکر بہاگ گئے اور قرال بہی بہاگتا ہوا پکڑا گیا یہہ فتح گویا فتح خداداد سلطان کو حاصل ہوئی اور نہایت خوش ہوکر چاہا کہ نصارا کے کشتون کو دیکہے کہ کسقدر ماری گئی ہین چنانچہ چند اُمراؤ کے ساتھہ جنگ کے موقع پر آیا اور کشتون کو دیکہنے لگا یکایک ایک عیسائی مجروح جو کشتون مین پڑا تہا بادشاہ کو دیکہہ کر اوٹہہ کہڑا ہوا اور بجلی کیطرح بادشاہ کیطرف آکر ایک ایسا خنجر ہیلو شگاف بادشاہ کو مارا کہ ایک ہی ضرب سے کام تمام ہوگیا بادشاہ کے ہمراہیون نے اگرچہ قاتل کا قیمہ اوسی جگہہ پر کردیا مگر اوسکے

مارنے سے کیا ہوتا تہا بادشاہ تو مارا ہی جا چکا تہا پہر قوال سروہ کے حاکم کو بہی شہزادہ
ابا یزید نے اوسی مقام پر لاکر قتل کیا نعش سلطان کی بمقام فروصہ لاکر دفن ہوئی —
یہہ سلطان سچا مسلمان عابد زاہد خدا پرست صوفی مشرب صوف پوش درویش سیرت
پرہیزگار رہا بیتیس سال اس نے سلطنت کی ترسٹہ سال کی عمر پائی اس نے شہر فروصہ کی
سکونت ترک کی اور شہر ادرنہ کو دار الخلافت بنایا —

سلطان ابا یزید یلدرم بن مراد خان بن ارخان بن عثمان خان غازی

سلطان مراد کی شہادت کے بعد اوسکا بیٹا شہزادہ یعقوب مدعی سلطنت کا ہوا بہت
سی فوج اور اراکین دربار بہی اوسکے ہمراہ ہو گئے مگر بایزید سلطان کے دوسرے بیٹے
نے ایسا انتظام کیا کہ یعقوب کو اوسکے ہمراہیوں کے ساتہہ پکڑ کر قتل کر ڈالا جب مدعیان
سلطنت سے سلطنت صاف ہو گئی تو ابا یزید نے تخت سلطنت پر اجلاس کیا اور وسعت
مملکت پر کمر باندہ لی اور مسمی لازار بادشاہ سرب پر جو عیسائی تہا یورش کی شہر
ویدون اور سکوب فتح کر لئے پہلے والئی سرب نے لڑایان کمین مگر آخر عاجز آگیا اور اطاعت
منظور کر لی جزیہ سالانہ قبول کیا اور اپنی بہن کا نکاح سلطان کے ساتہہ کر دیا اونہین
ایام مین قیصر روم جان بالوغ کے گہر مین خانگی نزاع پیدا ہو گئی اور اندرونیکوس قیصر
کا بیٹا باپ کے برخلاف ہو کر یہہ چاہتا تہا کہ باپ کو تخت سے بیدخل کر کے خود مالک تخت و
تاج کا ہو جائے اسبات پر اکثر اُمرائے دربار بہی اندرونیکوس کے شامل ہو گئے جان بالوغ
کو اسبات کے ظہور سے اول ہی خبر ہو گئی اور اوس نے اپنے بیٹے اور پوتے دونو کو قید
کر لیا اندرونیکوس نے پوشیدہ ایک عریضہ سلطان ابا یزید کی خدمت مین بہیجا اور
خواہان امداد کا ہوا سلطان نے اس موقع کو غنیمت جانا اور ایک برجستہ فوج ساتہہ
لیکر قسطنطنیہ جا پہونچا جان بالوغ مقابلہ پیش آیا مگر اوسکی فوج جنکی رغبت دلی اندرونیکوس
کی طرف تہی عند المقابلہ بہاگ گئی اور سلطان فتحیاب ہوا جان بالوغ قیصر اور اوسکا بیٹا

بیٹا سانول قید مین آئے سلطان نے اندرونیکوس کو قید سے چھوڑا کر قسطنطنیہ مین تخت
نشین کیا خزانہ زر نقد و سامان بہت سالیانہ آئندہ کے لئے سالانہ جزیہ و خراج مقرر کر کے
اوس سے سند لکھوالی جان بالوغ اور سانول قیدیون کو اندرونیکوس کے حوالے کر کے
خود دار الخلافت کو واپس آیا کسیقدر مدت کے بعد جان بلوغ اپنے بیٹے کی قید سے بھاگ کر
سلطان کے پاس آیا اور بہت عجز کے ساتھ ظاہر کیا کہ جسقدر سالانہ جزیہ و خراج اندرونیکوس
نے سلطان کو دینا کیا ہے اوس سے مین دوچند ان دونگا اوسکے علاوہ بارہ ہزار سوار ملازم
میرا ہمیشہ سلطان کی خدمت مین حاضر رہا کرینگا سلطان نے یہہ التجا جان بلوغ کی منظور
کی اور دوبارہ معہ فوج قسطنطنیہ جاکر اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو پکڑا اور پا
بزنجیر ایک جزیرہ دریاے سفید مین بھیجدیا اور جان بالوغ کو پھر تخت بخشدیا چونکہ سرب
کے علاقہ کے کوئی مسلمان سکونت نہین رکھتا تھا اور نہ کوئی مسجد تھی سلطان کو منظور
ہوا کہ سرب کے ملک مین مساجد تعمیر ہون اور مسلمانون کی سکونت بھی وہان مقرر ہو اور
اس طرف کے لئے یہہ حکم جاری کیا کہ شہر شہر کے نصارا آپس مین چندہ کر کے تعمیر مساجد کے
لئے روپیہ دین جب اون لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی فساد پر مستعد ہوئے سلطان اس
عدول حکمی سے ناراض ہوا اور جان بالوغ کے نام حکم بھیجا کہ شہر شہر کے فصیل اور برج
مسمار کرادو قیصر نے خوف کے مارے وہ شہر بھی سلطان کے حوالے کر دیا سلطان نے ایک
لاکھ دینار زر سرخ بجبر شہر والون سے وصول کیا اور سرب کے ملک مین بڑی بڑی
مسجدین اور مدارس تعمیر کرائے اور ایک جامع مسجد بہت بڑی بنوائی وائی ایدن
جسکا دار السلطنت شہر اشہر کے قریب تھا بہت ڈرا اوسنے بھی اپنا شہر سلطان کے
حوالے کیا اور خود بخود خطبہ و سکہ بایزید کا اپنی قلمرو مین جاری کر دیا اور خود ایدن
سے اوٹھکر شہر تیرہ کو ریاستگاہ مقرر کیا ان مہمات سے بایزید فارغ ہو کر پھر
متوجہ تسخیر دیار نصاریٰ ہوا اور حسب وعدہ قیصر روم سے بارہ ہزار فوج لیکر خزیرہ

روڈس بلکہ اور کئی جزیرے مفتوح کئے بادشاہ تو اودہر مصروف رہا ادہر قیصر روم نے
اپنی سلطنت پر استقلال حاصل کرکے قسطنطنیہ کے قلعہ وحصار شہر کو بخوبی درست کیا دیوارین
از سر نو تعمیر کین سلطان نے جب یہہ خبر پائی طبیعت جوش مین آئی فی الفور ایک فرمان
قیصر روم کے نام جاری کیا کہ قیصر نے الفور نو تعمیر دیوارین قلعہ وحصار کی گرادیوے ورنہ
مین اوسکے بیٹے مانویل کی جو میرے پاس رہتا ہے آنکھین نکلوا دونگا یہہ بات سنکر قیصر
بہت ڈرا اور تعمیل حکم نے الفور دیوارین گرادین اور اپنی خود مختاری واستحکام دولت سے
ناامید ہوکر اوسی غم وغصہ مین بیمار ہوگیا اور چند ماہ بیمار رہکر مرگیا اوسکے مرنے کی خبر جب
سلطانی لشکر مین پہونچی اوسیوقت مانویل قیصر کا بیٹا جو سلطان کے پاس حاضر باش تہا سلطان
کی بے اطلاع قسطنطنیہ کو چلا گیا اور باپ کی جگہہ جاکر تخت نشین ہوا سلطان نے اسبات سے
ناراض ہوکر قیصر کے ملک مین دست اندازی شروع کی اور چند قلعہ اوسکے فتح کرلیے سلطان
کی دست اندازیون سے جب نصارا تنگ ہوئے تو اپنی امداد کے لیئے امیر تیمور کی
خدمت مین عرضی لکہی مگر امیر متوجہ نہوا اس حال سے آگاہ ہوکر بایزید نے پکا ارادہ قسطنطنیہ
کی فتح کا کرلیا اور فوج قاہرہ لیکر اودہر کو روانہ ہوا مانویل قیصر نے اپنی امداد پر پوپ
وغیرہ نصارا حکام کو بلایا اور اٹہتر ہزار فوج امدادی اوسکے پاس جمع ہوگئی جنگ کا
سامان بہی بے اندازہ پہونچگیا اور قیصر بڑے تزک وشان کے ساتہہ میدان جنگ
مین آیا اور متصل مقام لیکیوبوتی فریقین مین لڑائی ہوئی کشتون کا کوئی حد وحساب
نرہا دسہزار عیسائی مسلمانون کی قید مین آیا اور وہ سب کے سب بادشاہ کے روبرو
گردن مارے گئے قیصر روم کے بہت تہوڑے سپاہی میدان سے زندہ بہاگ کر نکلگئے
آخر قیصر بحالت زار صلح کا طالب ہوا اور بادشاہی فرمان بسر وچشم مان لیا اور آیندہ
خراج گزار ہوکر بڑی رقم خزینہ فوج وغیرہ کی دی بعد اس فتح کے بادشاہ دار الخلافت
مین آیا وہان ایک وکیل امیر تیمور گورکان صاحب قران کا خدمت مین حاضر ہوا اور خط

اسیر کا بدمضمون پیش کیا کہ احمد جلایر حاکم بغداد وہان سے بھاگ کر آپ کے پاس آیا ہے
مقتضائے محبت یہہ ہے کہ اوسکو ہماری حوالی کردو اور اگر یہہ بات آپ کی شان کے
شایان نہو تو اوسکو اپنی قلمرو سے نکالدو اور چونکہ قوم نصارا تمہاری دشمن ہو رہی
ہے ان سے ہوشیار رہو چونکہ سلطان بایزید پہلے سن چکا تہا کہ قیصر روم نے امیر
تیمور گورکان سے امداد طلب کی ہے اس غبار سے سبب سے امیر کے خط کا جواب ہی
نہ دیا اور وکیل کو دربار سے بعزت کرکے نکلوا دیا یہہ بات جب امیر تیمور کو دریافت
ہوئی غضب کی آگ سے لال ہوگیا اور فوج کو حکم دیا کہ روم کی سمت کو روانہ ہو اس
اثنا مین سلطان اور قیصر کی پھر بگڑ گئی اور سلطان نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کرلیا اتنی مین خبر
آئی کہ امیر تیمور بیشمار لشکر لیکر سلطانی ملک کے سرحد پر پہونچ گیا ہے سلطان نے ایک برجستہ
فوج اپنے ایک بیٹے کے ہمراہ امیر کے مقابلہ کو روانہ کی اور بمقام سیواس
دونو فریق مین سخت لڑائی ہوئی آخر کار امیر تیمور فتحیاب ہوا سلطان کا بیٹا معہ بڑے
بڑے امراؤ کے کام آیا فوج بہی مقتول ہوئی سامان جنگ کا تمام و کمال دشمن کے تصرف
مین آیا جب ابایزید نے اس شکست کی خبر پائی طبیعت بہت گھبرائی فی الفور قسطنطنیہ
کا محاصرہ چھوڑ دیا اور ساری فوج ہمراہ لیکر بذات خود امیر کے مقابلہ کو گیا اور قصبہ
انگورہ کے پاس تاریخ ہفدہم ذے الحج ۸۰۴ھ علی الصباح بایزید سد سکندری کی
طرح اپنے پانچون بیٹون سے سلیمان محمد عیسے مصطفے کے ساتہہ میدان مین
آموجود ہوا اور تمام فوج جو تین لاکہہ سے زیادہ تہی تیار و مستعد کرکر میدان مین
کہڑے کردیے عین صبح کے وقت سے لڑائی شروع ہوئی اور تمام روز رستخیز قتل
وکشت وخون گرم رہا خون کی نہرین میدان مین جاری ہوگئین اور کشتون کی لغشون
کے پشتے لگ گئے شام کے قریب سلطانی رومی فوج بہاگ نکلی اور سلطان تنہا میدان
مین رہ گیا تو اوس نے پیچہے کو قدم ہٹایا اور گہوڑا خاص طلب کرکر اوسپر سوار ہوا

جب گھوڑا دوڑایا تو قضائے ربانی نے باگ پکڑلی یعنے گھوڑے نے ناخن لیا اور سلطان زین سے پھسلکر زمین پر گرا چاہتا تھا کہ پھر سوار ہوا تنے مین دشمن کی فوج آپہونچی اور اونہون نے سلطان کو معہ ایک شہزادہ کے جسکا نام موسے تھا گرفتار کرلیا اور امیر تیمور کے روبرو لے گئے امیر نے سلطان کی تعظیم کی اور برابر بٹھلالیا زبانی بہی تسلی بہت کی اور مسمی حسن برلاس ایک امیر کو حکم دیا کہ سلطان کو اپنی حفاظت مین رکھے اسطرح سے کہ اوسکی عزت و آبرو مین فرق نہ آئی جس چیز کی حاجت ہو فی الفور پیش کر دیجائے اس سے آگے سلطان کی مرگ کے باب مین مورخ باختلاف بیان کرتے ہین بعض کا قول ہے کہ امیر نے سلطان پر کمال سختی کی اور لوہے کے پنجرے مین بند کردیا اسواسطے سلطان نے خودکشی کی بعض لکھتے ہین کہ سلطان بڑا غیور تھا اوسکو اپنے گرفتار ہونے کا صدمہ دلپر ایسا گزرا کہ بخار کی بیماری سے سخت بیمار ہوگیا امیر نے اوسکا معالجہ بہت کیا مگر وہ اچھا نہوا اور بتاریخ چودہوین ماہ شعبان ۸۰۴ھ بمقام بلدہ آق جان بحق تسلیم ہوا بعد وفات کے امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے موسی کے حوالے کردی جو اوسکے ساتھہ نظربند تھا چنانچہ موسے باپ کی نعش کو بمقام قروصہ لے گیا اور سلطانی قبرستان مین دفن کی۔

سلطان سلیمان خان اول

سلطان بایزید یلدرم جب شکست کھانے کے بعد امیر تیمور کی قید مین آگیا تو اوسکے تین بیٹے سلیمان و محمد و عیسے لشکرگاہ سے بہاگ کر دارالخلافت مین آئے اون مین سے سلیمان تخت نشین ہوا اوایل سنہ ۸۰۵ھ مین اسکے تخت نشینی عمل مین آئی محمد و عیسے اسکے دونو بہائی علیحدہ مدعی تخت کے ہوئے اور آپس مین معرکے و زور آزمایان ہوتی رہین گیارہ برس اسی طرح جہگڑے و فساد مین گزر گئے اور چندبار لڑایان ہوکر ہزارون آدمی مارے گئے آخرکار سلیمان خان ایک رئیس

کے ہاتھ سے جسکی دہڑی اوس نے منڈوا کر بیعزت کیا تہا قتل ہوا اوس کے مارے جانے کے بعد موسے خان اوسکے بہائی نے خون کے انتقام لینے پر کمر باندہی قاتلون کی قوم مین سے بہت سے آدمی گرفتار ہوکر زندہ آگ مین جلائے گئے اور آپ خود مختار ہوکر چاہتا تہا کہ تخت نشین ہو مگر اوسپر محمد خان غالب آیا اور اوس کو قتل کرکر خود بادشاہ ہوا۔

سلطان محمد خان

بایزید کی وفات اور امیر تیمور کی معاودت کے بعد بایزید کے چارون لڑکون مین گیارہ برس تک برابر لڑائیان و خانہ جنگیان ہوتی رہین آخر سلطنت ۸۱۶ھ مین سلطان محمد خان پر قرار پائی اگرچہ اس نے سلاطین فرنگ سے دوستانہ راہ و رسم کرلی تہی مگر والی قرمیان درستی پر راضی نہوا اور بڑا لشکر لیکر بمجالت عدم موجودگی سلطان کے برصہ مین آیا اور قیامت برپا کی یہہ خبر پاکر محمد خان حدود قسطنطنیہ سے برصہ مین آیا اور دشمن پر غالب آکر برصہ پر دوبارا قابض ہوا والی قرمیان کا لڑکا اسکی قید مین آیا اور مدت تک گرفتار رہا اسی زمانہ مین ایک شخص دعویدار اس امر کا ہوا کہ مین بایزید یلدرم کا بیٹا ہون تیمور کے جنگ کے وقت روپوش ہوگیا تہا اس نے بہت سی فوج جمع کرلی اور مستعد فساد کے ہوا سلطان نے اسپر فوجکشی کی اور وہ بہاگ کر قیصر مانویل کے پاس چلا گیا سلطان نے مانویل سے اسکو طلب کیا اس نے جواب دیا کہ یہہ شخص اب میری پناہ مین آگیا ہے اسکو مین دے نہین سکتا مگر ہمیشہ کے لئے مین اسکو نظر بند رکہونگا سلطان نے یہہ بات منظور کرلی اس سلطان نے شہر ادرینہ تختگاہ مقرر کیا آل عثمان کے بادشاہون مین اول اسی نے جنگی جہاز بنوائے اور اون کے ذریعہ سے فوج جزائر مین بہیجی چنانچہ بحری فی الحال جو انمردی و دلاوری بہت سے جزیرے نے فضا کی قبضہ سے چہوڑا کر اپنے قبضہ مین کئے توپ خانہ بہی اس خاندان مین اول اسنے

تجویز کیا آٹھ برس سلطنت کی ۸۲۴ھ مین برض اسہال مرگیا اس بادشاہ کی یادگار بہت سی مسجدین ہین سوائے اوس کے اور بہی عمارتین اس نے بہت بنوائین بادشاہ عادل مزاج کریم الصفت حمیدۃ الخصال صادق المودت بے کینہ تہا فقرا اور صوفیون سے اسکی بہت محبت تہی حرمین الشریفین مین پہلے پہل اس نے سلطانی لنگر جاری کیا اور غریبون محتاجون کو کہانا دیا۔

سلطان مراد خان ثانی بن محمد خان بن بایزید یلدرم

یہہ بادشاہ ۸۰۶ھ مین پیدا ہوا ۸۲۴ھ مین بادشاہ بنا اسکی ابتدا سلطنت مین قیصر روم مانویل نے اسکو لکہا کہ تم اگر اپنے خورد سال بیٹے کو بطور یرغمال میرے پاس بہیجدو تو بہتر ورنہ مین مصطفے کو جو میرے پاس قید ہی چہوڑ دونگا سلطان نے یہہ امر منظور نکیا اور قیصر نے مصطفے کو چہوڑ دیا اور چند جنگی جہاز فوج کے اسکی مدد کو دیے اس نے دریا کے راستے آکر شہر کالی بولی لیا سلطان نے بایزید پاشا کو ایک چیدہ فوج کے ساتہہ مصطفے کے جنگ کو بہیجا مگر وہ شکست کہا کر مارا گیا چونکہ مصطفے قیصر مانویل کا اس مہم مین بطور نائب کام دیتا تہا اور قیصر کی ہی فوج نے یہہ فتح حاصل کی تہی قیصر نے بعد اس فتح کے چاہا کہ شہر کالی بولی مین دخل قیصر کا ہوا اور مصطفے اوسکا ایک نوکر قصور کیا جائے مصطفے کو یہہ امر منظور نہوا اور باہم عداوت پیدا ہوئی سلطان نے یہہ موقع غنیمت جانا اور بذات خود کالی بولی پر حملہ آور ہوا مصطفے مارا گیا اور شہر پہر سلطان کے قبضہ مین آیا اس فتح کے بعد سلطان خود ایک لاکہہ فوج جرار اور توپخانہ آتشبار کے ساتہہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا بہت سی لڑائیون کے بعد قیصر نے جزیہ قبول کیا دوسرے سال پہر سلطان نے بنیت جہاد قسطنطنیہ پر لشکر کشی کی اور بہت سے شہر بحر اسود کے کنارے کے لئے پہر بلغار پر فوج لے گیا مگر کامیاب نہوا بیس ہزار فوج سلطان کی اس مہم مین تلف ہوئی دوسری مرتبہ سلطان نے پہر شہاب الدین نام ایک سردار جہاد پر مامور کرکے بہت سے شہر بحر اسود کے

کنارے کی فتح کئے پھر اوسی فوج کو بلغار کی مہم پر بھیجا وہ بھی شکست کھاکر واپس آیا تیسری مرتبہ پھر سلطان خود بلغار کو گیا اور سخت نقصان اُٹھاکر واپس ہوا جب اپنی شکستین پے در پے سلطان نے پائین تو سلطنت سے سیر ہوکر عبادت کے گوشہ مین جو بیٹھا بادشاہت اپنے بیٹے محمد خان کے حوالے کردی یہہ خبر پاکر بلغار کے بادشاہ نے اسپر لشکر کشی کی اور بحری اور بری لڑائی مین غالب آیا دوسو پینتالیس جہاز سلطان کے دریا مین تباہ کرادے سلطانی بہت سا علاقہ اُسکے قبضہ مین آگیا ناچار اُمراؤ نے پھر سلطان کو خلوت سے نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتھہ شاہ بلغار کے مقابلے کو لے گئے اس مقابلہ مین بھی سلطان کی فوج بھاگ گئی اور سلطان چند اُمرا کی ساتھہ میدان مین کھڑا رہ گیا اور یہہ حالت ہوئی کہ شاہ بلغار بذات خود سلطان کے سر پر آپہونچا سلطان پانسو سوار کے ساتھہ آگے بڑھا اور اپنے ہاتھہ سے ایک تیر شاہ بلغار کو نشانہ کرکر مارا اتفاقاً وہ تیر شاہ بلغار کے پیٹ مین لگا اور پشت سے نکل گیا شاہ بلغار مارا گیا اُسکی فوج بھاگ نکلی کل اپنے علاقہ پر دوبارا سلطان کا قبضہ ہوگیا لوٹ کا مال بہت سا ہاتھہ آیا ۸۵۵ھ ہجری مین یہہ سلطان بیمار ہوکر مرگیا اکتیس برس سلطنت کی

ابوالمعالی سلطان محمد خان ثانی بن سلطان مراد خان

اس سلطان کی تخت نشینی کے بعد قیصر روم نے پھر ہاتھہ پانو ہلانے شروع کئے امداد خان سلطان کا بھائی جو اُسکے باپ کے حکم سے بسبب کسی مصلحت وقت کے قیصر کے پاس محفوظ تھا اُس کے خرچ مقررہ کے لئے قیصر نے سلطان کو لکھا کہ اب مین خرچ اُسکا منجملہ رقم جزیہ کے نہین دونگا تمکو چاہئے کہ اُسکے خرچ کے لئے اپنے خزانہ سے روپیہ بھیجو ورنہ مین اُسکو چھوڑ دونگا یہہ مضمون سُنکر سلطان غضب مین آیا اور جہاد پر کمر باندھی شہر ادرنہ مین فوج جمع کی دوسو بڑی توپ جنکا گولہ ایک میل اور دو میل تک جاتا تھا نئے ڈھلوائے اور بڑی جمعیت جمع کرکر قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ایم براطوس قسطنطنیہ

کے قیصر نے جب یہہ خبر پائی پاپ وغیرہ کل شاہان نصارا سے مدد لی اور بڑی فوج جمع کی محمد خان ثانی دو لاکھہ پچاس ہزار سوار اور توپخانہ آتشبار کے ساتھہ قسطنطنیہ جا پہونچا دو لڑائیون مین برابر نصارا نے شکست کھائی اور شہر کا محاصرہ ہوگیا دوسرے طرف سے تین سو جہاز جنگی سلطان کا دریا کی راہ سے قیصر کے علاقہ مین آ اترا اور غارت شروع کی پچاس روز تک فریقین مین سخت سخت محاربے ہوتے رہے آخر جب گولون کے مارے چار برج قلعہ کے گر گئے اور فصیل مین بھی جا بجا سوراخ پڑ گئے تو نصارا ناامید ہوئے قسطنطین ایم براطوس قیصر نے مرنے پر دل باندھہ لیا اور بتغیر لباس شہر سے نکلا اور بڑے زور و شور کے ساتھہ مسلمانون سے لڑ کر مارا گیا سلطانی لشکر شہر مین داخل ہوا قیصر کا سر نیزہ پر چڑھا کر تمام شہر مین پھرایا تین روز تک قتل عام ہوئی ہزارون عیسائی بچارے مارے گئے تمام شہر لٹ گیا بڑے بڑے کنائس گرا دیے گئے انکی جگہہ مسجدین بننے شروع ہوئین اس فتح کے بعد سلطان محمد خان نے فتح نامجات بنام والی مصر و شریف مکہ و شاہ ایران لکھے اور مزاج نصارا پر مقرر کیا جامع مسجد جسکا نام ایوبی مسجد ہی کنیسہ آیا صوفیہ گرا کر بنوائی جب وہ بن چکی جمعہ کے روز سلطان نے اُس مین نماز پڑہی اور شیخ الاسلام و قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کے کمر مین تلوار باندہی اُس روز سے آل عثمان مین رسم ہوگئی کہ جو نیا بادشاہ تخت نشین ہوا وہ جمعہ کے روز اس مسجد مین جاکر شیخ الاسلام کے ہاتھہ سے تلوار بندہوائی شہر قسطنطنیہ کا بانی اور آباد کرنیوالا قسطنطین ایک نصارا بادشاہ تہا اور آبادی سے سلطان کے دخل کے دن تک یہہ پچیس مرتبہ محصور ہوا تواریخ مختلف سات مرتبہ مفتوح ہو چکا تہا اب کے مرتبہ اہل اسلام نے تین روز تک برابر اسکو لوٹا جو تہے روز رعایا کو امان ملی جب قسطنطنیہ کے متعلق ملک کا انتظام سلطان کر چکا ڈیڑہ لاکھہ فوج اور تیز سو ضرب توپ کی ساتھہ بلغراد کے قلعہ کو محاصرہ کیا مدت تک محاصرہ رہا جب قلعہ مفتوح

نہواد اپس آیا کچھ مدت کے بعد پھر جہانگیر کے ارادہ پر سوار ہوا اور کئی سال مین یونان کے شہر اور ولایت سرب و طراب زون و ولایت سینوپ و جزیرہ نسبوسہ و علاقہ صقالیہ و بلاد ارنبوط وغیرہ مفتوح کئے ۸۰۵ھ مین بیش طنیش پاشا کو جزیرہ رودس کی تسخیر کو بھیجا تین مہینے محاصرہ رہا مگر فتح میسر نہوئی بعد اُسکے سلطان نے اپنے وزرا کو حکم دیا کہ دو دستہ فوج ایک فتح ایران کی اور دوسری جزیرہ قبرس کے فتح کے لئے نوکر رکھے جائے اُمرا اُس حکم کی تعمیل مین مصروف ہوئے ابھی بہ ارادہ پورا نہین ہونے پایا تھا کہ بادشاہ بیمار ہوگیا اور شہر اذنہ کید مین گیارہوین جمادی الاول ۸۰۶ھ مین مرگیا اکتیس برس بادشاہی کے بارہ سال کی عمر پائی — اس بادشاہ نے بارہ بادشاہون کو مغلوب کرکر اُنکا ملک لیا دو سو سے زیادہ قلعہ مفتوح کئے — واضح ہو کہ شہر قسطنطنیہ المعروف استنبول مکہ معظمہ سے ۳۲۰۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اس شہر کے رہنے والے اول فلاسفہ مذہب پر تھے جب عیسے مسیح کی مذہب کا رواج ہوا تو سب کے سب عیسائی ہوگئے اور قسطنطنیہ کا بادشاہ سب مین بڑا بادشاہ تھا —

سلطان بایزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن سلطان محمد خان اول

سلطان مراد کے مرنے کے بعد اُسکے وزیر محمد پاشا نے چاہا کہ بادشاہ کے بیٹے جمشید کو سلطنت دیوے ینگچری فوج نے بایزید کو تخت نشین کیا محمد پاشا کو قتل کر دیا جمشید شہر بروصہ مین جاکر باغی ہوا بایزید نے اسپر لشکر کشی کی اور شکست کھائی دوسری لڑائی مین جمشید نے شکست کھائی بھاگتے ہوئے ترکمانون نے جو جمشید کے ہی نوکر تھے اُسکو غارت کرلیا اور اوسکے ہتھیار مرصع وغیرہ اسباب لیکر انعام لینے کی امید پر بایزید کے پاس حاضر آئے بایزید نے اسباب اُن سے لے لیا اور اونکو قتل کر دیا اور فرمایا کہ ایسے شخصون کی سزا جو اپنے ولی نعمت پر دست درازی کرین قتل ہے بروصہ سے بھاگ کر جمشید مصر مین قائد بیگ کے پاس چلا گیا چار مہینے وہان رہا پھر مکہ معظمہ مین پہونچا

اور جمعیت بہم پہونچا کر سمت جنگ کے ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور بہاگ کر شہر طاش جزیرہ روڈوس مین پہونچا حاکم روڈوس نے اسکو شہر نیئس مین رہنے کا حکم دیا یہہ وہان نرہا اور شہر وسیلون علاقہ فرانس مین چلا گیا سات برس تک وہان رہا آخر شاہ فرانس نے اسکو قید کر لیا جب سویس یم ابر طوس شاہ فرانس مر گیا تو یہہ فرانس سے بہاگ کر پاپ شنوس کے پاس گیا اور چند سال بعزت و حرمت بسر کئے جب وہ پاپ مر گیا اور باپ اسکندر ششم تخت نشین ہوا تو اُسنے بہت سا روپیہ بایزید سے لیکر جم شید کو زہر دیا اور مار ڈالا - بایزید نے اپنے عہد مین بہت سے جنگ اور بہت سے شہر مفتوح کئے سنہ ۹۰۳ مین بلاد پولونیہ پر حملہ آور ہوا اور دس ہزار نصاریٰ قید کر لایا سنہ ۹۰۵ھ مین قسطنطنیہ کے علاقہ مین سخت بہونچال آیا جسکے صدمہ سے خاص شہر کے عمارات مین سے ایکہزار ستر گہر ایکمسونو مسجد ایک حصہ قصر قیصر کا گر پڑا اور پینتالیس روز تک برابر وہ بہونچال کبہی کم اور کبہی زیادہ ہوتا رہا سنہ ۹۱۸ مین سلطان بیمار ہوکر مر گیا سنہ ۶۷ سال کی عمر پائی بتیس ۳۲ سال سلطنت کی یہہ قیصر جسم قوی مشکل سیاہ گیسو لطیف مزاج ظریف طبع ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بہادر و شجاع تہا نیز ایسا کہ اسکا تیر کبہی نشانہ سے خلاف نہ پڑتا عالم و فاضل و ناظم و ناثر ایسا کہ بڑے بڑے علما اسکے روبرو کلام نہین کر سکتے تہے سخاوت کا یہہ حال تہا کہ جو شخص روبرو آتا مالا مال ہوجاتا تا لاکہا روپیہ ہر سال حرمین شریفین کے مصارف کے لئے خزانہ سے روانہ کرتا -

سلطان سلیم خان بن ابا یزید ثانی بن سلطان مراد ثانی بن محمد خان

یہہ بادشاہ سنہ ۸۷۳ ہجری مین پیدا ہوا سنہ ۹۱۸ مین تخت پر بیٹہا اسکے تخت نشینی کے وقت اسکا برادر زادہ علاؤالدین برصہ مین اور احمد اسکا بہائی علاؤالدین کا باپ اباسینا مین باغی ہوا مصطفے دوسرے برادر زادے نے بہی بغاوت کی سلطان نے بذریعہ معتبر وکیلون کے پہلے تسلی و دلاسا دیکر مصطفے کو اپنے پاس بلایا پہر بہائی

کے امراؤ ومددگار اوس سے علیحدہ کرکر اپنے پاس بلالئے جب وہ آگئے تو سبکو قتل کردیا اس عمدہ تدبیر سے باغیون کا مجمع متفرق ہوگیا - یہہ بادشاہ نہایت متعصب سنی مذہب تہا شیعہ امامیہ کے ساتہہ اسکی کمال دشمنی تہی بائیس ہزار شیعہ مذہب کے لوگ جو اسکے ملک مین رہتے تہے اس نے قتل کئے اور بسبب اسکے کہ ایک برادر زادہ اسکا مرادخان نام بہاگ کر شاہ اسماعیل صفوی کے پاس چلا گیا تہا - شاہ ایران کے ساتہہ بہی اسکی عداوت ہوگئی اور شاہ اسماعیل بڑی فوج کے ساتہہ اسکے ملک کے حدود پر آپہونچا سلطان نے ایک عصا اور کلی پیالہ وسواک وچادر وخرقہ شاہ اسماعیل کے پاس بہیجا اور لکہا کہ تمہارا خاندان فقرسے اور باپ تمہارا فقیر تہا تمکو سلطنت کے کام سے کیا کام ہے تم خانقاہ مین بیٹہو اور عصا و پیالہ وسواک وخرقہ پر قناعت کرو شاہ اسماعیل نے اسکے جواب مین ایک افیون کا ڈبہ بہیجا اور لکہا کہ تم افیون کہاتی ہو سلطنت کرنا نہین جانتے اسکو کہاکر مست رہو یہہ جواب پاکر سلطان نے غضبناک ہوکر شاہ اسماعیل کے وکیل کو قتل کرادیا اور ایک لاکہہ چالیس ہزار فوج لیکر ایرانیون کے مقابلے کو نکلا شاہ اسماعیل نے جب اپنے آپ کو سلطان کے مقابلے کے قابل نہ پایا واپس ہوا اور اپنے ملک مین چند منزل تک آگ لگاکر تمام گہاس جلادیا سلطان نے باوجود قلت گہاس کے عزم فسخ نہ کیا اور ایران کی حدود مین داخل ہوکر شاہ اسماعیل صفوی کو زنانہ لباس بہیجکر لکہا کہ اب تم قابل آئے میدان کے نہین ہے یہہ لباس پہنکر پردہ مین بیٹہو مردون کو منہہ مت دکہلاؤ ناچار شاہ اسماعیل نے عود کیا اور ماہ رجب سنہ ۹۲۰ کو فریقین مین سخت لڑائی ہوئی شاہ اسماعیل زخمی ہوکر بہاگ گیا ایرانی خیمے خالی چہوڑکر چلے گئے سلطان نے گل خیمون کی تلاشی لی تو شاہی خیمے مین ایک شہزادی عورت موجود پائی سوائے اسکے اور کوئی بنی آدم موجود نہ پایا اسماعیل میدان سے بہاگ کر تبریز پہونچا یہہ اصفہان کو چلا گیا سلطان اسکے تعاقب مین تبریز تک گیا اور بہت سی

لوٹ لیکر واپس آیا اوسی موقع پر میرزا بدیع الزمان امیر تیمور گورکان کے پوتے کے ساتھ ملاقات کی اور اوسپر بڑی مہربانی ظاہر کی دو سال کے بعد شاہ اسماعیل نے چند تحایف سلطان کی خدمت مین بھیجے اور اُس عورت کو واپس طلب کیا سلطان نے براہ تعصب مذہبی عورت واپس کی اور ایران کے وکیل کے روبرو ایک حبشی غلام کو جسکا نام جعفر چلپی تھا بخش دی ایران سے واپس ہوکر سلطان شہرا ماسیا کو گیا پھر ۹۲۱ھ مین شہر کو باغ کو رخ کیا اور علاؤالدولہ سردار ترکمان پر فوج کشی کی عند المقابلہ علاؤالدولہ مارا گیا پھر ولایت بکر و ماردین و نجار وسوصول وغیرہ پر مہم کی اور بہت سا علاقہ اپنے تصرف مین لیا ۹۲۲ھ قانصوہ پاشا والی مصر سے ناخوش ہوکر اُسپر فوج کشی کی جب لڑائی کا موقع ہوا عزیز مصر عین میدان مین گھوڑے سے گر کر مر گیا اُسکے مرنے کے بعد حلب حمص و دمشق و شام تمام ملک متعلقہ مصر کا سلطان کے قبضہ مین آگیا مصر مین قانصوہ پاشا کا بیٹا طومان پاشا تخت نشین ہوا اور بڑی جمعیت کے ساتھ سلطان کے مقابلہ کو آیا اور شہر غزہ کے پاس لڑائی ہوئی مصری شکست کھاکر بھاگ گئے اور رومی فوج مصر کیطرف کو چلی راستے مین حسین پاشا جسکی ریاست عین راہ مین تھی رومیون کی گذرنے کا مانع ہوا رومی حسین سے مقابلہ پیش آئے آخر حسین نے شہادت پائی اور رومیون کا راستہ کھل گیا جب آگے بڑھے طومان پاشا والی مصر بہر مقابل ہوا پہلے لڑائی مین سنان پاشا رومی فوج کا افسر مارا گیا میدان مصریون کے ہاتھ مین رہا دوسری لڑائی مین سلطان نے فتح پائی مصر کے رہنے والے سب بھاگ گئے شہر مین داخل ہوئے سلطان نے دیکھا کہ شہر کے لوگ سب بھاگ گئے ہین کوئی شخص موجود نہین ہے سب گھر خالی ہین سلطان نے امان کا حکم نافذ کرکر منادی کرادی جب سب لوگ اپنے گھرون مین آگئے تو سلطان نے عہد شکنی کی اور اسی ہزار آدمی مصر کا قتل کرادیا جب سلطان مصر سے باہر نکلا طومان پاشا بہر جمعیت بہم پہونچاکر مصر مین آیا اور شہر پر قابض ہوگیا رومیون نے اُسکے مقابلے پر شکست کھائی سلطان نے

مصطفےٰ پاشا کو صلح کے استحکام کے لئے طومان پاشا کے پاس بھیجا طومان نے وکیل کو قتل کیا اور فوج لیکر میدان مین آ موجود ہوا سلطان نے بڑے زور شور کے ساتھہ طومان کا مقابلہ کیا اور فتح پائی طومان بھاگ کر ایک رئیس کے پاس جسکی ریاست مصر کی سلطنت کی مطیع تہی چلا گیا اُس رئیس نے سلطان کے خوف کے مارے طومان کو پکڑ کر سلطان کے پاس بھیجدیا سلطان نے اسکو قتل کر دیا ۹۲۳ھ مین سلطان نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑھ سو جہاز جنگی نیا بنوایا ساٹھہ ہزار نو ملازم فوج رکھی اور ارادہ تسخیر ایران کا کیا مگر عمر نے وفا نہ کی اور آٹھوین شوال ۹۲۶ھ ہجری مین نو سال سلطنت کر کے مر گیا چون سال کی عمر پائی۔

سلطان سلیمان خان بن سلیم خان بن سلطان ابا یزید ثانی

اس سلطان کے وقت عثمانی سلطنت نہایت رونق پر آئی پہلے اس نے بذات خود جا کر قلعہ بلغراد فتح کیا پھر فرانسیس وغیرہ نصارا کے ساتھہ جنگ کئے اور فتحیاب رہا ابراہیم پاشا اسکے بہنوئی نے فوج نصارا پر لیجا کر دو لاکھہ سے زیادہ قتل کئے ایک لاکھہ نصرانی قید کر لایا دوسرے حملے مین ابراہیم پاشا پچیس ہزار سر نصارا کاٹ کر اونٹون پر لادلایا اور سلطان کے خیمہ کے رو برو اون کے سرون کے برج بنوائی ۹۳۱ھ مین ڈیڑھ لاکھہ فوج اور تین سو ضرب توپ کے ساتھہ نمسا پر یورش کی شاہ مونگر کو شہر بودہ گرسے کی تسخیر کو بھیجا اور وہ ملک فتح ہو کر شامل ممالک روم کے ہوا ۹۳۵ھ مین سلطان مصر کے ولایت کی تسخیر کو سوار ہوا دو لاکھہ فوج ہمراہ لی چودہ قلعہ اُس ملک کے فتح کئے ۹۴۱ھ مین عجم کی تسخیر کا ارادہ کر کر پہلے بغداد لیا پھر تبریز پہونچا اور معاودت کی پھر شہر تونس فتح کیا حاکم والی تونس نے شاہ اسپین سے مدد لیکر تونس پر پھر قبضہ کر لیا ۱۵۳۸ عیسوی مین سلطان نے خیر الدین پاشا کو بحر سے فوج کے ساتھہ نصارا کی مہم پر مامور کیا

اوس نے پچھلی خونریزے بنا دقہ کے جزایر مین سے تسخیر کئے ۱۵۴۳ عیسوی مین سلطان نے پھر عجم کا سفر کیا اور ایران پر غالب آیا ۱۵۵۳ عیسوی مین شہزادہ مصطفے سلطان کے بیٹے نے بغاوت کی اور قتل ہوا ۱۵۵۶ عیسوی مین بادشاہ کے دوسرے بیٹے نے جسکا نام بادشاہ کی ہمنام سلیمان تھا بغاوت کی بادشاہ نے اسپر فوج کشی وہ بھاگ کر عجم کو چلا گیا سلطان نے شاہ طہماسپ صفوی کے نام خط لکھا اور بیٹے کو منگوا بھیجا شاہ طہماسپ نے اسکو پکڑ کر بھیجدیا سلطان شاہ طہماسپ کے کمال خوش ہوا اور بیٹے کو اسکے چار بیٹون کے ساتھہ قتل کرا دیا ۹۶۳ ہجری مین سلطان نے افریقہ پر ہم کی اور فتحیاب ہوا شاہ اسپین نے بڑی فوج کے ساتھہ سلطان کے ملک پر حملہ کیا سلطان نے ایکسو ستر جہاز جنگی مصطفے پاشا کے ہمراہ شاہ اسپین کے مقابلے کے لئے شہر مالطا کو بھیجی مصطفے پاشا نے شاہ اسپین کو شکست دی اور بیس ہزار سر اسکی فوج کے لاکر سلطان کے پاس بھیجی ۹۷۱ھ مین سلطان نے پھر نصارا پر فوج کشی کی اور شہر بلغراد مین ٹہر کر اس نواح کی بہت سی علاقے فتح کئے ۹۷۴ھ مین بادشاہ مرج الملفاصل کی مرض سے بیمار ہوکر مر گیا اڑتالیس سال سلطنت کی جو بتیس سال کی عمر پائی۔

سلطان سلیم خان ثانی بن سلطان سلیمان خان بن سلیم خان اول بن بایزید

یہہ بادشاہ ۹۲۹ھ مین پیدا ہوا ۹۷۴ھ ہجری مین تخت پر بیٹھا اس کی ابتدا جلوس مین قوم ینگ چری اسکے تخت نشینی کے مانع ہوئی اس نے سب کو انعام واکرام دیکر فساد رفع کیا دوسرے سال جلوس مین سلطان نے امام صفائی والی یمن پر یورش کرکے اسکو شکست دی تین سو ساٹھہ جہاز جنگی جزیرۂ قبرس کی مہم پر بھیجے وہ جزیرہ بھی فتح کیا مال و خزانہ بیشمار لیا دو ہزار لڑکی لڑکا وہان کا غلام بنایا اس سفر مین پنجاہ ہزار فوج سلطانی تلف ہوئی اور پاپ پادری نے سمندر مین سلطان کے ساتھہ لڑنے بڑے جنگ کئے ۹۸۲ھ مین بادشاہ بیمار ہوا چوبیسوین شعبان سنہ ۹۸۳ھ آٹھہ سال سلطنت

کرکے مرگیا پنجاہ سال کے عمر پائی

سلطان مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلطان سلیم خان

یہہ بادشاہ پانچ بھائیون کو بیگنا قتل کرکر تخت نشین ہوا بہت سے امراؤ کو خدمت سے معزول کیا ۱۵۷۴ عیسوی مین اس نے سنا کہ شاہ ایران مرگیا ہے اسکے بیٹے کو بھی دشمنون نے مار ڈالا ہے اسلئے موقع پاکر اور تفلیس پر لشکر لیجاکر گرجستان کو فتح کیا آخر خود بھی بیمار ہوکر مرگیا بائیس برس سلطنت کی۔

سلطان محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی بن سلیمان خان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر اپنے اوتین بھائیون کو بڑے کمال سے ذبح کیا پانچ دس عورتون کو جو حاملہ تھین دریا مین غرق کرادیا شاہ منسا پر فوج کشی کی وہان جاکر اسکے لشکر نے شکست کھائی اس فوج کے سپہ سالار فرہاد پاشا کو اس نے غفلت اور عدم تنبہ کی علت مین قتل کیا اور سینان پاشا کی ماموری عمل مین آئی اسکو بھی شکست ہوئی پھر بادشاہ خود منسا کو سوار ہوا اور شہر ارلوسات دن کے عرصہ مین فخراً و غضباً مفتوح کیا شاہ منسا کو شکست دی بہت سے نصارا قتل کئے ۱۵۹۳ عیسوی مین شاہ ایران کے ساتھہ لڑائی ہوئی اور فریقین کیطرف سے بہت فوج ماری گئی ۱۰۰۳ ہجری مین سلطان مرگیا سینتیس سال کی عمر پائی نو سال سلطنت کی۔

سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث بن سلطان سلیم خان ثانی

یہہ بادشاہ تیرہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اسکے وقت شاہ عباس صفوی نے روم کے متعلقہ ملک پر حملہ کرکے شہر اراکان و قلعہ قرص وغیرہ فتح کرلئے رومی فوج جو وہان ماموری تھے مغلوب ہوئی دوسرا لشکر جو اودہر کو ماموری ہوا وہ بھی برف اور سردی مین تلف ہوگیا تیسرے مرتبہ پھر ایرانیون کے مقابلہ کو فوج ماموری ہوئی اور باہم سخت سخت لڑائیان ہوئین پھر وہی فوج منسا پر بھیجی گئی اور چند قلعہ اسکے شامل ملک قیصر کئے ہوئے

سنہ ۱۱۴۱ھ مین سلطان نے شہر بُرصہ پر فوج کشی کی اور والی مصر سے صلح کرکر واپس آیا پھر مراد پاشا کے اتفاق سے جان بولاد حاکم اکراد و امیر فخر الدین حاکم کوہ لبنان پر لشکر لے گیا بعد جنگ و جدل کے جان بولاد بھاگ گیا اور حلب کے علاقہ مین جاکر قتل ہوا امیر فخر الدین نے بھی شکست کھائی سنہ ۱۱۴۳ھ مین مراد پاشا بڑی فوج لیکر ایران کو گیا اور شاہ عباس کو شکست دیکر تبریز پر قابض ہوا آخر آپس مین صلح ہوئی سنہ ۱۱۴۴ھ مین پھر بسبب بدعہدی اہل ایران کے ایران پر لشکر کشی کی مگر بسبب برسات اور برف کے لشکر واپس آیا سنہ ۱۱۴۵ھ مین سلطان نے خبر پائی کہ نصارا کی قوم جو قسطنطنیہ مین رہتی ہے مستعد فساد کے ہے سب نے اپنے گھرون مین ہتھیار جمع کئے ہوئے ہین اسلئے نصارا کی خانہ تلاشی کا حکم ہوا بہت سے ہتھیار برامد ہوئے اور چار کس سردار مفسدون کے سرگروہ گردن مارے گئے اُسی سال مین پھر ایران کیطرف فوج کشی ہوئی اور عند المقابلہ رومی شکست کھاکر واپس آئے پھر سلطان بذات خود دیر کو سوار ہوا اور آغاز سنہ ۱۱۴۶ھ مین اسی سفر کی حالت مین بیمار ہوکر مرگیا بارہ سال سلطنت کے پچیس سال کی عمر پائی۔

سلطان عثمان خان ثانی بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

سلطان احمد کے مرنے کے پہلے مصطفےٰ اُسکا بھائی تخت نشین ہوا مگر چند روز مین بسبب نالیاقتی معزول ہوگیا اور سلطان عثمان خان ثانی بادشاہ بنا اور خلیل پاشا کے ہمراہ فوج ایران کو بھیجی گئی اوس نے اردبیل مین جاکر شاہ عباس صفوی کے ساتھ صلح کی سلطان کو یہ صلح نامنظور ہوئی اور خلیل کو معزول کرکے چلپی پاشا اسکی جگہ بھیجا سکندر پاشا کو ایک بڑے فوج کے ساتھ بوسنیا کی تسخیر کو مامور کیا عند المقابلہ شاہ بوسنیا شکست کھاکر بھاگ گیا بیس ہزار فوج بوسنیا کے مارے گئے دس ہزار سپاہی مقید ہوا اس جنگ مین شاہ فرانس اور پاپ بھی مدد گار بوسنیا کے تھے سنہ ۱۶۲۲ عیسوی مین بادشاہ نے ارادہ سفر کعبہ کا کیا دشمنون نے فوج کے

کے دل مین یہہ ڈال دیا کہ بادشاہ قدیمی فوج سے ناراض ہے چاہتا ہے کہ عرب مین جاکر عربی فوج نوکر رکھی اور اُن کے ہاتھہ سے تمکو قتل کرائے اسبات سے تمام فوج افروختہ ہوگئی اور بادشاہ کو شہید کردیا اور مصطفے کو دوبارہ قید سے نکالکر بادشاہ بنایا اُسکی نا لیاقتی کے بموجب پھر سلطنت مین فتور برپا ہوئی شاہ ایران نے بہت سا ملک روم کی سلطنت کا لے لیا آخر ۱۰۳۲ھ مین دوبارہ مصطفے معزول ہوا۔

سلطان مراد خان چہارم بن سلطان احمد بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

پندرہ سال کی عمر مین اس بادشاہ نے سلطنت پائی اور بڑی فوج جمع کرکر شاہ ایران کے مقابلہ پر بغداد کو مامور کی رومیون نے بہت سی جانفشانی کے بعد بغداد فتح کیا مگر شاہ عباس صفوی نے بذات خود بغداد مین آکر بغداد کو پھر لے لیا ابوبکر پاشا امیر بغداد اور اُنکے رفیقون کی قید مین آیا امیر رومی افسر وعمارفسے مارے گئے رومی بہت قتل ہوئے شہر موصل بھی شاہ ایران نے لیا حافظ پاشا کو شکست ہوئی شاہ عباس کی زندگی تک پھر رومیون نے بغداد کو رخ نکیا جب ۱۰۳۸ھ مین مرگیا خسرو پاشا ایک لاکھہ پنجاہ ہزار سوار کے ساتھہ موصل پر حملہ آور ہوا اور فتح پائی اوسی عرصہ مین روم کی سلطنت مین بہت سے خانہ جنگیان ہوئین امیر فخرالدین والی کوہ لبنان نے شاہ فرانس سے اتحاد پیدا کرکر بغاوت کی احمد پاشا سلطان کے حکم سے اُسکی سرکوبی کو گیا اور خود شکست کھاکر آیا پھر فیروز داغلی مامور ہوا اسکے مقابلہ مین امیر علی فخرالدین کا سالار مارا گیا فخرالدین مقید ہوکر سلطان کے روبرو آیا سلطان نے اسکا قصور معاف کیا اور اپنی خدمت مین رہنے کا حکم دیا اتنے مین خبر پہونچی کہ فخرالدین کے پوتے نے پھر فساد برپا کیا ہے شہر بیروت کو تاراج کرلیا ہے یہہ خبر پاکر سلطان نے امیر فخرالدین کو قتل کردیا مفسدون کی سرکوبی کو فوج مامور کی ۱۰۳۹ھ عیسوی مین سلطان ایک لاکھہ فوج اور ایکہزار توپ کے ساتھہ بغداد کی تسخیر کو سوار ہوا اور بغداد پہونچکر بڑے زور وشور کے ساتھہ

ایرانیون کا مقابلہ کیا جس مین پنجاہ ہزار ایرانی مارا گیا اکہزار گرفتاری مین آیا سلطان نے بغداد پر قبضہ پایا بعد حصول اس فتح کے بڑی شان و شوکت کے ساتھہ اسلامبول مین داخل ہوا مگر یہہ فتح سلطان پر مبارک نہ ہوئی اور سنجار کی بیماری سے بیمار ہو کر سولہوین شوال ۹۴۹ھ کو مر گیا بیسویں سال کی عمر پائی۔

سلطان ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان ثالث بن مراد خان ثالث

مراد خان کی مرگ کے بعد ابراہیم خان بن کے بہائی سلطنت پائے ۱۰۵۶ھ مین خبر پہونچی کہ نصارا نے سلطانی جہازون پر سمندر مین مزاحمت و دست اندازی کی ہے اسلئے چار سو جنگی جہاز انکی تادیب کو مامور ہوئی اور باہم فریقین کی سخت لڑائی ہوئی۔ چونکہ یہہ بادشاہ سخت عیاش اور غافل تہا ۱۰۵۸ھ مین فوج نے بلوا کر اسکو شہید کر دیا۔

محمد خان رابع بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن سلطان محمد خان ثالث

یہہ بادشاہ سات مہینے کی عمر مین برائے نام بادشاہ ہوا اسکی والدہ گوسم سلطان مختار سلطنت کی ہوئی امراؤنے اسکی حکومت نہ مانی اور اسکو قتل کر ڈالا ۱۰۶۰ھ تک امراؤ آپس مین بڑے بڑے فساد ہوتے رہے آخر وزارت برنی محمد وزیر پر قرار پائی اس نے سلطنت کا انتظام بخوبی کیا نصارا پر فوج لیجاکر جزیرہ تینڈوس اپنے قبضہ مین لیا ۱۰۶۸ھ مین سرب پر لشکر کشی کی اور پنجاہ ہزار مشرک مارا ربیع الاول ۱۰۷۱ھ مین یہہ وزیر مر گیا اور احمد پاشا اسکے بیٹے نے وزارت پائی یہہ وزیر ۱۰۷۶ھ مین قلعہ گریدکی تسخیر کو روانہ ہوا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد فتح کیا ۱۰۷۸ھ مین بہت سی خرابیان روم کی ولایت مین واقع ہوئین آپس مین خانہ جنگیان ہوئین بے درپے زلزلے آئے جسکے صدمہ سے کئی شہر برباد ہوئے زمین اور پہاڑ صدہا مقام سے شق ہو گئی وبا ایسی پہیلی کہ ہزارہا خلقت مر گئی برف ایسی برسی کہ سردی سے ہزارون جانور و بیجان تلف ہو گئے اور سلیم یعنے بیت المقدس مین ایک یہودی دعویدار ہوا کہ مین عیسے مسیح ابن مریم

ہون سدا جاہل اُسکے مطیع ہو گئے جب بیت المقدس کے حاکم نے اُسکی گرفتاری کا ارادہ کیا وہ قسطنطنیہ مین چلا آیا احمد پاشا نے اوسکو قید کر لیا بیسائی بہت سا روپیہ خرچ کر کر قید خانہ مین جاتے اور اسکی زیارت کرتے آخر سلطان نے اُسکو روبرو بُلایا اور فرمایا کہ مین تیرا امتحان چاہتا ہون تو میدان مین کھڑا ہو جا اور سپاہی تجھہ پر تیر برسائینگے اگر تو نہ مرا تو مین جانونگا کہ تو بیشک مسیح ہے اگر مر گیا تو اپنے جھوٹے دعوی کی سزا پائیگا یہودی ڈر کر مسلمان ہو گیا اُسکے تابعین بھی سب مسلمان ہوئے اُنہین دنون مین ایک شخص دعویدار ہوا کہ مین مہدی موعود ہون وہ بھی گرفتار ہو کر قتل ہوا ۹۶۷ھ مین سلطان بعزم ملک گیری ڈیڑھ لاکھ سوار کے ساتھہ سوار ہوا مصطفے پاشا وزیر کو شہر فنیا کی تسخیر کو کہ شاہ عناکی زیر حکومت تھا بھیجا وزیر نے نصارا کے ملک مین داخل ہو کر قتل و غارت کا بازار گرم کیا پینتالیس روز تک شہر فنیا کا محاصرہ رہا قریب تھا کہ شہر فتح ہو جائے اتنے مین اسی ہزار فوج نصارا کی شہر والون کی مدد پر آ پہونچی تمام دن لڑائی ہوتی رہی چونکہ نصارا کی فوج بلندی پر اور رومیون کے نشیب مین تھی اس لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اُٹھایا اور رات کو خیمے چھوڑ کر بھاگ آئے سب مال و اسباب رومیون کا نصارا لے لیا یہہ خبر پاکر سلطان نے ابراہیم پاشا کو اور فوج دیکر اوہر مامور کیا اوسنے بھی شکست کھائی پھر سلیمان پاشا گیا وہ بھی بھاگ آیا پھر سیاوش پاشا بھیجا گیا وہ بھی کامیاب نہوا جب یہہ بے اقبالی ہوئی فوج ینگ چری نے ۹۹۴ھ مین سلطان کو معزول کر دیا اور اسی سلطنت سے دست بردار ہو کر اپنی جان بچائی۔

سلطان سلیمان خان ثانی بن ابراہیم خان بن سلطان احمد اول بن محمد خان۔

یہہ سلطان ۹۷۴ھ مین پیدا ہوا ۹۹۴ھ مین اپنے بھائی کی معزولی بعد تخت پر بیٹھا کر امراؤ اور فوج کی خودسری کے سبب سے انتظام نہایت خراب تھا خود سر فوج نے سیاوش

پاشا وزیر کو قتل کر دیا نصاریٰ نے جا بجا گستاخ ہو کر دست درازی شروع کر دی شہر بلغراد والی نمسا نے لے لیا اسپر بادشاہ نے بذات خود لشکر کشی کی اور دوبارہ قبضہ پایا گویرلی مصطفےٰ پاشا نے داخل ولایت نمسا ہو کر بہت سی خرابی کی۔ اس سلطان نے تین برس سلطنت کی سنہ ۱۱۰۲ھ مین بمرض استسقا مر گیا۔

سلطان احمد خان ثانی

اس بادشاہ کے وقت مصطفےٰ پاشا وزیر شاہ نمسا کے مقابلہ کو بھیجا گیا اور لڑائی مین قتل ہوا اسکی فوج کو شکست ہوئی مگر اسی روز بحری فوج نصاریٰ پر غالب آئی سنہ ۱۱۰۳ھ مین شاہ نمسا نے بلغراد کے قلعہ کا محاصرہ کیا یہ خبر سنکر قیصری فوج ادھر کو مامور ہوئی اور محاصرہ اٹھ گیا شاہ انگلستان کے ذریعہ سے نمسا اور روم کی آپس مین صلح ہوئی اس بادشاہ نے تین برس سلطنت کی سنہ ۱۱۰۶ھ مین بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان مصطفےٰ خان بن محمد خان چہارم

اس بادشاہ کے وقت حسین پاشا نے بحر ابیض و جزیرہ سافس کو فتح کیا اور خود سلطان نے مسقبجہ دشتلنی والی نمسا کی اسپر فوج بھیجکر اسکو شکست دی اسکا توپخانہ لیا اسکے علاقہ کے قلعہ بہت سے گرا دیے اور بہت سے اپنے قبضہ مین کئے انہین دنون مین خبر پہونچی کہ روسیون نے قلعہ ازوف کا محاصرہ کر لیا ہے روسی فوج نے وہان جا کر تیس ہزار روسی قتل کیے اور فتح پائی دوسرے مرتبہ پھر سلطان ایک لاکھ فوج لیکر شاہ نمسا کے مقابلہ کو گیا وہ سالم عالم لشکر آیا تیسرے حملہ مین اسماعیل پاشا ایک میر شاہ کرنیل کو مامور ہوا اور لڑائی مین مارا گیا اسی باہم کچھ فیصلہ نہین ہوا تھا کہ شاہ لنڈن و ہولنڈ نے درمیان آکر باہم سلطان اور شاہ نمسا کی صلح کرا دی اور دسویں رجب سنہ ۱۱۱۵ھ مین صلحنامہ لکھا گیا اس صلح سے سلطان کی امرا و سخت ناراض ہوئے اور چاہا کہ سلطان کو قتل کر دین یہ حال دیکھکر سلطان نے خود بادشاہت چھوڑ دی

سلطان احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع

بیہا دشاہ بہائی کی معزولی کے بعد تیئیس برس کی عمر میں تخت نشین ہوا خود سپاہ نے بادشاہ کے بے مرضی شیخ الاسلام فیض اللہ افندی کو قتل کر دیا بادشاہ فی دم نہ مارا جب صاحب اختیار ہو گیا تو مفسدوں کو قتل کیا ۱۱۵۱ھ میں ہم سلطان اور نصاریٰ کے جنگ ہوئی اور سلطان غالب رہا ۱۱۵۲ھ میں نصاریٰ بادشاہوں کی آپس میں لڑائیاں ہوئیں بطرس میں شاہ روس شاہ سویدیہ غالب آیا کارلوس مغلوب ہو کر سلطان کے پاس پناہ لایا روسی اس بات پر ناراض ہو گیا اور سلطان سے شرارت میں شامت شروع کی سلطان نے محمد پاشا کو ایک جتہ فوج دیکر روس کے جنگ کے لئے مامور کیا اس سے صلح کی گفتگو صلح سلطان کو منظور ہوئی پھر یوسف پاشا اس مہم پر بھیجا اس نے بھی صلح کا لفتہ جلایا سلطان نے وہ بھی منظور نہ کی اور سلیمان پاشا کو مامور فرمایا اور حکم دیا کہ کارلوس کو اسکے ملک تک پہونچا کر واپس آوے خرچ روزمرہ کارلوس کا خزانہ سلطانی سے دیوے پہلی مرتبہ کارلوس نے دس لاکھ روپیہ طلب کیا سلیمان پاشا نے دیدیا دوسری مرتبہ بہت گیارہ لاکھ منگوایا سلیمان نے نہ دیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جبراً سلطانی ملک سے نکالدیں اسپر باہم فریقین کے لڑائی ہوئی اور سلیمان نے کارلوس کو قید کر لیا یہ خبر پاکر سلطان نے سلیمان پاشا کو معزول کر دیا اور کارلوس کا خرچ خزانہ سے دینا مقرر کیا چند ماہ کے بعد کارلوس اپنی مشیرہ کے طلب اپنے ملک کو چلا گیا ۱۱۵۲ھ میں سلطانی فوج نے جزائر بنادقہ میں داخل ہو کر اکثر شہروں کو فتح کیا والی نمسا نے عہد شکنی کر کر علی پاشا کے ساتھ جنگ کیا اور روسیوں نے شکست دی اسلئے سلطان نے خلیل پاشا کو شاہ نمسا کے مقابلہ کو بھیجا اس نے بھی شکست کھائی پھر ابراہیم پاشا اس مہم پر مامور ہوا اور شاہ نمسا کے ساتھ صلح کر کر واپس آیا شاہ روس اور شاہ پولونیا کے ساتھ صلح ہوئی روسی لشکر نے عجم پر یورش کر کر بنادند و تبریز فتح کر لیا آخر شاہ عجم کے ساتھ بھی صلح ہو گئی ابھی یہ مقدمہ فیصل ہونے نہیں پایا تھا کہ نادر شاہ افشار شاہ طہماسپ ثانی کیطرف سے بڑی فوج لیکر روسیوں پر آ پڑا اور روسیوں کو شکست دی سلطان نے چاہا کہ پھر فوج جمع کر کے نادر شاہ کے ساتھ ہنگامہ آرا ہو مگر یہ مراد اسکی بر نہ آئی

نیز ترکی اور عجمی فوج نے مستعد فساد کے ہو کر بندر ہوین محرم ۱۱۴۳ھ ہجری مین سلطان کو قید کر لیا اور محمود کو تخت نشین کیا۔

سلطان محمود اول بن مصطفےٰ ثانی

اس کی تخت نشینی کے وقت امرا اور فوج کے آپس مین ایک سخت فتنہ برپا ہوا جسمین ہزارہا آدمی بہت سے سردار ماری گئے جب ابراہیم پاشا اوکی جلب وزیر بنا اس نے سب مفسد قتل کیے عثمان پاشا نے فوج لیجا کر شاہ اسپین کے ساتھ جنگ کیا اور شکست کھائی نصارا روسیون کے جہاز پکڑ کر قسطنطنیہ مین لے گئے ۱۱۴۳ھ عیسوی مین عثمان پاشا نے عجم پر فوج لیجا کر شاہ طہماسپ ثانی کو شکست دی دوسری مرتبہ احمد پاشا وعارف پاشا وابراہیم پاشا وبستم پاشا معہ فوج ایران کو بھیجے گئے انہون نے کرمان شاہان وشہرزور وہمدان وغیرہ مقامات پر ایرانیون کو شکست دی اور بہت سا ملک ایران کا لے لیا کاشان تک ملک کو غارت کیا ہر چند نادر شاہ نے شاہ طہماسپ کو معزول کر کے اسکے بیٹے شیرخوار عباس کو تخت نشین کیا تو اس نے سلطان کو اوسکے متصرفہ شہرون کے چھوڑ دینے کے واسطے لکھا ابھی جواب نہین گیا تھا کہ نادر شاہ بغداد پر حملہ آور ہوا عثمان پاشا نے اسی ہزار فوج کے ساتھ اوسکا مقابلہ کیا ۱۱۴۳ھ بمقام دجلہ کے کنارے نو گھنٹہ تک آپس مین لڑائی ہوئی آخر نادر شاہ شکست کھا کر بھاگ گیا تین مہینے کے بعد پھر نادر شاہ نے جمعیت بہم پہونچائی اور لڑنے کو آ پہونچا اور عند المقابلہ شکست کھائی تیسری لڑائی مین رومیون نے سخت نقصان اوٹھایا نادر شاہ مازندران سے گئے نادر شاہ کرکوک تک فتح کرتا ہوا چلا آیا سلطان نے مغلوب ہو کر صلح مان لی اور سرحد دونو سلطنتون کی جسطرح کہ سلطان مراد چہارم کے وقت تھی مقرر ہوئی اسی موقع مین رومیون کے ساتھ بھی صلح قرار پائی اور شرط ہوئی کہ اونکے جہاز بحر اسود مین آئین اور روم کی قلمرو کی شہر جسقدر رومیون کے قبضہ مین ہین وہ چھوڑ دین قلعہ ارزف رومی خود مسمار کر دین تجارت کے لیے آمدفت اونکی سلطان کے علاقے مین

جاری رہی شاہ منساکی تجویز سے صلح ہو گئی سنہ ۱۰۳۰ھ مین شاہ سویدا کی اور سلطان کی باہم صلحنامہ لکھا گیا سنہ ۱۰۳۱ھ مین محمد بن عبدالوہاب نے عرب مین سخت فتنہ برپا کیا بہت سا علاقہ اوس نے لوٹ لیا آخر یہہ بادشاہ بہزار حسرت و آہ ماہ صفر سنہ ۱۰۶۱ ہجری مین بیمار ہو کر مر گیا اٹھاون سال کی عمر پائی۔

سلطان عثمان خان ثالث بن سلطان مصطفے ثانی

یہہ بادشاہ سنہ ۱۰۱۱ھ مین پیدا ہوا سنہ ۱۰۶۱ھ مین بادشاہ بنا چونکہ محمد و بایزید و ارخان اُمراد کی طرف سے اسکو اندیشہ تہا اُنکو اس نے قتل کرا دیا چار برس چہہ مہینے بادشاہت کی ماہ صفر سنہ ۱۰۶۱ھ مین بیمار ہو کر مر گیا اٹہہتر برس کی عمر پائی۔

سلطان مصطفے خان ثالث بن سلطان احمد ثالث

اس بادشاہ کی ابتدا سلطنت مین اُمراؤ مین ہنگامہ و فساد برپا رہا اور سنہ ۱۱۸۳ھ تک چند وزرا بدلتے رہے اِس عرصہ مین چند بار شاہ روس نے روم کے ملک پر حملہ کیا اسلیے سلطان خود بڑی فوج لیکر روسیون کے مقابلے کو گیا اور فتح پائی بڑا تونچانہ روسیون کا سلطان کے ہاتھہ آیا۔ یکم ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین سلطان بیمار ہو کر مر گیا۔

سلطان عبدالحمید خان بن سلطان احمد ثالث

اِسکے وقت حسین پاشا عرب کے دہابیون اور مفسدون کی سرکوبی کو مامور ہوا اس نے حتی الامکان اُن کے فساد کا انسداد کیا شاہ منسا روس نے باہم اتفاق کر کر روم پر فوج کشی کی اُن کے مقابلے کو یوسف پاشا و علی پاشا مامور ہوئے پہلے یوسف پاشا نے شاہ منسا کی ساتھہ جنگ کر کر قلعہ شیش وغیرہ فتح کئے علی پاشا روسیون کے ساتھہ لڑ کر اُنکو پس پا کیا۔ سنہ ۱۱۸۳ ہجری مین یہہ بادشاہ مر گیا سولہ سال حکومت کی چوہتر برس کی عمر پائی۔

سلطان سلیم خان ثالث بن مصطفے خان ثالث

اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام بہتیری کیا بڑی جرار فوج آراستہ کی ڈیڑھ لاکھہ فوج کے ساتھہ شاہ منسا روس پر حملہ کیا چند لڑائیون کے بعد باہم صلح ہوئی مگر وہ صلح ملکہ ٹریزا روسیہ نے

جو اپنے شوہر تیسرے بطرس کو مار کر بادشاہ ہوئی تھی منظور نہ کی اور لشکر قلعہ اسماعیل پر موکیا
اس قلعہ مین روسی فوج تیس ہزار تھی لڑائی کے وقت روسی اسقدر مارے گئے کہ قلعہ کی خندق
اونکی لاشون سے بھر گئی مگر چونکہ روسیون کی فوج بہت تھی نردبان رکھکر فصیل پر چڑھ گئی تین دن
تک قلعہ کے اندر جنگ رہا روسی اسقدر مارے گئے کہ تمام قلعہ لال ہوگیا غرض قلعہ والون سے
ایک متنفس نہ بچا یہ خبر پاکر سلطان نے ایک خونخوار فوج روسیون کے مقابلہ کو مامور کی ابھی جنگ
سنین ہوا تھا کہ شاہ انگریز اور پرشیا نے درمیان آکر صلح کرادی اور اسکندریہ پر جو انگریزون کا
قبضہ ہوگیا تھا وہ بھی اوٹھ گیا جب سلطان نے ان ممون سے فراغت پائی چاہا کہ نئی فوج بانین و
ولباس انگریزی کی نوکر رکھی جب چند پلٹنین نوکر ہوئین سنگ جری پورانی فوج نے باوا کیا بہت امرا
مثل ابراہیم افندی و ابوبکر افندی و حاجی ابراہیم افندی و صافی افندی و یستاجی باشی وغیرہ قتل ہو
ماہ صفر ۱۲۳۲ھ مین سلطان تخت سے اوتار کر قید مین بھیجا گیا

سلطان مصطفے خان رابع بن سلطان عبد الحمید

اس بادشاہ کے وقت سلطنت مین کمال بے انتظامی رہی اور روسیونکی فوج قلاق و بغدان و چیل کی حدہ مین
آگئی ناچار سلطان نے اون سے صلح کی چونکہ سلطان سلیم خان کے عزل اور فوج کی فساد انگیزی مین مفتی افندی
و امیر قبیجی سرگروہ تھے اونہون نے سلطان کے حضور مین پہلی پہل بڑا اختیار پایا پھر موسی پاشا پھر طیار پاشا نے
وزارت پائی مگر مفتی افندی کو طیار پاشا کا یہ عہدہ گران گزرا اور اوسکی قتل کے درپی ہوا وہ بھاگ کر
شہر رشچک کو چلا گیا اور وہان کے امیر بیرقدار سے آمیزش کی بیرقدار اسکے کہنے سے باتفاق امیر علی و مصطفے
پاشا کے شہر اورتنہ مین آیا اور حاجی علی کو بہت سی فوج کے ساتھ اپنے سے پہلی قسطنطنیہ کو بھیجا وہ شہر مین
داخل ہوا اور امیر قبیجی کی نوکرون کے ساتھ سازش کرکر اوسکو قتل کیا پھر بیرقدار بھی استنبول مین آپہونچا
اور چاہا کہ سلطان سلیم خان کو پھر تخت نشین کرے سلطان مصطفے نے قابو پاکر سلطان سلیم خان کو قتل کردیا
اور چاہا کہ اپنے بھائی محمود کو بھی قتل کردے مگر اوسکے قتل کا موقع نہ ہوا اور بیرقدار اوسکی
حمایت کو آپہونچا اوس نے آکر سلطان مصطفے کو قید کرلیا اور محمود خان ثانی نے

بادشاہت پائی۔

سلطان محمود خان ثانی بن سلطان عبد الحمید خان

یہ بادشاہ ۱۱۹۹ھ مین پیدا ہوا ۱۲۲۳ھ مین تخت پر بیٹھا چونکہ بیقرار وزیر اعظم کے خاص توجہ قواعد موختہ فوج جدید کی ترقی کیطرف تھی اسلیے ینگ چری فوج نے بڑا فساد برپا کیا وزیر کا مال واسباب لوٹ لیا اُسکا گھر کو پاسلطان نے ناچار فوج کی متابعت کی یوسف پاشا کو وزیر بنایا ۱۲۲۴ھ مین روسیون کے لشکر نے سلطانی علاقے مین آکر بہت سے قلعہ فتح کرلیے اور روسی فوج اُنکے مقابلہ کو مامور ہوئی ۱۲۲۶ھ مین سلیمان پاشا حاکم بغداد باغی ہوا خالد افندی اُسکی سرکوبی کو مامور ہوا عند المقابلہ سلیمان پاشا مارا گیا عبد اللہ بن مسعود وہابی نے علاقہ نجد وتہامہ وغیرہ بلاد عرب مین سخت فساد برپا کیا ہزارون آدمی مار ڈالے اُسکی سرکوبی کے لئے محمد علی پاشا والی مصر کے نام فرمان جاری ہوا اُس نے ترسم پاشا اپنی لڑکی کو ایک جرار فوج کیساتھ عرب کے انتظام ووہابیون کے استیصال کو روانہ کیا ترسم پاشا نے بکمال جوانمردی وتہذیبی وہابیون کی سرکوبی کی اور عبد اللہ مسعود کے بیٹے کو گرفتار کرکے باپ کے روبرو لے آیا اور وہ شیر مصر سے استنبول مین آکر گردن مارا گیا ۱۲۲۷ھ مین فوج سلطانی شہر روشچک کے تسخیر کو جو بقبضہ روسیون کے آگیا تھا مامور ہوئے اور روشچک پر دوبارا قبضہ ہوا اُسی سال مین باہم روسیون اور روسیون کی صلح ہوگئی ۱۲۲۸ھ مین والی سرب نے فساد برپا کیا جب پاشا نے اوسکو سزا دی ۱۲۳۱ھ مین محمد علی میرزا ابن فتح علی شاہ قاچار شاہ ایران نے بغداد کی طرف فوج کشی کی اور العبراق وقرص وغیرہ مقامات بڑی بڑی جنگ وقوع مین آئے ۱۲۳۶ھ مین قوم اردام نے شہر مورہ مین مسلمانون پر خروج کرکے بہت سے قتل کردیے فوج ینگ چری نے یہہ خبر پاکر جسقدر قوم اردام کے لوگ استنبول مین تھے مار ڈالے ابراہیم پاشا والی مصر کے لیئے لشکر اردام پر لشکر لیجاکر اُنکو سخت سزا دی ۱۲۳۹ھ مین بادشاہ پھر نئے سرے سے فوج کی ترقی کی طرف متوجہ ہوا اور سب لشکر کو حکم دیا کہ انگریزی قواعد سیکھے اسباب پر ینگ چری فوج نے

نے سورش برپا کی اور چاہا کہ صدر اعظم سلیم پاشا بجنب بنے محمد علی پاشا کو قتل کردین پاشاہ نے اس کے استیصال کا حکم دیا اُنکی لوٹ معاف کی سپہ ہزارون آدمی جمع ہوگئے اور ینگ چریون کے گھرون کو لوٹ لیا اودہر تمام اُمرا و اپنی اپنی فوج کے ساتھہ اُنپر حملہ آور ہوئے اور ایسی کوشش کی کہ وہ فوج تمام کھال ماری گئی اور آئینے انگریزی طرحکی فوج کی ترقی ہوئی اسیے وقت مین کہ سلطان اپنے گھر کے انتظام مین مصروف تہا والی اروم نے فرانسیس اور انگریزون سے مدد لیکر تیاری جنگ کی کی ابراہیم پاشا اُن کے مقابلے کو مامور ہوا اُس نے اروم پر فتحیاب ہوکر تخصر سیواس ومولنگ وغیرہ پر قبضہ کرلیا شاہ اروم نے جنگ کے لیے مہلت مانگی ابراہیم نے منظور نہ کی اور آگے بڑہا یہہ حال دیکہہ کر اور جنگی جہاز روس و فرانس و انگریز کے شاہ اروم کی مدد پر آئے اونہون نے آکر سلطانی جہاز روک لئے اور تباہ کردیئے ایسے وقت مین ابراہیم پاشا بہ کمال جوانمردی کشتی پر سوار ہوکر دشمنون کے بیچ سے نکل آیا سلطان نے ایک چوبیس اور جنگی جہاز اپنی فوج کی مدد کو بہیجے یہہ فوج ابہی موقع پر نہین پہونچی تہی کہ روسی فوج دوسری طرف سے سلطانی ملک مین داخل ہوئی اور حسین پاشا محمد سلیم پاشا اُن کے مقابلہ کو گئے اور شہر طونا کی نواح مین جنگ ہوا روسیون نے شکست کہائی دو تین لڑائیون کے بعد روسی شہر قرص و طبراق و ارض روم و شوملاد اور تنہ پر قابض ہوگئے سلطان نے ناچار صلح کی اور اپنا ملک روسیون کے قبضہ سے چہوڑایا ایسے وقت مین فرانسیس نے بہی بعض عربی جزائر پر قبضہ کرلیا محمد طاہر پاشا اُن کے استخلاص کو مامور ہوا۔ محمد علی پاشا والی مصر جو اس خاندان کا دست پروردہ تہا باغی ہوا ابراہیم پاشا اپنی لڑکے کو اوس نے تیس ہزار فوج کے ساتھہ شہر مکہ کی تسخیر کو بہیجا یہہ حال سُنکر سلطان بکمال غضبناک ہوا اور حسین پاشا کو فوج دیکر مکہ کو بہیجا مگر اسکے پہونچنے سے اول ابراہیم پاشا نے شہر مکہ و بیروت فتح کرکر دمشق پر حملہ آور ہوا تہا دمشق لیکر ابراہیم پاشا حمص کو گیا اور محمد پاشا سے جنگ کیا جس مین محمد پاشا نے شکست کہائی اور حلب کو بہاگا حلب والون نے کہ پہلے مطیع ابراہیم پاشا کے ہوچکے تہے شہر مین اسکو دخل نہ دیا وہان سے

ابراہیم پاشا نطاقیہ کو گیا اور حسین پاشا کے ساتھ معرکہ آرا ہوا یہہ حالت جب سلطان کو دریافت ہوئی رشید پاشا وزیر اعظم کو بہت سے لشکر کے ساتھ ابراہیم پاشا کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بھی ابراہیم کے پاس گرفتار ہو گیا مگر ابراہیم نے وزیر اعظم کی بڑی توقیر کی اور باعزت رخصت کیا ۱۲۵۸ھ مین سلطان نے حافظ پاشا کو اس مہم پر بھیجا اس نے بھی شکست کھائی غرض یہہ مقدمہ بھی درپیش رہا تہا کہ پندرہوین محرم ۱۲۵۵ھ کو سلطان بیمار ہو کر مر گیا تیس سال سلطنت کی ؛

سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان

تیسرے اپریل ۱۸۲۳ء عیسوی کو یہہ بادشاہ پیدا ہوا دوم جولائی ۱۸۳۹ء عیسوی کو بادشاہت پائی پہلے ہی سال جلوس کے اس نے بڑی فوج جمع کی اور ابراہیم پاشا باغی کی سرکوبی کیواسطے دمشق کو بھیجی بہت سے جنگ وجدل کے بعد والی مصر باطاعت پیش آیا اور فساد جاتا رہا اس بادشاہ نے نصارا بادشاہون سے صلح کی اور اپنی کل فوج کو انگریزی قواعد تعلیم دی انگریزون کو اپنا مصاحب بنایا بہت سا ملک اُن کو اجارہ مین عطا فرمایا مملکت مین داخل ہو کر انگریزون نے جابجا گرجے اور اپنے عبادت گاہین بنوائین انہین کی تجویز سے سلطان نے حکم جاری کیا کہ میرے ملک مین غلام و کنیز کی خرید و فروخت نہو چنانچہ اسی بات پر مکہ معظمہ اور جدہ کے مسلمانون کا انگریزون کے ساتھ تکرار ہو گیا چند انگریز مارے گئے اور انگریزون کے جنگی جہاز عدن سے جدہ پر چڑھ آئے اور لڑائی شروع کی حکام ترک نے مسلمانون کی حمایت نہ کی بلکہ اُن عربون کو جنہون نے انگریزون کے ساتھ ہنگامہ کیا تہا انگریزون کے حوالے کر دیا اور انگریزون نے اونکو قتل کیا اور بہت سے عرب جو اس حال کے انکشاف اور دادخواہی کے لئے استنبول کو گئے وہ قید ہوئے محمد بن عون شریف مکہ کا اسی علت مین معزول ہو کر استنبول کو طلب ہوا اور مدت مدید تک اسی الزام مین ماخوذ رہا۔

بڑا حادثہ اس بادشاہ کے وقت کا یہہ ہے کہ ۱۸۵۳ء عیسوی مین روس اور روم کے باہم سخت عداوت برپا ہوئی اور شاہ روس بڑی فوج کے ساتھ شاہ روم پر حملہ آور ہوا

ہوا عمر پاشا روم کا سالار ان کے مقابلی کو گیا فرانسیسی اور انگریزی لشکر بھی روم کی مدد پر آیا آپس مین بڑی بڑی جنگ ہوئی تین برس یہہ ہنگامہ برپا رہا آخر ۱۲۷۲ھ ہجری مین باہم صلح ہوگئی ان لڑائیون مین پانچ لاکھہ روسی سات لاکھہ رومی ساٹھہ ہزار فرانسیسی بائیس ہزار انگریزی فوج قتل ہوئی اس بادشاہ نے بکمال ارادت و محبت مدینہ مین مسجد نبوی کو از سر نو تعمیر کرایا بہت سا روپیہ اسپر خرچ کیا سنگ سماق کی عمارت بنوائی روضہ مبارک کی زینت بڑہائی اس کے وقت مسلمانون اور شام کے نصارا کی آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین جن مین مسلمان فتحیاب رہے — آخر یہہ سلطان پندرہوین ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ ہجری پہر دن چڑہے جہان فانی سے انتقال کر گیا ٭

سلطان عبد العزیز خان بن سلطان محمود خان

یہہ بادشاہ ہم جولائی ۱۸۳۰ عیسوی کو پیدا ہوا اور اپنے بہائی عبد المجید خان کے مرنے کے بعد سترہ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸۶۱ء سلطنت کے تخت پر بیٹہا اور آجتک کے آخر ۱۲۸۲ھ ہجری ہے زندہ و حیات ہے اس نے بادشاہ ہوکر خائن و خائن عامل معزول کیے اُنکی جگہہ امین و دیانت دار مامور فرمائے انتظام مالی و ملکی بخوبی کیا مکہ کے عرب جو قید مین تھے چہوڑ دیے فوج کی ترتیب و تکمیل بخوبی کی تار برقی اور ریل کی سڑک اپنی قلمرو مین جاری کی شاہ ایران ناصر الدین قاجار کے ساتہہ صلح کی بہت سا ملک جو اسکے بہائی کے وقت فرنگیون کے ٹہیکہ مین تہا واپس لیا اس نے فسخ کیا بوقت انعقاد دربار پیرس کانگریس کے ۱۲۹۳ھ ہجری کے اخیر مین اس بادشاہ کی نسبت بدانتظامی کا الزام لگاکر اُمراؤنے تخت سے اوتار دیا اور اوس غم و غصہ مین اس نے خودکشی کی اسکی جگہہ مراد خان اسکا برادر زادہ تخت نشین ہوا مگر چند ماہ کے بعد اوسکے دماغ مین خلل آگیا اور تخت سے اوتارا گیا اب سلطان عبد الحمید خان ۱۲۹۴ھ مین امرائے دربار کی تجویز و صوابدید سے تخت نشین ہوا ہے خدا سلامت رکہے بڑا واقعہ اسکے وقت جو وقوع مین آیا حملہ روس ہے جو اوس نے بیشمار فوج کے ساتہہ مملکت روم پر کیا پہلے دریا ڈینیوب پر بڑی

خبگ ہوئی اور روسی اور ترنے نہ پائے آخر روسی دو افسرون کے ساتھہ سازش کرلی اور دریاے اور ترآئے بلگیریا کا علاقہ روسیون کے قبضہ مین آگیا - سلطان نے جب یہہ حال دیکھا محمد علی پاشا و سلیمان پاشا کو روسیون کے مقابلہ پر مامور کیا اور اونہون نے بیشمار روسی قتل کرڈالے اور شکست پر شکست دی یہہ حال تو یوروپ مین گذرا دوسرے مقام آشیا مین جو معرکہ تہا وہان بہی روسیون نے بڑی شکستین کہائین اور بہاگ کر چلے گئے مگر یورپ مین ابہی لڑائی باقی ہے اگرچہ روس مغلوب ہوچکا ہے۔

سینتالیسوان جہین شاہان ابدالی کی ذکر مین جو افغانستان کے حاکم رہے تہے

اس قوم کا بزرگ ابدال نام افغانی قوم مین سے تہا اگرچہ یہہ نام اسکا ایک خطابی نام ہے جو اوسکو خواجہ ابو احمد ابدال چشتی سے عطا ہوا تہا مگر بسبب کثرت شہرت اس نام کے اسکے پہلے نام سے کوئی واقفیت نہین رکہتا اسکی اولاد بکثرت تہی جو ابدالی نام سے موسوم ہوئی اون مین سے ایک شاخ سدوزئی پیدا ہوئی جو اسد اللہ المشہور سدو بن عمر کے نام سے مشہور سدوزئی ہوگئی کل ابدالی قوم مین یہہ شخص رئیس و سردار تہا اسکے چند پشت کے بعد زمان خان بن دولت خان رئیس قوم کا ہوا اسکو الہ یار خان و سعد اللہ خان پسران عبد اللہ خان نے مار ڈالا اور خود رئیس قوم کے ہوئے محمد زمان خان مقتول کا بیٹا احمد خان جو آخر کو احمد شاہ بادشاہ دُرّ دوران کہلایا یتیم خورد سال رہ گیا دشمن اسکے بہی قتل کے درپے ہوئے مگر اسکے والدہ جو خاندان الکوزئی سے تہی احمد خان کو لیکر حاجی اسمٰعیل خان علی زئی حاکم ہرات کے پاس چلی گئی اس نے احمد خان کو فراہ و سبزوار مین جہیجا رکہا وہان ہی اس نے پرورش پائی جب نادرشاہ کے حکم سے ابدالی فوج نے داغستان کو فتح کیا تو بادشاہ نے اون کی کمال توقیر کی اور الہ یار خان ابدالی امیر کبیر بن گیا پہر جب الہ یار خان سبزوار مین قتل ہوا اور نادرشاہ نے قندہار کا قلعہ لے لیا تو دولت خان

اور احمد خان دونو بھائی حاجی اسمٰعیل خان کے معرفت بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوئے نادرشاہ نے احمد خان کو مازندران کی فوج کا افسر بنایا پھر ہند کی مہم کے وقت بھی احمد خان کو ساتھہ لیا اور دہلی فتح کرنے کے بعد روم کے مہم مین بھی یہہ پارکاب رہا جس رات نادرشاہ مارا گیا اُس رات سب سے اول اسی کو خبر ہوئی اس نے خزانہ موجودہ لشکر پر قبضہ کرلیا آزبکی فوج نے بھی اس سے اتفاق کیا دوسرے روز قزلباش و ایرانی فوج نے چاہا کہ اس سے خزانہ لے لین اس نے بکمال دلاوری اُنکا مقابلہ کیا اور خزانہ لیکر تین ہزار سوار کے ساتھہ قندہار کو چلا آیا راستے مین اس نے سنا کہ ناصرخان کابل کا حاکم بڑا خزانہ لئے ہوئے مشہد کو جاتا ہے اس نے اپنی فوج کے ساتھہ اُسپر حملہ کیا اور خزانہ لے لیا اور قندہار پہونچکر تخت پر بیٹھا۔

احمد شاہ بادشاہ دُرّ دُرّان ابدالی

یہہ بادشاہ ۱۱۶۰ھ ہجری مین قندہار کے تخت پر بیٹھا اپنی قوم کا نام اس نے ابدالی سے بدلکر درّانی مقرر کیا اور خود احمد شاہ دُرّ دران کا خطاب لیا افغانون مین سے یہہ پہلا بادشاہ ہے جس نے اپنے وطن مین ہم وطنون پر بادشاہت کی چونکہ کابل اور پشاور مین نامرخان نادرشاہی صوبہ فرمان فرما تھا اس نے اُسپر یورش کی پہلے حملہ مین غزنین کو لیا پھر کابل کا محاصرہ کیا مگر بسبب اسکے کہ اُسکے ماتحت بھی افغانی فوج تھی اور وہ سب کے سب ہم قوم بادشاہ احمد شاہ کو آملے وہ بھاگ کر پشاور کو چلا گیا احمد شاہ نے اُسکا تعاقب کیا تو ناصرخان پشاور سے چھچھ و ہزارہ کی علاقہ کیطرف بھاگ گیا جب افغانستان کا کل ملک احمد شاہ کی تصرف مین آیا تو اس نے پنجاب کیطرف قدم بڑہایا اور حسب الطلب شاہنواز خان بن زکریا خان بہادر صوبہ پنجاب کے جو شاہ دہلی کیطرف سے ناراض تھا لاہور کے قریب پہونچا اور صابر شاہ اپنے مُرشد کو شاہنواز خان کے پاس بھیجا چونکہ شاہنواز خان نے احمد شاہ کے پہونچنے سے اول شاہ دہلی کے ساتھہ صفائی کرلی تھی اوس نے صابر شاہ کو قتل کردیا اور تیاری جنگ کی اور ساٹھہ ہزار فوج کے ساتھہ لاہور سے نکلا احمد شاہ نے باوجود قلت فوج کے

فتح پائی اور لاہور پر قابض ہو کر دہلی کو چلا سرہند کے قریب دہلی کی فوج معہ شہزادہ احمد شاہ
و وزیر قمرالدینخان مقابل ہوئے اور لڑائی میں وزیر قمرالدینخان مارا گیا دوسرے لڑائی میں میر معین الملک مشہور میر منو قمرالدینخان وزیر
دہلی کا برادر زادہ بڑے زور و شور سے احمد شاہ کے مقابل ہوا اور فتح پائی احمد شاہ واپس
ہو کر کابل کو چلا آیا پنجاب کا ملک میر معین الملک کے تصرف میں آگیا دو سال کے بعد
احمد شاہ نے پھر لاہور پر یورش کی اور میر معین الملک پر فتحیاب ہو کر اسکو مطیع کیا پنجاہ
لاکھ روپیہ نقد لیا لاہور کے ہی مقام سے عبد اللہ خان درانی کو ایک شایستہ فوج
کے ساتھ کشمیر کی تسخیر کو بھیجا وہ ملک بھی بہت جلد فتح ہوا اور جیون کہتری وہاں کا
ناظم بنا میر معین الملک کی زندگی تک پنجاب زیر حکومت کابل کے رہے جب وہ مر گیا
اور مراد بیگم اسکی زوجہ پنجاب کی حاکم بنی تو وہ ملک غازی الدینخان وزیر دہلی نے لیکر اپنا
ناظم لاہور میں بھیجدیا اسلیے احمد شاہ نے پھر کابل سے حرکت کی اور پنجاب میں داخل
ہو کر لاہور لیا پھر سرہند تک قبضہ کیا پھر دہلی فتح کی اور شہر لوٹا شہر متہرا کو برباد
کر کر بڑی دولت حاصل کی دو شہزادیاں خاندان شاہان دہلی کی اپنے اور اپنے
بیٹے تیمور کے نکاح میں لیں اور واپس ہوا شاہزادہ تیمور کو پنجاب کی حکومت دی
پھر ہرات پر حملہ کر کر اسکو اپنے قبضہ میں لایا۔ احمد شاہ نے جب پنجاب کو چھوڑا تو آدینہ
بیگ خان حاکم دوآبہ جالندہر نے شہزادہ کی نافرمانی شروع کی اور خواہان خودسری
کا ہوا شاہزادہ نے درانی فوج اسکی سرکوبی کو مامور کی وہ بھاگ کر مرہٹوں کے پاس
چلا گیا اور ملہار وجینکوراؤ مرہٹوں کو بیشمار فوج کے ساتھ اپنی حمایت پر لے آیا مرہٹوں
کے داخل پنجاب ہوتے ہی شاہزادہ تیمور کابل کو چلا گیا اور دریائے سندھ تک تمام
ملک مرہٹوں کے تصرف میں آگیا یہہ خبر پاکر احمد شاہ معہ فوج کینہ خواہ پنجاب میں داخل
ہوا مرہٹے بے جنگ و جدل پنجاب چھوڑ کر بھاگ گئے احمد شاہ انکی سرکوبی کے لئے دریائے
ستلج سے اوترا پانی پت کے میدان میں مرہٹہ کی ڈیڑھ لاکھ فوج اسکے مقابل ہوئی احمد شاہ

باوجود قلت لشکر کے بڑے زور شور کے ساتھہ اُنپر جا پڑا پہلے مرہٹون نے تو پنجانے کے استحکام پر میدان مین قدم جمائے رکھا جب توپخانہ پر درانی آ پڑے اور لے لیا تو مرہٹے شکست کھاکر بھاگے بھاگتون کو گھیر گھیر کر درانیون نے مارا کل اسّی ہزار مرہٹہ کی فوج مقتول ہوئی دتاسندھیا اُنکا سپہ سالار بھی میدان مین کام آیا دوسری لڑائی سکندرہ کے قریب ہولکر مرہٹہ سے ہوئی اُس نے بھی شکست کھائی اور لشکر قتل کراکر چند آدمیون کے ساتھہ بھاگ گیا تیسرے لڑائی مین سردار شیو دیورائے مرہٹہ ایک لاکھہ چالیس ہزار فوج کے ساتھہ میدان مین آیا احمد شاہ نے دریاے جمنا سے پار ہوکر اُسپر حملہ کیا اور اس جوانمردی کے ساتھہ لڑا کہ مرہٹہ بھاگ گئے بائیس ہزار ہندو قید مین آئے پچاس ہزار گھوڑے بہت سی توپین اور بڑا خزانہ مرہٹون کا احمد شاہ نے لیا اور فوج پر تقسیم کیا مرہٹون کی سرکوبی کے بعد دہلی کا تخت احمد شاہ فی شاہ عالم ثانی کے حوالے کیا اور خود کابل کا رستہ لیا بادشاہ کابل پہونچنے کے بعد قوم سکھہ نے پنجاب مین زور پکڑ کر بہت سا ملک اپنے تصرف مین کر لیا بادشاہی ناظم اُن کے مقابلے مین مغلوب ہوئے اس لیے احمد شاہ پانچوین مرتبہ پھر پنجاب مین آیا اور سرہند کے علاقہ مین اُسوقت کہ سکھہ بڑے اجتماع کرکر زین خان حاکم سرہند کے ساتھہ لڑ رہے تھے اور فریقین کیطرف سے عین میدان مین کشت وخون کا بازار گرم تھا سکھون کے سپہ سر جا پہونچا سکھہ ابدالی فوج کی ٹوپیان دیکھتے ہی بھاگے درانیون نے اونکو گھیر لیا اور قتل کرنا شروع کیا بیس ہزار سکھہ مارے گئے باقیماندہ جنگلون مین بھاگ گئے وہان سے واپس آکر بادشاہ نے شہر امرتسر کو مسمار کیا تالاب کو مٹی ڈلوا کر بھروا دیا اور کابل کو چلا گیا اس حملے کے بعد بھی دو مرتبہ سکھون کی سرکوبی کے لئے بادشاہ پنجاب مین آیا اور واپس چلا گیا مگر باوجود اسقدر توجہ کے سکھہان غارت گرنے انتظام پنجاب کا ہونے دیا آخر چوبیس سال سلطنت کرکے بعارضہ ماسور یعنی بیہہ بادشاہ ۸۴۷ھ ہجری مین بیمار ہوکر مرگیا۔

تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

احمد شاہ کے چار بیٹے تیمور و سلیمان و سکندر و پرویز تھے ان چار دن مین سے بڑا بیٹا تیمور جو باپ کے حکم سے ہرات کا حاکم تھا باپ کے مرنے کے وقت موجود نہ تھا شاہ ولی خان وزیر نے جسکی تیمور کے ساتھ رنجیدگی تھی سلیمان کو قندہار کے تخت پر بٹھلایا یہہ خبر پاتے ہی تیمور اپنی فوج لیکر قندہار کو آیا شاہ ولی خان نے چاہا کہ کسی طرح سے براہ فریب تیمور کو قید کرلون اور شہر مین لاکر پھر جانے نہ دون اسلئے ڈیڑھ سو سوار کے ساتھ بارادہ پیشوائی تیمور کے قندہار سے نکلا اور وکلا کی معرفت اپنی خیرخواہی ظاہر کی جب لشکر مین پہونچا تیمور نے اُسکو فراہ کے مقام پر قید کرلیا اُسکی چرب زبانی پر لحاظ نکیا چند روز کے بعد قاضی فیض اللہ کی تجویز سے معہ اپنے بیٹون اور بھانجون کے ساتھہ وزیر مارا گیا اور تیمور نے قندہار مین داخل ہوکر سلطنت کے تخت پر اجلاس کیا سلیمان شاہ اپنے بھائی کا قصور معاف کردیا پھر کابل کو آیا اور سُنا کہ عبدالخالق حاکم بجابل مین باغی ہوکر سلطنت کے لینے کا داعیہ کیا ہے بادشاہ نے بڑے زور شور سے اُسپر حملہ کیا اور وہ لڑائی مین شکست کھاکر پکڑا گیا اور اندھا ہوا چونکہ اس لڑائی مین امیر پائندہ خان بارکزئی خدمات شائستہ بجالایا تھا اُسکو بادشاہ نے سرفراز خان خطاب دیا خلعت فاخرہ عطا کیا پھر فیض اللہ خان جلیل رئیس پشاور نے بغاوت کی اور قتل ہوا - اس بادشاہ نے بھی دو مرتبہ پنجاب پر لشکرکشی کی اور چاہا کہ سکھون کی سرکوبی کرے مگر اُسکے جانے کے وقت بھاگ کر جنگلون مین چھپ جاتے جب یہہ واپس آیا تو پھر آموجود ہوتے صرف ملتان و ڈیرہ جات دنبون و ٹانک و کشمیر و کابل و قندہار کا ملک اِسکے تصرف مین تھا میران سندھ بھی مطیع تھے - اِس بادشاہ نے بیس سال سلطنت کی آخر ستائیسوین شوال ۱۲۱۷ھ ہجری مین مرگیا کابل مین مدفون ہوا -

شاہ زمان بن تیمور شاہ بن احمد شاہ بادشاہ درانی

تیمور شاہ کی اولاد بہت تھی اون مین سے سات شہزادے جو مشہور ہین اُن کی تفصیل یہہ ہے اول سب سے بڑا ہمایون دوم محمود سوم شاہ زمان چہارم عباس پنجم شجاع الملک

ششم شاہپور ہفتم حاجی فیروز الدین تیمور شاہ کے مرنے کے بعد پائندہ خان بارک زئی کی اعانت سے شاہ زمان نے سلطنت حاصل کی اور بارک زیون کو کامل اختیار حاصل ہوگیا اُسوقت ہمایون قندہار اور محمود ہرات کا حاکم تہا پہلے ہمایون نے دعوی سلطنت کا کیا اور فوج جمع کرکر لڑنے کو تیار ہوا مگر عند المقابلہ شکست کہائی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کو بہاگا محمد خان سدوزئی حاکم ڈیرہ نے اِسکو پکڑکر بہیجدیا شاہ زمان نے اُسکے دونو آنکہین نکلوادین بھر محمود کے فکر مین ہوا اور پائندہ خان کی تجویز سے بہت سے اُمراؤ سدوزئی بہ تہمت سازش محمود کے قتل کیے اِس لیے تمام اراکین پائندہ خان سے بیزار ہوگئی خصوصاً رحمت اللہ خان کامران خیل سدوزئی جسکا خطاب وفادار خان اور وزیر الممالک تہا زیادہ تر پائندہ خان کے فکر مین ہوا اور بادشاہ سے کہہ دیا کہ پائندہ خان درپردہ شجاع الملک سے سازش کرکے آپ کو معزول کرنا چاہتا ہے اِسلیے شاہ زمان پائندہ خان کے قتل کے فکر مین ہوگیا اگرچہ بادشاہ کی اس مخالف ارادہ کی خبر پائندہ خان کو ہوگئی تہی اور اُسکے بیٹون فتح خان وغیرہ نے بہی چاہا تہا کہ باپ کو لیکر اپنے اصلی وطن کو بہاگ جائین مگر پائندہ خان بہاگنے کو عار سمجہا اور کابل کو چہوڑا آخر اس ناانصاف بادشاہ نے ایسے سردار کو جسکی مدد سے سلطنت حاصل کی تہی معہ قمرالدینخان امین الملک و ہزارخان غلزئی و محمد اعظم خان الکوزئی و اسلم خان وغیرہ کے قتل کرادیا اس دغابازی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ تمام افغانستان مین فساد برپا ہوا فتح خان پائندہ خان کے بیٹے نے شاہ محمود سے متفق ہوکر بہت سی فوج جمع کی اور محمود نے قندہار و غزنین کا علاقہ لے لیا کابل پر حملہ کیا شاہ زمان پشاور مین یہہ خبر سُنکر کابل کو گیا اور ہراول فوج کی نمک حرامی سے شکست کہائی محمود نے اُسکو پکڑکر اندہا کردیا اور وفادار خان وزیر جسنے پائندہ خان کے قتل کی تدبیر کی تہی معہ اپنے بہائی کے قلعہ بالاحصار کابل مین قتل ہوا۔ شاہ زمان نے اپنے عہد مین دو بار پنجاب کا سفر کیا اور لاہور تک جاکر واپس آیا مگر سکہون کا انتظام نہ ہوسکا ٭

شاہ محمود و شاہ شجاع الملک ہر دو پسران تیمور شاہ بن احمد شاہ درانی

ان دو نو بادشاہون مین سے پہلے شاہ محمود فتح خان بارکزئی کی مدد سے تخت نشین ہوا یہہ
اور شجاع الملک کو پسند نہ آیا اور باعانت حافظ شیر محمد خان بامے زئی بن شاہ ولی خان وزیر
نواح غیبر مین بہت سی فوج جمع کی اور محمود پر حملہ آور ہوا عند المقابلہ محمود نے شکست کہائی اور
پکڑا گیا شاہ شجاع نے چاہا کہ اُسکو اندہا کردے مگر اس کام سے شاہ زمان نے اسکو منع کیا اور اُسکو
قید کرکر شاہ شجاع بادشاہ ہوا چار سال چند ماہ تک شاہ شجاع نے باستقلال سلطنت کی آخر
عطاء اللہ خان صوبہ کشمیر پر جو باغی ہوگیا تہا چڑہائی کی اور خود مغلوب ہوکر پکڑا گیا اوسوقت
محمود شاہ نے قید سے رہائی پاکر افغانستان مین اپنا تسلط کرلیا صوبہ ہرات حاجی فیروز الدین
کو دیا اتنے مین شاہ شجاع نے کشمیر سے رہائی پائی اور پشاور و کابل مین آکر حکومت کرنے
لگا اب افغانستان مین محمود اور شجاع دو بادشاہ ہوئے مگر شاہ شجاع نے غالب آکر محمود کو
آوارہ کردیا مگر چونکہ بارکزئی قوم اُس وقت بڑے زور مین تہی اُن کی مدد سے محمود نے
پہر استقلال پکڑا اور شاہ شجاع بید خل ہوکر ادہر اودہر سے حملہ آور ہوتا رہا وزیر فتح خان
محمود کے یہان کل سلطنت کا مالک و مختار تہا اُس نے عطا محمد خان صوبہ کشمیر پر جسکی سازش
شاہ شجاع کے ساتہہ تہی چڑہائی کی اور فتح پائی اُس نے قلعہ اٹک ایک لاکہہ روپیہ لیکر رنجیت سنگہ
والی لاہور کو دیدیا اور اٹک سے شرقی ملک رنجیت سنگہ کے قبضہ مین آگیا وزیر فتح خان اور
دوست محمد خان نے قلعہ اٹک پر حملہ کیا اور سکہون کے مقابلہ سے شکست کہائی اُسی عرصہ مین
شاہ شجاع نے پنجاب سے آکر نواب عبد الجبار صوبہ ڈیرہ غازیخان پر یورش کی اور شکست
کہائی اُسی زمانہ مین شاہ ایران فتح علیشاہ قاجار کی فوج ہرات کی تسخیر کو آئی علاوہ اسکے
شاہزادہ کامران نے اپنے باپ شاہ محمود کو کہہ کر اسبات پر آمادہ کیا کہ ہرات حاجی فیروز الدین
سے لیکر کامران کو دیجاے اور ان دو مہمون کے واسطے فتح خان وزیر اور دوست محمد خان
مامور ہوئے ہرات مین پہونچکر فتح خان نے ہرات مین دوست محمد خان کو چہوڑا اور خود

ایرانی فوج کے مقابلہ کو آگے بڑھا اور حاجی خان کاکڑ کے اتفاق سے ایرانیون کو شکست دی دوسری طرف سے دوست محمد خان نے ہرات فتح کرکے حاجی فیروز الدینخان کو قید کیا شاہی حرم سرا کو لوٹا اور ایسی گستاخی کی کہ شاہزادہ محمد قاسم کی زوجہ شہزادہ کامران کی بہن کا ازار بند قیمتی دو لاکھ روپیہ اُتروا لیا اُس بی بی نے وہ پاجامہ جس سے ازار بند نکالا گیا تھا اپنے بھائی کامران کے پاس بھیجکر دوست محمد خان ظلم و زیادتی کا استغاثہ کیا کامران اسبات پر افروختہ ہوا اور دوست محمد خان کی گرفتاری کا حکم دیا دوست محمد خان بھاگ کر محمد عظیم خان صوبہ کشمیر کے پاس چلا گیا اور فتح خان وزیر کو پکڑ کر کامران نے اندھا کر دیا یہہ حال دیکھہ کر قوم بارک زئی اور پسران پائندہ خان نے جو سترہ کس جوان تھے اور عزم تھے سدوزیون کے استیصال پر یک دل و یکزبان ہو گئے اور چاہا کہ محمود کو معزول کرکر سید میر واعظ کو کہ ایک مشہور بزرگ سید حسنی نسبی تھا بادشاہ بنائین ۔ یہہ خبر سُنکر شاہ شجاع دریاے سندھ کے کنارے سے کابل پہونچا اور اُس سید بیگناہ کو قتل کر دیا میر واعظ کے قتل ہونے سے بڑی شورش افغانستان مین برپا ہوئی اور سب لوگ شاہ شجاع کی قتل کے درپے ہوئے اسلئے یہہ کابل سے بھاگ کر پنجاب کو آیا اور محمود و کامران فتح خان نابینا وزیر کو قتل کرکر ہرات کو چلے گئے اُن کے جانے کے بعد اُمراے بارک زئی قابض و دخیل سلطنت افغانستان کے ہوئے ۔

امیر دوست محمد خان بن امیر پائندہ خان بارک زئی

بعد خرابی خاندان سدوزئی کے کابل و غزنین و قندہار و پشاور بارک زیون کے قبضہ مین آگیا امیر دوست محمد خان سب کا سرگروہ قرار پایا دریاے اٹک سے شرقی ملک پر معہ کشمیر رنجیت سنگھ متصرف ہوا بلخ نشا بخارا کے قبضہ مین آیا شاہ شجاع بطلب امداد لاہور مین رنجیت سنگھ کے پاس گیا اور جواہر کوہ نور چھنوا کر لودہانہ پہونچا انگریزون نے چار ہزار روپیہ ماہواری شاہ شجاع کی پنشن مقرر کر دی چند سال کے بعد شاہ

شجاع کو پھر ہوس ملک گیری کے دامنگیر ہوئی اور رنجیت سنگھ سے ہم صلاح ہوکر افغانستان پر حملہ آور ہوا اس مہم مین انگریزون نے کچھ مدد نہ کی صرف چار مہینے کی زرپنشن پیشگی شاہ کو دیدی شاہ شجاع سندھ کے راستے قندہار جا پہونچا بعد محاصرہ کے امیر دوست محمد خان معہ فوج وہان آ پہونچا کہن دل خان و پردل خان قابضان قندہار بھی بڑی جستی کے ساتھ مقابل ہوئے عند المقابلہ شاہ شجاع شکست کھاکر پھر ہندوستان کو لوٹ آیا پشاور کیطرف رنجیت سنگھ حملہ آور ہوا یار محمد خان امیر دوست محمد خان کا بھائی پشاور سے بیدخل ہوگیا مگر جب رنجیت سنگھ پشاور سے گیا یار محمد خان نے پھر پشاور پر قبضہ کرلیا رنجیت سنگھ نے پھر سردار ہری سنگھ کو فوج دیکر پشاور کو بھیجا اور دوست محمد خان اور اوس مین سخت لڑائی ہوئی جس مین بھولا سنگھ اکالی مارا گیا محمد عظیم خان سپہ فوج کابلی نے شکست کھائی پشاور پر سکھہ قابض ہوگئے تیسری لڑائی مین ہری سنگھ سردار مارا گیا مگر سکھہ پشاور سے بیدخل نہوئی ۱۸۲۹ء مین سید احمد نام ایک ہندوستانی جہادی نے مجمع کرکر یوسف زئی ضلع پشاور پر قبضہ کرلیا پشاور پر بھی اوس نے چند روز قبضہ پایا آخر بالاکوٹ کے مقام پر سکھون کے ہاتھہ سے شہید ہوا - بڑا صدمہ افغانستان پر عہد امیر دوست محمد خان مین انگریزون کی یورش کا ہے جو اُنھون نے شاہ شجاع کی امداد پر کی تھی اسکا مختصر حال یہہ ہے کہ جب امیر دوست محمد خان پشاور سے بیدخل ہوا اور اوسکو تن تنہا پھر پشاور کا اپنے قبضہ مین لانا مشکل نظر آیا تو اُس نے شاہ ایران اور بخارا سے مدد طلب کی محمد شاہ بادشاہ ایران نے بسازش قابضان قندہار کے پہلے ہرات پر لشکر کشی کی شہزادہ کامران والی ہرات صلح کا طالب ہوا وہ جب تجویز ایلچی شاہ روس کے شاہ ایران نے منظور نہ کی چونکہ انگریزون کی مرضی یہہ نہتھی کہ شاہ ایران حملہ ہرات پر کرے اور سفیر انگریزی کی مرضی کو برخلاف شاہ ایران نے قلعہ غوریان فتح کرکے ہرات کو محاصرہ مین لے لیا تھا اِس لیے انگریزون کو جب

معلوم ہوا کہ مغربی ملک کے معاملات مین دست اندازی کرین ایسا نہو کہ شاہ ایران ہرات لے
اور افغانستان مطیع روسیون کا ہو جائے اور اس راستے سے وہ ہند پر حملہ آور ہون اس لیے
پہلے میجر سکندر برنس وکیل کو کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس بھیجا اور اسکو اپنا دوست
بنانا چاہا جب وہان سے جواب باصواب نہ آیا تو یہہ تجویز قرار پائی کہ شاہ شجاع کی مدد کرکے اسکے
افغانستان کے تخت پر بٹھلایا جاوے کہ اس صورت مین سلطنت افغانستان کی ہمیشہ کے
لیے تابعدار گورنمنٹ ہند کی رہیگی اسباب مین رنجیت سنگھ والی لاہور بھی ہمصلاح ہوکر
مدد دینے پر تیار ہوگیا اور انگریزی فوج شاہ شجاع کو ساتھہ لیکر سندھ کے راستے قندہار کو
روانہ ہوئے پہلے میران سندھ کو مطیع کیا پھر انیس ہزار تین سو پچاس فوج انگریزی اور
چھہ ہزار شاہ شجاع کی فوج مقام سیوان سے درہ بولان کے راستے قندہار جا پہونچی اسی عرصہ
مین شاہ ایران بھی صاحبان انگریز کے نکلنے کے موجب ہرات کا محاصرہ چھوڑکر ایران کو
چلا گیا ۴ مئی ۱۸۳۹ء کو شاہ شجاع نے قندہار کے تخت پر اجلاس کیا غزنین کا علاقہ
بھی لیا امیر دوست محمد خان شکست کھاکر بخارا کو بھاگ گیا کابل مین انگریز شاہ کو لشکر داخل
ہوئے سوائے بعض سردارون قوم غلزئی کے اور تمام ملک مطیع ہوگیا جنرل سر جان کین
صاحب بعد فتح قلعہ کلات اُنکے راستے ہندوستان کو واپس آیا اور کچھہ انگریزی فوج شاہ
کے استحکام کے لیے کابل مین رہی اور امیر دوست محمد خان جب بخارا مین پہونچا شاہ بخارا
نے اُسکو قید کرلیا اگست ۱۸۴۰ء مین وہ بخارا کی قید سے بھاگا اور غور بند اور بامیان
مین آکر دو دفعہ انگریزی فوج سے لڑا اور شکست کھائی آخر ناچار ہوکر حاضر ہوگیا
انگریزون نے اُسکو پکڑکر ہندوستان کو بھیجدیا جب لودہانہ پہونچا دو لاکھہ روپیہ سالانہ
پنشن اُسکی مقرر ہوئی ۱۸۴۱ء مین افغانستان کے ملک مین بہر فساد برپا ہوا پہلے کابل اور
جلال آباد کا رستہ افغانون نے بند کرلیا جنرل سیل صاحب اودہر کو مامور ہوا وہ بہزار
مشکل جلال آباد تک پہونچا مگر وہان جاکر محصور ہوگیا دوم نومبر ۱۸۴۱ء کو سر الگزنڈر برنس

برنس صاحب شہر کابل مین باغیون کے ہاتھ سے قتل ہوا جا بجا قتل و غارت شروع ہوئی چھٹی جنوری ۱۸۴۲ء کو چار ہزار پانسو فوج انگریزی اور بارہ ہزار بھیر کا لشکر کابل سے ہند کو روانہ ہوا مگر اُن مین سے بباعث پڑنے برف اور مزاحمت محمد اکبر خان کے صرف ایک شخص ڈاکٹر زندہ رہا پھر غزنی اور قندہار مین بھی فساد برپا ہوا اور تمام زمانہ انگریزون کا دشمن ہوگیا طرفہ تر یہہ کہ شہزادہ صفدر جنگ جسکے باپ شاہ شجاع کو انگریزون نے کابل کی سلطنت دلوائی تھی وہ بھی قندہار مین جنرل نانہہ صاحب کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا اور شکست کھاکر بھاگ گیا اُسی عرصہ مین شاہ شجاع کسی انتظام کے واسطے قلعہ بالاحصار کابل سے نکلکر باہر کو جاتا تھا کہ امیر شجاع الدولہ کے منصوبہ سے ہوادار ان دوست محمد خان نے بند وقین مار کر شاہ کو مار ڈالا شاہ کی قتل کے بعد لارڈ الینبرا صاحب گورنر جنرل ہند کے محکمہ سے یہہ حکم صادر ہوا کہ انگریزی فوج اب کابل سے واپس چلی آوے اور جنرل پالاک صاحب جلال آباد اور جنرل نانہہ صاحب قندہار کے راستے کابل جاکر انگریزی قیدیون کو لیکر اور گذہیون متصلہ کابل کو گرا کر چلے آئین چنانچہ سولہوین ستمبر ۱۸۴۲ء کو بعد کئی لڑائیون کے جنرل پالاک صاحب کابل مین پہونچا اور جنرل نانہہ صاحب بھی بعد خرابی قلعہ کلات و کرشک وغزنین کابل مین آیا اور صالح محمد خان سے انگریزی قیدی لیکر پشاور کیطرف کوچ کیا اور ہندوستان مین امیر دوست محمد خان نے بمنظوری شرائط دوستی رہائی پائی اور پھر کابل مین پہونچکر بدستور حاکم بنا ۔ ہرات مین اُسوقت حکومت شاہزادہ کامران بن شاہ محمود کی تھی اُسپر یار محمد خان علیکوزئی غالب آیا اور کامران کو قتل کیا یار محمد خان کے مرنے کے بعد سید محمد خان اُسکا بیٹا جانشین ہوا پھر سردار عیسے خان نے حکومت پائی اُسپر سردار سلطان احمد جان بن سردار محمد عظیم خان بن پائندہ خان بارک زئی نے باعانت شہزادہ ایران حاکم مشہد یورش کی اور ہرات پر قبضہ پایا تمنج اور قہندز کا علاقہ شاہ بخارا کے قبضہ سے محمد افضل خان امیر دوست محمد خان کے بیٹے نے بزور شمشیر لیا ۱۸۵۶ء مین امیر دوست محمد خان نے تازہ عہدنامہ

دوستی کا انگریزوں کے ساتھ کیا اور باہم سلطان جان حاکم ہرات اور امیر دوست محمد خان کی عداوت برپا ہوئی دوست محمد خان نے ہرات پر لشکر کشی کی اور محاصرہ کر لیا چونکہ سلطان جان امیر دوست محمد خان کا حقیقی برادر زادہ اور داماد تھا اسباب سے امیر دوست محمد خان کی دختر سلطان جان کی زوجہ بہت گھبرائی اور چاہا کہ باہم شوہر اور باپ کے صلح ہو جائے مگر نہ ہوئی اور اوسی محاصرے مین سلطان جان اور اُسکی زوجہ دونو مر گئے اُسوقت اکثر لوگ دوست محمد خان پر یہہ شبہہ کرتے تھے کہ اس نے دونو کو زہر دیکر ہلاک کرا دیا ہے اُنکے بعد شاہنواز خان سلطان جان کا بیٹا امیر کے ساتھ کئی لڑائیان لڑا آخر اُسکی فوج نے بیوفائی کی اور ہرات پر دوست محمد خان کا دخل ہو گیا مگر یہہ فتح امیر پر مبارک نہوئی کیونکہ وہ خود بھی انہین دنون مین بیمار ہوا اور تاریخ نو جون سنہ ۱۸۶۳ء مطابق سنہ ۱۲۸۰ ہجری بمقام ہرات مر گیا۔

امیر شیر علیخان بن امیر دوست محمد خان بن پایندہ خان بارکزئی

دوست محمد خان کے مرنے کے بعد حسب وصیت اپنے باپ کے افغانستان کی حکومت شیر علیخان نے پائی اس نے شریف خان اپنے بھائی کو ہرات کا حاکم بنایا اور خود کابل مین آیا اسکی حکومت سے اور بھائی ناراض ہوئے اور سب سے اول محمد اعظم خان حاکم خوست اور کرم نے بغاوت کی اور عند المقابلہ بھاگ کر انگریزوں کے علاقہ مین چلا آیا اس فتح کے بعد شیر علیخان نے محمد افضل خان بڑے بھائی حاکم بلخ پر فوج کشی کی اور باہم سخت لڑائی ہوئی جب افضل خان مغلوب ہوا تو شیر علیخان صلح کا طالب ہوا اور مزار شریف کے مقام پر بیٹھہ کر فریقین نے قرآن درمیان رکھہ کر صلح کی اس قول و قسم کے بعد دوسرے روز جب افضل خان شیر علیخان کی ملاقات کو گیا تو شیر علیخان نے بخلاف قول و قسم کے افضل خان کو قید کر لیا اس بدعہدی سے افغانستان مین شیر علیخان کی سخت بدنامی ہوئی اور تمام بھائی اطاعت سے پھر گئے پھر محمد امین خان حاکم قندہار و محمد شریف خان دشمن بن گئے کچھہ عرصہ کے بعد محمد افضل خان نے قید سے نکلکر ہنگامہ برپا کیا اور کابل پر قابض ہو کر حکومت کرنے لگا اور امیر شیر علیخان

چاہیا آوارہ پھرتا رہا آخر بڑی سعی اور کوشش کے ساتھہ پھر سلطنت حاصل کی اور اپنے بھائیون کو زیر کرکر حاکم رہا ۱۸۶۹ء مین امیر شیر علیخان نواب گورنر جنرل ہند کی ملاقات کے لیے پنجاب مین آیا صاحبان انگریز نے بڑے تکلف سے اوسکی مہمانداریان کین اور شاہانہ ضیافتین عمل مین آئین اور بوقت رخصت کئی لاکھہ روپیہ نقد واجناس وہ یارچات بیش قیمت وتوپین وبندوقین وغیرہ تحائف بیشمار دیکر رخصت کیا اور دونو سرکارون مین دوبارا دوستی قائم ہوئی۔

ترپینوان چمن روسائے اہل اسلام کی ذکر مین جو بعد ضعف سلطنت مغلیہ کے ہند مین حاکم ہوئے

خاندان سلطنت اودہ

بانی اس خاندان کا نواب سعادت علیخان ہے جس نے بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی کے اودہ کے صوبہ داری حاصل کی جب وہ مرگیا تو اوسکا داماد صوبہ بنارہ ۱۷۳۲ء مین فوت ہوا پھر اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار بنا اوسکو شاہ عالم بادشاہ نے وزارت کا خطاب بخشا اور وزارت کے عہدہ پر اس نے یہہ اختیار پایا کہ کل سلطنت پر یہہ حاوی ہوگیا اور بادشاہ کو بطور قیدیون کے اپنی نظر بندی مین رکھہا کل مختار سلطنت کا ہوکر اس نے چاہا کہ انگریزون کو ہند سے نکالدے یہہ سونچکر اس نے بادشاہ کو ساتھہ لیا اور بامداد قاسم علی خان صوبہ بنگال کے فوج کشی کی اور بمقام بکسر کے شکست فاحش کہائی بعد اس شکست کے بادشاہ تو اس سے علحدہ ہوکر انگریزی فوج مین چلا گیا اور یہہ بھاگ کر لکھنؤ مین پہونچا دوبارا اس نے مرہٹون سے مدد لے اور انگریزون پر فوج کشی کی اسمین بھی شکست اٹھاکر اپنے آپکو انگریزون کی حوالہ کردیا اور وقت انگریزون نے غازیپور اور بنارس کے علاقہ کو اپنے متعلق کرلیا اور اودہ کا ملک بادشاہ کی ماتحت رکھا مگر یہہ تجویز صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹر کے حضور مین منظور نہوئی اور حکم ملا کہ وزیر کا ملک ایک طرح کا سدراہ رہے اور انگریزی علاقون مین ہے اسکو بدستور قائم رکھنا چاہیے اسواسطے ۱۷۶۵ء مین دوبارا وہ علاقہ وزیر کو

ملگیا مگر علاقہ الہ آباد و کوڑہ دونو خاص بادشاہ کی تصرف مین رکہی گئے اور وزیر ماتحت
حکام انگریز ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پنتیس ہزار سے زیادہ فوج نہ رکہے کوئی دردی بہی فوج
کے لیئے تجویز نہ کرے اور نہ اونکو قواعد سکہلائے ۱۷۶۲ء مین جب بادشاہ سے علاقہ الہ آباد
و کوڑہ مرہٹون نے لکہا لیے اور بادشاہ مرہٹون کے قابو مین آکر یہہ دونو علاقے چہوڑ کر
چلا گیا تو انگریزون نے پہر اونپر اپنا قبضہ کرکے دونو علاقے پچاس لاکہ روپیہ کے بدلے وزیر کے پاس
فروخت کر ڈالے ۱۷۶۳ء کو وزیر شجاع الدولہ مرگیا اور اوسکا بیٹا نواب آصف الدولہ
جانشین ہوا اوسکے وقت علاقہ بنارس وجونپور و غازی پور علاقہ راجہ چیت سنگہ کا جو ماتحت
اودہ کے تہا انگریزون کے حوالے ہوا اور دو لاکہ ساٹہہ ہزار روپیہ ماہواری بابت فوج
الہ آباد کے نواب آصف الدولہ پر قرار پایا اس صرف کثیر کے باعث نواب مقروض ہوگیا تو اوسنے
چاہا کہ شجاع الدولہ کی والدہ بہو بیگم کی جاگیر ضبط کرلی اسباب مین بہو بیگم نے گورنمنٹ
انگریزی کے حضور مین استغاثہ کیا تو بحالی اوسکی بدستور ہوگئی ۱۷۸۱ء مین بمراد تخفیف
دہی نواب کے انگریزی فوج برخاست ہوکر تہوڑی سی باقی رکہی گئی اور یہہ بہی اوسکو
اجازت ہوئی کہ وہ تمام جاگیرین ضبط کرکے نقدی مقرر کردے چنانچہ اس مین نواب کو بڑا فائدہ
ہوا کیونکہ اوسنے چند روز مین وہ نقدیان بہی کئی ایک بہانون سے موقوف کردین ۱۷۹۷ء
مین نواب آصف الدولہ بہی مرگیا اور وزیر علی اوسکا بیٹا جانشین ہوا مگر چند روز کے بعد
وزیر علی برخاست ہوا اور نواب سعادت علیخان بن شجاع الدولہ کی جانشینی عمل مین آئی اوسکے
ساتہہ انگریزون کی یہہ شرط ہوئی کہ وہ چترلاکہ روپیہ سالانہ انگریزون کو دیا کرے اور فوج
انگریزی دس ہزار تک اوسکے پاس رہا کرے ۱۸۰۱ء مین نواب سے علاقہ دواب جمعی پنتیس لاکہ
تیئس ہزار چار سو چہتر روپیہ بعوض خرچ فوج وغیرہ اخراجات کے انگریزون نے لیا
اور نواب نے اپنی فوج صرف چار پلٹنین پیادہ اور ایک پلٹن سنجیب دو ہزار سوار اور تین
سو گولہ انداز رکہہ لئے اور دریائے گنگ سرحد ممالک انگریزی اور اودہ کا قرار پایا

جہاز رانی کی بھی اجازت ہو گئی — گیارھوین جنوری ۱۸۱۴ء کو سعادت علیخان مرگیا اور اسکے جگہہ غازی الدین حیدر اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اسکے وقت بہو بیگم نے گورنمنٹ انگریزی مین درخواست کی کہ اگر مجھکو سرکار پوتے کی اطاعت سے بری کرے تو مین اپنے مرنے کے بعد گورنمنٹ کو وارث قرار دیتی ہون بشرطیکہ میرے رشتہ دار اور واسطہ دار میرے بعد بے مزاحمت اپنی اپنی جائیداد پر قابض و متصرف رہین یہہ ہدیہ بہو بیگم کا انگریزون نے قبول نہ کیا اسی نواب کے وقت علاقہ روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی کے ہوا ۱۸۱۵ء مین بہو بیگم مرگئی اوسکی جائیداد مین سے زر نقد چھین لاکھہ اڑتالیس ہزار بیاسی روپیہ نواب نے خزانہ انگریزی مین داخل کیا اور تجویز ہوئی کہ اوسکے سود سے واسطہ داران بہو بیگم کی پنشن ادا ہوا کرے علاوہ اوسکے آٹھہ کروڑ پچاس ہزار روپیہ نقد اس نواب نے گورنمنٹ انگریزی کو بقرار سود چھہ روپیہ فیصدی سالانہ کے قرض دیا اسی سال مین دوبارا انگریزون نے ایک کروڑ روپیہ نواب سے مہم نیپال کے خرچ کے لیے لیا مگر جب مہم ختم ہوئی تو اس قرضہ کے عوض مین ضلع کھیری گڈھ اور علاقہ ترائی جو گورکھپون سے انگریزون نے لیا تھا نواب کو دیدیا اور علاقہ گورکھپور بھی بالعوض اوس علاقہ کے جو درمیان ضلع جونپور اور سیرزا پور اور الہ آباد کے واقع ہے نواب کو ملا ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ انگریزی نے اس نواب کو شاہی خطاب بخشا اور بضرورت مہم برہما کے اس بادشاہ سے ایک کروڑ روپیہ قرضہ لیا ۱۸۲۶ء مین غازی الدین حیدر مرگیا اور اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر بادشاہ ہوا اور دس سال تک سلطنت کرکے ۱۸۳۷ء مین فوت ہوا پھر اوسکا بھائی محمد علیشاہ تخت نشین ہوا اس نے ۱۸۴۲ء مین رحلت کی اور امجد علیشاہ اوسکے بیٹے نے سلطنت پائی اس نے صرف چار سال حکومت کی اور مرگیا تیرھوین فروری ۱۸۴۷ء کو واجد علیشاہ تخت نشین ہوا اسکی بدنظمی و بد انتظامی ملک اودہ کی محال تک پہونچ گئی اسلیے ماہ فروری ۱۸۵۶ء مین انگریزون نے کل علاقہ اودہ کا ضبط کرلیا

بارہ لاکھ روپیہ سالانہ تنخواہ اور تین لاکھ روپیہ سالانہ خرچ فوج جو کی بہرہ بادشاہ کے لیے قرار پایا اور حکم ہوا کہ پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ بادشاہ کو تا حین حیات ملے اوسکے بعد اوسکے جانشین کو صرف بارہ لاکھ روپیہ ملا کریگا بادشاہ کے متوسلون و پرشتہ دارون کے لیے علیحدہ گذارے مقرر ہوئے خطاب شاہی بھی بادشاہ کی حیات تک قائم رہا اور سکونت کے لئے بمقام کلکتہ حکم ملا چنانچہ اب تک واجد علیشاہ معزول بمقام کلکتہ زندہ و حیات موجود ہے۔

ریاست خاندان رام پور

یہہ خاندان روہیلہ پٹھانون کا مشہور ہے اور سب سے اول دو بھائی شاہ عالم اور حسن خان روہیلہ یہان آکر آباد ہوئے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے حشمت و دولت بہم پہونچائی اور ترقی خاندان کی داؤد خان کے متبنے علی محمد خان سے ہوئی اوس نے بہت سے فتوحات حاصل کیں افغانی فوج بھی اوسکے ساتھہ بہت سی جمع ہوگئی چونکہ جوان شایستہ اور کارگذار تھا محمد شاہ بادشاہ دہلی کے دربار مین اوسکی بڑی توقیر تھی اور اوس نے بادشاہ کے حکم سے سادات بارہ کے استیصال مین بہت کوشش کی اور نوابی کا خطاب پایا علاقہ روہیلکھنڈ کی حکومت حاصل کی کچھہ مدت کے بعد صوبہ دار اودہ جسکے وہ ماتحت تھا اوس سے ناراض ہوگیا اور دہلی جاکر اوس نے مزاج بادشاہ کا محمد علی کیطرف سے مکدر کردیا اور فوج اسکی گرفتاری کو ماموکرادی ناچار محمد علی حاضر ہوگیا اور دو سال بادشاہی دربار مین حاضر رہا آخر ماموری اسکی دوبارہ سرہند کی نظامت پر بدین شرط ہوئی کہ وہ اپنے دو بیٹون کو بطور اول بادشاہ کے پاس چھوڑ جائے جب محمد شاہ کی اخیر عمر مین احمد شاہ دُرّانی دہلی کو آیا اور سرہند کے علاقہ مین لڑائی ہوئی تو علی محمد خان بادشاہ کی بے اجازت سرہند سے روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور اپنی ریاست وہان قائم کی محمد شاہ کے بعد جب احمد شاہ دہلی کے تخت پر بیٹھا تو علی محمد خان نے اوسکی اطاعت نہ کی مگر اسکے دو بیٹے بدستور وہان بنظر بند رہے علی محمد خان کے چار بیٹے تھے اس نے اپنی وفات سے پہلے یہہ انتظام کیا کہ جب تک میرے

دو بڑے بیٹے دہلی سے چوٹ کر آئین اور چھوٹے بیٹے بالغ نہون میری ریاست کا
علاقہ سپرد حافظ رحمت خان بہائی اور دوندے خان برادر زادے داؤد خان کے رہے
ان دونو حافظین نے فیض اللہ خان کو کچھہ ملک جاگیر مین جسکی آمدنی چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ تھی
دیدیا اوس مین رامپور اور کوٹیرا بھی شامل ہے ۱۷۸۸ء مین جب مرہٹون نے شاہ عالم کو
دہلی مین تخت نشین کیا تو بادشاہ کی حکم سے مرہٹا کی فوج روہیلکھنڈ پر بھی مامور ہوئی
اوسوقت روہیلیون نے نواب اودہ سے صلح کرلی اور چالیس لاکھہ روپیہ اوسکو
اس شرط پر دینا کیا کہ وہ مرہٹون کو اون کے علاقہ سے نکالدیوے ابھی نواب نے کچھہ امداد
نہین کی تھی کہ روہیلون نے مرہٹون کے ساتھہ صلح کرلی پھر جب مرہٹون نے زبردستی
شاہ دہلی سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لے لیے تو روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین
سخت سخت محاربے کئے مگر شکست کھائی حافظ رحمت خان مارا گیا اور باقیماندہ روہیلون
کی فوج لیکر فیض اللہ خان پہاڑ کو چلا گیا اور نواب اودہ نے باجازت انگریزون کے
پہر اوسکو اوس کے علاقے پر قائم کیا بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین سخت
تکرار و وقوع مین آئے اور محمد علی خان بڑے بہائی کو غلام محمد خان چھوٹے بہائی نے
مار ڈالا انگریزون نے مدد احمد علیخان محمد علیخان کے بیٹے کی کی اور رام پور وغیرہ علاقہ
جسمین دس لاکھہ روپیہ پر بوساطت نواب اودہ کے قابض کرادیا باقی علاقہ مقبوضہ اس
ریاست کا شامل علاقہ روہیلکھنڈ کے کرلیا چونکہ احمد علیخان خورد سال تہا نصر اللہ خان
منتظم امور ریاست کا ہوا ۱۸۳۹ء مین احمد علیخان مرگیا اوسکی جگہہ غلام محمد خان کا
بڑا بیٹا محمد سعید خان جانشین ہوا اوسکے بعد محمد یوسف علیخان محمد سعید خان کا
بڑا بیٹا ۱۸۵۵ء مین رئیس بنا چونکہ یہہ شخص غدر ۱۸۵۷ء مین خدمات شایستہ
بجا لایا اسلیے اوسکو ایک لاکھہ چار ہزار پانسو روپیہ کی جاگیر علاقہ بریلی و مراد آباد
مین گورمنٹ انگریزی نے دی خطاب ستارۂ ہند کا عطا کیا اور رئیس کو تسلی دی

کہ بعد وفات اوس کے جو شخص از روی شرع محمدی اوسکا وارث ہوگا اوسکی جانشینی منظور ہوگی علاقہ رامپور کا ایکہزار ایکسو چالیس میل مربع ہی اور مردم شماری تین لاکھہ نوّے ہزار دوسو تیس نفری کی۔

ریاست خاندان بھوپال

بانی اس خاندان کا مسمی دوست محمد خان افغان ملازم اورنگ زیب عالمگیر کا تہا بادشاہ نے ضلع بیرسیا کا اہتمام اوسکے سپرد کیا چند سال وہ وہان رہا جب بعد وفات عالمگیر کے سلطنت مین ضعف و انقلاب پیدا ہوا تو اوس نے اپنی خود سر حکومت بھوپال وغیرہ اضلاع گرد نواح مین قائم کرلی سنہ ۱۱۲۳ھ مین وہ مرگیا اور سلطان محمد خان اوسکا صغیر سن بیٹا جانشین ہوا مگر یار محمد خان سلطان محمد خان کے بڑے بہائی نے جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے تہا نظام الملک سے مدد لی اور اوسپر حملہ آور ہوا تا چار سلطان محمد خان نے ریاست یار محمد خان کو دیدی اوسکے چار فرزند تہے جب وہ مرگیا تو پسر کلان اوسکا فیض محمد خان بعمر گیارہ سال جانشین ہوا اوسوقت سلطان محمد خان نے پہر ریاست کا دعوی کیا اور عند المقابلہ شکست کہا کر اسبات پر راضی ہوا کہ وہ سب استحقاق اپنے جو ریاست کی نسبت ہین ترک کردیگا اگر اوسکو ریاست سے گزارہ معقول ملے چنانچہ علاقہ چورا تہہ گڈہ اوسکو اور اوسکے اولاد کو گزارہ مین دیا گیا اوسی زمانہ مین باجے راؤ پیشوا مرہٹہ دہلی سے واپس آیا تو اوس نے شاہ دہلی کی طرف سے تمام علاقہ افغانان بھوپال کا بہی اوسنے چہین لیا آخر نواب نے بمجبوری اپنا علاقہ جو متعلق مالوا کے تہا باستثناء چند شہرون کے ترک کیا پیشوا نے بہی علاقہ گوندوارکا بدستور اوسکے پاس رہنے دیا فیض محمد خان کم عقل آدمی تہا برائے نام اوسنے اڑتیس سال بہوپال کی حکومت کی جب مرگیا تو اوسکا بہائی یاسین خان جانشین ہوا وہ بہی چند روز زندہ رہا پہر اوسکے بہائی حیات محمد خان نے ریاست پائی اوسکی حکومت ضعیف تہی اختیار ریاست کا ملکارون کے اختیار مین رہا اوسکے

وقت پنڈارون اور راگھو بھونسلا نے اس ریاست کو بہت ستایا تمام علاقہ اسکا اونکی تاخت
و تاراج مین آگیا اوسوقت وزیر محمد خان بسیر برادرزادہ نواب محمد شریف خان ثانی کا جسکا
باسبب اختیارات وزیر حسن کے قتل ہوا اور یہہ صغرسنی کی عمر مین بھوپال سے بھاگ کر چلا
گیا تہا ایسے وقت مین کہ ریاست دشمنون کے ہاتہہ سے پامال ہو چکی تہی بخوش اقبالی پھر
بھوپال مین آیا اوس نے دوبارا اس ریاست کی بنیاد قائم کی اور اپنے علاقہ کو مرہٹون کے
پنجہ اور تاخت و تاراج سے چہوڑایا کئی سال تک مرہٹون کے ساتہہ جنگ وجدل قائم
رکہی اور جسقدر علاقجات مرہٹون نے لے لیے تہے اِس نے بزور شمشیر واپس کیے مگر اوسکی
قوت اور لیاقت کو دیکہہ کر غوث محمد خان کو حسد آیا اور اپنے آپ کو قوی کرنے کے
ارادہ پر فوج سندیہا و ناگپور کو اوس نے ترغیب دی کہ بھوپال پر قابض ہون اور اقرار
کیا کہ وہ خراج سالیانہ سندیہا کو دیا کریگا مگر یہہ مطلب اوسکا بر نہ آیا اور ایسا گمنام ہوا کہ
انتظام ریاست سے اختیار اوسکا بالکل اٹہہ گیا وزیر محمد خان نے اول کوشش دریاب
حاصل کرنے اعانت وحفاظت انگریزی کے ۱۸۰۹ء مین بہت کی مگر بسبب موانع
چند امور کے منظوری اوسکی گورنمنٹ مین نہوئی ناچار بحالت مجبوری وہ بھی
غارتگران پنڈارا کے ساتہہ ہوگیا ۱۸۱۲ء مین سندیہا اور راگھوجی مرہٹہ باہم متفق
ہوکر درپے غارت گری و بربادی ریاست بھوپال کے ہوئی اور مرہٹا کی فوج
نے قلعہ بھوپال کا محاصرہ کرلیا وزیر محمد نواب تک دلیرانہ مقابلہ مرہٹون کا کرتا رہا یہان
تک کہ مرہٹے مجبور ہوکر واپس چلے گئے دوسرے سال مین پھر سندیہا نے تیاری
فوج کشی کی بھوپال پر کی مگر گورنمنٹ انگریزی اوسکی مانع ہوئی کیونکہ گورنمنٹ نے
دیکہا کہ راگھوجی بھونسلا کی دوستی پر چنداں اعتبار نہین ہے اور بھوپال کی دوستی
قوم پنڈارا کے غارت گری کی مانع اور کارآمد ہے اگرچہ گورنمنٹ انگریزی بھی
دل سے مائل تہی کہ رئیس بھوپال کے ساتہہ دوستی کیجاے مگر تاحیات راگھوجی کی

ممکن ہوئی سنہ ۱۶ء مین وزیر محمد فوت ہوا اور باستر ضاء امیر محمد خان پسر کلان وزیر
محمد خان کے دوسرا لڑکا قدیر محمد کا ندر محمد خان جانشین ہوا ندر محمد کی شادی قدسیہ بیگم
دختر غوث محمد خان کے ساتھہ ہوئی سنہ ۱۸ء مین گورنمنٹ انگریزی کی دوستی بھوپال کے
ساتھہ ہوئی اور مفسدان پنڈارا کے حوصلے ٹوٹ گئے کیونکہ وہ بھوپال کو اپنا ماس اور حامی
جانتے تھے اور صرف اونہین کی مدد سے نواب بھوپال بھی سندھیا اور راجہ ناگپور کا مقابلہ
سینہ کھولکر کرتا رہا مگر دل سے اونکو جو غارت گر قوم تھی برا جانتا تھا جب انگریزی حفاظت
مین آیا بیخوف ہوگیا اور بجوشی خاطر دونو سرکارون مین عہد نامے لکھے گئے اور نواب نے
چھہ سو سوار اور چار سو پیادہ فوج انگریزون کو دینی منظور کی اور گورنمنٹ نے بعوض خرچہ
فوج اور خدمات نواب کے پانچ اضلاع ضلع مالوہ مین اوسکو دیے بلکہ یہہ مقرر کیا کہ کھانڈے
راؤ مرہٹہ جسکے پاس وہ اضلاع پہلے تھے چھہ ہزار روپیہ سالیانہ نواب کو دیا کرے
شہر رومرا و قلعہ گڈھ جو نواب کے قبضہ سے نکل چکا تھا دوبارا نواب کو دیا گیا سنہ ۱۸ء
مین ندر محمد خان پستول کے گولی سے مارا گیا جسکو فوجدار خان اوسکے خورد سال سالے آٹھہ
سال کی عمر مین نے اوسپر سر کیا تھا ایسے جوانمرد اور صادق دوست کے قتل سے گورنمنٹ انگریزی
نے بھی نہایت غم کیا اوس کے بعد اوسکا برادر زادہ میر محمد جان پسر میر محمد خان جنسے اپنے
حق ریاست کو ترک کیا تھا جانشین ہوا اور کارپردازی ریاست کی متعلق قدسیہ بیگم
کے رہی سکندر بیگم سے اس جانشین کی شادی ہوئی سنہ ۲۶ء مین میر محمد جان نے چاہا کہ
اپنی حکومت ظاہر کرے مگر کارپردازان مانع ہوئے اس خفگی اور غصہ مین جانشین نے سکندر
بیگم کو طلاق دیدیا اور چالیس ہزار روپیہ کی جاگیر لینی کرکے ریاست کے چھوڑنے پر
راضی ہوا مگر وہ جاگیر بھی اوسکو انگریزون نے اپنے پاس سے دی اوس کے
بعد اوسکا بھائی جہانگیر محمد خان جانشین ہوا اوسوقت بھی قدسیہ بیگم کی یہ خواہش

تہی کہ حکومت اوسیکے متعلق رہے اسواسطے اوس نے اکثر عذرات بیچ شادی اپنی دختر کے ساتھہ جہانگیر محمد خان کے گئے آخر جب اوس نے دیکھا کہ میری کوشش گورنمنٹ کے بے مرضی رائیگان ہی تو شادی کردی اس شادی کے ہونے سے تکرار رفع نہو ہی کیونکہ بیگم یہہ چاہتی تہی کہ اب بہی اوسکے ہاتھہ سے بالکل اختیار جاتا رہے سکندر بیگم اپنی حکومت مدنظر رکہتی تہی ۱۸۳۶ء مین سرکشی نواب محمد جہانگیر خان کے درباب گرفتاری بیگم کے ظاہر ہوئی مگر بیگم نے اوسکو پکڑ کر قید کرلیا ۱۸۳۷ء ماہ اپریل مین وہ قید سے بہاگا اور اوسکے ساتھہ بہت سے لوگ جمع ہوگئے اور نوبت بجنگ و جدل پہونچی اگرچہ اوسوقت گورنمنٹ انگریزی نے نواب کے دعوی کو درست تصور کیا اور بیگم بہی پہلے اوسکو جانشین منظور کر چکی تہی مگر بخلاف عہدنامہ گورنمنٹ نے معاملات خانگی رئیس مین دست اندازی کی اور فریقین مین سخت محاربہ و قوع مین آیا آخر نواب شکست کہاکر شہر رانتامبن محصور ہوا کئی مہینے تک محاصرہ رہا جب کچہہ نتیجہ نہ نکلا تو بیگم نے مداخلت انگریزی اس مقدمہ مین منظور کی گورنمنٹ نے نواب کو جانشین کیا کل اختیار ریاست کا اوسکو دیا اور بیگم کو سات لاکھ روپیہ کی جاگیر علیحدہ کردی سکندر بیگم سے بہی ایک تحریر لی گئی کہ وہ دریے ایذا رسانی ایک دوسرے کے نہو مگر سکندر بیگم بہی بعد خلیا بی قدسیہ بیگم کے اوس کے پاس اسلام نگر مین چلی گئی نواب بتاریخ نوین دسمبر ۱۸۴۴ء کو مرگیا اور وصیت نامہ لکہا گیا کہ بعد اوسکے اوسکا بیٹا جو غیر منکوحہ عورت کے پیٹ سے ہی جانشین ہو اور اوسکی دختر شاہجہان بیگم کی شادی اولاد وزیر محمد خان کے ساتھہ ہو مگر اس وصیت پر عمل نہوا اور گورنمنٹ نے بالفعل جانشینی اوسکی دختر شاہجہان بیگم کی منظور کی اور حکم دیا کہ آئندہ جو شاہجہان بیگم کا شوہر وزیر محمد خان کی اولاد سے ہوگا وہ اصلی جانشین بہوپال کا تصور کیا جائیگا اور کاربرداز ریاست کے سکندر بیگم والدہ شاہجہان بیگم اور فوجدار خان قدسیہ بیگم کا بہائی قرار پائے سکندر بیگم نے انتظام ریاست کا بڑی توجہ اور لیاقت کے ساتھہ

کیا مالگذاری مین مستاجری کا طریق موقوف کیا معاملہ کا بندوبست ولایت کسی دوسرے شخص پر ایکیگا نو کے چودھری کے ساتھہ کرلیا تجارت کا اجارہ بھی موقوف فرمایا مکمل اپنے انتظام مین رکھی انتظام پولیس کا بھی نہایت خوبی کے ساتھہ کیا کل قرضہ ریاست کا ادا کردیا ۱۸۵۵ء مین شاہجہان بیگم کی شادی بخشی باقی محمد خان سے ہوئی چونکہ یہہ شخص متعلق خاندان بھوپال کے نہ تھا یہہ تجویز قرار پائی کہ اب شاہجہان بیگم مذات خود بالاستقلال رئیسہ بھوپال کی ہو اور اوسکے شوہر کو صرف خطاب نوابی کا برسے نام دیا جائے اور جب تک کہ شاہجہان بیگم اکیس سال کی عمر کو نہ پہونچے سکندر بیگم ریاست کے کارپرداز مقرر رہے مگر یہہ تجویز سکندر بیگم کو منظور نہوئی اور چاہا کہ وہ اپنی حین حیات تک رئیسہ بھوپال کے قرار پائے بعد اوسکے اوسکی بیٹی شاہجہان بیگم وارثہ و رئیسہ بنی بعد بہت سے سوال و جواب کے ۱۸۵۹ء مین سکندر بیگم رئیسہ اور شاہجہان بیگم اوسکی وارث و جانشین بعہد و قرار پائی اس رئیسہ نے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی کے ساتھہ وفاداری ظاہر کی اور خدمات شایستہ بجالائی اس لیے گورنمنٹ نے اوسکو پرگنہ بیرسیا جو باغیوں کی پناہ گاہ کے ضبطی مین آیا تھا دیا خطاب بھی اختر ہند کا عطا کیا اور جو لوگ رئیسہ کے ملازمین و رعایا مین سے ایسے نازک وقت مین گورنمنٹ کے حامی ہوئے تھے اونکو علحدہ جاگیرین عطا کین ۱۸۶۳ء مین سکندر بیگم مکہ معظمہ کو حج کرنے گئی اور سرکار انگریزی اوس کے علاقہ کی حامی و مددگار رہی ۱۲۸۵ ہجری مین سکندر بیگم نے وفات پائی اور نواب شاہجہان بیگم اوسکی بیٹی رئیسہ حال کے جانشینی عمل مین آئی جو اب تک زندہ و حیات ہے رقبہ ریاست بھوپال کا چھہ ہزار سات سو چونسٹھہ میل مربع ہے اور آمدنی تیرہ لاکھہ چھہتر ہزار دوسو بادن روپیہ آبادی چھہ لاکھہ ترسٹھہ ہزار چھہ سو چھپن نفری کی سلامی رئیسہ کے اونیس ضرب توپ فوج سات سو تیئیس سوار تین ہزار چار سو اٹھائیس پیادہ تہتر ضرب توپ دوسو تیئیس گولہ انداز ہے رئیسہ حال نہایت دیندار نیکوکار عاقلہ فاضلہ ہے اکثر رعیت اسکے

خزانہ کا مکہ و مدینہ و نو پاک شہرون مین جاکر مسافرون کی خبرگیری مین صرف ہوتا ہے
اور عرب کے مسافر بہی اس ریاست مین آکر آرام پاتے ہین انتظام بہی اس ریاست کا
بہت اچہا اور بانصاف ہے اب بنگاہ اس ریاست کے مولوی صدیق حسن خان کے ساتہہ ہواہی اور وہ مہام ریاست

ریاست خاندان حجرہ جواب ضبط ہوچکی ہے

اس خاندان کے رئیس قوم افغان بہڑیچ کہلاتے تہے بزرگ اونکا مصطفے خان بہڑیچ
افغانستان سے ہندوستان مین آیا اور سرکار نواب علی یزدی خان مہابت جنگ ناظم
صوبہ بنگال وعظیم آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا اور چند سال کے عرصہ مین یہہ رتبہ اوسکا
بڑہا کہ نوابی کا خطاب پایا حاصل ہوا مگر آخر کار وہ اپنے آقا کا باغی ہوکر اوسکے ساتہہ
معرکہ آرا ہوا اور جنگ مین مارا گیا اوسکی قتل کے بعد اوسکا بیٹا مرتضے خان ابو المنصور
صفدر جنگ صوبہ دار اودہ والہ آباد کے پاس جاکر نوکر ہوا جب نواب آصف الدولہ
المشہور میرزا مانی کا وقت آیا تو اوس سے ناراض ہوکر پانچہزار سوار کے ساتہہ دہلی
مین جاپہونچا اور بذریعہ نجف خان وزیر کے شاہی ملازم وجاگیردار بنا جب وہ مرگیا
تو غازی خان اوسکا بہائی اور اسمٰعیل خان و نجابت علیخان و بہادر خان اوس کے
بیٹے بدستور جاگیردار رہے پہر جب بسلط مادہو راؤ جی مرہٹہ کا دہلی مین ہوا تو اوس نے
بہی قدر و منزلت اونکی بحال رکہی اون مین سے غازیخان تو کچہواہہ کی لڑائی مین مارا
گیا اور باقی سب اپنی اپنی جاگیرون مین رہے پہر جب صاحبان انگریز دہلی پر قابض
ہوئے تو نجابت علیخان نے بحضور جنرل لیک صاحب کے حاضر ہوکر خدمات نمایان کین
اور اوس کے عوض مین بموجب سند محررہ چودہوین اکتوبر ۱۸۰۳ء کی چونیت وغیرہ
پرگنے میان دوآب اوسکی جاگیر مین ملی اور بالعوض پرگنات رہتک کے پرگنات
جہجر و دادری و بہادرگڈہ وغیرہ عطا ہوئی پہر جب جسونت راؤ ہولکر مرہٹہ نے دہلی
پر حملہ کیا تو اوس لڑائی مین فیض طلب خان بہنوئی نجابت علیخان کا زخمی ہوا اسواسطے

پرگنہ باڈوہی اوس کی جاگیر مین عطا ہوا پھر جو محالات میان دوآب بسبب کسی ضرورت کے انگریزون نے لے لئے تو اوس کے عوض مین محالات جھجر و نارنول و کانٹی و بادلی قلعہ اونکو دیا گیا اور جاگیر کی تقسیم اسطرح پر ہوئی کہ پرگنات جھجر و بادلی و کانوندہ معہ قلعہ و نارنول و کانٹی بجاگیر نجابت علیخان اور علاقہ بہادرگڈھ و پاتوڈہ و بدھوانہ وداولے وغیرہ بجاگیر اسماعیل خان و فیض محمد خان کے آیا اور یہہ شرط قرار پائی کہ بندوبست محالات رئیس خود کرین اور عند الضرورت سرکار مین چار سو سوار دیا کرینگے نجابت علیخان اعلے رئیس خاندان کا بنا اور سب اوسکے رشتہ دار اور اوسکے ماتحت شمار ہوئے نجابت علیخان نے دس برس تک ریاست کی ۱۲۲۹ھ ہجری مین مر گیا پھر فیض محمد خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۲۵۱ھ مین مر گیا پھر فیض علیخان اوسکا بیٹا رئیس بنا وہ ۱۲۵۲ھ مین فوت ہوا پھر عبدالرحمان خان اوس کے بیٹے نے ریاست پائی اوس کے وقت ۱۲۷۴ھ مین مفسدہ دہلی کا برپا ہوا جسپر اوسکی مرضی تہی کہ انگریزون سے اوس کی بگڑ جائے مگر مفسدون کی فوج سے بھی نہایت خائف تہا اونہین ایام مین مسٹر سٹکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی معہ ایک اور صاحب پرمٹ کے نواب کے پاس جاکر پناہ طلب ہوئے نواب نے اونکو بعزت و آبرو کوٹھی جہوجاک اوس مین رہنے کے لئے روانہ کیا اور کوٹھی کے داروغہ کے نام حکم لکھا کہ وہ دونو صاحبون کو بحفاظت و عزت و آبرو کوٹھی مین رکہے جب دونو صاحب کوٹھی مین پہونچے چند شریرون نے ملکر ایک سوار داروغہ کے پاس بہیجا اور نواب کیطرف سے حکم دلوا بہیجا کہ وہ دونو صاحبون کو کوٹھی سے نکالدیوے چنانچہ داروغہ نے نکالدیا یہہ خبر جب نواب کو پہونچی بہت ملول ہوا اور دونو صاحبون کی تلاش کرائی وہ نہ ملے بعد ازان جو پے در پے فرامین شاہ دہلی بطلب فوج نواب کے نام آئی تو نواب نے خائف ہوکر عبدالصمد خان و ابراہیم خان دو پسرون کو تین سو سوار کے ساتھہ بادشاہ کے پاس بہیجدیا پھر چٹھی انگریزی نواب لفٹنٹ

گورنر ممالک مغربی کے نواب کے نام بطلب اوس کے واسطے بشمول فوج انگریزی کے آئی
تو نواب کا ارادہ مصمم ہوگیا کہ کرنال مین جاکر شامل فوج انگریزی کے ہوجائے مگر اس امر
مین اوسکی فوج اور اُمرا متفق نہوئے اِسلئے خاموش رہا پھر ایک خط مسٹر لیم صاحب
کلکٹر گورگانو کا بطلب دو سو سوار اور ایک پلٹن اور دو ضرب توپ میواتیون کے دفع
فساد کے لئے نواب کے نام آیا اور مشکل تمام فوج مین سے ایکسو سوار گورگانو کو روانہ
ہوا مگر یہہ سوار بھی راہ مین بیٹھ رہے جب سنا کہ فورڈ صاحب ضلع چھوڑ کر گورگانو سے
چلے گئے ہین تو واپس جھجر کو آئے اوسی عرصہ مین چند میم صاحبہ باغیون کے پنجہ سے
بھاگ کر جھجر مین آئین اون کو نواب نے بحفاظت تمام قلعہ کانوند مین رکھا جو دہلی کے
فتح ہوتے تک وہان رہین جب چودھوین ستمبر ۱۸۵۷ء کو دہلی انگریزون نے فتح کی
تو نواب کے فوج اور افسر بھی دہلی ہی بھاگ کر جھجر مین آئے اور مفسدون کی گرفتاری کی لیئے چٹھی انگریزی کے
نام بھی جاری ہوئی تو نواب نے مفسدون کی گرفتاری مین سخت کوشش کی اور احمد قلیخان شاہ دہلی کے سسر اور حکیم عبدالحق
مختار ریاست بلب گڈھ وغیرہ نے بہت سی مفسدون کو پکڑ کر انگریزون کی خدمت
مین بھیجا اور جو حکم دہلی سے آتا رہا تعمیل اوسکی ہوتی رہی بعد تسلط دہلی جب حکام
انگریزی گرد نواح کے انتظام مین مصروف ہوئے تو کرنیل ڈک لارنس صاحب
وجان مٹکف صاحب جنٹ مجسٹریٹ دہلی و ولیم فورڈ صاحب کلکٹر گورگانوہ وکپتان
مارسن صاحب معہ ایک کمپنی گورہ و تین ہزار فوج مہاراجہ جموں و ایکہزار فوج سرکاری
کے پہلے بمقام پاٹودی آئے اور رئیس پاٹودی کو جو شامل مفسدون کے نہوا تہا ریاست
پر بدستور بحال رکہا وہان سے بہیشکر مقام پاٹودہ علاقہ جھجر مین آیا رئیس نے وہان
انتظام رسد کا کیا خود بہی وہان گیا مگر انگریزون سے ملاقات نہوئی جب وہ لشکر
داوری مین پہونچا تو بہادر جنگ خان رئیس داوری سے بے تہہار ملاقات ہوئی
اوسوقت رئیس داوری سے کچہہ مواخذہ نہوا اگرچہ قدر سوار جھجر کے فوج مشمولہ

بگڑے آئے تھے وہ اوسی مقام پر توپ اوڑائے گئے وہان سے لشکر انگریزی بمقام جبوجک داس پہونچا اور نواب کی طلبی سمہ چند سواران بے صلاح کے عمل میں آئی اوسوقت عبدالصمد خان و ابراہیم خان مشیران نواب نے ہرچند نواب کو روکا کہ ملاقات کو نجانے اور ترک ریاست کرکے کسی سمت کو چلدے مگر نواب نے نہ مانا اور بے سلاح چند سواران کے ساتھہ افسران انگریزی کے پاس چلا گیا اونہون نے جاتے ہی نواب کو قید کرلیا اور ساندرس صاحب شہر دہلی کا ایک خط نواب کو بدمضمون دیا کہ مفسدہ کے وقت تم سے کچھہ خیر خواہی و نمک حلالی وقوع میں نہیں آئی اسواسطے ریاست تمہاری ضبط ہوئی اور تحقیقات اس امر کی کہ آیا برعکس خیر خواہی کے کچھہ بدخواہی بھی تم سے صادر ہوئی ہے یا نہیں صاحبان کورٹ بمقام دہلی کرینگے جب نواب یہہ خط پڑہہ چکا تو صاحبان فوج نے نواب سے کہا کہ اب آپ ہمکو ایک حکم اپنا بنام کل اپنے نوکرون کے لکہہ کر دیوین کہ وہ کل خزانہ واسباب و میگہہ زمین وغیرہ ہماری سپرد کرین چنانچہ نواب نے فی الفور ایک پروانہ بنام جملہ ملازمان جاگیر و قلعہ کا نوند وغیرہ کے لکہہ دیا یہہ نواب دہلی میں مقید ہوکر آیا اور ریاست بقبضہ سرکار انگریزی کے آگئی دو مہینے سے زیادہ تحقیقات مقدمہ ہوتی رہی آخر جرم بغاوت و بدخواہی کا نواب کے ذمہ ثابت ہوکر حکم پھانسی کا ملا اور تیئیسون دسمبر ۱۸۵۸ء کو دہلی کے کوتوالی میں نواب کو پھانسی ملی اور ایک کروڑ روپیہ کا نقد و جنس ضبطی میں آیا ریاست واوری کی بھی ضبط ہوکر بہادر خانگ خان بیٹے واوری کا لاہور میں بھیجا گیا جو مدت العمر بحالت جلاوطنی وہان ہی رہا۔

ریاست خاندان مالیر کوٹلہ

مورث اعلے اس خاندان کا شیخ احمد دلی زندہ پیر قوم سروانی افغان تھا اوسکا بیٹا صدر جہان افغانستان سے بطریق سیر ہندوستان میں آیا اور اس مقام پر جہان اب قصبہ مالیر ہے دریای سلج کی ایک شاخ پر مقیم ہوا اسکے ہزارون آدمی مرید ہوئے اور مالی نام ایک عورت شیخ کی خدمتگذار تھی

جسکے نام پر قصبۂ مالیر آباد ہوا سلطان بہلول بادشاہ دہلی نے اپنی بیٹی صدر جہان کے نکاح
میں دی ۸۸۳ھ میں صدر جہان فوت ہوا اوسکی دو عورتین تہین ایک شاہزادی دوسری
راجپوت راجپوت عورت کے بطن سے جو اولاد ہوئی وہ رئیس ہین اور شاہزادی کی
بطنی اولاد مجاور خانقاہ ہے صدر الدین صدر جہان کے چھٹے پشت مین بایزید خان
رئیس ہوا اوس نے مالیر کے پاس کوٹلے کی بنا ڈالی اوس کے بعد فیروز خان پھر شیر محمد خان
جانشین ہوا اس نے بہت خانہ جنگی کی اہی ناظم سرہند گوبند سنگھ سکھون کے کورو کے ساتھ
کئی اور موضع شیر پور آباد کیا اوس کے بعد غلام حسین خان حاکم ہوا پھر جمال خان نے ریاست
پائی یہہ سکھون سے مقام سرہند لڑکر شہید ہوا اوسکے بعد بہکین خان نے حکومت پائی اوسپر
احمد شاہ ابدالی کی نظر عنایت یہان تک ہوئی کہ سکہ بھی اوسکے نام مضروب ہوا آخر یہہ
الا سنگھ رئیس پٹیالہ کے ساتھہ لڑکر قتل ہوا پھر بہادر خان اسکا بھائی رئیس بنا یہہ بھی سکھون
کے ساتھہ لڑکر مارا گیا اور علاقہ اسکی ریاست کا بہت سا پٹیالہ کی ریاست کے شامل ہوا
اسکے بعد عمر خان و اسد خان و عطاء اللہ خان اس کے بھائی ایک دوسرے کے بعد
رئیس ہوتے رہے عطاء اللہ خان کے وقت رنجیت سنگھ لاہور سے آکر حملہ آور ہوا اس
نے ریاست پر ہوا اور ڈیڑھ لاکھہ روپیہ سالانہ مقرر کیا کچھہ تو اوس نے نقد ادا کیا اور باقی
کے لئے راجہ پٹیالہ اور جیند کو ضامن دیا ضامنون نے ضمانت دیکر اپنے تہانیجات
مالیر کوٹلے کے علاقہ مین حوالہ کر دیئے مگر انہین دونون مین حسب درخواست رئیسان
مسلسل کی کل ریاستین ستلج پار کی انگریزی حمائت مین آگئین اور رنجیت سنگھ
کی حکومت اُن کے اوپر بالکل اوٹھہ گئی اور جرنل اوکٹرلونی صاحب نے خود آکر کل تہانیجات
جیند اور پٹیالہ کی اس علاقہ سے اُٹھا دیئے عطاء اللہ خان کے مرنے کے بعد اوسکا
بڑا بیٹا بہکین خان حاکم بنا پھر امیر خان نے ریاست پائی اسکو گورنمنٹ انگریزی نے
نوابی کا خطاب بخشا یہہ ۱۲۶۳ھ ہجری مین مرگیا اور محبوب علیخان جانشین ہوا یہہ ۱۲۷۳ھ مین

قریب ہوا پہر نواب سکندر علیخان نے ریاست پائی اور ۱۲۸۹ ہجری مین مگیا اب نواب ابراہیم خان
سند نشین اس ریاست کا ہے آمدنی اس ریاست کے کل دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ سالانہ
ہے جس مین سے ایک لاکھ روپیہ تو رئیس کی ذات خاص کے لئے اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ
اور سب صاحب داروں کے لئے اور کل سطح ریاست کا ایکسو بتیس ۱۳۲ میل مربع اور آبادی
چھیالیس ہزار دوسو نفری کی ریاست پٹیالہ اور جیند وغیرہ سے اسکی قدمت زیادہ تر ہے

ریاست خاندان دوجانہ

قسمت حصار مین یہہ بھی ایک شہور ریاست ہے ۱۸۱۱ء مین یہہ ریاست لارڈ لیک
صاحب کے حکم سے بعوض اون خدمات کے جو نواب عبد الصمد خان سے مرہٹون کی لڑائی
مین ظہور مین آئین تہین اوسکو عطا ہوئی اور سوائے دوجانہ کے ایک اور علاقہ پوہونہر
جل شامل اس ریاست کے ہوا اگرچہ حکام انگریز نے پہلے یہہ علاقہ عبد الصمد خان اور اوسکے
چار بیٹون کے مین حیات تک اونکو دیا تہا مگر پہر حسب الحکم نواب گورنر جنرل یہہ جاگیر
دو ہی ہوگئی ۱۸۲۵ء مین عبد الصمد خان مرگیا اور اوسکا بیٹا دوندے خان جانشین ہوا
وہ ۱۸۳۵ء مین فوت ہوا تو حسن علیخان نے ریاست پائی اب نواب سعادت علیخان جانشین
اس ریاست کا ہے کل سطح اس ریاست کا اکہتر میل مربع اور آبادی چھہ ہزار نفری
کی پچاس سوار اور ڈیڑھ سو پیادہ نوکر ہے اور بسبب کفایت شعاری کے رئیس مالدار ہے

ریاست خاندان لوہارو

بزرگ اس خاندان کا قوم منغلت الوس چغتائی برلاس سے مسمی ضیا جان باشندہ
شہر فرانگین تہا وہان سے وہ بسبب کسی انقلاب زمانہ کے بخارا مین آیا شاہ بخارا نے
بسبب ہم قومی و شرافت اوسکے خاندان کے خطاب بک اوسکو عطا کیا اور دو گانو
سمیت زمین و باغ اور مکانات کے شہر بنج مین بطور جاگیر دیئے چونکہ شادی میز ضیا جان
کے سادات بنی فاطمہ کے گہر مین ہوئی تہی اور بزرگ اوسکے ہی وصلت و پیوند ہے

خاندان کا ہمیشہ سادات عظام سے رکھتے تھے اس لئے بادشاہ نے اوسکو دربار کی
حاضری وغیرہ تکالیف معمولی سے بری رکھا ہوا تھا اور بباعث شرافت ذاتی و فضیلت
علمی کے خواجہ کے خطاب سے مخاطب کرکے رعایت اوسکی عزت و حرمت کے ہر ایک طرح سے
منظور کی ہوئی تھی خواجہ ضیا جان بیگ کے بعد خواجہ نعمت اللہ بیگ پھر اوسکے بعد خواجہ
عبدالرحمان بیگ جانشین ہوے اوسکے تین فرزند میرزا قاسم جان و عارف جان و احسان
اور ایک دختر تھی دختر تو میر ابو القاسم سید ہزار شاہ بخارا کے وزیر کے ساتھ بیاہی گئی
اور تینوں بیٹے اپنی والدہ سے کسی بات پر ناراض ہوکر ہندوستان کو چلے آئے اور نہ
چاہا کہ اپنے بہنوئی کے احسانمند ہوکر بادشاہ سے ملیں یا کوئی خدمت حاصل کریں جب لاہور
پہونچے تو بعہد عالمگیر ثانی شاہ دہلی کے نواب زکریا خان بہادر صوبہ لاہور نے اون کی
بڑی توقیر کی اور بباعث ہمقومی اوس سے رشتہ کیا اپنی بیٹی قاسم جان کے نکاح میں دی اور اپنے
بھائی محمد بیگ جان ناظم پشاور کی لڑکی کے ساتھ عارف جان بیگ کے شادی
کردی ایک سال کے بعد زکریا خان دہلی کو آیا تو اون تینوں بھایوں کو بھی ہمراہ لاکر
بادشاہ کے حضور میں حاضر کیا بادشاہ نے قاسم جان کو خطاب شرف الدولہ تہماسپ جان
سہراب جنگ کا دیکر لاہور کی حکومت کے اور عارف جان کو بعد عطائے خلعت و خطاب
پشاور کی نظامت و حفاظت قلعہ اٹک کے عطا کی اور یہہ دونو اب بخت خان وزیر کے
عہد تک اپنے اپنی خدمات متعلقہ بخوبی انجام دیتے رہے آخر شہر میں میرزا عارف جان
خان کو آگرہ کی صوبہ داری ملی اور شکوہ آباد جاگیر میں عطا ہوا پھر جب حصار کے علاقہ
میں قوم بھاٹیہ نے سرکشی کی تو میرزا عارف جان کو صوبہ داری تمام علاقہ کے جو اکثر حال
و حصار کی کمشنری میں ہے بادشاہ سے ملی اور اوس نے کامل بندوبست اوس
علاقہ کا کیا جب عہد سلطنت شاہ عالم کا آیا اور بادشاہ کی مزاجمیں کسان فرو مایہ
دخیل ہوئے اور رونق سلطنت کی جاتی رہی تو میرزا عارف جان خانہ نشین ہوا

مگر نواب سخف خان نے اوسکو دوبارا طلب کرکر ہزار سوار کا افسر بنایا اور خدمت رایل کونسل جسکو گلگاش شاہی کہتے ہین اسکے سپرد کی شرف الدولہ قاسم جان کے تین بیٹے محمد بخش خان فیض اللہ بیگ خان قدرت اللہ بیگ خان المشہور دیوسفید تھے ان مین سے فیض اللہ بیگ خان نے خطاب شرف الدولہ حاتم عصر کا پایا اور بڑا نامی سردار ہوا عارف جان خان دہلی مین فوت ہوا اور خاص جنوبی صفہ زیر مسجد مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی مین دفنایا گیا اوسکے چار بیٹے تھے ایک نبی بخش خان جنہے شکوہ آباد کی جاگیر سے استعفا دیا اور شمار مرہ تین ہزار روپیہ ماہواری خدمت راجہ مرہٹہ مین عسیر کی یہہ شخص مرہٹہ کی طرف سے بادشاہ کا محافظ اور حاضر باش حضور تھا دوسرا احمد علیخان المخاطب بہ پیل زور تھا اور مدت تک بجائے اپنے باپ کے عارف جان خان کے رجمنٹ خاص شاہی مین افسر رہا تیسرا نواب احمد بخشخان اسکو خطاب فخر الدولہ دلاور الملک بہادر رستم جنگ حاصل تھا یہہ اپنے باپ کی جگہہ رمیں با اختیار سرکار حصار کا رہا چوتھے میرزا معروف علیخان یہہ شخص بڑا عالم و فقیر تارک الدنیا مشہور ہوا اور شیخ ضیاء الدین چشتی سجادہ نشین خواجہ فخر الدین فخر جہان جہان آبادی کی خدمت مین حاضر ہوکر اس نے تکمیل پائی اور خرقہ خلافت و اجازت کا حاصل کیا زمانہ انقلاب سلطنت مین یہی نواب احمد بخشخان بتوجہ خاص مولانا فخر الدین فخر جہان کے باعزت و آبرو و حشمت و جاہ بسر کرتا رہا جب آوازہ ملکگیری صاحبان انگریز کا عالمگیر ہوا تو نواب احمد بخشخان نے لارڈ لیک صاحب کے خدمت مین حاضر ہوکر بمقام گورکھپور ملاقات حاصل کی اس لئے تمام ہندوستانی ملازم اور افسران علاقہ جو حصار کے علاقہ مین اسکیطرف سے مامور تھی سب اسسے منحرف ہوگئے اور علاقہ حصار مرہٹون کے حوالہ کردیا یہہ حال دیکھکر نواب واپس نہ آیا اور اپنی تھوڑی سی فوج کے ساتھہ روبرو لارڈ لیک صاحب خدمات لائقہ فتوحات ملک مین بجالاتا رہا چونکہ بختاور سنگھ رئیس ماچھڑی کو نواب کے ساتھہ

کمال دوستی تہی نواب کے کہنے سے وہ گورنمنٹ انگریزی کا مطیع ہوگیا اور تمام قوم
راجپوت ترو کا بہی نواب کے سعی سے مطیع ہوئی تو گورنمنٹ نے راے باہڑی کو ریاست
الور کی عطا کی اور نواب احمد بخشخان کو حصار کا قدیمی علاقہ سمہ علاقہ جہجر کے دیا مگر
نواب نے حصار کے علاقے سے استعفا گذرانا اور حسب درخواست راے بختاور سنگہ باہڑی
کے چاہا کہ اوسکی ہمسایگی مین مجہکو علاقہ ملے آخر علاقہ فیروزپور دمنگل سی ولیونا نہ
بچھورنگینہ لوہارو جہہ محال بالاستقلال نواب نے اپنے کرلئے اور یہہ جاگیر دامی منظوری
ولایت بلاشرط خدمت اوسکو ملگئی بعد وفات نواب احمد بخشخان کے شمس الدینخان
اوسکا بڑا بیٹا جو بطن غیر منکوحہ سے تہا جانشین ہوا اوسوقت امین الدین خان جو تمام
بامسمی آدمی دیانت دار تہا وضیاء الدین خان دونو حقیقی بہائی جو اہل پرتبی کے بطن
سے تہی اور والدہ اون کی میرزا نیاز محمد بیگ معل بدخشی کی بیٹی تہی اپنے باپ کی
وصیت کے بموجب دعویدار تقسیم علاقہ کے ہوئے اور معاملہ دربرسے فیرزجہاں
ایجنٹ دہلی کے پیش ہوا صاحب ممدوح نے بہی وصیت پر عمل کیا اور گورنمنٹ مین
رپورٹ کی کہ علاقہ اس ریاست کا امین شمس الدینخان و امین الدینخان کے تقسیم ہونا
واجب ہے اسباب سے شمس الدینخان صاحب کا دشمن ہوگیا اور ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ء
مین صاحب ایجنٹ کو اپنے نوکرون کے ہاتہہ سے قتل کرادیا اسمعدمہ کی ایک برس برابر تحقیقات
ہوتی رہی آخر جرم قتل شمس الدینخان کی نسبت ثابت ہوا اور اوسکو پھانسی ہوئی
اوسکے پھانسی پانے کے بعد فیروزپور کی ریاست تو ضبط ہوکر ضلع گورگانو کے
متعلق ہوگئی اور خاص لوہارو پرگنہ واحد نواب امین الدینخان کے نام واگذار
ہوا ضیاء الدینخان اوسکا بہائی سہیم ریاست کا قرار پایا ریاست وحکومت
امین الدینخان کے نام پر قائم ہوئی اب نواب امین الدینخان کی وفات کے بعد
نواب میرزا علاؤالدین احمد خان بہادر جانشین و مالک ریاست کے ہین اس کی

مسند نشینی کے وقت ضیاء الدین خان نے دعوی ریاست کا کیا مگر کامیاب نہوا اور مینشندار سمجھا گیا ضیاء الدین خان نے پہلے ہی اپنے بھائی کے وقت دعوی تقسیم کیا تہا مگر مسموع نہوا اور اٹہارہ ہزار روپیہ سالانہ پنشن اوسکی قرار پائی تہی وہی اوسکو ملتے ہی اور ریاست سے اوسکو کسیطرح کا سروکار نہین رئیس حال بڑے لئیق ہوشیار کارگذار عالم فاضل عربی فارسی انگریزی مین طاق بلند حوصلگی مین شہرۂ آفاق باوجود قلت آمدنی کے انتظام دیوانی و فوجداری و کلکٹری کا بہت خوب ہی مدت سے زمانے دمر دانے جاری ہین اور اس علاقے کے دہقانی لوگ اس رئیس کی توجہ سے علم و ہنر کی طرف راغب ہوئے ایک مطبع بہی خاص لوہارو مین جاری ہوا جسسے امیر الاخبار دو ہفتے کے بعد نکلتا ہے اس ریاست کے شمال کو صلع ہریانہ شرق مین کانونڈ جنوب و غرب مین شیخاواٹی و بیکانیر کا علاقہ ہے سطح اسکا دو سو میل مربع آبادی تخمیناً دو لیس ہزار آدمی کی آمدنی قریب ساٹہہ ہزار روپیہ کے ہے رئیس حال کی والدہ نواب غضنفر الدولہ ظفر یاب خان سہراب جنگ کی بیٹی تہی جو ایک نامور جرنیل فوج لکہنو اور صوبہ دار حیدرآباد و سلطانپور بعہد نصیر الدین حیدر شاہ لکہنو تہا اوسکی نو جوانی ہی سے رئیس حال کی والدہ سے شادی ہوئی اس رئیس کے نواب بخشی الممالک ضابطہ خان بن نجیب الدولہ کی پوتی سے ہوئی پانچ فرزند رئیس کے — میرزا امیر الدین - و نصیر الدین و عزیز الدین - و بشیر الدین و ضمیر الدین اور مین لڑکیان تین رو سال مین اور میرزا حسن علیخان بہادر رئیس کے بہائی ہین اللہم سلمہم ٭

ریاست خاندان پاٹودہی

یہہ ریاست جہجر کی ریاست کے ایک شاخ تہی جو لارڈ لیک صاحب کے حکم سے نواب فیض طلب خان کو بجلدوئی اوسکے حسن خدمات کے عطا ہوئی تہی مفسدہ دہلی کے بعد لیب خیر خواہی و وفاداری رئیس کے یہہ ریاست بحال رہی اور اکبر علیخان رئیس مورد تحسین ہوا اب فرمانفرما اس ریاست کا محمد مختار حسین رئیس ہے اور آمدنی قریب پچاس ہزار روپیہ لانے کے ٭

ریاست خاندان بہاولپور

اکبر بادشاہ کی وقت یہہ ریاست قایم ہوئی اور ان رئیسون کے بزرگون سے مسمی جنی خان ولد بہاو اللہ خان نے اکبر شاہ کی نوکری پائی اور شاہزادہ محمد مراد کی ساتھہ سندہ کی مہم مین جو ۱۰۰۸ھ مین ہوئی تہی خدمات نمایان بجالایا کچھہ جاگیر بہی پیدا کی ۱۰۱۸ھ مین عطا ہوی پسر اوسکے گہرداود خان اور پوتے داود خان کے گہر محمود خان اور محمود خان کے گہر محمد خان محمد خان کے بہرداود خان پیدا ہوا اسے بیٹے حیدر خان وغیرہ بہت سے ہوئے اور بڑی عمر پائی اسکی اولاد بکثرت ہے جو اب تک داود کے پوتے مشہور ہین پہر چند پشت کے بعد محمد بہادر خان نامی اسکے خاندان مین نامی سردار پیدا ہوا اور عالمگیر اورنگزیب کے وقت اوس نے ناظم بکہر کے پاس نوکر ہوکر امارت حاصل کی اور بہت سی زمین غیر آباد جنگل کے ناظم سے لیکر اوس نے شکارگاہ اور شہر شکارپور آباد کیا اوس کے بعد اوسکا بیٹا محمد مبارک خان بادشاہ کیطرف سے حاکم سیوستان اور بہکر کا ۱۱۴۹ھ ہجری مین مرگیا اور محمد صادق خان جانشین ہوا اسکی وقت حکومت مین ضعف آیا اور یہہ بہکر سے بیدخل ہوکر معہ اپنے تین بیٹون محمد بہادر خان و مبارک خان و فتح خان کے اسطرف کو چلا آیا اور یہان آکر اوس نے موضع چوہڑے جو متصل اچہ آباد علاقہ بہاولپور کے ہے آباد کیا اور اپنی ریاست قایم کی اوسکے بعد محمد بہادر خان اوسکا بڑا بیٹا جانشین ہوا اوسنے شہر بہاولپور آباد کیا پہر مبارک خان اوسکے بہائی نے ریاست پائی پہر فتح خان پہر بہادر خان بن فتح خان جانشین ہوا اوس نے اپنی دولت و ریاست کو ترقی دی اور زیر حکومت بادشاہ کابل ریاست کرتا رہا جب بعد وفات احمد شاہ درانی کے سلطنت کابل کی ضعیف ہوگئی تو یہہ خودسر ہوا اسلئے تیمور شاہ بن احمد شاہ نے اسپر یورش کی اور یہہ جیسلمیر کو بہاگ گیا بادشاہ نے بہ تسلی اوسکو بلایا اور خراج لیکر خلعت دے اور واپس کیا ۱۲۰۶ھ بکرمی مین بہادر خان مرگیا اور محمد صادق خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا دس برس تک

یہہ خود مختار رہا ۱۸۱۸ء مین جب رنجیت سنگہ والی لاہور نے ڈیرہ غازیخان فتح کیا تو صوبہ بہاولپور ہوا سکہون نے بہت سا علاقہ اسکا لوٹ لیا ناچار ہوکر نواب نے نذرانہ کثیر دیکر سکہی فوج کو واپس کیا اسیطرح ہر سال رنجیت سنگہ باموری فوج نذرانہ اسسے وصول کرتا رہا ۱۸۳۳ء مین محمد صادق خان مرگیا اور بہاول خان اوسکا بیٹا رئیس بنا اسکے وقت بہی رنجیت سنگہ نے اسکو سخت تنگ کیا اور چاہا کہ اس ریاست کو نواب سے چہین لے جب نواب نے جانا کہ اب ریاست کا بچانا رنجیت سنگہ کے ہاتہہ سے محال ہے تو ناچار صاحبان انگریز کی اطاعت قبول کی اوس روز سے یہہ ریاست انگریزون کی حمایت وحفاظت مین آگئی بلکہ جب شاہ شجاع الملک نے کابل پر قبضہ پایا تو بہی یہہ ریاست علیحدہ اوسکی حکومت سے رہی اور رئیس نے کابل کی مہم مین انگریزون کی بڑی بڑی خدمتین کین اور سندہ کے لشکر کشی کے وقت رسد رسانی کی جسکے عوض مین سبزل کوٹ اور بہونگ نواب کو ملا علاوہ کے بورش کے وقت نواب نے انگریزون کی مدد کی اور نواب کی فوج بڑی جوانمردی کے ساتہہ مولراج کی فوج سے لڑے اس خدمت کے عوض مین ایک لاکہہ روپیہ سالانہ پنشن نواب کو گورنمنٹ نے اوس کے حین حیات تک دینا منظور کیا غرض بہاولخان نے حق دوستی ووفاداری کا انگریزون کے ساتہہ ادا کیا آخر ۱۸۵۲ء مین بہاولخان مرگیا اور چہوٹا بیٹا اوسکا محمد صادق خان جانشین ہوا مگر اوسکو حاجی خان نے بیدخل کرکے ریاست پائی اوسکے مرنے کے بعد محمد صادق خان رئیس حال جو خورد سال ہے رئیس بنا اور نظام ریاست کا انگریزون کے متعلق تا سن بالوغ رئیس کے رہا اب انگریزی انتظام مین ریاست بڑے فروغ پر ہے خانین وغابن لوگ برخاست ہوگئے ہین اہلکارون کے اختیارات محدود ہوئے خزانچی وگماشتے دیانت دار قرار پائے ڈاک کا سررشتہ قائم ہوا کل ریاست مین تین نظامتین بنین اور تین ناظم مقرر ہوئے ہر ایک ناظم کو اختیارات دیوانی وفوجداری دکلکٹر کے عطا ہوئے دارالریاست کے عدالت

وزیر کے سپرد ہوئی سب کے افسر صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہوئے جنکی منظوری سے ہر ایک کام ہوتا ہے تاجروں کو تخفیف ہوئی مویشی خانہ کا خرچ جو فضول تھا موقوف ہوا ۱۸۶۵ء مین آمدنی اس ریاست کی چودہ لاکھ تھی اب بسبب خوش انتظامی کے بیس لاکھ تک نوبت پہونچگئی ہے کل خرچ ریاست کا معہ تنخواہ سپرنڈنٹ کے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار قرار پایا ہے بہاولپور کے علاقہ مین ایک نہر تھی جسے ستلج شاخون کے ذریعہ سے پانی پہونچکر تمام علاقہ کو سیراب کرتا تھا مدت سے بسبب عدم خبرگیری رئیس کے خشک پڑی تھی اب وہ صاف کی گئی اور دمانہ اسکا کہولا گیا بلکہ ایک اور نئی نہر بھی کھودائی گئی جسسے تمام علاقہ شاداب ہوتا ہے اوسی کے ذریعہ سے دریا کا پانی پرانی نہر مین پہونچتا ہے شفاخانے و مدارس بھی جابجا مقرر ہوئے ہین رعایا جو پہلے رئیسون کی تعدی سے جلا وطن ہوگئے تھے پھر آکر آباد ہوئے۔

خاندان نظامت حیدرآباد دکن

بانی اس خاندان کا کرم الدین نام تھا جسنے عالمگیر اورنگ زیب کے وقت آصف جاہ خطاب پاکر افسر فوج کا بنا ۱۷۱۳ء مین اس نے نظام الملک خطاب حاصل کرکے صوبہ داری دکن کی پائی اور چند سال کے بعد بسبب ضعف سلطنت کے خودسر ہوگیا ۱۷۴۸ء مین وہ مرگیا اوس کے بعد اوسکا دوسرا بیٹا نصیر جنگ ناظم بنا کیونکہ اوسکا بڑا بیٹا غازی الدین خان دربار دہلی مین بڑا امیر اور مختار تھا مگر نصیر جنگ برادر زادے مظفر جنگ کے بامداد دیولی صاحب گورنر علاقہ مقبوضہ فرانسیس کے حیدرآباد پر حملہ کیا اور نصیر جنگ کے مدمقابلہ فرانسیس کے انگریزون نے کی آخر کار مظفر جنگ گرفتار ہوکر قید ہوا ایک سال کے بعد نصیر جنگ کو سرکشان قوم پٹھان نے قتل کرڈالا اور مظفر جنگ نے قید سے نکلکر حکومت پائی اسکے وقت فرانسیسون نے اسکے دربار مین بڑی قوت قائم پائی بڑے بڑے عہدے اذکو ملے بہت سا علاقہ متصل پوندیچری پرگنہ کریگال و شہر و ضلع مسلیپٹن

اونکو ملا چند ماہ کے بعد خود بہی وہ اپنی فوج کے ہاتہہ سے قتل ہوا اُمرائے دربار نے چاہا کہ اوس کے خورد سال لڑکے کو جانشین کریں مگر صلابت جنگ آصف جاہ کی بہائی فرانسیسیون کی مدد سے حاکم بنا اس نے بہی جانشینی کے شکرانہ مین فرانسیسیونکو بہت سا علاقہ دیا جب ۱۷۵۶ء مین مابین فرانسیسون اور انگریزون کے جنگ ہوئے تو فرانسیس کل علاقے سرکاران شمالی سے نکالے گئے اوسوقت نواب کی بہی دوستی انگریزون کے ساتہہ ہوئی اور نواب نے علاقہ مسلیپٹن وغیرہ اضلاع جو فرانسیسون کو دیئے ہوئے تہے انگریزون کو دیے علاقہ سرکاران شمالی کا بہی شاہ دہلی کے حکم سے انگریزون کو ملگیا بلکہ دیوانی ممالک بنگالہ و بہار و واوڑیسہ بہی بادشاہ کے حکم سے ۱۷۶۵ء مین انگریزون کو کل عطا ہوئے ۱۷۶۱ء مین صلابت جنگ نے جو ٹے بہائی نظام علی کے ہاتہہ گرفتار ہوکر قید ہوا اور نظام علی ناظم حیدرآباد بنا اوسی ۱۷۶۶ء مین علاقہ کرناٹک پر یورش کرکے بہت سے تاخت و تاراج کی مگر آخر وہان سے نکالا گیا اور فوج انگریزی بفرمان شاہ دہلی کرناٹک قابض ہوئے اوسوقت نواب حنگ کے تیاری مین تہا کہ گورنمنٹ مدراس نے نواب سے صلح کی اور قرار ٹہرا کہ بالعوض سرکاران اطور و سکاکل وراجہ سندری و مصطفے نگر و مرتضے نگر المعروف گنتور کے گورنمنٹ انگریزی امداد نواب کی فوج سے کریگی ورنہ ایک لاکہہ روپیہ سالانہ دیا کریگی نواب نے بہی انگریزی مدد منظور کی اور لکہا کہ سرکار گنتور میرے بہائی نظارت جنگ کے جاگیر مین ہے اوسے واپس نہوگی جب تک کرناٹک مین مستعد بفساد نہو اس عہد کے بعد انگریزون نے دو پلٹنین اپنی نواب کے مدد پر قلعہ بنگلور کی فتح کے لئے جو حیدر علی انگریزون کے دشمن کے قبضے مین تہا مامور کین مگر نواب اپنے عہد پر قایم نرہا اور حیدر علی کے ساتہہ سازش کرکے کرناٹک پر حملہ آور ہوا انگریزون سے بڑی سرگرمی کی تبہی نواب کا مقابلہ کیا اور نواب نے مجبور ہوکر پہر انگریزون سے صلح کی وقت حیدر علی کی چہوڑی دیوانی کرناٹک کے متعلق جو پہلے حیدر علی کی پاس تہی بعوض سات لاکہہ روپیہ سالانہ انگریزون کے متعلق ہوئی اس شرط پر کہ انگریز کچہہ روپیہ

نواب کو بابت سرکاران شمالی بہی دین اور بوقت ضرورت دو پلٹنین اور توپخانہ
انگریزی بعوض لینے خرچہ اوس فوج کے نواب سے مدد کو آیا کرے ۱۷۸۰ء مین نظارت جنگ
نواب کے بہائی نے فرانس کے فوج کنتور مین جمع کی اسباب مین جو خلاف دوستی امر تہا انگریزون
نے نواب کو لکہا ابہی کچہہ جواب نہین آیا تہا کہ نظارت جنگ نے حیدرعلی سے خائف ہوکر
انگریزون سے مدد طلب کی انگریزون نے وعدہ امداد کا اشتراک بنے فرانسیسیون کے علاقہ
کنتور سے کیا ۱۷۸۳ء مین نظارت جنگ مرگیا اور سرکار کنتور نواب سے انگریزون نے بوعدہ
آدای نولاکہ سولہ ہزار تین سو پنچہتر روپیہ سالانہ کے لے لیا پہر جب پہلے جنگ ٹیپو سلطان کے
انگریزون کے ساتہہ ہوئے تو سرکار حیدرآباد اور پیشوا مرہٹہ ابہی انگریزون کے مددگار تہے
بعد فتح علاقہ جمعی تیرہ لاکہہ سولہ ہزار روپیہ کا حیدرآباد کے حصہ مین آیا ۱۷۹۵ء مین پیشوا مرہٹے نے
دعوی بقایا زرچوتہ کا نواب پر کیا اور نوبت بجنگ پہونچکر علاقہ جمعی پنتیس لاکہہ روپیہ
بعوض ادای تین کروڑ روپیہ بقایا زرچوتہ کے نواب کو دینا پڑا مگر جب مادہو راؤ پیشوا
مرگیا تو بعد تکرار تین جمعی اوس علاقہ کے پہر نواب نے مرہٹے سے لے لئے چونکہ مرہٹے کے
جنگ کے وقت انگریزون نے بسبب دوستی طرفین کے مدد نواب کے نہین کی تہی یہہ امر نواب
کو ناگوار گذرا اور اوس نے ایک چیدہ فوج سپہ سالار کی افسران فرانسیس کے نوکر رکہی اور دوستی
سے دست بردار ہونیکا ارادہ کیا ابہی کچہہ نتیجہ اوسکا ظاہر نہین ہوا تہا کہ عالیجاہ نواب کے
بیٹے نے سرکشی کی نواب کی فوج بہی بہت سی اوسکے ساتہہ ماگئی اسلئے نواب
انگریزون سے امداد کا طالب ہوا اور انگریزون نے بعد تحریر عہدنامہ جسمہ پلٹنین جسکا
خرچہ چوبیس لاکہہ ستر ہزار اکیسو روپیہ تہا نواب کی مدد کو بہیجی اور فرانسیس نواب کی سرکار سے
موقوف کرادیے ۱۷۹۹ء مین دوسری لڑائی انگریزون کی سلطان ٹیپو کے ساتہہ
ہوئی چونکہ اس مہم مین بہی نواب کے فوج ہمراہ تہی بعد فتح سرنگاپتام کے ممالک مفتوحہ
مین سے علاقہ جمعی چہہ لاکہہ سات ہزار تین سو بیس روپیہ کا نواب کے حصہ مین آیا اور ثلث

حصہ پیشوا مرہٹے سے بھی بسبب انکار پیشوا کے نواب نے لئے ۱۸۰۳ء مین نواب نظام علیخان مر گیا اور سکندر جاہ اوسکا بیٹا گدی نشین ہوا اوس نے اپنی تقرری کی سند شاہنشاہ دہلی سے بھی منگوائی اسکے وقت انگریزون نے مرہٹون کو شکست دی اور بعوض نواب کے بہت سا علاقہ ممالک مفتوحہ سندھیا اور ناگپور سے اسکے قبضہ مین آیا ۱۸۰۴ء مین میر عالم وزیر نواب کا جو جانی دوست گورنمنٹ انگریز کا تھا وہ مر گیا انگریزون نے چاہا کہ اب بھی کوئی ایسا وزیر جو ہمارا خیر خواہ ہو مقرر ہو بعد رد و بدل میر الملک نے بر بنا اور اختیار کل چندولال کے ہاتھ مین جو متوسل انگریزی تھا ملا ۱۸۱۷ء مین انگریزون نے پیشوا مرہٹا کی سلطنت کو مغلوب کیا اور بعوض رفاقت فوج نواب کے بہت سا ملک نواب کے بھی حصے مین آیا ۱۸۲۹ء مین نواب سکندر جاہ مر گیا اور نصیر الدولہ اوسکے بیٹے نے حکومت پائی اور ۱۸۵۷ء مین فوت ہوا اوسکے بعد افضل الدولہ نظام خان نواب کے بڑے بیٹے نے ریاست پائی اور سالار جنگ برادر زادہ سراج الملک وزیر ہوا اس اس وزیر نے انتظام ملک کا بخوبی کیا اور مفسدہ دہلی مین خدمات نمایان بجالایا اوسکے عوض مین پچاس لاکھ روپیہ قرضہ انگریزون کا جو بذمہ ریاست تھا معاف ہوا اور علاقہ شوراپور نواب کو دیا گیا اور ضلاع دھارسیو و بیجاپور نواب کے خطاب ستارہ ہند بھی عطا ہوا ۱۸۶۱ء مین وزیر اور نواب کی آپسمین رنجیدگی پیدا ہوئی نواب نے چاہا کہ اوسکو معزول کر دے مگر انگریزون نے نچاہا کہ ایسا لئیق وزیر رخصت ہو۔ رقبہ اس ریاست کا پچانوے ہزار تین سو سینتیس میل مربع آبادی ایک کروڑ چھبیس لاکھ چیاسٹھ ہزار اسی نفری کی ہے اور اس علاقے ریاست مین صرف ایک جاگیردار ہے جو دول ہے جسکا کل اختیار علاقہ پر اوسوقت تک ہے جب تک وہ پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ بطور خراج دیتا رہے۔

ریاست خاندان میسور یعنے سلطان ٹیپو

پہلے اس خاندان کا حاکم وراجہ مہاراجہ چکتا گر اور حیدر علی نام ایک امیر اوسکی فوج کا سالار تہا گورنمنٹ انگریزی کی یہی اس ریاست کے ساتہہ دوستی تہی بلکہ جب انگریزون نے کرناٹک مین جنگ کرنی شروع کی تو مہاراجہ میسور کیطرف سے حیدر علی فوج لیکر ہمراہ گیا تہا آخر حیدر علی کی زور آور قوت نے یہہ ترقی پائی کہ اوس نے اپنے مالک کو ریاست سے خارج کیا اور خود مالک بن بیٹہا اور بہت جلد ملابار وغیرہ علاقون کو بزور شمشیر تسخیر کرکے ایک رئیس پرزور ہوگیا جس سے انگریزون کو اوسکی طرف سے سخت اندیشہ لاحق حال ہوا ۱۷۶۶ء مین نواب حیدر آباد نے بہی حیدر علی سے سازش کی اور باتفاق ہمدگر کرناٹک پر حملہ آور ہوئے مگر عند المقابلہ دونونے شکست کہائی اور نواب حیدر آباد حیدر علی کی رفاقت سے کنارہ کش ہوا انگریزون کا دوست بنا مگر حیدر علی نے نواب حیدر آباد کی علیحدگی سے خائف نہوکر تنہا دم خم قائم رکہے اگرچہ وہ ایک دفعہ بشرط واپسی ملک مفتوحہ کے صلح پر راضی ہوا مگر انگریزون نے منظور نکیا ۱۷۶۹ء مین حیدر علی ناگاہ ایک ایسی چالاکی عمل مین لایا کہ اپنی فوج لیکر دہ شہر کرناٹک سے بفاصلہ پانچ میل کے پہونچ گیا ناچار انگریزون نے اپنے علاقہ کو قتل وغارت سے بچایا اور باقرار واپسی علاقہائے مفتوحہ کے صلح حسب المدعا دشمن کے مان لی اوسی سال مین حیدر علی نے مرہٹون کے ساتہہ جنگ کیے اور شکست کہائی آخر بہت علاقہ اپنا چہوڑکر صلح پر راضی ہوا مگر جب دربار پونا کی آپس مین ۱۷۷۲ء برپا ہوئی تو اسنے اپنے علاقجات پہر اپنے قبضہ مین کرلئے اوسی عرصہ مین انگریزون اور فرانسیسون مین معرکہ آرایان ہوئین اور علاقجات حیدر نگر اور مسلی پٹام وکرنگال وتوندیجری انگریزون نے فتح کئے اور خود ہی پر جو فرانسیسون کے پاس تہا لشکر کشی ہوئی تو حیدر علی نے انگریزون کو کہلا بہیجا کہ اگر تم خود ہی پر حملہ کروگے تو مین کرناٹک پر لشکر کشی کرونگا اوسپر انگریزون نے کچہہ خیال نکیا اور وہ علاقہ بہی فتح کرلیا آخر ایام

مین انگریزون نے بسالت جنگ کرکے کنتور نواب حیدرآباد کے بھائی کے ساتھ صلح کی
اسباب سے دونو یعنے نواب حیدرآباد اور حیدر علی کو سخت اندیشہ ہوا اور دونونے فوج
انگریزون کے مقابلہ پر بھیجی اور کرناٹک پر حملہ کی تیاری ہوئی چونکہ اوسوقت بے سبب بے پرے
مہمون فرانسیس وغیرہ کی خزانہ انگریزی مین روپیہ تہا اور سامان کمیسریٹ کا بہی خراب اسواسطے
انگریز کچہہ نہ کرسکے اور حسب المدعا حیدر علی و نواب کے صلح کرلی مگر درپردہ دو پے
اسباب کے ہوئی کہ خاندان ہنود کو جنکی بیدخلی کے بعد حیدر علی نے ریاست لی ہی پہر قایم
کیا جاوے ۱۷۶۳ء مین حیدر علی مرگیا اور ٹیپو سلطان اوسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ باپ سے بہی
زیادہ دشمن انگریزون کا تہا اسنے اوسی زور شور کے ساتہہ لڑایان قایم رکہین اسکے وقت
انگریزون کی سازش سے ایک سرکشی بمقام سرنگاپٹم در بابت سند نشینی ہندو راجہ میسور کے
واقع ہوئی اور فرانسیسون نے جنکی مدد پر ٹیپو کو یہہ سجتی تہی انگریزون سے صلح کرلے
اور سلطان ٹیپو سے الگ ہوگئے ایسی تنہائی کے وقت انگریز ۱۷۹۲ء مین سلطان پر حملہ
آور ہوئے ہزارون آدمی لڑائی مین ماری گئے آخر سلطان بے نتکت کہائی اور مجبور
ہوکر اوسنے اپنے دو بیٹون کو انگریزون کے پاس واسطے انعقاد صلح کے بہیجا اور مارچ
۱۷۹۲ء مین صلح ہوکر نصف ملک و علاقہ سلطان کا انگریزی علاقے کے شامل ہوا اور تین
کروڑ بتیس لاکہہ روپیہ خرچہ مہم کا نقد سلطان کو دینا آیا اور علاقہ مفتوحہ انگریزون و نواب
حیدرآباد و پیشوا مرہٹہ نے آپسمین بانٹ لیا ۱۷۹۵ء مین جب فیمابین مرہٹہ اور نواب
حیدرآباد کے جنگ و عداوت برپا ہوئی تو سلطان ٹیپو نے چاہا کہ مرہٹون کے ساتہہ
آمیزش کرے اور فرانسیسون کے نام یہی ایک خط لکہا کہ تم اور ہم آپس مین اتفاق کرکے
انگریزون کو ہندوستان سے نکالدیوین جب یہہ خبر انگریزون کو پہونچی تو باتفاق نواب
حیدرآباد کے پہر ۱۷۹۶ء مین سلطان پر حملہ آور ہوئے سلطان بہی کئی لڑایان لڑا آخر بہ
کمال دلاوری و جوانمردی میدان معرکہ مین شہید ہوا اکثل علاقہ میسور وغیرہ انگریزون کے قبضہ

مین آیا اور انگریزون نے مہاراجہ کرشنا راج خورد سالکو جسکے دادا سے حیدر علی نے ریاست چھین لی تھی تیرہ لاکھ چھتیس ہزار چھتیس روپیہ کا ملک دیکر میسور مین گدی نشین کیا اور چالیس برس کے بعد پھر ریاست اصلی خاندان مین منتقل ہوئی باقیماندہ علاقہ مقبوضہ مین سے سات لاکھ ستر ہزار اکیسو ستر روپیہ کا ملک تو انگریزون نے خود رکھا اور چھ لاکھ ستر ہزار تین سو بتیس روپیہ کا علاقہ نواب حیدرآباد کو دیا اور دو لاکھ ترسٹھ ہزار چھ سو ستاون روپیہ کا علاقہ مہاراجہ پیشوا کو دینا کیا مگر چونکہ فوج پیشوا کی اس مہم مین شامل انگریزی فوج کے نہ تھی اوس نے وہ علاقہ نہ لیا اسواسطے وہ بھی نواب اور انگریزون کے آپس مین تقسیم ہوا اولاد اور متعلقین سلطان ٹیپو کے پہلے بمقام ویلور پھر کلکتہ بھیجے گئے اور گذارہ معقول اون کے واسطے مقرر ہوا مہاراجہ کرشنا راج کی خوردسالی مین ایک برہمن پورنیا نام وزیر و مدار المہام مقرر ہوا اوس نے بڑی لیاقت کے ساتھ انتظام کیا خزانہ مین بھی دو کروڑ روپیہ جمع کر لیا مگر جب ۱۸۳۱ء مین مہاراج کو اختیارات ریاست کے ملے تو اوس نے فضولخرچی و عیاشی مین وہ روپیہ برباد کر دیا ریاست مقروض ہوئی تمام علاقہ مین بے انتظامی پھیل گئی ناچار انگریزون نے وہ ریاست ہی ضبط کر لی اور راجہ کے لیے گذارہ مقرر کر دیا تمام علاقہ انگریزون کے تصرف مین آیا ✣

خاندان ریاست کیمبی

مدراس کے علاقہ مین یہہ ریاست واقع ہے اور بانی اس خاندان کا میر جعفر نظام ثانی المعروف مومن جان تھا اوسکی حکومت گجرات کے علاقہ مین ماتحت بڑے حاکم کے تھے اور اوسکا داماد نظام خان حاکم کیمبی کا تھا جعفر خان ۱۷۴۲ء مین مرگیا اور اوسکے فرزند منقر خان معروف نورالدین خان نے ہر چند کوشش کی کہ گجرات مین اپنے باپ کے عہدہ پر بحال ہو مگر ممکن نہوا آخر وہ کیمبی مین فوج کے اجتماع کے ارادہ پر گیا اور نظام خان کو قتل کر کے خود حاکم بن بیٹھا ۱۷۵۳ء مین جب گجرات کا ملک مابین خاندان مرہٹا پیشوا اور گائکواڑ کے تقسیم ہوا تو کیمبی

کی ریاست پیشوا کے حصہ مین آئی اور نورالدینخان نے مرہٹون کے ساتھ بڑے بڑی لڑایان کین اور کبھی زر خراج بے جنگ ادا نکیا بلکہ کاٹھیاوار وغیرہ سے روپیہ وصول کرلیتا رہا شہر احمد آباد بھی اسنے فتح کیا اور چند سال اپنے قبضہ مین کہا نورالدینخان کے بعد اوسکا داماد نجم خان جانشین ہوا مگر اوسپر مرزا جعفر ثانی جو نورالدینخان کا بیٹا غیر منکوحہ سے تھا حملہ آور ہوا اور ریاست نجم خان سے چھین لے ۱۱۹۹ھ مین مرگیا اور فتح علیخان اوسکا بیٹا جانشین ہوا فتح علی نے ۱۲۲۳ھ مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا بندہ علیخان باجازت صاحبان انگریز کے گدی نشین ہوا وہ ۱۲۴۱ھ مین مرگیا اور اوسکا برادر زادہ نواب حسین یارخان رئیس ہوا وہ ۱۲۵۷ھ کے ہنگامہ مین بھی خیر خواہ سرکار رہا - آمدنی اس ریاست کی قریب تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ کے اور رقبہ تین سو پچاس مربع کوس ہے آبادی ایک لاکھ پچیس ہزار نفر کی ہے

خاندان ریاست جوناگڈھ

یہہ ریاست علاقہ سورت کاٹھیاوار مین واقع ہے قدیمی راجے اس خاندان کے قوم راجپوت چوڑاسمے سے ہے ۷۷۶ھ مین سلطان محمود بیگڑا شاہ گجرات اسپر حملہ آور ہوا اوس روز سے یہہ ریاست مسلمانون کے ماتحت ہوگئی آخر سلاطین چغتائی کے عہد مین تمام وکمال علاقہ اسکا شامل صوبہ گجرات ہوگیا خاندان حال کی بنیاد پہلے شیر علیخان نام ایک سپاہی نے ۱۱۳۰ھ مین قایم کی اور رعایا کے اتفاق سے ملک پر قبضہ کرکے شاہی حاکم کو نکال دیا اسکے بعد اسکا بیٹا صلابت خان جانشین ہوا اوسنے یہہ ملک اپنے بیٹون پر تقسیم کردیا جوناگڈھ بہادر خان کو اور بانٹوا دولت خان اور امان خان کو ملا صلابت خان کے بعد بہادر خان نے ریاست پائی پھر مہابت خان بہادر خان کا بیٹا جانشین ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا جا. خان ۱۲۷۰ھ مین بعمر سیزدہ سالگی رئیس ہوا یہہ شخص بڑا غازی گرفتام تھا اسلیے بدخلت صاحبان انگریز کی اسکے علاقہ مین ہوئی اور اوسکو مانعت کی گئی کہ وہ چوری اور غارت گری سمندر مین نہ کیا کرے ۱۲۸۱ھ مین وہ مرگیا اور اوسکے بیٹون بہادر خان وصلابت خان مین جانشینی پر تکرار ہوئی آخر بہادر خان نے ریاست پائی اوسکو حیدر عمر و

نام عرب نے قید کرلیا قید کی حالت مین اوس نے انگریزون سے مدد مانگی اور گورنمنٹ انگریزی کی کوشش سے وہ ۱۸۱۶ء مین قید سے چھوٹا کر پھر رئیس بنا اور مدت الحیات ماتحت انگریزون کے رہا آخر ۱۸۴۱ء مین مرگیا اور حامد خان اوسکا بیٹا جانشین ہوا وہ ۱۸۵۱ء مین فوت ہوا اوسکی جگہہ اوسکے بھائی مہابت خان نے ریاست پائی - محاصل اس ریاست کا چھیالیس ہزار روپیہ سال ہے اوس مین سے گورنمنٹ انگریزی اٹھائیس ہزار تین سو چورانوے اور مہاراجہ برودہ چھتیس ہزار چار سو تیرہ روپیہ خراج لیتے ہین اور ریاست ماتحت ریاست برودا کے شمار کیجاتی ہے ٭

خاندان ریاست پالن پور

اس خاندان کے رئیس قوم افغان لوہانی ہین اکبر بادشاہ کے وقت انکو دیوانی کا خطاب ملا تہا اور اضلاع جہالور و سانچور و پالن پور انہون نے اورنگ زیب عالمگیر سے پائی تہی مگر ۱۷۱۹ء مین راجہ جودہ پور نے دیوان وقت سے کل علاقہ سوائے پالن پور اور ویسا کی چھین لیا اوس سے بعد ایکسو برس تک برابر اوسکے علاقہ پر رئیس اس خاندان کے قابض رہے ۱۸۱۹ء مین رئیس اس ریاست کا فیروز خان مقرر ہوا اور بیس سال کی حکومت کے بعد ۱۸۳۹ء مین اوسکو فوج سرکش نے مار ڈالا اور اوسکے بیٹے فتح خان کو قید کرکے شمشیر خان فیروز خان کے بھائی کو ریاست کے مہاراجہ برودا اور گورنمنٹ انگریزی نے فتح خان اصلی جانشین کی حمایت کے اور اوسکو جانشین کرکے حکم دیا کہ شمشیر خان فتح خان کے ایام نابالغی تک بہ ارالمہام ریاست کا ہو شمشیر خان بھی اس بات پر راضی ہوا اور بسبب لاولدی اپنی کے اوس نے فتح خان کو ہی اپنی جایداد کا وارث قبول کیا چونکہ انتظام شمشیر خان کا خراب تہا اور بسبب بے خبری اوسکے ریاست مقروض اور آمدنی بند ہوگئی اسلئے حسب مراد درخواست رئیس خورد سال کے شمشیر خان برخاست ہوا اور ایک اہلکار دربار مہاراجہ برودا سے واسطے انتظام امور ریاست کے بھیجا گیا ۱۸۴۸ء مین رئیس کو کل اختیار ریاست کا ملا اور

ا بلکہ ریاست بروڈہ کا واپس آیا ۱۸۰۵ء مین فتح خان مرگیا اور اوسکا بیٹا زور آور خان رئیس بنا اس رئیس نے مفسدہ ۱۸۱۷ء مین خدمات نمایان کین اور صورتحسین و آفرین ہوا۔ رقبہ اس ریاست کا دو ہزار تین سو چورہی میل آبادی ایک لاکھ اٹھتر ہزار اکیاون نفری آمدنی تین لاکھ روپیہ سالانہ ہی فوج دو سو پچاس سوار بانسو پچہتر پیادہ مقرر ہے بانسو روپیہ سالانہ رئیس مذکور بھی اوسکو دیتا ہی خراج اس ریاست کا مہاراجہ بروڈہ کے دربار مین ادا ہوتا ہی اور رئیس کو اختیار ہی کہ بحالت لاولدی کی کسی وارث شرعی کو متبنے کرلے ٭

ریاست خاندان رادھن پور

دوسو برس کا عرصہ گذرا ہے کہ سمی بہاء درخان بابی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تہا اوس کے اولاد مین سے جوامرد خان بابی نے صوبہ گجرات مین سے شاہ دہلی کے حکم سے رادھن پور کا علاقہ معافی مین پایا جب چغتائی سلطنت ضعیف ہوگئی تو جوامرد خان نے ایک قطعہ گجرات پر بھی قبضہ کرلیا تہا جب رکھناتہہ راؤ مرہٹا اوسکے مقابلہ کو گیا تو وہ بمقام احمد آباد محصور ہوکر عاجز ہوگیا اور گجرات کا تعلق چہوڑکر اپنے قدیمی علاقہ مین چلا گیا اوس روز سے یہ ریاست مرہٹون کے ماتحت ہوگئی بعد ازان داماجی راؤ گایکواڑ نے بہت سا علاقہ اس ریاست کا جوامرد خان کے بیٹون غازی الدینخان اور نظام خان سے لیکر شامل حکومت بروڈا کے کرلیا اوسوقت دونو بہائی بشراکت رئیس اس علاقہ کے تہے جب نظام خان مرگیا تو غازی الدینخان تنہا رئیس بنا غازی الدینخان کے بعد علاقہ ریاست کا اوسکے بیٹون شیر خان اور کمال الدینخان مین تقسیم ہوا شیر خان کے حصہ مین رادھن پور اور کمال الدینخان کے علاقہ مین سوبنچ پور وغیرہ آیا مگر کمال الدینخان تہوڑی عرصہ کے بعد مرگیا اور ریاست متعلق شیر خان کے رہی ۱۸۱۳ء مین شیر خان متوسل مہاراجہ بروڈا کے انگریزون کا مطیع ہوا اور حسب درخواست اوسکے فوج انگریزی نے غارتگران سندہ کو اوسکے علاقہ سے نکالا ۱۸۲۰ء مین شیر خان مرگیا اوسکا بیٹا زور آور خان جانشین ہوا اوس نے ۱۸۱۷ء کے مفسدہ مین اپنی خدمات سے

گورنمنٹ انگریزی کو خوش کیا اور مورد تحسین و آفرین ہوا - رقبہ اس ریاست کا آٹھ سو پچاس میل مربع آبادی بیالیس ہزار دو سو ننانوے نفری کی - آمدنی دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ کی ہے یہہ ریاست کچھہ خراج انگریزون یا مہاراجہ برودہ کو نہین دیتی مگر اقوام قلی اپنے ہمسایہ زبردست کو کچھہ روپیہ دیتی ہے فوج اس ریاست کے دو سو چوتیس سوار اور تین سو بیس پیادہ مقرر ہے *

خاندان میران سندہ

پہلے اس علاقہ مین ہندو راجپوتون کی حکومت تہی ۷۱۱ء مین اسکو پہلے مسلمان حکام سے محمد بن قاسم ثقفی نے فتح کیا پھر تین سو گیارہ برس کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اسکو فتح کر کے اپنے ملک کے شامل کیا بعد چند تغیرات حکام کے ۱۵۹۱ء مین اکبر بادشاہ اسملک پر فتحیاب ہوا پھر ۱۷۳۸ء مین بقبضہ نادر شاہ افشار کے آیا پھر شاہان درانی اسپر متصرف رہے پھر قوم کلہورس اسپر قابض ہوئی اور نور محمد سردار اوس قوم کا اس صوبہ کا حاکم بنا پھر غلام شاہ اوس کے بھائی نے حکومت پائی پھر سرفراز خان حاکم بنا اوس نے عداوتاً قوم تالپور کے تین سردارونکو مار ڈالا اوسکے عوض لینے کے لئے میر فتح علیخان نے بڑا اجتماع کر کے پہلے عبدالنبی حاکم کلہورا کو نکالدیا خیرپور و شاہپور فتح کئی بعد برپا ہونی بلوئے عام اور بیخلی خاندان کلہورا کے کل سندکا ملک تین حصون مین منقسم ہوا یعنے حیدرآباد جسکو سندراہی بھی کہتے ہین فتح علیخان کی حکومت مین اور خیرپور زیر حکومت میر سہراب میرپور زیر حکومت میر تہارا کے آیا حکومت حیدرآباد کی فتح علی غلام علی کرم علی مراد علی چار بھایون مین تقسیم ہوئی جنکو لوگ چار یار کہتے تہے ۱۸۱۲ء مین فتح علیخان مرگیا اوسکا نصف علاقہ تو غلام علی نے لیا اور نصف باقیماندہ اور بھایون نے تقسیم کیا صوبہ دار خان اوسکے بیٹے کو کچھہ نہ دیا ۱۸۱۱ء مین غلام علی مرگیا اوسکا بیٹا میر محمد بھی محروم رہا اور ریاست دونو بھایون مین تقسیم ہوئی ۱۸۲۸ء مین کرم علی مرگیا اور سلطنت حیدرآباد جمعی تیرہ لاکھہ روپیہ میر مراد علی کی قبضہ مین آئی ۱۸۳۵ء مین مراد علی بھی دو بیٹے

نور محمد اور نصیر خان چھوڑ کر مرگیا اور سلطنت حیدر آباد کے چار یا چار حصے ہوئے یعنی نور محمد سر
میر نصیر خان اور بنان مراد علی وصوبہ دار خان بن فتح علی و میر محمد بن غلام علی کے تقسیم مین آئی
۱۲۴۳ھ مین نور محمد اپنے بیٹون شداد و حسین علی کو بحفاظت نصیر خان کے چھوڑ کر مرگیا دوسرا حصہ
سندہ کا یعنے ۱۲۴۲ھ مین خیر پور کا علاقہ بلا تقسیم ایک سردار میر سہراب کے قبضہ مین آیا ۱۲۴۶ھ
مین میر سہراب مرگیا اور میر رستم علیخان اوسکا بیٹا قابض ہوا اور میر تہارا والی میر پور ۱۲۴۹ھ
مین مرا اوسکا جانشین اوسکا بیٹا شیر محمد ہوا اوسوقت فوج کشی سرکار انگریزی کی بامداد شجاع ملک
کے کابل پر ہوئی اور سندھ کے علاقہ سے اوس فوج کا عبور ہوا میران سندہ کو اوسوقت حسب ضرورت
تسلی و دلاسا جانب شاہ شجاع اور سرکار انگریز سے ہوا مگر فتح کابل کے مطالبہ زر باقیات سرکار کابل
کا ہوا اور حکم ہوا کہ سوے صوبہ دار خان کے تینون امرا حیدر آباد سات لاکھ روپیہ
اکیس لاکھ روپیہ شاہ شجاع والی کابل کو دین اس روپیہ کے ادا کی بعد پھر پھر مطالبہ میران سندھ سے
نہوگا جب اس روپیہ کے ادا مین توقف ہوا تو لارڈ گورنر بہادر سے یہہ حکم نفاذ پایا کہ بعوض
مطالبہ زر نقد کے میران سندھ شکارپور کا علاقہ چھوڑ دین چنانچہ میر نصیر خان نے اپنا حصہ اور
اپنے بھائی نور محمد کا حصہ چھوڑ دیا ابھی باقیماندہ امیرون کے ساتھہ سوال وجواب درپیش تھا
کہ اتنے مین خبر فساد ملک کابل کی سندھ مین شہرہ ہوئی اور سب کے سب سرکار انگریزی کے دشمن
ہوگئے میر رستم علی والی خیر پور و نصیر خان والی حیدر آباد بھی در باب نکال دینے فوج انگریزی
کے سے مستعد ہوئے اوسوقت کل امیرون کے نام احکام جاری ہوئے کہ درصورت سرکشی و فساد
کے کل علاقہ تمہارا سرکار مین ضبط ہوجائیگا مگر اون کے خیال مین نہ آیا ۱۲۵۴ھ ماگست مین سر جارج
ینیر صاحب ملک بلوچستان و سندھ کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور ملک سندھ کا مفتوح ہوکر کل علاقجات
سوای علاقہ خیر پور کے جو علیمراد خان کو میر رستم علیخان نے دیدیا اور وہ اطاعت انگریزی
مین آگیا تہا سرکار مین ضبط ہوئے اور علیمراد خان کے پاس صرف تین لاکھہ پچاس ہزار روپیہ
کا علاقہ باقی رہا جو اب تک اوسکے قبضہ مین ہے اور امرائے سندھ معزول شدہ سندھ سے نکالدیے

گئے اور ہر ایک کے لئے وظیفہ مقرر ہوئے بہ تفصیل ذیل خاندان خیرپور ایک لاکھ نواسی ہزار پانسو چالیس روپیہ خاندان میرپور ساٹھ ہزار دو سو روپیہ خاندان حیدر آباد ایک لاکھ تہتر ہزار تراسی روپیہ ہے ٭

ریاست خاندان جاورا

مسمی غفور خان جو پہلے پہل نواب دلاور خان فرمانروائے جاورا کا بندہ خسرپورہ نواب امیر خان والی ٹونک کا تھا اوسکے تعرفت وہ سرکار ہولکر میں نوکر ہوکر امارت کے درجہ کو پہونچا جب امیر خان مالوہ سے راجپوتانہ کی مہم پر گیا تو چند علاقجات ہولکر نے غفور خان کو اس شرط پر دیئے کہ وہ بالفعل چھ سو سوار نوکر رکھے جب علاقہ میں ترقی ہو تو سوار بھی زیادہ کرے ۱۸۱۸ء میں یہہ ریاست بے حفاظت انگریزی میں آگئی اوسوقت اس علاقہ کی نسبت امیر خان بھی معہد ہوا اگر مساعدت نہوا ۱۸۲۵ء میں غفور خان مرگیا اور اوسکا بیٹا غوث محمد خان بعمر دو سالہ نواب بنا گدی نشینی کے وقت حسب رضامندی انگریزوں کے اس رئیس نے دو لاکھ روپیہ نذرانہ ریاست ہولکر کو بھی دیا بڑی بیگم غفور خان کے کارپرداز ریاست کے ہوئی اور داماد غفور خان کا جہانگیر خان نائب قرار پایا کچھ عرصہ کے بعد کارپردازی بیگم کی برطرف ہوئے اور اجازت ہوئی کہ رئیس پانسو سوار پانسو پیادہ چار ضرب توپ اپنے پاس دوام کے لئے رکھے ۱۸۳۸ء میں یہہ انتظام موقوف ہوا اور بعوض فوج جو حسب ضرورت رئیس سے انگریز لیتے تھے نقد روپیہ ایک لاکھ پچاسی ہزار آٹھ سو دس روپیہ سالانہ لینا قرار پایا ۱۸۴۱ء کی مفسدہ میں بھی اس رئیس نے وفاداری ظاہر کی اور خدمات لائقہ بجا لایا تو وہ روپیہ کم ہوکر مبلغ ایک لاکھ اسٹھ ہزار آٹھ سو دس روپیہ باقی رہ گیا - غوث محمد خان کے وفات کے بعد عبداللہ خان اوسکا بیٹا جانشین و مالک نذہ وحیات موجود ہے - رقبہ اس ریاست کا آٹھ سو بہتر میل مربع ہے آبادی پچاسی ہزار چار سو چھپن نفری کی - آمدنی چھ لاکھ پچپن ہزار دو سو چالیس روپیہ فوج ایک سو پچہتر سوار چھ سو پیادہ سلامی تیرہ ضرب

توپ کی ہی اس ریاست مین ارہنی بہت عمدہ واسطے کاشت افیون کے ہے اوسکا صلات افیون کے ایکہزار صندوق سالانہ ہے ۔

ریاست خاندان ٹونک

بانی اس ریاست کا نواب امیر خان تہا جسنے ہولکر مرہٹے کے وقت بڑی توقیر پائی اور نوابی کا خطاب لیا اس نے سرکار ہولکر مین بڑی بڑے کارنمایان کئے اسکی فوج ہمراہی ہی بڑی بہادر تہی مالوہ کی ملک مین اونہون نے بڑی بڑی فتوحات کین دشمنون کے علاقہ مین بڑی بڑی لوٹ اور غارت کی اس نے اپنا علاقہ انگریزون کے دخل سے پہلے مالوہ مین علیحدہ کر لیا تہا جب انگریزون کے تحت مین یہہ ریاست آئی گورنمنٹ کا حکم ہوا کہ اصلی ریاست اس رئیس کی بحال رہیگی اور جسقدر علاقہ پیچے سے اس نے اپنے قبضہ مین کیا ہی وہ اسکا حق تصور نہین ہوگا سرکار اس رئیس کی حمایت اور حفاظت مین مصروف رہیگی بشرطیکہ یہہ رئیس انگریزی علاقہ مین بہر تاخت اور تاراج نہ کریگا اور تمام توپین اپنی بعد رکھنے چالیس توپون کے سرکار انگریزی کے پاس بعوض زر نقد کے فروخت کر ڈالیگا بلکہ اگر نواب انگریزی علاقہ مین آئندہ تاخت و تاراج کرنے کے لئے دست انداز نہوگا اور نہ انگریزون کے خیر خواہون اور دوستون کو ستائیگا تو کچہہ علاقہ اوسکو ہولکر کے خاص علاقہ سے بہی دیا جائیگا چنانچہ نواب نے یہہ سب امر منظور کر لئے اور نواب کو صاحبان انگریز نے سوای اوسکے پہلے علاقہ کے علاقہ ضلع رم پورہ دیا تین لاکہہ روپیہ قرضہ بہی عطا کیا جو آخر کار معاف ہوا علاقہ بلول اوسکے فرزند کو تاحین حیات جاگیر مین ملا بلول کے علاقہ کے عوض بارہ ہزار پانسو روپیہ سالانہ نقد نواب کے بیٹے کو ملتا تہا اور تعصیل علاقہ مذکور کی اوسکے ماتحت رکہنی گورنمنٹ کو منظور رہتی نواب امیر خان بہادر نہایت دیندار اور سخی اور بہادر آدمی تہا آخر ۱۸۳۴ء مین مرگیا اور اوسکا فرزند نواب وزیر محمد خان جانشین ہوا اس نے ۱۸۵۷ء مین انگریزون کے ساتہہ وفاداری ظاہر کی اور مورد تحسین و آفرین

ہوا مگر جب عہد گورنری جان لارنس صاحب گورنر جنرل کا آیا تو یہ سنکے کہ ٹونک مین ایک بنیا کا خون نا حق ہوگیا تہا نواب ریاست سے معزول اور اوسکا نواب ابراہیم خان جانشین ہوا اور نیابت ریاست کے افتخار الامراء فخر الملک صاحبزادہ محمد عبد اللہ خان بہادر قائم جنگ کو عطا ہوئی رقبہ اس ریاست کا آٹہہ سو میل مربع ہے آبادی ایک لاکہہ بیاسی ہزار نفری کی آمدنی سالانہ آٹہہ لاکہہ روپیہ جیہہ سو سوارون کی فوج اور توپخانہ سلامی سترہ ضرب توپ کی ہی کچہہ خراج یا فوج یہہ پولیس گورنمنٹ کو نہین دیتا استحقاق جانشینی کا از روی حق وراثت شرع محمدی کے

تیسرا حصہ سلاطین انگریز کی حالات مین ابتدائے سلطنت سے فرمانفرمائے زمانہ حال کوین وکٹوریا ملکہ معظمہ کے عہد سعادت مہد تک

انگلستان کا ملک ابتدا مین قوم گال یعنے فرانس کے متوطنون سے آباد ہوا چنانچہ ابتک اوس قوم کے لوگ اس ملک کے کئی قطعون مین پائے جاتے ہین اور اون مین سے بعضے وہی قدیم زبان اپنی بولتے ہین قدیم زمانہ مین کسیکو اسکی خبر نہ تہی مگر ایکہزار نو سو برس کا عرصہ ہوا ہے کہ روم کی بادشاہ قیصر جولیس نے اس جزیرہ کو معلوم کیا اور فوج لیکر اسپر یورش کی اوس زمانے مین اس سرزمین کو برطانیکا کہتے تہے اور رہنے والے جزیرے کے محض جاہل بے علم وہنر وحشی خارج از آدمیت تہی بعض اون مین سے جانورون کی کہال اپنے بدن کا لباس بناتے اور پوستین پہنتے اور بعض برہنہ اور زادے بے جامہ ویسے لباس پہرا کرتے تہے کچہہ پہننے اور اوڑہنے کے اونکو عادت وتمیز نہ تہی سوائے مچھلی کے گوشت اور جنگلی جانورون کے اور کوئی چیز اونکی خوراک نہ تہی اعلے درجہ کی زینت اور سنگار اس قوم کا اوسوقت یہہ تہا کہ اپنے بدن کو کئی طرح کی رنگون سے رنگ لیتے چونکہ ان کی خوراک کا گزارہ صرف شکار کے گوشت پر تہا آپنی ہتیار قسم چھرا وغیرہ ان کے پاس ہر وقت موجود رہتا تہا مذہب مین یہہ لوگ فرنگستان کے شمالی متوطنون کی مانند بت پرست تہی اور پتہر کے بڑے بڑے

کول ستون میدان مین کھڑے کرکر اور اون کے بیچ مین ایک بڑا پتھر رکھکر اوسپر جانورون کے قربان کرتے بعض اوقات انسان کی قربانیان قوم مین آئین اور انسان جانورون کی طرح بتون کے آگے ذبح کئے جاتے تھے عملداری سب صوبون کے جداجدا تھی ایک ایک سردار ہر ایک مقام پر حکومت کرتا تھا لیکن ضرورت کے وقت سب کے سب آپس مین متفق ہوجاتے تھے اور تمام صوبون مین سے ایک شخص کو صاحب عقل و بہادر چنکر حاکم و مختار بنا لیتے اوسوقت جنگ و صلح کے باب مین اوسکو کامل اختیار ہوتا پیدل فوج اور سوار ضرورت کے وقت بہت سے جمع کرلئے جاتے اکثر پہلوان لڑائی کے وقت رتھون پر سوار ہوکر میدان جنگ مین جاتے تھے آخر حضرت عیسے علیہ السلام کے ظہور سے چھین برس پہلے قیصر روم نے اس جزیرہ پر یورش کی اور اس جزیرہ کے رہنے والے لوگ گرزاور نیزہ اور تلوار سے خوب لڑے اور دشمن کو پسپا کیا چند حملون کے بعد قیصر نے ۴۳ء مین اس جزیرہ پر اپنا عمل و دخل کرلیا اوس کے وقت ان کے سند مسار ہوئی بت توڑے گئے اوسوقت اگرچہ برطانیکا مین رومیون کا تسلط ہوگیا تھا لیکن شمالی حصہ اس کا جسکو اسکاٹلنڈ کہتے ہین بسبب اسکے کہ اوس سرزمین کے رہنے والے سخت جنگجو و بہادر و جفاکش تھے رومی فتح نہ کرسکے بلکہ رومیون نے اون کے حملے روکنے کی واسطے مٹی کی ایک بڑی لمبی اور اونچی دیوار دو نو علاقون مین جو ادی مدت مدید تک عملداری قیصر روم کی اس علاقہ پر رہے آخر جب قیصریہ خاندان کی عملداری کو ضعف آگیا تو ۴۱۰ء مین قیصر ہنوریس یا شاہ ولنٹین نے اس جزیرہ سے اپنی فوج اور کارپرداز بلوالئے اور اس علاقہ کو مطلق العنان کردیا اس عرصہ مین اسال کی عرصہ مین اس جزیرہ والون نے بہت سی رسمین رومیون کی اختیار کرلین اور مذہب بھی رومیون کا اسلام مین رائج ہوگیا بادشاہ کی فوج کی واپسی کے بعد اس سرزمین پر اسکاٹلنڈ کے لوگون نے غارت و تاراج کا تہہ و بالا کیا اور طرح طرح کے ظلم کرنے شروع کئے جب یہ عاجز آئے تو انہون نے نہایت عجز کے ساتھ قیصر روم کی خدمت مین عریضہ لکھا اور التجا کی کہ بادشاہ دوبارہ اپنی فوج اس ملک مین بھیجے اور پھر اس

علاقہ کو اپنے تصرف مین لایا مگر قیصر نے ان کے عریضہ پر کچھ لحاظ نکیا اس نا امیدی کے بعد انہون نے علاقہ سیکسنی ملک جرمن کے رہنے والون سے جو بڑے بہادر اور شجاع مشہور تھے مدد طلب کی اور انہین مین سے ایک فرقہ قوم انگل بہادر سب اپنا ہجوم لیکر انملک مین آئے اور ایسے قابض ہوئے کہ اون کے نام سے یہہ سرزمین انگلنڈ مشہور ہوگئی کیونکہ انگل قوم کا نام ہی اور لینڈ زمین کو کہتے ہین یہہ قوم اسکاٹ پر غالب آئی اور برطانیہ سے قبضہ اونکا بالکل اوٹھا دیا اور قوم اسکاٹ اس علاقہ کی حکومت چھوڑ کر اپنے علاقہ کو چلے گئے قوم سیکسن انگل کا قبضہ جب بخوبی اس ملک مین ہوچکا تو اونہون نے قوم برطانیہ قدیمی رہنے والون کو بالکل اس علاقہ کی حکومت و ملکیت سے جواب دیا اور یہہ اونکا منہہ دیکھتے رہ گئی کامل قبضہ کے بعد قوم انگل کی حکومت سات حصون مین منقسم ہوگئی چنانچہ اون کے سات راجا تبتک مشہور ہین کسیقدر مدت کے بعد وہ ساتون راج ایک ہوگئی اور ایک شخص مسمی

ایکبرٹ یا ایگبرٹ

کہ قوم سیکسنی کے لشکر مین نامی گرامی بہادر تھا فرمان فرما بنا اس نے ساتون صوبون پر غالب کر ایک سلطنت قایم کرلی اور ملک کے دانشمندون و اکابرون نے جمع ہوکر ۸۲۷ء مین اسکو بادشاہ مقرر کرکے تخت سلطنت پر بٹھلایا اور اسکی تخت نشینی سے چند سال اول عیسائی مذہب اس جزیرہ مین رایج ہوگیا اس مذہب کے اجرائے سے اول لوگ طرح طرح کی اعتقاد اور قسم قسم مذاہب کے پابند تھے اور بت پرستی بہت رایج تھی اولیا اور زاہدون کی نسبت لوگون کو ایسا اعتقاد تھا کہ اونکو خدا کی خدائی مین شریک تصور کرتے تھے اور اگر کسی سے کوئی گناہ کبیرہ سرزد ہوجاتا تو عبادت گاہون مین نذر نیاز دینے سے اوسکا عوض اور ترجانا تصور کرلیتے تھے عیسائی مذہب کے رواج پانیسے یہہ باتین سب جاتی رہین اور بادشاہ کی دانشمندی اور انتظام کی خوبی سے ملک مین شایستگی پھیلی بازوت کا اختراع ہوا اور قطب نما کے ایجاد سے قوم مین آکر دریائے سفر دور دراز آسان طور سے طے ہونے لگی

جہاپہ کے ایجادنی بہی ظہور پکڑا اس بادشاہ کا اگرچہ اصلی وطن بہی ملک تہا مگر تربیت اس نے فرانس مین پائی تہی اور عقل و دانش مین اپنے ہم قوم لوگون پر سبقت لے گیا تہا اور اسکے عہد مین بہت مرتبہ ڈنمارک والی لوگ انگلستان پر حملے کرتے رہے مگر قابض نہ ہوئے اور اس نے اون کو جہاز سے اوترنے بہی نہ دیا لب دریا اون کے مقابلہ کے لئے جاتا رہا اور وہ ناچار ہوکر اپنے جہاز واپس لیجاتی رہے گیارہ سال تک اس نے سلطنت کی سنہ آٹہ سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا اسکے مرنے کے بعد اسکی شہزادہ اتہل ڈلف فرمانفرما ہوئی۔

شاہ اتہل ڈلف

یہہ بادشاہ خدا پرست عابد تہا اسکے اوقات سلطنت کے کام مین کم اور عبادت مین بہت مصروف ہوئے اس کے وقت ہی قوم ڈین یعنے ڈنمارک نے دو مرتبہ انگلستان پر حملہ کیا اور شکست کہاکر لوٹ گئی آخر اونہون نے یہہ تجویز کی کہ ایک جزیرہ مین جسکا نام تہنت تہا اپنے آپکو مستحکم کرلیا چونکہ وہ جزیرہ بہت نزدیک تہا بہت مرتبہ وہان سے حملے کرکر آئے اور ملک کو لوٹ کرلے گئے وہ لوگ نہایت بے رحم تہی عورت مرد بچہ سب کو تہہ تیغ کردیتے انگلستان والے بڑی بہادری سے اونکا مقابلہ کرتے رہے اور دشمن کو اپنے ملک پر قابض ہونے نہدیا یہہ بادشاہ ملک کی آمدنی مین سے دسواں حصہ دین مسیحی کے خادمون یعنے پادریون کو دیتا رہا آخر سنہ آٹہ سو ستاون عیسوی مین مرگیا اوسکے مرنیکے بعد اوسکے تین فرزند۔

شاہ اتہل بلڈ۔	وشاہ اتہل برٹ	وشاہ اتہل رڈ

ایک دوسرے کے بعد جانشین ہوئے مگر اون کی حکومتے استحکام نہ پکڑا پہلے اتہل بلڈ کی حکومت نے تو کچہہ پائداری نہ کی کہ وہ کم عقل و نادان و ذلیل آدمی تہا پہر اتہل برٹ اوسکی نسبت بالیاقت ہوا اور سنہ آٹہ سو چہیاسٹہ عیسوی مین مرگیا پہر شاہ اتہل رڈ تخت نشین ہوا اور ملک مین انتظام کی صورت نمودار ہوئی یہہ بادشاہ جنگ و لڑائی کے فن مین صاحب کمال تہا قوم ڈنمارک نے اسکے وقت بڑی لشکر کے ساتہہ انگلستان پر یورش کی مگر یہہ بادشاہ اون کے حملون کو روکتا رہا اور ملک پر اونکو قابض ہونے نہدیا اخیر حملے مین ڈین لوگ چکلہ ٹائنگم مین جو انگلستان

کے متعلقات سے ہے اگر قائم ہوگئی بادشاہ اون کے مقابلہ کے لئے سوار ہوا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بادشاہ کو سخت زخم آیا جسسے وہ جان بر نہوا اسکی وفات کے بعد اوسکا چھوٹا بھائی۔

شاہ الفرڈ

بادشاہ ہوا اوسکے عہد مین بھی قوم ڈنمارک نے انگلستان پر متواتر حملے کئے اور یہہ بادشاہ جہین لڑایان بحر و بر مین اون سے لڑا اور ایکمرتبہ چنک نواز کا بھیس بدلکر فنیم کے لشکر مین گیا اور تمام حال اور یورش کے موقعے دریافت کرکے واپس آیا اور نئے الفور فوج تیار کرکے اونپر چڑہ گیا اور فتح پائی اس بادشاہ کا خطاب الفرڈ عظیم تہا اور فی الحقیقت وہ اسی خطاب کے لائق تہا کیونکہ اوس نے اپنے اچھے آئین ایجاد کئی عمدہ قوانین رائج فرمائے اہل جرم و قصور کو سزا اوسکے دربار سے پنچایت کی تجویز سے ملتی رہی الفرڈ نام ایک مدرسہ بھی اس نے بنوایا اور تعلیم شروع کرائی اسکے وقت انگلستان کے لوگ تین فرقون مین منقسم تہے ایک امیر و حاکم دوسرے آزاد تیسرے غلام ان سب کو علم سے کچھ بہرہ نہ تہا مگر بادشاہ بذات خود لئیق و صاحب علم و ہنرمند تہا ہر روز آٹھ گھنٹہ وہ کتابون کے مطالعہ مین صرف کرتا ملک کے خراج کا انتظام اسنے کمال نیک نیتی سے کیا اور زر خراج حصہ مقررہ پر رعایا سے لیا خرچ فوج اور ملک کا جدا اور سخاوت کا جدا رکہا دن اور رات کے اوقات کے تقسیم اوس نے تین حصص پر کی ایک مین سوتا اور کہانا اور ہوا خوری کو سوار ہوتا ایک حصہ مین ملکی امورات کے انتظام کا کام ملحوظ خاطر رکہتا تیسرا حصہ خدا کی عبادت اور بندگی و نماز مین صرف کرتا اس بادشاہ کے عہد مین گھنٹہ گھڑیال گھڑی اوقات شناسی کا آلہ کوئی نہ تہا اس نے موم بتی کا ایجاد کیا کہ ایک حصہ اوسکا ایک گھنٹہ مین جلتا وہ بتیان دنرات جلتی رہتین اور وقت اونسے پہچانا جاتا یہہ عادات بادشاہ فی کسی سے سیکہی نہ تہین بلکہ عقل خداداد سے اوس نے آپ نکالین تہین غرض اسکا زمانہ بڑے امن چین و آرام کا زمانہ تہا خونریزی و قزاقی و چوری کو اس نے ایسا موقوف

کیا کہ لوگ اسکے سایہ عاطفت مین نہایت آرام سے گزارہ کرتے رہے سب سے اول اسنے انگلستان مین پختہ اسٹیشن کا پرزہ پکایا اور اپنا خاص محل پختہ بنواکر نام آوری حاصل کی اس سے پہلے عام لوگ توخس پوش گھرون مین رہتے تھے اور دولتمندون کے چوبی مکان بنے ہوئے تھے آخر اس نیک نام بادشاہ نے سنہ نوسو عیسوی مین انتقال کیا پچپن سال کی عمر پائی اسکے مرنے کے بعد

شاہ ایڈورڈ اول وشاہ اہل اسٹن وشاہ ایڈمنڈ اول وشاہ ایڈرڈ وشاہ ایڈوی وشاہ ایڈرچہ بادشاہ

نوبت بنوبت تھوڑی مدت سلطنت پر فرمانفرما رہے پھر

شاہ ایڈورڈ دوم

فرمانروا مملکت انگلستان کا ہوا اسکے عہد مین بجز موت اس بادشاہ کے اور کوئی بات لائق تحریر نہین ہے اور وہ اسطرح پر وقوع مین آئی کہ بادشاہ ایک روز قلعہ کرف کے نزدیک جس مین اوسکی خوشدامن کا گھر تھا سیر و شکار کی تقریب سے گیا پارکاب چند ان لشکر تھا صرف چند آدمی ہمراہ تھے اوسوقت بادشاہ کو منظور ہوا کہ اپنی ساس سے ملاقات کرے اور خانہ بے تکلف جانکر تنہا وہان چلا گیا اور بعد ملاقات پانی مانگا نوکر نے جب پیالہ پانی کا لاکر دیا بادشاہ کے خسر نے جسکی سازش بادشاہ کے مخالفون سے ہو چکی تھی اپنے نوکر کو اشارہ کیا کہ بادشاہ کا کام تمام کرے نوکر نے ایک پیش قبض ایسا بادشاہ کے پہلو مین مارا کہ پیٹ چاک ہو گیا بادشاہ اوسی حالت مین وہان سے اوٹھ کھڑا ہوا اور گھوڑے پر سوار ہو کر ارادہ جانے دار الخلافت کے سرپٹ گھوڑا ڈالا چونکہ خون کا فوارہ جسم سے جاری تھا راستہ مین ناطاقت ہو کر گھوڑے سے گرا مگر گھوڑے سے علحدہ نہوا اور ایک پانوز کاب مین اٹکا رہا گھوڑا بے تحاشا دوڑا چلا جاتا تھا اس تکلیف مین بادشاہ کا دم آخر ہوا اوسکے مرنے کے بعد

شاہ اہل رڈ دوم

تخت نشین ہوا اس نادان اور نامرد بادشاہ کے وقت مین قدیمی دشمن اور غنیم قوم

ڈین نے کہ شاہ الفرڈ اور اوسکے جانشینون کے شعور اور حوصلے کے سبب سے مدت تک انگلستان مین نہ آسکی تہی اور فرانسیس کے ملک مین سکونت کی ہوئی تہی پھر ادہر کو متوجہ ہوئی جب ڈین کا بیشمار لشکر داخل انگلستان ہوا بادشاہ نے اپنے آپ کو کمزور پایا اور بمصلحت ناردی اور بعوض جنگ کے زر خطیر دیکر دشمن کو راضی کیا اور وہ قوم بیشمار دولت لیکر واپس چلی گئی اون کے جانے کے بعد بادشاہ اسقدر دولت ڈینی سے بچتا یا اور رافروختہ ہوکر حکم دیا کہ قوم ڈین کا جو آدمی انگلستان مین موجود ہو قتل کیا جائے چنانچہ حکم کی تعمیل ہوئی اور صدہا آدمی مارے گئے یہہ حال جب ڈین قوم نے سنا پھر فوج جمع کرکر انگلستان کو آئے شاہ اہل رڈ دار الخلافہ سے بھاگ کر اپنے بہنوئی سمی اچاڈ کے پاس جو نارمن کے ملک کا ڈیوک یعنے صوبہ تہا بھاگ گیا اوس کے بھاگ جانے کے بعد

شاہ سوین قوم ڈین و شاہ ایڈمنڈ ایرن سیڈ

انگلستان پر قابض ہوا سنہ ایکہزار چودہ عیسوی مین اسکے تخت نشینی عمل مین آئی اور چند ماہ سلطنت کرکے مرگیا رعایا نے پھر شاہ اہلرڈ کو جو نارمن کو بھاگ گیا تہا بلایا اور سلطنت اوس کے حوالہ کی وہ بہی بہت جلد مرگیا اور ایرمنڈ ایرن سیڈ بادشاہ نے سلطنت پائی یہہ خبر پاکر شاہ سوین ڈین کا بیٹا قانوت نام چالیس جہاز جنگی لیکر انگلستان پر چڑہ آیا شاہ ایرمنڈ ایرن سیڈ بہت سے لشکر کے ساتہہ اوس کے مقابلہ کو نکلا ابہی کوئی مقابلہ نہین ہوا تہا کہ فریقین کے امیرون و مشیرون نے درمیان آکر باہم مشورہ کیا کہ دونو عہدیدار بادشاہت کے اس بادشاہت مین بہیم و شریک ہین چنانچہ اسی بات پر فیصلہ ہوا اور نصف نصف علاقہ پر دونو بادشاہ قابض و دخیل ہوئے ایرمنڈ ایرن سیڈ تہوڑے عرصہ تک حکومت کرنے پایا زیادہ سلطنت اوسکو نصیب ہوئی کیونکہ قانوت کے بہکانے سے تہوڑے عرصہ مین اوسکے رفیقون نے اوسکو قتل کر ڈالا۔

شاہ قانوت

یہہ بادشاہ ۱۰۱۸ سنہ ایکہزار سترہ عیسوی مین تخت نشین ہوا اور بلا شرکت غیرے تمام علاقہ انگلستان کا بادشاہ کہلایا یہہ بادشاہ نہایت دانا و عقیل و ہنرمند تہا ابتدا عمر مین اوس نے بڑی بڑی بہادریان کین اور تمام لوگون کو سیدہا کیا آخر عمر مین خدا پرستی و بندگی کا شیوہ اس نے ایسا اختیار کیا کہ لوگ اسکے طریق و عادت سے خوش رہتے چونکہ اسکے دربار مین خوشامدی لوگ بہت جمع تہے اکثر اوقات وہ اسکو اسقدر سراہتے اور تعریف کرتے کہ اسکو وہ باتین ناگوار گذرین اسواسطے اس نے عام حکم جاری کردیا کہ میرے روبرو کوئی میری تعریف کا کلمہ زبان پر نہ لائے قوم ڈین کے لٹیرون کی فساد جو دو سو برس سے چلا آتا تہا وہ اسکے وقت مین بند ہوا موقوف ہوا انصاف و عدالت اس بادشاہ کی تمام بادشاہون مین مشہور ہوئی اور رعیت اسقدر اسکی حکم پر جانفشان تہی کہ کسیکو اسکے حکم کی تعمیل مین عذر نہ تہا جب اس بادشاہ کے سب مراد دل پوری ہوئین اور کوئی بدخواہ و دشمن نرہا تو دنیا کی حکومت سے بدل برداشتہ ہوا اور عاقبت کی درستی کیطرف متوجہ ہوا اور ایک مکان عبادت گاہ بناکر اون لوگون کی ایذا کی خوف سے جو دشمنون کے لشکر سے ماری گئی تہے نماز و عبادت مین مشغول ہوا مگر رعیت کو سلطنت سے علیحدگی اسکی منظور نہوئی اور سب نے مجبوراً اسکو پھر حکومت کے کام مین مصروف کیا کیونکہ اس کی تقریر نہایت خوش تہی اور کلام نہایت رنگین جس سے لوگ خط حاصل کرتے تہے آخر یہہ بادشاہ بکمال نیکنامی نوے سال کی عمر مین مرگیا اور سنہ ایکہزار چالیس عیسوی مین دنیائے فانی سے کوچ کیا اور اسکا بیٹا شہزادہ ہرلڈ تخت نشین ہوا۔

شاہ ہرلڈ اور شاہ ہارڈی قانوت

شاہ قانوت کی مرگ کے بعد چھوٹا بیٹا اوبکا شاہ ہرلڈ جانشین ہوا مگر کسقدر عرصہ کے بعد ہارڈی قانوت بڑا بیٹا شاہ قانوت کا ڈنمارک کے علاقہ سے آیا اور تخت کا دعویدار ہوا چونکہ بادشاہ کا وہ بڑا بیٹا تہا سب نے اوسکے دعوی کو تسلیم کرلیا اور تخت سلطنت اوسکے

حوالہ کیا مگر اوس نے اس نعمت کے قدر نہ کی بادشاہ ہوتے ہی طرح طرح کے ظلم و فساد و آزار یان شروع کین اور رعایا کو لوٹ کر برباد کر دیا اوس کے ظلم و تعدی سے تمام رعایا عام و خاص ناراض ہوگئی ارکین دربار بھی بگڑ گئے اور سب نے ملکر اوسکو تخت سے اوتار دیا اور پنچا ہا کہ پہر ڈین قوم کا کوئی بادشاہ انگلستان پر فرمان فرما ہو و بصلاح ہمہ گر سب نے ایڈورڈ نام شاہ اتھل رڈ سکین کے بیٹے کو بادشاہی دی اور سلطنت کا تاج پہنایا +

شاہ ایڈورڈ تیسرا

اس بادشاہ کا عہد عین انصاف اور امن کا زمانہ تہا اس نے قوم ڈین اور سکسین اور انگریز کو یکسان اور برابر رکھا اور تینون قومین نہایت محبت و اختلاط سے شاہی دربار مین کام کرتے رہتین قوم ڈین کے علما کی بادشاہ نے اسقدر خاطر کی کہ اونہون نے اسکو دلی شہور کر دیا آخر کو بادشاہ سلطنت سے دل برداشتہ ہوکر کئی برس نماز مین مشغول رہا جب پچہتر برس کی عمر گذر چکی جلوس کے پچہتیسوین سال سنہ ایکہزار چھیاسٹہ عیسوی مین بیمار ہوکر مر گیا چونکہ اسکا کوئی فرزند وارث تخت و تاج نہ تہا سمی ہرلڈ ایک امیرزادی نے جو شاہ ایڈورڈ کے متوسلون مین سے تہا سلطنت پائی

شاہ ہرلڈ دوسرا

یہہ بادشاہ اگرچہ شجاعت و عدالت کے اوصاف سے موصوف تہا مگر بسبب اسکے کہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اکثر لوگ اسکی تخت نشینی سے رضامند نہ تہی تہوڑے عرصہ کے بعد ڈیوک ولیم جو علاقہ نارمنڈی ملکت فرانس کا صوبہ اور شاہ ایڈورڈ کے چچہ کا بیٹا بہی تہا انگلستان کی سلطنت کا دعویدار ہوا اور تین سو جہاز جنگی ہمراہ لیکر انگلستان مین آیا جب جہازسے اوترا اتفاقاً گر پڑا امیرون نے بدشگونی کا خیال دور کرنے کے لئے عرض کی کہ آپ کو مبارک ہو یہہ ملک بیشک آپنے فتح کر لیا کیونکہ جہاز سے اوترتے ہی آپنے زمین پر اپنا سایہ ڈالا ہے اور زمین آپ کی وجود ذی جود کے فیض سے بہرہ مند ہوئی نارمن کا لشکر کہ تعداد مین ساٹہہزار تہا قصبہ ہیسٹنگس کے پاس ٹہہرا ادہر سے شاہ ہرلڈ اپنی فوج کہ دشمن کے

فوج سی بہت کم تہی ہمراہ لیکر مقابلہ پر گیا دونو بادشاہون مین سخت لڑائی ہوئی انگلستان کی فوج باوجودیکہ کم تہی نہایت تیزی وتندی کے ساتہہ لڑی اور دشمن کے حملون کو روکا آخر شاہ ہرلڈ اپنے دو بہایون کے ساتہہ عین جنگ مین مارا گیا اور نارمن کی فوج فتحیاب ہوئی یہہ لڑائی انگلستان کی بڑی لڑایون مین شمار ہوتی ہے کیونکہ اس مین بیس ہزار انگریز اور پندرہ ہزار فوج طرف ثانی کی کام آئی تہی۔

شاہ ولیم ناصر یا ولیم فتحمند

شاہ ہرلڈ کے مارے جانے کے بعد شاہ ولیم جو انگلستان پر فتحیاب ہوا تہا تخت نشین ہوا اس بادشاہ کو مورخ بڑا سپاہی اور بہادر دلیر صاحب جرات دوراندیش ہوشیار خبردار شمار کرتے ہین سیاہ کی وسطی اگرچہ یہہ سخت گیر تہا اور تشدد وتہدید سی کام لیتا تہا مگر اونکی خاطر بہی بہت کرتا تہا لڑکپن کے زمانہ سی یہہ بادشاہ ہمیشہ لڑایون اور معرکون مین رہا اور سپاہگری اور لڑائی کے فن مین اوستاد بنا اور بسبب مضبوطی کے ہر طرح کی سختی یہہ برداشت کرسکتا تہا اپنے جسم مین بہی نہایت صاحب قوت وزور تہا اسکی کمان کا چلہ یہہ خود چڑہاتا تہا اور کسکی طاقت نہ تہی کہ اسکی کمان کو وہ چڑہا سکے تمام عمر یہہ ہر طرح کے خوف وخطر اور نفسانی لذتون اور عیاشی سی پاک رہا سوائے بادشاہ بیگم اپنی زوجہ کے تمام عمر یہہ کسی عورت کے ساتہہ ہم بستر نہوا رہزنی اور قزاقی کا انتظام اس نے اپنی مملکت مین ایسا کیا کہ قزاقون کی بیخ وبنیاد اکہاڑ ڈالی البتہ وصول معاملہ مین سخت گیر تہا روپیہ زمینداروں سے خلاف آئین معمولہ بہی وصول کرلیتا تہا دولت اسکے خزانہ مین بیشمار تہی اور تحصیلدارون کو اجازت حاصل تہی کہ جتنی بہی سکے رعایا پر وصول معاملہ مین ہوسکے کرین اکثر زمینداروں کی زمینین باقیات معاملہ مین نیلام ہوجاتین ناحق کے جرمانی اور ڈنڈ اکثر رعایا سے وصول کیے جاتے روپیہ کے خرچ کرنے مین بہی یہہ بادشاہ بخیل نہ تہا مگر بیفائدہ خرچ ایک کوڑی نہین ہوتی تہی فوج کی تنخواہ وقت پر تقسیم ہوجاتی تہی آخر سنہ ایک ہزار ستاسی عیسوی مین اس نے وفات پائی اور ولیم

روفس اوس کا بیٹا جانشین ہوا۔

شاہ ولیم روفس

یہہ بادشاہ ولیم فتحمند کا منجھلا بیٹا صاحب عقل و تدبیر شہزادہ تھا سب نے تخت نشینی کے لئے پسند کیا اور روفس خطاب دیا کیونکہ اس کے سر کے بال سرخ تھے اور روفس اوسکو کہتے ہین جسکے بال لخائی رنگ ہون تخت نشین ہوکر اس نے جور و ستم پر کمر باندہ لی اپنے ظلم سے رعیت کو بہت ستایا خاص و عام اسکی بدخوئی سے بیزار ہو گئے کیونکہ یہہ شخص بڑا متکبر اور بڑ بولا تھا اور ناحق خونریزی اور دیانت و شعور سے عاری ہو چکا تھا بلکہ مذہب سے برگشتہ ہو کر دین کے حلام کی ساتھہ بھی اس نے دشمنی شروع کی فضول خرچیون سے خزانہ خالی کر دیا قوم انگریز کے خون کا پیاسا ہو گیا باوجودیکہ اونہین کی حمایت و امداد سے بادشاہ بنا تھا تمام عمر اس نے شادی کی عورت کے ساتھہ نہ کی کسبی اور زناکار عورتون کے ساتھہ گزارہ کیا شکار کا بہت شوق رکھتا تھا اور اسی کام مین اسکی جان تلف ہوئی وہ واقعہ اسطرح پر ہے کہ ایک روز بادشاہ اپنے ہمصحبت امیرون کے ساتھہ شکار کھیلنے کے لیے جنگل کو گیا سب امیر سیر و شکار مین مصروف تھے اتفاقاً مسمی ٹرل ایک جوانمرد نے ایک ہرن کو کہ بھاگا جاتا تھا تیر مارا وہ تیر ہرن کو نہ لگا بلکہ ایک جنگلی درخت کو لگا جسکے پاس بادشاہ کھڑا تھا تیر درخت سے گذر کر بادشاہ کے سینہ مین آ لگا زخم کاری آیا جسے بادشاہ جان بر نہوا اور چند روز بیمار رہ کر مر گیا پوری ایکہزار ایکسو سنہ عیسوی مین یہہ واقعہ وقوع مین آیا چونکہ اس بادشاہ کا کوئی جانشین بیٹا نہ تھا اسواسطے بادشاہ کا چھوٹا بھائی ہنری تخت نشین ہوا ہنری کو بھائی کے مرجانے اور تخت کے حاصل ہونے کی اسقدر خوشی ہوئی کہ تخت نشینی کے شوق مین بھائی کے تجہیز و تکفین کے رسم بھی پوری ادا نہ کی۔

شاہ ہنری پہلا

یہہ بادشاہ انگلستان کے نیک بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے کیونکہ خالق حقیقی نے ظاہری

دبالمنی خوبیان عطا فرمائی تہین لمبا قد فربہ بدن بامہیت رعب دار شکل بادشاہی سجاوٹ
چہرہ نہایت خوبصورت تہا کلام بہی نہایت شیرین نیک اخلاق تہے عدل و انصاف و غریب نوازی
رعیت پروری مین طاق یگانہ آفاق تہا ظرافت و خوش طبعی بہی اسکی مزاج مین تہی مگر بے
موقع اوسکا استعمال نہین ہوتا تہا جسسے سلطنت کی رعب مین خلل پیدا ہو چونکہ فصاحت و خوشکلامی
و تحریر و تقریر مین اسکو کامل مہارت تہی شاہ نہری فاضل اسکا خطاب ہوا تمام عمر مین ایک صریح زیادتی
و ظلم اس سے واقع ہوا کہ اپنے بہائی رابٹ کو اس نے قید کیا اور طرح طرح کے ظلم اوسپر روا رکہے
پینتیس سال تک اس نے نہایت شان و شوکت کے ساتہہ سلطنت کی ستر سال کی عمر پائی سنہ
اکیہزار اکیسو چونتیس عیسوی مین مرگیا چونکہ اسکا بیٹا کوئی نہ تہا مرنے کے وقت اس نے وصیت کی
کہ میرے بعد میری بیٹی مسمات مٹلدہ وارث تخت و تاج ہو مگر بادشاہ کے مرنے کے بعد اوسپر
تعمیل نہ ہوئی اور بادشاہ کا بہانجا اسٹیون براہ زبردستی تخت نشین ہوا *

شاہ اسٹیون

یہہ بادشاہ تاریخ کی کتابون مین غاصب لکہا گیا ہی کیونکہ انگلستان کی سلطنت اسکا حق نہا
مٹلدہ حق دار کا حق چہین کر یہہ بادشاہ ہوا اگرچہ اسنے سلطنت مین اس نے رعایا کی تسلی
و دلدہی کی مگر آخر کو زور و تعدی پر کمر باندہ لی اور انگلستان والون نے اسکے عہد مین بڑی بڑی
مصیبتین اوٹہائین جب یہہ حالت ہوئی تو مسمات مٹلدہ نہری اول کی لڑکی نے اپنے باپ کے
وصیت کے بموجب انگلستان کے تخت کا دعوی کیا اور بڑی فوج جمع کر کر میدان جنگ مین آئے
پہلی لڑائی مین شاہ اسٹیون فتحیاب ہوا مگر چونکہ انگلستان کے لوگ مسٹلدہ کی حق رسانی پر راضی
تہے دن بدن مٹلدہ کی فوج بڑہتی گئی اور اخیر جنگ مین مٹلدہ فتحیاب ہو کر تخت نشین ہوئی
اور شاہ اسٹیون یا زنجیر قید خانہ مین بہیجا گیا مٹلدہ نے تخت نشین ہو کر انگلستانیون
کے احسان بالکل لوح خاطر سے محو کر دیے اُمرای دربار اور عام رعایا پر طرح طرح کے
ظلم کرنے شروع کئے بد دماغی و بدکلامی سے اپنے خیرخواہون کو دشمن بنا لیا جب کوئی

دوست اوسکا تمام ملک مین نرہا تو بغاوت برپا ہوئی فوج وعیت نے بلوا کرکے دارالریاست کو گھیر لیا ملکہ تخت سے اوتاری گئی شاہ اشٹیون قید خانہ سے نکلکر دوبارہ تخت نشین ہوا یہہ خبر پاکر شاہ ہنری ملکہ مٹلدہ کا بیٹا شاہ ہنری اول کا نواسہ سلطنت کا دعویدار ہوکر نارمن کے علاقہ سے انگلستان مین آیا شاہ اشٹیون اوسکے مقابلہ مین کئی لڑایان لڑا مگر فتحیاب نہوا مگر بعد آخر فریقین مین یہہ بات قرار پائی کہ شاہ اشٹیون اپنی زندگی تک انگلستان کے تخت پر فرمانفرما رہے جب وہ مرجاوے تو شاہ ہنری مٹلدہ کا بیٹا اوسکی جگہہ تخت نشین ہو فریقین مین اسبات کے استحکام پر عہدنامہ تحریر ہوا اور ہنری بدستور نارمن کو واپس چلا گیا اس واقعہ کے بعد جب تھوڑی مدت گذری شاہ اشٹیون سنہ ایکہزار ایکسو چون عیسوی مین بقضائے الٰہی جان بحق تسلیم ہوا اور ہنری مٹلدہ کا بیٹا انگلستان کے تخت کا مالک بنکر تخت نشین ہوا۔

شاہ ہنری دوسرا

یہہ بادشاہ نیک رضم صاحب جرات جوانمرد دلیر عالی ہمت تیز فہم عقیل وہوشمند تہا بادشاہ ہوکر اسنے ملک کا انتظام بخوبی کیا نئے نئے عمدہ قانون وقاعدے اپنی عقل کے امداد سے جاری کئے اور رعایا کی خوشنودی اور آبادی ہر ایک کام سے مقدم سمجھی ہزارہا قصوروندون کا قصور اسنے اپنی رحم دلی سے معاف کئے مگر وہ جرم جسکی معافی سے رعایا کی حق تلفی ہوتی تہی اوس نے کبھی نہ بخشا مخیر اور سخی ایسا تہا کہ ہزارون روپیہ روز مرہ اسکے دربار مین غریبون اور محتاجون پر تقسیم کئے جاتے خشک سالی اور قحط کے موقع مین دس ہزار بیوا فقیر مفلس نادار آدمی روزمرہ پکا پکایا کہانا بادشاہ کے باورچیخانہ سے پاتا کرتا تہا علما وفضلا وعقلا اسکے دربار مین حاضر رہتے اور اون کی تقریرین بہہ توجہ دل سے سنتا اور اونکو نزد نقد وجاگیر سے خوش کرتا حافظہ اس بادشاہ کا ایسا اچہا تہا کہ جو بات ایک دفعہ سنتا یا جسکو ایکمرتبہ دیکہتا کبھی نہ بہولتا اگرچہ ہر ایک وصف سے

یہہ بادشاہ موصوف تہا مگر لڑائی کے حق مین تساہل کرتا اور کمال رحم دلی سے نہ چاہتا کہ کسی سپاہی کے خون کی ایک بوند زمین پر گرے اور اگر کوئی سپاہی کسی موقع پر مارا جاتا تو کمال افسوس کرتا اتنے اوصاف اسکے بیان ہو چکے اب عیوب اوس کے لکھے جاتے ہین کہ غضب وغصہ کی حالت مین اکثر بے اعتدالیان اوس سے وقوع مین آجاتے تہین حکومت کی مستی مین مغلوب الغضب بہی ہو جاتا تہا زناکاری کیطرف بہی اسکی رغبت تہی غیر عورتون کے ساتہہ صحبت رہتی تہی اور اوسکی بیگم اسباب سے سخت ناراض تہی اور غیرت کی آگ مین جلتی رہتی تہی آخر بادشاہ فی بیتیس ۳۲ برس سلطنت کے اٹہارہ سال کی عمر پاکے سنہ ایکہزار ایکسو نواسی عیسوی مین مرگیا اور اسکا بیٹا رچارڈ بہلا تخت نشین ہوا۔

شاہ رچارڈ پہلا المخاطب بشیر دل

یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد پہلوان جنگ آور سپاہی تہا اس کے وقت تمام انگلستان مین بڑہ کر کوئی بہادر سپاہی نہ تہا جنگ کے وقت یہہ اکیلا وہ کام کر دکہلاتا تہا جو ہزارون آدمیون سے ظہور مین نہ آتا تہا اس سبب سے اسکا لقب شیر دل قرار پایا اس نے انگلستان سے شام پر فوج کشی کی اور چاہا کہ بیت المقدس کے پاک زمین مسلمانون سے چہوڑا لی جب یہہ سمند سے اوترا تو صلاح الدین بادشاہ شام تین لاکہہ سوار کے ساتہہ اس کے مقابل ہوا مدت تک لڑائی ہوئی چالیس ہزار مسلمان اوس جنگ مین شہید ہوا بالآخر وہ لڑتے لڑتے تہک گئے مگر اس شاہ کا حوصلہ پست نہوا جب کئی دفعہ کی فتوحات کے بعد بیت المقدس کی سرحد پر پہونچا اسکی فوج نے ساتہہ نہ دیا کیونکہ فوج مین مجروح نصف سے بہی زیادہ تہی اور تمام لشکر بار بار جنگ کے لیے درماندہ ہو رہی تہے لشکر کے انکار کرنے سے بادشاہ آگے نہ بڑہا اور اوس مہم کو ناتمام چہوڑ کر واپس آیا مگر واپسی کے وقت بہی مسلمانون پر احسان دکہہ کر صلح کی اور سلطان صلاح الدین سے دو گہوڑے عربی جو ایک رنگ بے داغ مشکی تہے اور ایسی جوڑی گہوڑون کی اوسوقت سرزمین کے کسی بادشاہ کے پاس نہی پیشکش مین لئے وہان سے جب

واپس آیا وطن کے جانے کا شوق اسپر غالب ہوا اور چاہا کہ فوج اور مجمع لشکر سے اول جریدہ طور پر انگلستان کو جائے اس ارادہ پر لباس فقیرانہ زیب تن کیا اور تین برس کی لڑائی کے بعد وطن کو روانہ ہوا جب جرمن مین پہونچا وہان پہچانا گیا اور جرمن کے حاکم نے اوسکو قید کرلیا چار ماہ تک قید رہا اوسوقت انگلستان کے لوگ حیران تھے کہ بادشاہ کہان گیا لشکر بھی انگلستان پہونچ گیا مگر بادشاہ کا کوئی سراغ نہ ملا ارکین سلطنت نے جابجا دملک بملک جاسوس بھیجدیئے کہ بادشاہ کی تلاش کرین ایک جاسوس جب جرمن مین پہونچا تو اوسکو خبر ملی کہ ایک ولایت کا بادشاہ قلعہ کے فلان برج مین قید ہے جاسوس اوس برج کے نیچے گیا اور اپنے چنگ سے وہی گت بجانے لگا جو بادشاہ بجاتا تھا بادشاہ نے جب وہ گت سنی جان گیا کہ بیشک یہہ کوئی جاسوس میری حال کی تلاش مین آیا ہے بادشاہ نے بھی وہی گت بجائی اور اشارہ سے جاسوس کو اپنی موجودگی ثابت کرادی جب اس حیلہ سے انگلستان والون کو بادشاہ کا سراغ ملا تو ایک کروڑ روپیہ فدیہ شاہ جرمن کو دیکر اپنے بادشاہ کو چھوڑا لائے جب یہہ بادشاہ اپنی دارالخلافت مین آیا تمام زمانہ نے خوشیان منائین اور گھر گھر روشن ہوئی اوسوقت چند سردار جرمنی کہ بادشاہ کی ساتھہ آئے تھے یہہ حال دیکھکر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اگر شاہ جرمن کو اس دولت اور رعیت کی اطاعت کی خبر ہوتی تو پچاس کروڑ سے کم روپیہ لیکر نہ چھوڑتا چونکہ بادشاہ کی گمگشتگی و قید کی حالت مین جان نام بادشاہ کا بہائی فرمان فرماتہا اور بسبب جمع سلطنت کے اوسنے بادشاہ کے چھوڑانے اور روپیہ کی جمع کرنے مین دیر کی تھی اسواسطے بادشاہ نے دارالخلافت مین آکر اوسپر بہت عتاب کیا اور اوسکو قید کردیا بعد چند ماہ قصور معاف کیا اور فرمایا کہ جب یہہ گناہ بہائی کا مجھکو یاد رہیگا اوسیطرح بہائی کو یہہ میری معافی یاد رہیگی بعد ازان یہہ بادشاہ کئی لڑائیان فرانس والون سے لڑا اور فتحیاب رہا آخر عمر مین اسنے پھر لشکر جمع کیا اور چاہا کہ عرب پر چڑہائی کرے اور شام کے ملک کو فتح کرکے بیت المقدس پر

پر قبضہ پائے مگر عنصر دفانہ کی اس بادشاہ کی وفات کا ایک عجیب حادثہ ہے کہ ایک روز کسی شخص نے جو انگلستان کے رہنے والوں میں سے تھا ملک فرانس میں زمین کھودتے ہوئے دفینہ پایا اوس میں سے آدھا تو اوس نے خود چھپا لیا اور باقی بادشاہ کی حضور میں گذرانا بادشاہ نی تمام خزانہ کی ضبطی کا حکم دیا اوس شخص نے انکار کیا اور اپنا خزانہ قلعہ جاوس میں جا رکھا اور چند آدمیوں کے اتفاق سے قلعے کے دروازے بند کر لئے بادشاہ نی قلعہ کا محاصرہ کر لیا محاصرہ کے چوتھے روز بادشاہ قلعے کے چاروں طرف پھر رہا تھا اور موقع ملاحظہ کرتا تھا کہ کہیں قلعہ پر پوڑی لگانے کا موقع دستیاب ہو اتنی میں ایک برج سے ایک تیر انداز نے ایک تیر بادشاہ کی طرف چلایا اور بادشاہ کی شانہ پر لگا اگرچہ حکیم کاری نہ تھا جس سے جان کے جانیکا اندیشہ ہو مگر جراح نے تیر نکالنے کے وقت بے احتیاطی کی اور وہی زخم وبال جان ہو گیا تزع کی حالت میں بتعلیم ہوش و حواس خزانہ و ملک کا چہارم حصہ پنج قدیمی نوکروں کو دیدیا اور باقی تین حصص پر شاہ جان اپنے بھائی کو قابض و متصرف کیا اور اوس تیر انداز کو روبرو بلا کر پوچھا کہ مجھ سے تیرے حق میں کیا برائی ظہور میں آئی تھی کہ تم نے مجھکو تیر مارا وہ بولا کہ تم نے میرے باپ اور دو بھائیوں کو مار ڈالا تھا اس عداوت سے میں تمہاری قتل پر مستعد ہوا اب میں تمہارے قابو میں ہوں جو چاہو سو کرو مگر مجھکو خوشی یہہ ہے کہ میں نے ایک ظالم کے پنجہ سے خلقت کو چھوڑایا ہے بادشاہ کے دلپر یہہ جواب موثر ہوا اور حکم دیا کہ اس شخص کو سو روپیہ انعام دیکر چھوڑ دو اس بادشاہ نی دس برس سلطنت کیا تیئیس سال کی عمر پائی سنہ ایکہزار ایکسو ننانوے عیسوی میں مر گیا ایک بیٹا فلپ نام اس بادشاہ کا باقی رہا تھا مگر بسبب کم سنی کے وہ غیر منکوحہ عورت کے تھا سلطنت سے محروم رہا۔

شاہ جان

اس بادشاہ کا وجود بے جود میں لاکھوں عیب تھے رعایا سے کمال نارض تھی فاسق فاجر یہہ پرلے درجہ کا تھا دوستوں کو دشمن بنا لینا اس کی طبیعت کا خاصہ تھا ایسے ایسے کام

اسسے سرزد ہوئی جسسے اسکے رعب مین فرق آیا اور رعایا کی بہی حق تلفی ہوئی بزدلی
مجہولی حماقت نادانی عیاشی ناحق شناسی دغابازی فریب ظلم وستم بیرحمی اسکی آب وگل مین
بہری ہوئی تہی اسکے اراکین دربار وخویش واقارب وملازم لشکر وفوج اس سے تنگ گزار
رہتے نتیجہ اوسکا یہہ ہوا کہ ملک مین بے انتظامی پہیل گئی ساری صوبے زرخیز فرانسیس کے
ملک کے جو اسکو بہائی کے مرنے کے بعد حاصل ہوئی تہے سب اسکے تصرف سے نکل گئے اور یہہ باپ
دادا کا متروکہ وموروثہ مقبوضہ ہاتہہ سے کہو بیٹہا اسکے ظلم وزبردستی کی داستان طول
طویل ہین اکیرتبہ اس نے ایک یہودی پر ایکہزار اشرفی جرمانہ کیا یہودی مفلس تہا ادا نہ
کرسکا اوسپر اس نے حکم دیا کہ جب تک مجرم یہہ جرمانہ ادا نکرے ایک دانت اسکا ہر روز اوکہاڑا
جایا کرے چنانچہ سات روز مین سات دانت اوکہاڑے گئے جب یہودی ناچار ہوا
تو اوس نے اپنا گھر بار بیچکر جرمانہ ادا کردیا اور باقی کے دانت بچائے اس کے ظلم سے
ناراض ہوکر سب امیر اور صوبے بہر گئے اور جابجا جنگ کی آگ مشتعل ہوئی جسسے
بادشاہ کمال ناچار ونادم ہوا آخر صلح اسطرح ہوئی کہ آئندہ بادشاہ کو بذات خود
کسی امر مین حکم دینے کا اختیار نہو اہل مجلس جمع ہوکر ہر ایک امر مین حکم نافذ کیا کرین چنانچہ
بادشاہ نے مجبوراً یہہ امر منظور کیا اور نوشت لکہہ کر دستخط کردیئے یہہ سند اب تک
لنڈن کے عجائب گاہ مین رکہی تہی اور سند جلیل اسکا نام ہے انگلستانی رعایا کی آزادی
کی بنیاد وہی سند گنی جاتی ہے یہہ سند اگرچہ لکہی گئی اور دستخط بہی بادشاہی ہوگئے
مگر بادشاہ تہوڑی ہی مدت کے بعد اپنے عہد سے پہر گیا اور پوری تعمیل نہ کی جسسے
جب بادشاہ کو قول کا پورا نپایا تو پہر انحراف کو سراوٹہایا جابجا شور وفساد برپا ہوئے
مگر اوسی برس مین بادشاہ مرگیا اس کے مرنے کا احوال سطر جیرالڈ تواریخ لکہتے ہین کہ جب
رعیت جابجا اور صوبہ اسپر اطاعت سے نکل گئے تو بادشاہ نے چاہا کہ بزور شمشیر انکو سیدہا
کیا جائے اس ارادہ پر بہت سی فوج نوکر رکہی اور چاہا کہ اس لشکر کے ساتہہ تمام ولایت

مین گردش کرے متمرد رعیت کو سزا دیوے جب یہہ فوج آہستہ ہوکر سمندر کے کنارے گئی رات کو سمندر کے جوش سے ایسا پانی فوج کی فرودگاہ مین پہونچا کہ ہزارون سپاہی غرق ہوگئے لاکھون روپیہ کا اسباب بہہ گیا یا قیامہ بہیگ کر خراب ہوگیا اور شاہ خود بمشکل اوس آفت ناگہانی سے جان بر ہوا اور غم و غصہ مین مبتلا دار الخلافت کو آیا اور کمال غم و غصہ مین گرفتار ہوکر تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا اور وہ بیماری ایسی مہلک ہوئی کہ اکیاون برس کی عمر مین اٹھارہ سال حکومت کرکے سنہ ایکہزار دوسو سولہ عیسوی مین مر گیا اور اوسکا ولیعہد ہنری جانشین ہوا۔

شاہ ہنری تیسرا

اس بادشاہ کے خصایل بھی اسکے باپ کی طرح ناپسندیدہ تھے حکومت و عدالت و انتظام ملک کے طرف اسکی توجہ بہت کم تھی کیونکہ یہہ نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اور انتظام سلطنت کا اراکین دربار کے متعلق رہا بڑے ہوکر بھی اسکو وہی عادت بیغرضی و بے پرواہی کے دامنگیر حال رہی فضولخرچیون سے اس نے خزانہ خالی کردیا وہ فضول خرچی سخاوت نہ تھی بلکہ ناگاہ کامون پر وہ خزانہ خرچ کیا جاتا تھا حاصلات ملک مین کمال خسارہ پیدا ہوگیا رعایا لوٹی گئی خود بھی بادشاہ دولت مند نہوا بادشاہ کی غفلت اور تلون مزاجی و تنگ ظرفی و نا اقبالی و تکبر و غرور سے کئی خاندان برباد ہوگئے بہت بڑے عیب اس مین یہہ تھا کہ اہل غرض کے کہنے سے فی الفور ایک عزیز کو ذلیل کرڈالتا اسکے منہ لگائے ہوئے خوشامدی جسکو چاہتے برباد کرادیتے آخر الامر جب سب لوگ اس کے نالائق حرکتون سے تنگ ہوئے مسمی اندریشر ایک میر نے بادشاہ کی برخلاف ہنگامہ برپا کیا اور تمام رعیت اسبات پر مستعد ہوگئی کہ اسکو تخت سے اوتار دیجائے اور بعد بہت سی زور کد کے بادشاہ کے ہاتھ سے اختیارات لے لیے گئے اور یہہ تجویز قرار پائی کہ ہر ایک امر اہم کے انتظام کے وقت بادشاہ بذات خود حکم نہ دے بلکہ ایک مجمع عالیشان جمع ہو اور سوائے دربار کے بیرون

وہ پادریون وعلما وفضلا کے ہر شہر سے دو مرد اشراف اور ہر محلہ کے مختار باری باری طلب ہوکر مشورہ لیا جایا کرے بعد مشورہ وجواب وسوال جو بات سب کے پسند ہو اوسپر تعمیل ہو اس مجلس کا نام پارلیمنٹ رکھا گیا اور یہہ مجلس سب سے اول ۲۰ جنوری ۱۲۶۵ عیسوی مین منعقد ہوئی اور یہی مجلس ارکان ثلاثہ کی ہے جو اب بھی لنڈن مین جمع ہوتی ہی اور وہ تین رکن یہہ ہین اول سردار امیر دوم پادری سوم رعایا کے وکیل یہہ تینون ارکین جب تک کسی امر مین منظوری نہین دیتے کوئی تجویز کسی امر مین قایم نہین ہوتی جب اختیارات ملکداری کے بادشاہ سے چھنگئے تو صورت انتظام کی نمودار ہوئی آخر بادشاہ چونسٹھ برس کی عمر پاکر ۱۲۷۲ ایکہزار دوسو بہتر عیسوی مین بمقضائے الٰہی مرگیا یہہ پندرہ سال حکومت کے اور ایڈوارڈ نام اسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈوارڈ پہلا

یہہ بادشاہ نہایت حسین وجمیل ووجیہہ وخوبصورت بلند قد حسب اندام بہادر ودلاور اہل تاریخ اسکو نیک بادشاہون مین شمار کرتے ہین ملک کے انتظام وسلطنت کے کام مین بھی نہایت عقلمند وہوشیار وکامل اندیش تہا اس نے مسلمانون کے ساتھہ جہاد کیا اور چاہا کہ شام کا ملک فتح کرکے بیت المقدس پر قابض ہوجائے کنعان کے سرزمین مین یہہ مسلمانون کے ساتھہ بہت لڑایان لڑا اور فتح مندی نام آوری ظاہر کی اوس موقع پر ایک مسلمان بے دین کی حرارت اور مذہبی تعصب سے ایک تیز زہر آلود ایسا مارا کہ بادشاہ کے شانے مین لگا اوسسے سخت تکلیف ہوئی بلکہ زندگی کی امید قطع ہوگئی مگر بادشاہ بیگم نے جسکا نام الہنہ تہا اپنا منہہ بادشاہ کے زخم پر دھر کر سب زہر چوس لیا اور چوسکر پھینکے یا اس حیلہ اور تجویز سے بادشاہ کی جان بچی ابھی بادشاہ اوسی جہاد کے موقع پر تہا کہ انگلستان سے خبر پہونچی کہ اوس حاکم اسکاٹلنڈ کا انگلنڈ کی ماتحتی وحکومت سے نکلگیا اوس نے اپنی علیحدہ حکومت قایم کرنے نہین چاہتا کہ آئندہ وہ شاہ انگلستان کا ماتحت کہلائے انگلستان کا فوجدار اوس کے ساتھہ لڑا

مگر فتحیاب نہین ہوا یہہ خبر پاکر بادشاہ نے وطن کو مراجعت کی اور ایک لاکھہ سوار و پیادہ ہمراہ لیکر سکاٹلنڈ پر حملہ آور ہوا اور اس نے بھی بڑی مضبوطی کے ساتھہ مقابلہ کیا اور قصبہ فال کرک کے پاس فریقین مین لڑائی ہوئی جس مین بادشاہ فتحیاب ہوا اسکاٹلنڈ کی طرف سے پچاس ہزار سپاہی معرکہ مین کام آئے اور کئی سو باغی پاؤن مین بیڑیان ہاتھون مین ہتکڑیان گلے مین طوق مقید و محبوس بادشاہ کے روبرو حاضر آیا بادشاہ نے اوسکو سولی دیکر لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرادیئے اور اسکاٹلنڈ کا علاقہ اپنی حکومت مین لے لیا بلکہ علاقہ ویلز جو انگلنڈ کا تیسرا حصہ ہے اور حاکم اوسکا الگ تہا وہ بھی اس بادشاہ نے فتح کرلیا پارلیمنٹ کے مجلس کو بائیسوین سال جلوس مین اسنے پھر تازہ کیا اور حکم دیا کہ پادری و اُمرا و علما و فضلا اور عام و خاص رعایا کے وکلا جمع ہوکر ملک کے بہبودی کے لئے تدبیر کرین اور خاص یہ شرط اور پارلیمنٹ مین ایزاد ہوئی کہ بے مرضی پارلیمنٹ کے آمد و خرچ کا اختیار بھی بادشاہ کو حاصل نہو اس بادشاہ نے پینتیس سال سلطنت کے اٹھتر برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار تین سو سات عیسوی مین جان بحق تسلیم ہوا اور شاہزادہ ایڈوارڈ جو باپ کے ہنگام تہا تخت نشین ہوا۔

شاہ ایڈوارڈ دوسرا

تیئیس برس کی عمر مین اس نے بادشاہت حاصل کی اگرچہ آدمی خوش اندام و خوش طبع و حلیم و سلیم تہا مگر تہوڑے عرصہ مین اسکے اطوار بدل گئے اور ہم صحبتون اور خوشامدیون کے پنجہ مین پہنسکر عیش و عشرت مین پھنس گیا حکومت اور ملک گیری کے انتظام سے بیخبر ہوگیا اور مدار کل سلطنت کا مسمی پیرس گیبسٹون پر رکھہ دیا اور اوسکو مدار المہام و مختار کل بناکر خود بیخبر محض ہوگیا بادشاہ کا مدار المہام بھی اگرچہ مرد خوش رو و خوش وضع تہا مگر حقیقت مین وہ بھی فاسق و فاجر و عیاش تہا اوسکی تنگ مزاجی اور غرور سے اکثر امین دربار و رعایا ناراض تہی اوسکی ہر ایک موزون حرکت بادشاہ کو پسند تہی آخر ملک مین فساد برپا ہوا اور بے انتظامی کی گرم بازاری ہوئی۔ اس بادشاہ کی زوجہ

جسکا نام آپسا ملا تہا اور نہایت متکبر اور کینہ توز کپتان تہی بادشاہ سے ناراض ہوکر فرانس کے
ملک مین چلی گئی اور کہلا بہیجا کہ جب تک مدار المہام دربار سے نکالا نہ جائیگا مین نہین آونگی
اسسے دو فایدہ بیگم نے سوچ لئے تہے ایک تو یہہ انگلستان کے رعایا جو مدار المہام سے ناراض ہے
یہہ پیغام سنکر میری اطاعت مین آجائیگی دوسرے مارٹمر نام ایک امیر جسکے ساتہہ بیگم کی کمال
محبت تہی بصورت معزولی مدار المہام کے مقرب بارگاہ ہوگا اور دونو کا ملاپ آپس مین
بے تکلف ہوجائیگا یہہ خبر جب انگلستان مین مشہور ہوئی کہ بادشاہ بیگم بادشاہ کی برخلاف
فرانس مین کارروائی کر رہی ہے تو اکثر لوگ انگلستان سے اوسکے پاس چلے گئے اور تہوڑے
عرصہ کے بعد تین ہزار فوج بہم پہونچاکر بیگم بسولمی جہاز انگلستان مین آئی جہاز سے اوترتے
ہی فوج و رعیت بادشاہی بادشاہ سے باغی و برگشتہ ہوکر بادشاہ بیگم کے پاس چلی گئی
اور بڑا ہجوم کرکر دار الخلافت کو گہیر لیا مدار المہام بادشاہ کا گرفتار ہوکر فی الفور سولی پر
گیا اوسکے ساتہہ چند اور امیر جو اوس کے مقرب و محرم تہے گردن مارے گئے بادشاہ موقع پاکر
بہاگ گیا مگر دشمنون نے بڑی جستی کے ساتہہ اوسکا تعاقب کرکر گرفتار کیا اور کمال تہک دے
سختی کے ساتہہ اوسکو بادشاہ بیگم کے روبرو لائے چند روز نظر بند رہا پہر پارلیمنٹ
جمع ہوئی اور بادشاہ پارلیمنٹ کے حکم سے دایم الحبس ہوا اور خرچہ روزینہ قرار پایا بادشاہ
کی معزولی کے بعد ایڈوارڈ نام اوسکا بیٹا تیسرے ایڈوارڈ کے خطاب سے مخاطب ہوکر تخت
نشین ہوا چونکہ وہ خورد سال تہا سلطنت کا انتظام نیابتاً بادشاہ بیگم کے تفویض ہوا امرائے
شاہی قید کیحالت مین ہی بادشاہ کی قتل کے درپے تہے اور دو امیرون محافظان مجبور
نے آپس مین یکدل ہوکر بادشاہ کو اسطرح قتل کیا کہ ایک لوہے کی سیخ آگ سے گرم کرکے
بادشاہ کے پیٹ مین دہنادی جسسے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا اور یہہ واقعہ سنہ ایکہزار
تین سو ستائیس مین واقع ہوا ۱۳۲۷

شاہ ایڈوارڈ تیسرا

یہہ بادشاہ پارلیمنٹ کے منظوری سے تخت نشین ہوا اور والدہ اسکی ایسا ملا بیگم مدار المہام سلطنت قرار پائی اور بارہ آدمی دانا لیق بیگم کے پیشدست وا لہکار مقرر ہوئے مگر چند روز کے بعد بادشاہ بیگم کو اون کی نیابت کردہ گذرنے لگی اور اختیار اوسکا اوٹھا دیا گیا مسمی ملٹر جو بادشاہ بیگم کا محل اعتماد تہا ہر ایک کام مین دخیل ہوا چونکہ نوجوان بادشاہ بندرہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا تہا پانچ برس کے گذرنے پر وہ ہوشیار ہو گیا اور اوسکو اپنی والدہ کا اختیار اور اوسکے حریف کا دخل امورات سلطنت مین گران گذرا اور اوسنے بتدبیرون کی سے حیلے و اندفاع کی تدبیر کی اور فوج بہیجکر ناٹنگم کے قلعہ مین سے جہان وہ دونو رہتے تہے پہلے تاٹر مر کو پکڑا بادشاہ بیگم نے اوسکی رہائی کے لئے بہت تجویزین کین مگر ناکارگر ہوئین اور تاٹر مر گرفتار ہوکر سولی پر چڑہایا گیا اور خود شاہ بیگم ملحاظ بزرگی کے قتل سے بچ گئی تو بہی قلعہ ریانگ مین دایم الحبس ہوئی اور تین ہزار روپیہ ماہوار گزارہ و مدد معاش اوسکا قرار پایا اور جب تک زندہ رہے اوس قدیمے چہوٹی بادشاہ تمام سال مین ایک دفعہ اوسکے پاس جاتا مگر اوسکا قصور معاف نکیا اور وہ پچیس سال بحالت قید وتہک وامانت زندہ رہکر مرگئی — اس دلاور بادشاہ نے فرانسیس پر یورش کرکے بکمال جوانمردی فتح حاصل کی اور بہت سی فوج کے جہاز لادکر اودہر کو روانہ ہوا اور فلاندرس نام سمندر کے کنارے جاکر دشمن کے دو سو تیس جہاز جس مین بے تعداد سامان اور خزانہ تہا فتحیاب ہوکر اپنے قبضہ مین کرلیا وہان سے آگے بڑہ کر شہر اور قصبہ دار السلطنت فرانس کو معہ اوسکے علاقہ کے بہت سے آبادیون کے لوٹ کر ویران و بیچراغ بلکہ کف دست میدان کردیا شاہ فرانس نے بہی اس آفت کے دفع کے لئے دریائے سوم کے کنارے پر ایک لاکہہ فوج اسکے مقابلہ پر امور کی شاہ انگلستان کی کی فوج کی جمعیت اوسوقت کلہم تیس ہزار تہی لیکن بادشاہ نے اپنے لشکر کی مضبوطی اور خدا کے فضل کے بہروسے پر اون سے لڑائی شروع کرنے کا ارادہ مستحکم کرلیا

اور ایک موضع کریسی نام کے پاس اپنی فوج کو جمع کرکے چند روز آسودہ حال کیا جب لڑائی کا موقع نزدیک پہونچا تین حصے تیس ہزار کے کرکے ایک حصہ شہزادہ ویلس اپنے فرزند اور ایک حصہ اپنے ورہ معتمد امیروں کے حکم مین سپرد کیا اور ایک حصہ خاص اپنے ماتحت رکھا فرانسیس کا بادشاہ بھی تین دستہ فوج کے بناکر مقابل ہوا اور دوپہر پر تین بجے کے وقت یہہ مشہور لڑائی کریسی کی شروع ہوئی اور نئی لڑائی توپون کی اوس روز سے شروع ہوئی ورنہ اسسے اول فرنگستان مین توپ کا نام ونشان نہ تہا اور تین گھنٹہ تک برابر قتال وجدال کا ہنگامہ گرم رہا فریقین لڑائی مین برابر رہے آخر انگلستانیون نے بیس ہزار تیر ایک ہی دفعہ دشمن پر پھینکا اور ہزارون آدمی قتل کرڈالے فرانسیسیون کے لشکر مین اسسے بڑی بڑی پڑگئی اوسوقت شاہزادہ ویلس نے بکمال جانفشانی دلاوری اپنی محکوم سپاہ کے ساتھہ دشمن پر حملہ کیا فرانسیس کے رسالون نے بڑی شدت سے اوسکے حملے کو روکا بلکہ شاہزادی کو اپنے درمیان گھیر لیا بادشاہ نے جب دور سے یہہ حالت دیکھی تو ہتگے سے یوچہا کہ خلف نامدار ہنوز زندہ ہی یا مارا گیا لوگون نے جواب دیا کہ فضل الٰہی سے اب تک صحیح وسلامت ہے اور جنگ مین دادمردانگی دی رہا ہے حکم دیا کہ شاہزادہ کو جلدی اطلاع دو کہ ہم سے کچھہ کمک تمہاری اسوقت نہین ہوسکتے ہم سے تم اسوقت امداد کی امید نہ کرو اگر ہماری فتح کا ستارہ روشن ہوا تو انشاء اللہ تمہاری محنت اور تردد سے ایسا کام نکلے گا کہ تمہاری نیکنامی قیامت تک تواریخون مین تحریر رہیگی ورنہ خیریت یہہ پیغام جب شاہزادہ کو پہونچا دوبارہ کمر ہمت چست باندہی اور ایسی جرات ودلیری سے لڑائی ڈالی کہ خون کے دریا بہادیئے آخر مسمی النبون سردار فرانسیسی سالار مارا گیا اور فرانسیسیون کے پانو پیچھے ہٹنے لگے اور اوسکے ماری جانے کے بعد کوئی شخص لائق فوج لڑانے والا نہا ادہر انگلستانیون نے جمع ہوکر اونپر دہاوا کیا جسسے فرانسیس بے اختیار بہاگے انگلستانیون نے دور تک اونکا تعاقب کیا اور بہت سا مال لوٹا اس فتح کے بعد بادشاہ نے تمام فوج

شاہزادہ کے محکوم کی اور خود انگلستان کو چلا آیا معاودت کا باعث یہہ تہا کہ جب یہہ بادشاہ فرانس کے ملک کی طرف فوج لیکر چلا تو پیچھے اسکے اسکاٹلنڈ کے فرمانروا نے میدان خالی پایا موقع وقت غنیمت جانا اور اپنے فوج لیکر انگلستان مین آیا اور دست درازی شروع کی دار الخلافت مین اوسوقت صرف فلنبام بادشاہ بیگم تہی اوس نے دشمن کے مقابلہ کی تیاری کی اور مجمع فوج موجودہ کا کرکے لارڈ پرسی کو اوسپر سالار مقرر کیا اور خود بہی ہمراہ لشکر کے بکوچ یلغر چلکر شہر ڈریم مین مقام کیا اور موضع نول کراس کے میدان مین فوج کو اوتارا شاہ اسکاٹلنڈ اوسوقت ایسا مغرور تہا کہ انگلستانیون کو وہ ایک لقمہ سمجہتا تہا اور جانتا تہا کہ یہہ فوج جسکے مقدمۃ الجیش عورتین ہین ایک حملہ مین بہاگ جائیگی مگر یہہ خیال وسکا لاحاصل تہا کہ معاملہ اسکے برخلاف وقوع مین آیا لڑائی مین اوس نے شکست فاحش کہائی پندرہ ہزار فوج اوسکی میدان مین ماری گئی اور خود اسیر و پابزنجیر ہوکر بادشاہ بیگم کے روبرو آیا اور بادشاہ بیگم بجالات قید اوسکو لنڈن مین لے آئی علاوہ اسکے بعد معاودت بادشاہ کے شہزادہ ویلس نے فالمیسون سے پہر مردانہ لڑائی کی اور شاہ فرانس کو پکڑکر لنڈن بہیجدیا غرض اون دنون مین انگلستان کی دولت کا ستارہ اوج پر تہا جدہر فوج انگلستانی جاتی فتح استقبال کو آتی شاہزادہ اس بادشاہ کا بیٹا ملقب بہ سیاہ پوش بڑا جوانمرد بہادر جسمین جلادت و شجاعت و شہامت تہا بایں بڑہکر اوصاف حمیدہ اوسکے ذات مین تہی اور بسبب اسکے کہ سیاہ لباس پہننے کا اوسکو بہت شوق تہا سیاہ پوش خطاب اوسکا مقرر ہوگیا تہا مردت و سخاوت بہی اوسکی مزاج مین بہت تہی اور اوسکی جوانمردی کا نتیجہ تہا کہ شاہ جان بادشاہ فرانس پابزنجیر انگلستان مین آیا مگر افسوس کہ یہہ لائق لڑکا اپنے باپ کے سامنے سنہ ایکہزار تین سو چہپن مین مرگیا جسسے بادشاہ کی پشت ٹوٹ گئی اور بیٹے کی مرگ کے بعد صرف ایک سال جیا اور سنہ ۱۳۶۴ مین بکمال اندوہ و غم وفات پائی پینسٹہ سال عمر پائی کیاد

سال بادشاہت کے اور بسبب مرجانے ولی عہد کے دوسرا بیٹا بادشاہ کا چارڈ نام تخت نشین ہوا

شاہ رچارڈ دوسرا

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین مالک تاج وتخت کا بنا اور مملکت کا انتظام پارلیمنٹ کے تجویز سے ہوا تین چچہ اسکے تین جج وارکین دربار قرار پائے ایک ڈیوک لانکاستر دوسرے یارک شیر سے گلاستر اور لکھا گیا کہ جب تک بادشاہ بائیس سال کا ہو یہہ تین جج مدار المہام مہمات شاہی ہون گیارہ سال تک تینون حکام نے بکمال دیانت وامانت ملک کا انتظام کیا رعایا کو خوش رکھا مگر جب بادشاہ نے بذات شریف اختیار حاصل کئے اولٹا زمانہ آگیا بادشاہ نے ملک کے خبر گیری بکلی چھوڑدی اور عیش وعشرت مین مستغرق ہوگیا خود نمائی اور شان افزائی مین لاکھون روپیہ صرف کرڈالا کمینہ خوشامدی منصب بنائے خیر خواہان قدیم نظر سے گرائے ڈیوک گلاسٹر امیر وجج کو مقید کرکے کاس کے قید خانہ مین بھجوادیا اور وہ وہان ہلاک ہوا ایسی ایسی نامہربانیون اور ظلم وستم سے تمام ارکین عظام بلکہ خاص وعام بادشاہ کی صورت سے بیزار ہوگئے اتفاقاً ایک دن امیر ڈیوک نارفک اور ڈیوک ہریفورڈ بادشاہی گھر مین کسی بات پر آپس مین جھگڑ پڑے اور آواز بلند ہوئی بادشاہ بذات خود وہان آیا اور بعلت گستاخی ایک کو تمام عمر کے واسطے اور دوسرے کو چار برس کے لئے انگلستان سے باہر رہنے کا حکم دیا ان دو امیرون کے بیگناہ جلا وطنی سے اور بھی لوگ ناراض ہوئے ہریفورڈ جب وطن سے نکلا بادشاہ کو تخت سے اتارنے کی فکر مین پڑا اور پوشیدہ انگلستان والون امرا ورعایا کو اس نے ساتھہ ملالیا اور منتظر موقع کا رہا اتنے مین بادشاہ ایک ہنگامہ فساد کے رفع کرنے کے واسطے ایرلنڈ کے ملک کو گیا ہریفورڈ نے موقع پاکر اپنی فطرت ظاہر کی اور ساٹھہ آدمیون کے ساتھہ جہاز مین سوار ہوکر انگلستان مین آیا امرا و دالکار ملکی وفوجی جو بادشاہ سے ناراض تھے سب اوسکے پاس جمع ہوگئے اور چند روز مین ساٹھہ ہزار آدمی کی جمعیت اوس کے پاس ہوگئی

اس جمعیت کے خبر جب ایرلنڈ مین پہونچی بادشاہی لشکر بھی بادشاہ کی رفاقت سے بہا گیا صرف چھ ہزار آدمی بادشاہ کی پاس رہ گئے بادشاہ نے جب یہہ حال دیکھا سلطنت سے ناامید ہوا اور ناچاری کی حالت مین ہریفورڈ کے نام ایک خط لکھا کہ جو کچھہ تمہاری مرضی ہو مجھکو قبول اور منظور ہے اوس نے جواب دیا کہ آپ مجھکو شہر چیسٹر مین ملین اس جواب پر بادشاہ چیسٹر کی طرف آیا ہریفورڈ کے ملاقات کے بعد عام و خاص کی رائے کے موجب بادشاہ پابزنجیر ہوکر لنڈن کو بھیجا گیا اور بڑا مجمع پارلیمنٹ کا لنڈن مین ہوکر اراکین ثلاثہ کی رائے کے مطابق بادشاہ تخت سے اوتار اگیا اور بادشاہ نے بحالت مجبوری اوس تحریر پر دستخط کردیے جس مین اوس کی نالیاقتیون اور بدچلنیون کی تشریح لکھی تھی چونکہ اس بادشاہ کے کوئی اولاد نہ تھی پارلیمنٹ نے ہریفورڈ کو ہی تخت نشینے کے لئے پسند کیا اور شاہ ہنری چہارم کے خطاب سے مخاطب کرکر بادشاہت کا کام اوس کے سپرد کیا اور شاہ رچارڈ کے لئے یہہ تجویز کی کہ وہ تاحین حیات مقید و محبوس رہے اگرچہ ہریفورڈ نے اپنی جا لاکی اور فطرت سے سلطنت حاصل کرلی مگر اس بادشاہ کے زندہ رہنے مین اوسکو کمال اندیشہ و دلگیر حال تھا اسواسطے وہ بادشاہ کی قتل کے درپے ہوا اور آٹھہ آدمی اوس کے قتل کرنے کے لئے مامور کئے شاہ رچارڈ بھی اون کے ارادہ سے آگاہ ہوگیا اور اون آٹھون مین سے ایک کا گرز سے جین کر اون کے مقابل ہوا اور چار کو قتل کرڈالا باقیماندہ چار دن کے ہاتھہ سے خود مقتول ہوا اس بادشاہ نے چونتیس ۳۴ سال کی عمر پائی تیئیس ۲۳ سال سلطنت کے سنہ ایکہزار تین ہوستانوے عیسوی مین مقتول ہوا اس بادشاہ کے وقت جو ایک اور بلوہ اسکی سلطنت کے مخالفون کی ایما سے برپا ہوا یہہ تھا کہ سرکاری محصل نے جو محصول کے وصول پر مامور تھا ایک لوہار کی لڑکی کو چھیڑا لوہار نے محصل کا سر اپنی ہتوڑی سے پاش پاش کردیا اسی بات پر رعایا کا بلوہ اسقدر بڑھا کہ ایک لاکھہ آدمی جمع ہوگیا اوس گروہ کا سرگروہ وہی لوہار تھا بادشاہ خود اس فساد کے رفع کرنے کو گیا اور مصلحتاً لوہار کو روبرو بلایا لوہار سخت بیباک تھا ننگی تلوار ہاتھہ مین لئے

ہوئے روبرو آیا اور رگفتگو کے وقت بادشاہی آداب کا کچھ لحاظ نہ کیا نواب میر حاجب شہر لنڈن کو اوسوقت بادشاہ کے ہمراہ تھا لوہار کی یہہ حرکت اوسکو پسند نہ آئی اور بلا توقف ایک دھپ سے گرز لوہار کے سر پر ایسا مارا کہ وہ مر گیا یہہ حال دیکھکر رعیت غضبناک ہوئے قریب تھا کہ لڑائی شروع ہو مگر بادشاہ آگے بڑھکر کمال جرات سے مفسدوں کے مجمع کے اندر جا کھڑا ہوا اور پکار کر کہا کہ اے لوگو تم اوس مفسد لوہار کے مارے جانے کا غم نہ کرو کہ تمہارے سرگروہی کے لئے مین تمہارا بادشاہ اوس لوہار سے بہتر ہون یہہ تقریر سنکر رعیت خاموش ہوگئی اور فساد رفع ہوگیا۔ اس بادشاہ نے بادشاہی اختیارات کے بارے مین امر کا مستحکم اقرار رعیت کے ساتھہ کیا تھا ایک یہہ کہ غلام کی خرید و فروخت ممنوع ہو جائے دوسرے شہرداری مین مال کی خرید و فروخت مین کسی طرح کا ہرج واقع نہو تیسرے جاگیرداروں کی جاگیرین جو بغرض نوکری کے دی گئی ہوئی ہین موقوف ہو کر وہ علاقہ جاگیرداروں کو دیا جائے مگر تینون باتون سے ایک امر کی بھی نہ تعمیل کی ؛

شاہ ہنری چوتھا

اس بادشاہ نے بعد حسب قتل شاہ رچارڈ کے انگلستان کا تخت پایا چند روز مین اسکاٹلینڈ اور ویلز کی فوج نے جمع ہو کر مارچ نام حقیقی وارث سلطنت کو بادشاہت کا وعدہ دار بنایا یہہ خبر جب بادشاہ کو ملی لشکر لیکر شراپشیر کے ضلع مین جہان مفسد جمع تھے جا پہنچا اور فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور ہنس پر نام مفسدون کا سرگروہ قتل ہوا اور شاہ ہنری نے فتح پائی چونکہ ہنری کا بیٹا ولیعہد بڑا عیاش تھا اسسے بادشاہ کمال غم واندیشہ مین رہتا ایک روز کا بیان ہے کہ ولیعہد کا کوئی رفیق عیاش کسی جرم کی علت مین صدر عدالت کی کچہری سے مقید ہوا ولیعہد اوس مقدمہ کا فتوی حکم اخیر سنکر ایسا ناراض ہوا کہ سر کچہری قاضی کے منہ پر تمانچہ مارا قاضی نے اوسیوقت ولیعہد پر حکم عدالت جاری کر کر اوسکو محبس مین بھیجدیا یہہ خبر جب بادشاہ کو پہونچی فرمایا کہ تم نے بادشاہ کی اقبال کی تعریف کرنی چاہیے جسکا قاضی بادشاہ کے فرزند کو بھی نون کے

روسے سزا دیکر جیلخانہ مین بھیجدے اس بادشاہ نے چودہ سال سلطنت کی چالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار چارسو تیرہ عیسوی مین مرگیا اور ہنری پانچوان اوس کا بیٹا تخت نشین ہوا +

شاہ ہنری پانچوان

یہہ بادشاہ اگرچہ ولیعہدی کے زمانہ مین عیاش اور بدچلن تہا مگر جب سنہ تخت حاصل کیا بدکار رفیقون کو جمع کرکے اس نے کہا کہ اب مین بادشاہ بنگیا ہون اور عدالت کے ترازو مین انصاف کو تولتا ہون خبردار آئندہ بدکام کرنے چہوڑدو میری طرف سے اوس مین ہرگز حمایت ورعائیت نہوگی بعدازان اونکو کچہہ انعام دیکر رخصت کردیا باپ کے وقت کے اہلکار جو اس سے ترسان وہراسان تہے اونکی بہی اس نے تسلی کی اور امیدوار عنایات خسروانہ کرکے مطمئن کردیا اور وہ قاضی جس نے اسکو مجرم ٹہراکر قید کردیا تہا اوسکو بہی حضور مین بلاکر قضا کا خلعت پہنایا اور حکم دیا کہ آئندہ اسیطرح بے روئی ورعائیت عدالت کرتے رہو اون دنون مین فرانسیسون کی لڑائی آپس مین ہورہی تہی اس بادشاہ نے فرصت کو غنیمت جانا اور لشکر لیکر فرانس کو چڑہ گیا اور تیس ہزار فوج کے جہاز لادکر ہمراہ لئے اور حارفلو علاقہ فرانس مین جا اوترا اوس سرزمین کی آب وہوا ناموافق ہوئی اور فوج نصف سے زیادہ بیمار ہوگئی اور باقیماندہ بیدل ہوگئے بادشاہ نے جب یہہ حال فوج کا دیکہا اپنے آنے پر سخت پچہتایا اور چاہا کہ اس ملک سے نکل آئے سب پیچہے کو ہٹا دیکہا کہ ساری فوج فرانسیس کی اجن کورٹ کے میدان مین صف آرائی کئے ہوئے کہڑی ہے اور بدون لڑائی کے اون سے گذرنا ممکن نہین ہے یہہ حال دیکہکر کمال تردد ہوا کیونکہ تمام فوج بسبب بیماری کے نیم جان ہورہی تہی اور بعض تو بلنے رسد کے بہوکہ کے عذاب مین گرفتار ہورہے تہے ناچار اس نے ایکطرف کو

اپنی فوج کو جمع کیا اور فکر مین تہا کہ کیا کیا جائے کہ اتنے مین دشمن سگے آ پڑا اور لڑائی شروع ہوئی چونکہ فرانسیسے فوج اوسوقت ایک لاکھ کے قریب تہے اور یہہ فوج تیس ہزار اوس مین سے آدہے بیمار بسجال زار لاغر و ناتوان بلکہ نیم جان تہے پہلے فرانسیس غالب ہوئے اور انگلستانے بہاگنے پر مستعد مگر جب عنبے سے دیکہا تو بہاگنے کو بہی بیستہ نتہا ناچار دل مرگ پر قایم کرکے دوبارہ لڑائی شروع کی اور ایسے ٹوٹ کر لڑے کہ فرانسیسی بہاگ نکلے چونکہ فرانسیسیون کے لئے بہاگنے کا رستہ بند تہا ہزارون میدان مین مارے گئے اور تمام میدان اون کی لاشون سے پر ہوگیا جب یہہ فتح حاصل کی شاہ ہنری فرانس ملک مین اپنے آپ کو ولیعہد ٹہرایا اور فرانس کے بادشاہ کی لڑکی اپنے نکاح مین لیکر واپسے روانہ ہوا ایک سال کے بعد فرانس کا بادشاہ مرگیا اور بموجب اپنے قول و اقرار کے فرانس والون نے وہ سلطنت اسیکے حوالے کردی اور یہہ بڑا بادشاہ عالیجاہ بنگیا آخر الامر دس برس سلطنت کرکے سنہ ایکہزار چارسو تیئس عیسوے اور چونتیس برس کی عمر مین دنیاے ناپایدار سے کوچ کیا اور شاہ ہنری چہٹا اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ ظاہری و باطنی اوصاف سے موصوف تہا سخاوت مروت جوانمردی شجاعت و جسے و چالاکی مین طاق یگانہ آفاق تہا دوست و دشمن کو اسنے اپنے اوصاف حمیدہ و فضائل پسندیدہ سے خوش رکھا ٭

شاہ چہٹا ہنری

یہہ بادشاہ نو ماہ کی عمر مین تخت پر بیٹہا اسکی خوردسالی کے سبب مسمی ڈیوک بیڈفورڈ ایک امیر جو اوس زمانے مین نہایت دانا و لئیق و بہادر کارآزمودہ عقلا و فضلا مین اوسکو عزت و حرمت بدرجہ اتم حاصل تہی مدار المہام و مختار الملک مقرر ہوا پارلیمنٹ نے بہی اوسکی تقرری پر رضامندی ظاہر کی چونکہ اس مدار المہام کے خواہش ملک کے ترقی کی تہی اوس نے فرانس پر فوج کشی کی جب فوج فرانس مین پہونچگئی اور لڑائی ہوئے

لگی فرانس مین ایک عجیب امر ظہور مین آیا کہ ایک دہقانی عورت نے جسکا نام جون آرک تہا لوگون
روبرو یہہ دعوی پیش کیا کہ مجکو الہام خدا کیطرف سے ہوا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ مین
اپنے ملک کو دشمن کے حملون اور یورشون سے نجات دون اور تلوار پہنکر دشمن سے لڑون
اور فتح حاصل کرکے رعیت کو بدخواہون کے پنجہ سے بچاؤن یہہ بات ہر ایک امیر غریب کے روبرو
ظاہر کی مگر حکام نے اول نظر حقارت اوسکو دیکہا کہ اوسکو دیوانہ اور اوسکی بات کو جہوٹہ
جانا جب اوسنے اس بیان مین نہایت اصرار کیا شاہ فرانس کے روبرو یہہ دعوی و تقریر پیش
ہوئی سب نے ہنسی مین اوسکی بات کو اوڑا دیا لیکن بعض نے یہہ مشورہ دیا کہ اس عورت کے
بات پورا کر دینے مین بادشاہ کا کیا ہرج ہے اگر یہہ سچی ہوگی تو اسکا امتحان عنقریب ہوجائیگا
ورنہ اسکو سزا دیجاویگی کہ آئندہ اور دن کو عبرت ہو اوسپر ایک اشتہار بمضمون عام
و خاص مین مشتہر کیا گیا کہ اس عورت کو الہام ہوا ہے اور وہ اپنے الہام کے اعتبار سے
چاہتی ہے کہ بادشاہی فوج کے ساتہہ ہوکر دشمنون سے جنگ کرے اور فتحیاب ہو یہہ
عجیب و غریب بات سنکر عام و خاص اوسکیطرف رجوع لائے اور چند روز مین بہت
مشہور ہوگئی آخر اوس عورت نے مردانہ لباس پہنا اور سلاح پوش بنی اور لشکر مین
گردش کرکے سب کو دیکہا پادریون اور علمانے بہی اوسے دیکہکر پہلے تعجب اور انکار
کی نظر سے دیکہا پہر خاص و عام کا رجوع اوسکیطرف دیکہکر امداد دینا منظور کیا اور
بادشاہ کو اجازت دی کہ اوسکو مطلوبہ امداد دیوے جب سامان درست ہوچکا تو
فوج قاہرہ اوسکے ہمراہ ہوئی اور اوس نے سب کے روبرو ظاہر کیا کہ شہر کارس
جسپر انگریزون نے قبضہ کرلیا ہوا ہے بہت جلد چہوڑا لونگی اور انگریزون کو
نکال دونگی پس اوس نے ایک ہاتہہ مین تلوار پکڑے اور دوسرے ہاتہہ مین ایک معجزہ
کا نشان پکڑکے فرانسیسی فوج کو فتح کا امیدوار کیا اور ایسی دلجمعی کی کہ سب کے
اوسکی تقریر پر یقین آگیا جب مقابلہ اوسکا انگریزی فوج کے ساتہہ ہوا تو انگریز

اپنی فتح کی یقینی امید پر جان توڑ کر لڑے اور فتحیاب ہوکر انگریزون کو شہر کارس سے نکالدیا پھر تو اوس عورت کے بات پر سب کو یقین آگیا اور پے در پے لڑائیان انگریزون کے ساتھہ ہوئین سب مین فرانسیس فتحیاب ہے انگلستان کے لوگ مغلوب ہوکر فرانس سے نکالے گئے اخیر اوس صاحب کرامت عورت کا یہہ ہوا کہ جب وہ عورت شہر لکبین سے انگریزون کے نکالنے کے لیے سوار ہوئی تو وہان وہ پکڑی گئی اور جادوگری کا قصور اوسپر جاری ہوکر پادریون کے حکم سے زندہ آگ مین جلائی گئی اس واقعے کے درمیان ڈیوک میڈفورڈ مدار المہام انگلستان کا مرگیا اور انگلستان پر تباہی آئی ہر تمام محالات اور صوبے متعلقہ ملک فرانس کے قبضے سے نکلگئے یہ تمام نتیجہ بادشاہ کی نادانی و ناتجربہ کاری و بد انتظامی و نالیاقتی کا تھا جب ملک کا انتظام بگڑ گیا طرح طرح کے فساد برپا ہوئے اوسوقت رچارڈ کے وارث ڈیوک یارک سلطنت کے ہوئے اور ڈیوک یارک جنکا نام رچارڈ تھا انکو جمع کرکے مدعی سلطنت کا ہوا اور عام و خاص کے نزدیک وہ مستحق سلطنت کا قرار پایا چونکہ اوسوقت شاہ ہنری سخت بیمار تھا پارلیمنٹ نے جمع ہوکر یہہ ٹھہرایا کہ جب تک شاہ ہنری کو شفا حاصل نہو رچارڈ ڈیوک یارک تخت نشین ہوکر نایب کے طور پر حکومت کرے چنانچہ چند سال حکومت کرتا رہا جب شاہ ہنری اچھا ہوگیا ڈیوک یارک اس خیال مین تھا کہ بادشاہ اپنی زندگی تک فرمان فرما رہے مگر بعد اوسکے مرگ کے مین وارث تخت و تاج کا سمجھا جاؤن یہہ بات بادشاہ بیگم مارگرٹ نام نے منظور نہ کی اور فریقین کیطرف سے جنگ پر نوبت آپہونچی لڑائی مین ڈیوک یارک نے فتح پائی اور بادشاہی لشکر نے شکست کھائی بادشاہ زخمی ہوکر پکڑا گیا مگر باوجود اس شکست کے بادشاہ بیگم نے پھر لشکر جمع کیا اور بار بار ڈیوک یارک کے ساتھہ جنگ کیا آخر شش و بکنفیلڈ کے میدان مین ڈیوک یارک ناگہان مرگیا اوسوقت سب کو یقین ہوا کہ جو امر و عورت اپنے مراد کو پہونچگے مگر ارل وارڈک نام سپہ سالار نے جو ڈیوک یارک کے فوج کا افسر تھا

وہ بدستور خیمگاہ پر مستقل رہا بادشاہ کو وہ پا بزنجیر جا بجا لئے پھرتا تھا بادشاہ بیگم نے بھی اوسکا پیچھا نہ چھوڑا ایک روز دونو فوجون کا مقابلہ ہوگیا اور متصل قصبہ سینٹ البنس کے لڑائی ہوئی ارل وارڈک کو شکست ہوئی اور بے اختیار ہوکر بھاگا دو ہزار سپاہی اوسکے میدان مین کام آئے بادشاہ نے بھی دشمن کی قید سے رہائی پائی اور اپنے لشکر مین آیا مگر اس فتح کی بعد دشمنون کا ہجوم نہ ٹوٹا ڈیوگ یارک کا لڑا بیٹا سمی ایڈوارڈ نے اپنے باپ کے طرح لشکر جمع کرکر لندن مین آ موجود ہوا شہر والون نے اوسکے آنے سے بہت خوشی ظاہر کی اور امیدوار ہوئی کہ انتظام ہوجائیگا کہ اتنی مدت کی لڑایون اور شور و فساد سے ملک تباہ ہوچکا تھا ایڈوارڈ نے سب سے اول بادشاہ کی ساتھہ لڑنا اور اوسکو شکست دینا مقدم سمجھا اور لشکر لیکر جہان بادشاہ تھا جا پہونچا فریقین مین سخت لڑائی ہوئی اور چالیس ہزار سپاہی بادشاہ کا عین میدان مین مارا گیا اور شکست فاحش ہوئی شاہنہری بدنصیب پھر دشمن کی قید مین آیا اور بادشاہ بیگم جھٹ پٹ جہاز پر سوار ہوکر فلانڈرس کو روانہ ہوئی اس معرکہ مین سنہری کی سپاہ کے تکمہ پر سرخ پھول اور مخالفین کی فوج کی جیمپر اس پر سفید پھول تھا اور لوگ اس لڑائی کو پھول والون کی لڑائی کہتے تھے اس فیصلہ کے بعد پارلیمنٹ نے ایڈوارڈ کو سلطنت کے تخت پر بٹھلایا اور ارل وارڈک وزیر قرار پایا چونکہ ایڈوارڈ نوجوان تھا ارل وارڈک نے اوسکو شادی کیطرف رغبت کیا بلکہ خود فرانس کو گیا کہ کوئی عالی خاندان لڑکی اس بادشاہ کی نکاح کے لئے تجویز کرے مگر بادشاہ اوسکے واپس آنے سے اول ایک انگلستانی عورت سے شادی کرلی اور اسکی تمام کوشش اور سعی کو خاک مین ملادیا یہہ سنکر ارل وارڈک سخت ناراض ہوا اور دل سے ایڈوارڈ کا دشمن بن گیا اور لوگون کی سانہہ بگڑ کرکے طرح طرح کے فساد برپا کرادیئے اور چاہا کہ اس بادشاہ کا کام بہت جلد تمام کرے اسبات سے ایڈوارڈ ڈر گیا اور بیخبر ملک چھوڑکر چلا گیا اوسکے جانے کے بعد پھر سلطان بدنصیب ہنری قید سے خلاص ہوکر تخت پر اجلاس کیا اور ارل وارڈک نے بانی سلطنت

خطاب پاکر متوسلان و دوستان و خیر خواہان ایڈوارڈ کو بیدریغ تہہ تیغ کیا اور بہت سے نہا کر
بلنڈ کے ملک مین ایڈوارڈ کے پاس چلے گئے بادشاہ بیگم ہنری کی زوجہ پہر اپنے وطن مین
آکر حکومت کرنے لگی نواہ کے بعد پہر ایڈوارڈ جمعیت معقول کے ساتھہ انگلستان مین آیا
انگلستان نے جو ارل وارڈک کے کشت و خون و جور و تعدی سے ناراض تہے اوسکے ساتھہ متفق
ہوگئی اور جمعیت کثیر قایم ہوگئی شہر لنڈن کا جب محاصرہ ہوا رعیت نے بلوا کر کے دروازہ
شہر کا کہولدیا ایڈوارڈ سخت پر قابض ہوا شاہ ہنری بدقسمت پہر مقید ہوا اور بادشاہ بیگم
اور پسر ارل وارڈک نے پہر باہم متفق ہوکر فوج جمع کی اور مقام سینٹ البنس کے قریب دونو
فریق مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین ارل وارڈک سخت زخمی ہوکر قتل ہوا بادشاہ بیگم اور
شاہ ہنری کا بیٹا مقید ہوکر ایڈوارڈ کے روبرو آئے ایڈوارڈ نے اون سے اس ننگ گاہ
پردازی کی بازپرس کی شاہ ہنری کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین اپنے باپ کے مملکت
مین نقصان کا بدلہ لینے اور ضرر کا تدارک کرنے کے واسطے آیا ہون ایڈوارڈ کو یہہ بات
ناگوار گذری اور اپنے ہاتہہ سے اوس کے منہہ پر تہپڑ مارا اور ڈیوک گلاسٹر اور کلارنس
نے دونو طرف سے حملہ کر کر شاہ ہنری کے بیٹے کو کٹار مین مار کر مار دیا اور بادشاہت
ایڈوارڈ کی قائم ہوئی شاہ ہنری بہی ڈیوک گلاسٹر کے ہاتہہ سے سنہ ایکہزار
چارسو ترپن عیسوی مین قتل ہوا اور وہ شاہنشاہ جسنے فرانس اور انگلستان پر
حکومت کی ایسی حالت زار مین مارا گیا اوسکے ہم نشینون سے جو کوئی پکڑا گیا فی الفور
مارا گیا سوای بادشاہ بیگم کے کوئی زندہ نہ بچا اوسکے بچ جانے کا یہہ باعث ہوا کہ
شاہ فرانس نے اوسکے عوض مین پچاس ہزار روپیہ نقد دیکر اوسکو رہائی دلائی اور
وہ بارکرٹ بیگم جو امر دعورت جو بارہ لڑایان اپنے شوہر کی رہائی کے لئے دشمنون سے
لڑے اور ہزارہ ون آدمیون کے خون بہائے اپنے عیال و اطفال لیکر بحالت افلاس و تنگدستی
انگلستان سے جلاوطن ہوئی اور فرانس کے ملک مین چند سال زندہ رہ کر مر گئی ۔

شاہ ایڈوارڈ چوتھا

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر جب بڑے بڑے دشمنون کے قتل سے فراغت پائی چھوٹے چھوٹے دشمنون کی طرف متوجہ ہوا اور سینکڑون بے گناہ جو متوسل شاہ نہری کے تھے پھانسی پر چڑھا دئے اور اونکی جائداد ضبط کرلی رعایا پر طرح طرح کی زیادتیان کرکے خزانہ بھرلیا فسق وفجور وزنا مین ایسا مستغرق ہوا کہ ملک کے انتظام اور بادشاہی کام کیطرف اوسکو ذرا بھی توجہ نہ رہی چونکہ یہہ بادشاہ نہایت خوبصورت و وضع دار حسین وجمیل تھا اکثر عورتین اوس کے حسن وجمال پر فریفتہ ہوکر اور اپنے خاوندون سے سررشتہ محبت توڑکر اسکے پاس رہنا قبول کرلیتین ـــــ جو ظلم وستم کہ ڈیوک کلارنس کے حق مین اسنے سرزد ہوا وہ تمام ظلمون سے اشد وسخت تر تھا اوسکی تشریح یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کسی میر کے چراگاہ مین شکار کھیلتا تھا اور ایک سفید ہرن کہ کسیکا دست پروردہ تھا شکار کیا اوسکے مالک نے دل آزردہ ہوکر کہا کہ کاش جسنے بادشاہ کو اس ہرن کے شکار کرنے کی صلاح دی تھی وہ ہرن کی سینگون سے مارا جاتا اور مین اپنی آنکھون سے دیکھتا تو میرا دل سرد ہوتا یہہ تقریر کسی شخص کے زبانی بادشاہ کی کان مین پہونچی اور بادشاہ نے ہرن کے مالک کو کہ بڑا امیر تھا پکڑوا کر قتل کرادیا ڈیوک کلارنس اس ناحقہ ظلم سے نہایت ناراض ہوا اور اپنی منصبی خدمت کے ادا کرنے کے لحاظ سے بادشاہ کو ملامت کی بادشاہ اوسکی تقریر سے غضب مین آیا اور قتل کا حکم دیکر کہا کہ اپنی موت جسطرح تمکو پسند ہو ظاہر کرو ناچار سنگ آمد بجبر و قہر اوس نے جواب دیا کہ مجھکو شراب کے پیپے مین غرق کرادو پس اوسیوقت وہ شراب کے بڑے پیپے مین غرق کراکر مار دیا گیا ـــ اس بادشاہ نے چاہا کہ فرانس کا ملک جو پہلے انگلستان کے متعلق تھا پھر فتح کرون اس ارادہ پر بہت سا لشکر تیار کیا مگر اوسی عرصہ مین مرض شدید بیمار ہوکر مرگیا بیالیس برس کے عمر پائی سنہ ۱۳۷۷ء انگیزار چار سو تراسی عیسوی مین جہان فانی سے رحلت کی ورد لیھد اسکا ایڈوارڈ پانچوان جانشین ہوا ـــ

شاہ ایڈوارڈ پانچوان

یہہ بادشاہ بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا رچارڈ دیوک کلاسٹر حقیقی چچہ بادشاہ کا سب خورد سالی بادشاہ کے مختار کل و مدار المہام قرار پایا مختار کل ہوکر رچارڈ نے بیوفائی پر کمر باندہ لی اور چاہا کہ بادشاہ اور اوسکے چھوٹی بہائی خورد سال کو بادشاہی سے محروم کرکے خود بادشاہ بن جائے چنانچہ اوسنے بادشاہ مرحوم کی اولاد کو کم اصل ہونے کا الزام لگایا اور مشہور کیا کہ کم اصل آدمی لائق تخت نشینی کے نہین ہوتا چنانچہ اون دونو کو لنڈن کے قلعہ مین قید کیا اسبات پر لارڈ ہسٹنگس نے جو ایک رکن اعظم سلطنت کا تہا مخالفت کی اور نہ چاہا کہ بادشاہ اور اوسکا بہائی قید مین ہون اوسکے ارادہ سے جب رچارڈ نے جبرا بائی فریب اوسکو پکڑکر قتل کرادیا پہر تو برملا کہلم کہلا شاہ مرحوم کی حق تلفی پر مستعد ہوا اور اپنا دعوی سلطنت کی نسبت ظاہر کیا ڈیوک بکنگہم جو بڑا دوست و رفیق رچارڈ کا تہا اسبات پر اوسکا حامی بنا اوس نے رعایا اور ارکین کو رچارڈ کی بادشاہت پر راضی کرلیا جب پارلیمنٹ جمع ہوا اور سب کے منظوری سے رچارڈ کو تخت نشین کرکے تاج شاہی پیش کیا گیا تو اوس مکار نے ایک سرد آہ بہرکر قبول کیا گویا شاہ مرحوم کے مرنے کا اوسکو اوسوقت افسوس ہوا بادشاہ ہوکر یہہ دونو لڑکون کے مارنے کے فکر مین پڑا آخر ایک رات اپنے نوکر بہیجکر حالت غفلت مین ان دونو یتیمون کو گلا گھونٹ کر مروا دیا۔

شاہ رچارڈ تیسرا
المخاطب بہ رچرڈ ظالم

یہہ بادشاہ نہایت ظالم بے رحم خونریز سفاک پستہ قد بدصورت بدکار تہا ایک تہہ اسکا شانے سے سوکا ہوا تہا اور ایک کاندہا دوسرے سے بڑہا ہوا اسواسطے خلقت اوسکو کبڑا کہتی تہی تمام عمر اس نے کوئی انصاف نہ کیا بلکہ ظلم و بے انصافی پر مائل رہا سب سے بڑا ظلم اس سے یہہ ہوا کہ اسنے اپنے برادرزادون سلطنت کے حقدارون کو حق سے محروم کرکے ناحق قتل کیا رعیت

کو اسکا یہہ عمل سخت ناپسند ہوا اور چاہا کہ کوئی اور سلطنت کا وارث کھڑا ہو یہہ خبر جب ہنری ٹیوڈر المخاطب بہ نوابرمنڈ حاکم نارمن کو پہونچی بدعوی رشتہ داری شاہ ہنری ششم کے فرانس کے دربار مین گیا اور مدد طلب کی شاہ فرانس نے اپنا لشکر اوسکی مدد پر دیا اور وہ بڑی حشمت کے ساتھہ انگلستان مین داخل ہوا اسطرف سے شاہ رچارڈ بھی اپنی فوج بیشمار ہمراہ لیکر اوسکے راستہ روکنے کو روانہ ہوا اور بوزورتھ کے میدان مین دونو فوجون کا مقابلہ ہوا اور ایسی لڑائی ہوئی کہ روے زمین خون سے لالہ زار رنگیا شاہ رچارڈ کی تمام فوج تہہ تیغ ہوئی خود بھی رچارڈ مارا گیا مقتولین کی نعشون کے ڈہیر مین سے بادشاہ کے نعش بھی نکلی اور اوسکے قریب ایک جھاڑی کے نیچے تاج بادشاہی پڑا ہوا پایا وہ تاج اوسیوقت لوگون نے اوٹھاکر ہنرمنڈ کے سر پر رکھدیا یہہ واقع سنہ ایکہزار چار سو پچاسی عیسوی مین وقوع مین آیا اس فتح کے بعد شاہ ہنرمنڈ اپنا لشکر لیکر لنڈن مین گیا ہر جا مبارکباد کہتی ہوئی استقبال کو آئی اور پارلیمنٹ نے جمع ہوکر اوسکو شاہ ہنری ہفتم کا خطاب دے کر تخت نشین کیا۔

شاہ ہنری ساتوان

اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر نے الفور بنظر رفع فساد باہمی شاہ ایڈوارڈ چہارم کے بیٹے مسمات الزبتہ کے ساتھہ شادی کرلی اور نکاح کے وقت ان دونو فریق کے گلون مین سفید و سرخ پھولون کے ہار پہنائے گئے اشارہ یہہ تہا کہ آج سفید اور سرخ پھولون کے آپس مین صلح و صفائی ہوگئی مغائرت کسی طرحکی درمیان نرہی اس نیک شگون کی تقریب مین دارالخلافت مین بڑی خوشی ہوئی اس بادشاہ نے سلطنت کا انتظام بحسن نیک نیتی اور خوبی کے ساتھہ کیا تمام قلمرو مین امن چین ہوکر تجارت کا بازار کھل گیا لوگون کو فایدے ہونے لگے رعایا سرکاری معاملہ محصول از خود ادا کرتے تھے دربار سے اسیرون مین اتفاق تہا جسسے نکھراوی وقوع آتی اوسکو سخت سزا دیجاتی عدالت کا یہہ

یہ حال تہا کہ مجرم کی تقصیر کبہی معاف نہوتی اور نیکو کارون کی وہ توقیر کیجاتی کہ اورون کو بہی وہ حال دیکہکر نیکو کاری کیطرف رغبت ہوتی شہرون مین مدارس جاری ہوئی علم کا بازار گرم ہوا لوگ لکہنا پڑہنا سیکہے بڑے بڑے نامی مصنفون کو جنہون نے انگریزی زبان کو آرائش کا جامہ پہنا کر کتابین تصنیف کین بڑے بڑے انعامات دیے گئے فن عمارت و نقاشی و مصوری و سنگ تراشی وغیرہ مین لوگون نے بادشاہ کی قدردانی سے کمال حاصل کیے اور اچہی اچہی نمائش تراش نکالی علم موسیقی کا پہیلا بڑے بڑے تحفہ باجون کی ایجاد ہوئی اکثر ہمسایہ بادشاہون سے دوستی کا رابطہ جاری کیا جسسے تجارت کو بڑا فائدہ پہونچا غرض کہ اسکے وقت مین انگلستان نے ذہن رسا و عقل رسا و دانائی و ہوشیاری و ایجاد مین بڑا نام پیدا کیا اگرچہ چند بار بادشاہ کو دشمنون کے ساتہہ لڑنے کا بہی اتفاق ہوا مگر اسکی حسن تدبیر سے انتظام بخوبی قایم رہا کیونکہ بادشاہ کی طبیعت لڑائی سے متنفر تہی اسواسطے لڑائی جلد ہی ختم ہوجاتی تہی چونکہ انگلستان مین رسم تہی کہ چور یا کار بدمعاش اوٹہائی گیرے خونی و قوع جرم کے بعد اگر کسی خانقاہ مین جاکر پناہ گزین ہوتے عدالت کو اوسپر دست اندازی جایز نہوتی جبتک وہ وہان رہتا عدالت کے مواخذے سے بری رہتا بسا اوقات وہان رہکر جب مقدمہ پرانا ہوجاتا نکل آتے پہر دوسرا جرم کرکے وہان جا بیٹہتے اس بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک دفعہ مجرم خانقاہ مین پناہ لینے مین مواخذہ سے بری سمجہا جائیگا اگر دوبارہ اوسسے کوئی جرم سرزد ہوگا تو خانقاہ سے بہی پکڑلیا جائیگا اس بادشاہ کے وقت اہل انگلستان نے ایک بڑا جنگی جہاز بنایا اور سمندر مین چلایا اور تمام ملکون مین شان و شوکت حاصل کی اسکی ابتدا گویا اسی بادشاہ کے وقت ہوئی اسسے پیشتر جب بادشاہ کو جہاز مطلوب ہوتے تہے تو سوداگرون سے کرایہ پر لیے جاتے تہے شاہ الفرڈ کے زمانہ کے بعد یہی بادشاہ ہوا جسنے سلطنت مین نیکنامی حاصل کی اور لوگون کو فایدہ پہونچایا آخر بکمال نیکنامی سنہ ایکہزار پانسو نوعیسوے مین جہان فانی سے رحلت کے باون

برس کی عمر پائی تئیس سال سلطنت کی۔

شاہ ہنری آٹھوان

یہہ بادشاہ اٹھارہ برس کی عمر مین اپنے باپ ساتوین ہنری کے تخت پر بیٹھا اسکے شروع اجلاس مین ترقی اور اقبال کا سامان ایسا تہا کہ بظاہر یورپ مین کوئی بادشاہ اوسکے ہم پلہ نہ تہا پچاس ہزار فوج جرار تیار تہی سامان ملک گیری و جنگ کا سب موجود خزانہ مال و دولت سے بہرا ہوا تہا اس سلطنت کے حاصل کرنے سے یہہ بکمال متکبر ہوگیا اور چاہا کہ فرانس پر فوج کشی کرے اور سامان کی تیاری کا حکم دیا سامان کے درستہ ہونے تک عیش و عشرت مین ایسا مستغرق ہوا کہ ارادہ مہم کا فسخ کر دیا بلکہ اسقدر عیاشی پر کمر باندہ لی کہ باپ کا جسقدر خزانہ تہا اوسی مین خرچ کر ڈالا جب خزانہ خالی نظر آیا پھر خزانہ جمع کرنے کے فکر مین پڑا اور والسی نام ایک امیر کو کہ ایک لائق و کارآزمودہ وجہاندیدہ امیر و مدبر تہا مختار الملک بنا کر حکم دیا کہ آئندہ ایسا انتظام کرے جسسے شاہی خزانہ پھر اصلی حالت پر آجائے مگر یہہ کام اوسکے سپرد کر کر پھر خبر نہ لی کہ کیا ہوتا ہے اور آمدنی اور خرچ کیا ہے علاوہ اوس کے بادشاہ کی فضولخرچی کی انتہا نہ تہی مختار الملک ہر ایک کام مین مختار تہا اور اوسکی تدبیر سے کام چلتا تہا بادشاہ رات دن عورتون کے ساتہہ صحبت رکہتا کبھی کسی غریب مستغیث کے حال پر آنکھ اوٹھا کر بہی نہ دیکہتا والسی مختار نے اپنا اختیار قائم کرنے کے واسطے بادشاہ کو کسی حرکت سے منع نکیا اور اوسی حالت مین مستغرق رکہا ہر ایک چیز پر جو بادشاہ کو رغبت دیکہتا فی الفور بہم پہونچا دیتا چنانچہ مدت مدید تک مدار المہامی کے منصب پر ممتاز رہا مگر جب اوسکی دولت کے زوال کا وقت آیا فی الفور بعزت ہو کر نکالا گیا بادشاہ نے تمام جائیداد اوس کی ضبط کر لی اور سالہا سال کنجدست پر کچہہ لحاظ نکیا باعث یہہ ہوا کہ بادشاہ کو پہلی عورت کے طلاق دینے اور نئی عورت کے ساتہہ نکاح کرنے کا شوق ہوا اور والسی کو حکم دیا کہ پوپ امام مذہب عیسائی سے اسباب مین فیصلے

لکھا سنگا ئی والسی نے اس حکم کی تعمیل مین دیر کی اور نچاہا کہ بادشاہ پہلی عورت کو طلاق دیوے
اس جرم مین اس مشکون المزاج بادشاہ کی طبیعت نے الغور والسی سے برگشتہ ہوگئے
اور معزولی و قرقی جائیداد کا حکم دیا والسی اوسی غم وغصہ مین بیمار ہوکر مرگیا بیماری کی
حالت مین والسی کا یہہ کلام دردانگیز تہا کہ وہ کہا کرتا تہا کہ جس سرگرمی سے مین نے
اس بادشاہ کی خدمت وحاضر باشی کی اگر کاش اپنے خدا کی خدمت وبندگی اسقدر
کرتا تو وہ مجھے ہرگز ایسی خرابی اور مفلسی کے حال مین نہ چہوڑتا یہہ بادشاہ اگرچہ سخی اور
فیاض تہا مگر الفت اور محبت وگرم جوشی اسکے بالکل بے بنیاد تہی جسکو آج دوست کہتا کل
اوسکا دشمن بنجاتا زبردستی فضول خرچی ناانصافی جہل مرکب گمراہی خود مطلبی جور و
جفا اسکے جسم مین بجائے خون بہرا ہوا تہا جبہہ عورتون سے اس نے شادی کی اور یہہ تیسرہ
اختیار کیا کہ جب ایک عورت سے نکاح کرتا دو چار ماہ تک اوسسے صحبت گرم رکہتا شب و
روز اوسکے صحبت مانوس طبع ہوتی پہر اوسسے بیزار ہوجاتا اور کوئی نہ کوئی حیلہ
حوالہ بنا کر یا تو اوسکو قتل کرادیتا یا بخلاف ننگ وناموس طلاق دیدیتا اس بادشاہ کے
وقت پوپ اپنے مذہب عیسائی نے اشتہار جاری کیا کہ ہمکو ہر ایک گنہگار کے گنہ معاف
کردینے کا اختیار ہے خدا کی جناب مین ہم سفارش کرسکتے ہین پس جس شخص نے خدا سے
اپنے یا کسی اپنے متوفی کے گناہ معاف کرانے منظور ہون وہ حسب حیثیت روپیہ داخل
کرے چٹھی اوسکو دی جائیگی چونکہ عیسائی اوسکو امام وخدا عیسے مسیح کا نائب تصور
کرتے تہے سب کو یقین آگیا اور لاکہون روپیہ پوپ کے خزانہ مین داخل ہونے
لگے پوپ کے ان حرکات سے کہ خلاف دین وآئین وشرع تہی ایک شخص مارٹن لوتہر نام نے
کہ مرد فاضل وعالم ومدرس تہا ایسا بُرا مانا کہ پوپ کی پیروی سے نکلکر سینکڑون
الزام دینی اوسپر قائم کئے اور جابجا کتابین پوپ کے باطل عقیدون کی تردید مین
تصنیف کین اور جہاپہ کی کل کا ایجاد کرکر وہ کتابین جہاپ دین جب پوپ نے

یہہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور مشتہر کیا کہ جو عیسائے مارٹن لوتہر کی کتاب کو دیکھیگا ملعون ہوجائیگا اس بادشاہ کو بھی مارٹن لوتہر کی کتابین دیکھنے کا شوق ہوا اور پوپ سے اجازت منگواکر ملاحظہ کیں اور اوسپر ایک مضمون مفید مطلب پوپ سے لکھا جسسے پوپ نے خوش ہوکر حامی دین کا خطاب اسکو دیا غرض عیسائی دین کے علما مین سخت بحث شروع ہوئی اور انقلاب تازہ ظہور مین آیا اور من کیتھلک مذہب کے برخلاف ہزارون لوگ ہوگئے اور رسالے مارٹن لوتہر کو مصلح دین مقرر کیا آخر یہہ بادشاہ سنہ ایکہزار پانسو پنتالیس عیسوی مین مرگیا ساٹھ برس کی عمر پائی سینتیس ۳۷ سال حکومت کی ٭

شاہ ایڈوارڈ چھٹا

آٹھوین ہنری کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا شاہ ایڈوارڈ تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ نہایت خلیق رحمدل انصاف دوست سنجیدہ وفہمیدہ تہا اگرچہ عمر چھوٹی تہی مگر عقل و ہوش بزرگانہ تہی امور سلطنت کے ضرورت کے لئے اگر کسی سے قرض لینا فی الفور وعدہ پر ادا کردیتا جب کہین باہر جاتا شہر مین منادی کراتا کہ جو شخص مظلوم ومسکین ہو وہ اپنا حال بے وسیلہ غیر کے آکر کہے ہر ایک متنفس سے بخلق ومحبت پیش آتا مگر افسوس کہ اسکے زندگی نے وفا نہ کی اور سات برس سلطنت کرکے ایکہزار پانسو ترپن سنہ عیسوی مین بیمار ہوکر مرگیا اس کے مرنیکا خاص وعام نے غم کیا چونکہ اسکی کوئی اولاد نہ تہی اسکی بہن مسمات میری شاہ ہنری ہشتم کے بیٹی جانشین ہوئی ٭

ملکہ میری

شاہ ہنری ہشتم کی دو بیٹیان تہین ایک میری دوسری جین گری دونو نے سلطنت کا دعوی کیا پہلے دس روز تک جین گری کی سلطنت قایم ہوئی پہر ملکہ میری نے اراکین دربار کو اپنی طرف کرلیا اور اسکو بادشاہ مان لیا جب ملکہ میری بادشاہ ہوچکے اور اوسکی حکومت کے منادی شہر شہر ہوچکی تو بہت لوگ بسبب اسکے کہ ملکہ میری

مذہب پوپ کے پیرو تھے اور ملکہ جین گری مارٹن لوتھر مصلح دین کے مرید تھے ملکہ میری کے
بادشاہ بنانے سے پچھتائے اور ڈیوک نورتمبر امیر الامرا جسکے سعی سے اول ملکہ جین
گری تخت نشین ہوئی تھی اپنی جان کے خوف سے بھاگ گیا ملکہ میری نے اوسکی گرفتاری کو فوج
بھیجی چنانچہ گرفتار ہوکر دار پر کھینچا گیا ملکہ میری نے چاہا کہ مارٹن لوتھر کے اعتقادات کو مٹا دیوے
کرکے پوپ کے اعتقادات کو فروغ دے اسی ارادہ سے اوس نے ارکان دولت کے تجویز سے
شاہزادہ اسپین کے ساتھ شادی کی اور ملکہ جین گری اپنی بہن اور اوسکے شوہر کو پھانسی
دیکر مار دیا اور پوپ کے مذہب کے فروغ دینے کے لئے دو شخص مجتہد ایک سمی رڈلے
دوسرا مارٹمر مارٹن لوتھر جسنے دین کی اصلاح کی تھی چنانچہ زندہ آگ مین جلا دیئے
پھر ایک اور مجتہد گرامر نام دو سو ستر آدمیون کے ساتھ اسی دینی عداوت کے سبب سے آگ مین
جلوا دیا ایسی ایسی صریح ظلم دینی و دنیاوی امور مین ہونے لگی جسسے رعایا سخت ناراض
ہو گئی شہر کالس جو دو سو برس سے علاقہ فرانس مین انگلستان کے تصرف مین تھا فرانسیسیون
نے لے لیا اور ملکہ کی کوئی کوشش کارآمد نہوئی ملکہ اس خرابی اور شکست فاش سے
بکمال متردد ہوئے یہان تک کہ ایک روز چلا کر کہا کہ اگر مین مرجاؤنگی تو یہی شہر کالس کے
چھنجانے کا داغ میری جگر پر نقش ہوگا غرض کہ ایسے ایسے امور مشکل کے پیش آنے اور رعیت کے
ناراضی و بدگمانی اور شوہر کی بے پروائی دیے مروتی اور ظلم و تعدی کی شامت سے ملکہ
ہر ایک کام مین ناکام رہی اور بحال غم و غصہ سی تپ لاحق حال ہوگئی رفتہ رفتہ بیماری اسقدر ترقی پر آئی کہ ملکہ زندگی
سے ناامید ہوگئی اوسکو خیال تھا کہ میری مرنے کے بعد میری بہن الزبتہ بادشاہ ہوگی اس حسد سے اوسکی جان کے خواہان
ہوئی مگر وہ عقیلہ عورت مرگ کے دم تک اوسکے پاس نہ آئی یہہ ملکہ آخر اجلاس کے پانچوین
سال تپ کی بیماری سے مرگئی تینتالیس برس کی عمر پائی سنہ ایکہزار پانسو اٹھاون عیسوی
مین دار فانی سے رحلت کی اس ملکہ کو کیتھلک کے مذہب کے بڑی پچہہ تھی اور چاہتے تھے
کہ دوسرے مذہب والون کو یک قلم قتل کرادین بہت سے خونریزیون کے سبب سے ملکہ

خون آشام اسکا خط قہر یا غضب کے آگ سے دہکتا تھا ہر ایک شخص کیطرف سے اس کے دل میں بغض و کینہ بھرا رہتا تھا سچے دین کی دشمنی و خونریزی و تکبر و خود غرضی و بخل و عداوت کا پتلا اسکا وجود تھا -

ملکہ ایلزبتہ

یہہ ملکہ بہت نیکنام و منتظمہ تھی شجاعت و ناموری و بہبودی ملک انگلستان کے جتنے اس ملکہ کے وقت ہوئی کسی بادشاہ کی وقت وقوع میں نہیں ہی اسکی تخت نشینی کے وقت عام و خاص رعایا برایا نے خوشی کی گھر گھر شادیانے بجے سب سے اول اسنے دین کی غلطیاں رفع کرنے پر توجہ کی پوپ کے قواعد کو بالکل رفع دفع کر دیا رومن کیتھلک کا طریق اوٹھا کر مارٹن لوتھر کی تادیب و طریق کو پھیلایا اور نئے قاعدے مصلح دین کے کہ عین حق بجانب ہے پارلیمنٹ کے منظوری سے جاری کئے چونکہ ملکہ میری اسٹوارٹ اسکاٹلنڈ کی حاکمہ اسکی پھوپھی زاد بہن پوپ کے مذہب کے پابند تھی بسبب مخالفت دین کے اس کے حاسد ہوئی اور اسسے گریز کرنے لگی اور یہہ مخالفت دونو طرف سے بڑھ گئی ملکہ ملکہ میری حاکمہ اسکاٹلنڈ کی رعیت بھی بسبب مخالفت مذہب کے اوسکے دشمن بنگئی کیونکہ مارٹن لوتھر مصلح دین کا مذہب اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ میں گھر گھر جاری ہوچکا تھا بین اوسکے اور اوسکی رعیت کے ایک سخت جنگ ہوکر ملکہ میری نے شکست کھائی اور گرفتار ہوکر لخلیون کے قلعہ میں محبوس ہوئی اور بڑی بڑی تکلیفین اوٹھائی چونکہ وہ عورت کمال خوبصورت و صاحب تدبیر تھی قید میں پڑے پڑے اوسنے ایک جوان صاحب ہمت ڈگلس نام کو اپنا مددگار بنایا اور اوسکی کوشش سے قید سے رہائی پائی رہائی کے بعد چھ ہزار آدمی اوس نے پھر جمع کیا اور دشمنوں کے ساتھہ سخت لڑائی کی مگر پھر بھی شکست کھائی اور اسکاٹلنڈ سے بھاگ کر انگلنڈ میں آکر پناہ گزین ہوئی ملکہ ایلزبتہ نے اوسکے ساتھہ کچھہ مروت نہ کی بسبب مخالفت مذہبی کے اوسکو ایک قلعہ میں قید کر دیا اٹھارہ برس تک وہ قید میں رہی اس عرصہ میں اوس نے بہت سے

منصوبے اپنی رہائی کی - کئی آخر ایک سازش ظاہر ہوئی کہ ملکہ میری کی تجویز سے خانہ شیرزون
نے یہہ چاہا کہ فرصت پاکر ملکہ الیزبتہ کو قتل کردین آخر یہہ راز فاش ہوا اگرچہ چندان تبوقع
مقدمہ مین نہ تہا مگر شک و شبہہ مین بہت سے آدمی سولی پر چڑہائے گئے ملکہ ملکہ میری
کی نسبت اسی جرم مین قتل کا فتوے دیا گیا اور سند حکم قطعی کی جاری ہوکر جارہیرون
اور دو جلادون کو دی گئی اور حکم ہوا کہ ملکہ میری کو قتل کرین وہ چارون امیر اور دو جلاد
ملکہ میری کے پاس گئے اور اطلاع دی کہ کل فجر کو پہر دن چڑہے تم قتل کئے جاؤگی جو
جو کاروبار منظور ہو اس عرصہ مین کرکے فراغت کرو جب رات گذری اور قتل کے روز
صبح نمودار ہوئی ملکہ میری نے اچہا لباس محل کا پہنا اور مرنے پر مستعد ہو بیٹہی وقت جب
قریب آیا ایک امیرون مین سے ملکہ کے پاس گیا اور کہا کہ میرے ساتہہ قتل کے مقام پر
تشریف لیجئے ملکہ نے کہا کہ مین تیار ہون یہہ کہکر دو صاحبون کے کندہے پکڑکر اوٹہے
اور اپنے نوکرون چاکرون سے رخصت ہوکر مقتل کو چلے وہ مکان بہت مکلف سیاہ
بنات سے آراستہ تہا وہان پہونچکر بیٹہہ گئے ایک امیر نے وہان بادشاہی سند جو درباب قتل
ملکہ میری کے جاری ہوئے تہے باواز بلند پڑہ کر سنائی پہر ایک مجتہد دین کا اوٹہہ کہڑا ہوا
اور دین کے معاملات مین نصیحت کرنے لگا جس مین پوپ کے عقائد کی مذمت اور مارٹن لوتہر
کے مذہب کی تعریف تہی ملکہ نے اوس پادری کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ مین یہہ تقریر نہین
سنتی مین پوپ کے مذہب مین مردنگی پہر دو جلادون نے ہاتہہ باندہ کر عرض کی کہ معاف
کیجئے ہم حکم بجالانا چاہتے ہین ملکہ نے جواب دیا کہ مین بکشادہ پیشانی جیسے اپنے خدا سے بخشش
کی امیدوار ہون تمہین معاف کرتی ہون پہر ایک تقریر اپنی بے گناہی اور بے قصوری
کے باب مین بہ کمال فصاحت درعب کے اور سب کو بتلادیا کہ مین ناحق ماری جاتی ہون
اور تعصب صرف دین کی دشمنی سے ناحق میری جان لیتے ہین پہر جلاد کے ہاتہہ سے
رومال لیکر بے خوف و دہشت اپنی آنکہون پر باندہ لیا اور سر جہکا دیا اور خداوند جان

جان آفرین دجاں ستان کا نام زبان پر لا نی جلادنے ایک تلوار کے وار سے سر اوڑا دیا۔
حقیقت مین یہہ ملکہ بے گناہ و بے قصور قتل ہوئے اور باعث صرف تعصب مذہبی تہا چونکہ
ملکہ میری عورت نہایت خوبصورت و نازنین تہی اور اوسوقت انگلنڈ و اسکاٹلنڈ مین کوئی بھی
خوبصورت عورت اوسکی ہمشکل نہ تہی اس لئے لوگون کو اوسکے قتل پر کمال افسوس ہوا انہین ایام مین فلپ نام رئیس
کے بادشاہ فوج مدت سے انگلستان کی فتح کرنے کے فکر مین تہا مستعد ہوا کہ انگلستان پر فوج کشی
کرے اصلی باعث اوسکی فوج کشی کا تعصب مذہبی ہی تہا کہ وہ بہی پوپ کے مذہب کا پیرو تہا اور چاہتا
تہا کہ مارٹن لوتہر کے نئے دین کے عقائد کو نیست و نابود کرکے انگلستان مین دوبارا پوپ کا مذہب
پہیلائے اسلئے راوہ پر اوس نے ایک بیڑا ایکسو تیس بڑے بڑے جہازون کا تیار کرکے نام اوسکا
اجیتے یعنے خصم جیسین رکہا اور اوس مین چون ہزار سپاہی جرار مسلح بہادر کار آزمودہ
سوار کرکے انگلستان کو روانہ کئے جب انگلستان والون کو اس یورش کی خبر ہوئی سب کے
دل مین خوف پیدا ہوا ملکہ ایلزبتہ نے بہی ایک امیر البحر ہورڈ نام کو ایک چہوٹی سی جنگی
بیڑے کے ہمراہ دشمن کے مقابلہ کو مامور کیا یہہ بیڑا صرف تیس جنگی جہاز کا تہا اور کسکو امید نہی
کہ یہہ تہوڑی فوج دشمن کی کثیر فوج پر فتحیاب ہوگی مگر انگلستانی اپنے شجاعت و جوانمردی
و فضل الٰہی کے بہروسے پر اپنے آپ کو غالب تصور کرتے تہے اسپین کی بیڑوی کے
روانہ ہونے کے دو روز بعد سمندر مین ایک طوفان عظیم اوٹہا اوس صدمہ سے بہت سے
جہاز غرقاب و برباد ہوگئے ناچار اسپین کی فوج مصیبت زدہ ہوکر پہر اپنے ملک کو واپس چلے
گئے اور دوبارہ شکستہ جہازون کی مرمت کرکے سامان درست کیا اتفاقاً اسپین کا امیر البحر
جو استاد و واقف جہاز رانی اور دریا کی لڑائی کا تہا اوسنے اسی ایام مین مرگیا اور امیر البحری کا
عہدہ ڈیوک مدینا سڈونیا ملایہ شخص جہاز رانی کے کام سے ناواقف تہا اوسنے بمقدور تیاری سامان
کے لنگر اوٹہایا اسکو حکم تہا کہ فلاندرس سے اور فوج ہمراہ لیکر انگلستان کو جائے اوس نے
رستہ مین ایک مچہلی کے شکاری سے خبر سنی کہ انگلستانی فوج خیر صدمۂ طوفان اور وہ جہاز

لشکر اسپین کے سنکر واپس چلی گئی ہے اور جنگی جہازون کی سپاہ کو موقوف کر دیا ہے اسپین کے میر بحری نے جب یہہ جھوٹھی خبر بائی بے فکر ہو گیا فلاندرس کی فوج بھی ہمراہ نہ لی اور تجویز کی کہ انگلستان کے ٹاپو مین جلد پہونچکر جسقدر جہاز انگریزون کے پاسے غارت کر ڈالے چنانچہ اوسیوقت جہازون کے بادبان کھلوا دیے انگلستان کے میر بحر لارڈ افنگم نام نے جب سے جہاز آتے دیکھے نے انھون کا اس کے بندر مین جا ٹھہرا اور لڑائی شروع کر دی اور قریب آٹھ جہاز اسپین کے جس مین بارود بہری تھی گولے مار کر جلوا دیے اور لشکر اسپین کے پاس جو بارود باقی تھا اسواسطے وہ بھاگے اور انگلستانیون نے اونکا تعاقب کیا اور بارہ جہازون کے پکڑ لیے کچھہ غرق کر دیے صرف تیس جہاز بچے جو اپنے وطن مین پہونچے یہہ فتح نمایان انگلستانیون کو خدا نے دی یہہ ملکہ نہایت دانا ذی شعور منصف عادل مہربان رعایا پرور غریب نواز منتظم تھے غصہ کے وقت البتہ مغلوب ہو جاتے تھے مزاج مین تیزی بدرجۂ کمال تھی اس کے نیک نیتی اور خوبی انتظام سے تمام رعایا مالدار ہو گئی لاکھون روپیہ کا بیوپار ہونے لگا کئی چیزین اس کے وقت انگلستان مین آئین چھتری کا نٹا جیب گھڑی سیج گاڑی کی سواری کی تجویز ہوئی ورنہ اسسے سوای گھوڑے کی کوئی سواری نہ تھی علم کا وہ فیض کہلا کہ زن و مرد لکھنے پڑھنے لگے اچھے اچھے شاعر پیدا ہوئے کتابین نئی نئی لکھی گئین اہل صنائع فرانس کے ملک سے لندن مین آئے اور سب نے اون سے صنعتین سیکھین اسکے عہد مین تنبا کو ایک ڈاکٹر جسکا نام ریلی تھا انگلستان مین لے گیا اور آلو جزیرہ ایرلنڈ سے آئے پہلے اسسے تمام انگلستانی کچھی کے گھرون مین رہتے تھے و آلات و اسباب خانہ داری چوبی ہوتے تھے اسکے وقت بڑی بڑی پختہ عمارتین بنین برتن تانبا کانسے چینی شیشہ کے بنائے گئے سونے کے وقت چارپائیون پر پہلے بھوسہ بچھایا جاتا تھا اسکے وقت طرح طرح کے فرش قالین شطرنجیان تجویز ہوئین مکانات ہوادار بنائے آتشخانے باورچیخانہ غسلخانے الگ الگ بنائی گئے اگرچہ کھیری کو اس ملکہ نے بے گناہ قتل کیا مگر جب تک زندہ رہی پچھتاتی رہی آخر مرض الموت سے

جب بیمار ہوئے تو شاہ جیمس ششم اسکاٹلنڈ کے بادشاہ ملکہ میری مظلومہ مقتولہ کی بیٹی کے سپرد انگلستان کے ولایت بھی کردی اور اوسکو اپنا ولیعہد بنایا اور ستر برس کی عمر مین مرگئی بیالیس سال سلطنت کے سنہ ایکہزار چھسو تین اسکا سال وفات ہوا اسکے مرنے کے بعد شاہ جیمس ششم شاہ اسکاٹلنڈ انگلستان کا پہلا جیمس خطاب پاکر بادشاہ ہوا اور دونو علاقون کی ایک سلطنت ہوگئی ٭

شاہ جیمس پہلا

تخت نشینے سے پہلے اِس بادشاہ کو رومن کیتہلک پوپ کے مذہب والے اپنا ہم مذہب تصور کرتے تہے اور اوسکے بادشاہ ہونے سے بہت خوش تہے اور یقین کر چکے تہے کہ اب یہہ بادشاہ ہمارے مذہب کی ترقی مین کوشش کریگا مگر اس نے بادشاہ ہوکر پارٹن لوتہر کا مذہب قبول کیا اور پوپ کے مذہب سے بریت ظاہر کی اسسے وہ لوگ بادشاہ کے سخت دشمن ہوگئے اور بے لکر ایسی شیطانی حرکت تجویز کی کہ جسسے بادشاہ اور تمام پارلیمنٹ کے ارکان ایکدم مین فنا ہوجائین اور بارود سے سب کو اوڑا دین مدت تک دشمن اِس منصوبہ مین رہے سنہ ۱۶۰۵ء مین ان لوگون نے پارلیمنٹ کے بیٹھنے کا مکان جسکے نیچے ایک تہہ خانہ تہا اور تہہ خانے کے اندر لکڑی و کوئلہ وغیرہ سامان بہرا ہوا تہا کرایہ پر لے لیا مالک سامان سے وہ سب سامان بہی خرید کر لیا پہر دلجمعی سے چھتیس پیپے بارود کے اوس لکڑی اور کوئلون مین چہپا کر رکہدی اور مکان کا دروازہ کہولدیا عام آمد و رفت لوگون کی اوس مین جاری رہی کسیکو اس بڑی کا گمان بہی نہا پارلیمنٹ کے روز جلاس تک انہون نے اپنے کام کا انتظام بخوبی کرلیا اور چاہتے تہے کہ جب بادشاہ اور بادشاہ بیگم اور ولیعہد معہ ممبران پارلیمنٹ جمع ہونگے بارود مین آگ ڈالدی جائیگی جسسے وہ سب مارے جائینگے اور اگر بادشاہ کا چہوٹا بیٹا سبب خوردسالی کے وہان نہ آئیگا تو اوسوقت اوسکا کام گھر پر جاکر تمام کرینگے اور شاہ جیمس کی دختر کو بادشاہ بنائینگے

چونکہ وہ شاہزادی پوپ کے مذہب کے پیرو ہے وہ اس مذہب کے ترقی مین کوشش کریگی
اگرچہ اس کام کے سرانجام کرنے مین بہت لوگ شامل تھے مگر کسی کی زبان سے اس راز
کا افشا نہوا اخلاس سے ایک روز پہلے اون مین سے ایک شخص نے ایک اپنے دوست کے نام
بے نام ونشان خط لکھا اور اوس مین درج کیا کہ اب کی مرتبہ مجمع پارلیمنٹ مین ایک ناگہانی
بلا نازل ہونیوالی ہے پس مین تمکو کہتا ہون کہ تم میرے دوست ہو اطلاع دیتا ہون کہ پارلیمنٹ کے
مجمع کے روز تم وہان نہ جانا بلکہ تم اوسروز کہین شہر سے باہر چلے جانا اور اس حادثہ سے اپنی
جان بچانا وہ امیر اس خط کو پڑہ کر بہت متعجب ہوا اور اصل خط بادشاہی وزیرون کے پاس لے
گیا وہ بہی پڑہ کر سخت غصہ مین آئے اور خط بادشاہ کے پاس لے گئے بادشاہ نے اوسکے
مطالعہ سے شامل ہوکر فرمایا کہ کوئی بلائے ناگہانی بارود کے قسم سے پارلیمنٹ پر پڑنے
والی ہے اور حکم دیا کہ اوس عمارت کے تہہ خانے کی تلاشی کرو اور خوب ڈہونڈہو کہ اوس مین کچھ
چہپایا ہوا نہو چنانچہ بادشاہی حاجب اس تلاشی پر تعینات ہوا اوس نے باوجود تاکید
بلیغ کے اوسروز تلاشی نہ لی دوسرے روز یعنے خبر روز پارلیمنٹ کے اجلاس کا دن تھا
علے الصباح اوس مکان کو دیکہا گیا جب تہہ خانے مین آیا تو دیکہا کہ کائی خاکس نام ایک شخص
کوزتی پہنے ہوئے اور جوتی چڑہائے ہوئے چوقندیل ہاتہہ مین لئے ہوئے جیب مین
شتابے بہرے ہوئے جابجا بندوبست کر رہا ہے اور بارود کی لکیر زمین پر کہینچے ہوئے
موجود ہے حاجب کو دیکہکر وہ بولا کہ کیا کہون اگر تم سب کو اور اپنے آپ کو اس سرنگ
مین اوڑا کر خاکستر کر دیتا تو مین میرے دل کی مراد بہی خیر جو کچہہ ہوا سو ہوا اب کیا ہوتا ہے
چنانچہ وہ فی الفور گرفتار ہوکر بادشاہ کے روبرو لایا گیا ہر چند اوسسے دریافت کیا گیا
کہ یہہ کام تم نے کس کس کے اشارہ سے کیا وہ خاموش رہا آخر جب شکنجہ مین کہینچا گیا
اور مار پڑنے لگی تو اوس تمام سازش کا حال اوس نے ظاہر کر دیا اور اتنی آدمیون کے نام
مفصل لکہوا دیے جب اون سب دن کی گرفتاری کا حکم صادر ہوا تو سب جمع ہوکر

بمقابلہ پیش آئے اور چالیس آدمی اور سن ہنگامہ مین مارے گئے باقی گرفتار ہوکر پھانسی ملی چار پانچ برس کے سلطنت کے بعد اس بادشاہ کی اطوار بدل گئے فضولخرچی اور ظلم و تعدی و ناانصافی کی طرف طبیعت مائل ہوگئی اور علما و فضلا و عام و خاص کی نظر مین حقیر و ذلیل ہوگیا لڑائی کے وقت یہہ اپنے دل کو ایسا چور رکھتا تھا کہ حتے الامکان جنگ کا روادار نہوتا تھا بائیس سال اکاون مہینے سلطنت کی اونسٹھ برس کی عمر پائی اور سنہ ایکہزار چھہ سو پچیس عیسوی مین تپ کی بیماری سے مرگیا۔

شاہ چارلس پہلا

یہہ شاہزادہ اوائل سلطنت مین ہر طرح خوش نصیب اور صاحب قسمت تہا اور انجام مین ایسی ایسی مشکلین اوسکو پیش آئین کہ کسی نصیب بادشاہ کے پیش نہ آئی ہونگی پارلیمنٹ کے ارکین نے خرچ اخراجات فوج اور جنگی جہازون کا اسکو خاطرخواہ مذہ کیونکہ بادشاہ کی طبیعت اکثر فضولخرچی کیطرف مائل تہی اسواسطے اس نے بعض ممبراون مین سے موقوف کرکے نئے ممبر بھرتی کئے اونہون نے بہی فضولخرچی بادشاہ کی ناپسند کی ناچار بادشاہ نے تجارت کے مال پر بلامنظوری پارلیمنٹ کے محصول زیادہ کردیا اور رعایا مین نارضامندی پہیل گئی اور بغاوت کی آگ اسقدر جوش زن ہوئی کہ مذہبی جوش سے پوپ کے مذہب والون نے پراٹسٹنٹ یعنی مارٹن لوتہر کے مذہب کے پیروی کرنے والون زن و مرد کو تہ تیغ کیا امیر و غریب کو صاف کرڈالا اکثر بہایون نے بہایون کو اور دوستون نے دوستون کو اور اپنے خویشون نے خویشون کو قتل کرڈالا سب کی نیت اسبات پر قائم ہوگئی کہ بادشاہت کا سلسلہ ہی دور کردیا جائے چونکہ بادشاہ کے مخالفین اکثر پارلیمنٹ کے ممبر تھے بادشاہ نے اپنے وکیل کو حکم دیا کہ ایک لارڈ کمبولٹن اور پانچ شخص اور انگریزون کو پارلیمنٹ سے گرفتار کرو مگر قوم کی حمایت سے وہ گرفتار نہوسکے اوسوقت خود بادشاہ پارلیمنٹ مین گیا اور غضبناک ہوکر کہا کہ افسوس ہے کہ مین خود دشمنون کو پکڑنے کو آیا ہون

اور تم اونکو بچاتے ہو بادشاہ نے تمام مجلس کو ڈھونڈھا مگر وہ دستیاب نہوئی کہ پہلے ہی فوج بھاگ کر چلے گئے تھے بادشاہ کے جب پیش گئی تو اپنے انتظام کو پارلیمنٹ کے سپرد کیا پارلیمنٹ نے درخواست کی کہ جتنے جنگی جہاز ہین ہمارے محکوم رہین یہہ بات بھی بادشاہ نے مان لی غرض جو بات نہ ماننے کی تھی وہ بھی بادشاہ نے مان لی پھر پارلیمنٹ نے ایرلنڈ کے ملک مین پوپ کے تابعینون کے مفسدہ کا بہانہ کرکے چاہا کہ نظامت کے سپاہ ہماری حوالے کیجائے کہ ہم اپنی تجویز سے اوس مین افسر داخل کرین اس بات سے بادشاہ نے انکار کیا اس بات پر فریقین مین عداوت کے آگ بھڑک اوٹھی اور دونو لڑائی پر تیار ہوگئے مخالفین یعنے پارلیمنٹ اور رعایا کی جانب سے لارڈ اسکس سردار فوج کا ہوا اور تیس ہزار آدمی مسلح اوسکی حکومت مین اور اسیقدر فوج بادشاہ کے ماتحت مستعد بجنگ ہوکر آپس مین سخت لڑائی ہوئی جس مین پانچہزار آدمی فریقین کا مارا گیا بادشاہ نے شہر اکسفرڈ مین اپنا پارلیمنٹ مقرر کیا اور بہت سا روپیہ اونکی معرفت لیکر خرچ کرڈالا جس سے وہ لوگ بھی نادہض ہوگئے بلکہ تمام رعیت ہر روز جنگ اور فساد کے سبب سے ایسی تنگ آئی کہ تین ہزار عورتین جمع ہوکر پارلیمنٹ مین گئین اور عرض کی کہ خداوند عیسے مسیح کے واسطے عداوت کو جانے دو اور آپس مین صلح کرو مگر نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے اون کی عرض کسی نے نسنی بلکہ سپاہیون کو اشارہ کیا کہ اونکو دھکے دیکر نکالدو چنانچہ نہایت سختی کے ساتھہ وہ نکالی گئین اور اوس کشمکش اور دھکا دھکی مین چار عورتین دب کر مرگئین اور مخالفت اور زیادہ پڑھی اور پرلنے پارلیمنٹ اور اسکاٹلنڈ کی فوج نے دوبارہ بادشاہی لشکر کے ساتھہ مارسٹن مور کے میدان مین لڑائی کی اور گرانڈیل اسٹہوڈ گرامول کے جوانمردی سے مخالفین نے فتح پائی اور بہت سی توپین اور سامان بادشاہی مخالفون کے ہاتھہ آیا اس شکست کے بعد بادشاہی فوج نے پھر اپنا آپ سنبھالا اور تیسری لڑائی قصبہ نیزبے کے پاس لڑائی ایسی تیزی و تندہی سے کی کہ بہادرون کے

خون سے زمین سرخ ہوگئی قریب تہا کہ مخالفین بہاگ جائین مگر گرام ڈیل نے آخری حملہ
بڑی چستی سے بادشاہی لشکر پر کیا اور دو دستہ تلوارین مارین گولون کا سینہہ پر سایا
جس سے بادشاہی لشکر بے اختیار ہوکر بہاگا گرام ڈیل نے تمام وکمال اسباب وسامان
جنگ وخزانہ بادشاہی اپنے قبضہ مین کرکے مفرورون کا تعاقب کیا اور پچاس ہزار آدمی
بادشاہی فوج مین سے گرفتار کئے بادشاہ انگلنڈ سے بہاگ کر اسکاٹلنڈ کو چلا گیا اور خوانان
امداد کا ہوا اونہون نے مدد کے عوض مین بادشاہ کو قید کر لیا پارلیمنٹ نے جب یہہ حال
سنا اسکاٹلنڈ والون کو لکہا کہ بادشاہ کا بازو ہمارے حوالے کرین اونہون نے ایک
کروڑ روپیہ بادشاہ کے عوض مین مانگا جو بلا عذر دیا گیا اور بادشاہ پارلیمنٹ
کی قید مین آیا اور حکومت گرام ڈیل کی قائم ہوگئی تمام لشکر اوسکے اشارہ پر نثار جانفشان
تہا تہوڑی عرصہ مین اوس نے جن جن شخصون کو اپنے برخلاف دیکہا چن چن کر بلا تامل
نکال دیا اور پارلیمنٹ کے چند آدمی جو اوسکی اطاعت مین تہے باقی رہ گئے اوسوقت
بادشاہ مجرم ٹہہراکر دارالعدالت مین لایا گیا افسران فوج اور پارلیمنٹ کے ممبر اوسوقت
ستر آدمی مجلس مین موجود تہے بادشاہ تیور ہی چڑہائے ہوئے اون کے روبرو ایک
کرسی پر آکر بیٹہہ گیا اور میر منشی نے بادشاہ کے مجرم ہونے کی مثل باآواز بلند پڑہ کر سنائی
اوس مضمون کا خلاصہ یہہ تہا کہ رعیت کا نقصان اور ہزارون آدمیون کا خون اور ہزارون
قسم کی بدانتظامیان وغیرہ بادشاہ کی سستی وکاہلی وغرور وتکبر وعداوت سے
واقع ہوئین جسکو سنکر بادشاہ نے کچہہ جواب نہ دیا صرف ایک تبسم غضب آلود کیا
بعد ازان صدر مجلس نے بادشاہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ صاحبان مجلس آپکے جواب کے
منتظر ہین تب بادشاہ نے بدلجمعی اپنے بچاؤ کی گفتگو شروع کی اور کہا کہ اول
تو مجہکو تمہارے اس تحکم سے انکار ہے کیونکہ تم مین سے اکثر آمادہ کارکن مجہکو مجلس مین
ایک بہی نظر نہین آتا جب تک کوئی حکومت وعدالت کا رکن حاضر نہو انصاف کیونکر ہوسکتا ہے

اور مین خود عدل کا چشمہ ہون اور چاہتا تہا کہ انصاف سے حکومت کرون مگر تم نے فساد کر کے میرے انتظام کو توڑ دیا اور ہزارون آدمیون کی خونریزی کرائی اس لیئے مین ہرگز مجرم نہین ہون یہہ تقریر سنکر پرمختار العدالت نے جواب دیا کہ یہہ تقریر آپ کی بریت کے واسطے کافی نہین ہے کوئی ایسی وجہ پیش کیجئے جس سے آپ بری سمجہے جائین اسپر بادشاہ نے پھر کچہہ جواب نہ دیا اوسوقت چارون طرف سے آواز بلند ہوئی کہ اس ظالم بے رحم کو قتل کرو بلکہ ایک شخص نے زیادہ تر بے ادبی کی وہ بہی بادشاہ نے سنہی اور خاموش رہا اوسوقت بادشاہ کو تین روز کے بعد قتل کا حکم سنایا گیا اور حسب التجا بادشاہ کے اوسکو اپنے بال بچون کو ملنے اور ایک لنڈن کے مجتہد کے ساتہہ نماز پڑہنے کی اجازت ہوئی تیسرے روز بادشاہ مکلف لباس پہنکر مقتل مین آیا اور خاص و عام کے انبوہ مین اپنے بے قصوری کا حال اس عبارت سے بیان کیا کہ جب تک پارلیمنٹ نے پہلے لڑائی کی راہ نہ نکالی تہی مین ازخود نہین لڑا سراسر بے قصور ہون اب تمکو اگر میرا قتل کرنا ہی منظور ہے تو میرے بیٹے کو ولیعہد کرو مگر کسی نے جواب نہ دیا آخر سر جہکا دیا اور جلاد نے تلوار کے ایک وار سے سر تن سے جدا کر دیا اس بادشاہ نے اونچاس برس کی عمر پائی چوبیس سال سلطنت کے سنہ ایکہزار چھہ سو اڑتالیس مین مقتول ہوا آدمیت اور اہلیت و رحم و حلم و عبادت و پرہیزگاری مین ضرب المثل تہا شفقت و محبت طبیعت پر غالب تہی مگر جو باتین سلطنت کے انتظام اور رعب اور سیاست کے لئے درکار ہین وہ اسکی ذات مین نہ تہین اسواسطے انتظام بگڑ گیا اور رعیت خودسر ہو گئی

اگرامول المشہور گرام ویل

شاہ چارلس کو قتل کر کے انگلنڈ کے تخت کا یہہ مدار المہام پارلیمنٹ کے حکم سے قرار پایا اور اوسکی جوانمردی و شیر دلی پر بہروسا کر کے پارلیمنٹ نے اوسکی خدمت مین ارلنڈ پر یورش کرنے کی ترغیب دی اور وہ نے الفور اوسطرف حملہ آور ہوا اور فتح

پائی جب واپس آیا میر مجلس نے اوٹھہ کر پارلیمنٹ کیطرف سے اوسکو تحسین و آفرین کی
اور شکریہ بیان کیا بعد ازان سنا کہ شاہ چارلس مقتول کا بیٹا چارلس دوم اسکاٹلنڈ کے
تخت پر تخت نشین ہوا اور عزت نے اوسکو مظلوم و حقدار تصور کرکے اپنا حاکم بنا لیا ہے
شاید وہ اب اسکاٹلنڈ کا لشکر لیکر انگلنڈ پر حملہ آور ہو یہہ خبر پاکر گرام ڈیل ایک چیدہ
لشکر کے ساتھہ اسکاٹلنڈ کو روانہ ہوا اگرچہ گرامول کے ساتھہ صرف سولہ ہزار سپاہ تہی
اور اسکاٹلنڈ والے پچاس ہزار تعداد مین تہے مگر فتح خداداد ہے بعد ایک سخت لڑائی کے
اسکاٹلنڈ کی فوج نے شکست کہائی اور بے اختیار بہاگے گرامول نے اونکا تعاقب
کیا چونکہ اس کے اول بادشاہی خیرخواہون نے چارلس دوم کی خدمت مین اپنا عریضہ
ترغیب نے لنڈن کے لکہہ کر اسید وار حصول تخت و تاج کیا تہا اوقتیکہ بادشاہ نے بہی
مناسب جانا کہ گرامول کے لنڈن پہونچنے سے اول وہان جائے اور اپنے خواہون
کے ذریعہ سے کوئی حیلہ اپنی بہبودی کا نکالے چنانچہ موجودہ لشکر کے ساتھہ انگلنڈ
مین آیا آتے ہی معاملہ برعکس پایا خیرخواہان دولت مین سے بسبب خوف گرامول کے
کوئی بادشاہ کے پاس حاضر نہوا اور موجودہ فوج بہی تتر بتر ہوگئی وہانسے بادشاہ
بہت تخلیف اور دقت اوٹہاکر شہر وسط مین پہونچا اور سنا کہ گرامول دس کے
تعاقب مین چالیس ہزار فوج کے ساتھہ چلا آتا ہے ابہی وہان سے چلے جانے کی
تدبیر مین بادشاہ مصروف تہا کہ گرامول وہان آپہونچا اور شہر کے چاردن طرف
فوجین ٹوٹ پڑین اور شہر مین قتل عام جاری کرکے ہر ایک کوچہ و بازار مین
خون کی ندیان جاری کردین جسقدر قدرے قلیل فوج بادشاہ کے ساتھہ تہی
ماری گئی یا گرفتار ہوئی اوسوقت بادشاہ نے اپنی جان کو مفت برباد کرنا مناسب
نہ جانا اور پانچ امیرون اور پچاس سپاہیون کے ساتھہ وہان سے بہاگ نکلا
اور خوف و خطرے شمار سے بچ کر اکتالیس روز مین صحیح و سلامت نارمن مین پہونچا

راستہ کی تکلیف کا مجمل حال اسطرح پر درج تواریخ ہے کہ جب یہہ بادشاہ شہر وسط سے چلا راستہ مین راستہ بھول کر اپنے ہمراہیون سے اکیلا رہ گیا اور تن تنہا ایک زمیندار کے گھر جا چھپا چونکہ گرامول نے شہر بشہر اور گانو گانو اشتہار جاری کئے ہوئے تھے کہ جو کوئی بادشاہ کو چھپائیگا قتل کی سزا پائیگا اور جو کوئی پکڑکر حاضر لائیگا مال و دولت کے انعام سے مالامال ہوجائیگا زمیندار اس سے بہت ڈرا مگر وفاداری پر مستقل رہا اور بادشاہ کو اپنا لباس پہناکر جنگل مین جہان اوسکی زراعت تھی لے گیا اور کولہاڑی ہاتھہ مین دیکر کام مین لگادیا جب گرامول کی فوج وہان بھی تلاش کرتے ہوئے جا پہونچے زمیندار نے ایک بڑے درخت پر چڑھاکر پتون مین بادشاہ کو چھپادیا ایک رات اور ایک روز بادشاہ اوسی درخت کی ڈالیون اور پتون مین چھپا رہا باوجودیکہ گرامول کے سپاہی اوس درخت کے نیچے بھی آئے پر ان کو چمگادڑ کی طرح اوپر کو آنکھہ اوٹھاکر نہ دیکھا جب سپاہی تلاش چلے گئے بادشاہ بھوکہ اور پیاس کے صدمہ سے نیم جان ہوا ہوا درخت سے اترا اور زمیندار کی دستگیری سے سمندر تک پہونچا اور جہاز مین سوار ہوکر نارمندی مین جاکر مقیم ہوا گرامول نے اس قسم سلطنت کو بھی جب مغلوب کرلیا دلجمعی سے حکومت کرنے لگا پارلیمنٹ کے اکثر ممبر اوس کے فرمانبردار ہوگئے اور جو مخالف تھے اوسکو اوس نے ذلیل کرکے نکال دیا فوج کے عہدہ دارون نے جنکی کمال سازش گرامول سے تھی اپنے اختیار سے گرامول کو ملک کا محافظ مقرر کیا اور جہان پناہ قبلۂ عالم کے لقب سے ملقب کرکے لنڈن اور تمام قلمرو مین منادی کرادی گرامول نے فوج کی رضامندی بنیاد سلطنت کے تصور کرکے اونکو اپنا طرفدار بنایا خلعت و انعام روزمرہ اونکو دیتا اور ہر ایک ماہ تنخواہ پیشگی اونکو تقسیم کردیتا جنگ کا سامان گولہ بارود اور ہر ایک طرح کے ہتیارون کا ذخیرہ ہر وقت موجود تیار رکھتا اپنی عملداری مین اوس نے رعیت کی کچھہ پروا نہ کی صرف فوج کی خاطر مین مصروف رہا اس سبب سے رعیت اوس کی دشمن ہوگئی جب اوسکو یہہ خبر پہونچی

کہ رعیت اوس کے جان کی خواہان ہے تو اوسکو اسقدر وہم بیعت پر غالب ہوا اور نوبت
یہان تک پہونچی کہ پوشاک کے نیچے چار آئینہ پہنتا اور تینچون کی جوڑی دنراست جیب
مین رکھتا اور چہرہ پر ملال کا بادل چہایا رہتا تہا جو شخص اوسکے پاس جاتا اوس سے بدگمان
ہو جاتا کہ شائد یہہ میرے قتل کا ارادہ نرکھتا ہو جب باہر نکلتا تو اپنے خیر خواہون
کی فوج ساتہہ لیکر نکلتا ایک بار جس راہ سے ہوکر نکلتا واپسی کے وقت پہر اوس راستے
سے نہ آتا اس خیال سے کہ مبادا کوئی گہات لگائی نہ کہڑا ہوا ایک مکان مین دو تین
رات پے در پے سوتا کہ کوئی دشمن اوسکے مارنے کے لئے وہان چہپا ہوا نہ ہو غرض
پہلے تو یہہ وہم وخیال کی بیماری اوسپر غالب ہوئی پہر تپ لاحق حال ہوئی اور رفتہ
رفتہ زندگی باختتام پہونچی مرنے کے وقت لوگون نے پوچہا کہ تمہارے بعد کون جانشین
ہو مُنہہ سے تو اوسوقت نہ بول سکا مگر اشارہ اپنے بیٹے رچارڈ کی طرف کیا دس سال اسنے
حکومت کے ایکہزار چہہ سو اٹہاون سنہ عیسوی مین جہان فانی سے انتقال کیا پنچاس
برس کی عمر پائی یہہ بادشاہ مکار و فریبی و فطرتی اور ملکی معاملات مین چالاک تہا اکثر
احکام اسکے بے انصافی پر مبنی ہوتے تہے جب یہہ مرگیا چارڈ اسکا بیٹا جانشین ہوا
مگر آپسکی نااتفاقیان اور امیرون کے نفاق سے ڈرا اور اپنی جان کے خوف کے مارے
سلطنت سے دست بردار ہوکر فرانسیس کے ملک کو چلا گیا اوس کے بعد ایک شخص مسمی مشک
اسکاٹلنڈ کا سالار اس تدبیر مین ہوا کہ اصل بادشاہ کے خاندان کو پہر بحال کیا جائے
جب اوسکی مرضی ایسی ہوئی تو شاہ چارلس دوم نے اپنی بحالی کے لئے اوسکیطرف
چٹھی لکہی وہ چٹھی اوس نے پارلیمنٹ کو جمع کرکے سنائی اور سب ارکین اسبات پر راضی
ہوئے کہ چارلس کو بلاکر تخت نشین کیا جائے اور سب کے طرف سے ایک التجائی
عریضہ بادشاہ کی خدمت مین لکہا گیا جب وہ عریضہ شاہ لارنس کے پاس پہونچا
فوراً النڈن کو روانہ ہوا اوسکے آنے سے انگلنڈ مین بڑی خوشی کی گئی اور سمندر سے

شہر تک دورویہ رعیت سلام کے واسطے کھڑی ہوگئی اور بادشاہ بڑی احترام سے لنڈن مین داخل ہوکر تخت نشین ہوا۔

شاہ چارلس دوسرا

بڑی محنت ومشقت کے بعد اپنے باپ کے تخت کا وارث بنا تیس برس عمر کا جوان خوبصورت حسین وخلیق تہا پہلے اپنے خوش اخلاقی سے اس نے رعیت کو راضی رکہا مگر جب تسلط اچہی طرح بیٹہہ گیا تو اپنے باپ کے قتل ناحقہ کا دعوی پارلیمنٹ مین کیا اور چاہا کہ جس جس شخص نے اوس کے باپ کے قتل مین سعی کی ہے اونکو از روئے عدالت سزا دی جاوے دعوی کے وقت یہہ بہی کہا کہ پارلیمنٹ جسکی نسبت معافی خطاکی درخواست کریگی وہہ بہی مین قبول کرونگا چنانچہ عند التحقیقات بہت ہیر اس علت مین ماخوذ ہوئے انجام کار مجرمون کی جو زندہ تہے تقصیر اس نے بسفارش پارلیمنٹ معاف کی اور اونکو سندین لکہدین اور بڑے مجرم کرامول اور ابرٹن اور براڈ شوسی تینون جو مرچکے تہے اون کے نسبت یہہ حکم ملا کہ اون کی لاشین قبرون سے نکالکر کسی دن دار پر آویزان کرین پہر بدستور گاڑ دی جائین چنانچہ اسیطرح تعمیل ہوئی — یہہ بادشاہ سلطنت کے حصول کے بعد عیاشی وفضولخرچی مین مستغرق ہوگیا باوجودیکہ پہلے ہی اسکی شادی ہوچکی تہی مگر دوسری شادی اسنے پوڑتیگل کے بادشاہ کے بیٹے سے کی اور تین کروڑ روپیہ نقد اور دو قلعے اپنی عورت کے جہیز مین لئے وہ شہزادی اگرچہ حسب ونسب مین اچہی تہی مگر شکل وصورت وقد وقامت مین اچہی نہ تہی کلارنڈن نام مصاحب کے جو اسکا خاص مصاحب تہا اس شادی سے اسکو منع کیا مگر اوس نے نمانا اور اوسپر عتاب ظاہر کرکے اوسکو نظر سے گرادیا اور وہ ناراض ہوکر فرانس کو چلا گیا اوس خیرخواہ امیر کے علیحدہ ہونے سے سلطنت پر ادبار چہاگیا اوس کے جانے کے بعد سلطنت کے کام بادشاہ نے اپنے مصاحبون وخوشامدیون وعیاشون کو حوالہ کردیے

اونہون نے بحال ابتری ہر ایک کام مین دی علاوہ اسکے اوسی سال مین لنڈن مین ایسی وبا پڑی کہ اڑسٹھ ہزار آدمی مرگئے دوسرے سال دار الخلافت پر یہہ آفت آئی کہ ایک نان پزکی دوکان سے آگ لگی اور تین دن اور تین رات شہر جلتا رہا آگ بجھنے نہ پائی اور شہر کے چہ سو کوچون کی تیرہ ہزار دو سو حویلیان جلکر راکہہ ہوگئی دو آفتون تو مخلوق پر یہہ پڑین تیسرے شاہ چارلس کا عمل سال بسال زیادہ مضرا ور تکلیف دہ ہوگیا اور بادشاہ کی عیاشی اور ظلم اور بے رحمی نے لوگون کو ایسا ستایا کہ لوگ اسکے مرنیکی تمنا کرتے خواہشمند تہے باوجود اس ظلم کے اسکی تقریر ایسی دلفریب تہی کہ اگر دشمن بہی اس کے روبرو آتا دوست بنجاتا اور یہہ براہ فریب باتون مین اپنا کام نکال لیتا بڑا بہاری عیب اس مین عیاشی و زناکاری کا تہا اوس مین ایسا مستغرق ہوتا کہ انتظام ملک اور عدالت کیطرف کبہی توجہ نہوتی جسکام مین ہاتہہ ڈالتا کم ہمتی کے سبب سے انجام تک پہونچا تا رعایا کے ساتہہ اسکی کچہہ محبت نہتی بلکہ اونکو اپنے باپ کا قاتل تصور کرتا اور بدظن رہتا کہ کہین یہہ مجہکو بہی نہ مار ڈالین اسکے تقریرین نفاق اور جہوٹ سے بہری ہوئی تہین اور نہ وعدہ و اقرار پر کسیکو بہروسا تہا آخر اٹہہتر برس کی عمر پاکر مرگی کی بیماری سے اجلاس کے پچیسوین برس سنہ سولہ سو پچاسی عیسوی مین مرگیا اور اوس کے بہائی جیمس نام نے بادشاہت پائی۔

شاہ جیمس دوسرا

اس بادشاہ کا مذہب رومن کیتہلک تہا اپنی والدہ سے اس نے پوپ کے مذہب کے تعلیم پائی اور اوسپر ایسا پابند تہا کہ جو شخص اوس کے ہم مذہب نہوتا اوسکے ساتہہ دل سے کینہ رکہتا بلکہ ایک شخص کارل نام کو اوس نے پوپ کی خدمت مین بہیجا اور درخواست کی کہ کوئی متدین دین کے مذہب کا فاضل پادری انگلستان مین مامور کرے کہ لوگون کو آداب بندگی اور عبادت کا طریق سکہلاے تاکہ لوگ اوسکی ہدایت و رہنمائی سے راہ راست پر آجائین

چنانچہ بادشاہ کی درخواست پر ایک پادری لنڈن مین آیا اور بادشاہ نے اوس کی بڑی توقیر کی چونکہ بیشمار رعایا لنڈن کے پوپ کے مذہب کے برخلاف تھی یہہ حرکت بادشاہ کی سب کو ناپسند ہوئی اور دلون مین بغض پیدا ہوگیا ڈیوک من متہہ جو ایک امیر کبیر اور لائق و عقیل شخص تہا مذہب کے تعصب کے سبب سے فساد پر مستعد ہوا اور مسمی ڈیوک اکیل کو فرانس سے اپنی مدد کو بلایا رعایا مین سے ایک مجمع اپنے ساتہہ ملایا بادشاہ نے اوسکی سرکوبی کے لئے لشکر بہیجا اور آپس مین جنگ ہوکر اکیل کے لشکر نے شکست کہائی اور آپ بہی گرفتار ہوکر سولی ملا پہر من متہہ مقابلہ پر آیا اور ایسے زور شور سے لڑا کہ بادشاہی لشکر زیر ہوگیا اور قریب تہا کہ بہاگ نکلے اتنے مین کرائی نام ایک امیر من متہہ کیطرف سے اپنے سواران کے ساتہہ میدان سے نکل بہاگا اوس کے بہاگتے ہی من متہہ کے لشکر مین بہانج پڑگئی ایک کے ساتہہ دوسرا زمامن متہہ بہی گہوڑے پر سوار بہاگا اور گہوڑا اوسکو ایک دم مین پچاس کوس تک لے پہونچا مگر پہر ایسا تہکا کہ ایک قدم نہ اوٹہا سکا من متہہ نے اپنا گہوڑا وہان ہی چہوڑا اور ایک چرواہے کا لباس لیکر پیادہ چلنے لگا ایک جگہہ پہچانا گیا اور گرفتاری مین آیا اوسوقت اوس نے اپنا عریضہ نہایت عجز و نیاز کے ساتہہ بادشاہ کی خدمت مین بہیجا اور معافی تقصیر کا خواستگار رہوا عریضہ سنکر بادشاہ نے کچہہ دیر تامل کیا اور جواب دیا کہ من متہہ کا قصور قابل معافی نہین ہے سولی پر چڑہایا جاوے چنانچہ وہ بہی دار پر کہینچا گیا ان دو فتوحات کے سبب بادشاہ اور بہی متعصب ہوگیا پوپ کے مذہب کے لوگونکو بڑے بڑے عہدے ملنے لگے اور مخالف مذہب کے ذلیل اور خوار تصور ہوکر بادشاہت سے خارج ہونے لگے تو ملک مین ایک بلوا ظاہر ہوا اور خورد و بزرگ بادشاہ سے منحرف ہوگئے پوپ پادری وغیرہ قتل ہوئے اور سب نے ملکر ملک فرانس علاقہ ارنج کے شہزادہ کو جسکے ساتہہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی مسمات میری بیاہی ہوئی تہی انگلستان کی بادشاہت کے لئے بلایا اگرچہ وہ اس بادشاہ کا داماد تہا مگر بادشاہت

کی طمع بہت بڑی ہوتی ہے وہ نے الفور چپلا آیا اور سوقت صرف پندرہ ہزار سپاہ اوسکے ساتھ تھی پہلے تو کچھ مدت تک بادشاہ کے مخالفین بادشاہ کے خوف کے ماری اوس کے پاس جاکر شامل ہوئے مگر جب وہ اپنے آنے پر پچھتایا اور سمندر کے کنارے سے واپس جانے لگا تو لوگون نے جانا کہ اب اوسکے واپس چلنے کے بعد زیادہ تر سختی بادشاہ کی طرف سے ہم پر ہوگی تو فوج فوج لوگ اوس کے پاس حاضر ہوئے علما و امرا اور جایا دلشکر جسقدر تھا سب بادشاہ سے علیحدہ ہوکر شاہ ولیم کے پاس چلا گیا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ شہزادہ ڈینمارک جیمس کا بیٹا اور بیٹی ستالینے بھی مخالف کے ساتھ ملگئی اور بادشاہ تنہا دم بے یار و ہمدم بیکسی کی حالت مین رہ گیا اور بادشاہ نے اپنی اولاد کے علیحدہ ہوجانے پر بکمال غم کہایا اور بحالت ناچارگی بھاگ کر فرانس کو چلا گیا اوس کے بھاگ جانے اور تخت کے خالی ہونے پر پارلیمنٹ نے جمع ہوکر شاہ ولیم شاہ جیمس کے داماد اور ملکہ میری اوسکی بیٹی کو بادشاہ بنایا۔ شاہ جیمس بادشاہی امور مین منتظم آدمی تھا شاہی خزانہ بہت بکمال احتیاط کے ساتھ خرچ کرتا سوداگری اور بیوپار کو بہت تقویت دیتا جہازی کارخانون کی ترقی مین صبح و شام مصروف رہتا انگلستان کے قدر و منزلت کے بڑہنے کے لئے بڑی بڑی تدبیرین عمل مین لاتا خانہ داری اور قبایل پروری کے وصف مین طاق تھا بردباری و تحمل مین یگانہ آفاق تھا سخاوت و داد و دہش مین اسکو اگر حاتم ثانی کہا جائے تو بجا ہے عدالت مین نوشیروان سمجھا جائے تو روا ہے ظلم و زیادتی اس نے کسی پر نہ کی کسیکے مال مین طمع کے ہاتھہ دراز نہ کی لیکن مذہب کے تعصب نے اسکو یہان تک ذلیل کیا کہ سلطنت کے چھوڑنے پر مجبور ہوگیا بارہ برس تک سنہ بادشاہت کی پھر معزول ہوا آخر اڑسٹھہ برس کی عمر مین سنہ ایکہزار سات سو ایک عیسوی مین مرگیا۔

شاہ ولیم تیسرا اور ملکہ میری دوسری

اس بادشاہ کی تخت نشینی کے بعد ایرلنڈ کے لوگون نے شاہ جیمس معزول کی بحالی مین بہت کوشش کی اور چودھوین لوئیس شاہ فرانس نے بھی امدادی فوج جیمس کے ساتھ بھیجے اور وہ بیشمار فوج لیکر انگلستان مین آیا مگر مراد کو نہ پہونچا بلکہ فرانس اور انگلستان کی صلح بمقام شہر ریس ٹک ہوکر سب طرح کے فساد رفع ہوئے — اس بادشاہ کے وقت بادشاہی اختیارون کی ایک حد مقرر ہوگئی اور رعایا کے حقوق بھی قرار پائے اور بادشاہی تجار جو ہندوستان کو تجارت کا مال لیکر آتے تھے وہ اپنے کام مین کامیاب ہوئے کلکتہ کے مقام پر شاہ ہند نے اون کے رہنے کو جگہ دی جہان اونہون نے قلعہ ولیم فورٹ تعمیر کیا وہ قلعہ اسیکے نام پر تعمیر ہوا تیرہ سال اس بادشاہ نے سلطنت کی اور باعث وفات کا یہہ ہوا کہ ایک روز یہہ شکار کھیلتا ہوا گھوڑے سے گرا اور ایسی ضرب پہونچی کہ ہنسلی کی دونون ہڈیان ٹوٹ گئین چند روز بیمار رہا اور امید تھی کہ اچھا ہوجائے مگر ایک رات کو بستر پر سوتے سوتے سوتے رعشہ کی بیماری نے ظہور کیا اوسکے بعد تپ اور سرسام ظاہر ہوئی اوس کے تیسرے روز باون برس کی عمر مین رحلت کی یہہ واقعہ سنہ ایکہزار سات سو دو مین وقوع مین آیا اور شاہ جیمس کی دوسری لڑکی مسمات اینے کو تخت کو تخت و تاج ملا —

ملکہ اینی شاہ جیمس کی لڑکی

یہہ ملکہ تیس برس کی عمر مین تخت نشین ہوئی اسکے جانشین ہونے پر تمام رعایا و فوج راضی تھی چونکہ پہلے صلح کے بعد فرانسیسون سے پھر چند امور خلاف صلح کے وقوع مین آئے تھے ملکہ نے لڑائی کا اشتہار دیدیا انگلستان کے لشکر کا سالار ڈیوک مالبرہ جو ایک شخص جوانمرد بہادر جنگ آزما گفتگو مین چالاک کام مین ہوشیار و لائق افسر تھا مقرر ہوا اور کریسی اور جن کورٹ کے مقام پر سخت سخت لڑایان ہوئین ہر ایک لڑائی مین مالبرہ نے فتح پائی اور انگلستان کی عزت قائم رہی فوج بھی کم ماری گئی جبل الٹر کا حصن حصین

جو بنیاد سے ایسا مضبوط تہا کہ سوای ایک طرف کے اوسپر حملہ کرنا غیر ممکن تہا منفتح ہوا چونکہ علاقہ انگلنڈ و اسکاٹلنڈ تجا پارلیمنٹ اب تک علیحدہ علیحدہ تہا اس بادشاہزادی نے یہہ تجویز کی کہ دونو ایک ہو جائین اور سولہ امیر اور پینتالیس مہاجن اسکاٹلنڈ کے انگلستان کے پارلیمنٹ مین داخل ہوکر دونو پارلیمنٹ ایک ہو گئی ملکہ ایرنتہ اور اس ملکہ کے وقت اسقدر عروج و خوش اقبالی انگلستان کو حاصل ہوئی کہ بری بڑی بادشاہون کو حاصل نہی اس ملکہ کی تقریر کا لہجہ بہت شیرین اور ملیح تہا پارلیمنٹ کے اجتماع کے وقت اس خوبی کے ساتہہ تقریر کرتے تہے کہ خاص و عام اسکی آواز کو سرود کے ترانہ سے مناسبت دیتے تہے مزاج مین فیاضی حد سے زیادہ تہی خوش خلقی و محبت و اتحاد کا انتہا نہ تہا پرہیزگاری و علم و سخاوت و عدل و انصاف اسکا ذاتی وصف تہا رعایا پر ایسی مہربان تہی کہ کسی بات مین اون کے نقصان کی روادار نہوتی بڑے بڑے نامی حکیم و فاضل و شاعر و مصنف اسکے زمانے مین ہوئے غرض اسکا زمانہ نہایت آرام و عیش و عشرت کا وقت تہا جب قضا آ پہونچی یکایک ملکہ ایسی بیمار ہوگئی کہ زندگی کی امید کی نرہی چونکہ فرانس اور انگلستان کی صلح کے وقت یہہ قرار پایا تہا کہ ملکہ کی وفات کے بعد ہوز کا الکٹر یعنے صوبہ کہ انگلستان کے توابعین مین سے تہا تخت نشین ہو اس قرارداد کی بموجب اوسکو خط لکہا کہ ملکہ سخت بیمار ہی آپکا لنڈن مین آنا درکار ہے چنانچہ وہ فی الفور آگیا اور ملکہ امینی پچاس برس کی عمر پاکر اپنے جلوس کے تیرہوین سال سنہ ایکہزار سات سو چودہ مین مر گئی اور ہوز کا الکٹر پارلیمنٹ کے تجویز سے اسکاٹلنڈ و انگلنڈ و ایرلنڈ کا بادشاہ مقرر ہوا یہہ شخص شہزادگان ملک جرمن سے پہلے جیمس کے پوتے کا بیٹا تہا سب نے اسکو حقدار تصور کرکے بادشاہ بنالیا اور سٹورٹ جیمس اسکاٹلنڈ والی خاندان سے بادشاہت جاتی رہی۔

شاہ جارج پہلا

یہہ بادشاہ اگرچہ انگلستان والون کی منظوری سے بادشاہ ہوا مگر ہوز کے رعایا کا دل سے خیرخواہ تہا اور اونہین سے جانی محبت رکہتا تہا جسسے اکثر لوگ ناراض

ہوگئے اور بادشاہ نے چند امیر صاحبان انگریز بدظنی کی علت مین قید کرلئے اور رعیت سے معزول کردیئے نتیجہ اسکا یہہ ہوا کہ اسکاٹلنڈ مین مفسدہ ہوا اور ایک امیر ارل مارنی اپنی طرف کے فوج جمع کرکے مسمی اسٹورٹ جیمس دوسرے جیمس کے پوتے کو دعویدار سلطنت کا کھڑا کیا اور اوسکو بادشاہ گردان کر منادی کرادی جیمس نے بھی فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آنے کا ارادہ کرکے ایک جہاز جس مین چند عہدہ دار اور باروت وگولہ تھا پیشتر روانہ کردیا اور کہلا بھیجا کہ دعویدار خود بھی پیچھے سے پہونچتا ہے اس خوشی مین امیر ارل مارنی کے دس ہزار سپاہی جمع کیا اور چند مرتبہ انگلستانی فوج سے لڑا مگر شکست کھائی اتنے مین جیمس خود بھی اسکاٹلنڈ آپہونچا ارل مارنے اور بیس امرائے نامدار نے بڑے تپاک سے اوسکا استقبال کیا اور مکرر اوسکی بادشاہی کی منادی کی رسم رسوم تخت نشینی کی بڑی خوشی سے ادا ہوئین اور شہار اس تخت نشینی کے پہونچا کر جا بجا بھیجدیئے سات روز کی سلطنت کے بعد جیمس جب حال سے واقف ہوا تو اوس نے ارل مارنی کو مفلس و بے سامان پایا اور یقین کرلیا کہ بے روپیہ کے بادشاہت اور بغیر سامان کے جنگ کرنا محال ہے تو نا امید ہوکر وہ بادشاہت کے ارادہ سے درگذرا اور ارل مارنی کو بلاکر کہا کہ افسوس ہے اسوقت مین تمکو بسبب مفلسی اور بے سامانی کے چھوڑتا ہون اور ایسے وقت کہ عنقریب جنگ درپیش ہے روپیہ مین کہین سے منگوا نہین سکتا یہہ کہکر پھر فرانس کو چلدیا اوسکے بعد جسقدر لوگ ارل مارنی کے پاس جمع تھے تتر بتر ہوگئے اور وہ شاہ انگلنڈ کے ہوادار مین معہ اپنے رفقا کے کہ بشمار تھے پکڑا آیا اور قیدیون سے جیلخانے بھر گئے بسہولیت تحقیقات ہوکر اکثر سولی پر چڑھائے گئے اور بعض دایم الحبس اور بعض میعادی قیدی ہوکر جیلخانہ مین گئے اور بعض جلاوطن ہوکر انگلستان سے نکل گئے اس بادشاہ نے اپنے آخری وقت مین قدیمی ملک ہوز کے دیکھنے کا ارادہ کیا پہلے جہاز مین سوار ہوکر لنڈن تک پہونچا پھر خشکی کے راستہ ہوز کو روانہ ہوا پہلے منزل رات کو قصبہ سولدن مین کھانا

کہایا بحال تندرست سویا اور صبح کو تندرست اوٹھہ کر روانہ ہوا تین چار کوس چلکر سواری کی گاڈی ٹہرائی جب گاڈی کہڑی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ ایک ماتہہ بادشاہ کا بالکل بیجان ہو گیا ہے بادشاہی طبیبے جو کہ رکاب مین حاضر تہا بہت معالجے کئے اور تیزاب وغیرہ ادویات سریع التاثیر لگائی پر کچہہ اثر نہوا اور بادشاہ کی زبان سوج کر تالے لگی فقط اتنی بات کہنے کی طاقت رہ گئی کہ جلدی چلو دوسرے فجر کو اڑسٹہہ برس کی عمر اور تیرہ سال کی سلطنت کے بعد سنہ ایکہزار سات سو ستائیس مین مر گیا اس کے مرنے کے بعد اسکے بیٹے دوسرے جارج نے سلطنت پائی یہہ بادشاہ چندان عقلمند نہ تہا مگر بے وقوف بہی نہ تہا کارروائی موافق اچہا تہا۔

دوسرا جارج

اس بادشاہ کے وقت بہت سے جنگ جنل فرانسیسون اور سپانیہ والون سے ہوئی فتح وظفر کا ستارہ جا بجا روشن ہوا اسکے وقت رعیت اسسے صرف دو بات پر ناراض تہی ایک یہہ کہ بادشاہ ہنوز والون کی رعایت اپنے باپ کی طرح بہت کرتا دوسرے سپاہ کے خرچ کا روپیہ خزانہ مین سے اور کامون مین صرف کر لیتا اور دینی امور کے اجرائے کے لئے رعیت پر چندہ ڈالدیتا اپنے خزانہ سے خرچ نہ کرتا اس بادشاہ کے وقت چارلس ایڈوارڈ جیمس کا بیٹا جسنے فرانس سے اسکاٹلنڈ مین آکر سلطنت کا دعوی کیا اور نامراد پہر گیا تہا پہر اپنے باپ کی طرح دعویدار سلطنت کا ہوا اور چھہ سات امیرون کے ساتہہ دو ہزار بندوق ساتہہ لیکر انگلستان کے تخت لینے کی امید پر اسکاٹلنڈ کے ملک مین داخل ہوا سرکش لوگ اوسکے پاس جمع ہو گئے اور بیس ہزار کا فی بہم پہونچا کر شہر ایڈن دار الخلافت اسکاٹلنڈ مین بے روک ٹوک داخل ہو گیا اور اپنے نام بادشاہت کی منادی کرائی شاہ انگلنڈ نے ایک امیر کبیر نام معہ ایک فوج کے اوس کے مقابلہ کو بہیجا جب یہہ فوج انگلنڈ مین گئی چارلس

ایڈورڈ سدرہ ہوا اور بمقام مسٹن نیس آپس مین لڑائی ہوئی بادشاہی فوج کے
پانسو آدمی مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اس فتح خداداد کے حاصل ہونے سے اور بھی
ایڈورڈ کا حوصلہ بڑھ گیا چونکہ امید قوی تھی کہ سیری امداد و کمک کے لئے فرانس سے
فوج آئیگی فوج کے پہونچے بغیر ہی فتح کی خوشی مین انگلنڈ کو روانہ ہوا اور لندن سے
بفاصلہ ایکسو میل کے شہر مان چسٹر مین آپہونچا اوس مقام پر بھی دوسو سپاہی انگلستانی
جو بادشاہ سے ناراض تھے اوس کے شامل ہوگئے اور ترقی روز افزون ہونے لگی مگر
شاہ انگلنڈ کے اقبال سے اوسکے مصاحبون اور معاونون کے آپس مین اپنے اپنے مراتب
کی ترقی کے طمع پر فساد برپا ہوا کیونکہ اوس کے مصاحب سب یہی کہتے تھے کہ ایڈورڈ
کو ہم نے حکومت دی ہے اس حالت کو دیکھکر ایڈورڈ وہان سے واپس
اسکاٹلنڈ کو چلا گیا جب ایڈن کے نزدیک پہونچا وہان بھی بادشاہی لشکر سے
جو اسکے پہونچنے سے اول وہان جا پہونچا تھا مقابلہ ہوا اوسپر بھی ایڈورڈ نے فتح پائی
جب یہہ حالت ہوئی تو بادشاہ نے ڈیوک کمبرلنڈ کو کہ سپہ سالار فوج انگلنڈ کا
تھا فلاندرس سے بلایا اور بڑی جمعیت کے ساتھہ دشمن کی سرکوبی کو بھیجا جب
اس سپہ سالار کی روانگی کی خبر مشتہر ہوئی اوسکے رعب و خوف سے مفسدون کے
جسم مین لرزہ پڑگیا اور ایڈورڈ کے ہمراہی بھاگنے لگے جب مقابلہ کی نوبت
آئی تو تھوڑی سی لڑائی سے دشمن بھاگ نکلا سپہ سالار نے چودہ ہزار آدمی کے ساتھہ
اوسکا تعاقب کیا اور آپس مین رد و بدل ہوکر یہہ بات قرار پائی کہ گلوڈن کے
میدان مین پھر لڑائی ہو غرض اس میدان مین سخت لڑائی ہوئی آخر دشمن کے
فوج بھاگ نکلے تین ہزار مفسد مارا گیا بادشاہی فوج مین سے بھی پچیس آدمی
اوس معرکہ کی وقت بھاگتے تھے جنکو سپہ سالار نے ایک دم مین پھانسی پر چڑھا
دیا چارلس ایڈورڈ کے میدان سے بھاگکر متغیر لباس جا بجا پھرتا رہا بھوکھا

پیا ساکبھی کسی گانو اور کبھی کسی گانو روپوش ہوتا ہوا جہاز پر سوار ہوا اور فرانس ہو سنجار معسکر رفع ہوا اوس کے مددگار بیشمار گرفتار ہوکر پھانسی ملے — اس کے بادشاہ کے وقت فرنگیون نے ہندوستان کی حکومت حاصل کی اور بنگال کا بہت سا علاقہ انگریزی تصرف مین آگیا اوس روز سے جسطرف بادشاہ کی فوج گئی فتح استقبال کو آئی تری دخشکی مین اس بادشاہ کی اقبال کا ستارہ چمکا مگر افسوس کہ بادشاہ کی عمر کا بھی خاتمہ ہوگیا اور ستہتر برس کے عمر مین اجلاس کے تینتیسوین سال سنہ اکیہزار سات سو ساٹھ عیسوی مین یکایک مرگیا اس ناگہانی موت کا کوئی باعث معلوم نہوا یا تو بادشاہ سوتا تہا یا نوکرون نے یکایک اوسکو نزع کی حالت مین پایا سونے سے اول صحیح الجسم تندرست تہا کسی طرح کی بیماری کی شکایت نہ تہی اوسوقت بڑے بڑے ڈاکٹر معالجہ کے لئے حاضر ہوئے اور بڑی بڑی تجویزین کین مگر بادشاہ نے دو گہڑی مین تڑپ تڑپ کر جان دیدی۔

شاہ جارج ثیسرا

یہہ بادشاہ اکیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا اور جلوس کے برس روز بعد جرمنی کے ملک مین ایک کم قدر بادشاہ کی خاندان مین اسکی شادی ہوئی کیونکہ شاہان اہل سلطنت مثل بادشاہ فرانس وغیرہ پوپ کے مذہب پر تہی انگلنڈ کا بادشاہ بسبب تخالف مذہب کے اون سے لڑکی نہین بیاہ سکتا تہا اور نہ وہ دیتے تہے مگر عورت اسکو خدا نے ایسی حسینہ و پارسا و پاکدامن و خوشخو دی کہ اسکو کبھی اسبات کا افسوس نہوا کہ میری بیگم کسی عالیجاہ بادشاہ کی لڑکی نہین ہے اوسی سال مین ایک عورت نے کٹار لیکر اسپر حملہ کیا مگر خیر ہوئی کہ وار خطا گیا مفصل حال اوس واقع کا یہہ ہے کہ ایک روز بادشاہ کی سواری سر بازار چلی جاتی تہی ایک عورت ناتہہ مین ایک عرضی لئی ہوئی سامہنے آئی اور آگے بڑہ کر چاہا کہ بادشاہ کو وہ عرضی دیوے سپاہیان اردلی نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا اوس نے باواز بلند کہا کہ مجہکو جہان پناہ کے پاس کیون نہین جانے دیتے کہ میں اپنا

انصاف اوس سے طلب کرون بادشاہ یہہ بات سنکر کہڑا ہوگیا اور بڑہیا کو روبرو بلایا اور زین سے جھک کر اوسکی عرضی پکڑنے لگا عورت نے ایک ہاتہہ سے تو عرضی بادشاہ کو دی اور دوسرے ہاتہہ کٹار کا وار کیا وار خطا گیا سوار اہمراہی نے چاہا کہ اوسکو قتل کردین بادشاہ نے منع کیا اور فرمایا کہ مجھکو اس کے ہاتہہ سے کوئی ضرر نہین پہونچا تم کیون اسکو قتل کرتے ہو عورت سے حال اس حملہ کا دریافت کیا گیا تو وہ کچہہ نہ بولی اور عدالت مین وہ عورت دیوانہ ثابت ہوکر پاگل خانہ مین بہیجی گئی بہت برس اس بادشاہ نے بکمال عدل و انصاف سلطنت کی لشکر و رعیت دونو کو اس نے خوش رکہا ایک متنفس بہی ناراض ہونے نہ پایا اسکے وقت بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوئین فرانس اور اسپین کی طرف مملکت وسیع ہوئی بہت سے جزیرے فتح ہوئے ہندوستان مین قوم مرہٹہ کے راجے مغلوب ہوئے بڑے بڑے نواب و مہاراجے خراج گزار بنے اس عیش و خوشی مین بادشاہ بیمار ہوگیا اور بیماری طول کہینچ گئی اور بسبب ضعف جسم و کم طاقتی اجلاس کے کام مین فتور واقع ہونے لگا اسواسطے پارلیمنٹ نے اسکے بیٹے ولیس کو جو ولیعہد بہی وہی تہا نائب و مدار المہام مقرر کیا اور تجویز کی کہ بادشاہ کے تندرست ہونے تک یہہ ولیعہد سلطنت کا کام کرے بادشاہ کی بیماری بہ دیوانگی و بدحواسی اور بہی زیادہ ہوگئی آخر جب اجل کا پیغام آیا اکیاسی برس کی عمر پاکر سنہ ایکہزار آٹہہ سو تیس عیسوی مین مرگیا ساٹہہ برس سلطنت کی اس کے مرنیکا غم فوج و لشکر و رعیت کو سخت ہوا کیونکہ اسکی ذات عادل و رحیم و کریم تہی عادتین نیک گفتگو شیرین اخلاق پسندیدہ استقلال مزاج و اتقاد پارسائی غریب پروری بندہ نوازی صدق و راستی خالق حقیقی نے اسکی آب و گل مین بہر دی تہین اپنی سلطنت کے زمانہ مین اسکے لشکر نے کسی غنیم کے میدان مین شکست نہ کہائی کوئی جنگ

واندیشہ اس کے دامنگیر حال نہوا کسی دشمن نے اسپر ہاتھہ نہ ڈالا اسکے بعد اس کے ولیعہد ویلس کو تخت و تاج ملا اور شاہ جارج چہارم کے خطاب سے مخاطب ہوا۔

شاہ جارج چوتھا

یہہ بادشاہ نہایت خوبصورت وحسین اور گفتگو مین شیرین و نمکین تہا ہر ایک امر مین چالاک و بے باک تہا مگر عیاشی مین بہت سرگرم رہتا تہا اور ملک کے انتظام مین اپنے باپ کے برابر نتہا اس کے وقت ایک مفسد شریر فلود نام نے اپنے ہم شربون کی تحریک سے یہہ شرارت کی کہ کسی بڑے مجمع کے روز بادشاہ اور امرا کو ایک دم قتل کر دیا جائے چنانچہ ایک روز ایک امیر کے گہر بادشاہ اور امرا و کا کہانا ہوا اور تاریخ مقرر ہوگئی کہ فلان روز اور فلان تاریخ اس دعوت کے تقریب سے مجمع ہوگا مقام مجمع کے دیوار بدیوار ایک طویلہ تہا وہ فلود نے کرایہ پر لیا اور اوسکے بالاخانے مین ہر طرح ہتیار اور گولہ بارود لیجاکر جمع کر دیا اور تجویز آپس مین یہہ ٹہرائی کہ جب مجمع بادشاہ اور امراؤ کا جمع ہو چکیگا فلود ایک بکس یعنے صندوق اوٹہائے ہوئے ڈیوڑہی پر جائے اور وہ صندوق دروازہ کے سنتری یعنے دربان کو دیکر کہے کہ یہہ صندوق لارڈ ہرلی صاحب کا ہے اونکو بہت جلد پہونچاؤ جب وہ صندوق لیکر اندر جائے اور ڈیوڑہی خالی رہ جائے تو اوس موقع پر سب ہمراہی مسلح و مستعد مکان کے اندر گہس جائین اور سب کو قتل کر ڈالین مگر خدا نے سب کے جان بچائی کہ ایک شخص فلود کے راز دارون سے فلود کے آنے سے اول کسی طرح مجلس مین داخل ہوگیا اور سب کے روبرو اوس نے یہہ راز فاش کر دیا اوسی وقت اس شرارت کے اندفاع کی تدبیر کی گئی اور فلود اور اوسکے ہمراہیون کی گرفتاری کو کوتوال مامور ہوا وہ سب شریر مقابلہ پر آئے اور ایک برقندانز مارا گیا اور نو آدمی اون مین سے گرفتار ہوکر پہانسی پر چڑہائے

آگرہ آباد ہون صرف چند آدمی مثل نانا راؤ وغیرہ جو بڑے مفسد تھے اس معافی سے
مستثنے رہے جب یہہ اشتہار جاری ہوچکا سب فتنہ شر مسار ذلیل و خوار پھر اپنے اپنے
گھرون مین آئے اور جن جن رؤسانے سرکار کی اطاعت سے منحرف ہوکر فساد انگیزی پر
کمر باندہی تھی مثل نواب جھجر وغیرہ سرکار کے حکم سے موت کی سزا پائی اور جو بچے
ایسے نازک وقت مین سرکار کے اتحاد قدیمہ پر ثابت قدم و راسخ دم رہے اونکو
خلعت فاخرہ عطا ہوئے اور قدیمی علاقون کے بغیر اور علاقے اون کی حکومت
مین زیادہ ہوئے اور بہادر شاہ بادشاہ معزول دہلی جسکو فوج متمرد نے بزبردستی
دہلی مین بادشاہ بنایا تھا جلاوطن کرکر رنگون پہنچا گیا اور وہ وہان ہی مرگیا اب
بعد معزولی سرکار کمپنی کے ۱۸۵۸ء سے بادشاہی انتظام تمام ہندوستان مین ہوگیا
ہے اور تمام زمانہ سرکار کے انتظام اور خوش معاملگی سے خوش و خورم و ممنون ہے
رعیت و فوج تمام و کمال سرکار کے اوصاف سے رطب اللسان و عذب البیان ہے
اس ملکہ عالیہ کے وقت چین پر بھی فوج کشی ہوئی اور دونو فریق مین بہت سے
لڑایان ہوکر انگلستانی فوج فتحیاب ہوئی اور بہت سا علاقہ چین کا اس سرکار کے
تصرف مین آگیا اور ایک مہم شاہ حبش پر ہوئی جسنے متمرد ہوکر چند انگریز اپنے پاس
قید کر رکھے تھے پہلے اوسکو بذریعہ تحریر چند بار سمجھایا گیا جب نہ سمجھا تو فوج کشی
ہوئی اور شاہ حبش لڑائی مین مارا گیا غرض اس ملکہ کا اس زمانہ مین وہ اقبال ہے
کہ ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی بادشاہ کے تاریخی حالات مین درج نہین ہے
شاہان روئے زمین سے کوئی ایسا والی تخت و تاج نہین ہے جو اسکے رعب سے
مانند بید لرزان نہین ہے اس بادشاہ کے چھتیسوین سال جلوس مین یہہ کتاب
گلزار شاہی لکھی گئی اور چھپ کر مشتہر ہوئی بعد ازان ۱۸۷۶ء مین پرنس
آف ویلز شہزادہ ولیعہد ہندوستان کی سیر کو آیا اور تمام راجون مہاراجون

ورئیسون و رعایا نے بڑے تپاک سے اونکا استقبال کیا اور بحال اعتقاد و اخلاص کے ساتھہ پیش آئے ولیعہد نے تمام ہندوستان مین سیر کی اور ہر ایک ریاست مین رونق افزا ہوا ۱۸۷۵ء کے ماہ جنوری مین ایک عالیشان جلسہ نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے بمقام دہلی کیا دور دور سے تمام نواب و راجے و مہاراجے و رؤسا جمع ہوئے اور اشتہار مشتہر ہوا کہ آئندہ کوئین وکٹوریا فرمانفرمائے ہند و انگلنڈ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا ہے اور اس مبارک خطاب کے اشتہار کی تقریب سے بڑے بڑے خطاب دینے والیان ملک و رؤسا کو ملے اور بڑی فیاضی ظاہر کی گئی سینکڑون قیدی قیدخانون سے چھوڑے گئے اسی مبارک سال مین اب دوسری بار یہہ کتاب ترمیم ہوکر چھاپی گئی جسکا خاتمہ اس ملکہ عالیہ کے احوال پر ہوا اسی سال مین سلطان روم و روس مین بڑی بڑی لڑایان ہوئین گویا یورپ اور ایشیا مین خون کی دریا چل پڑی ہزارون بندگان خدا ناحق ماری گئی اگرچہ سلطان عبدالحمید خان شاہنشاہ روم نہین چاہتے تھے کہ روس سے لڑین مگر جب ناانصاف خود لشکر روم کی قلمرو مین داخل ہوا تو افواج قاہرہ اسلام اونسے سرکوبی کو گئی اور آپس مین دونو فریق کے بڑی بڑی زور آزمایان ہوئین اور ابھی ہو رہی ہین اس معرکے کے شروع کے وقت ہر ایک کو امید تھی کہ یہہ ملکہ معظمہ اپنے قدیمی دوست سلطان روم کے امداد کو بیگی روس کو روم کی سرحد مین داخل ہونے نہ دینگی مگر نہین معلوم کس سبب سے ملکہ معظمہ نے خاموشی اختیار کی اور پارلیمنٹ نے اجازت نہ دی کہ قیصر ہند ان دو بادشاہون کی لڑائی مین دخل دے اور اپنی فوج کٹوائی اگرچہ شاہنشاہ روس بھی اس خاندان کا دوست تھا اور اوس نے امیر شیر علی خان والی کابل کو اغوا کرکے اس سلطنت کے اتحاد سے روگردان کرلیا ہے اور وہ برابر گشتہ ہوکر لڑائی کے سامان درست کر رہا ہے مگر قیصر ہند یہ بھی نہین چاہتی کہ امیر کابل سے بگاڑے بلکہ یہہ منظور ہے کہ حتی الامکان صلح و صفائی ہوجائے اس صلح و صفائی کے لئے سلطان روم کا سفیر بھی کابل مین آیا اور امیر کو سمجھایا مگر امیر نے یہہ ہی عذر کیا کہ اگر قیصر ہند قلات اور قطع

قلعہ کے علاقہ سے قبضہ اوٹھالے فوج واپس بلالے تو مین بدستور انگریزون کا دوست اور دلی خیرخواہ ہوجاونگا اسباب مین ابھی کوئی فیصلہ نہین ہوا اور سرحدی مفسدون کی سرکوبی کے لئے فوجین پشاور وکوہاٹ وغیرہ کو چلی جاتین ہین ۔

مثنوی فی الخاتمہ

بہ لطف ایزد و فضل الٰہی ۔۔۔ ہوئی سرسبز پھر گلزار شاہی
سحاب فیض حق برسا بہ تکرار ۔۔۔ پھلا پھولا یہ بستان دوسری بار
نیا یہہ باغ رنگین رنگ لایا ۔۔۔ نئی طرز اور نرالا ڈھنگ لایا
نئی گلزار مین پھولے نئے پھول ۔۔۔ ہوئی بلبل سیر باغ مشغول
یہہ مجموعہ بہت اچھا بنا ہے ۔۔۔ کتاب اچھی ہے نسخہ دلربا ہے
بچشم غور جسنے اسکو دیکھا ۔۔۔ کہا لاریب یہہ نسخے ہے اچھا
یہہ ہے تاریخ تاریخ سلاطین ۔۔۔ یہہ ہے ذکر شہنشاہان حق بین
کہین ہے ہندون کا ذکر مذکور ۔۔۔ کہین ہے حالت اسلام مسطور
کہین لکھا گیا ہے حال انگریز ۔۔۔ بنی نادر کتاب فرحت انگیز
خدا سے اب یہہ سرور کی دعا ہے ۔۔۔ یہی بندہ کے دل کا مدعا ہے
کہ دنیا مین رہے خندان یہہ گلزار ۔۔۔ خدا وہ سکونہ دکھلائی کوئی خار
کبھی ہو وہ نہ دخل اس مین خزان کا ۔۔۔ رہے خوشدل ہمیشہ باغبان کا
یہہ بستان فصاحت تا قیامت ۔۔۔ رہے سرسبز مثل باغ جنت
سدا اس سے زمانہ فایدہ پائے ۔۔۔ جو مانگے حق سے وہ فی الفور ہوجائے
بحق اہل بیت شاہ ابرار ۔۔۔ پذیرا ہو دعائے سرور زار

تمام شد

قطعات تاریخ اختتام طبع گلزار شاہی

از نتائج طبع شاعر اہل کمال رای بہادر کنہیا لعل صاحب اعزاز کنٹونمنٹ انجینیر لاہور

شد جو مطبوع جہان بارنگ و بو
سال طبعش سندی اندر پارسے

طرفہ این گلزار بے خار بہشت
زد رقم سرسبز گلزار بہشت

از سید علی عبدالقادر شمس القادری مرشد علی صاحب بیدنے پوری تخلص عاصی

کیسی اچھی چھپی ہے اصل علی
فی الحقیقت ہوئی ہے یہ تالیف
بہر تاریخ طبع اے عاصی

سرور نامدار کی تاریخ
اچھی تاریخ اور نئی تاریخ
کر رقم اب علی چھپی تاریخ

از سید عبدالرسول صاحب خاندیسی ارنڈولی

عمدہ گلزار بہار سروری
بہر سال خاتمہ عبدالرسول

چھپ چکی جلد م بفضل کردگار
بولا ہے بے خار گلزار بہار

از سید علی شاہ صاحب تخلص لفت لاہوری

چھپ چکی جلد م یہ گلزار عجیب
لکھا الفت نے بہ سال خاتمہ

کھل گیا روے زمین پر لالہ زار
گلشن گلزار ہے تازہ بہار

از مفتی چراغ دین تخلص روشن لاہوری

چھپی جب یہ تاریخ مطبوع دل
بذکر سلاطین اہل کمال

میرے دل نے روشن تباریخ سال
کہا خوشنما ہے بہار جمال ۱۲۹۸ھ

از مفتی غلام صفدر صاحب تخلص فوقانی لاہوری

ہے کیا نادر چھپی گلزار شاہی
کہ جسکا طبع مطبوع جہان ہے

یہ وہ گلزار ہے جسپر ہمیشہ
سدا ابر کرم گوہر فشان ہے

پھلے پھولے بھلا کیونکر نہ یہ باغ
خبر گیر اسکا سرور باغبان ہے

یہ وہ تاریخ ہے مطبوع دوراں
عیان ہر ایک جس سے داستان ہے

بسال طبع فوقانی نے لکھا
عجب یہ بوستان بیخزان ہے ۱۲۹۲ھ

از مفتی غلام حیدر صاحب تخلص حیدر لاہوری

این بہارستان برنگ و بوی خویش
فی الحقیقت لالہ زار خوشدلی ست

گشت چون مطبوع حیدر سال طبع
گفت گلزار بہار خوشدلی است ۱۲۹۲ھ

از مفتی غلام اکبر صاحب تخلص لئیق لاہوری

کیا ہی اچھی یہ چھپی گلزار ہے
واہ وا صل علی صل علی

بہر سال طبع اسکی اے لئیق
لکھ چھپی گلزار اچھی خوشنما ۱۲۹۲ھ

از مفتی محمد انور صاحب تخلص دانش لاہوری

سرور لاہور کی گلزار اچھی چھپ چکی
سیر جسکی صاحبان دید کو منظور ہے

بہر سال خاتمہ دانش نے کیا اچھا لکھا
ہدیہ مطبوع باغ سرور لاہور ہے ۱۲۹۲ھ

خاتمۃ الطبع

پس از سپاس کردگار و لغت سید ابرار شائقین علم تاریخ کو بشارت ہو کہ اندنون
ایک کتاب متضمن تسلسل احوال تاریخی شاہان و راجگان ہند نہایت شگرف و نادر
جو لب لباب کتب تواریخ معتبرہ سے اور ملخص باستانی احوال کے لیے موجب آگاہی جسکا نام
بہارستان تاریخ معروف بہ **گلزار شاہی** ہے نام اول سے مادہ
تاریخ تالیف سنہ ۱۲۴۳ ہجری ہویدا ہے اور ثانی سے رنگارنگی بہار و خزان احوال سلاطین ہند صاف
پیدا ہے ہر چند قبل اسکے مورخان سلف نے سیکڑون کتابین احوال سلاطین روئے زمین
زبان عربی و فارسی مین تصنیف فرمائین لیکن بسبب تطویل بیانات و ضخامت حجم کے طبیعت
دیکھنے سے ایک توحش پیدا کرتی ہے خصوص جو جملہ معترضہ کہ مابین بیانات احوال کے واقع
ہوتے ہین وہی بسبب فقدان مطلب سلسل کے باعث انتشار ذہن زیادہ تر ہو جاتے ہین مگر
ایسی کتاب کہ نفس نفیس و حاصل مقصود اصلی پر متضمن و مشتمل ہو اس تلخیص عمدہ کے ساتھ اردو زبان
کی نتھی لہذا جناب کمالات انتساب جنکی تصنیفات بیشمار مشہور دیار و امصار ہین بڑے صاحب
علم و استعداد ہنرور جناب **مفتی غلام سرور** صاحب لاہوری نے نہایت متانت اور رنگین بیانی
کے ساتھ اس کتاب تاریخی کو باحسن الوجوہ مدون و مؤلف فرمایا اور اس کتاب کو چند حصون پر
علاحدہ علاحدہ منقسم کیا اور ہر حصہ کو جدا جدا متن ترتیب دیئے اور ہر حصہ مین نہالان احوال اہل ذہن
ایک ایک خاندان اور والیان ملک کے بٹھائے یہ کتاب قبل ازین کسی مطبع مین مطبوع ہوئی تھی
اس مرتبہ آخرین مین مصنف علام نے کوشش بلیغ سے کسیقدر حالات سلاطین اضافہ و تزاید کر کے بحیثیت
تکمیلی یہ کتاب حسب مرضی و صحت مصنف موصوف بصرف ہمت بلند و فتوت ارجمند جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ کاغذ مناسب بتقطیع خوشنما بمقام لکھنؤ مطبع عالی مین بماہ دسمبر ۱۸۷۶ء مطابق
ماہ ذی حجہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہوئی شعر
اللہ کی جناب سے امید یہی ہے اب
یہ کتاب مطبوع ہوئے

متضمن حالات اوس دیار کے۔
قصص الانبیاء۔ اردو مولفہ محمد طاہر عرف مالا
انبیا۔
قصص الانبیاء۔ اردو مطبوعہ شعلہ طور۔
عجائب القصص۔ اردو دو جلد انبیاء و اولیا
کے حالات مبسوط مین۔
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ مجاہدۂ عظیم۔ غدر
عظیم کی تاریخ بغاوت ہند اسمین اکثر
مقامات کے مفصل حال مع رکے کے درج ہین چند
انگریزی کتاب سے پنڈت کنہیا لال صاحب
نصرو نے ترجمہ و تالیف کیا۔
وقائع کیمپ۔ منشی برج موہن لال صاحب
رجسٹرار جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ نے مجربہ
کیمپ کا حال تحریر فرمایا۔
تواریخ بکاولی گلدستہ حیرت۔ حالات مشاہدہ
باغ بکاولی مع نقشہ از محمد یعقوب صاحب
تاریخ حبیب الہ۔ از منشی عنایت احمد صاحب
حالات سفیر اسلام۔
حیات افغانی۔ جناب محمد حیات خان بہادر سرا
اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کی تصنیفات سے یہ
کتاب مبسوط تاریخ افغانستان و حالات افغانیہ و اشیاء
تجارت ملکی اور بود و باش سکنای اوس ملک کا
مع نقشجات۔
گلدستہ قنوج۔ یہ تاریخ قنوج کی ہے تصنیف
منشی کشوری لال صاحب صدر امین ممالک غربی
و شمالی۔
تاریخ پنجاب مسمی بہ سیر پنجاب۔ مطبوعہ مطبع
پیارا بہ مصنفہ منشی رام صاحب یہ کتاب بفصل
تاریخ پنجاب ہے۔
سیر سیاح سفرنامہ۔ منشی میان داد خانصاحب
سیاح مع غزلہای مشاعرۂ مکنؤ و کانپور۔
تاریخ ستارۂ ہند مشتمل حالات شاہان ہند
و مخصوص اودھ۔
ریاض الامرا۔ ذکر حالات امرای ہند جنکو گورنمنٹ
سے سلامی کا حکم ہے
ایضاً کاغذ حنائی
تاریخ گورکھپور۔ نہایت عمدہ طبع ہوئی ہے
تاریخ سعودی۔ سپہ سالار حضرت سعود وہابی
کے احوال مین۔

تاریخ تجارت روس۔ جسکو واسطے گورنمنٹ
پنجاب کے عبدالسکر ترجمہ جناب آرایچ ڈیوس
صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب نیز فوجی تشتہ ۱۸۷۰ء
مین تالیف فرمائی مع نقشجات خوشخط و کاغذ
عمدہ۔
کمیشن برودہ۔ جسکو بابو دامودر داس صاحب
سنسکرت پانڈت آگرہ کالج نے انگریزی سے اردو مین
ترجمہ فرمایا۔ اسمین تحقیقات ہردینی کرنیل فریر صاحب
بہادر ریزیڈنٹ برودہ کو مہاراجہ ملہار راؤ کا نکواڑ
رئیس برودہ کیطرف سے اور روئداد انتظار
گواہان سے کاغذ عمدہ ہے
تاریخ راج پرستی۔ اردو کا نامہای راناہای
اودیپور۔ راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین راج سسندر
تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہے اوسکو
میجر ایس برڈس صاحب بہادر اور کپتان
جے جی ملیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جادو رائے نام سے
بہ استیاق اوس کندہی کو انگریزی مین
نقل کیا مع تاریخ کامل منشی دیبی پرشاد صاحب
نے نہایت صحت کے ساتھ سنسکرت سے
اردو مین ترجمہ کیا اور جو نام و نمبر وغیرہ اسی سنسکرت
مین ہی کہ جسکا اردو مین پڑھنا بھی آسان ہو
اوسکو اردو اور دیوناگری دونون مین لکھدیا
مطبع مطبع کا پتہ نہین
تاریخ گلشن پنجاب مع نقشجات سولہ پنڈت
دیبی پرشاد دیبی گلشن ممالک غربی و شمالی
انیس الیاسین حصہ اول۔ حالات ارض
بطور جغرافیہ اوٹ لین جاگرفی کا ترجمہ بہت
عمدہ۔
ایضاً حصہ دوم
ایضاً حصہ سوم
تاریخ انگلستان۔ اسمین شاہان انگلستان کا
احوال ہے
وقائع نگار انگلستان۔ کالیر صاحب کی تاریخ
انگلستان کا ترجمہ ہے جسمین جملہ احوال سلطنت
رومیون و انگلستان کا ہے۔
ایضاً کاغذ حنائی
مراۃ السلاطین۔ ترجمہ ہر سہ جلد سیر المتاخرین
حالات شاہان دہلی ابتدای سلطنت اجاگ

فہرست کتب

سے اختتام عہد شاہ عالم تک لکھا ترجمہ منشی گوکل پرشاد صاحب -

ترجمہ مغازی الرسول مسمی بمغازی الصادقہ حصہ اول تاریخ واقدی عربی کا ترجمہ ہے یہ مجموعہ بہ ترجمہ اردو دو جلد کتاب واقدی سے کا ہے یعنی فتوح الشام فتوح الشام فتوح المصر فتوح العجم کمپانی اور علی دہلی طبع ہوا ہے فتوح الشام و فتوح المصر - اردو جو بار و دیگر طبع ہے

کارنامۂ سکندری - جملہ احوال سکندر نامہ مولفہ منشی گوکل پرشاد -

فتوح العجم مسمی بالفریدۂ عرب اخیر جلد تاریخ واقدی کا عربی سے اردو میں ترجمہ حرف بحرف ہو کر بمبئی خواہش شائقان طبع ہوا

مجموعۂ ترجمہ اردو فتوحات واقدی - جمیع مغازی الصادقہ یعنی ترجمہ مغازی الرسول - ترجمہ فتوح الشام - ترجمہ فتوح المصر ترجمہ فتوحات عجم - شامل ہیں تاریخ اسلام کے بیشمار ارمغان کے ہے

منتخب التواریخ اردو کلید انشا در بدایونی کی تصنیف ہے مولوی احتشام الدین صاحب مراد آبادی نے باہتمامی مالک مطبع ترجمہ کیا -

نک چڑھی - مکمل نظم دام اقبالہ کے شعر بعالیقدر کا سوانح عمری

رسالۂ چہل جواب تاریخی منشی دیبی پرشاد صاحب ساکن بھوپال نے آپ صاحب کے سوالات کا جواب از روئے تاریخ دیا ہے

آثار الصنادید - یہ کتاب تاریخ کی نایاب ہے عمارات وغیرہ دہلی کا حال ہے مصنفہ حضرت جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ

باب پہلا شہر کے باہر کی عمارتوں کے حال میں

باب دوسرا - قلعہ نما کے عمارتوں کے حال میں

باب تیسرا - خاص شہر شاہجہان آباد کے حال میں

باب چوتھا - دہلی اور دہلی کے لوگوں کے حال میں

نظم الممالک - ترجمہ اقوام المسالک بنی معرفۃ احوال الممالک تاریخ سلطنت یورپ

جنتری کلان نشانہ ۶ جسمیں اس مرتبہ عمدہ عمدہ کار آمد چیزیں مندرج ہیں

جنتری خرد نشانہ ۶ گنجینۂ سروری - معروف گنج تاریخ - درحقیقت اسم بامسمی ہے تصنیف جناب منشی غلام سرور صاحب لاہوری -

عجائب المخلوقات - اردو ترجمہ جدید جسمی ہے تاریخ پنجالہ - عمدہ تاریخ پنجالہ کی جناب خلیفہ محمد حسن صاحب نے تالیف فرمائی -

مجموعات علم وغیرہ کتب نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات - تمامی مخلوقات عجیب کا بیان اور احوال جمیع مندرج ہیں باتصویر نہایت عمدہ چھپی ہے

ایضاً - رنگین -

حیوانات المخلوقات اردو

مطلع العلوم و مجمع الفنون - حکیم ابدعلی ان تخلص واجد مطلع العلوم و مجمع الفنون

ترجمہ اردو مطلع العلوم و مجمع الفنون

منشی زین العابدین خان مرحوم

معلومات الآفاق - یہ کتاب اسم بامسمی ہے اسمیں تمام دنیا کے حالات اور وسعت اور آبادی ویرانی مع رنگ بہ تصویرات

ایضاً - بلا رنگ بہ تصویرات

مطلع الغرائب - ترجمہ معلومات الآفاق مذکورہ بالا

باغ الفردوس مصنفہ مولوی محمد حسن خان صاحب [illegible]

[illegible] عیسوی [illegible]

[illegible] مصنفہ [illegible] حسینین صنائع و بدائع لفظی و معنوی ترسیم کردہ [illegible] ہیں خاص ہیں اور پہلے رسائل کے یہ کتاب [illegible] کاغذ بہ کاروار و محمدہ چھپی ہے

[illegible] فرنگ [illegible] حالات ملک انگلستان [illegible] سفر یورپ خان مذکور [illegible] ممالک یورپ قابل دیدنی

انجمن رجال - اردو اسمیں بہ ترسیم کے نقش [illegible] دستر ہیں -